UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226500

UNIVERSAL
LIBRARY

مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

ربع اولیٰ

مظاہر حق

جلد اوّل

باہتمام احقر انام محمد عبد الولی خلف علامہ اسی مولوی عبد العلی صاحب رامپوری

در مطبع آسی واقع لکھنؤ طبع شد

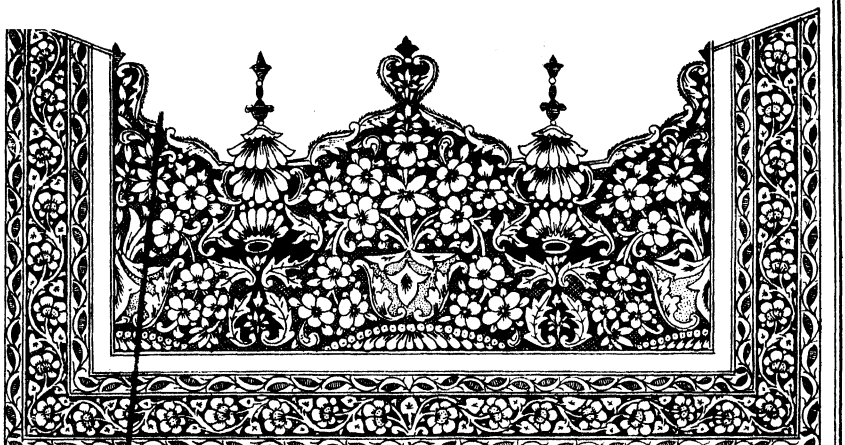
فہرس جلد اول یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمۂ متبرکۂ مشکوٰۃ المصابیح

۲۴	کتاب ایمان کی	۲۲۷	باب اذان کا	۳۹۶	باب دوبار نماز پڑھنے کا
۴۲	باب گناہون کبیرہ اور علامت نفاق کا	۲۳۴	باب فضیلت اذان اور جواب دینے مؤذن کا	۳۹۹	باب سنتون اور فضیلت اُنکی کا
۴۸	باب وسوسہ کا	۲۴۲	باب بعضے احکام اذان کا	۴۰۸	باب رات کی نماز کا
۵۲	باب تقدیر پر ایمان رکھنے کا	۲۴۵	باب مسجدون اور جگہون نماز کا	۴۱۶	باب اُس چیز کا کہ پڑھتے حضرتؐ جب اُٹھتے رات کو
۶۸	باب اثبات عذاب قبر کا	۲۶۶	باب ستر ڈھکنے کا		
۷۵	باب چغل مارنے کا کتاب وسنت پر	۲۷۱	باب بیچ بیان سُترے کے	۴۱۹	باب رغبت دلانے کا قیام رات پر
۹۵	کتاب کتاب علم کی	۲۷۶	باب صفت نماز کا	۴۲۶	باب میانہ روی کرنے کا عمل مین
۱۱۸	کتاب طہارت کی	۲۸۷	باب اُس چیز کا کہ پڑھی جاوے بعد تکبیر تحریمہ کے	۴۳۰	باب وتر کا
۱۲۵	باب اُن چیزون کا کہ اُنسے وضو ٹوٹتا ہے	۲۹۱	باب قرأت کا نماز مین	۴۳۹	باب قنوت کا
۱۳۳	باب آداب پاخانہ مین	۳۰۵	باب رکوع کا	۴۴۲	باب قیام کرنے کا ماہ رمضان مین
۱۴۴	باب مسواک کرنے کا	۳۱۰	باب سجود اور فضیلت اُسکی کا	۴۴۹	باب نماز چاشت کا
۱۴۹	باب سنتون وضو کا	۳۱۵	باب التحیات پڑھنے کا	۴۵۳	باب نماز نفل کا اور اُسمین ہے صلوٰۃ التسبیح
۱۶۰	باب غسل کا	۳۲۰	باب درود کا	۴۵۸	باب نماز سفر کا
۱۶۷	باب خلط ہونے کا ساتھ جنبی کے	۳۲۷	باب دعاؤن کا التحیات مین	۴۶۵	باب جمعہ کا
۱۷۲	باب احکام پانی کا	۳۳۲	باب ذکر کا بعد نماز کے	۴۷۳	باب واجب ہونے جمعہ کا
۱۷۷	باب پاک کرنے نجاستون کا	۳۴۰	باب اُن چیزون کا کہ نماز اُنمین جائز ہے اور نہین جائز ہے	۴۷۸	باب بیچ بیان پاکی کرنے اور سونیکے جمعہ مین
۱۸۳	باب مسح موزون کا	۳۵۱	باب سجدہ سہو کا	۴۸۱	باب بیچ خطبہ اور نماز جمعہ کے
۱۸۷	باب تیمم کا	۳۵۶	باب سجدون قرآن کے کا	۴۸۷	باب بیچ بیان نماز خوف کے
۱۹۱	باب غسل مسنون کا	۳۶۱	باب اُن وقتون کا کہ نماز اُنمین منع ہے	۴۹۲	باب بیچ بیان نماز عیدین کے
۱۹۳	باب حیض کا	۳۶۶	باب جماعت اور فضیلت اُسکی کا	۵۰۴	باب بیچ بیان قربانی کے
۱۹۷	باب استحاضہ کا	۳۷۵	باب برابر کرنے صفون کا	۵۱۰	باب عقیقہ کا
۲۰۰	کتاب نماز کی	۳۸۰	باب جگہ کھڑے ہونے امام اور مقتدی کا	۵۱۱	باب بیچ بیان نماز خسوف کے
۲۰۶	باب اوقات نماز کا	۳۸۳	باب امامت کا	۵۱۷	باب سجدہ شکر کا
۲۱۱	باب جلدی نماز پڑھنے کا	۳۸۸	باب اُس چیز کا کہ لازم ہے امام پر	۵۱۹	باب استسقا کا
۲۲۳	باب تتمہ فضائل نماز کا	۳۹۰	باب اُس چیز کا کہ لازم ہے مقتدی کو بعیت امام کے اور حکم سہو کا	۵۲۳	باب ہوا اُون کا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ الکریم لہدینا الی الصراط المستقیم وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین بعد اسکے مسکین محمد قطب الدین شاہجہان آبادی عرض کرتا ہے کہ کتاب مشکوٰۃ شریف علم حدیث مین عجب نافع کتاب ہے کہ ہر مضمونکی حدیثین اسمین مندرج ہین اسکا ترجمہ عدیم النظیر میرے اُستاد بزرگوار مولانا مخدومنا مکرمنا حضرت حاجی محمد اسحٰق نواسہ حضرت شیخ عبد العزیز رحمہما اللہ تعالیٰ کے نے بزبان ہندی کے بین السطور مین لکھا تھا لیکن کاتبونسے اُسکی صحت مین فرق آنے لگا مرضی جناب موصوف کی ایسی پائی کہ اگر بطور شرح کے لکھا جاوے بہتر ہے اسلیے اس بیچدان نے ترجمہ اُسکا عبارت عربی سے علٰحدہ کرکر لکھا اور فائدے مختصر مناسب مقام کے شروح مشکوٰۃ وغیرہ سے مثل مرقاۃ شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ عبد الحق اور حاشیہ سید جمال الدین رحمہم اللہ کے اور سوائے انکے سے زیادہ کرکر خدمت عالی مین عرض کی اور جناب ممدوح نے بھی کچھ فائدے لکھے تھے تبرکاً اسمین درج کیے اور نام اسکا مظاہر حق رکھا گیا کہ اسمین تاریخ اسکی نکلتی ہے یا اللہ اسکو مقبول فرما اور ہم سبکو اس سے دارین مین فائدہ مند کر اور سند اس کتاب مستطاب کی یہ ہے کہ پڑھی یہ کتاب ضعف العباد محمد قطب الدین بن محمد محی الدین احراری الدہلوی غفر اللہ لہما نے حضرت مخدومی معظمی کرمی مولوی محمد اسحٰق رحمہ اللہ سے اور اُنھون نے پڑھی حضرت شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سے اور اُنکو اجازت ہے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے اور اُنکو شیخ وجیہ الدین ظاہر مدنی سے اور اُنکو شیخ ابراہیم کردی سے اور اُنکو شیخ احمد قشاشی سے اور اُنکو شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سے اور اُنکو سید غضنفر بن سید جعفر نہروانی سے اور اُنکو شیخ محمد سعید معروف بہ سید کلان سے کہ اپنے وقت مین شیخ مکہ کے تھے اور اُنکو سید نسیم الدین بیرک شاہ سے اور اُنکو اپنے والد بزرگوار سید جمال الدین عطاء اللہ بن سید غیاث الدین فضل اللہ بن سید عبد الرحمن سے اور اُنکو اپنے عم عالیمقدار سید اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللطیف ابن جلال الدین یحیی شیرازی الحسنی سے اور اُنکو مسند وقت اور محدث عصر شرف الدین عبد الرحیم الجرہی الصدیقی سے اور اُنکو علامہ حبر امام الدین مبارک شاہ ساوجی صدیقی سے اور اُنکو مؤلف کتاب ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی سے یا اللہ محکو اور ان سبکو بخش اور خطائین ہماری معاف فرما حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ صلوۃ تنجینا بہا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوٰۃ وبعد الممات انک علی کل شئ قدیر



رَبِّ یَسِّرْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تَمِّمْ بِالْخَیْرِ

اے پروردگار میرے تو آسان کر شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہے اور تمام کر ساتھ خیر کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ سبب تعریف واسطے اللہ کے تعریف کرتے ہین ہم اُسکی اور مدد چاہتے ہین ہم اُس سے اور بخشش چاہتے ہین ہم اُس سے ف تعریف پاک پروردگار کی جیسے کہ چاہیے آدمی سے نہین ادا ہوسکتی ہے اسلیے مصنف نے اُس سے مدد چاہی اور اُسمین جو قصور رہ جاوے اُس سے بخشش چاہی وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے بُرائیون نفسون اپنے کی سے اور بُرائیون عملون اپنے کی سے ف کہ حمد ساتھ ریا کے نمود بُرائی عملون سے کلام باطل اور غفلت ذکر اللہ تعالیٰ کی یا سستی طاعات مین اور کرنا حرام اور مکروہات کا مراد ہے مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ جسکو ہدایت کیا اللہ نے پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اُسکو اور جسکو گمراہ کیا پس نہین کوئی ہدایت کرنے والا اُسکو وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَھَادَۃً تَکُوْنُ لِلنَّجَاۃِ وَسِیْلَۃً وَّلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ کَفِیْلَۃً وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ بَعَثَہٗ وَطُرُقُ الْاِیْمَانِ قَدْ عَفَتْ اٰثَارُھَا وَخَبَتْ اَنْوَارُھَا وَوَھَنَتْ اَرْکَانُھَا وَھُمِلَتْ مَعَالِمُھَا اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ وہ گواہی کہ جو واسطے نجات کے وسیلہ اور واسطے بلندی درجات کے ضامن اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اُسکے ہین اور رسول اُسکے ایسے کہ بھیجا اُنکو اُس حالت مین کہ رستے ایمان کے مٹ گئے تھے نشان اُنکے اور بجھ گئی تھی روشنی اُنکی اور سست ہوگئے تھے رکن اُنکے اور نامعلوم ہوگیا تھا مکان اُنکا ف رستے ایمان کے یعنی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین اور جو پیرو اُنکے ہین علما وغیرہا اور مراد انکے نشان مٹ جانے سے اور روشنی بجھ جانے سے اور سستی ارکان سے یہ ہے کہ اچھی باتون پر اور حسن اخلاق پر جو یہ لوگون تعلیم فرماتے تھے اُسکو لوگون نے چھوڑ دیا تھا اور نامعلوم ہونا مکان انکا یہ کہ لوگ مرتبہ انکا نہ جانتے تھے فَشَدَّدَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ مِنْ مَّعَالِمِھِمَا مَا عَفَی وَشَفَی مِنَ الْعَلِیْلِ فِیْ تَائِیْدِ کَلِمَۃِ التَّوْحِیْدِ مَنْ کَانَ عَلٰی شَفَا پس مضبوط اور بلند کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان اُنکے وہ کہ مٹ گئے تھے اور شفا دی بیمار کو کہ تھا اوپر کنارے ہلاک کے بیچ مدد کرنے کلمۂ وحدانیت کے ف یعنی جو کہ بسبب بیماری کفر اور شرک کے قریب تھے کہ دوزخ کے گڑھے مین

پڑین اور ہلاک ہون انکو بسبب تعلیم کلمۂ توحید کے اُس سے بچایا وَاَوْضَحَ سَبِيْلَ الْهِدَايَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْلُكَهَا وَاَظْهَرَ كُنُوْزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ اَنْ يَّمْلِكَهَا اور واضح کی راہ ہایت کی اُسکے لیے کہ ارادہ کرے چلنے اُسکے کا اور ظاہر کیے گنج نیکبختی کے اُسکے لیے کہ قصد کرے مالک ہونے گنجون کا ف مراد گنج نیکبختی سے اسلام اور ایمان اور نیکیان اور عبادات اور معارف ہین کہ جو کوئی یہ حاصل کرتا ہے لائق سعادت ابدی کے ہوتا ہے کہ وہ جنت ہے اور رضاے مولیٰ وغیر ذلک اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ التَّمَسُّكَ بِعَهْدِهٖ لَا يَسْتَتِبُّ اِلَّا بِالْاِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِّشْكٰوتِهٖ وَالْاِعْتِصَامَ بِحَبْلِ اللّٰهِ لَا يَتِمُّ اِلَّا بِتِبْيَانِ كَشْفِهٖ وَكَانَ كِتَابُ الْمَصَابِيْحِ الَّذِيْ صَنَّفَهُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ مَاحِيَ الْبِدْعَةِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْفَرَّاءُ الْبَغَوِيُّ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهٗ اَجْمَعَ كِتَابٍ صُنِّفَ فِيْ بَابِهٖ اَضْبَطَ لِلشَّوَارِدِ وَاَوْعَى لِلْاَوَابِدِ لیکن پہنچے حمد وصلوٰۃ کے پس تحقیق اعتماد کرنا ساتھ طاق پیغمبر خدا کے نہین درست ہوتا مگر ساتھ پیروی کرنے اُس چیز کے کہ ظاہر ہوئی سنیۂ مبارک حضرت ص سے اور اعتماد ساتھ رسی اللہ کے یعنی قرآن کے نہین پورا ہوتا مگر ساتھ خوب بیان کرنے حضرت کے اور تھی کتاب مصابیح کہ تصنیف کیا اُسکو امام محیی السنۃ نے کہ دور کرنے والے بدعت کے ہین کنیت اُنکی ابو محمد اور نام اُنکا حسین بیٹے مسعود پوستین دوز کے رہنے والے بغشور کے بلند کرے اللہ درجہ اُنکا تھی کتاب مصابیح جامع ترین کتابون کی کہ تصنیف کی گئی بیچ باب اپنے کے یعنے بیچ باب عملون اور اعتقادون اور احکام ایمان واسلام کے اور خوب قریب تھی طرف حفظ کے واسطے منتشر احادیث کے اور متفرق حدیثون کے ف شوارد واونٹ بھاگنے والے اور اوابد چارپائے وحشی یہان مراد شوارد سے وہ حدیثین ہین کہ کتابون اصول کی مین روایت کی گئی ہین لیکن طالب کو جگہ اُنکی معلوم نہین کہ یہ حدیث کہان مذکور ہے پس وہ حدیثین گویا انسے بھاگی ہوئی ہین اور مراد اوابد سے وہ حدیثین ہین کہ معنی مقصود طالبون سے پوشیدہ ہین پس گویا کہ متوحش ہین پس محیی السنۃ نے اس طرح بابون مناسب مین روایت کی ہین کہ یہ بات اُنسے جاتی رہی ہے اور احوال محیی السنۃ کا یہ ہے کہ اپنے زمانے سین پیشوا مفسرین اور محدثین کے اور مفتی اہل اسلام کے تھے تفسیر معالم التنزیل کے مصنف بھی یہی ہین اور بڑے فقیہ اور علم قرأت مین بڑی مہارت رکھتے تھے اور مزاج مین بے تکلفی اور زہد نہایت تھا اور کمال محتاجگی ہین گذران کرتے تھے اول خشک روٹی کھاتے تھے جب شاگردون نے بہت ساعرض کیا کہ خشک روٹی سے ضعف کمال ہو جائیگا جیسے روغن زیت سے کھانے لگے اور اُنھون نے جب کتاب شرح السنۃ تصنیف کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین زندہ رکھے تجکو اللہ جیسے کہ زندہ رکھی تو نے سنت میری جیسے انکا لقب محیی السنۃ ہوا یعنی زندہ کرنے والے سنت کے اور بغوی نسبت ہے بغشور کی طرف وہ ایک گانون ہے ہرات ومرو کے درمیانین بیچ حدود وخراسان کے اور مصابیح مین حدیثین چار ہزار چار سو چونتیس ہین مشکوٰۃ والے نے ڈیڑھ ہزار اور گیارہ حدیثین زیادہ کین پس مشکوٰۃ مین سب پچپن کم چھ ہزار ہین اور نام مشکوٰۃ کے مصنف کا ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ العمری الخطیب التبریزی ہے وَلَمَّا سَلَكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرِيْقَ الْاِخْتِصَارِ وَحَذَفَ الْاَسَانِيْدَ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ النُّقَّادِ اور جب اختیار کی مصنف مصابیح نے راضی ہوا اللہ اُس سے راہ اختصار کی اور دور کیا سندون کو کلام اور اعتراض کیا بیچ اسکے بعضے پرکھنے والون نے ف مراد دور کرنے سندون سے بیان ترک ذکر صحابی کا اور نام کتاب کا ہے کہ جس سے وہ حدیث نقل کی پس اسلیے پرکھنے والون نے یعنے عالمون نے کہ صحیح سے ضعیف کو جدا کرلیتے ہین اعتراض کیا کیونکہ حال صحت وغیرہ کا سند سے اور نام کتاب سے معلوم ہوتا ہے وَاِنْ كَانَ نَقْلُهٗ وَاِنَّهٗ مِنَ النِّقَادِ كَالْاِسْنَادِ لٰكِنْ لَيْسَ مَا فِيْهِ اِعْلَامٌ كَالْاَعْفَالِ فَاسْتَخَرْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاسْتَوْفَقْتُ مِنْهُ فَاَعْمَلْتُ مَا اَغْفَلَهٗ فَاَوْدَعْتُ كُلَّ حَدِيْثٍ مِّنْهُ فِيْ مَقَرِّ اَئِمَّةِ كَمَا رَوَاهُ الْاَئِمَّةُ الْمُتْقِنُوْنَ وَالنِّقَادُ الرَّاسِخُوْنَ اور اگرچہ ہے نقل کرنا مصنف کا مانند سند کے اسواسطے کہ تھے وہ عالم متقون سے لیکن نہین وہ چیز کہ بیچ اُسکے نشان ہو مانند بے نشان کے پس طلب کی مین نے خیر کی اللہ تعالیٰ سے

اور توفیق چاہی مین نے اُس سے یعنی اس عمل خیر پر پس بانشان کردیا مین نے اُس چیز کو کہ بے نشان تھی یعنے مصابیح والے نے جو نام صحابی اور کتاب کا دور کیا تھا مین نے ہر حدیث مین بیان کردیا پس رکھدی مین نے ہر حدیث اُس سے پیچ ٹھکانے اُسکے کے مانند اُسی طرح کہ روایت کیا پیشوا اون مضبوط نے اور ثقہون محکمون نے مثل اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ الْبُخَارِیِّ مانند ابی عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری کے ف احوال بخاری کا یہ ہے کہ پیدایش بخاری کی دن جمعے کے بعد نماز عصر کے ہے بعضی روایت مین تیرھوین بعضی روایت مین سولھوین شوال کی سال ایک سو چرانوے مین ہجرت سے اور قوم انکی جعفی ہے بالولا یعنی انکا پردادا مسلمان ہوا تھا اور پر ہاتھ ایک شخص کے کہ وہ تھا قوم جعفی مین اور نسب نکا اس طرح سے ہے کہ محمد بیٹا اسمٰعیل کا اسمٰعیل بیٹا ابراہیم کا اور ابراہیم بیٹا مغیرہ کا اور مغیرہ بیٹا بردزبہ کا ساتھ تب کے زیرکے اور زکے جزم کی اور ردکی زیر کے اور زکے جزم کے اور تب کے زبر سے اور ہ کے جزم سے چنانچہ مغیرہ پردادا انکا اور پر ہاتھ یمان جعفی کے مسلمان ہوا تھا اور یمان جعفی اُس زمانے مین سردار تھا بخارا کا اور جسکے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوتا تھا اُسی کی قوم کی طرف منسوب ہوتا اور حالت لڑکے پن مین روشنی آنکھون انکی کی جاتی رہی تھی اس سبب سے انکی مان کو بہت قلق اور اضطراب تھا اُسی حالت قلق مین ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخاری کی مان نے خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین خوش ہو حق تعالیٰ نے تیرے بیٹے کی بینائی عنایت فرمائی اور بسبب بہت دعا کرنے اور رونے تیرے کے پیچ جناب باری تعالیٰ کے ہے مان انکی خواب دیکھکر صبح کو جو اُٹھی تو آنکھین اپنے کی روشن دیکھین اور دس برس کی عمر تھی کہ پیچ مکتب کے جس جگہ نام حدیث کا سُنتے اُسکو یاد کرلیتے اُسی وقت سے لھون نے حدیثین یاد کرنی شروع کین اور بعد اُٹھنے مکتب کے سے لھون نے سُنا کہ ایک عالم محدث بخارا مین ہے مشہور بداخلی چنانچہ اُنکے پاس بخاری نے جانا شروع کیا اُن ہی دنون مین وہ عالم اُس ایک دن اپنی کتاب کہ حدیث مین تھی لوگون کے روبرو پڑھتے تھے اتفاقاً اُنکی زبان سے اس طرح سے نکلا بیان کرنے حدیث کے مین کہ سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم بخاری نے اُنکو کہا کہ ابوزبیر ابراہیم سے روایت نہین کرتا اُس عالم داخلی نے بخاری کو شاباشی کی اور بخاری نے کہا کہ اصل اپنی کتاب مین دیکھو کیا لکھا ہے پس وہ عالم اپنے گھر مین گئے اصل کتاب اپنی مین دیکھا اور بخاری کو بلایا اور کہا غلطی کی راہ سے میری زبان سے نکلا تھا اب کہو کہ صحیح کس طرح ہے بخاری نے کہا اصل اس طرح سے ہے سفیان عن الزبیر بن عدی عن ابراہیم عالم داخلی حیران ہوا اور کہا کہ فی الواقع اسی طرح سے ہے اور کتاب پڑھنے کی جو تھی اُسے صحیح کیا اس طرح پر اور یہ قصہ جب بخاری کو واقع ہوا اُنکی عمر گیارہ برس کی تھی اور جب سولھوین برس مین پہونچے کتابین ابن مبارک کی اور وکیع کی یاد کین اور اپنی مان کے ساتھ اور بھائی کے کہ نام اُسکا احمد تھا واسطے حج کرنے کے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور جب حج سے فارغ ہوئے مان اور بھائی اپنے وطن کو پھر آئے اور یہ ملک حجاز مین واسطے طلب حدیث کے ٹھیرے رہے اور جب یہ اٹھارہ برس کے ہوئے کتابین تصنیف کرنی شروع کین اور ایک کتاب پیچ بزرگون صحابہ اور تابعین کے اور پیچ قول اُنکے کی تصنیف کی اُسکا نام رکھا کتاب التاریخ اول اُسکا مسودہ کیا اور نزدیک قبر آنحضرت کے چاندنی راتون مین صاف کیا اور بخاری نے کہا ہے کہ کوئی نام پیچ کتاب تاریخ میری کے مذکور نہین ہے مگر قصہ اُسکا طولانی یاد رکھتا ہون لیکن بسبب خوف اسکے کہ اگر سب لکھون تو طول بہت ہو جاویگا اسواسطے کتاب مین درج نہین کیا کہ یہ سبب ملال دیکھنے والون کا ہے اور حامد بن اسمٰعیل کہ محدث اُسوقت مین تھے اُنسے نقل ہے کہ امام بخاری کے پیچ طلب حدیث کے روبرو اُستادون کے مین بھی آمد و رفت رکھتا تھا اور بخاری اپنے پاس دوات اور قلم نہ رکھتے تھے مین نے اُنسے ایک دن کہا کہ تم اپنی آمد و رفت اُستادون کے پاس رکھتے ہو لیکن کیا فائدہ بغیر لکھنے کے یاد نہین رہیگا لکھنا ضرور چاہیے آخر اسکا جواب بخاری نے بعد سولہ دن کے کہا کہ تم مجکو بہت تنگ کرتے ہو جو تمھارے پاس لکھا ہوا ہے اُسکو میرے پاس لاؤ اور میری یاد کو اُس سے مقابلہ کرواتی مدت مین مین نے پندرہ ہزار حدیثین لکھین تھین اور بخاری نے وہ سب حدیثین یاد پڑھنی شروع کین کہ ہمنے اپنی لکھی ہوئی کو اُسکی یاد سے صحیح کرنا شروع کیا بعد اُسکے بخاری نے کہا کہ تم یون گمان کرتے ہو کہ مین عبث حیران ہوتا ہون حامد بن اسمٰعیل نے کہا کہ مین نے اُس روز سے یقین کیا کہ یہ شخص ہونہار ہے کہ کوئی اُسکی برابری نہین کریگا اور بسبب تصنیف نے صحیح بخاری

کا یہ ہے کہ ایک دن بیچ مجلس کے اسحٰق بن راہویہ کے بخاری بیٹھے ہوے تھے اسحٰق بن راہویہ کے یارون اور شاگردون نے کہا کہ اگر کوئی توفیق پاوے کوئی کتاب مختصر بیچ حدیث کے جمع کرے اور صحیحین صحیح کہ نہایت درجہ اعلیٰ کو پہونچین ہون اُن ہی پر اکتفا کرے تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنے والے بے شبہہ اور بے سہو اس اور بے تامل اُسپر عمل کرے اراحتیاج پوچھنے کسی عالم کی نہو کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف ہے بعد اسکے وہ مجلس تو برخاست ہوئی لیکن یہ بات اُنکی بخاری کے دل مین رہ گئی سوقت سے تصنیف کرنا اس کتاب بخاری کا اُنکے دل مین مقرر ٹھیرا اور چھ لاکھ حدیثون مین سے کہ نزدیک بخاری کے موجود تھین اُنمین سے چُنکر اپنی کتاب مین لکھا اور حدیثین کہ بہت صحیح تھین اُن ہی پر اکتفا کیا اور بعضی حدیثین صحیح کہ اس درجے کو نہ تھین بسبب خوف طول کے نہین لائے اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے مدت تصنیف کرنے بخاری کے واسطے ہر حدیث کے غسل کرتے اور دو رکعت نماز کی پڑھکر حدیث لکھتے اور سولہ برس کی مدت مین یہ کتاب تمام کر چکے اور اُنکی زندگی مین لوگون نے اُنسے سنہ بیواسطہ نوے ہزار آدمیون نے کی اور بخاری کے وقت مین شہر بخارا کا سردار خالد بن احمد ذہلی تھا کہ اُسنے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو تکلیف دی کہ میرے بیٹون کو کتاب بخاری اور کتاب تاریخ اور کتابین اپنی تصنیف میرے گھر آکر پڑھا جایا کرو بخاری نے کہا کہ یہ علم حدیث ہے اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تمکو غرض ہے اپنے بیٹون کو میری مجلس مین بھیجو موافق اور طالب علمون کے پڑھینگے اُس سردار نے کہا اگر اس طرح سے ہے پس چاہیے کہ بسوقت میرے بیٹے پڑھین اُسوقت کوئی حاضر نہو اور دروازے پر چوبدار کھڑے رہین کہ کسی کو آنے نہین میری نخوت نہین قبول کرتی کہ جس مجلس مین میرے بیٹے ہون اُسی مجلس مین اوجی چاہے اُنکے برابر بیٹھین بخاری نے یہ قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ علم میراث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ساری امت اسمین شریک ہے کسی کو اسمین تخصیص نہین اُس امیر کو یہ بات بُری لگی اور دل مین کینہ رکھا اور تدبیر نکالنے اُنکے کی کی اور بعضے عالمون ظاہر بین کو اپنے ساتھ رفیق کیا اُن عالمون نے بیچ اجتہاد بخاری کے طعن کرنا شروع کیا اور اُنکی خطا پکڑنے لگے اور ایک محضر تیار کر کے بخاری کو بخارا سے نکالدیا اور جب بخاری بخارا سے نکلے جناب الٰہی مین دعا کی کہ یا الٰہی ان لوگون کو مبتلا کر آخر ایک مہینا نہ گذرا کہ وہی امیر خالد بن احمد تغیر ہوا اور خلیفہ کا حکم ہوا کہ اُسکو گدھے پر سوار کر کر تشہیر کرو آخر حال اُسکا برا ہوا چنانچہ یہ احوال بخاری کا کتاب بستان المحدثین مین لکھا ہے اور حریث بن ورقہ عالم کہ شریک اُس امیر کے بخاری کے نکالنے مین تھا وہ بھی رسوا ہوا اور نہایت فضیحتی اُسکے ناموس مین پہنچی اور ایک عالم اور کہ شریک اُس امیر کے نکالنے بخاری کے مین تھا اُسکو آفت اولاد مین پہونچی کہ اُسکی اولاد سب مگئی اور بخاری وہانسے نکل کر نیشاپور مین گئے اور اُس جگہ کے امیر سے بھی ناموافقت ہوئی آخر بیچ کانون خرتنگ کے پہونچے کہ چھ کوس ہے سمرقند سے اُسی جگہ اُنکی وفات ہوئی شب عید فطر کو اور سال بیعت کے دو سو چھپن مین اور عمر اُنکی باسٹھ برس کی ہوئی اور اُستاد اُنکے بہت ہین اور تین اُستادون مین اسحٰق بن راہویہ اور علی بن مدینی اور احمد بن حنبل اور یحیی بن معین تھے اور خطیب ابوبکر بغدادی ساتھ سند اپنی کے عبدالواحد طراوی سے نقل کرتا ہے کہ کہا عبدالواحد نے کہ دیکھا مین نے خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ جماعت اصحاب کے کہ کھڑے ہین اور انتظار کرتے ہین سلام علیک کی مین نے حضرت پر حضرت نے جواب میرے سلام کا دیا مین نے پوچھا یا رسول اللہ اس جگہ ٹھہرنے کا کیا سبب ہے فرمایا کہ ہم منتظر ہین محمد بن اسمٰعیل کے بعد کتنے دنون کے خبر مرنے بخاری کی ہو پہنچی مجھ تک پس مین نے تلاش کی یا مین نے وقت مرنے اُسکے کا وہی وقت کہ جسوقت خواب دیکھا تھا مین نے چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی نے اپنے ترجمے مین یہ لکھا ہے اور یہ بھی احوال لکھا ہے کہ جسوقت بخاری کو دفن کیا خوشبو مشک کی قبر اُسکی سے آتی تھی اور وہی خوشبو مدت تک مٹی قبر اُنکی سے معلوم ہوتی تھی اور بہت لوگون نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد بن احمد مروزی درمیان رکن اور مقام ابراہیم کے سنتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتے ہین کہ اے ابوزید کبتک تو کتاب شافعی کا درس کہے گا میری کتاب کا درس کیون نہین کہتا آخر یہ سنے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین تمھارے قربان ہون تمھاری کتاب کون سی ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمٰعیل اور امام الحرمین سے بھی اسیطرح کا خواب منقل ہے اور صاحب بخاری کی تصنیفین بہت ہین ایک تو بخاری دوسری کتاب تاریخ اور تیسری کتاب الادب چوتھی کتاب رفع الدین اور سوا

انکے بہت کتابین ہین واسطے درازی کلام کے نہین لکھین وَاَبِی الْحُسَیْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَیْرِیِّ اور مانند ابی الحسین مسلم بن حجاج قشیری کے ف احوال مسلم کا یہ ہے کہ نام انکا مسلم بن حجاج ہے اور کنیت انکی ابو الحسین اور قوم انکی قشیری ہے اور وطن انکا نیشاپور ہے پیدایش انکی دوسو چار ہجری مین اور ایک قول مین دوسو چھ ہین اور ابو حاتم رازی اور ترمذی اور ابو بکر بن خزیمہ مسلم سے روایت رکھتے ہین اور یہ خود بھی محدث ہین اور ابو حاتم رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا اور انکا احوال اُن ہی سے پوچھا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے جنت کو مجھپر مباح کر دیا ہے جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون اور ابو علی زاغنی نے بھی بعد وفات انکی کے ایک شخص ثقہ کو خواب مین دیکھا اور پوچھا تجکو کس چیز سے نجات ہوئی کہا بسبب اس چیز کے کہ ہاتھ میرے مین ہے اور وہ جزء تھا کتاب صحیح مسلم کا اور کتاب تاریخ مین مذکور ہے کہ ایک دن مسلم کی مجلس مین ذکر ایک حدیث کا ہوا اور لوگون نے مسلم سے پوچھا اُسوقت مسلم کو وہ حدیث معلوم نہوئی آخر اپنے گھر مین آئے اور ایک ٹوکرا بھرا کھجورون کا اپنے پاس رکھا اور اُس حدیث کو ڈھونڈھنا شروع کیا اور ایک ایک کھجور کھانی شروع کی آخر وہ حدیث پائی لیکن اُس حدیث کے ڈھونڈھنے کے شغل مین تمام وہ ٹوکرا کھجورون کا نبڑ گیا یہان تک نہوا اور یہی سبب ہوا اُنکے مرنے کا اور وفات انکی اتوار کی رات چوبیسوین رجب کی سال دوسو ساٹھ ہجری مین ہوئی اور مسلم کی کتابین تصنیف کی ہوئین ایک تو صحیح مسلم ہے اور سوا اسکے اور بھی بہت سی تصنیفین ہین مثل مسند کبیر اور جامع کبیر اور کتاب الملل اور کتاب اوہام المحدثین اور کتاب تمیز اور کتاب من لیس لہ الا راو واحد اور کتاب طبقات مخضرمین اور کتاب الاسماء والکنی اور کتاب اولاد الجدان اور کتاب حدیث عمرو ابن شعیب اور کتاب مشائخ مالک اور کتاب مشائخ ثوری اور سوا اسکے انکے بھی ہین وَاَبِی عَبْدِ اللّٰہِ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ الْاَصْبَحِیِّ اور مانند ابی عبد اللہ مالک بن انس اصبحی کے ف احوال مالک کا یہ ہے کہ نام انکا مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمر بن الحارث بن غیمان بن خثیل ہے اور ذہبی محدث نے بیچ تجرید الصحابہ کے ابو عامر کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ ذکر کیا ہو ابو عامر کو صحابہ مین لیکن حضرت کے زمانے مین پیدا ہو چکا تھا اور بیٹا ابی عامر کا مالک روایت کرتا ہے حضرت عثمان رض سے اور اور صحابیون سے اور شیخ محمد ابراہیم بن خلیل نے بیچ شرح مختصر خلیل کے ابو عامر کو اس طرح ذکر کیا ہے کہ ابو عامر پردادا مالک کا صحابی ہے حاضر ہوا حضرت ص کے ساتھ سارے غزوون سوائے بدر کے فقط اتنا ہی ذکر کیا ہے اور کہین کچھ ذکر نہین اور قوم انکی اصبحی ہے اور پیدایش امام مالک کی بیچ سال ترانوے ہجری کے ہے اور مدت حمل انکے کی دو برس یا تین برس لکھی ہے اور امام مالک بیچ طلب حدیث کے حرص بہت رکھتے تھے اور اتباع سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت تھا اور ابتداے زمانہ طلب حدیث کی مین کہ کچھ اپنے پاس مایہ نرکھتے تھے گھر کی کڑیان اُکھاڑ کر بیچ ڈالین اور کتابون مین خرچ کین اور بعد اسکے دنیا نے انپر ہجوم کیا اور فتوح بہت سی ہوئی اور حافظہ انکا بہت قوی تھا کہ اُن ہی کا قول ہے کہ جس چیز کو مین اپنے حافظے مین یاد رکھتا تھا پھر اُسکو کبھی نہ بھولتا تھا اور پہلے بیٹھنا انکا واسطے تعلیم کرنے حدیث کے ستر برس کی عمر مین تھا اور نقل ہے کہ جن دنون مین یہ پہلی ہی حدیث بیان کرنے کو بیٹھے اُن دنون مین ایک بڑی عمدہ زادی مدینے مین مری ایک عورت غسالہ اُسکے غسل دینے کے واسطے آئی اور جب غسل دینے مین ہاتھ اُس غسالہ کا شرمگاہ میت پر پہونچا کہنے لگی کہ یہ عورت مرنے والی کیا زنا کرنیوالی تھی وہن کہنے کے ساتھ ہاتھ غسالہ کا شرم گاہ میت پر چپک گیا بہتیرا ہی جدا کرتی تھی ہاتھ اُسکا شرم گاہ میت سے جدا نہوتا تھا آخر بڑی مشکل پڑی ناچاری کو رجوع کی طرف عالمون اور فاضلون کے کسی نے اسکا علاج نہ بتلایا آخر طرف امام مالک کے رجوع کی امام مالک نے یہ حکم فرمایا کہ اس عورت غسالہ کو تہمت کی حد مارو جب اُسنے سزا کوڑے مارے تب غسالہ کا ہاتھ شرمگاہ میت کی سے جدا ہوا اُسیوقت سے انکی عظمت کمال علم کی لوگونکے نزدیک ثابت ہوئی اور انھون نے اپنے ہاتھ سے ہزار حدیثین لکھی تھین ارقطنی نے کہا یہ اتفاق کسی محدث کو نہین ہوا اور تمام عمر انھون نے بیچ حرم مدینہ کے استنجا نہین کیا باہر حرم کے جاتے تھے مگر حالت بیماری کی مین یا ضرورت کی مین ناچاری کو اُسی جگہ جاتے تھے اور کتاب مؤطا کو قریب ستر کے آدمیون نے

اُسسے سُنی اور سند کی بعد اُسکے یہ کتاب مُوطا بہت پھیلی اور لوگ فیض یاب ہوئے واللہ اعلم وَاَبُو عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیُّ اور نام ابی عبداللہ بن ادریس شافعی کے ف کنیت امام شافعی کی ابو عبداللہ اور نام اُنکا محمد اور نسب اُنکا اسطرح سے ہے کہ محمد بن ادریس بن العباس ابن عثمان ابن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القرشی المطلبی شافع کو مطلبی کہتے تھے اسواسطے کہ اُنکا جد اعلی مطلب تھا اور مطلب بھائی تھا ہاشم بن عبد مناف کا اور ہاشم بیٹا مطلب کا اُسکی اولاد میں امام شافعی ہین اور ہاشم بیٹا عبد مناف کا کہ بھائی مُطلب کا ہے وہ جد آنحضرت کا ہے اور شافع نے ملاقات آنحضرت سے کی ہے اور باپ شافع کا نام اُسکا سائب تھا دن بدر کے نشان بردار تھا نبی ہاشم کا قریش کیطرفسے اور اُسکی لڑائی مین قید ہو نیمین پکڑا یا اور بدلا دیکر چھوٹا اور پھر مسلمان ہوا اور پیدایش امام شافعی کی بیچ سن ڈیڑھ سو ہجری کے بیچ غزہ کے ہوئی اور بقول بعضے کے بیچ عسقلان کے اور بعضے قول مین بیچ منا کے اور اُنکو مکے مین لے گئے اور نشو و نما اُسی جگہ پایا اور سات برس کی عمر مین قرآن تمام یاد کر لیا اور جب دس برس کے ہوئے مُوطا کتاب امام مالک کی یاد کی اور فقہ مسلم بن خالد سے کہ اُس مانے مین مفتی تھے پڑھی اور جب پندرہ برس کی عمر ہوئی اُسوقت کے علما نے اُنکو فتوی دینے کا اور بعد اُسکے اُنھون نے کوچ کیا یمن کیطرف اور امام مالک کی صحبت مین رہنا اختیار کیا اور امام شافعی سے نقل ہے کہ ابتدا مین مجکو شوق شعر کا بہت تھا اور بہت شعر یاد کیے تھے مین نے کہ ایکدن کعبے کے سایہ مین بیٹھا تھا میں اور میرے نزدیک کوئی نہ تھا پیچھے سے ایک آواز آئی کہ مین نے خوب سُنی کہ کوئی کہتا ہے یا محمد علیک بالثقہ ودع الشعر لے محمد لازم پکڑ تو مضبوطی کو اور چھوڑ تو شعر پڑھنے کو اور امام شافعی سے نقل ہے کہ پہلے بالغ ہونیسے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین لے لڑکے کہا مین نے لبیک یا رسول اللہ فرمایا کہ کس قوم کا ہے تو مین نے کہا تمھاری قوم مین کا فرمایا کہ نزدیک میرے آاور مُنھ کھول پس مین نزدیک گیا اور اپنا مُنھ کھولا مین نے آنحضرت نے لعاب اپنے مُنھ کا میرے مُنھ مین ڈالا اور فرمایا کہ جا برکت دے اللہ تعالی بیچ تیرے پس بعد اُس خواب کے مجکو خطا بیچ حدیث کے اور کلام عرب کے واقع نہوئی اور پھر امام شافعی کہتے ہین کہ جب مین امام مالک کے پاس پونچا میری باتین اُنھون نے سُنین اور قیافے سے معلوم کیا اور پوچھا کہ نام تیرا کیا ہے مین نے کہا نام میرا محمد ہے جب کہا اُنھون نے اے محمد تقوی کر اور ڈر خدا سے اور بچتا رہ گناہون سے کہ تجکو اللہ تعالے بڑی شان دیگا درمیان اُمت رسول مقبول کے اور مین مدت تک اُن پاس رہا جب تحصیل علم سے فارغ ہوا اور پروانگی سفر کی امام مالک سے چاہی مین نے تب وقت رخصت کرنے کے اُنھون نے مجھسے کہا اے جوان حق تعالی نے بیچ دل تیرے کے نور ڈالا ہے پس اس نور کو بسبب گناہ کے ورزیدہ نہ کیجیو اور امام شافعی امام مالک سے اور سفیان بن عیینہ سے اور عبد العزیز دراوردی سے اور سوا اُنکے بہت خلق سے روایت کرتے ہین اور امام شافعی سے امام احمد حنبل اور ابو ثوری اور مزنی روایت کرتے ہین اور سوا اُنکے اور بھی امام شافعی سے روایت کرتے ہین اور جبوقت کہ امام مالک سے رخصت ہوے بیچ بغداد کے پونچے دو برس اُس جگہ ٹھیرے اور وہان کے عالمون سے حدیث و فقہ لی پھر وہان سے مکے مین آئے پھر دوبارہ بغداد کو گئے بعد اُسکے قصد مصر کا کیا اور تعلیم و تعلم مین مشغول ہوئے اور کتابین تصنیف کین چنانچہ بیچ اصول دین کے چودہ کتابین تصنیف کین اور بیچ فروع دین کے تو اُنسے زیادہ کین اور امام احمد سے نقل ہے کہ مین ناسخ اور منسوخ حدیث مین سے اور خاص اور عام اور مجمل اور مفصل نہ جانتا تھا جبتک کہ امام شافعی کی صحبت مین نہ بیٹھا تھا اور امام محمد شاگرد امام اعظم کے سے نقل ہے کہ امام شافعی نے کتاب وسطا امام اعظم کی مجھ سے بطریق عاریت کے لی ایک رات اور ایک دن مین تمام یاد کر لی اور وفات کی سلخ رجب کو دن جمعہ کے دوسو چار ہجری مین اور اُسی روز عصر کے بعد دفن کیا بیچ قرافہ مصر کے واللہ اعلم وَاَبُو عَبْدِ اللّٰہِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ الشَّیْبَانِیُّ اور مانتدا بی عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی کے ف احوال انکیا یہ ہے کہ کنیت مانکی ابو عبداللہ اور نام انکا احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن حیان بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان ہے پیشوا اور مقتدا تھے بیچ حدیث کے اور فقہ کے اور زہد اور ورع انکو بیچ عبادت کے بہت تھا اور بغداد مین انکا نشو و نما ہوا اور طلب علم اور تحصیل حدیث کی اُسی جگہ کی بعد اسکے واسطے سُننے حدیثون کے کوفہ اور بصرہ اور

مدینہ اور یمن اور شام اور اور جزیرون کیطرف گئے اور حدیثین لکھین اور سُنین عالمون اُن شہرون کے سے اور روایت کرتے قعنبی یزید بن ہارون اور یحیی بن سعید قطان اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور سوائے انکے اور علما سے بھی اور راتنے بھی بہت لوگ نقل کرتے ہین مانند محمد بن اسمعیل بخاری کے اور مسلم بن حجاج قشیری کے اور ابوزرعہ اور ابوداؤد سجستانی اور سوائے انکے اور اسحق بن راہویہ نے انکے حق مین کہا ہے کہ احمد بن حنبل حجت ہے یعنی دلیل ہے درمیان خدا کے اور بندون خدا کے اور امام شافعی نے انکے حق مین فرمایا ہے کہ بغداد مین مین نے کوئی نہین چھوڑا کہ زیادہ ہو پرہیزگاری مین اور تقوی مین اور علم مین احمد بن حنبل سے اور احمد بن سعید دارمی نے کہا ہے کہ نہین دیکھا مین نے کسی جوان کو کہ بہت یاد رکھنے والا ہو حدیث پیغمبر خدا کی احمد بن حنبل سے اور کتاب انکی کہ نام اُسکا مسند ہے مشہور ہے درمیان محدثین کے اور حدیثین اُسمین زیادہ ہین تیس ہزار سے اور ابوداؤد سجستانی سے نقل ہے کہ کہا صحبت مین بیٹھا احمد بن حنبل کی گویا کہ صحبت ہے آخرت کی کسواسطے کہ انکی مجلس مین ذکر سوائے امور دین کے نہ تھا اور ذکر ہے کہ احمد بن حنبل نے فقر اختیار کیا اور شتر بربُسپر صبر کیا اور کسی سے کچھ قبول نہ کرتے تھے اور محمد بن موسی اُکہتا ہے کہ اہل مصر نے حسن بن عبد العزیز کیواسطے بطریق میراث کے لاکھ اشرفی سونے کی کسی جانور پر لاد کر بیچ بغداد کے بھیجی اور حسن بن عبد العزیز نے اُسمین سے تین تھیلیان ہزار ہزار اشرفی کی کہ سب تین ہزار ہوئین احمد بن حنبل کیواسطے بھیجین اور کہا کہ اے ابو عبد العزیز یہ مجکو میراث مین بوجہ حلال پونہچا ہے اسکو لیجیے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کیجیے امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ اسکی مجکو کچھ حاجت نہین اور ایک اشرفی بھی اُسمین سے قبول نہین کی اور اسی قسم کی باتین اُنسے بیچ عقدہ صبر کے اور توکل کے اور استغنا اور تقوی کے اور پرہیزگاری کے بہت سے ہین اور پیدایش انکی بیچ بغداد کے ایک چھ ہجری مین ہے اور وفات انکی بھی بیچ بغداد کے دوسو اکتالیس مین جمعے کے دن وقت چاشت کے اور دفن کیا بعد عصر کے واللہ اعلم وَاِلَیْہِ اَرْجِعُ عِیْسَی مُحَمَّدُ بْنُ عِیْسَی التِّرْمِذِیُّ اور مانند ابی عیسی محمد بن عیسی ترمذی کے ف اور احوال ترمذی کا یہ ہے کہ کنیت انکی ابو عیسی اور نام انکا محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن ضحاک ترمذی ساتھ زیرت کے ترمذی نسبت ہے طرف شہر ترمذ کے اور یہ بھی بڑے محدثون مین ہین اور تصنیف انکی کتاب جامع ترمذی دلالت کرتی ہے اوپر بڑے علم انکے کے اور اُس کتاب مین اُنھون نے کتنی باتین لازم پکڑی ہین ایک یہ کہ جو حدیث صحابیون سے اُنکو پونہچی ہے اُن صحابیون کا نام بیان کر دیتے ہین تا کہ مشہور اور متواتر اور احاد ہونا حدیث کا معلوم ہو جاوے اور دوسرے یہ کہ اُس کتاب مین اُنھون نے یہ بھی لازم کیا ہے کہ مذاہب اور اختلاف علما کا بیان کیجیے اور تیسرے یہ کہ ہر جگہ راوی کا احوال قوی کا اور ضعیف کا بیان کر دیتے ہین اور حدیث کا بھی حال بیان کر دیتے ہین کہ صحیح ہے یا حسن ہے یا غریب ہے یا منکر ہے اور یہ تین باتین باقی اور کتابون صحاح ستہ مین نہین ہین اور ترمذی کو واسطے حضرت تک تین سے کم نہین اور ایک حدیث مین تین واسطے ہین سو جس حدیث مین تین واسطے ہون پیغمبر تک اُس حدیث کو ثلاثی کہتے ہین اور نہایت سے نہایت واسطے دس ہین دس سے زیادہ نہین اور بہت سے علما سے یہ بھی حدیث کرتے ہین مانند قتیبہ بن سعید اور محمود بن غیلان اور محمد بن بشار اور احمد بن منیع اور محمد بن مثنی کے اور سوائے انکے اور راتنے بھی بہت لوگ روایت کرتے ہین مانند محمد بن احمد اور خشیم بن کلیب کے اور سوائے انکے اور ترمذی نے اپنی کتاب تصنیف کر کے علماے حجاز اور عراق کو اور خراسان کو بھیجا ئی اور سبھون نے پسند کی اور اُنکی کتاب ایک شمائل نبوی ہے کہ اُسمین بیان حضرتؐ کی سیرت کا اور حضرتؐ کے بدن کا اور چہرے کا اور تمام اعضا کا ہے اور ہر پیدایش ترمذی کی دو سو نوین ہجرت سے بیچ شہر ترمذ کے اور وفات انکی بیچ دوسو اناسی کے واللہ اعلم وَاِلَیْہِ اَرْجِعُ سُلَیْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِیُّ اور مانند ابی داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی کے اور احوال ابوداؤد کا یہ ہے کہ کنیت انکی ابوداؤد اور نام انکا سلیمان بن اشعث بن اسحق بن بشیر اور سجستان کے رہنے والے اور اپنے وطن سے واسطے طلب علم کے اور حدیث کے نکلے اور بہت جگہ پھرے اور علماے عراق اور خراسان اور شام اور مصر اور جزیرے کی حدیث سُنی اور اجازت لی اور بڑے بڑے علما سے اور مجتہدین سے حدیث کرتے ہین مانند مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب اور یحیی بن معین اور احمد بن حنبل کے اور سوائے انکے سے اور راتنے بھی بہت سے علما روایت کرتے ہین مانند ابو عبد الرحمن نسائی

اور احمد بن محمد کے اور سوائے انکے اور ابو داؤد بیچ بصرہ کے رہے اور وہان سے بغداد مین بھی پونہچے اور اپنی کتاب تصنیف کی بیچ بغداد کے اور اُس ضلع کے لوگون نے سند کتاب سنن ابوداؤد کی انسے کی اور امام احمد کے دیروکتاب انکی پڑھی اُنھون نے بہت پسند کی اور ابوداؤد سے نقل ہے کہ پانچ لاکھ حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی علماے مین نے لکھین اور اُن حدیثونمین سے انکنے اچھے سو حدیثین انکا لکر اس کتاب مین لکھین کہ نہایت صحیح ہین اور اُن سب حدیثونکی جگہ چار حدیثین کفایت کرتی ہین گویا سب باتین شریعت اور دین کی مجملاً چار حدیثون مین ہین اول حدیث یہ انما الاعمال بالنیات دوسری من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ تیسری لایکون المؤمن مومنا حتی یرضی لاخیہ ما یرضی لنفسہ چوتھی ان الحلال بین وان الحرام بین وبینہما مشتبہات الی آخر الحدیث اور ابوبکر خلال نے انکی شان مین کہا ہے کہ ابوداؤد پیشوا تھے بیچ زمانہ اپنے کے اور منصف اور پرہیزگار تھے اور بیچ فن حدیث کے خوب بصارت اور مہارت رکھتے تھے اور کتاب انکی ابوداؤد بہت خوب کتاب ہے حق حدیث مین مانند اسکے اور کتاب نہین لکھی گئی یعنی بعد بخاری اور مسلم کے اور پیدایش ابوداؤد کی دو سو دو مین اور وفات انکی دو سو پچھتر ہجری مین سولھوین شوال کو وَاَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبِ النَّسَائِیُّ اور ابی عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی کے ف احوال نسائی کا یہ ہے کہ کنیت انکی ابی عبدالرحمن اور نام انکا احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان اور نسائی نسبت طرف شہر کے اور نام شہر کا نساہے کہ یہ ایک شہر ہے بیچ خراسان کے اور پیدایش انکی دو سو چودہ یا دو سو پندرہ مین اور نسائی بہت شہرون مین پھرے اور بڑے بڑے عالمون کو پایا اور حدیثین سند کین اور بیچ خراسان کے اور حجاز کے اور عراق کے اور جزیرے کے اور شام اور مصر کے علماے سے تحصیل علم کی کی اور پہلے پہل گئے طرف قتیبہ بن سعید کے اُسوقت مین انکی عمر پندرہ برس کی تھی ایک برس و مہینے اُنکے پاس رہے اور یہ شافعی مذہب تھے چنانچہ مناسک الحج انکی تصنیف ہے وہ دلالت کرتی ہے انکے شافعی مذہب ہونے پر اور یہ صوم داؤدی ہمیشہ رکھتے تھے صوم داؤدی یہ کہ ایکدن روزہ رکھنا اور ایکدن روزہ نہ رکھنا باوجود اس روزہ رکھنے کے انمین قوت جماع بہت تھی کہ چار عورتین انکے نکاح مین تھین ہر عورت کے ہان ایک ایک رات رہتے اور حرمین بہت تھین اور جب کتاب سنن کبری تصنیف کر کر فارغ ہوئے ایک امیر کہ انکے وقت مین تھا اُسنے اُنسے پوچھا کہ کتاب تمھاری ساری صحیح ہے اُنھون نے کہا کہ نہین بعضی صحیح ہے بعضی حسن امیر نے اُنسے التماس کیا کہ اُن سب حدیثون مین سے جتنی کہ بیچ درجہ اعلیٰ کے نہایت صحیح ہون اُسکو میرے واسطے جدا لکھیے پس اسواسطے سنن مجتبیٰ انھون نے تصنیف کی اور سبب انکی وفات کا یہ ہے کہ انھون نے ایک کتاب بیچ مناقب حضرت علیؓ کے تصنیف کی اور ارادہ کیا کہ بیچ مسجد جامع دمشق کے وقت مجمع کے اُس کتاب کو پڑھین تاکہ آدمی اُس جگہ کے بسبب سلطنت بنی امیہ کے مذہب نواصب کا رکھتے تھے وہ راہ پر آوین چنانچہ تھوڑی سی وہ کتاب ایکدن وہان مسجد کے مجمع مین اُنھون نے پڑھی کہ ایک شخص نے اُس مجمع مین سے پوچھا کہ بیچ مناقب حضرت معاویہ کے بھی کچھ تمنے تصنیف کیا ہے نسائی نے جواب مین کہا کہ معاویہ کا یہی کفایت ہے کہ سر بسر نجات پاوے اُنکے مناقب کہان ہین اور بعضون نے لکھا ہے کہ یون کہا کہ معاویہ کے مناقب میرے نزدیک صحیح نہین ہوئے یہ بات سنتے ہی اُنکو لوگون نے خوب مارا یہانتک مارا کہ ادھموے ہوگئے آخر اُنکے خادم اُنکو اٹھا لائے گھر مین اُسوقت انھون نے یہ کہا کہ اسی وقت مجھکو مکہ کیطرف لیچلو تاکہ مکہ مین مرون یا راہ مین مکہ کے مرون کہتے ہین کہ بموجب کہنے اُنکے کے لیگئے بعد پونہچنے کے مکہ مین وفات ہوئی تین سو تین ہجری مین پیر کے دن تیرھوین صفر کو اور درمیان صفا اور مروہ کے دفن کیا واللہ اعلم وَاَبُو عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ مَاجَۃَ الْقَزْوِیْنِیُّ اور ابی عبداللہ بن یزید بن ماجہ قزوینی کے ف احوال ابن ماجہ کا یہ ہے کہ کنیت انکی ابی عبداللہ نام محمد بن یزید بن ماجہ رہنے والے قزوین کے اور قوم انکی ربعی منسوب بہ ربیعہ یا مولا اور قزوین نام شہر کا ہے کہ مشہور ہے بیچ عراق عجم کے اور یہ بھی ایک مقتدا تھے اور حافظ حدیث کے اور ثقہ تھے اور امام مالک کے یارون سے حدیثین سنین اور بہت شہرون مین پھرے واسطے طلب حدیث کے اور انکی کتاب کو بھی اکثر علمانے بیچ صحاح ستہ کے داخل لکھا ہے اور انکی کتنی حدیثین ثلاثی سے بھی ہین اور بعضون نے انکی کتاب کو صحاح ستہ مین

داخل نہین رکھا کسواسطے کہ ایک حدیث منکر بلکہ موضوع اُس کتاب مین وارد ہوئی ہے اور بیچ فضیلت قزوین کے لوگون نے حدیثین بہت نقل کی ہین لیکن محدثون کے نزدیک وہ سب موضوع ہین اور پیدایش انکی بیچ دوسونو کے اور وفات انکی دوسو تہتر مین دن پیر کے ستائیسوین رمضان کو واللہ اعلم وَاَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّمِيْمِيُّ الدَّارِمِيُّ اور ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کے ف احوال دارمی کا یہ ہے کہ کنیت ان کی ابو محمد اور نام انکا عبداللہ بن عبدالرحمن بن فضل سمرقندی الداری سمرقندی نسبت ہے طرف شہر کے اور دارمی نسبت ہے طرف قوم کے یہی ایک بڑے محدث ہین اور عالم ہین اور تعریف کی گئی ساتھ زہد کے اور پرہیزگاری کے اور انکی کتاب بھی بہت اچھی کتاب ہے حدیث کی کتابونمین اور روایت رکھتے ہین ابن ماجہ سے اور جہان بن ہلال سے اور نضر بن شمیل سے اور حیوٰۃ بن شریح سے اور اُس سے بھی روایت کرتے ہین بڑے محدثین مانند مسلم کے اور ترمذی کے اور پیدایش انکی اکیسوا کاسی مین اور وفات انکی دوسو پچپن مین اور اسحٰق بن احمد بن خلیفہ کہتا ہے کہ مین محمد بن اسمٰعیل بخاری کے پاس بیٹھا تھا کہ خبر مرنے عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کی پونہچی اُسوقت محمد بن اسمٰعیل نے سر اپنا نیچے جھکایا اور کلمہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کا پڑھا اور آنسو اُنکے رخسارون پر بہے واللہ اعلم وَاَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ اور ابی الحسن علی ابن عمر دارقطنی کی ف احوال دارقطنی کا یہ ہے کہ ابوالحسن کنیت اُنکی اور نام اُنکا علی بن عمر دارقطنی حافظ حدیث کا اور علامہ مشہور تھا ساتھ فضیلت کے اور علم حدیث کے اور خوب جانتا تھا علت حدیث کی اور حال راویونکا اور کتاب دارقطنی مین ایک حدیث کئی سندون کرلاتا ہے اور اس سے روایت کرتے ہین ابونعیم اور ابوبکر برقانی اور جوہری اور قاضی ابوالطیب طبری اور حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری پیدایش انکی بیچ بغداد کے تین سو پانچ مین یا پانچ مین اور وفات بھی انکی بغداد ہی مین ہوئی روز بدھ کے بائیسوین ذیقعدہ کو تین سو پچاس مین اور یہ بھی بہت پھرے ہین ملکون مین واسطے تحصیل علم کے چنانچہ کوفہ مین اور بصرہ مین اور شام مین اور واسط مین اور مصر مین اور سوائے انکے شہرون اسلام مین اور دارقطن قاف کے پیش سے ایک محلہ ہے بغداد مین نسبت اُس محلہ کرنام الکا دارقطنی ہے اور عربی مین قطن کہتے ہین روئی کو یہ محلہ بسبب روئی کی منڈی کے دارقطن کہلاتا تھا اور بعضی روایت مین وفات انکی آٹھوین ذیقعدہ جمعرات کے دن واللہ اعلم وَاَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيُّ اور ابی بکر احمد بن حسین بیہقی کی ف احوال بیہقی کا یہ ہے کہ کنیت اُنکی ابوبکر نام اُنکا احمد بن حسین بیہقی یہ بھی ایک پیشوا اور مقتدا تھے اہل حدیث مین اور اُنکی کتابین تصنیف بہت مین نقل ہے کہ تصنیف انکی سات ہزار جز تک پونہچی اور مشہور کتابون اُنکی مین سے کتاب مبسوط اور کتاب السنن اور کتاب دلائل النبوۃ اور کتاب معرفت علوم حدیث اور کتاب بعث والنشور اور کتاب آداب اور کتاب فضائل صحابہ اور کتاب فضائل اوقات اور کتاب شعب الایمان اور کتاب خلافیات اور پیدایش انکی شعبان کے مہینے سال تین سو چوراسی ہجری مین اور وفات انکی بیچ نیشاپور کے چار سو چھپن ہجری مین واللہ اعلم وَاَبُو الْحَسَنِ زَيْنُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَبْدَرِيُّ اور ابی الحسن زین بن معاویہ عبدری کے ف اور احوال زین کا یہ ہے کہ کنیت انکی ابوالحسن نام انکا زین بن معاویہ العبدری اور عبدری نسبت ہے طرف عبدالدار کے کہ ایک قبیلہ مشہور ہے قریش مین اور وفات انکی پانسو بیس مین یہ چودہ مذکور ہوئی تیرہ شخص ہین پیشوا حدیث کے انھون نے اپنی کتابونمین حدیثین مع سند کے روایت کی ہین پس مشکوٰۃ والے نے انکی کتابون سے نقل کرکر نام اُس کتاب والے کا لکھدیا ہے اور سوائے انکے اور ون سے بھی نقل کی ہین لیکن کم جیسے کہ آگے کہتا ہے مصنف وَغَيْرِهِمْ وَقَلِيْلٌ مَا هُوَ اور سوائے انکے اور وہ کم ہین ف اور احوال بعضے غیر اُنکے کا یہ ہے اُن غیرونمین ایک امام نووی ہین لقب اُنکا محی الدین اور کنیت اُنکی ابوزکریا اور نام اُنکا یحیٰی بن شرف حزامی ساتھ حائے حطی کے زیر سے اور زے سے منسوب ہے طرف حزام کے کہ نام اُنکے ایک جد کا ہے اور نووا ایک مکان ہے متعلق دمشق کے بیچ شام کے نسبت نووی کی اُسکی طرف ہے اور کبھی اُسکو نواوی بھی کہتے ہین پیدایش انکی بیچ شہر نووے کے چھ سو کتیس مین محرم کے پہلے عشرہ مین اور وفات انکی بدھ کی رات چودھوین رجب کو چھ سو ستر مین اور بعضے ان غیرمین

ابن جوزی ہین کنیت اُنکی ابو الفرج نام اُنکا عبد الرحمن ابن علی بغدادی حنبلی صدیقی مشہور ابن جوزی نسبت ہے ایک مکان کی طرف کہ اُسکو فرضۃ الجوز کہتے ہین عالم اور فاضل فقیہ اور محدث فصیح اور بلیغ اور صاحب تصانیف بیچ تفسیر اور حدیث اور فقہ کے اور سیر اور تاریخ اور اخبار اور مواعظ کے اور مختار تھا بیچ زمانہ اپنے کے ان علوم مین سپید ایش اُنکی بیچ پانسو ستارہ کے ہجرت سے اور وفات اُنکی بانسو ستانوے ہجری مین اور کتابین اُنکی کتنی ہی تصنیف کی ہوئی ہین چنانچہ ایک کتاب اُنکی بیچ موضوعات حدیث کے کہ اُسمین حدیثین موضوع بیان کی ہین اور ایک کتاب اُنکی تلبیس ابلیس کہ اُسمین بیان رد بدعت کا اور خلاف سنت کا ہے اور اقوام شیطانی کا بھی بیان ہے اور بیچ انکار جماعت صوفیہ متبدعین کے خوب مبالغہ کیا ہے اور ایک قصہ اُنکا عجیب منقول ہے کہ ایک دن درمیان سُنّی اور شیعہ کے جھگڑا پڑا بیچ تفضیل حضرت ابوبکرؓ کے اور حضرت علیؓ کے یہان تک کہ آپسمین خوب بحث اور اختلاف ہوا آخر کار ابن جوزی کے دونون راضی ہوئے اور اُن دونون مین حکومت تھی شیعون کی چنانچہ ابن جوزی منبر پر واسطے وعظ کہنے کے چڑھے تھے کہ اُسیوقت ایک شخص نے اُن دونون مین سے پوچھا کہ مَنْ اَفْضَلُ الصحابۃ یعنی کونسا بہتر ہے صحابیون مین سے اُنھون نے دونون فرقون کی رعایت کر کر جواب دیا واسطے خوف بد اکے اور جواب یہ کہا کہ اَفْضَلُ صحابۃ رَسُوْلِ اللّٰہِ الَّذِیْ بِنْتُہٗ فِیْ بَیْتِہٖ افضل اصحاب رسول اللہ کے وہ تھے کہ بیٹی اُسکی بیچ گھر اُسکے کے تھی پھر بیچ واس کہنے کے ابن جوزی وہان سے چل کھڑے ہوئے تا کوئی پوچھنا احوال مفصل کا نہ کرے اور وہ دونون فرقے خوش ہو کر اپنے اپنے مذہب موافق گمان فضیلت کا لے گئے یعنی سُنی نے جانا کہ بیٹی حضرت ابوبکرؓ کی بیچ گھر رسول خدا کے تھی فضیلت اُن ہی کی ہے اور اور شیعون نے جانا کہ بیٹی پیغمبر خدا کی بیچ گھر حضرت علیؓ کے تھی فضیلت اُن ہی کو ہے غرض کہ دونون مین سے اُس وقت رفع شر ہو گیا وَاِذَا نُسِبَتِ الْحَدِیْثُ اِلَیْکُمْ کَافِیًا اَسْنَدْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّھُمْ قَدْ فَرَغُوْا مِنْہُ وَاَغْنَوْنَا عَنْہُ اور تحقیق جسوقت کہ نسبت کی مین نے حدیث طرف انکے گویا کہ سند پونچہادی مین نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ اُنھون نے فراغت حاصل کی سند سے اور بے پروا کر دیا ہمکو سند سے ف اگر کوئی کہے کہ مصابیح والے پر بسبب ترک ذکر اسناد کے علما اعتراض کرتے تھے وہ بات تو اب بھی باقی رہی کہ مشکوٰۃ والے نے فقط نام صحابی کا اور کتاب کا ذکر کیا اور تمام سند نہین ذکر کی اُسکا مصنف نے بجواب دیا وَسَرَدْتُ الْکُتُبَ وَالْاَبْوَابَ کَمَا سَرَدَھَا وَاَقْتَفَیْتُ اَثَرَہٗ فِیْھَا اور بیان کیا مین نے کتب کو اور ابواب کو جیسا بیان کیا صاحب مصابیح نے کتاب اور ابواب کو اور پیروی کی مین نے نقش قدم اُنکے کی بیچ اُسکے ف لفظ کتاب جو سرخی سے لکھتے ہین وہ شامل ہوتا ہے کتنے مطالب کو اور باب مین خاص ایک طرح کا مطلب ہوتا ہے جیسے کہ کتاب الطہارۃ اُسمین کتنے ہی باب مذکور ہوتے ہین باب الغسل و وضو باب الغسل وغیرذالک پس مشکوٰۃ والے نے کتاب اور باب بعینہ بطور مصابیح والے کے ذکر کیے ہین وَقَسَّمْتُ کُلَّ بَابٍ غَالِبًا عَلٰی فُصُوْلٍ ثَلَاثَۃٍ اَوَّلُھَا مَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ اَوْ اَحَدُھُمَا وَاکْتَفَیْتُ بِھِمَا وَبِاِنْ اشْتَرَکَ فِیْہِ الْعَشَرَۃُ اَعْلُوْ دَرَجَتِھِمَا فِی الرِّوَایَۃِ اور قسم کیا مین نے ہر باب کو اکثر اوقات مین فصلون کے پہلی فصل وہ ہے کہ حدیث کی شیخین نے یعنی بخاری اور مسلم نے یا ایک نے اُن دونونمین سے اور کفایت کیا مین نے ساتھ اُن دونون کے اور اگرچہ شریک ہون بیچ روایت حدیث کے غیر بخاری اور مسلم کے واسطے بلند ہونے درجہ بخاری اور مسلم کے بیچ روایت حدیث کے ف اگر بخاری اور مسلم مین ایک صحابی سے حدیث آئی ہو اُسکو متفق علیہ کر کر کہا ہے اور اگر حدیث بخاری مین ایک صحابی سے مذکور ہوا اور مسلم مین اور صحابی سے اُسکو اُنکی اصطلاح مین متفق علیہ نہین کہتے وَثَانِیْھَا مَا اَوْرَدَہُ غَیْرُھُمَا مِنَ الْاَئِمَّۃِ الْمُذْکُوْرِیْنَ وَثَالِثُھَا مَا اشْتَمَلَ عَلَی الْمَعْنَی الْمُلَائِمِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ مُنَاسِبَۃٍ مَعَ تَحَفُّظٍ فِقْرَۃٍ عَلَی الشَّرْطِ کَمَا مَاثُوْرٌ عَنِ السَّلَفِ کی الْخَلَفِ اور دوسری فصل مین حدیثین وہ کہ روایت کیا اُنکو سوا بخاری اور مسلم کے پیشواؤن ذکر کیے گیون مین سے اور تیسری فصل اُس چیز مین کہ مشتمل ہوا اوپر معنی باب کے ملحقات مناسبہ سے ساتھ محافظت کرنے کے اوپر شرط کے اور اگرچہ منقول ہو صحابی اور تابعی سے ف

یعنی تیسری فصل مشکوٰۃ والے نے بڑھائی ہے اوپر مصابیح کے سوا اسکے کہ مصابیح مین دو ہی فصلین ہین اور مصابیح والے نے یہ بات مصابیح مین مقرر کی ہے کہ فصل اول مین حدیث صحاح مین کی لائے اور اسکے نزدیک صحاح وہ ہے کہ بخاری اور مسلم مین حدیث ہو آوردہ دوسری فصل مین حدیث لایا ہے حسان اور اصطلاح حسان کی نزدیک اسکے یہ ہے کہ سوائے بخاری اور مسلم کی حدیث ہو مثل ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی کے اور غیر انکے کے اسکو حدیث حسان کہتا ہے یہ اصطلاح اسی کے نزدیک ہے اور محدثون کے نزدیک نہین اور تیسری فصل مین التزام نہین کیا مشکوۃ والے نے کہ حدیث مرفوع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاوے بلکہ بعضے قول اور فعل اور تقریر صحابہ کے اور تابعین کے اور غیر انکے کے کہ مناسب باب کے ہون بھی لایا ہے اور موافق شرطون فصل اول اور ثانی کے بھی لایا ہے یعنی اول مین نام راوی کا صحابی ہو یا تابعی ہو اور آخر کو نام کتاب کا لکھا ہے ثُمَّ اِنَّكَ اِنْ فَقَدْتَّ حَدِيْثًا فِيْ بَابٍ فَذٰلِكَ عَنْ تَكْرِيْرٍ اُسْقِطَهٗ پھر تحقیق اگر تو نہ پاوے کوئی حدیث پیچ ایک باب کے پس یہ بسبب تکرار کے موقوف کیا مین نے اسکو یعنی ایک حدیث پیچ ایک باب کے پیچ کتاب مصابیح کے ہے اور وہ حدیث اسی باب مین پیچ مشکوۃ کے نہین ہے تو بسبب مکرر ہونے حدیث کے صاحب مشکوۃ نے موقوف کی یعنی ایک جاے ذکر کی وَاِنْ وَجَدْتَّ اٰخَرَ بَعْضَهٗ مَتْرُوْكًا عَلٰى اخْتِصَارِهٖ اَوْ مَضْمُوْمًا اِلَيْهِ تَمَامُهٗ فَعَنْ دَاعِيْ اِهْتِمَامٍ اِتْرَكْهُ وَالْجُحْفُلُ اور اگر پاوے تو اور حدیث کہ بعض اسکا چھوڑا ہوا ہے اوپر اختصار کے یا ملایا گیا ہے طرف اسکے بقیہ اس حدیث کا پس یہ بسبب باعث اہتمام کے چھوڑ دیا ہے اسکو اور ملا دیا ہے اسکو یعنی وہان کوئی امر باعث ترک اور الحاق کا ہوگا پس باعث اختصار کا یہ ہے کہ ٹکڑا حدیث دراز کا مناسب باب کے ہوگا اور باقی مناسب اسکے نہوگا یا ایک ٹکڑا مناسب اس باب کے ہوگا اور ایک ٹکڑا مناسب دوسرے باب کے پس جہان ان دونون باتونمین سے ایک بات پائی جائیگی اسکو مختصر ہی بیان کرونگا اور اس بات مین تابع مصابیح والے کا ہونگا اور جہان ان دونون باتونمین سے نہ پاونگا ساری حدیث بیان کردونگا اگرچہ مصابیح والے نے اختصار کیا ہوگا وَاِنْ عَثَرْتَ عَلٰى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْاَوَّلِ وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِيْ فَاعْلَمْ اَنِّيْ بَعْدَ تَتَبُّعِيْ كِتَابَ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيْ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ اعْتَمَدْتُ عَلٰى صَحِيْحَيِ الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا اور اگر خبردار ہو تو اوپر اختلاف کے پیچ دو فصلون کے یعنی ذکر کرنا غیر شیخین کا پیچ فصل اول کے اور ذکر ان دونون کا پیچ فصل دوسری کے پس جان کہ یہ بات نہین صادر ہوئی بسبب غفلت اور بھولنے کے بلکہ تحقیق بعد تلاش کرنے میرے کے کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کے اور کتاب جامع الاصول کے اعتماد کیا مین نے اوپر صحیحین شیخین کے اور متن انکے کے ف یعنی مصابیح والے نے جو ٹھہرایا ہے کہ پہلی فصل مین حدیثین بخاری اور مسلم کی لائے اور دوسری مین غیر بخاری اور مسلم کی اور مین نے بعضی حدیثون فصل اول کو غیر بخاری اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہے اور بعضی حدیثون فصل دوسری کی کو بخاری اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہے تو بسبب یہ ہے کہ مین نے چارون کتابون ذکر کی گیون مین تلاش کیا اگر انمین پایا تو نسبت شیخین کیطرف کی اگرچہ مصابیح والے نے غیر انکے کی طرف نسبت کی ہو اور اگر انمین نہ پایا تو انکی طرف نسبت نہ کی اگرچہ مصابیح والے نے انکی طرف کی ہو غرض کہ تلاش میری غالب ہے کہ چار کتابون مین تلاش کی مجھپر شبہہ کسی کا نہین وارد ہو سکتا ہے بلکہ قصور مصابیح والے کا ہے کہ چوک گیا وَاِنْ رَاَيْتَ اخْتِلَافًا فِيْ نَفْسِ الْحَدِيْثِ فَذٰلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْاَحَادِيْثِ اور اگر دیکھے تو اختلاف پیچ اصل حدیث کے پس یہ بسبب مختلف ہونے سندون حدیث کے ہے ف یعنی مصابیح والے نے اور طرح لفظ حدیث کے روایت کیے ہین اور مین نے اور طرح تو یہ بسبب اختلاف سندون کے ہے کہ مصابیح والے کو ایک سند سے وہ لفظ پونچی اور مجھے اور سند سے اور طرح وَلَعَلَّ مَا اطَّلَعْتُ عَلٰى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِيْ سَكَتَهَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَلَّمَا اَجِدُ اَقُوْلُ مَا وَجَدْتُّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِيْ كُتُبِ الْاُصُوْلِ اَوْ وَجَدْتُّ خِلَافَهَا فِيْهَا فَاِذَا وَقَفْتَ عَلَيْهِ فَانْسُبِ الْقُصُوْرَ اِلٰى قِلَّةِ الدِّرَايَةِ

کا فی جناب الشیخ رحمہم اللہ قدرہ فی الدارین حسنا للہ من ذالک اور شاید کہ مین نہین خبردار ہوا اوپر اس روایت کے کہ لایا ہے اُسکو شیخ راضی ہو اللہ اُس سے اور کرم پاویگا تو اُسکو کہ کہتا ہو نہین کہ نہین پائی مین نے یہ روایت یعنی جو کہ مصابیح والے نے ذکر کی ہے بیچ کتابون اصول کے یا پایا مین نے خلاف اس روایت کے اصول مین پس جسوقت کہ خبردار ہو تو اوپر اس خلاف کے پس نسبت کر قصور کو طرف میرے واسطے کم مائگی کے نہ طرف جناب شیخ کے بلند کرے اللہ قدر اُسکی بیچ دونون کے جہان کے پاکی ہے واسطے اللہ کے اس سے ف مراد کتب اصول سے اس جگہ وہ کتابین ہین کہ مذکور ہوئین پہلے مثل بخاری اور مسلم وغیرہ کے اور پاکی ہے واسطے اللہ کے اس سے یعنی پاک ہے شیخ نسبت قصور سے اور یہ کہنا میرا اُسکے حق مین خاص اللہ ہی کے لیے ہے نہ واسطے کسی اور امر کے رحمہ اللہ من اذا وقف علی ذالک نبہنا علیہ وارشدنا طریق الصواب رحمت کرے اللہ اُس شخص کو کہ جب واقف ہوا اوپر اسکے خبردار کرے ہمکو اوپر اسکے اور راہ بتادے ہمکو راہ صواب کی ف خبردار کردے اوپر اسکے یعنی اوپر ہونے اُس روایت کے کہ مصابیح والا لایا ہے اور مین نے نہین پائی ہے اصول مین پس ہمکو خبردار کردے یعنی ہماری زندگی مین ہم سے کہہ دے اور بعد مرنے ہمارے کے ہماری کتاب مین لکھ دے یا اُسکے حاشیہ مین لکھ دے و لہ الی محمد انی التقریر والتفتیش بقدر الوسع والطاقۃ ونقلت ذالک الاختلاف کما وجدت اور نہین قصور کیا مین نے کوشش مین بیچ کھوجنے اور ڈھونڈھنے کے موافق وسعت کے اور طاقت کے اور نقل کیا مین نے یہ اختلاف جیسا کہ پایا مین نے ف یعنی جیسا کہ دیکھا مین نے اصول مین اُسی طرح نقل کردیا اور الکتفا کیا مین نے ساتھ تقلید شیخ کے یہ جواب ہے سوال مقدر کا اگر کوئی کہے اُنھون نے آرام طلبی چاہی کتابون مین خوب تلاش نکی اگر خوب تلاش کرتے تو کہین اُسکا کھوج پاتے تو اسکا جواب مصنف نے کہا کہ مین نے اپنی طرف سے کچھ قصور نہین کیا تلاش کرنے مین وما اشار رضی اللہ عنہ من غریب او ضعیف او غیرہما بینت وجہہ غالبا وما لم یشر الیہ مما فی الاصول فقد وقفت فی تزکیہ الا فی مواضع یغرض اور وہ چیز کہ اشارہ کیا طرف اُسکے شیخ رضی اللہ عنہ نے غریب سے یا ضعیف سے یا سوا ان دونون کے بیان کیا مین نے سبب اُسکا اکثر اور جس چیز کو نہین اشارہ کیا طرف اُسکے اُمین سے کہ بیچ اصول کے ہے پس تحقیق پیروی کی مین نے شیخ کی بیچ چھوڑ دینے اُسکے کے مگر بیچ کتنی جگھون کے واسطے کسی غرض کے ف یعنی مصابیح والے نے مصابیح مین بیان کیا ہے بعضی حدیثون کو کہ یہ غریب ہے یا ضعیف ہے یا شاذ ہے یا منکر ہے تو مشکوۃ والے نے اپنی کتاب مین سبب غریب ہونے اور ضعیف ہونے اور شاذ ہونے کا بیان کردیا اور جس جگہ مصابیح والے نے مصابیح مین غریب ہونا اور ضعیف ہونا بیان نہین کیا تو مشکوۃ والے نے بالکل اُسکو چھوڑ دیا ہے مگر بعضی جگہ بسبب بعضی غرض کے بیان کردیا واسطے اس کے کہ بعضے لوگ اُس حدیث مین کلام اور طعن رکھتے تھے ساتھ وضعی اور باطل ہونے کے اُنھون نے ترمذی وغیرہ سے نقل کیا کہ یہ حدیث صحیح ہے یا حسن اور غریب اور ضعیف یہ قسمین ہین حدیث کی بعد ترجمہ خطبہ کے موافق اصطلاح محدثین کے ان کو انشاء اللہ تعالی بیان کردین گے وربما تجد مواضع مہملۃ وذالک حیث لم اطلع علی راویہ فترکت البیاض فان عثرت علیہ فالحقہ بہ احسن اللہ جزاک وسمیت الکتاب بمشکوۃ المصابیح اور بعضی جگہ پاوے گا تو کہ نام کتاب کا نہین ذکر کیا مین نے پیچھے حدیث کے اور یہ سوا اسطے ہے کہ نہین خبردار ہوا مین اوپر راوی روایت کرنیوالے اُسکے کے پس چھوڑ دی مین نے اُس جگہ سفیدی پس اگر خبردار ہو تو اوپر اُسکے پس ملادے اُسکو ساتھ اُس حدیث کے نیک دے اللہ تجکو بدلہ اور نام رکھا مین نے اس کتاب کا مشکوۃ المصابیح ف مصابیح جمع مصباح کی ہے مصباح کہتے ہین چراغ کو اور مشکوۃ کہتے ہین طاقچہ کو جیسے کہ چراغ رکھے جاتے ہین بیچ طاق کے اسی طرح کتاب مصابیح رکھی ہوئی ہے اس مشکوۃ مین ونسأل اللہ التوفیق والاعانۃ والہدایۃ والصیانۃ وتیسیر

مَا اَقْصِدُہٗ اور سوال کرتا ہون مین اللہ سے توفیق کا یعنی تصنیف کتاب پر اوپر طرح مذکور کے اور تمام کرنے اوس امور پر اور مدد کرنیکا اور ہدایت کرنیکا اور بچانیکا یعنی خطا سے اور آسان کرنا اُس چیز کا کہ قصد کیا مین نے اُسکا وَاَنْ یَّنْفَعَنِیْ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ فِیْ جَمْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اور سوال کرتا ہون یہ کہ نفع دے مجکو مین زندگی کے اور پیچھے مرنے کے اور سب مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو کفایت ہے مجکو اللہ اور اچھا ہے کارساز اور نہین بازگشت گناہ ہونیسے اور نہین قوت اور پرہیزگاری کے مگر ساتھ اللہ کے کہ غالب ہے حکمت والا اف نفع دینا زندگی مین یہ ہے کہ توفیق ہو مجکو مطالعہ کرنے کتاب کے اور لوگون کے سکھانے کی اور بجا لانے حدیثون کے عمل کرنے کی اور فائدہ پہنچے مرنے کے یہ ہے بہشت مین داخل ہونا اور ثواب ملنا اور اللہ کی رضا حاصل ہونی

فصل اب بعد اسکے پہلے حدیث مین مشغول ہونیسے کتنی باتین جاننا چاہیے کہ حدیث پڑھنے مین کام آوینگی اور موجب ہونگی زیادتی سمجھ کو ایک بات اُنمین سے یہ ہے کہ اول حدیث کو معلوم کرے حدیث محدثین کی اصطلاح مین کہتے ہین قول اور فعل اور سیرت اور حال اور تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معنی قول اور فعل کے ظاہر ہین اور سیرت یعنی خصلتین اور بیان صورت شکل حضرتؐ کا اور حال جیسے کہ کہین زمان مبارک حضرتؐ کا جنگ حدین شہید ہوا یا مثل اسکے اور معنی تقریر کے یہ ہین کہ مثلاً ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک کام کیا یا ایک بات کہی اور حضرتؐ اُسپر مطلع ہوے اور اُس سے منع نہ کیا اور نہ انکار کیا اور سکوت کیا اسکو تقریر کہتے ہین یہ بھی داخل حدیث کے ہے اور تقریر حضرتؐ کی حجت ہے نہ اور کسی کی اور بعضون کے نزدیک قول اور فعل اور تقریر صحابہ اور تابعین کو بھی حدیث کہتے ہین پس جو حدیث کہ حضرتؐ تک پہنچی اُسکو حدیث مرفوع کہتے ہین جیسا کہ کہین یہ کہی یہ حدیث یا کیا یہ کام یا تقریر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کہین ابن عباسؓ سے یہ حدیث مرفوعاً آئی ہے یا کہین رفع کیا اسکو ابن عباسؓ نے اور جو کہ صحابہ تک پہنچی اُسکو حدیث موقوف کہتے ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہ بات ابن عباسؓ نے یا تقریر کی ابن عباسؓ نے یا کہین یہ حدیث موقوف ابن عباسؓ پر ہے اور جو حدیث تابعین تک پہنچی اُسکو مقطوع کہتے ہین اور مشہور یہ ہے کہ موقوف اور مقطوع کو اثر کہتے ہین بعد اسکے یہ جاننا چاہیے کہ حدیث مین ایک سند اور اسناد ہے اور ایک متن سند اور اسناد راویون حدیث کو کہتے ہین اور متن الفاظ حدیث کو پس اگر کوئی راوی حدیث کا درمیان مین سے نہ بجا وے اُسکو حدیث متصل کہتے ہین اور اگر ایک یا زیادہ جاوے اُسکو منقطع کہین گے اور اگر ایک سے زیادہ رہ جاوین اُسکو معضل کہین گے اور اگر رہے سے راوی رہ جاوے خواہ ایک یا کئی اُسکو معلق کہتے ہین اور اگر آخر سند سے بعد تابعی کے راوی یعنی صحابی نہ مذکور ہو اُسکو مرسل کہتے ہین جیسا کہ تابعی کہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیثین باعتبار سند کے تین قسم پر ہین صحیح اور حسن و ضعیف صحیح اعلیٰ مرتبہ ہے اور ضعیف ادنیٰ اور حسن متوسط پس حدیث صحیح کو معلوم کیا چاہیے کہ حدیث صحیح کسے کہتے ہین حدیث صحیح وہ ہے کہ کتاب مین سند کر مصنف سے آنحضرتؐ تک ساتھ نقل کرنے راویون صاحب عدالت کے اور صاحب ضبط کے نقل کی ہو اور وقت پہنچانے حدیث کے پہنچا ہو الا حدیث کا مسلمان اور بالغ اور عاقل بھی ہو اور معنی عدالت کے یہ ہین کہ وہ راوی صاحب تقویٰ کا ہو کہ جھوٹ نہ بولتا ہو اور گناہ کبیرہ نہ کیا ہو اور اگر کیا ہو تو اُس سے توبہ کی ہو اور گناہ صغیرہ یعنی چھوٹے گناہون پر بھی دوام نہ کرتا ہو اور سالم ہو سب اسباب فسق کے سے اور صاحب مروت کا ہو یعنی ایسے کام بھی اُس سے نہ ہوتے ہون کہ لوگون کے نزدیک ہلکا ہو جیسے ننگے سر بازار مین چلے یا بازار مین ایک کونے مین بیٹھکر پیشاب کرنا یا راستے مین چلتے ہوے طعام یا کچھ چیز کھا لینا ان باتون سے بھی احتراز کرتا ہو اور معنی ضبط کے یہ ہین کہ ہوشیار ہوتا کہ یاد رکھے الفاظ حدیث کے اور غفلت نہ کرے اور نہ بھولے اور نہ شک کرے وقت سُننے کے اور نہ وقت پہنچانے کے اور اسی طرح سے ہر شخص صاحب کتاب ہے آنحضرتؐ تک متصف ان صفات کر ہوا ایسا شخص جو نقل کرے اُسکو حدیث صحیح کہتے ہین پس صفتین اگر پوری اُنمین پائی جاوین اُسکو صحیح لذاتہ کہتے ہین اور اگر کچھ قصور اُسمین ہو اور کثرت طرق سے وہ نقصان پورا ہو جاوے اُسے صحیح لغیرہ کہتے ہین اور اگر نقصان پورا نہ ہوا اُسکو حسن کہتے ہین اور حدیث ضعیف

وہ ہے کہ یہ جو شرائط حدیث صحیح اور حسن مین معتبر ہین اُنمین سے ایک یا زیادہ اُسمین سے مفقود ہو اور راوی اُسکا عدالت یا ضبط نہ رکھتا ہو اور حدیث مین اگر راوی اُسکا ایک ہے کسی طبقے مین اُسکو غریب کہتے ہین اور اگر دو ہو وین اُسکو عزیز کہتے ہین اور اگر زیادہ دو سے ہو وین اُسکو مشہور اور مستفیض کہتے ہین اور اگر کثرت روایت کی اُس حد کو پونہچے کہ عقل کے نزدیک محال ہو جھوٹ بولنا اُنکا اُسکو متواتر کہتے ہین اور قسام حدیث سے شاذ اور مُنکر ہے شاذ وہ حدیث ہے کہ روایت کی گئی ہو مخالف اُس حدیث کے کہ روایت کیا ہے اُسکو ثقات نے اور منکر وہ ہے کہ روایت کرے اُسکو راوی ضعیف مخالف اُس کسی کے کہ ضعف اُسکا کمتر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہے اور بہت قسمین حدیث کی ہین اختصار کے لیے کہ عوام کو اُنکا سمجھنا بھی مشکل ہوگا اسی پر اکتفا کیا اور یہ اقسام حضرت شیخ عبدالحقؒ کے ترجمے مین سے لکھی ہین اور کتابین صحاح ستہ جو مشہور ہین ہین بخاری اور مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور بعضون کے نزدیک بدلے ابن ماجہ کے مؤطا امام مالک کی ہے پس سوائے بخاری و مسلم کے چار کتابون باقی مین ہر طرح کی حدیثین ہین صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اُنکے مصنفون نے بیان کر دیا ہے ف پہلی ہی حدیث کہ حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے سو احوال حضرت عمرؓ کے ہے کہ نام اُنکا عمرؓ اور کنیت اُنکی ابوحفص و لقب اُنکا فاروق اور سب سے پہلے امیر المؤمنین کر یہی مشہور ہوئے اور قوم انکی عدوی اور عدوی ایک بطن ہے قریش مین اور بطن یعنی ایک گروہ اور جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرتؐ کے نسب مین پیچ کعب ابن لوی کے اور وجہ لقب حضرت عمرؓ کی کہ فاروق ہوا یہ ہے کہ مدینے مین ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر مین مسلمان تھا جھگڑنے لگے یہودی نے کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اُس یہودی کی رجوع آنحضرتؐ کی طرف اسواسطے تھی کہ وہ یہودی سچا تھا اور جانتا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سچے کو سچا کرینگے اور رعایت کسی کی نہ کرینگے اور منافق نے کہ اصل جھوٹا تھا اُنمین کہا کہ چل کعب بن اشرف پاس کہ وہ یہود کا سردار تھا اور یہودی رشوت لیکر سچے کو جھوٹا کر دیتے تھے اور جھوٹے کو سچا اسواسطے وہ منافق یہودیون کی طرف لیے جاتا تھا کہ رشوت دیکر اپنا معاملہ جیت جاؤنگا آخرش کو وہ یہودی اُس منافق کو حضرتؐ پاس لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا حق ثابت کیا منافق راضی نہین ہوا ساتھ حکم آنحضرتؐ کے باہر نکلکر کہنے لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرتؐ کے حکم سے مدینے مین قضا کرتے تھے اور اس نیت پر منافق لیچلا حضرت عمرؓ پاس کہ حضرتؐ اسلام کی کر کر مجکو سچا کرین گے اور میرا حق ثابت کرینگے آخر دونون گئے حضرت عمر پاس اور اُنکے روبرو یہودی نے بیان کیا کہ ہم دونون گئے تھے حضرتؐ پاس حضرتؐ میرا حق ثابت کر چکے ہین اور یہ منافق راضی نہین ہوا ساتھ حکم آنحضرتؐ کے حضرت عمرؓ نے منافق سے پوچھا کہ یہ بات اسی طرح سے ہے منافق نے اقرار کیا حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم ٹھہرے رہو اور آپ گھر مین جاکر تلوار لے آئے اور اُسی تلوار سے منافق کا سر اُڑا دیا اور کہا یہ حال ہے اُس شخص کا جو راضی نہو ساتھ حکم آنحضرتؐ کے اور یہودی وہان سے اس خوف سے بھاگ گیا اور حضرت جبرئیل آنحضرتؐ پاس آئے اور کہا کہ عمر فرق کر دینے والا ہے درمیان حق اور باطل کے اُسی دن سے فاروق مشہور ہوئے چنانچہ تفسیر بیضاوی مین اور اور تفسیر وحسین شان نزول اس آیت کی مین لکھا ہے یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِہٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا اور اسلام حضرت عمرؓ کا چھٹے سال ہے نبوت سے کہ چالیس مرد اور دس عورتین مسلمان ہوئی تھین بعد انکے حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے اور بعد انکے مسلمان ہونے کے بعد اسلام ظاہر ہوا پہلے اس سے مسلمان پوشیدہ مسلمانی رکھتے تھے اور یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اے نبی کافی ہے تجکو اللہ اور جو کہ پیرو تیرے ہین مومنون سے اور بعد حضرت صدیقؓ کے خلیفہ ہوئے اور ان سے سب نے بیعت کی تیرھوین سال ہجرت سے و شہادت انکی ہوئی ایک نصرانی کے ہاتھ سے کہ نام اُسکا ابولولو اور غلام مغیرہ بن شعبہ کا تھا مدینے کے شہر مین مسجد نبوی مین صبح کی نماز مین بوجھ کے دن ستائیسوین ذی الحجہ کو تیسوین سال ہجرت سے اور وفات اُنکی غرہ محرم کو اور عمر اُنکی ترسٹھ برس کی ہوئی

اور اُنسے بہت صحابیون اور تابعین نے حدیثین نقل کی ہین اور حدیثین فروع انسے پانسو سینتیس ۵۳۷ نقل ہوئی ہین اور انکی مُہرین یہ لکھا تھا کہ کفی بالموت واعظاً یعنی کافی ہے نصیحت کو یاد رکھنا موت کا اے عمر اور تھے سخت ترین مقدمہ اللہ کے اور نہایت کوشش کرتے تھا مورد ین مین اور نہات صابر تھے اور اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا تھا حق انکی زبان اور انکے اسلام سے دین کو عزت ہوئی اور اہل آسمان نے انکے اسلام سے خوشی حاصل کی اور انکی بزرگیون اور مناقب اور خوبیون کا کچھ شمار نہین **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔ روایت ہے حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے سے اضی ہو جو اللہ اُنسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین معتبر ہوتے عمل مگر ساتھ نیتون کے اور نہین ہے واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہو ہجرت اُسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول اُسکے کے پس ہجرت اُسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول اُسکے کے ہے اور جو شخص کہ ہو ہجرت اُسکی طرف دنیا کے کہ پونہچے اُسکو یا طرف عورت کے کہ نکاح کرے اُس سے پس ہجرت اُسکی طرف اُس چیز کے ہے کہ ہجرت کی طرف اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف۱ مصنف یہ حدیث باب سے پہلے لایا گویا اشارہ ہے کہ طالب کو چاہیے کہ اول نیت خالصۃً بند کرے اس علم شریف کے طلب کرنے مین پھر تحصیل علم کرے اور محدثین اتفاق رکھتے ہین اوپر فضل و شرف اس حدیث کے اور بعضے علما نے اس حدیث کو نصف علم کہا ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہین ہے واسطے شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی مطلب اس جملے کا اور پہلے جملے کا یکسان ہے یہ تاکید ہے کہ عمل بغیر نیت کے معتبر نہین اور ایک عمل مین جتنی نیتین کریگا اُتنے ہی ثواب پاویگا مثلاً محتاج قرابتی کے دینے مین اگر نیت فقط للہ دینے کی کریگا للہ کا ثواب پاوے گا نہ صلۂ رحم کا یعنی ملانے ناتے کا اور اگر دونون نیتین کرے گا دوہرا ثواب پاویگا اسی طرح مسجد کے جانے مین کئی طرح کی نیتین ہوسکتی ہین اور ہر ایک کا ثواب علٰحدہ مثلاً نیت کرے کہ وارد ہوا ہے مسجد گھر اللہ تعالیٰ کا ہے اور جو کوئی مسجد مین آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی زیارت کو آتا ہے اور وہ کریم ہے اور واجب ہے کریم پر کہ ضیافت زیارت کرنیوالون اپنے کی کرتا ہے پس مین بھی امیدوار اسکا ہون پس اس نیت مین اسکا ثواب پاویگا اور نیت کرے انتظار نماز مین ساتھ جماعت کے کہ حدیث مین آیا ہے جو کوئی انتظار کرتا ہے نماز کا گویا کہ نماز ہی مین ہوتا ہے پس اس نیت سے اسکا ثواب پاویگا اور نیت کرے کہ کان اور آنکھ اور تمام اعضا کہ کوچہ و بازار مین گرفتار گناہون مین ہوتے تھے یہان محفوظ ہین اُس سے اور نیت اعتکاف کی کرے کہ علما نے کہا ہے کہ جب مسجد مین آوے نیت اعتکاف کی کرلیا کرے جنکے نزدیک کم سے کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہے اُنکے نزدیک ہو جائیگا اور ثواب اُسکا پاوے گا یہ عجب آسان عبادت ہے اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین اور نیت کرے صلوٰۃ و سلام بھیجنا حضرتؐ پر اور اوراد و دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنے اور نکلنے کے مسجد سے اُنکا پڑھنا نصیب ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار رکھتی ہین اور نیت کرے کہ مسجد مین تنہائی اللہ کے ذکر کے لیے اور تلاوت قرآن کے لیے یا سُننے قرآن کے لیے یا وعظ و نصیحت کے لیے میسر ہوتی ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر و وعظ کے لیے جاوے مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہے اور جو ایک قوم پیچ ایک گھر کے گھر دن خدا سے بیٹھے اور تلاوت قرآن اور آپسمین پڑھنا اور پڑھانا اُسکا کرے تو گھیر لیتے ہین اُسکو ملایک اور ڈھانک لیتی ہے اُسکو رحمت اور نیت کرے کہ وضو کر کر مسجد مین نماز کے لیے جانے سے ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہے اور نیت کرے کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا ساتھ علم کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتے ہین بسبب جمع ہونے لوگون کے اور نیت کرے مسلمان بھائیون کی ملاقات کی اور اُنپر سلام علیک کرنے کی اور نیت کرے تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات سے کہ بسبب خالی طرح جمعی کے مسجد مین میسر ہے اور جائے نہین اور نیت کرے کہ حضور باطن اور آرام دل اور اتصال ساتھ مشاہدہ حق کے اور استغراق

بیچ شہود ذات کے عجب مسجد مین نصیب ہوتا ہے پس یہ بارہ نیتین ایک مسجد کے آنے مین ہوسکتی ہین کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ پاوے گا اور مسجد تو جگہ
عبادت کی ہے کیون نہو کہ یہ ثواب جبکہ خواہش نفسانی کی چیز نہین اچھی نیت کرنے مین ثواب پاتا ہے مثلاً خوشبو لگانے مین جمعہ کو یا جب چاہے
قصد اتباع سنت کا کرے کہ حضرت خوشبو کو دوست رکھتے تھے اس لیے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم مسجد کا کرے اور نیت کرے کہ جو میرے پاس
بیٹھے گا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کرے کہ کوئی بسبب بدبو میری کے غیبت کر کر گناہ مین پڑیگا خوشبو لگا کر اسکو غیبت سے بچاؤن گا اور قصد کرے
معالجہ دماغ کا تا خوشبو سے دماغ میرا تازہ ہووے اور علوم اور معارف خوب حاصل ہون پس اسی طرح ہر عمل مین بہت سی نیتین ہوسکتی ہین ہر ایک کا
ثواب جدا جدا پاویگا اور اگر فقط واسطے لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کے کریگا محروم ان ثوابون سے رہیگا بلکہ مستحق ملامت و عتاب کا ہوگا
پس معلوم ہوا کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت پر ہے اور معنی ہجرت کے یہ ہین کہ کفرستان سے نکلکر دارالاسلام مین اللہ کی خوشی کے لیے جاوے
پس اگر یہ خاص للہ کی رضامندی کے لیے ہے ثواب پاویگا اور مقبول ہے اور اگر نیت دنیا کی کی کچھ ثواب نہین اور مراد دنیا سے یہان وہ چیز ہے
کہ باز رکھے اللہ کی یاد سے اور طلب دنیا مثلاً نکاح کرنے مین اگر نیت رضاے حق بھی ہوگی خالی ثواب سے نہین اور ایک شخص مدینے مین ہجرت کر کر
آیا تھا واسطے طلب ایک عورت اُم قیس نامی کے اُسکے حق مین یہ حدیث فرمائی چنانچہ اُسکو مہاجر اُم قیس کہتے تھے یہ مضمون حضرت شیخ عبدالحق کے
ترجمہ مین ہے اور اس حدیث مین کئی طرح سے لفظ وارد ہوئی ہین انما الاعمال بالنیات وانما الاعمال بالنیۃ والاعمال بالنیۃ ولعل بالنیۃ ف ۲
بیچ بیان کتنے مسائل نیت کے مسئلہ جاننا چاہیے اس حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہے مراد اعمال سے وہ عمل ہین کہ اعمال مقصودہ یعنی قصد
کیے گئے ہون جیسے نماز و روزہ اور زکوٰۃ اور حج پس اسطرح کے عمل بدون نیت کے معتبر نہین نہ قبول ہوتے ہین خدا کے نزدیک اور نہ صحیح ہوتے ہین
اگر کوئی نماز پڑھے بغیر نیت کے اسکی نماز نہ صحیح ہوگی اور نماز نہ قبول ہوگی اسی طرح سے روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسی طرح زکوٰۃ اور حج بدون
نیت کے قبول نہین اور بعضے عمل غیر مقصود ہوتے ہین جیسے غسل اور وضو اسمین نیت کا ہونا ضرور ہے یا نہین پس اسمین اختلاف ہے علما کا
یعنی امام شافعیؒ کے نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا ضرور ہے کسواسطے کہ فرض ہے اُنکے نزدیک بدون نیت کے وضو اور غسل نہین ہوتا
اور امام اعظمؒ کے نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کے ہوجاتا ہے کسواسطے کہ انکے نزدیک نیت سنت ہے یا مستحب ہے اس سبب اگر نیت نہ کی تو بھی
وضو ہوگیا نماز پڑھنی اُس سے درست ہے اور مراد نیت سے یہان قصد کرنا قرب کا ہے طرف اللہ تعالیٰ کے یعنی جو کام کرے اللہ تعالیٰ کے لیے کرے
اور ساتھ قصد بجا آوری حکم اور طلب رضا اُسکی کی کرے اور معنی نیت کے یہ ہین کہ دل سے قصد کرے اور زبان سے کہنا شرط نہین ہے سب
عبادتون مین اگر زبان سے کہے اور دل غافل ہو معتبر نہین اسی واسطے کتاب مجمع مین لکھا ہے کہ عتبار زبان کا نہین اب اسمین فقہا کو اختلاف ہے
کہ زبان سے کہنا سنت ہے یا مستحب ہے یا مکروہ ہے اسمین تین قول ہین چنانچہ فتح القدیر مین یون لکھا ہے کہ نہین منقول ہوا آنحضرتؐ سے
اور نہ صحابیون سے زبان سے کہنا نیت کا نہ بیچ حدیث صحیح کے نہ ضعیف کے اور نہ منقول ہوا چاروں ائمہ مامون سے اور کتاب مفید مین
ینقل کیا ہے کہ بعضے مشائخ نے زبان سے کہنا نیت کا مکروہ رکھا ہے اور بعضون نے اسکو مستحب کہا ہے سو مستحب بھی بقدر رہے اللھم انی اریدہ
صلوٰۃ کذا فیسرہا لی وتقبلہا منی اس طرح کی عبارت حدیث مین حج کی نیت سے منقول ہوئی ہے اور عبادات مین منقول نہین ہوئی چنانچہ
یہ مقدمہ نیت کا کتاب اشباہ مین مفصل لکھا ہے پس بتحقیق اسکی نزدیک لکھنے والے ترجمہ کے یہ ہے کہ جب پیغمبر صلعم سے اور صحابیون سے اور چاروں
امامون سے کہنا لفظ نیت کا نماز مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا اور پیچھے علما نے اختلاف کیا ہے اسکے مکروہ ہونے مین اور مستحب ہونے مین
اور بدعت ہونے مین اور سنت ہونے مین اور قاعدہ فقہ کا یہ ہے کہ جب اختلاف ہو علما مین درمیان سنت ہونے کے اور بدعت ہونے کے یعنی

بعضے کہین کہ سنت ہے اور بعضے کہین کہ بدعت ہے پس احتیاط اس جگہ یہ ہے کہ ایسی چیز کو ترک کیجیے چنانچہ یہ بات ایک جگہ فتاوی عالمگیری مین سے معلوم ہوتی ہے اور اسی طرح جب اختلاف ہو درمیان کراہیت اور مستحب ہونے کے اُسکو بھی ترک کیجیے اور جاننا چاہیے کہ نیت پنج عبادت کے ضرور ہے اور کام حرام مین نیت اثر نہین کرتی اور مباح چیز مین اگر نیت کرے عبادت کی یا اُس مباح چیز مین کرے کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو بھی موجب ثواب کا ہوتا ہے اور شیخ عبدالحق دہلوی نے پنج ترجمہ مشکوٰۃ کے یہ لکھا ہے کہ علما نے اختلاف کیا ہے پنج نیت پڑھنے نماز کے بعد اتفاق کے اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین اور محدثون نے کہا ہے کہ پنج کسی روایت سے حضرت سے نہین آیا کہ نیت زبان سے کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ ساتھ نیت دل کے التفات کرے اور اتباع کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے کرنے فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین لازم ہے ویسے ہی جو فعل حضرت نے کبھی نہ کیا ہو اُس فعل کے نکرنے مین بھی اتباع لازم ہے اور چاہیے کہ اُس چیز پر دوام نکرے جو شارع سے ثابت نہین ہوئی اور جو کوئی دوام کرے ایسی چیز پر جو شارع سے ثابت نہین وہ شخص عاصی اور مبتدع ہے تمام ہوا یہان مطلب ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی کا

مسئلہ ۱ نیت وضو مین سنت ہے اور جگہ کرنی نیت کی وضو مین بعضون کے نزدیک وقت دھونے مُنھ کے ہے اور بہتر یہ ہے کہ کرے نیت وقت دھونے ہاتھون کے پہنچے تک تاکہ تو اب سنت کا بھی ہووے پہلے دھونے مُنھ کے اور غسل مین بھی نیت سنت ہے اور لائق ہے کہ ہووے وقت شروع کرنے وضو کے اور تیمم مین نیت فرض ہے اُسوقت نیت کرے کہ جسوقت ہاتھ مٹی پر رکھے اسکے بعد ہاتھ مُنھ پر پھیرے اور ہاتھون پر

مسئلہ ۲ پنج نیت کے کسی چیز مین شرط ہین ایک تو اسلام یعنی مسلمان کی عبادت مقبول ہے اور کافر کی عبادت صحیح اور نہ مقبول ہے اور دوسری امتیاز یعنی سمجھ رکھتا ہو کہ عبادت اور غیر عبادت مین فرق سمجھتا ہو اسی واسطے عبادت دیوانے کی اور لڑکے کے غیر تمیز کرنیوالے کی نہین صحیح اور تیسری جس چیز کو کرتا ہے اُسکا علم چاہیے پس اگر ایک شخص نماز کی فرضیت سے جاہل ہو اگرچہ نیت کرے نماز اُسکی صحیح نہین ہونے کی اور چوتھی یہ کہ منافی نیت کی کوئی چیز نکرے جیسے کہ کوئی اگر بعد اسلام لانے کے اور عبادت کرنے کے مرتد ہوا معاذ اللہ تو سب عبادت باطل ہوئی اسیطرح اگر کسی نے نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا اور اُنکو توڑ ڈالا پس نماز و روزہ دونون باطل ہونے کو اسلئے کہ توڑنا منافی نیت کے ہے

مسئلہ ۳ نماز فرض مین چار طرح کی نیت چاہیے ایک تو یہ کہ نماز پڑھتا ہون دوسری یہ کہ فرض پڑھتا ہون اور تیسری یہ کہ تعین وقت ظہر کا یا عصر کا یا مغرب کا چوتھی یہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کی کرنا ان چارون باتون کو دل مین وقت شروع نماز کے ٹھیراوے اگر ان چارون مین سے ایک کا بھی دھیان نہوگا تو نماز نہین ہونے کی

مسئلہ ۵ عبادت واجب حکم نیت مین مانند فرض کے ہے یعنی تعین واجب کا ضرور ہے جیسے تعین فرض کا

مسئلہ ۶ سنت ساتھ مطلق نیت نماز کے اور نیت نفل کے صحیح ہوتی ہے سنتین راتبہ ہون یا غیر راتبہ اسمین دونون برابر ہین

مسئلہ ۷ روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہے ساتھ نیت روزہ رمضان کے اور ساتھ نیت نفل کے اور ساتھ نیت مطلق روزے کے یعنی روزے کی نیت مین اُسکی فرض ہے نہ سنت ہے نہ نفل ہے نہ واجب ہے تو اسصورت مین بھی روزہ رمضان کا ادا ہو جاتا ہے اور نیت روزہ رمضان کی رات سے بھی درست ہے اور فجر کو بھی درست ہے دوپہر سے پہلے پہلے یعنی نصف النہار شرعی سے اور دن شرع مین شروع ہوتا ہے طلوع صبح صادق سے اور تمام ہوتا ہے غروب آفتاب تک اسکے ادھوارے پہلے نیت کرے اور روزہ نفل مین بھی نیت رات سے درست ہے اور دن کو بھی درست ہے آدھے دن سے پہلے پہلے اور نذر معین کے روزے کی بھی نیت رات سے درست ہے اور دن کو بھی آدھے دن سے پہلے پہلے اور نیت روزے قضاے رمضان کی اور کفارے کے روزون کی اور نذر مطلق کے روزون کی ان تینون طرح کے روزون کی نیت رات سے چاہیے دن کو نیت درست نہین ہوتی اور نذر معین اسطرح ہوتی ہے کہ دن معین کرے فلانے دن جمعہ کو یا ہفتے کو یا پیر کو مین روزہ رکھون گا اپنے ذمے لازم کرے یہ صورت نذر معین کی ہوئی اور نذر مطلق کی صورت یہ ہے

کہ ایک روزہ یا کئی روزے میرے ذمے پر لازم ہین یا اس طرح کہے کہ اگر فلانا کام میرا ہوجاوے گا یا فلانا بیمار میرا اچھا ہوجاویگا دس روزے رکھونگا یا کم یا زیادہ اس سے رکھونگا تو جب چاہے رکھے **مسئلہ ۸** نیت زکوٰۃ کی اس طرح سے ہے کہ جس وقت پیسا زکوٰۃ کا دینے لگے اُس وقت نیت ادائے زکوٰۃ کی چاہیے اور یا مال زکوٰۃ مین سے ایک قدر مال کی جُدا کر رکھے بہ نیت زکوٰۃ کے اُسمین سے دیا کرے تو دینے کے وقت نیت کچھ ضرور نہین بلکہ وقت جُدا کرنے مال کے نیت کفایت کرتی ہے اور اگر مال زکوٰۃ کا کسی فقیر کو دیا وقت دینے کے نیت ادا کرنے زکوٰۃ کے نہ تھی پیچھے اُسکے نیت کر لی بشرطیکہ فقیر کے پاس وہ مال موجود ہو تو زکوٰۃ ادا ہوئی اور اگر مال موجود نہین اُسکے پاس پھر نیت کرنے سے زکوٰۃ ادا نہین ہوتی اور صدقۂ فطر اور نذر زکوٰۃ کے بہ نیت ہین اور مصرف مین مُرتدی کا فر کو صدقۂ فطر دینا درست ہے زکوٰۃ کا پیسا ذمّی کافر کو دینا نہین درست **مسئلہ ۹** نیت کرنی ایک عبادت کی بیچ عبادت دوسری کے درست ہے جیسے کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو فرض یا نفل اور نیت کی اُسنے روزے کی نیت اُسکی درست ہے اور اس نیت کرنیمین نماز فاسد نہین ہوتی چنانچہ کتاب اشباہ مین قنیہ سے نقل کیا ہے بیچ بیان نیت کے **مسئلہ ۱۰** وقت شروع کرنے عبادت کے مانند نماز کے نیت چاہیے درحالت بقا کے رہنا نیت کا شرط نہین یعنی ہر ہر رکن مین نیت ضرور نہین واسطے دفع حرج کے **مسئلہ ۱۱** ایک شخص نے شروع کی نماز فرض پھر گمان کیا کہ یہ نماز نفل ہے اور پورا کیا اُسکو اور بہ نیت نفل کے کفایت کرتا ہے اُسکو نماز فرض سے کس واسطے کہ بیچ مین شبہہ پڑنا معتبر نہین چنانچہ یہی اشباہ مین نہایہ سے نقل کیا ہے **مسئلہ ۱۲** بعضی عبادت مین نری نیت دل کی کفایت نہین جبتک کہ مُنھ سے نہ کہے اُنمین سے ایک نذر ہے اگر آدمی دل مین ارادہ کرے نذر کا اُس سے نذر نہین ہوتی جب تک کہ مُنھ سے نہ کہے کہ اتنی نمازین میرے ذمّے پر ہین یا اتنے روزے رکھنے یا اتنے مصلّی کھلانے میرے ذمے پر ہین اور اُنمین سے ایک وقف ہے کہ دل مین نیت کرنے سے وقف نہین ہوتا جب تک کہ مُنھ سے نہ کہے اور سوائے عبادت کے بعضی چیزین ایسی ہین کہ لفظون پر موقوف ہین فقط نیت اُسمین کچھ کام نہین کرتی جیسے طلاق عتاق کہ دلمین نیت کیے سے طلاق عتاق نہین ہوتے جبتک مُنھ سے نہ کہے **مسئلہ ۱۳** اگر ایک شخص نے ایک چیز خریدی واسطے کام مین لانے اپنے کے مثلاً لونڈی خریدی واسطے خدمت کے یا کپڑا خریدا واسطے پہننے کے یا کتاب خریدی واسطے پڑھنے کے یا جانور خریدا واسطے سواری کے اور یہی دل مین ہے کہ اگر نفع ملیگا تو بیچ ڈالونگا اسپر زکوٰۃ نہین دینی آئی **مسئلہ ۱۴** اگر ایک شخص نے نیت کی روزے کی دن شک کے کہ اگر ہو دن ہو سلخ شعبان کا تو روزہ نہین اور اگر دن ہے غرّہ رمضان کا تو روزہ ہے تو نیت روزے کی نہین درست ہوتی اور اگر تردد ہو روزے کے وصف مین نہ اصل مین یعنی اس طرح کی نیت کی کہ اگر ہے دن شعبان کا تو روزہ نفل ہے اور اگر ہے رمضان تو نیت ہے روزۂ فرض کی اسطرح کی نیت کرنی درست ہے اگر ہے دن رمضان کا تو روزہ فرض ادا ہوگا **مسئلہ ۱۵** مباح چیز مختلف ہوتی ہے باعتبار نیت کے اور قصد کے اگر مباح سے قصد طاعت کا ہے تو وہ مباح بھی عبادت ہے جیسے کھانا سونا کسب کرنا مال حلال کا اور صحبت کرنی اپنی عورت سے اور اگر قصد نہین عبادت کا تو ثواب نہین **مسئلہ ۱۶** طلاق اگر لفظ کنایت کرے تو اُسمین نیت ضرور ہے اور اگر لفظ صریح طلاق کا ہے اُسمین نیت ضرور نہین **مسئلہ ۱۷** آیت قرآن کی بہ نیت ذکر کے پڑھنی بدون ارادۂ قرارت کے درست ہے جنابت کی حالت مین اور بدون ارادۂ ذکر کے بارادۂ قرارت کے قرآن پڑھنا جنابت کی حالت مین درست نہین حرام ہے **مسئلہ ۱۸** اگر نیت تجارت کی کی اُس چیز مین کہ نکلتی ہے زمین سے عشری زمین مین سے نکلی ہو یا خراجی مین سے یا کرایہ کی مین سے یا عاریت کی مین سے اُسپر نہین زکوٰۃ **مسئلہ ۱۹** اگر نیت کی تجارت کی اُس جنس مین کہ اُسکو حاصل ہوئی ہے بدون عوض مال کے مانند ہبہ کے اور صدقہ کے اور خلع کے اور مہر کے اور وصیت کے نہین ہے اُسمین زکوٰۃ اگرچہ سال گذر جاوے مگر جب وہ چیز بیچے گی اُس مال مین کہ عوض اسکے ملا ہے زکوٰۃ بھی آویگی جب اُسپر سال گذریگا **مسئلہ ۲۰** بیچ جانورون چرنے والون کے کہ اکثر سال جنگل مین چرتے ہین اور اُسمین نیت ہو اُسکے دودھ کی اور بچون کی تو اُسمین زکوٰۃ ہے مواشی کی اور

اگر اُسنے نیت کرلی سوداگری کی پس اُسمین زکوٰۃ سوداگری کی ہے بشرطیکہ وقت خرید کرنے کے نیت سوداگری کی ہو اور اگر وقت خریدنے کے قصد کیا سوار ہونے کا یا لانے کا یا ذبح کرکر کھانے کا پس نہین زکوٰۃ مسئلہ ۲۱ جو کوئی زکوٰۃ خوشی سے نہ دے پس زکوٰۃ لینے والا امام کی طرف سے بیوے اُس سے زبردستی اگر لیا زبردستی تو زکوٰۃ نہین ادا ہونے کی واسطے کہ زکوٰۃ مین اختیار شرط ہے لیکن زور آوری کرے اُسپر ساتھ قید کرنے کے تاکہ وہ خود بخود ادا کرے اور وہ جو بعضی روایتون مین لکھا ہے کہ امام زبردستی سے لیوے اور اُسکو زکوٰۃ کے مصرف مین خرچ کرے تو کفایت کرتا ہے پس یہ روایت ضعیف ہے روایت معتمد اور معتبر یہی ہے کہ زبردستی لینے سے زکوٰۃ ادا نہین ہوتی مسئلہ ۲۲ نیت بیچ خطبہ کے واسطے جمعے کے چاہیے اگر ایک شخص منبر پر چڑھا اور بعد چڑھنے کے پھینک آئی اُسکو اُسنے الحمد للہ کہا واسطے پھینک کے جمعہ کا خطبہ نہ صحیح ہوا اور اسی طرح سے خطبہ عیدین مین منبر پر چڑھ کر بدون نیت عیدین کے حمد و ثنا اللہ کی کرنے خطبہ ادا نہین ہوتا مسئلہ ۲۳ بھنا شیرہ انگور کا کہ اُسے لوگ بناتے ہین شراب اگر بہ نیت سوداگری کے بیچے اور اُسکی نیت مین کچھ شراب کا بنانا مقصود نہو تو نہین حرام اور اگر قصد کرین بیچنے سے واسطے بنانے شراب کے تو حرام ہے اسیطرح لگانا درخت انگور کا اگر بہ نیت اسکے ہے کہ لوگ کھاوین یا انگورون کو تو نہین حرام اور اگر اس ارادے سے لگاوے کہ شراب بناوین گے تو حرام ہے اور اسی طرح شیرہ نکالنا انگور کا بارادہ سرکہ کے حرام نہین اور بارادہ شراب بنانے کے حرام ہے اور اسی طرح کسی شخص مسلمان سے ملاقات نکرنا بارادہ اسکے کہ خفگی ہے حرام ہے اور اگر یہ ارادہ نہین مدت مدید تک ملاقات نکرے تو حرام نہین اور اسی طرح ترک کرنا زینت کا عورت کو کسی میت پر سوائے اپنے خاوند کے زیادہ تین دن سے اگر قصد کیا عورت نے چھوڑنے بناؤ کا اور لگانے خوشبوئی کا بطریق سوگ رکھنے کے واسطے میت کے اور ماتم داری کے حرام ہے اور اگر اس ارادے پر نہین تو نہین حرام اور اسی طرح جو مباح چیزین چھوڑ دیتے ہین واسطے مُردے کے مثلاً اچار نہ ڈالنا اچرخہ نہ کاتنا دال نہ دھونی چارپائی پر نہ سونا سوئیان نہ باٹنی نہ پکانی نہ بھوننی شادی نکاح اور ختنہ اور عقیقہ کے نہ کرنے چہلم یا ششماہی یا برسی تک یہ سب سیمن حرام ہین اور اگر بغیر ارادہ سوگ کے یہ سب باتین سوائے شادی مذکورین کی برسون تک نکرے تو حرام نہین لیکن شادیون کا کرنا ہی بہتر ہے کسواسطے کہ ان شادیون کا کرنا سنت ہے مسئلہ ۲۴ نیت پیچ نماز جنازہ کے اس طرح سے کرے کہ نماز واسطے اللہ کے اور دعا واسطے میت کے مسئلہ ۲۵ سجدۂ تلاوت مین تعین کرنا کہ کس تلاوت کا سجدہ ہے کچھ ضرور نہین مسئلہ ۲۶ اقتدا امام کی بدون نیت کرنے کے صحیح نہین ہوتی اور امامت بدون نیت کے صحیح ہے مگر جسوقت کہ عورتین اُسکے پیچھے نماز پڑھتی ہون تو اُسوقت اقتدا عورتون کی ساتھ اُس امام کے بدون نیت امام کے صحیح نہین ہوتی پس عورت کی نماز جب تک امام نیت امامت عورت کی نہ کرے درست نہین ہونے کی اور بعضون نے جمعہ اور عیدین کو اس حکم سے مستثنا کر رکھا ہے یعنی جمعہ اور عیدین مین بدون نیت امام کے بھی عورتون کو اقتدا درست ہے مسئلہ ۲۷ اگر ایک شخص نے قسم کھائی کہ مین کسی کا امام نہین ہونگا اور اُس شخص نے نماز شروع کی اور کسی نے اُسکے ساتھ اقتدا کی اقتدا اُسکی صحیح ہے لیکن قسم اُسکی ٹوٹی یا نہین قضاً ٹوٹی اور دیانۃً نہین ٹوٹی یعنی قاضی حکم ٹوٹنے کا کریگا اور دیانۃً یعنی عند اللہ نہین ٹوٹی مگر جسوقت گواہ کیا اسنے پہلے شروع کرنے نماز کے پس قضاً بھی نہین ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگون کا اس طرح کہ قسم کھائی نہ ہونگا امام نماز جمعہ کے نماز جمعہ کی صحیح ہوگی اور قسم ٹوٹ جاویگی قضاً اور نہین قسم ٹوٹی برگہ جسوقت کہ امام ہوا نماز جنازہ مین اور سجدۂ تلاوت مین اور اگر قسم کھائی ایک شخص نے کہ مین فلانے شخص کا امام نہین ہونے کا اور امامت کی لوگون کی اس ارادہ کر کہ اسکا امام نہین ہون اور امام ہون غیر اسکے کا پھر اقتدا کی اُسکی اُس شخص نے پس قسم اُسکی ٹوٹ گئی اگرچہ نہ جانے مسئلہ ۲۸ ہبہ نہین ہے موقوف اوپر نیت کے اگر ایک شخص کوئی چیز بخشے کسی کو بسنسی کی راہ سے پس بخشی گئی اور اگر کسی نے کسی کو سکھلایا لفظ بخشش کا اور وہ نہ جانتا تھا کہ اس لفظ سے ہبہ ہو جاتا ہے پس اُس شخص کے کہنے سے ہبہ نہین ہوتا اس جہت کر کہ نیت شرط ہے بلکہ واسطے

نہ ہونے شرط ہبہ کے اور شرط ہبہ کی کیا ہے رضامندی بخشنے والے کی اُسپر اگر کوئی شخص زور آوری کرے ہبہ کرنے پر تو نہیں درست خلاف طلاق اور عتاق کے کہ حالت زور آوری میں بھی درست ہو جاتا ہے سو اسطے کہ ان دونوں میں رضا شرط نہیں **مسئلہ ۲۹** اگر مقتدی نے پڑھی سورۂ فاتحہ نماز جنازہ میں ساتھ نیت ذکر کے نہیں حرام باوجودیکہ مقتدی کو قرارت پڑھنی پیچھے امام کے نزدیک امام اعظمؒ کے حرام ہے سو اسطے کہ اسنے بارادہ ذکر کے پڑھی نہ بارادہ قرارت کے اور اسی پر مبنی ہے کہ اگر جنبی مرد یا عورت یا عورت حیض و نفاس والی الفاظ قرآن کے بارادۂ ذکر اور دعا کے پڑھے درست ہے اور اگر بارادۂ قرارت قرآن کے پڑھے نہیں درست **مسئلہ ۳۰** اگر ایک شخص آیا طرف دوکان کسی جنس والے کے واسطے خریدنے کسی چیز کے اور اُس بیچنے والے نے اپنی جنس مثل کپڑے یا غلہ یا اس وغیرہ کے کھولی اور واسطے رغبت دلانے خریدار کے کہا سبحان اللہ یا کہا اللھم صل علی محمد تو یہ کہنا مکروہ ہے **مسئلہ ۳۱** اگر کوئی شخص کھاوے زیادہ پیٹ بھرنے سے واسطے خواہش کے سو حرام ہے اور اگر اس نیت سے کھاوے کہ کل میں روزہ رکھوں گا ایسا نہو کہ سستی ہو یا واسطے خاطر مہمان کے کہ بھوکا نرہے مستحب ہے **مسئلہ ۳۲** کافر جسوقت کہ پیر کرے مسلمان کو پس اگر تیر پھینکے اُسکو کوئی مسلمان بارادہ قتل مسلمان کے پس حرام ہے اور اگر اس ارادہ تیر پھینکا کہ کافر مارا جاوے نہیں حرام ہے **مسئلہ ۳۳** اسی طرح سے اگر ایک چیز پڑی ہوئی کسی کی کہ مالک اُسکا معلوم نہیں اُٹھاوے اُسکو بایں ارادہ کہ پونہچاؤں گا اُسکو مالک اُسکے کو حلال ہے اُٹھانا اُس کا پس نیت سے اور اگر اُٹھایا اُسکو اس نیت سے کہ نہ دونگا مالک اُسکے کو ہوگا یہ شخص غاصب گنہ گار **مسئلہ ۳۴** اسی طرح سے اگر کتاب کو تکیہ کیا بارادہ حفاظت کے نہیں مکروہ اور اگر نہیں ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہے **مسئلہ ۳۵** اسی طرح سے اگر کوئی شخص بیٹھ گیا ایک خرجی پر کہ اسمیں ہے قرآن بارادہ حفاظت کے نہیں ہے مکروہ اور اگر نہیں ہے ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہے **مسئلہ ۳۶** کبھی بندر رہنا کھانے سے ہوتا ہے واسطے پرہیز کے یا واسطے دوا کے یا واسطے نہ ہونے فراغت کے ان صورتوں میں کچھ مستحق ثواب کا نہیں ہوتا اور اگر بندر رہا کھانے اور پینے وغیرہ سے بارادہ روزہ کے ہوگا یہ بندر رہنا ثواب **مسئلہ ۳۷** اسی طرح سے کوئی مسجد میں بیٹھا واسطے آرام کے مستحق ثواب کا نہیں اور اگر بیٹھا ہے واسطے انتظار نماز کے یا بہ نیت اعتکاف کے ہوگا موجب ثواب کا **مسئلہ ۳۸** اسی طرح سے دینا مال کا کبھی ہوتا ہے بطریق بخشش کے یا واسطے غرض دنیا کے اسمیں کچھ ثواب نہیں ہوتا اور کبھی ہوتا ہے دینا مال کا بہ نیت زکوٰۃ کے یا صدقہ نفل کے ہوتا ہے ثواب **مسئلہ ۳۹** اسی طرح سے ذبح کرنا جانور کا کبھی ہوتا ہے واسطے کھانے کے پس یہ ذبح کرنا ہوتا ہے مباح اور کبھی ہوتا ہے عبادت جیسے کہ جانور قربانی کا ذبح کرنا اور کبھی ہوتا ہے واسطے تعظیم کسی شخص کے مُردے کی یا زندے کی حرام ہوتا ہے یا کفر اور ایک قول کے **مسئلہ ۴۰** نیت کتنی رکعت کی اور سجدوں کی اور ارکان نماز کی نہیں شرط بیچ نماز کے اگر ایک شخص نے نیت کی کہ ظہر کی تین رکعتیں پڑھتا ہوں نماز صحیح ہوئی اور تعیین نیت کی لغو ہوئی **مسئلہ ۴۱** اگر ایک شخص نے نیت کی امام معین کی پس ظاہر ہوا غیر اُس امام کے نماز صحیح ہوئی **مسئلہ ۴۲** ایک شخص نے نماز پڑھنے میں تعین کیا کہ نماز وقتی ادا کرتا ہوں اور وہ وقت نماز کا قضا ہو گیا پس نماز اُسکی درست ہوئی اور اگر اسی طرح سے نیت کی قضا کی اور معلوم ہوا کہ وقت تھا نماز کا پس نماز صحیح ہوئی **مسئلہ ۴۳** اگر کسی شخص نے دیکھا امام کو اور نیت کی اقتدا کی کہ میں اس امام کے پیچھے کہ یہ زید ہے نماز پڑھتا ہوں اور نکلا غیر زید کے پس نماز اُسکی درست ہوئی اور اسی طرح سے اگر ہو دور یا آخر صف میں کہ نہیں دیکھتا امام کو اور نیت کی اقتدا امام کی کہ یہ بیچ محراب کے ہے زید پس نکلا غیر زید کے ایسی صورت میں بھی نماز درست ہے اور اگر نیت کی کہ میں پڑھتا ہوں نماز پیچھے اس جوان کے پس ناگہان وہ نکلا بوڑھا نہیں درست ہوئی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہوں ساتھ اس بوڑھے کے اور نکلا وہ جوان درست ہے سو اسطے کہ شاب پر لفظ شیخ کا بولا جاتا ہے بسبب نرمی اور علم اُسکے کے بخلاف شیخ کے کہ شاب پر نہیں بولتے **مسئلہ ۴۴** اگر ایک شخص نے شروع کی نماز خالص واسطے اللہ کے پھر آیا اُسکے دلمیں ریا پس نماز

اُسی پر ہے کہ اُسنے شروع کی اور یہ ہے کہ اگر تنہا ہو لوگوں سے نہ پڑھے نماز اور اگر لوگوں کے نہیں ہو تو پڑھے اور اگر لوگوں کے ساتھ پڑھتا ہے تو اچھی طرح پڑھتا ہے اور اگر تنہا پڑھتا ہے تو اچھی طرح نہیں پڑھتا پس واسطے اُسکے ثواب ہے اصل نماز کا نہ حسن نماز کا **مسئلہ ۴۵** اگر ایک شخص نے شک کیا پنج نماز کے کپڑے پر ہی ہے یا نہیں اعادہ کرے پنج وقت کے اور اگر شک کیا بیچ رکوع کرنے کے یا سجدہ کرنے کے اور وہ ہے بیچ اُسی نماز کے تو اعادہ کرے رکوع یا سجود کو اور اگر بعد نماز کے شک ہوا تو نہیں اعادہ یعنی پھیرنی نہیں آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہے یا نہیں یا نقض وضو کا ہوا ہے یا نہیں یا نجاست کپڑے کو لگی ہے یا نہیں یا مسح کیا ہے سر پر یا نہیں اگر اول مرتبہ یہ شک واقع ہوا ہے تو نماز از سر نو پڑھے اور اگر اسی طرح شک بار بار ہوتا ہے تو نے سرے سے نماز پڑھنے کی پھر حاجت نہیں **مسئلہ ۴۶** جو چیز کہ واقع ہوتی ہے دل مین قصد گناہ سے اوپر پانچ مرتبہ کے ہے اول تو ہاجس کہ پڑے دلمین پھر دوسرے کہ جاری ہوا اُسکے دلمین اُسکو کہتے ہین خاطر تیسرے حدیث نفس کہ دل مین آتا ہے تردد اس کام کو کیجیے یا نہ کیجیے چوتھے ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنے کو پانچوین عزم وہ ہے قوت دینا اور تاکید دینا دل مین اُس قصد کو اوپر کرنے کے پس ہاجس پر مواخذہ نہین کیا جاتا اجماعاً اسواسطے کہ نہین اُسکو اختیار اور خاطر اور حدیث نفس یہ بھی مرفوع ہین اس امت سے اور ہم اگر نیکی کا ہے لکھی جاتی ہے نیکی ایک نیکی اور اگر ہم ہے برائی کا تو نہین لکھا جاتا پس ہم بھی مرفوع ہوا اور لیکن عزم پس محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہے یہ مسائل اشباہ والنظائرین سے نقل ہوئے للہ الحمد کہ تمام ہوا علاقہ اس حدیث کا اب شروع ہوتا ہے کتاب الایمان **كِتَابُ الْاِيْمَانِ** یہ کتاب ہے بیچ بیان ایمان کے **ف** ایمان شرع مین مراد ہے اُس سے کہ یقیناً اعتقاد کرے کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لائے ہین حق ہے اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور سچا جاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہے جب تک کہ مرتبہ تصدیق و تسلیم کو یعنی گرویدہ ہونے کو نہ پہونچے اور باطن اُسپر قرار نہ پکڑے کیونکہ بعضے کافر بھی حضرت کو حق جانتے تھے لیکن از راہ عناد کے انکار کرتے تھے اور حقیقت ایمان کی یہی ہے کہ دلمین تصدیق رکھے لیکن حکم ایمان کا اون کے جب جاری ہون گے کہ زبان سے بھی اقرار کرے مگر ہر لوگونگا معذور ہے اور باوجود تصدیق اور اقرار کے اگر ایسی بات کرے کہ شارع نے اُسکو علامت کفر کی کی ہے مانند سجدہ کرنے بُت کے یا زنار باندھنے کے شرعاً یہی حکم کافر مین ہے اور اسلام شرع مین مراد ہے فرمانبرداری کرنی احکام الٰہی کی اور بجا لانا پانچون رکنون کا جو حدیث مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کے ہے اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونون کا نام دین ہے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرٰاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرٰى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتٰىكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيْهِ وَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ

الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْآيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے سے اضی ہوا اللہ اُنسے کہا کہ اُسوقت کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے والا بہت سیاہ تھے بال اُسکے نہین معلوم ہوتا تھا اُسپر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تھا اُسکو ہم مین سے کوئی یعنی غبار وغیرہ بھی مثل مسافرون کے اُسپر نہ تھا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتے یہان تک کہ بیٹھا رو بروحضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لگا دیے دونون زانو اپنے طرف دونون زانون حضرتؐ کے یعنی نہایت قریب بیٹھا تا جواب سوال کا اچھی طرح سُنے اور رکھے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون رانون اپنی کے یعنی جیسے شاگرد اُستاد کے آگے باادب بیٹھتا ہے یا رکھے اوپر دونون رانون آنحضرتؐ کے اور کہا اے محمد خبر دو مجکو اسلام سے یعنی حقیقت اسلام سے فرمایا حضرتؐ نے اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دے یہ کہ محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہین اور پڑھے تو نماز اچھی طرح یعنی ساتھ شرائط اور ارکان اور سنتون اور آداب کے بجالاوے اور دے تو زکوٰۃ اور روزے رکھے رمضان کے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھے تو طرف رکھے اُسکے راہ کی کہا اُس شخص نے کہ سچ کہا تو نے پس تعجب کیا ہمنے واسطے اُسکے کہ پوچھتا ہے حضرتؐ سے اور تصدیق کرتا ہے اُسکو کہا اُس شخص نے پس خبر دو مجکو ایمان سے فرمایا حضرتؐ نے یہ کہ ایمان لاوے تو ساتھ اللہ کے اور فرشتون اُسکے کے اور کتابون اُسکی کے اور رسولون اُسکے کے اور دن پچھلے کے اور ایمان لاوے تو ساتھ تقدیر کے بھلائی اُسکے کے اور برائی اُسکی کے کہا سچ کہا تو نے کہا اُس شخص نے پس خبر دو مجکو احسان سے یعنی نیکی کرنے سے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ دیکھتا ہے اُسکو پس اگر نہین دیکھ سکتا تو اُسکو پس اُسکو تحقیق وہ دیکھتا ہے مجکو کہا اُسنے پس خبر دو مجکو قیامت سے فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچھا گیا قیامت سے زیادہ جاننے والا پوچھنے والے سے یعنی مین اور تو دونون برابر ہین نہ جاننے مین کہا اُس شخص نے پس خبر دو مجکو علامتون اُسکی سے فرمایا علامت قیامت کی یہ ہے کہ جنے گی لونڈی مالک اپنے کو یعنی لوگ حرمین بہت کرینگے اور لونڈی بچے کثرت سے پیدا ہون گے اور علامت یہ ہے کہ دیکھے تو ننگے پانون والون کو ننگے بدنون کو مفلسون کو چرانے والے بکریون کے کو فخر کرین گے بیچ عمارتون کے کہا راوی نے پھر چلا گیا وہ شخص پس ٹھہرا ہمین دیر تک یعنی حضرتؐ سے حال نہ پوچھا کہ کون تھا پھر فرمایا حضرتؐ نے واسطے میرے اے عمر کیا جانتا ہے تو کون تھا پوچھنے والا کہا مین نے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جاننے والا ہے فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبرئیل تھا آیا تھا تمھارے پاس سکھاتا تھا تمکو دین تمھارا روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی یہ حدیث ابوہریرہؓ نے ساتھ اختلاف کے اور بیچ اُس روایت کے یہ ہے اور جب دیکھے تو ننگے پانون والون کو ننگے بدن والون کو بہرون کو گونگون کو بادشاہ زمین کے بیچ پانچ چیزون کے کہ نہین جانتا اُنکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم و نہین پانچ چیز و مین داخل ہے کہ سوائے اللہ کے اُنکو کوئی نہین جانتا پھر پڑھی یہ آیت تحقیق اللہ نزدیک اُسکے ہے علم قیامت کا اور مینھ کا کب برسا دیگا آخر آیت تک ف باقی آیت یہ ہے وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ یعنی اور جانتا ہے جو کچھ پیٹ مین ہے یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کریگا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا تحقیق اللہ دانا خبردار ہے پس یہ باتین سوائے اللہ کے عقل سے کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالیٰ معلوم کروا دے ساتھ وحی یا الہام کے اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت رکھے تو طرف اُسکے راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہونے دریا سے درمیان مین فرضیت حج کی نہین جاتی رہتی اور تعجب جو کرے اس لیے کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم تھی تو پھر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر کہ اُسکی ذات اور صفات کو حق اعتقاد کرے اور فرشتون پر ایمان لاوے کہ بندے اللہ کے ہین نورانی فرمانبردار اور کتابون پر ایمان لاوے کہ کلام قدیم اُسکے ہین بھیجین رسولون اپنے پر انمین سے

قرآن شریف افضل ہے سب سے اور کتابین کیسو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل زبور فرقان اور تنوا اور چھوٹی کتابین ہین اور رسولون پر ایمان لاوے کہ بھیجا اُنکو اللہ تعالیٰ نے واسطے خلق کے اور پاک تھے گناہون سے اور دن پچھلا مراد ہے بعد موت سے قائم ہونے قیامت تک اور وقت داخل ہونے بہشت تک اعتقاد کرے کہ جو کچھ اللہ و رسول نے خبر دی ہے احوال آخرت سے یعنی عذاب قبر اور حساب و کتاب وغیرہ سب حق ہے اور تقدیر پر ایمان لاوے کہ جو نیکی و بدی ہوتی ہے سب ورزل کی لکھدی ہے اسی کے ارادے سے ہوتی ہے لیکن نیکی سے راضی ہے اور بدی سے ناراض اور بندے کو بھی کرنے نہ کرنے مین دخل دیا ہے اسی پر ثواب دیگا ثواب دینا فضل اُسکا ہے اور عذاب عدل اور یہ جو فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اُسکو کیونکہ جسکو یہ حالت حاصل ہوگی کمال ہیبت و تعظیم اللہ تعالیٰ کی اور خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتے ہین پس اگر نہین دیکھ سکتا اُسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجکو یعنی اگر ایسی حالت عبادت مین تجھے نہین حاصل ہے کہ گویا کہ دیکھتا ہے تو اُسکو تو اسطرح عبادت کر اور جان کہ وہ حاضر ناظر ہے اسمین بھی خوف و خشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کریگا حرکات و سکنات مین جاننا چاہیے کہ مدارین کا اور اُسکے کمال کا فقہ اور عقائد اور تصوف پر ہے اس حدیث مین تینون چیزین بیان ہوئین اسلام اشارہ ہے فقہ پر کہ اُسمین سب احکام و اعمال شرعی بیان ہوتے ہین اور ایمان اشارہ ہے عقائد پر اور احسان اشارہ ہے اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہے توجہ الی اللہ سے اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم ایک دوسرے کے ہین کہ کوئی انمین سے بغیر دوسرے کے تمام نہین ہوتا بیان اسکا یہ کہ تصوف بغیر فقہ کے درست نہین اس لیے کہ احکام الٰہی بغیر فقہ کے معلوم نہین ہوتے اور فقہ بغیر تصوف کے تمام نہین ہوتی اسلیے کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کے تمام نہین ہوتا اور یہ دونون بدون ایمان کے ہرگز صحیح نہین مانند روح و بدن کے کہ کوئی انمین سے بدون دوسرے کے وجود نہین پکڑتا فرمایا ہے امام مالک رح نے کہ جو صوفی ہو اور فقیہ نہو پس زندیق ہوا یعنی بڑا بد دین اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس اہرشک ہوا اور جسنے دونون حاصل کیے پس محقق ہوا کمال یہی ہے باقی سب گمراہی منہ التوفیق والاستعانۃ اور فخر کرین گے بیچ عارفون کے یعنی گنوار محتاج اس درجے کو پہنچین گے کہ اونچے مکان بناوینگے اور آپسمین فخر کرینگے یہ سبب بے تنظامی کے ہوگا کہ رذلے خوش ہونگے اور اشراف کمال والے خراب یہ سب ترجمہ شیخ عبد الحق رح کے مین مذکور ہے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیاد رکھی گئی اسلام کی اوپر پانچ چیزون کے گواہی دینا اسکا کہ نہین کوئی معبود سوا اے خدا کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اُسکے اور بھیجے ہوئے اُسکے ہین اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوٰۃ کا اور کرنا حج کا اور رکھنے روزے رمضان کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کی کتنی اور ستر شاخین ہین پس افضل انمین سے ہے کہنا لا الٰہ الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور کمتر انمین سے ہے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے اور حیا یعنی شرم کرنی بُرے کامون کے کرنے مین بڑی شاخ ہے ایمان سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بضع عربی مین کہتے ہین تین سے نو تک کو اور تفصیل ان شعبون یعنی شاخون ایمان کی بعضی کتابون حدیث کی مین لکھی ہے وہ یہ ہے کہ ایمان لانا اللہ پر اور صفات اُسکے پر اور اعتقاد کرنا اسکا کہ جو سوا اے اللہ کے اور صفات اُسکے کے ہے حادث ہے یعنی نو پیدا ہے قدیم نہین اور ایمان لانا خدا تعالیٰ کے فرشتون پر اور کتابون اُسکی پر اور پیغمبرون اُسکے پر اور تقدیر پر ایمان لانا نیک ہو یا بد ہوا اور دن آخرت پر ایمان لانا

اور آخرت پر ایمان لانے مین یہ بھی داخل ہے کہ عذاب قبر کا بھی ہونا ہے بُرے لوگون کو اور نعمت ہونی ہے اچھے لوگون پر اور حساب و کتاب قیامت کے دن ہونا برحق ہے اور اعمال لوگون کے تلین گے ترازو مین اور اعمالنامے ملین گے داہنے ہاتھ مین نیکون کو اور بائین ہاتھ مین بُرون کو اور پُل صراط پر گذرین گے اور دیدار حق تعالیٰ کا مُومنون کو نصیب ہوگا اور بہشتی بہشت مین داخل ہونگے اور ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور اسی طرح دوزخی دوزخ مین داخل ہون گے اور عذاب مین گرفتار رہینگے اور ہمیشہ اسی طرح سے عذاب مین رہین گے دوزخ مین سے کبھی نہ نکلین گے ان سب پر ایمان لانا یہ بھی شعبون ایمان سے ہے اور اور شعبے ایمان کے یہ ہین کہ محبت رکھنی اللہ سے اور محبت اور بغض اُسکی راہ مین رکھنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اُنکی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اُنپر درود بھیجنا اور اُنکی سنت پر چلنا یعنی اُنکے طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اُنکے طریق کو یہ سب محبت پیغمبر مین داخل ہے اور محبت اللہ کی اور رسول کی ایسی رکھے کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک طرف ہو اور اللہ اور رسول ایک طرف اُس جگہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت اللہ اور رسول سے ہے اور نہین تو اللہ و رسول سے محبت نہین اور شعبۂ ایمان کا یہ ہے کہ عمل کرنا خالص خدا کیواسطے کہ اُسمین نگاہ غیر کی طرف اور دھیان کھا ویکانہ ہو خواہ وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا منھ سے کہنے کا ہو یا دل مین اعتقاد کرنے کا ہو یا قسم اخلاق سے ہو ان سب صورتون مین اخلاق چاہیے یعنی یہ عمل خدا ہی کیلیے ہون اور اسی اخلاص مین داخل ہے چھوڑنا ریا کا اور نفاق کا اور شعبون ایمان سے ہے خوف خدا کا اور امید خدا سے یعنی گناہ کی باتون مین خدا سے ڈرتا رہے اور بندگی کی باتون مین اُس سے امید رکھے اور شعبون ایمان سے ہے توبہ کرنا گناہ ہون سے جب گناہ ہو جب ہی توبہ کرے بلکہ توبہ کرنی فرض ہے ہر گناہ سے ہر گناہ کرنے کے اور شکر کرنا نعمت پر یعنی جو اللہ تعالیٰ دے اُسکا شکر بجالاوے اگر اللہ تعالیٰ نے اُسکے ہان اولاد دی تو عقیقہ کرے اور اگر نکاح کرے تو ولیمہ کرے اور اگر ختم قرآن کرے اُسکی خوشی کرے اگر اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے تو زکوٰۃ ادا کرے اور صدقہ عید الفطر دے اور قربانی کرے اور شعبون ایمان سے ہے وفا کرنا عہد کا اور صبر کرنا مصیبت پر اور مشقت طاعت پر اور صبر کرنا معصیت سے یعنی باز رہنا اُس سے اور راضی ہونا تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چھوٹون پر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور تواضع کرنا اور چھوڑنا کبر کا اور عُجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا اور پڑھنا قرآن کا اور سیکھنا علم کا اور سکھانا علم کا اور دعا مانگنی خدا سے اور ذکر کرنا خدا کا اور استغفار کرنی گناہون پر اور بچنا بیہودہ چیز سے اور اپنے تئین پاک رکھنا بنجاست ظاہری اور باطنی سے اور پڑھنا نماز کا فرض ہو یا نفل اور ڈھانکنا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردون کا اور سخاوت کرنی اور کھلانا اور مہمانی کرنی اور روزہ رکھنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کافرون کی ملک سے اور اُس ملک سے کہ جہان کہین رواج فسق و فجور کا اور بدعتون کا ہو اور بچانا دین اپنے کو بُری باتون سے اور ادا کرنا خدا کی نذرون کا اور ادا کرنا کفارون کا اور بچنا بسبب نکاح کے حرام کاری سے اور خبر گیری کرنی ساتھ حقوق اہل و عیال کے اور فرمانبرداری کرنی ماں باپ کی اور سلوک کرنا اُنکے ساتھ مال کر یا بدن کر یعنی مال سے بھی اُنکی خدمت کرے اور بدن سے بھی اور تربیت کرنا اولاد اپنی کو موافق شرع کے اور سلوک کرنا ناتے دارون سے اور فرمانبرداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمان کی بشرطیکہ خلاف شرع نہ کہے اور نرمی کرنی ساتھ لونڈی غلام کی اور انصاف کرنا حالت سٹراری مین اور متابعت کرنی جماعت کی اور صلح کروانی لوگونمین اور قتل کرنا باغیون کو اور جو اسلام سے پھر جاوے اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتھ نیکی کے اور منع کرنا بُری چیز سے اور قائم کرنا حدون کا اور جہاد کرنا کفار سے اور مبتدعین سے ہتھیار کر اور زبان کر اور اسی مین ہے سرحد اسلام پر محافظت کرنی تا کافر نہ چلے آوین اور ادا کرنی امانت اور دینا پانچوان حصہ غنیمت مین سے اور فرض موافق وعدہ کے ادا کرنا اور ہمسایہ کا حق ادا کرنا

اور معاملہ لوگون سے اچھی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اور کمانا مال کا وجہ حلال سے اور خرچ کرنا مال کا اچھی جگہہ اور اسراف نہ کرنا یعنی بیجا خرچ نکرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینک والے کو جواب دینا اور بچا کھیل اور تماشے سے اور لوگون کو ایذا نہ دینی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے تمام ہوئے شعبہ ایمان کے یہ سیوطی نے کتاب نقاوہ مین مفصل ذکر کیے ہین یہان مجملاً لکھے گئے تا لوگ گھبراوین نہین آدمی کو چاہیے کہ اپنے نفس مین تامل کرے جسمین یہ سب پائی جاوین وہ مومن کامل ہے اور جسمین سب نہون وہ مومن ناقص ہے مرد مانگ کر اللہ تعالیٰ سے ارادہ حاصل کرنیکا کرے کذا ذکر القاری اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتھر کانٹے نجاست وغیرہ راہ سے ہٹا دے وظاہر دور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُٹھا دے بعد گرنے کے اور اگر پہلے سے نہ ڈالے اور راہ پاک رکھے وہ بھی دور ہی کرنیکا حکم رکھتا ہے بلکہ مراد مطلق ایذا نہ دینا ہے لوگون کو ناحق اور حقیقت مین یہ اشارہ ہے ساتھ ترک وجود اور دعوی ہستی کے کہ اصل ہے سب برائیون کی ؎ بردار خار و سنگ زرہ انچہ رمز بود ۔ یعنی وجود خود ہمہ بردار

ازمیان ۞ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت ہین مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے یعنی زبان سے بُرا نہ کہے اور نہ غیبت کرے اور ہاتھ سے مارے نہین نہ ایذا دے ناحق اور ہجرت کرنیوالا وہ ہے جس نے چھوڑ دی وہ چیز کہ منع کیا ہے اللہ نے اُس سے یہ لفظ بخاری کے ہین اور مسلم مین یہ ہے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون مسلمان مومنین سے بہتر ہے فرمایا وہ کہ سالم رہین مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے **وَعَنِ** النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا کوئی تم مین سے یہانتک کہ ہونمین بہت پیارا طرف اُسکے باپ اُسکے سے اور اولاد اُسکی سے اور سب آدمیون سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف محبت دو قسم کی ہے ایک محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہے اُسمین مجبور ہے اور وہ یہان مراد نہین دوسری محبت عقلی ہے وہی یہان مراد ہے کہ ایک بات کو اگرچہ دل نہ چاہے لیکن بمقتضائے عقل اپنی کو مائل اُسکی طرف کرتا ہے جیسے کہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کے کہ قصداً اپنے کو اُسکی طرف مائل کرتا ہے اور رکھاتا ہے بمقتضائے عقل کے جانتا ہے کہ صحت میری اسمین ہے اگرچہ دل نہ چاہے اسی طرح مثلاً اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو مان باپ اور اولاد کفار کے قتل پر یا حکم ہو کفار سے لڑنے کا حتی کہ شہید ہو جاوے تو اختیار کرے اور دوست رکھے اسکو اگرچہ بتکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع پر اولاد وغیرہ باعث ہون اور حضرتؐ نے اُسے منع کیا ہو تو فرمانبرداری حضرتؐ ہی کی کرے کیونکہ جانتا ہے سلامتی اپنی رسولؐ کی فرمانبرداری مین غرضکہ رضامندی حضرتؐ کی سب کی رضامندیون پر اور سب غرضون پر مقدم رکھے جب حضرتؐ کی محبت سب کی محبت پر غالب ہوگی تب مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبہ کا صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسے کہ حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ جب اُنھون نے یہ حدیث سُنی عرض کیا یا رسول اللہ مین سب سے زیادہ آپکو دوست رکھتا ہون سوا اپنی جان کے پس حضرتؐ نے فرمایا کہ مومن کامل نہین ہونیکا تو قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین جبتک ہو نمین محبوب تر طرف تیرے جان تیری سے پس حضرتؐ کی برکت توجہ سے اُسیوقت اُنکے دلمین ایسی تاثیر ہوئی حضرتؐ کے فرمانے کی کہ کہا قسم ہے اللہ کی کہ آپ اب محبوب ترہین طرف میرے جان میری سے بھی پس فرمایا حضرتؐ نے کہ اب پورا مومن ہوا تو اے عمر یا آیا اللہ ہم سب کو یہی حالت نصیب فرما آمین آمین

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

احب الیہ مما سواھما ومن احب عبدا لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار متفق علیہ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین جسمین کہ ہون وہ چیزین پایا اُسنے بسبب اُسکے فرہ ایمان کا وہ شخص کہ ہووے اللہ اور رسول اُسکا بہت محبوب طرف اُسکے اُس چیز سے کہ سوائے ان دونون کے ہے اور وہ شخص کہ دوست رکھے کسی بندے کو نہین دوست رکھتا مگر واسطے اللہ کے اور وہ شخص کہ ناخوش رکھے پھر جانا بیچ کفر کے پیچھے اسکے کہ نکالا ہے اُسکو اللہ تعالے نے اُس کفر مین سے جیسا ناخوش رکھتا ہے گرنا بیچ آگ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** العباس بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا رواہ مسلم اور روایت ہے عباس بیٹے عبد المطلب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چکھا فرا ایمان کا اُس شخص نے کہ راضی ہوا ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ حضرت محمد کے رسول ہونے پر روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک و متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اُسکے حکم پر اور پسندیدگی اُسکی کی اور اسلام کو دین اپنا ٹھیرایا اور بجا لایا جو کچھ اُسمین ہے اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی اُنکی کی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ یھودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ مین ہے نہین سُنتا مجکو یعنی خبر رسالت میری کوئی اس اُمت مین سے یہودی ہو اور یا نصرانی ہو پھر مرے اُس حالت مین کہ نہین ایمان لایا ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اُسکے یعنی دین مگر کہ ہے وہ دوزخیون مین سے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لھم اجران رجل من اھل الکتاب الذی یؤمن بنبیہ وآمن بمحمد والعبد المملوک اذا ادی حق اللہ وحق مولاہ ورجل کانت عندہ امۃ یطاھا فادبھا فاحسن تادیبھا وعلمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا فتزوجھا فلہ اجران متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ واسطے اُنکے دو ثواب ہوتے ہین ایک تو وہ شخص کہ اہل کتاب مین سے ہوا یمان لایا ساتھ نبی اپنے کے اور ایمان لایا ساتھ محمد کے اور دوسرا غلام کسی کی ملک مین ہو جب ادا کرے حق اللہ کا اور حق مالکون اپنے کا اور تیسرا شخص وہ ہے کہ تھی نزدیک اُسکے لونڈی صحبت کرتا تھا اُس سے اور ادب سکھلاتا تھا اُسکو پس اچھا ادب سکھلایا اُسکو اور سکھلائے اُسکو مسئلے شریعت کے اور اچھی طرح سکھلائے اُسکو پھر آزاد کیا اُسکو پھر نکاح کر لیا اُس سے پس واسطے اُسکے بھی دو ثواب ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہلے اور دوسرے شخص کے دو ثواب ہونیکے سبب ظاہر ہین اور تیسرے کو دوہرا ثواب بسبب آزاد کرنے اور نکاح کر لینے کے ہے اور شیخ عبد الحق نے معنی اسکے یہ لکھے ہین کہ ہر عمل مین اُنکو دوگنا ثواب ملتا ہے مثلاً اگر وہ نماز و روزہ وغیرہ کرین دس نیکیان حاصل ہون گی اور انکو بیس **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللہ متفق علیہ الا ان مسلما لم یذکر الا بحق الاسلام اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ گواہی دین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین اور پڑھین نماز اور دیوین زکوۃ پس جس وقت کہ کرین یہ بچائے اُنھون نے مجھسے خون اپنے اور مال اپنے مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اُنکا

اوپر اللہ کے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر کتاب مسلم مین نہین ذکر کیا لفظ الا بحق الاسلام کا ف مراد ساتھ گواہی کے یہان اقرار کرنا ساتھ
اِس کلمہ کے ہے یا جو کچھ حکم اِس کلمہ مین ہے مثلاً جزیہ قبول کرلیا یا صلح کی یا امن چاہا تو بھی نہین مارین گے مگر ساتھ حق اسلام کے یعنی مثلاً کوئی کسی کو
مار ڈالے یا زنا کرے بحکم شرع اُسپر قصاص اور حد واردہوگی یا اگر کسی کا مال لے لیا دلوایا جاویگا اور حساب اُنکا اللہ پر یعنی ہم حکم ظاہر اسلام پر کرین گے
اگر دل مین کفر وغیرہ رکھتا ہوگا اللہ تعالیٰ آخرت مین سمجھے گا اور یہ حدیث دلیل ہے اوپر قبول توبہ ملحدون اور زندیقون کے کہ اگر آوین اور
ظاہر مین توبہ کرین گے ہم قبول کرین گے اور درگذرین گے خونریزی اُنکی سے اور اس مسئلے مین بہت سے قول ہین علما کے قول ظاہر تر یہ ہے کہ اگر
ایک نے ملحد پنا کیا اور نا مرد کہا اور جلدی اُس سے باز آیا اور برغبت توبہ کی مقبول ہے اور اگر متردد اور مضطرخون کے ڈر سے کرے نہین قبول کیا جاویگی
کذا ذکر الشیخ عبدالحق ۔ وعن انس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا
واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ رواہ البخاری
اور روایت ہے انس رض سے یہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے نماز ہمارے طور کی اور متوجہ ہووے قبلہ ہمارے کی طرف اور کھاوے
ذبح کیا ہوا ہمارا پس یہ مسلمان ہے وہ کہ واسطے اُسکے ہے ذمہ اللہ کا یعنی عہد وامان اور ذمہ رسول اُسکے کا پس عہد نہ توڑو خدا کے پیچ ذمہ اُسکے کے
روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی نہ توڑو عہد اللہ کا پیچ حق ذمہ والون اُسکے کے یعنی اُنکو ستاؤ نہین اللہ کا عہد ٹوٹ جاویگا ۔ وعن ابی ھریرۃ رض
قال اتی اعرابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا
وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ المفروضۃ وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا شیئا ولا انقص
منہ فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا متفق علیہ اور روایت ہے
ابی ہریرہ رض سے کہ کہا اُنھون نے آیا ایک گنوار رو برو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تبلاؤ مجکو ایسا عمل کہ جب کرون مین داخل ہوون مین بہشت مین
فرمایا یہ کہ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر تو ساتھ اُسکے کسی کو اور پڑھ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوۃ فرض اور روزہ رکھ تو رمضان کے کہا اُس گنوار نے
قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے نہ زیادہ کرونگا اوپر اسکے کچھ اور نہ کم کرونگا اس سے پس جبکہ پھر کر چلا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ خوش لگے اُسکو یہ کہ دیکھے طرف ایک شخص کے اہل بہشت سے پس چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین
ذکر شہادتین کا نہ کیا اس لیے کہ مشہور ہے اور فرض تین بیان فرمائے اس لیے کہ شاید اُسوقت تک بھی تین چیزین فرض ہوون اور حضرت نے صدق
عقیدہ اُسکا دیکھکر بشارت بہشتی ہونے کی دی ۔ وعن سفیان بن عبداللہ الثقفی قال قلت یا رسول اللہ قل لی فی الاسلام قولا لا اسال
عنہ احدا بعدک وفی روایۃ غیرک قال قل امنت باللہ ثم استقم رواہ مسلم اور روایت ہے سفیان بیٹے عبداللہ ثقفی کے سے کہا کہا مین نے اے
رسول خدا کے فرماؤ واسطے میرے پیچ اسلام کے قول کہ نہ پوچھون اُسکو کسی سے پیچھے تمھارے یعنی ایسی بات فرماؤ کہ اُس سے اسلام کامل ہووے حق اسلام
ادا ہووے اور پیچ ایک روایت کے غیر تمھارے سے فرمایا کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے پھر اسی پر ٹھیرا رہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی گواہی
دے وحدانیت اللہ تعالیٰ کی اور سچ جان جو کچھ اُسنے خبر دی اور قبول کر امر و نہی اُسکے کو پھر اسی پر مستقیم رہ پس اسمین سب باتین کہنے نکرنے کی
آگئین ۔ وعن طلحۃ بن عبیداللہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھل نجد ثائر الراس نسمع دوی صوتہ
ولا نفقہ ما یقول حتی دنی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو یسال عن الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فقال ھل علی غیرھن فقال لا الا ان تطوع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و

صیام شهر رمضان فقال هل علیّ غیره قال لا الا ان تطوع قال وذکر له رسول الله صلی الله علیه وسلم الزکوة فقال هل علیّ غیرها
فقال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وهو یقول والله لا ازید علی هذا ولا انقص منه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم افلح
الرجل ان صدق متفق علیه اور روایت سے طلحہ بن عبید اللہ سے کہا آیا ایک شخص طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل نجد سے کہ نام صلع کا ہے
پراگندہ تھے بال سر کے سنتے تھے آواز کنگنی اُسکی اور نہ سمجھتے تھے ہم اُس چیز کو کہ کہتا تھا یہان تک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
پس ناگہان وہ پوچھتا تھا اسلام سے یعنی احکام و فرائض اسلام کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں پنج دن اور رات کے
پس کہا کیا ہین اوپر میرے سوائے انکے پس فرمایا نہین مگر یہ نفل پڑھے یا نفل شروع کرے تو یعنی اگر توڑدے تو اُسکی قضا لازم ہے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روزے مہینے رمضان کے کہا کیا ہین اوپر میرے سوائے انکے فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ نفل رکھے یا نفل شروع کرے یعنی اُسکو
پورا کرنا لازم ہے اگر توڑے تو قضا واجب ہے کہا اور ذکر کیا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا پس کہا اُسنے کیا ہے اوپر میرے
سوائے اسکے پس فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ تو صدقہ نفل دیوے یا دینا اپنے ذمہ پر لازم کرے یعنی اس صورت مین ادا کرنا اُسکا لازم ہوگا کہا راوی نے
پس پیٹھ موڑی اُس شخص نے اور وہ کہتا تھا قسم ہے خدا کی نہ زیادہ کرونگا مین اوپر اسکے اور نہ کم کرونگا مین اس سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے مراد پائی اُس شخص نے اگر سچا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابتک نماز وتر اور عیدین وغیرہ واجب ہوئی ہونگی کہ اُسنے
اسطرح کہا کہ نہ زیادہ کرونگا اور نہ کم کرونگا یا وہ شخص نیا تھی کسی قوم کا ہوگا اُسنے کہا کہ اسکے پونہچانے مین کمی زیادتی نہ کرونگا **وعن** ابن عباسؓ قال
اتی وفد عبد القیس لما انوا النبی صلی الله علیه وسلم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من القوم او من الوفد
قالوا ربیعة قال مرحبا بالقوم او بالوفد غیر خزایا ولا ندامی قالوا یا رسول الله انا لا نستطیع ان نأتیک الا فی الشهر الحرام
وبیننا وبینک هذا الحی من کفار مضر فمرنا بامر فصل نخبر به من وراءنا وندخل به الجنة وسألوه عن
الاشربة فامرهم باربع ونهاهم عن اربع امرهم بالایمان بالله وحده قال اتدرون ما الایمان بالله وحده
قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وایتاء الزکوة
وصیام رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس ونهاهم عن اربع عن الحنتم والدباء والنقیر والمزفت
وقال احفظوهن واخبروا بهن من وراءکم متفق علیه ولفظه للبخاری اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عباسؓ کے سے
کہا تحقیق جماعت عبد القیس کی کہ نام ایک قبیلہ کا ہے ربیعہ سے جب آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کونسی ہے یہ قوم یا فرمایا کون ہے یہ جماعت کہا اُنھون نے کہ ہم ہین ربیعہ فرمایا حضرتؐ نے کہ آئے تم خوشوقت پھر یا القوم کہا یا لوفد کہا آئے تم
اُس حالت مین نہ رسوا ہوا اور نہ پشیمان یعنی یہ بشارت اور دعاے خیر ہے عرض کی اُنھون نے اے رسول خدا کے تحقیق ہم نہین طاقت پاتے یہ کہ
آوین ہم تمھارے پاس مگر بیچ مہینے حرام کے اور درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یہ قوم ہے کفار مضر سے کہ نام ہے قوم کا پس امر فرما ہمکو ساتھ ایک حکم کے کہ
فرق کرے یعنی حق اور باطل مین خبر دین ہم ساتھ اُسکے اُن لوگون کو کہ پیچھے ہمارے ہین یعنی اپنی قوم کو کہ وطن مین چھوڑ آئے ہین اور داخل ہون ہم
بسبب اُسکے بہشت مین اور پوچھا جماعت عبد القیس کی نے حضرت صلعم سے استعمال کرنے باسنون پینے کے سے پس حکم فرمایا اُنکو ساتھ چار چیزون کے
اور منع کیا اُنکو چار چیزون سے حکم فرمایا اُنکو ساتھ ایمان لانے اللہ کے کہ ایک ہے وہ فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہے ایمان ساتھ اللہ کے کہ وہ ایک ہے
کہا اُنھون نے کہ اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جاننے والا ہے فرمایا گواہی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہین اور

سیدھا کرنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا اور روزے رکھنے رمضان کے اور فرمایا یہ کہ دینا غنیمت مین سے پانچوان حصہ اور منع کیا اُنکو استعمال کرنے باسنون چار طرح کے سے ایک توھلیان یا مرتبان لاکھی اور توبنے کدو کے اور باسن چڑو رخت کے سے اور باسن روغن دار رال کے سے اور فرمایا یاد رکھو انکو اور خبر دو ساتھ انکے اُنکو کہ پیچھے تمھارے مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اس حدیث کے بعینہٖ بخاری کے ہین **ف** مہینے حرام یعنی ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب کہ عرب ان دنون مین آپسمین لڑنا حرام جانتے تھے بسبب تعظیم انکی کے پس رامو نہین بھی امن ہوتا تھا اور لفظ صیام رمضان تک چار باتین حکم کی بیان فرمائین اب آگے سوائے چار کے ایک بات زیادہ اور فرمائی وَاَنْ تُعْطُوا آخر تک اِس لیے کہ یہ اہل جہاد تھے انکے کام آوے اور ان باسنون مین کہ جنسے منع فرمایا لوگ شراب رکھتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو ان باسنون کا استعمال بھی منع فرمایا تامشابہت ساتھ شراب پینے کے نہو جب ایک مدت گذر گئی مباح فرمادیا استعمال انکا پس یہ حکم منسوخ ہے **وعن** عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حالت مین کہ گرد اُنکے ایک جماعت تھی صحابہ سے بیعت کرو مجھسے یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارڈالو اولاد اپنی کو یعنی جیسے کہ کفار محتاجگی کے ڈر سے مارڈالتے تھے اور نہ اُٹھاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تمنے اُسکو درمیان اپنے ہاتھون کے اور پانؤن کے یعنی دلون سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہ عہد پس مزدوری اُسکی اوپر اللہ کے اور جو پونچا انمین سے کسی چیز کو یعنی ان گناہون سے کچھ کر بیٹھا سوائے شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اُسکے دنیا مین یعنی جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوائے اِنکے پس وہ کفارہ ہے واسطے اُسکے یعنی پاک ہوجاتا ہے گناہ سے بسبب اُسکے اور جو کہ پونچا انمین سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اُس کو اللہ نے یعنی ظاہر نہ ہوا گناہ اُسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہے اگر چاہے بخشے اُس سے اور اگر چاہے سزا پونچاوے اُسکو پس بیعت کی ہم نے حضرتؐ سے اِن چیزون پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہے کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر یا چاہے بخشدے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہے عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہین ہوتی **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰىكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُّقْصَانِ دِيْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ عید قربان کے یا عید فطر کے طرف عیدگاہ کے پس گذرے اوپر عورتون کے پس فرمایا اے جماعت عورتون کی خیرات کرو پس تحقیق مین دکھلایا گیا ہون تمکو بہت اہل ناریعنی عورتین دوزخ مین بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نے اور ساتھ کس سبب کے اے رسول خدا کے فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت

ناشکری کرتی ہو خاوند کی نہین دیکھا مینے کسی کو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کھو دے عقل مرد ہوشیار کی ایکدم مین سے کہا عورتون نے اور کیا ہے نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہماری کا اے رسول خدا کے فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدھی گواہی مرد کے یعنی گواہی دو عورتون کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے حکم شرع مین کہا عورتون نے مقرر یون ہی ہے فرمایا پس یہ بسبب نقصان عقل اوسکی کے ہے فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہووے حائض نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے کہا عورتون نے مقرر یون ہی ہے فرمایا یہ بسبب نقصان دین اوسکے کے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گذرے اوپر عورتون کے کہ گوشۂ عیدگاہ مین بیٹھین نہین اسلیے کہ آواز خطبے کی کہ اونھون نے نہ سُنی تھی اونکو بھی کچھ مضمون اوسکا سُناوین اور معنی لعنت کے ہین دور ہونا اللہ کی رحمت سے یہ خاص کافرون ہی کے لیے ہے اور کسی پر تعین کر کر لعنت نہ کرے اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتے دم مسلمان مرے مگر جسکی موت کفر پر یقیناً معلوم ہو مضائقہ نہین اور یہ سوائے شارع کے کوئی نہین جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جائز ہے جیسے کہ کہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ وغیر ذالک اور یہ جو فرمایا کہ یہ بسبب نقصان دین اوسکے کے ہے اگرچہ یہ بات محض بسبب پیدایش اللہ تعالی کے ہے لیکن سطرح پیدا کرنا عورتون کو اور منع کرنا اونکو عبادات سے ناقص کرتا ہے درجہ عورتون کو مردون سے

وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِیْ كَمَا بَدَاَنِیْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّیْ كُفُوًا اَحَدٌ وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ لِیْ وَلَدٌ وَّسُبْحَانِیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے جھٹلاتا ہے مجکو بیٹا آدم کا اور نہین لائق اوسکو یہ اور بُرا کہتا ہے مجکو اور نہین لائق ہے اوسکو یہ پس لیکن جھٹلانا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا ہرگز نہ زندہ کریگا مجکو بعد مرنیکے جیسا پیدا کیا ہے پہلی بار اور نہین پہلی بار پیدا کرنا مجھپر سہلتر پھر زندہ کرنے اوسکے سے اور لیکن بُرا کہنا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا ٹھہرایا اللہ نے بیٹا یعنی جیسے نصاریٰ عیسیٰ کو بیٹا اللہ کا کہتے ہین اور یہود عزیر کو اور حال یہ کہ مین ایک ہون بے پرواہ ذات کہ نہ جنا مینے اور نہ جنایا گیا اور نہین واسطے میرے ہم قوم کوئی اور بیچ روایت ابن عباس کے یہ ہے اور لیکن بُرا کہنا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا واسطے میرے فرزند اور پاک ہونہین بہات سے کہ ٹھہراؤن مین کسی کو جورو یا فرزند روایت کی یہ بخاری نے **ف** نہین پہلی بار پیدا کرنا مجھپر سہلتر پھر زندہ کرنے اوسکے سے بلکہ پھر زندہ کرنا آسان ہے پہلی بار پیدا کرنے سے کہ پہلے پیدا کرنا ایک چیز کا مشکل ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی قادر مطلق ہے اوسپر سب کچھ آسان ہے مگر یہ بسبت لوگونکے فرمایا کہ ایک چیز اول بار پیدا کرنی مشکل ہوتی ہے اور پھر لوٹے کو بنانا آسان تو فرمایا کہ جو چیز لوگ مشکل جانتے ہین یعنی پہلی بار پیدا کرنا جب اوسپر مین قادر ہوا تو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی ایذا دیتا ہے مجکو بیٹا آدم کا بُرا کہتا ہے زمانہ کو یعنی جیسے کہ عوام لوگ وقت مصیبت کے بُرا کہتے ہین اور مین ہون زمانہ بیچ ہاتھ میرے کے ہے حکم بدلتا ہون مین رات کو اور دن کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی لوگ جو زمانے کو بُرا کہتے ہین تو تصرف کرنیوالا جانکر کہتے ہین گویا دہرنام تصرف کرنیوالیکا ہوا پس وہ مین ہون گویا مجکو بُرا کہا **وعن** اَبِیْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى سَمِعَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَدَّعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بہت صابر اللہ سے ایذا پر کہ سنتا ہوا وسکو ثابت کرتے ہین واسطے اوسکے بیٹا پھر عافیت دیتا ہے اونکو اور رزق دیتا ہے اونکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** معاذ قال کنت ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار لیس بینی وبینہ الا مؤخرۃ الرحل فقال یا معاذ ھل تدری ما حق اللہ علی عبادہ وما حق العباد علی اللہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فان حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئا وحق العباد علی اللہ ان لا یعذب من لا یشرک بہ شیئا فقلت یا رسول اللہ افلا ابشر بہ الناس قال لا تبشرھم فیتکلوا متفق علیہ اور روایت ہے معاذ سے کہ کہا اونھون نے تھا مین پیچھے بیٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سواری گدھے کے نہ تھی درمیان میرے اور حضرت کے مگر لکڑی پچھلی زین کی پس فرمایا اے معاذ کیا جانتا ہے تو کیا ہے حق اللہ کا اوپر بندون اوسکے کے کہ واجب کیا ہے بندون پر اور کیا ہے حق بندون کا اوپر اللہ کے کہ لازم کیا ہے اپنے پر ساتھ فضل وکرم اپنے کے کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہے فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندونکے یہ کہ پوجین اوسکو اور نہ شریک کرین ساتھ اوسکے کسی کو یعنی بت پرستی وغیرہ نہ کرین یا ریا عبادت مین نہ کرین اور حق بندونکا اوپر اللہ کے یہ کہ نہ عذاب کرے اوسکو کہ نہ شریک کرے ساتھ اوسکے کسی کو پس کہا مینے اے رسول خدا کے کیا نہ خوشخبری پونہچاؤن مین ساتھ اسکے لوگونکو فرمایا نہ خوشخبری پونہچاؤ اونکو پس بھروسا کرینگے اور عمل کرنا چھوڑ دینگے یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت واسطے تواضع کے کبھی کبھی خمار پر سوار ہوتے تھے اور نہ عذاب کرے اوسکو کہ نہ شریک کرے یعنی عذاب ہمیشگی کا مانند کفار کے نہین کرینگا اگر بسبب کسی گناہ کے کچھ عذاب بھی ہوگا تو آخر چھٹکارا ہو جائیگا **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعاذ ردیفہ علی الرحل قال یا معاذ قال لبیک رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ قال لبیک رسول اللہ وسعدیک ثلثا قال ما من احد یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صدقا من قلبہ الا حرمہ اللہ علی النار قال یا رسول اللہ افلا اخبر بہ الناس فیستبشروا قال اذا یتکلوا فاخبر بھا معاذ عند موتہ تاثما متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اومعاذ پیچھے بیٹھے تھے آنحضرت کے اوپر سواری کے اے معاذ کہا اونھون نے حاضر ہونین اے رسول خدا کے اور حاضر ہون خدمت مین پھر کہا حضرت نے اے معاذ کہا معاذ نے حاضر ہون اے رسول خدا کے اور حاضر ہون خدمت مین تین بار اسی طرح سے کہا انس نے کہ فرمایا حضرت نے نہین کوئی کہ گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے ہین اللہ کے گواہی دے سچے دل سے مگر حرام کرتا ہے اللہ اوسکو اوپر آگ کے کہا معاذ نے اے رسول خدا کے کیا پس خبر دونہین ساتھ اسکے لوگون کو پس خوشوقت ہون فرمایا اسوقت اعتماد کرینگے پس خبر دی اس بشارت کی معاذ نے نزدیک مرنے اپنے کے واسطے بچنے کے گناہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت نے کئی بار معاذ کو اسلیے پکارا کہ خوب ہوشیاری سے یہ کلام سُنین اور حرام کرتا ہے اوسکو آگ پر مراد یہ ہے کہ جسنے یہ کلمہ کہا اور حق بھی اسکے ادا کیے یعنی بُری باتون سے بچا اور اچھی باتین کین اوسکے لیے یہ بات ہے نرے کلمے کے کہنے سے چھٹکارا نہین ہوجاتا مگر جسکو چاہے غفور رحیم یون ہی بخشدے یا مراد یہ ہے کہ آگ ہمیشگی کی جیسے کفار کے لیے ہوگی وہ حرام ہے اور حضرت نے باوجود یکہ معاذ کو منع بھی فرمایا تھا خبر دینے اس حدیث کے سے اور پھر انھون نے لہذا اسلیے کہ منع اوسوقت کے لوگونکے لیے تھا کہ نومسلم تھے مبادا ظاہر معنی پر عمل کرکر عمل کرنا چھوڑ دین جب انھون نے دیکھا کہ لوگ عمل پر مستقیم ہین اور حضرت نے علم کا چھپانا منع بھی فرمایا ہے بیان کردی تاکہ بسبب چھپانیکے گنہگار نہون

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ وَھُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ وَقَدِ اسْتَیْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ وَکَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِھٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر حضرت کے کپڑا تھا سفید اور وہ سوتے تھے پھر گیا مین پھر آیا مین اوسوقت مین کہ جاگے تھے پس فرمایا کہ نہین کوئی بندہ کہ کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ پھر مرے اوپر اسی کے یعنی اعتقاد اس کلمے پر اور خلاف اسکے نہ کہے اور نہ کچھ کرے مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنے خواہ بعد عذاب کرینگے ساتھ اوسپر داخل کرے اللہ یا یون ہی اپنے فضل سے بخشدے کہا مینے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا مین نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا مینے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے اوپر خاک آلودہ ہونے ناک ابی ذر کے یعنی اسبات کو اگرچہ وہ مکروہ رکھے اور تھے ابوذر جسوقت کہ یہ حدیث بیان کرتے کہتے اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابوذر کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بار بار ابوذر نے اسلیے پوچھا کہ عجیب جانتے تھے اسبات کو

وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہُ اَلْقٰھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَالْجَنَّۃُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عُبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گواہی دے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہین شریک واسطے اوسکے اور تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے ہین اور تحقیق عیسیٰ بندہ اسکا اور رسول اوسکا ہے اور بیٹا لونڈی اوسکے کا یعنے حضرت مریم کا اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریمؑ کے اور روح ہے اوسکی طرف سے اور بہشت اور دوزخ سچ ہے داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین اوپر کسی عمل کے ہو یعنی اچھا عمل کرتا ہو یا برا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عیسیٰ کو کلمۃ اللہ اسلیے کہا کہ کلمہ کُن کے کہنے سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے اور روح اللہ اسلیے کہا کہ مُردونکو زندہ کرتے تھے اور داخل کریگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کے یا بعد عذاب کے گناہونپر وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ یَمِیْنَکَ فَلِاُبَایِعْکَ فَبَسَطَ یَمِیْنَہٗ فَقَبَضْتُ یَدِیْ فَقَالَ مَالَکَ یَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ یُّغْفَرَ لِیْ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ یَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ وَاَنَّ الْھِجْرَۃَ تَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَھَا وَاَنَّ الْحَجَّ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِیْثَانِ الْمَرْوِیَّانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ وَالْاٰخَرُ الْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ سَنَذْکُرُھُمَا فِیْ بَابِ الرِّیَاءِ وَالْکِبْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور روایت ہے عمرو بیٹے عاص کے کہ کہا آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا مینے کہ کھولو داہنا ہاتھ اپنا تاکہ بیعت اسلام کی کرونمین آپ سے پس کھولا حضرتؐ نے داہنا ہاتھ اپنا پس کھینچ لیا مینے ہاتھ اپنا پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ہے واسطے تیرے اے عمرو کہا مینے ارادہ کرتا ہون مین یہ کہ شرط کرونمین فرمایا کیا شرط کرتا ہے کہا مینے شرط یہ ہے کہ بخشش کیجاوے واسطے میرے یعنی اون گناہونکی کہ پہلے اسلام سے کیے ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو یعنے جان اے عمرو کہ تحقیق اسلام لانا دور کرتا ہے اون گناہونکو کہ پہلے اسکے ہین اور تحقیق ہجرت دور کرتی ہے اوس چیز کو کہ پہلے اوس سے ہے اور تحقیق حج دور کرتا ہے اون گناہون کو کہ پہلے اوس سے ہین روایت کی یہ مسلم نے اور دونون حدیثین کہ روایت کی گئی ہین روایت ابوہریرہؓ سے

سرا پہلی حدیث کا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ہے اور دوسری حدیث کا سرایہ ہے اَلْکَبِیْرَۃُ اَلْمُدَانِیْ ذکر کرینگے ہم ان دونوں حدیثوں کو بیچ میں بیان ریا اور کبر کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ ف یعنی مصابیح والے نے یہ دونوں حدیثیں کتاب الایمان میں روایت کی ہیں اور ہمنے یہاں ذکر کرنا اونکا مناسب نہ جانا وہاں ذکر کی ہیں اور اسلام لانے سے حق اللہ کے اور بندوں کے سب بخشے جاتے ہیں لیکن بندوں کے حق کا مطالبہ باقی رہتا ہے اور ہجرت اور حج سے حق اللہ کے یعنی گناہ اوسکے بخشے جاتے ہیں نہ حق بندوں کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَّسَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِیُٔ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِیُٔ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ روایت ہے معاذ سے کہ کہا میںنے اے رسول خدا کے خبر دو مجکو ساتھ اوس عمل کے کہ داخل کرے مجکو بہشت میں اور دور رکھے مجکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تونے ایک بڑے کام سے اور تحقیق البتہ یہ آسان ہے جسپر آسان کرے اللہ اوپر اوسکے وہ یہ ہے بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھ اوسکے کسی کو اور سیدھا کر نماز کو اور دے زکوٰۃ اور رکھ روزے رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں تجکو دروازے خیر کے یعنی جنکے سبب سے نیکی کو پونہچتا ہے روزہ ڈھال ہے یعنی اوسکے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہے اور صدقہ دیتا ہے گناہ کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات کے یعنی اسطرح وہ گناہوں کو دور کرتی ہے پھر پڑھی یہ آیت تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یہانتک کہ پونہچے یَعْمَلُوْنَ تک ف یعنی ساری آیت پڑھی کہ یہ سورۂ سجدہ میں ہے اسمیں بیان خوبی تہجد گذارونکا ہے ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں تجکو سرا مرکا اور ستون اوسکا اور بلندی کو ہان اوسکے کی کہا میںنے ہاں بتلایئے یا رسول اللہ فرمایا سرکام کا اسلام ہے ف سرکام کا یعنی اصل اور سرامور دین کا کردین بغیر اوسکے وجود نہ پکڑے جسیکہ بدن بغیر سر کے وجود نہیں پکڑتا اور ستون اوسکا کردین اوس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسیکہ ستون سے چھت اور بلندی کو ہان کی کردین اوس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہیں کہ ثابت ہوتی ہے اوس سے اصل دین کی وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِھَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِمَلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَاَخَذَ بِلِسَانِہٖ وَقَالَ کُفَّ عَلَیْکَ ھٰذَا فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ قَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا مُعَاذُ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور ستون اوسکا نماز ہے اور بلندی کوہان اوسکے کی جہاد ہے پھر فرمایا کیا نہ خبردار کرونمیں تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ مالک اور جڑھ ہو ان سب کی کہا میںنے بتلایئے اے پیغمبر خدا پس پکڑی زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اسکو پھر کہا میںنے اے نبی خدا کے اور تحقیق کیا ہم پکڑے جاوینگے ساتھ اوس چیز کے کہ ہم بولتے ہیں ساتھ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو مان تیری اے معاذ اور نہیں گراوینگی لوگونکو بیچ آگ کے اوپر منھ اونکے کے یا اوپر ناکون اونکی کے مگر باتیں زبانون اونکے کی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف گم کرے تجکو مان تیری سمجھے اسکے یہ ہیں کہ مرے تو لیکن یہاں یہ معنی مراد نہیں بلکہ یہ تادیب اور تنبیہ ہے غفلت سے مگر باتیں زبانون اونکی کی یعنی جو باتیں کہ موجب کفر و گناہ کی ہوں جیسے کلمات کفر کے اور گالیاں اور غیبت وغیرہ **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ مُعَاذٍ اَتَمَّ مِنْہُ وَقَدَّمَ وَاَخَّرَ وَفِیْہِ فَقَدْ اَکْمَلَ اِیْمَانَہٗ

اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہ محبت رکھے واسطے اللہ کے اور بغض رکھے واسطے اللہ کے اور دے واسطے اللہ کے اور نہ دے واسطے اللہ کے یعنی جو کام کرنے اوسی کی رضامندی کے لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی یہ ترمذی نے معاذ بیٹے انس سے ساتھ تقدیم اور تاخیر کے اور اوسمین یہ ہے پس تحقیق کامل کیا اوسنے ایمان اپنے کو **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین عملون باطن کا دوستی رکھنی بیچ راہ خدا کے اور دشمنی رکھنی بیچ راہ خدا کے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **ف** بہتر اسلیے فرمایا کہ جب آدمی کو یہ بات حاصل ہوگی بری باتونسے بھی بچے گا اور اچھی باتین کریگا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمؤمن من امنہ الناس علی دمائہم واموالہم رواہ الترمذی والنسائی وزاد البیہقی فی شعب الایمان بروایۃ فضالۃ والمجاہد من جاہد نفسہ فی طاعۃ اللہ والمہاجر من ہجر الخطایا والذنوب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے اور پورا مومن وہ ہے کہ امن مین رہین اوس سے لوگ اپنے خونون پر اور مالونپر روایت کیا اسکو ترمذی نے اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کے ساتھ روایت فضالہ کے اور کامل جہاد کرنیوالا وہ ہے جسنے مشقت مین ڈالا نفس اپنے کو بیچ بندگی اللہ کے اور اصل ہجرت کرنیوالا وہ ہے جسنے چھوڑ دیے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ **وعن** انس قال قلما خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے انس سے کہ کہا کم خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر کہ فرمایا نہین پورا ایمان واسطے اوسکے کہ نہین امانت واسطے اوسکے اور نہین پورا دین واسطے اوسکے کہ نہین عہد واسطے اوسکے روایت کیا اسکو بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عبادۃ بن الصامت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرمہ اللہ علی النار رواہ مسلم روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کے سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کہ گواہی دے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہین حرام کی اللہ نے اوپر اوسکے آگ یعنی آگ ہمیشگی کی روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وہو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرے اور وہ یہ جانتا ہو اور یقین رکھتا ہو کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ مسلم نے **ف** اگرچہ بسبب کسی گناہ کے کتنے دن دوزخ مین رہے لیکن انجام کار داخل ہوگا بہشت مین **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین واجب کرتی ہین جنت اور نار کو کہا ایک شخص نے اے پیغمبر خدا کے کیا چیزین واجب کرتی ہین جنت اور نار کو فرمایا جو کہ مرے شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو داخل ہوگا آگ مین اور جو مرے نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال کنا قعودا حول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعنا ابوبکر وعمر فی نفر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین اظہرنا فابطأ علینا وخشینا ان یقتطع دونا

وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے ہوئے گرد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ساتھ ہمارے تھے ابو بکرؓ اور عمرؓ بیچ جماعت کے پس کھڑے ہوے یعنی اور باہر تشریف لیگئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے پس دیر لگائی اوپر ہمارے آنے میں اور ڈرے ہم اس سے کہ پونہچائے جاوین ایذا یعنے دشمنون سے بغیر ہمارے اور گھبرائے ہم پس اٹھکھڑے ہوئے ہم یعنی تلاش کے لیے پس تھا میں پہلے اون لوگون مین کا کہ گھبرائے پس نکلا مین ڈھونڈتا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہانتک کہ آیا مین پاس باغ انصار بیٹے نجار کے ف بنی نجار ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اونمین سے کسی کا یہ باغ تھا قَدَرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا فَلَمْ أَجِدْ پس پھرا مین گرد اوسکے اسواسطے کہ پاوے دروازہ مین اوسکا دروازہ پس نہ پایا مینے ف ابو ہریرہ نے قیاس اور قرینہ سے معلوم کیا کہ حضرت آسمین ہونگے پس گرد پھرے اندر جانیکے لیے لیکن نہ پایا شاید دروازے بند کردیے ہونگے یا بسبب اضطراب کے دروازہ نظر نہ پڑا فَإِذَا رَبِيعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيعُ الْجَدْوَلُ قَالَ فَاحْتَفَرْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بُوهُرَيْرَةَ پس ناگہان ایک نالی داخل ہوتی تھی اندر باغ کے کنوے سے باہر کے اور معنی ربیع کے جدول ہین اور جدول کہتے ہین نالی کو کہا ابو ہریرہ نے پس سمٹ گیا مین پس داخل ہوا مین پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے تو ہے ابو ہریرہ ف بسبب تعجب کے یہ فرمایا کہ باوجود بند ہونے دروازے کے کیونکر آیا فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَرْتُ كَمَا يَحْتَفِرُ الثَّعْلَبُ وَهَؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ پس کہا مینے ہان یا رسول اللہ فرمایا کیا ہے حال تیرا کہا مینے تھے آپ درمیان ہمارے پس کھڑے ہوئے پس دیر لگائی تمنے اوپر ہمارے پس ڈرے ہم یہ کہ ایذا پونہچائے جاؤ تم بدون ہمارے پس گھبرائے ہم پس تھا مین اول اون لوگون کا کہ گھبرائے پس آیا مین اس باغ مین پس سمٹ گیا مین جیسے کہ سمٹتی ہے لومڑی یعنی بھٹ مین جانیکے لیے اور یہ لوگ آتے ہین پیچھے میرے پس فرمایا اے ابو ہریرہ اور دین مجکو دونون پاپوشین اپنی پس فرمایا لیجا ان دونون پاپوشون کو ف تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت کے پاس سے آیا ہے فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ نَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِي عُمَرُ وَإِذَا هُوَ عَلَى أَثَرِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثْتَنِي بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ پس جوتے تجھسے پیچھے اس باغ کے گواہی دیتا ہوا اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھتا ہوا ساتھ اسکے دل اوسکا پس بشارت دے

اوسکو بہشت کے لیے پس تھا اول اون لوگون کا کہ ملاقات کی مینے عمرؓ پس کہا کیسی ہین یہ دونون پاپوشین اے ابو ہریرہ کہا مینے یہ دونون پاپوشین ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بھیجا ہے مجکو ساتھ ان دونون کے جس سے کہ ملونمین گواہی دیتا ہوا اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھتا ہو ساتھ اسکے دل وسکا بشارت دون مین اوسکو ساتھ بہشت کے پس مارا عمرؓ نے درمیان چھاتی میری کے پس گرا مین پیچھے کے بل پس کہا پھر جا اے ابو ہریرہ پس پھر آیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آواز بلند کی مین نے ساتھ رونیکے اور غلبہ کر کر چلے آئے مجپر عمرؓ پس ناگہان وہ پیچھے میرے تھے پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے حال تیرا اے ابو ہریرہ کہا مینے ملا مین عمرؓ سے پس خبر دی اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا تھا مینے مجکو ساتھ اوسکے پس مارا درمیان چھاتی میری کے مارنا گرا پڑا مین بچھاڑی کے بل ور کہا پھر جا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عمر کیا سبب ہوا تجکو ایسچیز پر کہ کیا تو نے کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول خدا قربان ہو باپ میرا تمھارے اور مان میری کیا بھیجا تھا تو نے ابو ہریرہ کو ساتھ پاپوشون اپنی کے جوملے گواہی دیتا ہوا ساتھ اس کے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھنے والا ہو ساتھ اوسکے دل وسکا بشارت دے اوسکو ساتھ بہشت کے فرمایا کہ ہان کہا عمرؓ نے پس نہ کیجیے کیونکہ مین ڈرتا ہون اسبات سے کہ بھروسا کرین لوگ اسپر یعنی اس بشارت پر اور عمل کرنا چھوڑ دین پس چھوڑ دے اونکو کہ عمل کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھوڑ دے اونکو روایت کی یہ مسلم نے ف اگر کوئی کہے کیونکر روا ہوا عمرؓ کو کہ حضرتؐ ایک شخص کو ایک مرغوبونیچانے کو فرماوین اور وہ منع کر دین اور پھیر دین اوسکو جواب اوسکا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ جانتے تھے کہ یہ امر یونہی نا واجب نہین بلکہ واسطے خوشی مومنون کے ہے اگر وہ سُنین گے تو اعتماد کرینگے اسپر چنانچہ حضرتؐ نے خود بھی فرمایا تھا اِذًا یَتَّکِلُوا لیکن نہایت شفقت اور رحمت اُمّت کی باعث اس امر کی ہوئی جب حضرت عمرؓ نے التماس سے وہ مصلحت یاد آئی فرمایا چھوڑ دے تا کہ عمل کرین اور اگر بطور وجوب کے ہوتا کا ہے کو فرماتے چھوڑ دے اور حضرت عمرؓ کا کیا مقدور تھا کہ منع کرتے **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجیان بہشت کی گواہی دینا ساتھ اسکا کہ نہین کوئی معبود سوائے خدا کے روایت کی یہ احمد نے **وَعَنْ** عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ حَزِنُوْا عَلَیْہِ حَتّٰی کَادَ بَعْضُھُمْ یُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَکُنْتُ مِنْھُمْ فَبَیْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَیَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِہٖ فَاسْتَلْقٰی عُمَرُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰی سَلَّمَا عَلَیَّ جَمِیْعًا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَا حَمَلَکَ عَلٰی اَنْ لَّا تَرُدَّ عَلٰی اَخِیْکَ عُمَرَ سَلَامَہٗ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ اور روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہ کہا تحقیق کتنے مرد یارونمین سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ وفات ہوئی حضرتؐ کی غمگین ہوئے اوپر آنحضرتؐ کے یہانتک کہ قریب تھا کہ بعضے اونمین سے واقع ہون وسواس مین یعنی وسواس یہ آتا تھا کہ حضرتؐ کے انتقال سے دین شریعت تمام ہوئی کہا عثمانؓ نے اور تھا مین اونمین سے اوسوقت کہ مین بیٹھا ہوا تھا گذرے مجپر عمرؓ اور سلام کیا پس نہ مین خبردار ہوا ساتھ اوس سلام کے یعنی بسبب اسی ہول کے پس شکایت کی عمرؓ نے طرف ابی بکرؓ کے پھر آئے دونون یہانتک کہ سلام علیک کی اوپر میرے اکھٹے دونون نے پس کہا ابو بکرؓ نے کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہ نہ جواب دیا تمنے سلام کا بھائی اپنے عمرؓ پر کہا مینے کہ نہین کیا مینے ف یعنی نہین جانتا مین کہ جواب ترک کیا ہو مینے فَقَالَ عُمَرُ بَلٰی وَاللّٰہِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰہِ مَا شَعَرْتُ اَنَّکَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ صَدَقَ وَعُثْمَانُ قَدْ شَغَلَکَ عَنْ ذٰلِکَ اَمْرٌ پس کہا عمرؓ نے ہان قسم ہے اللہ کی البتہ کیا تو نے کہا عثمانؓ نے کہا مینے قسم ہے اللہ کی نہین خبر رکھی مینے یہ کہ گذرے ہو تم مجپر اور نہ سلام کیا ہے تمنے کہا ابو بکرؓ نے سچ کہا عثمانؓ نے تحقیق باز رکھا تمکو اوس سے کسی کام نے ف یعنی آگاہ ہونے سے ساتھ گذرنے عمر کے

اور سلام اونکے سے فَقُلْتُ اَجَلْ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تَسْاَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ پس کہا مینے ہان کہا ابو بکرؓ نے کیا ہے وہ کہا مینے کہ وفات کی اللہ تعالی نے نبی اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی اس سے کہ پوچھین ہم اونسے نجات اِس امر کی سے ف مراد امر سے یہ ہے کہ آدمیون کو خطرے بہت اوٹھتے ہین خصوصًا عبادت اللہ کی مین اور اسکے غیر مین اونکے واسطے پڑھنا اور ذکر کرنا کلمۂ توحید کا سبب ہے نجات کا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قَدْ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَنْتَ اَحَقٌّ هٰذَا کہا ابو بکرؓ نے تحقیق پوچھ لیا مینے اسکو حضرت سے پس کھڑا ہوا مین طرف ابو بکرؓ کے اور کہا مین نے اونکو قربان ہو باپ میرا تم پر اور مان میری تمھارے تم لائق ترمو ساتھ پوچھنے کے ف کیونکہ کمال قرب رکھتے ہو حضرت سے اور بڑا شوق رکھتے ہو علم کے حاصل کرنیکا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا فَاِنَّهَا لَهٗ نَجَاةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ کہا ابو بکرؓ نے کہا مینے اے رسول اللہ کے کس طرحسے ہوگی نجات اس کام سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قبول کرے ہمسے وہ کلمہ یعنے کلمۂ طیب کہ بیان کیا تھا مینے اوپر چچا اپنے کے پھر نہ قبول کیا اونھون نے پس وہ کلمہ واسطے اوسکے نجات ہے روایت کی یہ احمد نے وَعَنِ الْمِقْدَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے مقداد سے یہ کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین باقی رہیگا اوپر پیٹھ زمین کے کوئی گھر مٹی کا بنا ہوا ہو یا خیمہ کا مگر داخل کریگا اللہ اوس گھر مین کلمہ اسلام کا ساتھ عزت دینے عزیز کے اور ذلت دینے ذلیل کے یا عزت دیگا اونکو اسدس پس گردانیگا اونکو اہل اوس کلمہ کا یا ذلیل کریگا اونکو پس فرمانبردار ہونگے واسطے اوس کلمہ کے کہا مین نے پس ہوگا دین تمام واسطے خدا کے روایت کی یہ احمد نے ف مراد زمین سے زمین جزیرۂ عرب کی ہے اور اوسکے گرد و نواح کے اور شہر مین اور گانو نہین گھر مٹی کے ہوتے ہین اور جنگل مین خیمون کے کہ گنوار اونمین رہتے ہین پس فرماتے ہین کہ کوئی مکان نہوگا خواہ شہر خواہ جنگل مگر کہ داخل کریگا اوسمین اللہ تعالی کلمۂ اسلام کا یا عزت دیگا یعنی بسبب قبول کرنے کلمہ کے پس کریگا اہل اوسکا کہ تا دم مرگ کلمہ پر ثابت رہیگا یا ذلیل کریگا بسبب نہ قبول کرنے کلمہ کے پس فرمانبردار ہونگے یعنی جزیہ دینا قبول کرینگے اور ذمی ہونگے وَعَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيْلَ لَهٗ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحَ الْجَنَّةِ اور روایت ہے وہب بیٹے منبہ کے سے کہ کہا گیا واسطے وہب کے کیا نہین ہے لا الہ الا اللہ کنجی بہشت کی ف جبکہ رغبت دلائی وہب نے عمل کرنے پر اور تنبیہ کی اوسکے ترک پر لوگون نے یہ کہا جو کہ مذکور ہوا مطلب اونکا یہ تھا کہ پس یہ کلمہ کافی ہے بہشت کے دروازے کھلنے کے لیے عمل ہون یا نہون قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ کہا وہب نے کہ مقرر ہے ولیکن نہین ہوتی کنجی مگر اور واسطے اوسکے ہوتے ہین دندانے پس اگر لاوے تو کنجی کو کہ واسطے اوسکے دندانے ہین کھولا جاوے واسطے تیرے اور اگر نہ لایا اسطرح کی کنجی نہ کھولا جاوے گا واسطے تیرے روایت کی یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے ف مراد دندانون سے یہ ہے کہ دلین کلمہ کی تصدیق رکھے اور زبانسے اقرار ہوا سکا اور تابعدار ہوا حکام اسلام کا بالاجمار مراد دندانون سے اعمال نیک ہین اسصورت مین معنی یہ ہونگے کہ جبتک اعمال نیک کیے ہونگے پہلی بار نہین داخل ہوگا مقصود مبالغہ ہے ثابت کرنے عمل مین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اچھا کرے ایک تمھارا اسلام اپنے کو یعنی ساتھ صدق دل اور خلوص کے پس چونیکی کہ کرے اوسکو لکھی جاتی ہے واسطے اوسکے دس برابر اوسکی سات سو برابر تک اور جو برائی کرتا ہے اوسکو لکھی جاتی ہے مانند اوسکے یہانتک کہ ملاقات کرے اللہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ ایک نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہین اور بڑھتی جاتی ہین بقدر صدق اور اخلاص کے سات سو تک بلکہ بعضی جگہ زیادہ بھی چنانچہ حرم مین ایکسی لاکھ لکھی جاتی ہین اور برائی جتنی کرتا ہے اُتنی ہی لکھی جاتی ہے کمال عنایت ہے پاک پروردگار کی **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَاءَتْکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ اور روایت ہے ابوامامہ سے تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا ہے ایمان یعنے نشان درستی ایمان کا کیا ہے فرمایا جسوقت کہ خوش کرے تجکو نیکی تیری اور ناخوش کرے تجکو برائی تیری پس تو مومن ہے **ف** یعنی خوش ہووے بسبب شکرانہ توفیق اور مدد حق کے اور امید قرب درگاہ اوسکی کے اور ناخوش ہووے بسبب خوف عذاب کے اور دور ہونیکے اوسکی درگاہ سے پس تو مومن ہے کیونکہ مومن کامل تمیز کرتا ہے طاعت و گناہ مین اور اعتقاد کرتا ہے جزا و سزا کا اِن دونون پر بخلاف کافر کے کہ وہ کچھ نہین فرق کرتا درمیان اِن دونون کے اور کچھ پروا نہین کرتا اِنکے کرنے نہ کرنے کی قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ شَیْءٌ فَدَعْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ کہا اوس شخص نے اے رسول خدا کے پس کیا ہے گناہ فرمایا جسوقت کہ تردد کرے بیچ دل تیرے کے کچھ چیز پس چھوڑ دے اوسکو روایت کی یہ احمد نے **ف** کیا ہے گناہ یعنی علامت گناہ کی کیا ہے جسصورت مین کہ کچھ حکم صریح اوسکے حق مین نہوا و مشتبہ ہو حکم اوسکا آگے جو جواب فرمایا یہ حال اچھے لوگونکے دلکا ہے کہ بُری بات اونکے دلمین کھٹکتی رہتی ہے خاطر جمع اوسپر نہین ہوتی **وعن** عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ مَّعَکَ عَلٰی ھٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِیْبُ الْکَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَۃُ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْھِجْرَۃِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَھْجُرَ مَا کَرِہَ رَبُّکَ قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ الْجِھَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُہٗ وَاُھْرِیْقَ دَمُہٗ قَالَ قُلْتُ اَیُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے یا رسول خدا کون تھا ساتھ تمھارے اوپر اِس دین کے یعنی ابتدا مین فرمایا ایک آزاد تھا یعنی ابوبکر اور ایک غلام تھا یعنی بلال کہا مینے کیا ہے علامت اسلام کی فرمایا اچھے کلام اور کھلانا کھانیکا کہا مینے کیا ہین باتین ایمانی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنی بُری باتون سے باز رہے اور مستعد ہو کر نے طاعات پر کہا کہ کہا مینے کونسا مسلمان بہتر ہے فرمایا وہ کہ سلامت ہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے کہا پھر کہا مینے کونسی بات ہے ایمان مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا مینے کونسی چیز نماز مین بہتر ہے فرمایا کھڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا مینے کونسی ہجرت بہتر ہے فرمایا یہ کہ چھوڑ دیوے تو اوسچیز کو کہ ناخوش رکھتا ہے رب تیرا کہا پھر کہا مینے پس کونسا ہے جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوے گھوڑا اوسکا اور مارا جاوے وہ خود کہا کہ مانیے کونسی ساعت ساعتون سے بہتر ہے فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنی چوتھائی حصہ یا پانچوان حصہ رات کا روایت کی یہ احمد نے **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَّیُصَلِّی الْخَمْسَ وَیَصُوْمُ رَمَضَانَ غَفَرَ لَہٗ قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بیٹے جبل کے سے کہا اونھون نے کہ سُنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ سے کہ نہ شریک کرتا ہے ساتھ اوسکے کسی کو اور نمازین پڑھتا ہو پانچون اور روزے رکھتا ہو رمضان کے بخشش کیجاویگی واسطے اوسکے کہا مینے کیا نہ بشارت دون مین اونکو اے رسول خدا کے فرمایا کہ چھوڑدے اونکو کہ عمل کرین روایت کی یہ احمد نے **ف** بخشش کیجاویگی یعنے صغیرہ گناہ بخشے جاوینگے یا کبیرہ بھی اگر چاہے گا اللہ تو بخشدیگا اور اسمین ذکر حج اور زکوٰۃ کا اسلیے نہ فرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیا ہی پر ہین عمل کرین یعنے کوشش کرین زیادتی عبادت مین اور اسپر پھروسا نہ کرکے بیٹھین اور بُرے کام نہ کرنے لگین **وعنه** اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ سے کہ پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہترین خصلتون ایمان کیسے فرمایا یہ کہ دوستی رکھے تو واسطے اللہ کے اور دشمنی رکھے تو واسطے اللہ کے اور جاری رکھے تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کے یعنی ساتھ حضور دل کے کہا پھر کیا ہے اے رسول خدا کے فرمایا اور یہ کہ دوست رکھے تو واسطے لوگون کے اوسچیز کو کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنے اور مکروہ رکھے واسطے اونکے اوسچیز کو کہ مکروہ رکھتا ہے واسطے اپنے یعنی خیرخواہ سب کا رہ روایت کی احمد نے **بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ** یہ باب ہے بیچ بیان گناہ کبیرہ کے اور نشانیون نفاق کے **ف** گناہ کبیرہ وہ ہے کہ شرع مین اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اوسکے کرنے پر قرآن اور حدیث صحیح مین یا اطلاق شرع مین اوسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث مین مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اوس سے ہو یا منع اوس سے آیا ہو ساتھ دلیل قطعی کے اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو بس جسمین یہ بات نہو وہ صغیرہ ہے اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین بعضے بہت بڑے اور بُرے ہین بعض سے اور حدیثونمین جو مذکور ہوئے ہین سب نہین مذکور ہوئے بلکہ جو مناسب پوچھنے والے کے ہوتا بیان فرماتے اور سولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ یہ نقل کیے ہین شرک کرنا ساتھ اللہ کے خواہ اوسکی ذات مین کسی کو شریک کرے یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا پکارنے مین یا کہنے مین یا نام رکھنے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین یا لوگون کے امور سونپنے مین یعنی جیسے اللہ کو سب کے کام سپرد ہین ویسے اور کو بھی جانے اور نیت اصرار کی گناہ پر رکھنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پینی اور نشہ کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے اور رباج کھانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسی کا مال ظلم سے لے لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بے عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کھانی اور ناتا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور اونکی نافرمانی کرنی اور کافرونکی لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کھانا اور ناپ تول مین خیانت کرنی اور نماز آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرتؐ پر باندھ لینا اور بُرا کہنا رسولؐ کو اور قرآن کو اور فرشتون کو اور انکار کرنا انکا اور ٹھٹھا کرنا ساتھ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز کا اور زکوٰۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور حضرتؐ کے صحابہ کو بُرا کہنا اور گواہی بے عذر چھپانی اور رشوت لینی اور خاوند جورو مین لڑائی ڈلوانی اور جعل خوری بادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد کرنا زمین مین بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہون پر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا

ساتھ مزامیر کے اور ستر کھولنا حمام مین روبرو لوگون کے اور بخل کرنا ادائے واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنے مین سے یہ گناہ مین زیادہ ہے اوس سے کہ غیر اپنے کو مارے اور پاکی نہ کرنی پیشاب اور منی سے اور ایذا دینی ساتھ صدہ دینے کے اور جھٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنے سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبونین اور نیچے پانیچے کرنے ازراہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف بلانا لوگون کو اور نوحہ کرنا اور بُرا طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان بھائی کی طرف کرنا ساتھ تیز چیز کے اور مخوّجا کرنا کسی کو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے سے مثلاً داڑھی مُنڈوا دے یا تھوڑی سی ناک وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور کھیلنا ساتھ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق حرام ہین کھیلنے اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو اے کافر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیون کے نوبت مین اور زلق کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور گرانی غلہ سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نہ کرنا اور محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسی کے گھر مین جھانکنا اور کسی کے گھر مین بغیر اوسکے اذن کے جانا اور دیوثی اور قرعہ ماتی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کے ترک کرنا اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلانا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوئے سوائے انکے اور بھی ہین یہ ترجمہ مشکوۃ مین کہ حضرت شیخ عبدالحق نے لکھا ہے اور کتاب بن نجیم مصنف بحرالرائق کی مین لکھے ہین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ روایت ہے عبداللہ بیٹے مسعود کے سے کہ کہا کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے کونسا گناہ بہت بڑا ہے نزدیک اللہ کے فرمایا کہ ٹھہرا وے تو کسی کو واسطے خدا کے شریک اور حال آنکہ اوسی نے پیدا کیا تجکو کہا اوسنے پھر کونسا فرمایا یہ کہ مار ڈالے تو اولاد اپنی کو اس ڈر سے کہ کھاوے ساتھ تیرے

ف ملا علی قاریؒ نے اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا کی شرح مین لکھا ہے کہ اللہ کی عبادت مین کسی کو شریک کرے یا پکارنے مین یعنی جیسے یا اللہ کہکر پکارتے ہین اسیطرح اور کو بھی کہے یا فلانے ہماری یہ حاجت برلا کیونکہ گناہ ہے بچے اس سے اور رسم تھی ایام جاہلیت مین کہ محتاجگی کے ڈر سے اولاد کو مار ڈالتے تھے کہ کھلانا پلانا پڑیگا اوس سے بھی منع فرمایا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا پھر کونسا فرمایا یہ کہ زنا کرے تو عورت ہمسایہ کی سے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے مطابق اسکے یہ آیت اور جو لوگ کہ نہین پکارتے ساتھ اللہ کے معبود اور کو اور نہین مار ڈالتے اوس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنی بحکم شرع جیسے حد یا قصاص مین مارتے ہین اور نہین زنا کرتے تا آخر آیت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ آیت سورۂ فرقان مین ہے اسمین بُرائی زنا کارون وغیرہ کی اور عذاب ہونا و سپرد نہ کرنا اور مار ڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑے گناہ ہین اولاد کو مارنا اور ہمسایہ کی بی بی سے زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَسٍ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بیٹے عمرو کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گناہ بڑے یہ ہین شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی کرنی اوسکی اور مارنا جان کا اور قسم کھانی جھوٹی روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت انس کے جھوٹی گواہی دینی بدلے جھوٹی قسم کے روایت کی

یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی عقوق کے ایذا دینے کے بھی آئے ہین یعنے ناحق ایذا دینی ماں باپ مسلمانون کو نہ چاہیے اور باپ کا فر کو بھی ایذا نہ دے لیکن ایذا دینی کفر سے نکالنے کے لیے جائز ہے اور تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر جملہ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا کے لکھا ہے کہ ان باپ کے ساتھ احسان کرنے مین تین باتین چاہیین اول ایذا نہ دے زبان سے اور ہاتھ وغیرہ سے دوسرے خدمت انکی کرے بدن اور مال سے تیسرے جسوقت بُلاوین حاضر ہووے لیکن دو قسمون اخیر کا مفصل بیان یہ ہے کہ خدمت کرنے مین شرط یہ ہے کہ وہ محتاج اسکے ہون اور یہ قدرت رکھتا ہو خدمت گذاری کی پس اگر وہ محتاج نہون یا شخص قدرت نہین رکھتا واجب نہین اور تیسری بات مین شرط یہ ہے کہ اونکے حاضر ہونے مین مفسدۂ شرعی ثابت نہو والا واجب نہین اور اگر والدین یا ایک دونین سے کہے کہ طاعات نفل مت ادا کر ہمارے پاس حاضر رہ بجا لاوے اور اگر کہین کہ واجبات ترک کر یا حج فرض کے لیے مت جا نہ قبول کرے اور اگر سنتون مؤکدہ کے ترک کو کہین مثل جماعت اور روزۂ عرفہ کے صحیح تر اسمین یہ ہے کہ اگر ایک دو بار ترک کروا وین خیر اطاعت اونکی کرے اور اگر عادت ڈلوا وین اسکے ترک کی حکم اونکا نہ قبول کرے آور یمین غموس یہ ہے کہ گذشتہ جھوٹی بات پر جانکر قسم کھاوے جیسکہ کہے قسم ہے مینے یہ بات نہین کی اور واقع مین وہ بات کی تھی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنٰتِ الْغَافِلٰتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات چیزون ہلاک کرنیوالیون سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہین وہ فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور جادو کرنا اور مارنا اوس جان کا کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور کھانا بیاج کا اور کھانا مال یتیم کا اور مینھ دینا دن لڑائی کے کافرون سے اور تہمت کرنی ساتھ زنا کے عورتون پاک ایمان والیون بے خبر کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے اے بھائیو کہ شرک سے ہر کسی کو پرہیز کرنا لازم ہے کہ مدار ساری عبادتونکا اسی پر ہے یعنی مشرک کا کوئی عمل قبول نہین ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہے جیسکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی اللہ تعالی شرک کو نہین بخشتا اور سوائے شرک کے اور گناہ جو چاہتا ہے بخشدیتا ہے اسلیے تعریف اور اقسام شرک کی کتابون معتبر سے مع نام کتابون کے بیان ہوتے ہین خوب تامل کرے اسمین اور بچے انسے شرح عقائد مین ہے کہ شرع مین شرک اسکو کہتے ہین کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کرے الوہیت مین یعنی واجب الوجود جانے جیسا کہ مجوس ہرمن اور یزدان کو کہتے ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کے جانے جیسکہ بُت پرست کرتے ہین اور شرع مین شرک بمعنی کفر کے بھی آتا ہے جیسکہ حضرت شیخ عبدالحق نے ترجمۂ مشکوۃ مین ان ہی دونون قسمون کو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی ہین لکھا ہے کہ مراد شرک سے یہان کفر ہے اور اسی طرح خیالی مین ہے اور یہی عصمۃ اللہ نے بھی لکھا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ شرک شرع مین اسکو کہتے ہین کہ جو صفتین خاص باری تعالی کی ہین وہ اوسکے غیر مین ثابت کرے یعنی جیسے علم اللہ تعالی کو ہر چیز کا ہے اور کا علم بھی ویسا جانے یا جیسے اللہ کو قادر جانتا ہے ہر چیز پر ویسا اور کو بھی جانے یا جیسے وہ تصرف رکھتا ہے عالم مین ساتھ ارادہ اپنے کے ویسے اور کو بھی جانے مثلاً کسی کو جانے کہ اوسنے مجھے شاباش کہی تھی اوس سے معیشت فراخ ہوگئی یا فلانے نے پھٹکار کی تھی اوس سے مین بیمار یا بدبخت ہوگیا اور بعضے کبیرہ گناہ ہونکو بھی شرع مین شرک کہا ہے اونسے بھی نہایت دور ہووے جیسے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے سوائے اللہ کے اور کی قسم کھائی اوسنے ضرور شرک کیا یا آیا ہے کہ شگون بد لینا شرک ہے یا آیا ہے کہ ریا کرنا شرک ہے یا آیا ہے کہ عورت جو خاوندی کی محبت کے لیے ٹوٹکہ کرے شرک ہے اور بعضی قسمین شرک کی تفسیر عزیزی مین لکھی ہین کہ جو لوگ کہ سوائے خدا کے اور ونکو غیر عبادت مین

ہمسر خدا کا کرتے ہین وہ بہتیرے ہین ازانجملہ وہ لوگ ہین کہ بیچ ذکر کے اور ونکو ہمسر خدا کا کرتے ہین اور نام اور ونکا مانند نام خدا کے بطریق تقرب کے ذکر کرتے ہین مثلاً اُٹھتے بیٹھتے مین مثل نام خدا کے اور ونکا نام لیتے ہین اور ازانجملہ وہ ہین کہ نام رکھتے ہین بندہ فلان اور عبد فلان اسکو شرک فی التسمیہ کہتے ہین اور ازانجملہ وہ ہین کہ ذبح غیر خدا کے لیے کرتے ہین اور اور ونکی منتین مانتے ہین اور ازانجملہ وہ ہین کہ دفع بلاؤنکے لیے اور ونکو پکارتے ہین یا حاصل کرنے منافع مین اور ونکی طرف رجوع کرتے ہین اور ازانجملہ وہ ہین کہ خدا کے نام کے ساتھ علم اور قدرت مین اور ونکو برابر کرتے ہین جیسکہ کہے ماشاء اللہ وشئت یعنی جو کچھ خدا چاہے اور تم چاہوگے وہ ہوگا ایک شخص نے حضرت کو یون ہی کہا تھا اُسکو فرمایا کہ تو نے مجھے اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہ ماشاء اللہ وحدہ یعنی جو نرا اللہ چاہیگا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضے افعال گرچہ شرک حقیقی یعنی کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور بت پرستونکے ہین اُنسے بھی پرہیز کرنا لازم ہی جیسکہ لوگ روبرو علیا اور بادشاہون وغیرہ کے زمین کو چومتے ہین کرنیوالے اِس فعل کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہین دونون گنہگار ہوتے ہین کیونکہ یہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہی اسلیے کہ مشابہ بت پرستی کے ہی کذا فی تحفۃ الملوک پس زمین چومنی اگر بطور عبادت و تعظیم کے ہو کفر ہی اور اگر بطور تحیہ یعنی دب کے ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہی کذا فی درالمختار تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع ہوتا ہی بیان سحر کا سحر کرنا جیسے حرام اور ہلاک کرنیوالا ہی ویسے ہی سیکھنا اور سکھانا سحر کا بھی حرام اور ہلاک کرنیوالا ہی اور خیالی حاشیہ شرح عقائد کے مین لکھا ہی کہ سحر کرنا کفر ہی بالاتفاق اور ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی اسپر متفق ہی کہ ساحر کو مار ڈالا چاہیے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو مار ڈالے اگر اُس سے توبہ نہ کرے اور نجوم اور کہانت اور پوچھنا کاہن اور نجومی سے اور رمل و شعبدہ اور تعلیم کرنی انکی اور مزدوری لینی اِنپر حرام ہی اور اگر ایک مسلمان دوکا فرونسے بھاگے کبیرہ گناہ ہی اور اگر دو سے زیادہ ہون بھاگنا حرام نہین جائز ہی لیکن اولیٰ یہی ہی کہ تب بھی ٹھہرا رہے کذا ذکر الشیخ عبدالحق" نجوم ستارونکی تاثیرات سے خبر دینا آیندہ وغیرہ کی بتانی اور کہانت بغیر ستارونکے غیب کی خبرین دینی جیسے بعضونکے جنات تابع ہوتے ہین اور وہ احوال غیب بیان کرتے ہین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مؤمن ولا ینتھب نھبۃ یرفع الناس الیہ فیھا ابصارھم حین ینتھبھا وھو مؤمن ولا یغل احدکم حین یغل وھو مؤمن فایاکم ایاکم متفق علیہ اور روایت ہی اُنہین سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین زنا کرتا زنا کرنیوالا جسوقت کہ زنا کرتا ہی اور وہ ہو مومن یعنی زانی زنا کے وقت پورا مومن نہین رہتا اور نہین چوری کرتا چوری کرنیوالا جسوقت کہ چوری کرتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین شراب پیتا شراب پینے والا جسوقت کہ پیتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین لوٹتا لوٹ کہ اُٹھاتے ہین لوگ طرف اُسکے بیچ اُس لوٹ کے آنکھین اپنی اُسوقت کہ لوٹتا ہی اور وہ ہو مومن یعنے آشکارا لوٹتا ہی کہ لوگ اُسکو دیکھتے ہین اور نالہ کرتے ہین اور دفع نہین کرسکتے اور نہین خیانت کرتا ایک تمھارا جسوقت کہ خیانت کرتا ہی اور وہ ہو مومن پس بچو تم یعنی اُن گناہونسے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وفی** روایۃ ابن عباس لا یقتل حین یقتل وھو مؤمن قال عکرمۃ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال ھکذا وشبک بین اصابعہ ثم اخرجھا قال فان تاب عاد الیہ ھکذا وشبک بین اصابعہ اور بیچ روایت ابن عباسؓ کے یہ زیادہ ہی اور نہین قتل کرتا جسوقت کہ قتل کرتا ہی اور وہ ہو مومن کہا عکرمہ نے واسطے ابن عباسؓ کے کسطرح نکالا جاتا ہی ایمان اُس سے کہا اُنھون نے اسطرح سے اور بیچ دیا درمیان اُنگلیون اپنی کے پھر نکالا اُنکو فرمایا اگر توبہ کرتا ہی عود کرتا ہی طرف اُسکے اسطرح سے اور پھر بیچ دیا درمیان اُنگلیون اپنی کے **ف** یعنی پنجہ ایک ہاتھ کا درمیان پنجہ دوسرے ہاتھ کے ڈالکر نکالا کہ پہلے ایمان آدمی کے ساتھ اسطرح

ملا ہوا تھا پھر یون نکل آتا ہے پھر اگر توبہ کرتا ہے یعنی گناہ کر چکتا ہے اور پھرتا ہے اوس سے توبہ پر ستور آجاتا ہے وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ لَا یَکُوْنُ ھٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا حَتّٰی لَا یَکُوْنَ لَہٗ نُوْرُ الْاِیْمَانِ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ اور کہا ابو عبد اللہ نے یعنی بخاری نے نہین ہوتا یہ شخص مومن پورا اور نہین ہوتا واسطے اوسکے نور ایمان کا یعنے کمال و سکا یہ ہین لفظ بخاری کے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ ثُمَّ اِتَّفَقَا اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کی تین ہین زیادہ کیا مسلم نے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور دعوی رکھے اسکا کہ مسلمان ہون پھر متفق ہوئے دونون بخاری اور مسلم جبکہ بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت سونپی جاوے خیانت کرے **ف** نفاق دو قسم پر ہے ایک نفاق فی العقیدہ یعنے نفاق عقیدہ ہین اور دوسرا نفاق فی العمل یعنی نفاق عمل ہین یہان مراد نفاق فی العمل ہے نہ نفاق فی العقیدہ یعنے یہ خصلتین منافقونکی ہین مسلمان کو انسے بچنا چاہیے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَھَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا عَاھَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمروؓ کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چار باتین ہین جس شخص مین ہوون وہ چارون وہ شخص ہے منافق یعنی نفاق فی العمل رکھتا ہے اور وہ شخص کہ ہووے بیچ اوسکے ایک خصلت نفاق مین ہوگی بیچ اوسکے ایک خصلت نفاق سے یہانتک کہ چھوڑدے اوسکو جبکہ امانت سونپی جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب عہد کرے توڑے اور جب جھگڑے بدکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَالشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تُعِیْرُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَّاِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بیٹے عمرؓ کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال منافق کی مانند بکری کے ہے کہ خواہش لگتی ہے کہ کبھی اوس طرف کبھی اوس طرف دو ریوڑونکے بیچ پھرتی ہے درمیان دو ریوڑونکے میل کرے طرف اوسکے یکبار اور طرف اوسکے ایکبار روایت کی یہ مسلم نے **ف** ایسا ہی حال ہے منافقونکا کہ کبھی گروہ مسلمانون مین آتے ہین کبھی گروہ کفار مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** صَفْوَانَ ابْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ یَھُوْدِیٌّ لِصَاحِبِہٖ اِذْھَبْ بِنَا اِلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ فَقَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ اِنَّہٗ لَوْ سَمِعَکَ لَکَانَ لَہٗ اَرْبَعُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاہُ عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ بَیِّنٰتٍ روایت ہے صفوان بیٹے عسال کے سے کہا کہ کہا ایک یہودی نے واسطے یار اپنے کے چل ساتھ میرے طرف اس نبی کے پس کہا واسطے اوسکے یار اوسکے نے نہ کہ تو نبی تحقیق وہ اگر سنے گا کہنا تیرا البتہ ہونگی واسطے اوسکے چار آنکھین یعنے نہایت خوش ہونگے پس آئے دونون پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھے اونھون نے حضرتؐ سے نو احکام ظاہر **ف** مراد احکام سے جو کہ آگے مذکور فرمائے یا نو معجزے حضرت موسی علیہ السلام کے جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہین عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹڈیان اور جوئین اور مینڈک اور خون اور قحط اور کم ہونا میوون کا تفسیر مین مفصل مذکور ہین پس حضرتؐ نے بسبب اسکے کہ کلام اللہ مین مذکور ہین نہ ذکر کیے اور جو احکام ضرور تھے بیان فرمائے یا جواب اونکا دیا بعد اسکے یہ احکام فرمائے ہون راوی نے بسبب شہرت کے وہ نہین ذکر کیے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً یَا یَھُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارو اُس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہ لیجاؤ پاک شخص کو طرف حاکم کے یعنی بیگناہ پر بہتان باندھ کر قصد اُسکا حاکم کے آگے مت لیجاؤ تاکہ مارے اُسکو اور نہ جادو کرو اور نہ کھاؤ سیاج اور نہ تہمت کرو عورت پاکدامن کو اور نہ پیٹھ دو واسطے بھاگنے کے دن لڑائی کے یعنی جہاد مین کفار سے نہ بھاگو اور اوپر تمھارے خاص اے یہود واجب ہے یہ کہ نہ زیادتی کرو بیچ ہفتہ کے ف یعنی ہفتہ کو شکار نہ کرو کہ منع کیا ہے اللہ نے تمکو اس سے قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالَ إِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ کہا روایت کرنیوالے نے پس چوم لیے ہاتھ حضرتؐ کے اور پاؤن یہودیون نے اور کہا دونون نے گواہی دیتے ہین ہم تحقیق تم نبی ہو فرمایا کیا چیز منع کرتی ہے تمکو پیروی میری سے کہا اُن دونون نے تحقیق داؤدؑ نے دعا کی ہے رب اپنے سے کہ ہمیشہ رہے اولاد اُونکی مین سے نبی اور تحقیق ہم ڈرتے ہین اگر پیروی کرین تمھاری یہ کہ مار ڈالین ہمکو یہود روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف گواہی دیتے ہین ہم یعنے جانتے ہین تمھین نبی یہ گواہی بطور قبول کے نہ تھی بلکہ حال اپنے علم کا بیان کیا چنانچہ یہود نبی ہونا حضرتؐ کا اپنی کتابون سے جانتے تھے مگر بسبب خفاوت کے قبول نہیں کرتا تھا اور دعا کی ہے یعنی ضرور ہے کہ دعا اُنکی قبول ہوئی ہوگی پس البتہ کوئی پیغمبر اُنکے فرزندون مین سے ہوگا اور یہود تابع اُسکے ہونگے اور اُنکو غلبہ اور شوکت ہوگا پس ڈرتے ہین ہم کہ اگر تمھین ہم مانین تو وہ ہمین مار ڈالین گے یہ محض افترا یہود کا تھا ہرگز حضرتؑ داؤد علیہ السلام نے یہ دعا نہ کی تھی اور کیونکر ہو سکے یہ اونھون نے توریت اور زبور مین خود پڑھا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور دین اُنکا ناسخ سب دینونکا ہے وَعَنْ أَنَسٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ أُصُولِ الْإِيمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا نُكَفِّرُهُ بِذَنْبٍ وَلَا نُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین جڑ ایمانی یعنی اگر وہ نہون بنا ایمانی گڑ پکی بندھنا اوس شخص سے کہ کہا اوسنے لا الٰہ الا اللہ نہ کافر کہہ اوسکو بسبب گناہ کے اور نہ نکال تو اُسکو اسلام سے بسبب کسی کام کے ف نہ کافر کہہ بسبب گناہ کے یہ رد ہے خارجیونکا کہ وہ کہتے ہین مومن گناہ کرنیسے اگرچہ صغیرہ ہو کافر ہو جاتا ہے اور نہ نکال اسلام سے یہ رد معتزلہ کا ہے کہ وہ کہتے ہین بندہ گناہ کبیرہ کرنے سے اسلام سے نکلجاتا ہے اگرچہ کافر نہین ہوتا وہ ایک درجہ اور پیدا کرتے ہین کہ مرتکب کبیرہ کا نہ مومن ہے اور نہ کافر وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُذْ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الدَّجَّالَ اور جہاد جاری رہنے والا ہے جب سے بھیجا ہی مجکو اللہ نے یہانتک کہ قتل کرے آخر اس امت کے دجال کو ف پھر جو حاج جاتے تھے نکلینگے کوئی اُنکا مقابلہ نہین کر سکیگا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے فنا ہو جائین گے اور اونکے بعد کوئی کافر روے زمین پر نہین رہے گا پس حکم جہاد کا تمام ہو جائیگا لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ نہ موقوف کرے اُسکو ظلم ظالم کا یعنی جہاد کو اور نہ عدل عادل کا ف یعنی جائز نہین ہے ترک جہاد اگرچہ بادشاہ ظالم اور فاسق ہو بہر حال واجب ہی موافقت اوسکی اور نکلنا ساتھ اُسکے جہاد کے لیے اور عدل اگرچہ باعث اُن کا ہے لیکن واسطے بول بالا ہونے اسلام کے جاری ہی رہے وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور ایمان لانا ساتھ تقدیر کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی تیسری جڑ ایمان کی یہ ہے کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ عالم مین جاری ہوتا ہے اللہ کی قضا و قدر سے ہوتا ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ إِبْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ زنا کرتا ہے بندہ نکلجاتا ہی

اُس سے ایمان پس ہوتا ہے اور پسر اوسکے کے مانند سائبان کے پس جبکہ فارغ ہوتا ہے اُس عمل سے پھر آتا ہے طرف اُسکے ایمان اور ولایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** معاذ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ وَاِنْ اَمَرَاکَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ روایت ہے معاذؓ سے کہ کہا نصیحت کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دس باتون کے فرمایا نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کسی کو اور اگرچہ مارا جاوے اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر ماں باپ سے کی اور اگرچہ حکم کریں تجکو یہ کہ الگ ہو اہل اپنے سے اور مال اپنے سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو جانکر پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض جانکر پس تحقیق الگ ہوا اُس سے ذمہ خدا کا ف اگرچہ جلایا جاوے تو معاذؓ عمل اولیٰ پر کرتے تھے اسلیے انکو یہ فرمایا اور اور کو جائز بھی ہے کہ اس صورت مین کلمہ کفر کا زبان پر جاری کرلے اور دلمین ایمان رکھے اور الگ ہو اہل و مال اپنے سے یہ مبالغہ اور تاکید ہے اس باب مین اور واجب نہین اسسے نکلنا اوسطرح کے اور ذمہ خدا کا یعنے نہین باقی رہا خدا تعالیٰ کی امن مین دنیا مین بسبب مستحق ہونے تعزیر کے اور آخرت مین بسبب مستحق ہونے عذاب کے **وَلَا** تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَۃٍ وَاِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰہِ وَاِیَّاکَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ ھَلَکَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْھِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْھُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَاَخِفْھُمْ فِی اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور نہ پی تو شراب پس تحقیق یہ سر ہے تمام بُرائی کا اور بچ تو گناہ سے پس تحقیق ساتھ گناہ کے اوترتا ہے غضب اللہ کا اور بچ تو بھاگنے لڑائی کفار کے سے اور اگرچہ مرتے ہون لوگ اور جبوقت کہ پوہچے آدمیونکو موت یعنی بسبب وبا وغیرہ کے اور ہو تو بیچ اونکے پس ٹھیرا رہ اور خرچ کر اوپر کنبے اپنے کے مال موافق مقدور اپنے کے اور مت اوٹھا رکھ اونسے لاٹھی راپنی ادب کی یعنی اگر احتیاج ادب کی رکھتے ہین مار اگر ادب کے لیے اور ڈرا اونکو بیچ مقدمۂ اللہ کے یعنی نصیحت اور تعلیم کرتا رہ بیچ حکمون اور منع باتون خدا کے روایت کی یہ احمد نے ف اگرچہ مرتے ہون لوگ سیمین مبالغہ منظور ہے والّا وہ چند سے زیادہ اگر کافر ہون جائز ہے بھاگنا اور وبا سے بھاگنے کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک شہر مین وبا آوے وہانسے نکلے نہین اور اگر اور جاے ہے وہان آوے نہین اور بھاگنا اُس سے گناہ ہے جیسیکہ کفار کی لڑائی سے بھاگنا اور اگر یہ عتقاد کرے کہ بھاگنے سے بچونگا والّا مرجاؤنگا کافر ہوجاتا ہے نعوذ باللہ منہ **وَعَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ کَانَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَاِنَّمَا ھُوَ الْکُفْرُ اَوِ الْاِیْمَانُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا نہ تھا نفاق مگر بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آج کے دن نہین وہ مگر کفر یا ایمان روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی حضرتؐ کے زمانہ مین منافقونکو مسلمانون کے حکم مین رکھتے تھے اور پردہ پوشی کرتے تھے بسبب چند در چند مصلحتونکے اب وہ حکم نرہا اگر ظاہر ہوجاوے کہ یہ منافق ہے اُسکو قتل کرینگے اور احکام کفر کے اُسپر جاری کرینگے **بَابُ فِی الْوَسْوَسَۃِ** باب تیسرا بیچ وسوسہ کے ف مراد وسوسہ سے باتین دلکی اور شیطان کی ہین کہ باعث ہون کفر اور گناہ کی اور اچھی فکرونکو الہام کہتے ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہے ضروری اور اختیاری ضروری وہ ہے کہ ناگہان بے اختیار نفس مین آجاوے اُسکو ہاجس کہتے ہین پس یہ قسم معاف ہے اس امت مرحومہ سے اور سب پہلی امتونسے بھی پھر جب ٹھیرے اور خلجان ہووے دلمین اُسکو خاطر کہتے ہین وہ بھی اس امت سے معاف ہے اور اختیاری وہ ہے کہ وسوسہ دلمین پڑے اور باقی رہے اور دوام اور اصرار ہو اُسپر اور ہمیشہ دلمین خلجان کرے اور خواہش کرنے اُسکے کی ہووے اور لذت اور محبت اُسکی پیدا ہووے اس قسم کو

ہم کہتے ہین یہ بھی خاص اس امت مرحومہ سے معاف ہے ورنہ مواخذہ نہین اسپر اور بدون عمل کے نامۂ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کے اگر اپنے کو باز رکھے اُسکے مقابلہ مین نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک قسم اور ہے کہ اُسکا نام خزم ہے وہ ٹھیرائی بات نفس کی ہے اور خزم بالجزم ہے دل کا اُسپر کہ کوئی مانع اُس سے نہین ہے مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اُسکے نفس مین کچھ اُس سے کراہت و نفرت نہووے اگر سباب بالفعل موجود ہووے تو البتہ کرے اس قسم پر مواخذہ ہے لیکن مواخذہ فعل سے کم یعنی جبتک دل مین ہے کم گنہگار ہے اور جب اُسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا اور یہ تقسیم اُن افعال کی ہے کہ عضا سے واقع ہوتے ہین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ اُنکا آوے تو منقسم ان اقسام پر ہے اور جو متعلق دل کے ہین مثلاً بُرے عقیدے اور اعمال دل کے یعنی حسد وغیرہ اُسمین داخل نہین اُسکے ہمیشہ استمرار پر بھی مواخذہ ہوتا ہے کذا ذکر الفخر من شروح المشکوٰۃ والملا علی القاری **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے معاف کی اُمت میری سے وہ چیز کہ بطریق وسوسہ کے آتی ہے دل مین اُنکے جبتک کہ نہ عمل کرین ساتھ اُسکے یا نہ بولین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَا مَا یَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ یَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْتُّمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ آئے کئی آدمی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرتؐ سے تحقیق ہم پاتے ہین بیچ دلون اپنے کے وہ چیز کہ بُرا جانتا ہے ایک ہمارا یہ کہ زبان پر لاوے اُسکو فرمایا آیا تحقیق پایا تمنے اُسکو یعنی یہ طور ہوتا ہے اور بُرا جانتے ہو کہا اُنھون نے کہ البتہ فرمایا کہ یہ ظاہر ایمان ہے روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الشَّیْطَانُ اَحَدَكُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى یَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْیَنْتَهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آتا ہے شیطان ایک تمھارے کے پاس پس کہتا ہے کس نے پیدا کیا یہ کس نے پیدا کیا یعنی آسمان و زمین وغیرہ یہانتک کہ کہتا ہے کس نے پیدا کیا رب تیرے کو پس جب کہ پہنچے اسکو چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے اور باز رہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** غرض اِن وسوسون سے اُسکی یہ ہوتی ہے کہ غلطی اور کفر مین ڈالے اللہ قدیم پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہے اُسے کون پیدا کریگا اور باز رہے یعنی اِس خیال کو چھوڑ دے اور اور شغل مین مشغول ہو اور اُٹھنا مجلس سے اور بدلنا حالت کا بڑا تاثیر رکھتا ہے اسکے دفع مین اور اعلیٰ قسم پناہ چاہنے کی یہ ہے کہ مشغول ہو ساتھ ریاضت نفس کے اور پاک کرے دل کو تعلقات اور ماسوائے اللہ سے اور نری پناہ چاہنی زبان سے کافی نہین لیکن البتہ معدا سکا بھی ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى یُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ہینگے لوگ پوچھا چاہے کرتے یہانتک کہ کہا جاویگا یہ پیدا کی اللہ نے مخلوقات پس کس نے پیدا کیا اللہ کو پس جو شخص کہ پاوے اُسمین سے کچھ پس چاہیے کہ کہے ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے اور رسولون اُسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ایمان لایا مین اُس چیز پر کہ کہا اللہ تعالیٰ نے اور رسول اُسکے نے کہ وہ قدیم ہے اور ایک ہے پس وسواس سے دفع کیلیے بجاے اعوذ کے یہ پڑھے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِیْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِیْنُهٗ

مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر کہ معین کیا گیا ہے ساتھ اُسکے ہمنشین اُسکا جنون سے اور ہمنشین اُسکا فرشتون سے عرض کیا صحابہ نے اور تمھارے لیے بھی یا رسول اللہ یعنی ہمنشین جنون سے فرمایا کہ ہان میرے لیے بھی لیکن اللہ نے مدد کی مجکو اوپر اُسکے پس مین سلامت رہتا ہون یعنی اُسکے شر اور آفت اور وسواس سے اور وہ تابعدار میرے ہے پس نہین حکم کرتا مجکو مگر ساتھ بھلائی کے روایت کی اِسکو مسلم نے ف سرے حدیث کا یہ مطلب ہے کہ ہر آدمی کے دو مصاحب ہین ایک جن کہ بُری باتین بتاتا ہے اور بُرے وسوسہ ڈالتا ہے نام اُسکا وسواس ہے اور دوسرا فرشتہ کہ اچھی باتین سکھاتا ہے اور بھلائی الہام کرتا ہے نام اُسکا ملہم ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہے آدمی سے جگہ جاری ہونے خون کے یعنی کمال قدرت رکھتا ہے اُسکے بہکانے پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطٰنُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطٰنِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بیٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر چھوتا ہے اُسکو شیطان جسوقت پیدا کیا جاتا ہے یعنی اِس طرح اُنگلی کو کہ تین مارتا ہے کہ وہ بیٹا پاتا ہے پس آواز کرتا ہے بلند بسبب چھونے شیطان کے یعنی روتا ہے چلاکر سوائے مریم کے اور بیٹے اُنکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بات بسبب دعا قبول ہونے والدہ حضرت مریم کے ہوئی کہ کلام مین مذکور ہے وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چلّانا لڑکے کا وقت پیدا ہونے اُسکے کے سبب جو لگنے شیطان کے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِّنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْٓءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيْٓءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الْاَعْمَشُ اُرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان رکھتا ہے تخت اپنا پانی پر یعنی سمندر پر پھر بھیجتا ہے فوجین اپنی کہ گمراہ کرین آدمیون کو پس بہت نزدیک اُس لشکر کا ابلیس سے باعتبار مرتبہ کے جو بڑا اُنکا ہو گمراہ کرنے مین آتا ہے ایک لشکری اُنکا پس کہتا ہے کیا مین نے ایسا اور ایسا پھر کہتا ہے ابلیس کیا تو نے کچھ فرمایا حضرتؐ نے پھر آتا ہے ایک لشکری اُنکا پس کہتا ہے نہین چھوڑا مین نے اُسکو یہانتک کہ جُدائی ڈلوادی درمیان اُسکے اور درمیان عورت اُسکی کے فرمایا حضرتؐ نے پس نزدیک کرتا ہے اُسکو اپنے سے پھر کہتا ہے اچھا ہے تو کہا اعمش نے کہ راوی حدیث کا ہے گمان کرتا ہون مین جابر کو کہ کہا پس گلے سے لگاتا ہے اُسکو روایت کی یہ مسلم نے ف مراد جدائی سے طلاق بائن ہے تا عورت خاوند پر حرام ہو جاوے اور صحبت کرے تو حرام ہو اور فرزند حرام زادے پیدا ہون پس اولاد زنا کی روسے زمین پر بہت ہو اور فساد و گناہ کرین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اٰيَسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان مایوس ہوا اس سے کہ بندگی کرین اُسکو نمازی پیچ

جزیرہ عرب کے ولیکن بیچ ورغلانے کے ہے درمیان اُنکے یعنی جنگ وجدل کرواتا ہے آپس مین روایت کی یہ مسلم نے ف بندگی شیطان سے مراد ہے پوجنا بتون کا اور مصلی یعنی مومن پس حضرت کے بعد اگرچہ بعضے فرقے مرتد ہوئے لیکن بت پرست نہ تھے **الفصل الثانی** وفصل دوسری **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل فقال ان احدث نفسی بالشیء لان اکون حممۃ احب الی من ان اتکلم بہ قال الحمد للہ الذی رد کیدہ الی الوسوسۃ رواہ ابوداؤد روایت ہے بیٹے عباسؓ کے سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا اُنکے پاس ایک شخص پس کہا تحقیق مین پاتا ہون دل اپنے مین ایک چیز یعنی وسوسہ البتہ یہ کہ ہو جاؤن مین کوئلا بہت بہتر ہے طرف میرے اس سے کہ بولو نہین ساتھ اُسکے یعنی نہایت بُری ہے وہ بات فرمایا حمد ہے واسطے اللہ کے وہ اللہ کہ پھیر دیا امر اُسکے کو طرف وسوسہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی وسوسہ ہی دل مین رکھا اور بولنے اور عمل کرنے نہ پایا تو اسپر اور یہ تو معاف ہے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطان لمۃ بابن ادم وللملک لمۃ فاما لمۃ الشیطان فایعاد بالشر وتکذیب بالحق واما لمۃ الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد اللہ ومن وجد الاخری فلیتعوذ باللہ من الشیطن ثم قرأ الشیطن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے شیطان کے تصرف ہے ساتھ بیٹے آدم کے اور واسطے فرشتے کے تصرف ہے پس لے پر تصرف شیطان کے پس وعدہ دینا ہے ساتھ بُرائی کے اور جھٹلانا ہے ساتھ حق کے یعنی ساتھ توحید و نبوت وغیرہ کے اور لے پر تصرف فرشتہ کا پس وعدہ دینا ہے ساتھ نیکی کے اور تصدیق کرنا ساتھ حق کے پس جو کوئی پاوے اُسکو یعنی وعدہ نیکی کو پس جانے کہ تحقیق یہ طرف سے اللہ کے ہے پس چاہیے کہ حمد کرے اللہ کو اور جو شخص کہ پاوے دوسرا یعنی شیطان کی طرف سے پس پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان سے پھر پڑھے یہ آیت شیطان وعدہ دیتا ہے تمکو فقر کا اور حکم کرتا ہے تمکو ساتھ گناہون کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف شیطان وعدہ دیتا ہے کہ اگر بھلائی کی تو بُرائی مین گرفتار ہوگا مثلاً اگر توکل خدا پر کیا تو نے اور عبادت اُسکی کی تو محتاجگی اور خواری مین مبتلا ہوگا **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ھذا اللہ خلق الخلق فمن خلق اللہ فاذا قالوا ذلک فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطن الرجیم رواہ ابوداؤد وسند حدیث عمرو بن الاحوص فی باب خطبۃ یوم النحر ان شاء اللہ تعالیٰ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ رہینگے لوگ پوچھا پاچھی کرتے یہانتک کہ کہا جاویگا یہ پیدا کی ہے اللہ نے مخلوق پس کس نے پیدا کیا اللہ کو پس جو وقت کہین یہ پس کہو اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ جنا اور نہ جنایا گیا اور نہین واسطے اُسکے برابر کوئی پھر تف کرے بائین طرف تین بار اور پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان راندہ گئے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور البتہ ذکر کرینگے ہم حدیث عمرو بن الاحوص کی بیچ باب خطبۂ یوم النحر کے اگر چاہا اللہ نے ف یعنی مصابیح مین اسی باب مین مذکور ہے اور مین نے وہان ذکر کی ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یبرح الناس یتساءلون حتی یقولوا ھذا اللہ خلق کل شیء فمن خلق اللہ عز وجل رواہ البخاری ومسلم قال قال اللہ عز وجل ان امتک لا یزالون یقولون ما کذا ما کذا حتی یقولوا ھذا اللہ خلق الخلق فمن خلق اللہ عز وجل اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ پوچھا پاچھی کرتے

اُسمیں یہانتک کہ کہین گے یہ اللہ نے پیدا کی ہر چیز پس کس نے پیدا کیا اللہ کو کہ عزت والا ہے اور بزرگی والا روایت کی یہ بخاری نے اور پیچ روایت مسلم کے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے تحقیق اُمت تیری ہمیشہ کہتی رہیگی کیا ہے یہ کیا ہے یہ یہانتک کہ کہین گے یہ اللہ نے پیدا کی مخلوقات پس کس نے پیدا کیا اللہ عزت والے بزرگی والے کو **وعن** عثمان بن ابی العاص قال قلت یا رسول اللہ ان الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وبین قراءتی یلبسھا علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہ فتعوذ باللہ منہ واتفل علی یسارک ثلثا ففعلت ذلک فاذھبہ اللہ عنی رواہ مسلم اور روایت ہے عثمان بیٹے ابی العاص سے کہ کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق شیطان اوٹ ہوتا ہے درمیان میرے اور درمیان نماز میری کے اور درمیان قراءت میری کے شبہہ ڈالتا ہے اُسمیں مجھپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شیطان ہے کہا جاتا ہے اُسکو خنزب پس جسوقت معلوم کرے تو اُسکو پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے اُس سے اور تُف کر بائین طرف تین بار پس کیا مین نے پس دور کیا اُسکو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** القاسم بن محمد ان رجلا سالہ فقال انی اھم فی صلاتی فیکبر ذلک علی فقال لہ امض فی صلاتک فانہ لن یذھب ذلک عنک حتی تنصرف وانت تقول ما اتممت صلاتی رواہ مالک اور روایت ہے قاسم بیٹے محمد کے سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا اُنسے پس کہا تحقیق مین وہم کرتا ہون پیچ نماز اپنی کے یعنی یہ کہ درست نہین پڑھی اور رکعت رہ گئی پس گران ہوتا ہے یہ مجھپر پس کہا واسطے اُسکے گذر اچلا جا پیچ نماز اپنی کے یعنی تمام کر نماز اور شیطان کے وسوسہ پر خیال نکر پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نہ جاوے یہ تجھ سے یہان تک کہ پھرے تو نماز اپنی سے اور تو کہتا ہو کہ نہین پوری کی مین نے نماز اپنی روایت کی یہ مالک نے **ف** کہتا ہو یعنی کہے تو شیطان سے کہ ہان یون ہی صحیح نہین پوری پڑھی مین نے جس طرح تو کہتا ہے لیکن تیری بات نہین مانونگا اور نہین پھیرونگا نماز تیری پر کسی کے لیے یہ بڑی اصل ہے دفع شیطان کے لیے کہ اُسکے وسوسہ پر عمل کرے غرض اس مبالغہ سے یہ ہے کہ راہ وسوسہ کی بند کرے نہ یہ کہ عمل نادرست کرے اور سہولت رکھے سمین **باب الایمان بالقدر** یہ باب ہے پیچ بیان ایمان لانے کے ساتھ تقدیر کے **ف** قدر یعنی امور کہ حکم اور اندازہ کیے ہوئے اللہ کے ہین ایمان تقدیر پر لانا فرض و لازم ہے یعنی اعتقاد کرے کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنیوالا اعمال بندون کا ہے خواہ نیک ہون خواہ بد لکھے ہین لوح محفوظ مین پہلے انکے پیدا کرنے کے سب کچھ اُسی کے حکم و ارادہ سے ہوتا ہے لیکن ایمان و طاعات سے راضی ہے اور کفر و گناہ سے ناخوش اور تقدیر ایک بھید ہے بھیدون اللہ کے سے نہین مطلع کیا اُسپر ملک مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہین جائز ہے خوض و بحث کرنا اُسمین بطریق عقل کے بلکہ واجب ہے یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کی مخلوق اُنکو دو فوج فریق پیدا کیے ایک فرقہ جنت و یعین کے لیے ازراہ فضل کے اور ایک فرقہ دوزخ کے لیے ازراہ عدل کے ایک شخص نے حضرت علی سے پوچھا کہ خبر دو مجکو قدر سے کہا اُنھون نے بڑی راہ ہے نہ بیٹھو اُسمین پھر اُسنے یہی سوال کیا فرمایا گہرا دریا ہے مت داخل ہو اُسمین پھر یہی پوچھا فرمایا یہ بھید ہے اللہ کا پوشیدہ ہے تجھپر تفتیش کر اُسکی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عبد اللہ بن عمر وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ قال وکان عرشہ علی الماء رواہ مسلم روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھین اللہ نے تقدیرین مخلوقات کی پہلے پیدا کرنے آسمانون و زمین کے پچاس ہزار برس فرمایا اور تھا عرش اُسکا اوپر پانی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** لکھین اللہ نے یعنی ثابت کین لوح محفوظ مین ساتھ جاری کرنے قلم کے یا فرمایا فرشتون کو لکھنے کو اور مراد پچاس ہزار برس سے بہت مدت ہے اور تھا عرش پانی پر

یعنی پہلے پیدا ہونے آسمان وزمین کے کوئی چیز حائل نہ تھی پانی اور عرش میں ۱۲ ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شیء بقدر حتی العجز والکیس رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز ساتھ تقدیر کے ہے یہانتک کہ نادانی اور دانائی روایت کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتج آدم وموسی عند ربھما فحج آدم موسی قال موسی انت آدم الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملئکتہ واسکنک فی جنتہ ثم اھبطت الناس بخطیئتک الی الارض قال آدم انت موسی الذی اصطفاک اللہ برسالتہ وبکلامہ واعطاک الالواح فیھا تبیان کل شیء وقربک نجیا فبکم وجدت اللہ کتب التورٰۃ قبل ان اخلق قال موسی باربعین عاما قال آدم فھل وجدت فیھا وعصی آدم ربہ فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبہ اللہ علی ان اعملہ قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحج آدم موسی رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھگڑے آدمؑ اور موسیٰؑ نزدیک پروردگار اپنے کے یعنی عالم روحانی میں پھر غالب آئے آدمؑ موسیٰؑ پر کہا موسیٰ نے تم آدم ہو کہ پیدا کیا تمکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی بیچ تمھارے روح اپنی یعنی روح پیدا کی ہوئی اپنی اور سجدہ کروایا واسطے تمھارے فرشتون اپنے سے اور رکھا تمکو بیچ جنت اپنی کے پھر اُتارا تمنے آدمیون کو ساتھ گناہ اپنے کے طرف زمین کے یعنی اگر گناہ نہ کرتے کاہے کو زمین میں آتے اور اولاد یہاں پھیلتی کہا آدمؑ نے تم وہ موسیٰ ہو کہ برگزیدہ کیا تمکو اللہ نے ساتھ پیغامبری اپنی کے اور ساتھ کلام اپنے کے اور دین تمکو تختیان کہ بیچ اُنکے بیان ہے ہر چیز کا اور نزدیک کیا تمکو سرگوشی کرنے کر پس ساتھ کتنی مدت کے پایا تمنے اللہ کو کہ لکھی تورات پہلے پیدا ہونے میرے کے کہا موسیٰؑ نے چالیس برس پہلے کہا آدمؑ نے پس کیا پایا تو نے بیچ اُسکے مضمون اس آیت کا نافرمانی کی آدمؑ نے رب اپنے کی پس بہکا کہا کہان کہا آدمؑ نے کیا پھر ملامت کرتے ہو تم مجکو اوپر کہ کرونگین وہ عمل کہ لکھا ہے اُسکو اللہ نے مجپر کرنا اُسکا پہلے پیدا کرنے میرے کے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس غالب آئے آدمؑ موسیٰؑ پر روایت کی یہ مسلم نے **ف** زمرد کی تختیون پر تورات لکھی ہوئی اُتری تھی آسمانون سے ستر اونٹون پر لدی تھی اور مضمون تورات قدیم ہے لیکن تختیون پر یا غیر اُسکے چالیس برس پہلے پیدا ہونے حضرت آدمؑ کے لکھی گئی تھی اور یہ جھگڑا اس جہان کا نہین کہ جہان اعمال چھوڑنے درست نہین ہین بلکہ عالم علوی کا ہے کہ وہان قید تکلیف مین نہین **وعن** ابن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلھا وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلھا متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا حدیث کی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہین سچ کیے گئے تحقیق پیدائش ایک تمھارے کی یہ ہے کہ جمع کیا جاتا ہے بیچ پیٹ ماں اپنی کے چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفہ ہوتا ہے لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہے حرارت سے پھر ہوتا ہے خون جما ہوا مانند اسی کے یعنی چالیس دن پھر ہوتا ہے ٹکڑا گوشت کا مانند اسی کے

یعنی چالیس دن تک پھر بھیجتا ہے اللہ طرف اُسکے فرشتہ کو ساتھ چار باتون کے یعنی بعد ہدی گوشت پوست درست ہونیکے پس لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل اُسکا اور موت اُسکی اور روزی اُسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت ہونا اُسکا پھر پھونکی جاتی ہے بیچ اُسکے روح پس قسم ہے اُس ذات کی کہ نہین کوئی معبود سوائے اُسکے تحقیق ایک تمھارا البتہ کرتا ہے کام اہل بہشت کے یہان تک کہ نہین ہوتا درمیان اُس شخص کے اور درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہے پس غلبہ کرتی ہے اوپر اُسکے سرنوشت اُسکی پس کرتا ہے کام دوزخیون کے سے پس داخل ہوتا ہے دوزخ مین اور تحقیق ایک تمھارا البتہ کرتا ہے کام دوزخیون کے سے یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اُسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ بھر پس غلبہ کرتی ہے اُسپر سرنوشت اُسکی پس کرتا ہے کام بہشتیون کے سے پس داخل ہوتا ہے بہشت مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد یہ ہے کہ یہ بات کبھی نادر ہو جاتی ہے ولیکن غلبہ رحمت اُسکی کا مقتضی اسکا ہوا ہے کہ اکثر لوگ بُرائی سے بھلائی کیطرف پھرے ہین اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک اور یہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہے کہ مدار خاتمہ پر ہے اور اسمین رغبت دلائی ہمیشگی طاعات پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سے بچتا رہے اس ڈر سے کہ مبادا یہی دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو کیا خوب ہے یہ بات بخلاف بعضے لوگون کے کہ خبر قضا و قدر سُنکر انکار عمل کرتے ہین کہتے ہین کہ نیکبختی اور بدبختی اور داخل ہونا جنت و نار کا جب سب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضے صحابہ نے بھی جو مقصد اسکا نہ سمجھا یہی کہا حضرت نے جواب دیا کہ عمل کیے جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہے واسطے اُس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہے یعنی توقف کرنا تمھارا عمل مین اور انکار کرنا عمل کا بعد سُننے قضیہ قضا و قدر کے کچھ معنی نہین رکھتا کیونکہ امر و نہی شارع سے وارد ہوئی اور تکوقت سمجھنے اور خطاب کی دی اور تم مین قصد اور اختیار کہ ساتھ اُسکے عمل کر سکو پیدا کیا پس ضرور ہان کچھ بات ہوگی کہ بندون کو اُسکے لیے حکم کیا اور اُسنے طلب فعل کی کی اور ایک کام سے منع کیا والا امر و نہی کا اور بھیجنے پیغمبرون کا کچھ فائدہ ہی نہوا اگرچہ کنہ اس سرکی پوشیدہ ہے کہ نہین معلوم ہوتی اور بہت اسرار ہین کہ بندے کو اُسکی اطلاع نہین اور حقیقت مین کوئی عمل موقوف معلوم کرنے پر نہین وہ مالک الملک ہے اور جو کوئی اپنے ملک مین تصرف کرتا ہے ظلم نہین یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ یعنی جسکو چاہے عذاب کرے اور جسپر چاہے رحم کرے **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بیٹے سعد کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ کرتا ہے کام دوزخیون کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے بہشتیون مین سے اور کرتا ہے کام بہشتیون کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے دوزخیون مین سے اور نہین اعتبار عمل کا مگر ساتھ خاتمہ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكِ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا بلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف جنازہ ایک لڑکے کے انصار مین سے پس کہا مین نے اے رسول خدا کے خوشحالی ہے واسطے اس لڑکے کے کہ چڑیا ہے چڑیون بہشت کی سے نہین کی اسنے بُرائی اور نہین پونہچا اُسکو پس فرمایا حضرت نے کیا غیر اسکے اے عائشہ یعنی جزم نہ کر کہ بہشتی ہے بعد اُسکے بیان کی وجہ اُسکی کہ تحقیق اللہ نے پیدا کیا واسطے بہشت کے ایک لوگون کو کہ پیدا کیا اُنکو واسطے اُسی کے اور وہ بیچ پشتون باپون اپنے کے تھے اور پیدا کیا واسطے دوزخ کے کتنے اشخاص کو کہ پیدا کیا اُنکو واسطے اُسکے اور وہ بیچ پشتون باپون اپنے کے تھے روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر حدیث سے تو یہ معلوم ہوا کہ بہشت و دوزخ مین داخل ہونا موقوف عمل نیک اور بد پر نہین بلکہ محض ساتھ تقدیر الٰہی کے ہے اور اللہ نے بعضے بہشت کیلیے پیدا کیے خواہ عمل نیک کرین

یا نہیں اور بعضے دوزخ کے لیے پیدا کیے خواہ عمل بد کریں یا نہیں پس یہ لڑکا اگر دوزخ کے لیے پیدا ہوا ہے داخل ہوگا اُسمیں اگرچہ عمل بد نہیں کیا ہے تو لے عائشہؓ جزم کیوں کرتی ہے کہ وہ بہشتی ہے پس ظاہر تو یہ معنی ہیں جو معلوم ہوئے لیکن احادیث اور آیتوں اور اقوال علما سے کہ اتفاق رکھتے ہیں اُسپر ثابت ہوا ہے کہ لڑکے مسلمانوں کے بالاتفاق اور مشرکوں کے موافق قول صحیح تر کے داخل بہشت ہیں ہوں گے اور اس حدیث میں بسبب جزماً کہنے سے حضرت عائشہؓ کے حضرتؐ گویا ناخوش ہوئے کہ علم غیب پر حکم کرتی ہے اور صواب یہ ہے کہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی بعد اسکے مشرکوں کے لڑکوں کا حکم وحی سے معلوم ہوا ہوگا کہ بہشتی ہیں واللہ اعلم کذا ذکرہ الشیخ ش ح **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَۃِ ثُمَّ قَرَءَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تم میں سے کوئی مگر تحقیق لکھا گیا ٹھکانا اُسکا آگ میں یا ٹھکانا اُس کا بہشت میں یعنی معین ہو چکا ہے کہ دوزخی کون ہے اور بہشتی کون عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا نہ بھروسا کریں ہم اوپر لکھے ہوئے اپنے کے اور چھوڑ دیں عمل کرنے کو فرمایا عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہے واسطے اُس چیز کے کہ پیدا کیا گیا واسطے اُسکے لیکن جو شخص کہ ہوا اہل نیکبختی کا پس آسان کیا جاتا ہے واسطے عمل نیکبختی کے اور جو شخص ہوا اہل بدبختی سے پس آسان کیا جاتا ہے واسطے عمل بدبختی کے پھر پڑھی یہ آیت پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا جانا اچھی بات کو یعنی کلمہ کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** باقی آیت یہ ہے فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی یعنی پس مہیا کرینگے ہم اُسکو واسطے اُن اعمال کے کہ پونہچاوینگے اُسکو آسانی کو کہ داخل ہووے بہشت کا ہے اور جس نے بخل کیا اور بے پروا ہوا بسبب خواہشوں دنیا کے نفسوں جھوٹی کی سے اور تقوی نہ کیا اور جھٹلایا کلمہ توحید کو پس نزدیک ہے کہ مہیا کرینگے ہم اُسکو واسطے اُن اعمال کے کہ پونہچاوینگے دشواری کو کہ داخل ہووے دوزخ کا ہے پس حاصل حضرتؐ کے جواب کا یہ ہے کہ ہونا سابق قضا و قدر کا باعث ترک عمل کا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ حکم بوجہ کے امر و نہی کی اور بندوں پر بمقتضائے عبودیت کے فرمانبرداری کی لازم ہوئی اور عمل کو علامت سعادت و شقاوت کی کی اور یہ بھی داخل قضا و قدر کے ہے جسپر مقدر کیا کہ عمل کریگا کرتا ہے اور جسپر مقدر کیا کہ نہ کریگا نہیں کرتا اور ثواب و عذاب ایک تصرف ہے کہ اپنی ملک میں کرتا ہے بہرتقدیر یہ بات تمہاری کہ عمل کس لیے کریں خوب نہیں **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ حَظَّہٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَکَ ذٰلِکَ لَا مُحَالَۃَ فَزِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰی وَتَشْتَھِیْ وَالْفَرْجُ یُصَدِّقُ ذٰلِکَ وَیُکَذِّبُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ کُتِبَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ نَصِیْبُہٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِکٌ ذٰلِکَ لَا مُحَالَۃَ الْعَیْنَانِ زِنَاھُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاھُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاہُ الْکَلَامُ وَالْیَدُ زِنَاھَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاھَا الْخُطٰی وَالْقَلْبُ یَھْوٰی وَیَتَمَنّٰی وَیُصَدِّقُ ذٰلِکَ الْفَرْجُ وَیُکَذِّبُہٗ

اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے لکھا اوپر بیٹے آدم کے حصہ اُسکا زنا سے اور پونہچیگا اُسکو مقرر یعنی ضرور پس زنا آنکھ کا دیکھنا یعنی نظر حرام اور زنا زبان کا بولنا یعنی عورتوں نامحرم سے کلام شہوت انگیز کرنے اور جان آرزو کرتی ہے اور خواہش کرتی ہے اور شرمگاہ سچا کرتی ہے اسکو یا جھوٹا کرتی ہے اسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یہ ہے کہا لکھا گیا اوپر بیٹے آدم کے حصہ اُسکا زنا سے پاینوالا ہے اُسکو مقرر دونوں آنکھیں زنا اُنکا دیکھنا اور دونوں کان زنا اُن کا سُننا یعنی باتیں نامحرم کی

شہوت انگیز اور زبان زنا اُسکا بات کرنی اور ہاتھ زنا اُسکا پکڑنا یعنی مساس کرنا عورت سے اور پانوں زنا اُسکا چلنا یعنی بدکاری کے لیے اور دل خواہش کرتا ہے اور آرزو کرتا ہے اور سچا کرتی ہے اُسکو شرمگاہ اُسکی اور جھٹلاتی ہے اُسکو ف لکھا ہے حصہ اُسکا زنا سے مراد حصہ سے مقدمات زنا ہین یعنی خواہش زنا کی کرنی اور پانوں سے چلنا اُسکے لیے اور مُنہ سے اُسکا ذکر کرنا وغیر ذالک کہ انکو بھی زنا کہتے ہین مجازاً پس بعضے زنا حقیقی مین گرفتار ہوتے ہین اور بعضے مجازی مین جیسے کہ آگے فرمایا فزنا العین النظر غیر ذالک لیکن جسکو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے گویا یہ حکم باعتبار اکثر کے ہے اور شرمگاہ سچا کرتی ہے یا جھوٹا کرتی ہے یعنی اگر زنا کیا تو سترنے سچا کیا خواہش نفس اُسکی کو اور اطاعت کی اُسکی اور اگر نہ کیا تو جھٹلایا اور نہ اطاعت کی اُسکی کذا ذکر الشیخ والقاری **وعن** عمران بن حصین ان رجلین من مزینۃ قالا یا رسول اللہ ارأیت ما یعمل الناس الیوم ویکدحون فیہ اشیء قضی علیہم ومضی فیہم من قدر سبق او فیما یستقبلون بہ مما اتاھم بہ نبیھم وثبتت الحجۃ علیہم فقال لا بل شیء قضی علیہم ومضی فیہم وتصدیق ذالک فی کتاب اللہ عز وجل ونفس وما سواھا فالھمھا فجورھا وتقواھا رواہ مسلم اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ دو شخص مزینہ کے نے کہا اے رسول خدا کے خبر دو ہمکو اُس چیز کی کہ کرتے ہین لوگ آجکے دن یعنی دنیا مین اور محنت کھینچتے ہین سچ اُسکے یا ایک چیز ہے کہ مقدر کی گئی اوپر اُنکے اور گذری ہے سچ اُنکے تقدیر سے کہ ہو چکی ہے یا سچ اُس چیز کے کہ آگے ہونیوالی ہے اُس چیز سے کہ لایا ہے اُنکے پاس نبی اُنکا اور ثابت ہوئی دلیل اُنپر فرمایا نہین بلکہ ایک چیز ہے کہ مقدر ہو چکی اُنپر اور گذری اُنپر مطابق اسکے سچ کہا تب اللہ کے کہ عزت والا بزرگی والا ہے قسم ہے جان کی اور اُس ذات مبارک کی کہ برابر پیدا کیا اُسکو پس جی مین ڈالی بدکاری اُسکے اور پرہیزگاری اُسکے روایت کی یہ مسلم نے ف آگے ہونیوالی ہے یعنی یا یہ ایک چیز ہے کہ نہین مقدر ہوئی اُنپر ازل مین بلکہ وہ زمانۂ آیندہ مین ہونیوالی ہے کہ تو جو چاہتے ہین طرف عمل کے اور ارادہ کرتے ہین اُسکا بغیر اسکے کہ پہلے مقدر ہو اور ثابت ہوئی دلیل اوپر اُنکے ساتھ ظاہر ہونے صدق پیغمبر کے بسبب معجزہ کے یعنی کیا قضاء و قدر پہلے سے نہین ہے پیغمبر اب لیکر آئے ہین اور امر و نہی کی ہے اور لوگ اپنے اختیار سے آپ طاعات اور گناہ کرتے ہین جیسے کہ مذہب قدریون کا ہے یہ سوال کیا صحابہ نے آگے جواب مذکور ہے **وعن** ابی ھریرۃ قال قلت یا رسول اللہ انی رجل شاب وانا اخاف علی نفسی العنت ولا اجد ما اتزوج بہ النساء کأنہ یستأذنہ فی الاختصاء قال فسکت عنی ثم قلت مثل ذالک فسکت عنی ثم قلت مثل ذالک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ھریرۃ جف القلم علی اناثک فاختص علی ذالک او ذر رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ کہا مین نے نبی رسول خدا تحقیق مین مرد جوان ہون اور مین ڈرتا ہون اوپر نفس اپنے کے زنا سے اور نہین پاتا مین اُسقدر کہ نکاح کرون ساتھ اُسکے عورتون سے گویا کہ پروانگی مانگتے تھے حضرتؐ سے بیچ خوجہ ہونیکے کہا ابوہریرہؓ نے پس چُپ رہے حضرتؐ جواب میرے سے پھر کہا مین نے مانند اسکے پھر سکوت کیا جواب میرے سے پھر کہا مین نے مانند اسکے پھر سکوت کیا جواب میرے سے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوہریرہ خشک ہوا قلم اُس ساتھ اُس چیز کے کہ تو ملنا ہے پس خوجہ ہو تو اوپر اُسکے یا چھوڑ دے روایت کی یہ بخاری نے ف خشک ہونا قلم کا کنایہ ہے مقدر ہو چکنے سے اور فراغت پانے لکھنے کے سے حاصل یہ کہ جو کچھ بھلائی برائی ہوتی ہے روز ازل کی مقدر ہو چکی ہے ہو ویگی خصی ہو یا نہ ہو گویا یہین تہدید فرمائی اسپر کہ اسباب تدبیر کو مقابل تقدیر لانا اور تقدیر سے بھاگنا نہ چاہیے **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قلوب بنی ادم کلھا بین اصبعین من اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفہ کیف یشاء ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ سے عمرو کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دل بنی آدم کے سب درمیان دو انگلیون کے انگلیون رحمٰن کی سے ہین مانند دل ایک کے پھیرتا ہے اُسکو جسطرح چاہتا ہے یعنی وہ قادر ہے اوپر تصرف سب چیزونکے یک دفعہ پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بار خدایا پھیرنے والے دلون کے پھیر دلون ہمارے کو اوپر بندگی اپنی کے روایت کیا اسکو مسلم نے ف انگلیان رحمٰن کی تشابہات سے ہین علم سکا اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا چاہیے وہ پاک ہے انگلیون وغیرہ سے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ کَمَا تُنْتَجُ الْبَھِیْمَۃُ بَھِیْمَۃً جَمْعَاءَ ھَلْ تُحِسُّوْنَ فِیْھَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ یَقُوْلُ فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی پیدا کیا گیا مگر پیدا کیا جاتا ہے اوپر فطرت کے یعنی اوپر استعداد قبول کرنے دین و اسلام کے پس ماں باپ اسکے یہودی کر دیتے ہین اُسکو یا نصرانی کر دیتے ہین اُسکو یا مجوسی کر دیتے ہین اُسکو جیسا کہ بچہ دیتا ہے چارپایہ چارپایہ پورا کیا معلوم کرتے ہو بیچ اُسکے کچھ نقصان پھر پڑھی یہ آیت لازم پکڑو پیدائش خدا کی کو جو پیدا کیا ہے لوگونکو اوپر اُسکے نہین بدلنا واسطے پیدائش خدا کے یہ ہے دین درست روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کچھ نقصان یعنی خارج سے اگر کوئی آفت نہ پونہچے تو ویسا ہی رہنے لوگ کان وغیرہ کاٹ ڈالتے ہین پس ایسے ہی آدمی بسبب ماں باپ وغیرہ کے کافر ہو جاتا ہے والا مسلمان ہی رہے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّنَامَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ یُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّھَارِ وَعَمَلُ النَّھَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ حِجَابُہُ النُّوْرُ لَوْ کَشَفَہُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْھِہٖ مَا انْتَھٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ خطبہ فرمایا بیچ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پانچ باتونکے پس فرمایا تحقیق اللہ نہین سوتا اور نہین لائق اُسکو سونا پست کرتا ہے ترازو کو اور بلند کرتا ہے اُسکو اوٹھائے جاتے ہین طرف اُسکے عمل رات کے پہلے عمل دن کے سے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے سے پردہ اُسکا نور ہے اگر کھولدے اُسکو البتہ جلادین نور پاک ذات اُسکی کے جہانتک کہ پونہچے طرف اُسکے نگاہ اُسکی مخلوقات اُسکی سے روایت کیا اسکو مسلم نے ف پست و بلند کرنا ترازو کا مراد ہے یہ کہ کسی پر رزق تنگ کرتا ہے کسی پر فراخ اور بسبب گناہونکے بعضونکو ذلیل کرتا ہے اور بسبب توفیق طاعت کے بعضونکے پست بلند کرتا ہے پہلے عمل رات کے یعنی ہنوز روز نہین ہوا ہے اور عمل اوسمین واقع نہین ہوا ہے کہ رات کے عمل اوپر جاتے ہین اور رات نہین ہوتی کہ دنکے عمل اسیطرح جاتے ہین اوسمین مبالغہ بیان فرمایا جلدی عمل جانے مین وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُ اللّٰہِ مَلْئٰی لَا تَغِیْضُھَا نَفَقَۃٌ سَحَّاءُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ اَرَاَیْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَدِہٖ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ وَبِیَدِہِ الْمِیْزَانُ یَخْفِضُ وَیَرْفَعُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ یَمِیْنُ اللّٰہِ مَلْئٰی قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّاءُ لَا یَغِیْضُھَا شَیْءٌ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اللہ کا یعنی خزانہ اُسکا بھرا ہوا ہے نہین ناقص کرتا اُسکو خرچ کرنا ہمیشہ دینے والا ہے رات دن نہین کیا دیکھا تمنے کہ کسقدر خرچ کیا جب سے کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو پس تحقیق خرچ کرنے نے نہین کم کی وہ چیز کہ بیچ ہاتھ اُسکے کے ہے اور تھا عرش اُسکا اوپر پانی کے یعنی وقت پیدا کرنے آسمان و زمین کے اور اُسی کے ہاتھ مین ہے ترازو پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت مسلم کے ہے داہنا ہاتھ اللہ کا ہے بھرا ہوا کہا ابن نمیر نے بھرا ہے ہمیشہ دینے والا ہے نہین ناقص کرتی اُسکو

کوئی چیز زیادت اور نقصان ف ابن نمیر اُستاد ہیں مسلم کے اونکی روایت میں لفظ مُلْمَان کا بدلے مُلْمِی کے آیا ہے اور اور لفظوں میں بھی کچھ تقدیم و تاخیر ہے لیکن موافق لغت کے مُلْمِی ہی چاہیے **وَعَنْهُ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُن ہی سے کہا پوچھے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اولاد مشرکین سے فرمایا حضرت نے اللہ داناتر ہے ساتھ اُس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنیوالے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ بہشت میں داخل ہوتے ہیں یا دوزخ میں لیکن اولیٰ یہ ہے کہ توقف کرے یقیناً جانتی یا دوزخی نہ کہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اُكْتُبْ قَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبِ الْقَدَرَ فَكَتَبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا روایت ہے عُبادہ بیٹے صامت کیسے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول اُس چیز کا کہ پیدا کیا اللہ نے قلم ہے پس کہا واسطے اُسکے لکھ کہا اُسنے کیا لکھوں فرمایا لکھ تقدیر پس لکھی اُسنے جو چیز ہو چکی تھی یعنی زمانہ آنحضرتؐ تک اور وہ چیز کہ ہونیوالی ہے آیندہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے سند کر **وَعَنْ** مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ اِلَى الْاٰيَةِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ عَنْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِيْنِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِيْنِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مسلم بن یسار سے کہ کہا سوال کیے گئے عمر بن الخطابؓ اس آیت سے اور جب لیا پروردگار تیرے نے بنی آدم سے پیٹھوں اُنکی سے اولاد اُنکی کو آخر آیت تک کہا حضرت عمرؓ نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیے جاتے تھے تفسیر اس آیت سے پس فرمایا تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدمؑ کو پھیرا پیٹھ اُنکی پر داہنا ہاتھ اپنا پس نکالی اُسمیں سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا میں نے انکو واسطے بہشت کے اور ساتھ کام کرنے بہشتیوں کے کہ عمل کرتے ہیں پھر پھیرا پیٹھ اُنکی پر ہاتھ اپنا پس نکالی اُسمیں سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا میں نے انکو واسطے دوزخ کے اور ساتھ کام دوزخیوں کے کہ کرتے ہیں پس کہا ایک شخص نے پس کس واسطے ہے عمل کرنا اے رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جسوقت پیدا کرتا ہے بندہ کو واسطے جنت کے کام کراتا ہے اُس سے بہشتیوں کے سے یہانتک کہ مرتا ہے اوپر عمل کے عملوں بہشتیوں کے سے پس داخل کرتا ہے اُسکو بسبب اُسکے بہشت میں اور جسوقت کہ پیدا کیا کرتا ہے بندہ کو واسطے دوزخ کے کراتا ہے اُس سے کام دوزخیوں کے سے یہانتک کہ مرتا ہے اوپر عمل کے عملوں دوزخیوں کے سے پس داخل کرتا ہے اُسکو بسبب اُسکے دوزخ میں روایت کی یہ مالک ترمذی اور ابوداؤد نے ف پیٹھوں اُنکی سے اولاد اُنکی مثلاً حضرتؐ کی پیٹھ سے اولاد اُنکی نکالی اور اولاد کی پیٹھ سے اُنکی اولاد اسیطرح قیامت تک جو پیدا ہونگے نکالی اور باقی آیت یہ ہے **وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ** قَالَ **اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ** قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ اور گواہ کیا انکو جانوں اُنکی پر فرمایا اللہ نے

کیا نہیں ہوں میں رب تمہارا کہا اُنھوں نے ہاں گواہی دی ہمنے یہ گواہی اسلیے ہوئی کہ مبادا کہو دن قیامت کے ہم تھے اِس سے غافل اور دہنا ہاتھ اپنا یعنی فرشتہ کو دہنا ہاتھ پھیرنے کا حکم فرمایا یا دہنے ہاتھ سے مراد قوت اور قدرت ہے **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدیہ کتابان فقال اتدرون ما ھذان الکتابان قلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ھذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اھل الجنۃ واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی اٰخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ھذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اھل النار واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی اٰخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر قد فرغ منہ فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنۃ یختم لہ بعمل اھل الجنۃ وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم لہ بعمل اھل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ فنبذ ھما ثم قال فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر رواہ الترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہیچ ہاتھ اُنکے کے دو کتابین تھین پس فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہین یہ دونون کتابین کہا ہمنے نہین اے رسول خدا کے لیکن یہ کہ خود ہمکو پس فرمایا واسطے اُس چیز کے کہ ہیچ دہنے ہاتھ اُنکے کے تھی یہ ہے کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے ہیچ اسکے ہین نام بہشتیونکے اور نام باپون اُنکے کے اور قوم اُنکی کا پھر جمع کر دیا ہے آخر اُنکے کو یعنی بطور جمع بندی کے پس نہ زیادہ کیے جاتے ہین ہیچ اُنکے اور نہ کم کیے جاتے ہین اُنسے کبھی پھر فرمایا واسطے اُس کتاب کے کہ ہیچ بائین ہاتھ اُنکے کے تھی یہ ہے کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے ہیچ اسکے ہین نام دوزخیونکے اور نام باپون اُنکے کے اور قومون اُنکی کے پھر جمع کیا گیا آخر اُنکے کو پس نہ زیادہ کیے جاتے ہین ہیچ اُنکے اور نہ کم کیے جاتے ہین اُنمین سے کبھی پس کہا صحابیون اُنکے نے پس کسواسطے عمل کرنا ہے رسول خدا کے اگر ہے امر کہ تحقیق فراغت کی گئی اُسسے پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنی عمل اپنے ساتھ طریق حق کے اور نزدیکی ڈھونڈھو یعنی خدا سے پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہے واسطے اُسکے ساتھ کام بہشتیونکے اور اگرچہ کام کرے کسی طرح کے یعنی نیک ہون یا بد مدت عمر تین اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہے واسطے اُسکے ساتھ کام دوزخیونکے اور اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے پس رکھدیا اُن کتابون کو پھر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمہارا بندونسے یعنی حکم کر چکا ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین روایت کی یہ ترمذی نے **ف** رکھدیا کتابون کو یعنی پھینک کے بیچھے ڈالدین اس اشارہ کے لیے کہ یہ ایک امر ہے کہ فراغت کی گئی اُس سے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتابین صحابہ کو دکھادین لیکن مضمون اُنکا نہ معلوم کرایا اور بعضے کہتے ہین سمجھانیکے لیے بطور مثال کے فرمایا کذا ذکرہ القاری **وعن** ابی خزامۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارایت رقی نسترقیھا ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیھا ھل ترد من قدر اللہ شیئا قال ھی من قدر اللہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وروایت ہے ابو خزامہ سے کہ نقل ہے باپ اُسکے سے کہ کہا مینے اے رسول خدا کے خرد و محکو بیچ منتروں کے کہ پڑھواتے ہین ہم اُنکو اور دوا کے کہ دوا کرتے ہین ہم اُسکو اور بچاؤ کی چیز کہ بچتے ہین ہم اُسکو یعنی مانند سپر اور زرہ وغیرہ کے کیا پھیرتی ہین تقدیر اللہ کی سے کچھ فرمایا یہ چیزین تقدیر اللہ سے ہین روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جیسے اُسنے بیماری مقدر کی ہے دفع اُسکا دوا وغیرہ سے بھی مقدر کیا ہے اسباب خلاف تقدیر کے نہین اور جسنے دوا کی اور فائدہ نہوا تو جانے کہ شفا نہین مقدر تھی اور منتر یعنے جو چیزین کہ پڑھ کر دم کرتے ہین یا گلے مین یا بازو مین باندھتے ہین اور حکم اُسکا یہ ہے کہ اگر ساتھ قرآن اور دعاؤن حدیث کے ہو یا ساتھ

اسما اور صفات الٰہی کے ہو اور موثر حقیقی نہ جانے انکو درست ہے والا حرام کذا ذکر القاری **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ وَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰی كَاَنَّمَا فُقِئَ فِیْ وَجْنَتَیْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَیْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَیْكُمْ اَلَّا تَنَازَعُوْا فِیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَهْ نَحْوَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا نکلے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کرتے تھے بیچ قدر کے پس غصہ ہوئے حضرتؐ یہانتک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک یہانتک کہ گویا نچوڑے گئے ہین بیچ رخسار کے آنحضرتؐ کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھ اسکے بھیجے گئے ہو تم یا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہو مین طرف تمھارے سوائے اسکے نہین کہ ہلاک ہوے وہ لوگ تھے پہلے تم سے اُسوقت کہ بحثنے لگے بیچ اس امر کے قسم دیتا ہو مین اوپر تمھارے پھر قسم دیتا ہون اوپر تمھارے اسبات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کیا باپ اپنے سے اُسنے دادا اپنے سے **ف** بحث کرتے تھے ہم بیچ قدر کے یعنی بعضے کہتے تھے کہ اگر سب کچھ اللہ کی تقدیر ہی سے ہے تو ثواب اور عذاب کیون ہے جیسیکہ متزلہ کہتے ہین اور بعضے کہتے تھے کہ کیا حکمت ہے اسمین کہ بعضے جنتی ہوین بعضے ناری اور بعضے کہتے تھے یہ اسلیے ہے کہ انکو کچھ اختیار دیا ہے کرنے نہ کرنے کا اور بعضے کہتے تھے کسنے یہ اختیار دیا اسطرح کے کلام کر رہے تھے کیا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہو مین یعنی تمکو حکم طاعت و عبادت کا کیا اور مجبور اُسکے پونہچانے کو بھیجا بحث کرنی اسمین کہان آئی ہے وہ تو ایک بھید ہے اُسکا علم اُسی کو سونپو اور عمل مین مشغول ہو اور راضی ہو اُسکی تقدیر پر آو بیان اخیر حدیث کا یہ ہے کہ شعیبؒ یہ حدیث اپنے دادا سے نقل کی نام دادا اُسکے کا عبداللہ بن عمرو ہے اور ضمیر عن ابیہ کی پھرتی ہے طرف عمرو بن شعیب کے اور نسب شعیب کا اسطرح سے ہے کہ شعیب بن محمد ابن عبداللہ بن عمرو بن العاص جدہ کی ضمیر عمرو کی طرف نہین پھرتی ہے شعیب کی طرف پھرتی ہے اسواسطے کہ جد عمرو کا کہ نام اُسکا محمد ہے اُس سے روایت ہی نہین مراد جدہ سے جد شعیب کا ہے اُسکا نام عبداللہ ہے اُس سے حدیثین نقل ہین یہ اسلیے لکھا ہے کہ اور جا اسطرح کی عبارت مین جدہ کی ضمیر پہلے ہی نام کیطرف پھرتی ہے یہان خلاف اُسکے ہے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ فَمِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہ سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدمؑ کو ایک مٹھی سے کہ لیا تھا اُسکو سب طرح کی زمین مین سے یعنی عزرائیلؑ کو حکم فرمایا مٹھی بھر لانیکا پس پیدا ہوئی اولاد آدمؑ کی موافق زمین کے بعضے اُنمین سے سُرخ اور بعضے سفید اور بعضے سیاہ اور بعضے بیچ مین اسکے اور بعضے نرم خو اور بعضے سخت خو اور بعضے ناپاک اور بعضے پاک روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰی عَلَیْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا سُنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کی خلقت اپنی یعنی جن و انس بیچ اندھیرے کے پس ڈالا اوپر اُسکے اپنا کچھ نور پس جسکو پونہچا اُس نور مین سے اُسنے راہ پائی اور جسکو نہ پونہچا وہ نور گمراہ ہوا پس اسواسطے کہتا ہون مین خشک ہوا قلم اوپر علم اللہ کے یعنی اُسکی تقدیر مین تغیر و تبدیل نہین روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** بیچ اندھیرے کے یعنی گرفتار ہے

نفس امارہ مین کہ اُسکی جبلت مین بُری خواہشین اور غفلت رکھی ہے اور نور سے مراد نور ایمان اور معرفت اور طاعت و احسان کا ہے **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ امنا بک وبما جئت بہ فھل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبھا کیف یشاء رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت یہ فرماتے لے پھیرنیوالے دلون کے ثابت رکھ دل میرکیو اوپر دین اپنے کے پس کہا مین نے اے نبی اللہ کے ایمان لائے ہم ساتھ تمھارے اور ساتھ اُس چیز کے کہ لائے تم اُسکو یعنی کتاب و سنت پس کیا اب بھی ڈرتے ہو تم اوپر ہمارے کہا کہا ن تحقیق دل درمیان دو انگلیون کے ہے اوگلیون اللہ کی سے یعنی بیچ تصرف و قدرت الٰہی کے ہین پھیرتا ہے اُنکو جسطرح چاہتا ہے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کیا ڈرتے ہو اوپر ہمارے یعنی آپ تو معصوم ہین گناہون سے ہمارے ہی لیے یہ دعا کرتے ہین تاہم سیکھین پس کیا ڈرتے ہین آپ ہم پر **وعن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبھا الریح ظھرا لبطن رواہ احمد اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال دل کی مانند پر کے ہے بیچ زمین میدانکے کہ پھیرتی ہین اُسکو ہوائین پیٹھ سے طرف پیٹ کے روایت کی یہ احمد نے **ف** یعنی اسی طرح دل بھلائی سے بُرائی کی طرف اور برائی سے بھلائی کیطرف پھرتے ہین **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت وبالبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مومن ہوتا کوئی بندہ یہانتک کہ ایمان لاوے ساتھ چار چیزون کے گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون بھیجا ہے مجکو ساتھ حق کے اور ایمان لاوے ساتھ مرنیکے اور اُٹھنے کے پیچھے مرنیکے اور ایمان لاوے ساتھ تقدیر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ایمان لاوے ساتھ مرنیکے یعنی ساتھ فنا ہونے دنیا کے یا مراد یہ ہے کہ اعتقاد کرے ساتھ موت کے کہ بحکم الٰہی ہے نہ بسبب فساد مزاج کے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لھما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فرقے ہین اُمت میری سے کہ نہین واسطے اُنکے بیچ اسلام کے کچھ حصہ ایک تو مرجئہ ہے اور ایک قدریہ ہے **ف** مراد مرجئہ سے فرقہ جبریہ ہے کہ قائل نہین اسباب کے کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندے کے ایسا ہی جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کے یعنی پتھر اور لکڑی اور روڑا یعنی جسوقت پھینکیے اور لونڈا بھاگتا چلا جاوے اُسکو اپنے پھینکنے اور لونڈے مین اسطرح بندے کو اپنے کامون مین کچھ دخل نہین محض بے اختیار ہے اور مراد قدریہ سے وہ ہے کہ منکر تقدیر کے ہین یعنے فعل بندون کے پیدا کیے ہوئے انکی قدرت سے ہین اسکی قدرت سے نہین اسطرح کی تقدیر کے انکا کہنے والے کو قدریہ کہتے ہین اومین معتزلہ بھی داخل ہین اور رافضی بھی اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونون فرقہ کافر ہین لیکن قول مختار علماء کا یہ ہے کہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہ بھی تمسک کرتے ہین کتاب و سنت کرا ور تاویل کرکر کفر سے اپنے کو بچاتے ہین پس یہ حدیث زجر اور شدت کے لیے ہے اور بعضون نے اس حدیث کی صحت مین بھی کلام کیا ہے یہ مضمون ترجمہ حضرت شیخ کے مین ہے لیکن محققین کے نزدیک حکم کفر کا ہے ان فرقون کے لیے بعد اسکے اختلاف ہے کہ کفر انکا ذاتی ہے یا کفر ارتدادی کذا قال استاذی **وعن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف ومسخ وذلک فی المکذبین بالقدر رواہ ابوداود وروی الترمذی نحوہ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا بیچ امت میری کے زمین میں دھنس جانا اور صورت بدل جانا اور یہ ہوگا بیچ ان لوگونکے کہ جھٹلانے والے ہین تقدیر کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے ف یہ بات اخیر زمانہ مین ہوگی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اگر خسف و مسخ واقع ہونگے میری امت مین تو اس فرقہ مین ہونگے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَيَّتْ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اُن ہی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ کا مجوس ہین اس امت کے اگر مریض ہون پس عیادت کرو اُنکی اور اگر مرین پس نہ حاضر ہو اُنکے جنازہ پر روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف یعنی انکے حق مین رعایت حقوق اسلام کی نہ کرو نہ جیتے نہ مرے پر پس جو علما اُنکو کافر کہتے ہین وہ تو منع ہی کرتے ہین اور جو فاسق کہتے ہین وہ جائز رکھتے ہین اور حدیث کو حمل کرتے ہین زجر و تغلیظ پر اور بُرائی بیان کرنے اعتقاد انکے پر یہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نے لکھا ہے لیکن محققین کے نزدیک یہی بات حق ہے کہ انکی عیادت وغیرہ نہ کرے جتنا ہو سکے بچے انکے خلط رکھنے سے کذا قال وستاذی اور مجوس ایک فرقہ ہے آتش پرست ثابت کرتے ہین دو آلہ یعنی ایک آخر کا اور ایک شر کا خیر کے آلہ کو کہتے ہین یزدان اور شر کے آلہ کو کہتے ہین اہرمن یعنی شیطان پس جیسے مجوس قائل ہین دو آلہ کے اسیطرح قدریہ قائل ہین بہت سے خالقونکے یعنی جتنے فعل بندے کرتے ہین خالق اون فعلونکے ہین **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سے اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اُنکے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف ہمنشینی کرو یعنی محبت نہ کرو اونسے کیونکہ بیٹھنا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہے پس معنے یہ ہین کہ انس اور تعظیم سے ہمنشینی اُنکی نہ کرو اسلیے کہ اعتقاد بد اُنکے اعتقاد بد اُنکے عملونکی تاثیر کرے گی تمہارے دلونمین اور عملون تمہارے مین اور معنی لا تفاتحوھم کے بعضون نے یہ بھی کہے ہین کہ ابتدا ساتھ سلام و کلام کے اُنسے نہ کرو **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ اَلزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ طرح کے شخص ہین لعنت کرتا ہون مین انکو لعنت کی اُنکو اللہ نے اور جو نبی ہے مستجاب الدعوات ہے ایک تو وہ کہ زیادہ کرے بیچ کتاب اللہ کے اور دوسرا فرقہ کہ وہ جھٹلاوے تقدیر الٰہی کو اور تیسرے وہ ہے کہ غالب ہو جاوے ساتھ زبردستی کے کہ عزت دے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے اور چوتھا وہ ہے کہ حلال کرے بیچ حرام اللہ کے اور پانچوان وہ ہے کہ حلال جانے اولاد میری سے اُس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے اور چھٹا وہ شخص ہے کہ چھوڑ دیا سنت میری کو روایت کی یہ بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور رزین نے بیچ کتاب اپنی کے ف لعنت کی اُنکو اللہ نے گویا کسی نے پوچھا کہ آپ کیون لعنت کرتے ہین فرمایا اسلیے کہ لعنت کی اللہ نے اور جملہ کل نبی یجاب کا جملہ معترضہ ہے یعنی کلام علماء واسطے تاکید لعنت کے اور زیادہ کرنا بیچ کتاب اللہ کے یہ کہ لفظ بڑھاوے یا اسطرح سے بیان کرے کہ معنی مخالف ہون اللہ کے حکم کے اور مراد مستلط سے بادشاہ اور حاکم ظالم ہین کہ ساتھ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنے کے کافرون اور فاسقون اور جاہلون کو عزیز رکھتے ہین اور مسلمانون اور صالحون اور عالمون کو ذلیل کرتے ہین اور حلال کرے بیچ حرام اللہ کے یعنی مکہ مین جن کا موں کو منع فرمایا ہے مانند شکار کرنیکے اور کاٹنے

درخت کے اور داخل ہونیکے بغیر احرام کے یہ کام اُس جگہ کرنے لگے اور حلال جانے اولاد میری سے اُس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے یعنی ایذا دینی اولاد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اور تعظیم نکرنی اُنکی کو حلال جانے اُسپر بھی لعنت ہے یا مراد اس سے یہ ہے کہ میری اولاد ہو کر جس چیز کو اللہ نے حرام فرمایا ہے اُسکو کرنے لگے حلال جانکر امین تنبیہ ہے واسطے سید ونکے کہ حضرتؐ کی اولاد ہو کر خدا کے گناہ نکرین یعنی انکو اللہ کے گناہ کرنے مین زیادہ ترڈر ہے اور چھوڑدیا سنت میری کو جو ازراہ کسالت کے سنت کو چھوڑدے تو وہ گنہگار ہے اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چھوڑدے تو وہ کافر ہے اور لعنت مین دونون گنے جاتے ہین لیکن اول زجراً اور ثانی عقوبۃً اور دوسرا حقیقۃً اور اگر احیانا سنت ترک ہو گنہگار نہین ہوتا مگر برا یہ بھی ہے کذا ذکر القاری والشیخ اور سُنا مین نے مولانا اسحٰقؒ سے کہ یہ وعید بیچ ترک کرنے سنن ہدی یعنی سنت موکدہ کے ہے **وعن** مطرف بن عبداللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیہا حاجۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی مطرف بن عبداللہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کرتا ہے اللہ واسطے بندیکے مرنا بیچ ایک زمین کے گردانتا ہے واسطے اُسکے طرف اُس زمین کے حاجت یعنی تا اُس کام کے لیے جاوے اور مرے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ دار بقی المؤمنین قال من ابائہم قلت یا رسول اللہ بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین قلت فدار بقی المشرکین قال من ابائہم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین رواہ ابوداؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ رضؓ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ اولاد مسلمانون کی کیا ہے حکم اُنکا فرمایا تابع ہین اپنے باپونکے یعنی بہشت مین ہین اُنکے ساتھ پھر کہا مین نے اے رسول خدا کے بغیر عمل کیے فرمایا اللہ دانا تر ہے ساتھ اُس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے کہا مین نے پس اولاد مشرکونکی فرمایا یہ بھی تابع ہین اپنے باپونکے کہا مین نے بغیر عمل کیے فرمایا اللہ دانا تر ہے ساتھ اُس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** مومنونکی اولاد کے حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو یہ اشارہ ہے قضا و قدر پر جب حضرت عائشہ رضؓ نے تعجب کیا کہ بے عمل بہشت مین کیونکر جاوینگے تو فرمایا کہ تعجب مت کر کیونکہ لڑکونکو اگرچہ بالفعل کا عمل نہین ہے لیکن یہ علم الٰہی مین ہون اور مشرکونکی اولاد کے حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو رشتی نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ وہ تابع ہین باپونکے دنیا مین اور آخرت کا امر اُنکا سپرد ہے طرف علم الٰہی کے **وعن** ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوائدۃ والموءودۃ فی النار رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑنیوالی اور جسکو گاڑا دونون دوزخین روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** مراد گاڑنیوالی سے وہ ہے کہ جنے گاڑا مانند دائی کے اور نوکر جاکر کے اور مراد موؤدہ سے وہ ہے کہ جنکے حکم سے گاڑی یعنی وہ جننے والی اور یا مراد موؤدہ سے وہ ہے کہ جسنے گاڑا مطابق پہلی حدیث کے یعنی باپ اُسکے تھے دوزخی چھوٹی اولاد جو مری وہ بھی دوزخی ہوئی **الفصل الثالث** **فصل تیسری** **عن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ رواہ احمد روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل فارغ ہوا طرف ہر بندیکے مخلوقات اپنی سے پانچ چیز ون سے یعنی اجل اُسکی سے اور عمل اُسکے سے اور جگہ رہنے اُسکے سے اور جگہ پھرنے اُسکے سے اور رزق اُسکے سے روایت کی یہ احمد نے **ف** فارغ ہوا یعنی یہ پانچ چیزین مقدر کر چکا روز ازل کے اب تغیر تبدیل نہین ہو سکتی اجل یعنی مدت عمر کتنی ہے اور عمل کہ کام نیک و بد کیا کیا ہونگے اسکے بعد جو دو لفظ بین ظاہر ہین معنی اُنکے یا پنجوین رزق لکھ چکا یعنی حلال کھاوے گا یا حرام تھوڑا یا بہت یا مراد رزق سے جو کچھ بندہ کو پہنچے قسم نفع سے **وعن** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تکلم فی شیء من القدر سئل عن ذلک

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ یَتَکَلَّمْ فِیْہِ لَمْ یُسْئَلْ عَنْہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کلام کرے کچھ بیچ تقدیر کے پوچھا جاویگا اُس سے دن قیامت کے اور جسنے نہ کلام کیا بیچ اُسکے نہ پوچھا جاویگا اُس سے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف مقصود منع ہے خوض کرنیسے مسئلۂ قضا و قدر مین یعنی کچھ فائدہ نہین اسکے کلام کرنے مین سوا پرسش اور عتاب کے روز قیامت کو پس بہتر یہ ہے کہ ایمان اسپر لاوین اور سکوت کرکر عمل مین مشغول رہین وَعَنِ ابْنِ الدَّیْلَمِیِّ قَالَ اَتَیْتُ اُبَیَّ ابْنَ کَعْبٍ فَقُلْتُ لَہٗ قَدْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ شَیْءٌ مِّنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِیْ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّذْہِبَہٗ مِنْ قَلْبِیْ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰہَ عَذَّبَ اَھْلَ سَمٰوٰتِہٖ وَاَھْلَ اَرْضِہٖ عَذَّبَھُمْ وَھُوَ غَیْرُ ظَالِمٍ لَّھُمْ وَلَوْ رَحِمَھُمْ کَانَتْ رَحْمَتُہٗ خَیْرًا لَّھُمْ مِنْ اَعْمَالِھِمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا قَبِلَہُ اللّٰہُ مِنْکَ حَتّٰی تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ لِّیُخْطِئَکَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَکَ لَمْ یَکُنْ لِّیُصِیْبَکَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ ھٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اَتَیْتُ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن دیلمی سے کہا اونھون نے آیا مین ابی بن کعب کے پاس کہ پیدا ہوا ہے دل میرے شبہہ تقدیر سے یعنی یہ کہ اگر سب تقدیر سے ہے امر و نہی اور ثواب و عذاب کیون ہے پس حدیث بیان کرو مجھسے شاید اللہ دور کرے شبہہ کو دل میرے سے پس کہا اونھون نے اگر تحقیق اللہ تعالی عذاب کرے آسمان والون کو اور زمین والونکو عذاب کرے اُنکو اور وہ نہین ظلم کرنیوالا واسطے اُنکے یعنی وہ کتنا ہی عذاب کرے آسمان زمین والونپہ ظالم نہین کہلاتا اور اگر رحمت کرے اُنکو ہوگی رحمت اُسکی بہتر واسطے اُنکے عملون اُنکے سے اور اگر خرچ کرے تو مانند اُحد کے سونا بیچ راہ خدا کے نہین قبول کریگا اللہ تجھسے یہانتک کہ ایمان لاوے تو ساتھ تقدیر کے اور جان تو یہ کہ جو چیز کہ پونہچی تجکو نہ تھی کہ خطا کرتی تجھسے اور تحقیق جس چیز نے کہ خطا کی تجھسے نہ تھی کہ پونہچتی تجکو اور اگر مرے تو اوپر غیر اسکے کے یعنی بغیر ایمانکے تقدیر پر البتہ داخل ہوگا تو آگ مین کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین عبد اللہ بن مسعودؓ پاس پس کہا مانند اسی کے کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین حذیفہ بن یمان کے پاس پس کہا اونھون نے مانند اسی کے پھر آیا مین زید بن ثابتؓ کے پاس پس حدیث کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف حاصل جملہ اَنَّ مَا اَصَابَکَ کا لِیُصِیْبَکَ کا یہ ہے کہ پس جو کچھ پونہچے تجکو نہ تھا کہ تو کہ میری سعی اور کوشش سے پونہچا اور اگر نہ پونہچے نہ کہے تو کہ اگر سعی کرتا مین پونہچتا جان کہ پونہچانا پونہچنا سب ساتھ تقدیر الٰہی کے ہے وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یُقْرِئُکَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ کَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْہُ مِنِّی السَّلَامَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اَوْ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِیْ اَھْلِ الْقَدَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے نافع سے تحقیق ایک شخص آیا ابن عمرؓ کے پاس پس کہا تحقیق فلانے شخص نے پڑھا اور تمھارے سلام پس کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے تحقیق شان یہ ہے کہ پونہچا مجکو یہ کہ اُسنے تحقیق نئی بات نکالی ہے دین مین پس اگر تحقیق نئی بات نکالی ہے دین مین نہ پڑھ تو اُسکو میری طرف سے سلام پس کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے تحقیق سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا بیچ اس امت کے یا فرمایا بیچ اس امت کے زمین مین دھنس جانا اور صورت بدل جانا یا پتھر برسنے بیچ اہل قدر کے یعنی جو لوگ منکر تقدیر کے ہین روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ف پونہچا مجکو یعنی مجنے سنا ہے کہ اُسنے کوئی بدعت کی بات دین مین نکالی ہے یعنی انکار تقدیر کا کرتا ہے میرا سلام اُس سے مت کہو کیونکہ ہمکو حکم ہے

ترک ملاقات کا اہل بدعت سے اسی حدیث سے علما کہتے ہین کہ نہین واجب ہے جواب دینا فاسق اور بدعتی کے سلام کا بلکہ سنت بھی نہین ہے واسطے اُنکی تنبیہ کے اور جائز ہے اسلیئے ترک ملاقات اُنکی بھی کذا ذکرالقاری وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَئَلْتُ خَدِیْجَۃُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّلَدَیْنِ مَاتَا لَھَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُمَا فِی النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَاٰی الْکَرَاھَۃَ فِیْ وَجْھِھَا قَالَ لَوْ رَاَیْتِ مَکَانَھُمَا لَاَبْغَضْتِھِمَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَدِیْ مِنْکَ قَالَ فِی الْجَنَّۃِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَوْلَادَھُمْ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَوْلَادَھُمْ فِی النَّارِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا پوچھا حضرت خدیجہؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اپنے دونون بچون کا کہ مرگئے تھے بیچ جاہلیت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونون بیچ آگ کے ہین کہا حضرت علیؓ نے پس جب دیکھی ناخوشی بیچ چہرہ اُنکے کے فرمایا حضرتؐ نے اگر دیکھے تو حال اُنکا کیسے خوار اور دور رحمت الٰہی سے ہین البتہ ناخوش رکھے تو اُنکو پھر عرض کیا اے رسول خدا کے پس اولاد میری تم سے یعنی قاسم اور عبداللہ فرمایا بیچ بہشت کے پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن اور اولاد اُنکی بیچ بہشت کے اور تحقیق شرک اور اولاد اُنکی بیچ آگ کے پھر پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور پیروی کی اُنکی اولاد اُنکی نے روایت کیا یہ احمد فی باقی آیت ہے یا بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ یعنی پیروی کی اولاد نے ساتھ ایمان کے ملا دینگے ہم ساتھ اُنکے اولاد اُنکی کو وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَھْرَہٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَھْرِہٖ کُلُّ نَسَمَۃٍ ھُوَ خَالِقُھَا مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَجَعَلَ بَیْنَ عَیْنَیْ کُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْھُمْ وَبِیْصًا مِّنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلٰی اٰدَمَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ ھٰؤُلَاءِ قَالَ ذُرِّیَّتُکَ فَرَاٰی رَجُلًا مِّنْھُمْ فَاَعْجَبَہٗ وَبِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ قَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ ھٰذَا قَالَ دَاوٗدُ فَقَالَ اَیْ رَبِّ کَمْ جَعَلْتَ عُمُرَہٗ قَالَ سِتِّیْنَ سَنَۃً قَالَ رَبِّ زِدْہُ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضٰی عُمُرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ جَاءَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِھَا ابْنَکَ دَاوٗدَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُہٗ وَنَسِیَ اٰدَمُ فَاَکَلَ مِنَ الشَّجَرَۃِ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُہٗ وَخَطِءَ وَخَطِءَتْ ذُرِّیَّتُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیدا کیا اللہ نے آدمؑ کو ہاتھ پھیرا پیٹھ اُسکی پر یعنی فرشتہ کو فرمایا ہاتھ پھیرنے کے لیے پس نکلے پشت اُسکی سے ہر جان والے کہ وہ اللہ پیدا کرنیوالا تھا اُنکو اولاد اُنکی سے قیامت تک اور مقرر کی درمیان آنکھون ہر آدمی کے اُنمین سے چمک نور سے پھر دیکھا اُنکو آدم کے پھر کہا اُسنے اے پروردگار میرے کون ہین یہ فرمایا کہ اولاد ہے تیری پس دیکھا ایک شخص کو اُنمین سے پس خوش لگی اُنکو وہ چمک کہ تھی درمیان آنکھون اُسکی کے کہا اے پروردگار میرے کون ہے یہ فرمایا یہ ہے داؤدؑ پھر عرض کیا اے رب میرے کتنی ٹھیرائی تو نے عمر اُسکی فرمایا ساٹھ برس کہا اے پروردگار میرے زیادہ کر عمر اُسکی عمر میری سے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جب تمام ہوئی عمر آدمؑ کی مگر چالیس برس کم آیا اُنکے پاس ملک الموت پس کہا حضرت آدمؑ نے کیا نہین باقی رہی عمر میری چالیس برس ملک الموت نے کہا کیا نہین دیدیے تو نے چالیس برس اپنے داؤد کو پس انکار کیا حضرت آدمؑ نے پس انکار کرتی ہے اولاد اُنکی اور بھول گئے آدمؑ پس کھایا اُنھون نے درخت مین سے پس بھولتی ہے اولاد اُنکی اور خطا کی اور خطا کرتی ہے اولاد اُنکی روایت کی ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ لَیْلٰی رَاءٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ حِیْنَ خَلَقَہٗ فَضَرَبَ کَتِفَہُ الْیُمْنٰی فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّۃً بَیْضَاءَ کَاَنَّھُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ کَتِفَہُ الْیُسْرٰی فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّۃً سَوْدَاءَ کَاَنَّھُمُ

الْخُصَمَ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ فِيْ يَمِيْنِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ كَفِّهِ الْيُسْرٰى اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حضرتؐ نے پیدا کیا اللہ نے آدمؑ کو جب کہ پیدا کیا اُسکو پس مارا مونڈھے داہنے اُنکے پر یعنی دست قدرت مارا یا فرشتہ کو حکم فرمایا ہاتھ مارنے کو پس نکالی اولاد سفید گویا کہ وہ چیونٹیان ہین اور مارا مونڈھے بائین پر پس نکالی اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلہ ہین پھر کہا واسطے اُس اولاد کے کہ بیچ داہنے طرف اُنکے کے تھی یہ طرف بہشت کے جانے والے ہین اور نہین پروا رکھتا مین اور کہا اُس اولاد کو کہ بیچ مونڈھے بائین اُنکے کے تھی یہ جانیوالے ہین طرف آگ کے اور نہین پروا رکھتا مین روایت کی یہ احمدؒ نے وَعَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالُوْا لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ اَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ حَتّٰى تَلْقٰى نَبِيَّكَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ قَبْضَةً وَاُخْرٰى بِالْيَدِ الْاُخْرٰى وَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَهٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَلَا اُبَالِيْ وَلَا اَدْرِيْ فِيْ اَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ اَنَا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی نضرہ سے کہ تحقیق ایک شخص صحابیون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کہ کہا جاتا تھا واسطے اُسکے ابو عبداللہ داخل ہوئے اوپر اُنکے یار اُنکے کہ عیادت کرتے تھے اُن کی اور وہ رو رہے تھے پس کہا واسطے اُن کے کس چیز نے رولایا تجکو کیا نہین فرمایا واسطے تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لے تو بال لب اپنے کے پھر اسی پر ٹھیرا رہ یہان تک کہ ملاقات کرے تو مجھ سے کہا کہ ہان ولیکن سُنا مین نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزت اور بزرگی والے نے مُٹھی مین لی ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے ایک جماعت اور دوسری جماعت لی دوسرے ہاتھ مین اور فرمایا یہ یعنی داہنے ہاتھ کی جماعت واسطے بہشت کے اور بائین ہاتھ کی جماعت واسطے دوزخ کے اور نہین پروا رکھتا مین کہا ابو عبداللہ نے اور نہین جانتا مین کہ بیچ کس مُٹھی کے ہون یعنی داہنے ہاتھ کی یا بائین ہاتھ کی روایت کی یہ احمدؒ نے ف ٹھیرا رہ یعنی ہمیشہ اسی طرح رکھ حتّٰی کہ ملے تو مجھ حوض کوثر پر یا بہشت وغیرہ مین یعنی لوگون نے انکو کہا کہ کیون رو تا ہے حضرتؐ نے تو تجھے بشارت اپنے ملنے کی دی ہے اور وہ بغیر اسلام کے نصیب نہین ہوتی معلوم ہوا کہ تو مسلمان مریگا اب آگے حاصل انکے جواب کا یہ کہ بشارت سچ لیکن پروردگار ہے تیار ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ جسکو چاہون دوزخ مین ڈالون اور جسکو چاہون بہشت مین اور نہین پروا رکھتا مین پس یہ خوف دل سے نہین جاتا اور موجب ہوتے کا ہے اور شاید بسبب غلبۂ خوف کے وہ بشارت بھول بھی گئے ہون کہا طیبی نے کہ اسمین اشارہ اسپر ہے کہ لبین یعنی سنّت کو کہ ہین اور مداومت اسپر باعث دخول بہشت کی ہے زیر سایۂ حضرتؐ کے پس معلوم ہوا کہ ایک سنّت کے ترک کرنے مین یعنی لبین تک لینے سے ایسی خیر کثیر ہاتھ سے جاتی ہے چہ جائیکہ ہمیشگی کرے اور ترک کرنے تمام سنتون کے پس یہ زندیق کے درجے کو پہنچا دیتی ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ بِنُعْمَانَ يَعْنِيْ عَرَفَةَ فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَاَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لیا اللہ نے عہد پشت آدمؑ سے یعنی نکالا اسکی پشت سے اولاد اسکی جو پشت سے نکلی تھی بیچ نعمان کے یعنی قریب میدان عرفہ کے پس نکالی پشت اُنکی سے ہر ذریت کہ پیدا کرنا تھا اُنکو پس پھیلا دیے اُنکے آگے مانند چیونٹیون کے پھر باتین کین اللہ نے اُنسے روبرو فرمایا کیا نہین مین پروردگار تمہارا کہا سب نے مقرر ہے تو رب ہمارا فرمایا اللہ نے گواہ کیا مین نے اوسواسطے کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق ہم تھے اس سے

غافل یا نہ کہو تم کہ نہیں شریک کیا مگر باپ دادون ہمارے نے پہلے سے اور تھے ہم اولاد پیچھے اُنکی یعنی پیروی کی ہم نے اُنکی کیا پس ہلاک کرتا ہے تو ہمکو بسبب اُس چیز کے کہ کی باطل والون نے روایت کی یہ احمدؒ نے ف یعنی باپ دادون نے حاصل یہ کہ اسطرح کی حجت انکی پیش نہین چلنے کی کیونکہ اقرار توحید کا اُس روز کروالیا ہے اور انبیا اُسکے یاد دلانے کو بھیجے وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ أَرْوَاحًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوا ثُمَّ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ وَأُشْهِدُ عَلَيْكُمْ أَبَاكُمْ آدَمَ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا اِعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلٰهَ غَيْرِي وَلَا رَبَّ غَيْرِي وَلَا تُشْرِكُوا بِي شَيْئًا إِنِّي سَأُرْسِلُ إِلَيْكُمْ رُسُلِي يُذَكِّرُونَكُمْ عَهْدِي وَمِيثَاقِي وَأُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِي قَالُوا نَشْهَدُ بِأَنَّكَ رَبُّنَا وَإِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ فَأَقَرُّوا بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَرَأَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ وَحَسَنَ الصُّورَةِ وَدُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْ لَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أُشْكَرَ وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّورُ خُصُّوا بِمِيثَاقٍ آخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ فِي تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ نُجِّيَتْ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی بن کعبؓ سے بیچ تفسیر قول اللہ عزت دینے والے بزرگ کے اور جب لی پروردگار تیرے نے اولاد آدم کے سے پیٹھون اُنکی سے اولاد اُنکی کہا راوی نے جمع کیا اُنکو پس کیا اُنکو قسم قسم یعنی ارادہ کیا قسم قسم کرنے کا مثلاً بعضے غنی بعضے فقیر پھر صورت بخشی اُنکو پھر گویا کیا اُنکو پس بولے پھر یا اُنسے عہد اور میثاق یعنی قول اور گواہ کیا اُن کو اوپر جانون اُنکی کے کیا نہین میں رب تمھارا کہا اُنھون نے کہ ہان فرمایا پس تحقیق مین گواہ کرتا ہون اوپر تمھارے ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور گواہ کرتا ہون اوپر تمھارے باپ کو کہ آدمؑ ہے اسواسطے کہ نہ کہو تم دن قیامت کے کہ نہین جانتے تھے ہم اسکو جان لو کہ نہین کوئی معبود سوائے میرے اور نہین پروردگار سوائے میرے اور نہ شریک کیجیو ساتھ میرے کسی کو تحقیق بھیجونگا مین طرف تمھارے رسول اپنے یاد دلاوینگے تمکو عہد میرا اور قول میرا اور نازل کرون گا تمپر کتابین اپنی کہا اُنھون نے گواہی دی ہمنے ساتھ اسکے کہ تو رب ہمارا ہے اور معبود ہمارا ہے نہین پروردگار واسطے ہمارے سوائے تیرے اور نہین معبود واسطے ہمارے سوائے تیرے پس اقرار کیا ساتھ اسکے اور بلند کیے گئے اُنپر حضرت آدمؑ درحالیکہ دیکھتے تھے طرف اُنکے یعنی طرف اولاد اپنی کے پس دیکھا غنی کو اور فقیر کو اور نیک صورت کو اور سولے اسکے یعنی بدصورت پس کہا اے رب میرے کیون نہ برابری کی تونے درمیان بندون اپنے کے فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون یہ کہ شکر کیا جاؤن مین اور دیکھا انبیا کو بیچ اُنکے مانند چراغون کے اوپر اُنکے نور ہے خاص کیے گئے ساتھ عہد اور کے بیچ پونچانے رسالت کے اور نبوت کے اور وہ نہ کور ہے بیچ قول اللہ تبارک وتعالیٰ کے اور جب لیا ہم نے نبیون سے قول اُنکا قول عیسیٰ بن مریم تک تھے عیسیٰ بن مریم بیچ ان روحون کے پس بھیجا اُسکو یعنی اُنکی روح کو ساتھ حضرت جبرئیلؑ کے طرف مریم کے اوپر اُنکے سلام پس حدیث کی گئی اُبی سے یہ کہ داخل ہوئی روح اُنکی مُنہ کی طرف سے مریم کے روایت کی یہ احمدؒ نے ف دوست رکھتا ہون یہ کہ شکر کیا جاؤن یعنی اگر سب یکسان پیدا کرتا تو شکر نہ کرتے کیونکہ جو ایک صفت ایک مین پیدا کی ہے دوسرے مین نہین پیدا کی پس ایک دوسرے کو دیکھکر شکر کرتا ہے مثلاً فقیرون تقوی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات سے ہے کہ غنی مین نہین اسی طرح غنی کو میسر ہونا اسباب وغیرہ کا ہے کہ فقیر کو نہین اور رأيت مِيثَاقَهُمْ کے بعد یون ہے وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ یعنی اور لیا قول تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ بیٹے مریم کے سے وَعَنْ أُبَيٍّ دَاعٍ قَالَ بَيْنَا عُمَرُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَاكَرُوْا مَا يَكُوْنُ اِذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خِلْقَتِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ اٰمِنُوْا بِالْاٰخِرَةِ اور روایت ہے اُس سے کہ ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرتے تھے ہم اُس چیز کا کہ ہونیوالی ہے اُسوقت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سنو تم پہاڑ کو کہ سرک گیا جگہ اپنی سے پس سچ جانو اُسکو اور جس وقت سنو تم کسی شخص کو کہ بدل گیا خلق اپنی سے پس نہ سچا جانو اُسکو پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہو جاتا ہے شخص طرف اُس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہے اُس پر اور روایت کی یہ احمدؒ نے ف اُس چیز کا کہ ہونیوالی ہے یعنی جو چیز کہ پیدا ہونے والی ہے اُس کے مقدر میں آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ ساتھ سابقہ قضا و قدر کے ہے یا زیر نو پیدا ہوتی ہے بے اُس سابقہ کے اس سے معلوم ہوا کہ ذکر اسکا اگر بطریق نزاع اور جھگڑنے کے نہ ہو تو منع نہیں اس لیے حضرتؐ نے منع نہ فرمایا اور تعلیم آگے فرمائی کہ ہر چیز مقدر ہے اور وہ ہرگز متغیر نہیں ہوتی اور ذکر کی ایک مثال اُسکی اور یہ جو فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہے اُسپر یعنی مثلاً جسکو دانا پیدا کیا اور تقدیر الٰہی ادھر گئی کہ ایسا ہوگا ہرگز احمق نہیں ہونے کا اسی طرح احمق دانا نہیں ہوتا اور یہ جو بسبب ریاضت یا مصاحبت وغیرہ دانا کے احمق دانا ہو جاتا ہے وہ اس قسم کا نہیں ہے کلام اُسمیں ہے کہ تقدیر الٰہی اور جبلت اور خلقت اُسکی ایک خلق پر پڑی ہو یہ قسم ہرگز تغیر و تبدیل نہیں پاتی اور مصاحبت وغیرہ اور قسم میں کام آتی ہے نہ اسمیں یعنی وہاں تقدیر میں یہی تھا کہ مصاحبت وغیرہ سے بن جائیگا بن گیا اور اُسمیں ہرگز تاثیر نہیں کر سکتی وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ لِيْ بُصَيْبَةٌ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَمٌ مِنَ الشَّاةِ السَّمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلَتْ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اُم سلمہؓ سے کہ کہا میں نے رسول خدا کے ہمیشہ پہنچتی ہے مجکو ہر برس کے بیماری اُس بکری زہر ڈالی ہوئی سے کہ کھائی تھی مَنے یعنی خیبر میں ایک یہودیہ نے کھلائی تھی فرمایا نہیں پہنچی مجکو کوئی چیز اُس سے مگر وہ کہ لکھی تھی اوپر میرے اور آدم تھے بیچ مٹی اپنی کے یعنی تقدیر ازلی میں یوں ہی تھا روایت کی ابن ماجہؒ نے **بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ** یہ باب ہے بیچ بیان ثابت کرنے عذاب قبر کے ف عذاب قبر کا ثابت ہے کتاب و سنت سے اسمیں کچھ شبہ نہیں اور مراد قبر سے عالم برزخ ہے گو وہ واسطے ہے درمیان دنیا اور آخرت کے اور ہر جائے ہو سکتا ہے کچھ قبر کا گڑھا ہی مراد نہیں ہے بہت ڈوب جاتے ہیں جل جاتے ہیں جانور کھا جاتے ہیں انکو بھی اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور تصدیق عذاب قبر کے مراتب میں صحیح تر اور سالم تر یہ ہے کہ ایمان لاوے کہ ملائکہ اور سانپ بچھو کہ حدیثوں میں آئے ہیں سب ساتھ حکم الٰہی کے واقع اور موجود ہیں نہ محض خیال اور ہم جو سنتے دیکھتے نہیں ہیں اُسکو تو اُسکے ہونے میں نقصان نہیں رکھتا کیونکہ عالم ملکوت کو ہر کس کی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے اُسکے لیے آنکھیں ہی اور چاہیں کہ اُنسے دیکھے اور اللہ چاہے تو ان آنکھوں سے بھی دکھا دے پس بہت چیزیں ہوتی ہیں اور ہم نہیں دیکھتے مثلاً ایک شخص سوتے میں لذت اور دکھ پاتا ہے اور ہم نہیں دیکھتے اسی طرح جاگتا بعضے دفعہ لذت اور الم سنتا ہے اور پاتا ہے اور پاس کا بیٹھنے والا نہیں معلوم کرتا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لاتے تھے اور اصحاب نہ دیکھتے تھے اور ایمان لاتے تھے ایسا ہی عذاب قبر کو جانے اور ایمان لاوے کذا ذکر القاری **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَيُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے کہ مسلمان جسوقت سوال کیا جاتا ہے بیچ قبر کے گواہی دیتا ہے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہین پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا ثابت رکھتا ہے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کی اور بیچ ایک روایت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آیت یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا آخر تک نازل ہوئی بیچ عذاب قبر کے کہا جاتا ہے واسطے اُسکے کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اس آیت مین قول ثابت سے مراد ہے یہی کلمہ شہادت کہ مومن قبر مین پوچھا جاتا ہے کہ کون ہے پروردگار تیرا اور کون ہے پیغمبر تیرا اور کیا ہے دین تیرا پس اس شہادتین مین جواب تینون کا ہے اور آیت مین جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہے اللہ مومنون کو ساتھ بات محکم کے زندگانی دنیا مین اور آخرت مین پس ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اسطرح جواب دینگے اور نجات پاوینگے اور ثابت رکھنا دنیا مین یہ ہے کہ اسی عقیدہ پر قائم رکھتا ہے جب امتحان کیے جاتے ہین اگرچہ آگ مین ڈالے جاوین کچھ شبہ نہین لاتے اسمین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرٰى هُمَا جَمِيْعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهٗ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ ف اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت رکھا جاتا ہے بیچ قبر اپنی کے اور پھرتے ہین اُس سے ہمراہی اُسکے تحقیق وہ سُنتا ہے آواز پاپوشون اُنکے کی آتے ہین اُس پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اُسکو پس کہتے ہین کیا تھا تو کہتا بیچ حق اُس شخص کے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مومن کہتا ہے گواہی دیتا ہون مین تحقیق وہ بندے اللہ کے ہین اور رسول اُسکے پس کہا جاتا ہے واسطے اُسکے دیکھ طرف ٹھکانے اپنے کے دوزخ سے تحقیق بدلی تجکو اللہ نے بدلے اُسکے جگہ بہشت مین پس دیکھتا ہے اُن دونون کو سب کو اور منافق اور کافر کہا جاتا ہے واسطے اُسکے کیا تھا تو کہتا بیچ حق اُس شخص کے پس کہتا ہے وہ نہیں جانتا مین تھا مین کہتا جو کہتے تھے لوگ یعنی مومن پس کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے عقل سے اور نہ پڑھا تو نے قرآن مین سے اور مارا جاتا ہے ساتھ گرزون لوہے کے مارنا پس چلاتا ہے چلانا سُنتے ہین اُسکو جو نزدیک اُسکے ہین سوا جنون کے اور آدمیون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ف یہ جو کہا بیچ حق اُس شخص کے تو یہ اشارہ یا بسبب شہرت حضرت کے ہے یا حضرت کو روبرو لاتے ہون ساتھ صورت مثالی کے پس صورت مین آرزو موت کی کرتی واسطے حاصل ہونے اس نعمت عظمی کے خوب ہے اور اسمین بشارت ہے مشتاقون کے لیے ۵ شب عاشقان بیدل چہ قدر دراز باشد تو بیا کہ اول شب در صبح بازباشد دیکھتا ہے دونو کو دونون ٹھکانے دکھاتے ہین کہ اگر دوزخی ہوتا لائق اُسکے تھا اب جو جنتی ہوا یہ ملاتا قدر ہوا اُسکو نعمتون بہشت کی اور سن والس آواز عذاب کی اسلیے نہین سُنتے کہ سُننے مین ایمان بالغیب جاتا رہتا اور سلسلہ معیشت کا منقطع ہوتا ف حدیثون صحیحہ مین جو مذکور ہے یہی نجات مومن کی اور عذاب کافر و منافق کا ہے پس یہ حال مومن مطیع کا ہے لیکن مذکور نہوا کہ حال مومن فاسق کا کیا ہے آیا عذاب ہے یا نہین پس کہا ہے علمانے کہ حکم مومن فاسق کا یہ ہے کہ جواب مین شریک مومن مطیع کا ہے اور بشارت اور دروازہ کھلنے بہشت مین اور مانند اسکے مین شریک نہین یا اُنمین بھی شریک ہے لیکن مرتبہ اُس سے کمتر ہے کچھ عذاب بھی

ہوتا ہو مگر جس فاسق کو کہ اللہ چاہے یون ہی بخشدے ؛ حق وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمھارا جسوقت کہ مرتا ہے پیش کیا جاتا ہے اُسپر ٹھکانا اُسکا صبح اور شام اگر ہے بہشتیون مین سے پس پیش کیا جاتا ہے ٹھکانا بہشتیون سے اور اگر ہے دوزخیون مین سے پس پیش کیا جاتا ہے ٹھکانا اُسکا دوزخیون سے پس کہا جاتا ہے یہ ہے ٹھکانا تیرا منتظر رہ یہانتک کہ اُٹھاوے تجکو اللہ طرف اُسکے دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک عورت یہود یہ آئی اِن پاس پس ذکر کیا اُسنے عذاب قبر کا پس کہا اُس عورت نے حضرت عائشہؓ پناہ مین رکھے تجکو اللہ عذاب قبر کے سے پس پوچھا حضرت عائشہؓ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہے کہا حضرت عائشہؓ نے پس نہین دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے اس پوچھنے کے کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ازبسکہ حضرت عائشہؓ نے عذاب قبر کا نام نہ سُنا تھا متحیر ہین یہود یہ کے کہنے سے اور حضرتؐ سے حال اُسکا پوچھا پھر حضرتؐ کی پناہ چاہنے مین احتمال ہے کہ آپ کو بھی پہلے اس سے عذاب قبر کا علم نہو بعد اُسکے وحی آئی ہو اور خبر دی ہو اور اُس روز سے پناہ چاہنے کا ورد کیا تعلیم امت کے لیے یا حضرتؐ کو معلوم ہوا ور پناہ بھی چپکے مانگتے ہون حضرت عائشہؓ کو خبر نہو بعد سوال کے پکار کر مانگنے لگے تنبیہ کے لیے ؛ حق وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ مَنْ يَّعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰى مَاتُوْا قَالَ فِي الشِّرْكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا اُسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ باغ بنی نجار کے تھے سوار اپنے خچر پر اور ہم تھے ساتھ کہ ناگہان شوخی کی ساتھ حضرتؐ کے قریب تھا کہ گرادے حضرتؐ کو اور ناگہان قبرین چھ یا پانچ معلوم ہوئین پس فرمایا کون ہے کہ جانتا ہو صاحبون اِن قبرون کی کو کہا ایک شخص نے کہ مین جانتا ہون فرمایا کب مرے یعنی حالت شرک مین یا ایمان مین تھے کہا اُسنے کہ بیچ شرک کے پس فرمایا تحقیق یہ اُمت آزمائی جاتی ہے بیچ قبرون اپنی کے پس اگر ڈر نہوتا یہ کہ نہ دفن کروگے تم البتہ دعا مانگتا مین اللہ سے یہ کہ سُنادے تجکو عذاب قبر کا وہ کہ سنتا ہو مین اُسکو پھر متوجہ ہوئے اُوپر ہمارے ساتھ مُنھ اپنے کے پس فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے عذاب آگ کے سے کہا صحابہ نے کہ پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے عذاب آگ کے سے فرمایا پناہ ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے کہا اُنھون نے پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنون سے جو کہ ظاہر ہین اِن مین اور جو کہ چھپے ہین

یعنی جو گناہ بدن سے اور دل سے ہوتے ہیں کہا انھوں نے پناہ پکڑتا ہوں ہم ساتھ اللہ کے فتنوں سے جو کہ ظاہر ہے انمیں سے اور جو کچھ چھپا ہوا ہے فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنۂ دجّال کے سے کہا انھوں نے پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے فتنۂ دجّال کے سے روایت کی یہ مسلم نے ف اگر نہ ڈرہوتا یہ کہ نہ دفن کروگے یعنی اگر اس عذاب کو سنو گے تو دفن کرنا مُردوں کا چھوڑ دوگے بسبب بیہوشی اور جانے رہنے عقل کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ**

فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقْبِرَ الْمَیِّتُ اَتَاهُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْکَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّکِیْرُ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا فَیَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَهٗ فِیْهِ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ فَیَقُوْلَانِ نَمْ کَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِیْ عَلَیْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَیْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا یَزَالُ فِیْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ قبر میں داخل کیا جاتا ہے مردہ آتے ہیں اُسکے پاس دو فرشتے کالے کبری آنکھوں والے کہا جاتا ہے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر پس کہتے ہیں وہ دونوں کیا تھا تو کہتا ہے حق اس شخص کے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اگر ہوتا ہے وہ شخص مومن پس کہتا ہے وہ بندے ہیں اللہ کے اور بھیجے ہوئے اُسکے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اُسکے ہیں اور رسول اُسکے پس کہتے ہیں دونوں فرشتے تحقیق ہم جانتے تھے کہ تحقیق تو کہے گا یہ پھر کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اُسکے بیچ قبر اُسکی کے ستر گز بیچ ستر گز عرض اور طول کے پھر روشنی کیجاتی ہے واسطے اُسکے بیچ اُسکے پھر کہا جاتا ہے واسطے اُس کے سورہ پس وہ کہتا ہے پھر جاؤں میں طرف اہل اپنے کے پس خبر دوں اُنکو پس کہتے ہیں سورہ مانند سونے دولھا کے وہ کہ نہیں جگاتا اُسکو مگر محبت پیارا لوگوں اُسکے کا طرف اُسکے یعنی جگانا ہر کسی کا خوش نہیں لگتا موجب وحشت کا ہوتا ہے مگر محبوب کا یہاں تک کہ اُٹھاوے اُسکو اللہ جگہ سونے اُسکے سے کہ یہ ہے اور اگر ہوتا ہے منافق کہتا ہے سُنا تھا میں نے لوگوں سے کہتے تھے کہنا پس کہا میں نے مانند اُسکے نہیں جانتا میں یعنی سوائے اسکے پس کہتے ہیں فرشتے تحقیق تھے ہم جانتے یہ کہ کہیگا تو پس حکم کیا جاتا ہے واسطے زمین کے ملجا اسپر پس ملجاتی ہے اُسپر یعنی بھیجتی ہے اُسکو پس بیٹھتی ہیں بسلیان اُسکی یعنی دائیں طرف کے اور بائیں طرف کے پس ہمیشہ رہتا ہے بیچ اُسکے عذاب کیا گیا یہانتک کہ اُٹھاوے اُسکو اللہ جگہ قبر اُسکی سے کہ یہ ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف فرشتے ایسی صورت سے واسطے ہول اور وحشت کے آتے ہیں اور خوف اُنکا کافروں پر بہت ہوتا ہے تا میسر ہو دین جواب میں اور مومنوں کے لیے آزمایش ہے پس ثابت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور وہ نڈر ہوتے ہیں اسلیے کہ دنیا میں ڈرتے تھے اللہ تعالیٰ سے جزا اُسکی یہ ہوگی کہ وہاں نڈر ہوں گے اور تھے ہم جانتے یعنی بسبب ارشاد پروردگار کے یا تری پیشانی پر نشان سعادت کی اور نور ایمان کا ظاہر تھا پس خبر دوں اُنکو یعنی تا خوشحالی میری دیکھ کر وہ خوش ہوویں جیسے مسافر کہ میں راحت پاتا ہے تو کہتا ہے کاشکے اپنے اہل میں جاؤں اور حال اپنا اُنکو دکھاؤں ایسے ہی یہ کہیگا ح **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ** رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِیْنُکَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص فَیَقُوْلَانِ

لَهٗ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْاٰيَةَ قَالَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَيُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَصَمُّ مَعَهٗ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے براء بن عاذب سے اُسنے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آتے ہین مردے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اُسکو پس کہتے ہین اُسکو کون ہے رب تیرا پس وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہین وہ کیا ہے دین تیرا پس وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے پھر کہتے ہین وہ کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تھا بیچ تمھارے پس کہتا ہے وہ رسول خدا کا ہے پھر کہتے ہین اُسکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو پس کہتا ہے پڑھی مین نے کتاب اللہ کی پس ایمان لایا مین ساتھ اُسکے اور سچا جانا مین نے یعنی پس جو کلام اللہ پر ایمان لاویگا حضرت پر پہلے لاویگا پس یہی مراد ہے قول اللہ تعالےٰ کے سے ثابت رکھتا ہے اللہ اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ساتھ بات ثابت کے پڑھی ساری آیت کہا پس پکارتا ہے پکارنیوالا یعنی اللہ تعالیٰ یا فرشتہ ساتھ حکم اُسکے کے آسمان مین سے کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھونا کرو اُسکو بہشت مین سے اور پوشاک پہناؤ اُسکو بہشت مین سے اور کھولدو واسطے اُسکے دروازہ طرف بہشت کے پس کھولا جاتا ہے فرمایا پس آتی ہین اُسکو بادین اُسکی اور خوشبوئین اُسکی اور کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اُسکے بیچ اُسکے بقدر دور نگی نگاہ اُسکی کے اور کافر پس ذکر کیا مرنا اُسکا اور کہا پھر ڈالی جاتی ہے روح اُسکی بیچ بدن اُسکے کے اور آتے ہین اُسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اُسکو کہتے ہین کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اُسکو کیا ہے دین تیرا پھر وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا ہے بیچ تمھارے پس وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان مین سے یہ جھوٹا ہے پس بچھونا کرو اُسکو آگ مین سے اور پہناؤ اُسکو پوشاک آگ مین سے اور کھولدو واسطے اُسکے دروازہ طرف دوزخ کے کہا پس آتی ہے اُسکو گرمی اُسکی اور لوئین اُسکی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تنگ کیجاتی ہے اوپر اُسکے قبر اُسکی یہانتک کہ داخل ہوتی ہین بیچ اُسکے پسلیان اُسکی دائین طرف بائین کے اور بائین طرف داہنی کے پھر مقرر کیا جاتا ہے واسطے اُسکے فرشتہ اندھا اور بہرا ساتھ اُسکے ہوتا ہے گرز لوہے کا اگر مارا جاوے ساتھ اُسکے پہاڑ البتہ ہو جاوے مٹی پس مارتا ہے اُسکو ساتھ گرز کے ایسا مارنا کہ سُنے اُسکو جو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے سوائے آدمی اور جن کے پس ہوتا ہے مٹی پھر ڈالی جاتی ہے بیچ اُسکے روح روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے فاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ عرب مین حیران اور دہشت زدہ ہوتا ہے جیسے یہان آہ واہ یا وائے وائے یہ کہ جھوٹا ہے کیونکہ اوازہ دین اسلام کا اور نبوت کا مشرق سے مغرب تک پونہچا نہ جانا کیا معنی اور فرشتہ اندھا بہرا اسلیے مقرر ہوگا کہ اُسکی آواز رونے چلانے وغیرہ کی نہ دیکھے نہ سُنے کہ رحم آوے پھر روح ڈالی جاتی ہے اُسمین یہ شدت عذاب کے لیے ہے اور سزا ہے اُسکی منکر ہونے کی عذاب قبر سے وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ تُذْكَرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ

مَنَازِلِ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَى مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہے حضرت عثمانؓ سے تحقیق وہ تھے جسوقت کہ ٹھہرتے قبر کے پاس روتے یہانتک کہ تر کرتے ڈاڑھی اپنی پس کہا گیا واسطے اُن کے ذکر کرتے ہو بہشت کا اور دوزخ کا پس نہین روتے اور روتے ہو اس جگہ کھڑے ہونے سے پس فرمایا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق قبر اول منزل ہے منازل آخرت کی سے پس اگر نجات پائی اس سے کسی نے پس جو چیز کہ پیچھے اسکے ہے آسان تر ہے اس سے اور اگر نہ نجات پائی اس سے پس جو چیز کہ پیچھے اسکے ہے سخت تر ہے اس سے کہا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھی مین نے کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی مگر قبر سخت تر ہے اُس سے یعنی عیش منغض کرتی ہے اور شدت و محنت یاد دلاتی ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ ثُمَّ سَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے اُن ہی سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتے دفن کرنے میت کے سے تو ٹھہرتے تھوڑی دیر سکے پس فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے پھر مانگو واسطے اُسکے ثابت رکھنے کو یعنی اللہ تعالیٰ اسوقت مین اسے ثابت رکھے پس تحقیق وہ اسوقت سوال کیا جاتا ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ دعاے استغفار زندہ کی مفید ہے مردہ کو نزد اہل سنت جماعت کا یہی ہے اور یہ دعا اور ثابتی مانگنی سواے تلقین میت کے ہے کہ بعد دفن کے کرتے ہین اور تلقین میت کی اکثر حنفیہ کے نزدیک ثابت نہین ہے لیکن اکثر شافعیہ اور بعض حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے اور وارد ہوئی ہے پیچ تلقین بعد دفن کے ایک حدیث ابو اُمامہ صحابی سے کہ ذکر کی ہے وہ سیوطی نے جمع الجوامع مین حدیث طبرانی سے اور ابن نجار نے اور دیلمی نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مرے کوئی تم مین کا اور مٹی ڈال چکو تو کھڑا ہووے ایک شخص سرہانے قبر کے اور کہے یا فلان بن فلانہ اور میت سنتا ہے لیکن جواب نہین دیتا پھر کہے یا فلان دین فلانہ جب وہ اسبار سنتا ہے تو اُٹھ بیٹھتا ہے قبر مین پھر کہے یا فلان بن فلانہ اسبار کہتا ہے میت ارشاد کر مجکو رحمت کرے خدا تعالیٰ تجھپر لیکن تم نہین سنتے اسکو پھر کہے یاد کر لے فلانے اُس کلمہ کو کہ نکلا تو اُسپر دنیا سے کہ وہ شہادت اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہے راضی ہوا تو کہ خدا تعالیٰ پروردگار تیرا ہے و محمد پیغمبر تیرے ہین اور اسلام دین تیرا ہے اور قرآن امام تیرا جب یہ کہتا ہے تو پکڑ لیتا ہے ایک منکر و نکیر مین سے ہاتھ دوسرے کا اور کہتا ہے باہر نکل اس بندہ کے آگے سے ہم کیا کام رکھتے ہین اس سے کہ حق تعالیٰ نے تلقین کی یعنی سکھائی اُسکو دلیل اسکی ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر نہ معلوم ہو میت کی مان کا نہ جانین ہم تو کیا کہین اور کسکی طرف نسبت کرین فرمایا نسبت کرو حوا کیطرف کہ مان جہون کی ہے تمام ہوئی حدیث اور پڑھنا سورہ بقر کا مفلحون تک اور آمن الرسول تک کا بھی آیا ہے اور اگر ختم قرآن کرے افضل ہے اور بعضے علما سے منقول ہے کہ اگر مسئلہ فقہ کا ذکر کرے یہ بھی فضیلت رکھتا ہے اور باعث اُترنے رحمت کا ہوتا ہے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تَنْهَسُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ لَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضِرًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ نَحْوَهُ وَقَالَ سَبْعُونَ بَدَلَ تِسْعَةٍ وَتِسْعُونَ

اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ مسلط کیے جاتے ہین کافر پر اُسکی قبر مین ننانوے اژدہا کاٹتے ہین اُسکو اور ڈستے ہین اُسکو یہانتک کہ ہووے قیامت اگر تحقیق ایک اژدہا اُنمین سے پھونکا مارے بیچ زمین کے نہ اُگاوے زمین سبزہ روایت کی یہ دارمی نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور کہا ستر ہے ننانوے کے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ تُوُفِّيَ فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِي قَبْرِهٖ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے جابرؓ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف جنازہ سعد بن معاذ کے جسوقت کہ وفات کیے گئے پس جب کہ نماز پڑھی اُنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکھے گئے سعد بیچ قبر اپنی کے اور ڈالیگئی اُنپر مٹی تسبیح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سبحان اللہ پڑھا پس تسبیح کی ہمنے دیر تک پھر تکبیر کہی حضرتؐ نے یعنی اللہ اکبر کہا پس تکبیر کہی ہمنے پس کہا گیا ای رسول خدا کے کیون تسبیح کی تمنے پھر تکبیر کہی تمنے فرمایا تحقیق تنگ ہوئی اوپر اس بندہ صالح کے قبر اُسکی یہانتک کہ کھولدی وہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے بسبب تسبیح ہماری کے روایت کی یہ احمدؒ نے ف کیونکہ غصہ اللہ تعالیٰ کا رفع ہوتا ہے اس سے اور اسی لیے مستحب ہے تکبیر کہنی وقت دیکھنے قبر کی چیز کے ؛ علی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ شخص ہے یعنی سعد کہ ہلا واسطے اُسکے عرش یعنی خوشی کی اہل عرش نے بسبب چڑھنے روح پاک اُسکی کے اور کھولے گئے واسطے اُسکے دروازے آسمان کے اور حاضر ہوئے اُسکے جنازے پر ستر ہزار فرشتے تحقیق بھیجے گئے بھینچا یعنی بیچ قبر کے پھر کشادہ کیگئی قبر اور دور ہوئی سختی اُسے یعنی بسبب برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ نسائی نے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِيْ يُفْتَتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا وَنَادَا النَّسَائِيُّ حَالَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَنْ اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيْبٍ مِّنِّيْ اَيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ قَالَ قَالَ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ اور روایت ہے اسماء بنت ابوبکرؓ کی سے کہا کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے خطبہ کے پس ذکر کیا فتنہ قبر کا کہ آزمایا جاتا ہے بیچ اُسکے آدمی پس جب ذکر کیا یہ چلائے مسلمان چلانا روایت کی یہ بخاری نے اسی طرح اور زیادہ کیا نسائی نے حائل ہوا چلانا درمیان میرے اور درمیان اسکے کہ سمجھوں مین کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب کہ ٹھہر گیا چلانا اُنکا کہا مین نے واسطے ایک شخص کے کہ نزدیک تھا میرے اے فلانے برکت کرے اللہ تعالیٰ بیچ تیرے یعنی زیادہ کرے اللہ تعالیٰ علم و حلم تیرا کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر فرمانے اپنے کے کہا اُسنے فرمایا تحقیق وحی کیگئی ہے طرف میرے یہ کہ تم آزمائے جاؤ گے بیچ قبروں کے قریب آزمانے دجال کے سے ف یعنی فتنہ قریبا عتبار ہول و دہشت کے قریب ہے فتنہ دجال کے وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَيَجْلِسُ فَيَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُ دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا ہے مردہ یعنی مومن قرین خیال کیا جاتا ہے واسطے اُسکے آفتاب نزدیک غروب ہونے اُسکے کے پس بیٹھتا ہے ملتا ہے آنکھیں اپنی اور کہتا ہے کہ چھوڑ دو مجکو کہ نماز پڑھون روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یہ بات یا تو اُن فرشتون سے کہتا ہے پہلے سوال و جواب کے کہ مین نماز پڑھ لون پھر جو چاہو کر و یا بعد فراغت کے سوال و جواب سے کہتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اپنے گھر والون مین بیٹھا ہون یہ حالت اُسکی رفاہیت حال پر دلالت کرتی ہے گویا ہنوز دنیا مین ہے اور سویا تھا اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ دنیا مین بڑا مضبوط اور مدام نماز پڑھنے والا ہوگا کہ جسکو وہان بھی نماز بحسب عادت کے یاد آئی اور

خصوصیت قریب مغرب کے مناسب حال مسافر اور تنہائی اُسکے کے ہے کہ شام غریبان مشہور ہے مسافر جب شہر مین آتا ہے شام کو تو حیران ہوتا ہے کہ کہان بیٹھے اور کیا کرے ؎ تو زلف را گشادی و تاریک شد جہان ؛ اکنون فتاد شام غریبان بکار و نمد ؛ نماز شام غریبان چو گریہ آغاز م ؛ بہاے ہاے غریبانہ گریہ پردازم ؛ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ یَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ فَیُجْلَسُ الرَّجُلُ فِیْ قَبْرِہٖ غَیْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْعُوْبٍ ثُمَّ یُقَالُ لَہٗ فِیْمَ کُنْتَ فَیَقُوْلُ کُنْتُ فِی الْاِسْلَامِ فَیُقَالُ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جَآءَنَا بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ فَصَدَّقْنَاہُ فَیُقَالُ لَہٗ ھَلْ رَاَیْتَ اللّٰہَ فَیَقُوْلُ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّرَی اللّٰہَ فَیُفْرَجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ قِبَلَ النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلَیْھَا یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا فَیُقَالُ لَہٗ انْظُرْ اِلٰی مَا وَقٰکَ اللّٰہُ ثُمَّ یُفْرَجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ قِبَلَ الْجَنَّۃِ فَیَنْظُرُ اِلٰی زَھْرَتِھَا وَمَا فِیْھَا فَیُقَالُ لَہٗ ھٰذَا مَقْعَدُکَ عَلَی الْیَقِیْنِ کُنْتَ وَعَلَیْہِ مُتَّ وَعَلَیْہِ تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِیْ قَبْرِہٖ فَزِعًا مَّشْعُوْبًا فَیُقَالُ لَہٗ فِیْمَ کُنْتَ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ فَیُقَالُ لَہٗ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُہٗ فَیُفْرَجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ قِبَلَ الْجَنَّۃِ فَیَنْظُرُ اِلٰی زَھْرَتِھَا وَمَا فِیْھَا فَیُقَالُ لَہٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَا صَرَفَ اللّٰہُ عَنْکَ ثُمَّ یُفْرَجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ اِلَی النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلَیْھَا یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا فَیُقَالُ لَہٗ ھٰذَا مَقْعَدُکَ عَلَی الشَّکِّ کُنْتَ وَعَلَیْہِ مُتَّ وَعَلَیْہِ تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت کی ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق مردہ پونہچتا ہے طرف قبر کے پھر بٹھایا ہے شخص یعنی نیک بیچ قبر اپنی کے بیچ اُس حالت کے کہ نہین کچھ خوف زدہ ہوتا اور نہ گھبرایا ہوا پھر کہا جاتا ہے اُسکو بیچ کس دین کے تھا تو پس وہ کہتا ہے تھا مین بیچ اسلام کے پھر کہا جاتا ہے کون ہے یہ شخص پس وہ کہتا ہے محمد رسول خدا کے لائے ہمارے پاس دلیلین ظاہر نزدیک خدا کے سے پس مانا ہمنے اُنکو پھر کہا جاتا ہے واسطے اُسکے کیا دیکھا تو نے اللہ کو پس وہ کہتا ہے نہین لائق واسطے کسی کے کہ دیکھے اللہ کو پس کھولا جاتا ہے واسطے اُسکے روشندان طرف دوزخ کے پس دیکھتا ہے طرف اُسکے کہ توڑتی ہے بعض اُسکی بعض کو پھر کہا جاتا ہے واسطے اُسکے دیکھ طرف اُس چیز کے کہ بچا یا تجکو اللہ نے پھر کھولا جاتا ہے واسطے اُسکے دریچہ طرف بہشت کے پس دیکھتا ہے طرف تازگی اُسکی کے اور اُس چیز کے کہ بیچ اُسکے ہے پھر کہا جاتا ہے واسطے اُسکے یہ ہے ٹھکانا تیرا کیونکہ اوپر یقین کے تھا تو اور اُسی پر مرا تو اور اُسی پر اُٹھایا جاویگا تو اگر چاہے اللہ تعالیٰ اور بیٹھتا ہے شخص بد بیچ قبر اپنی کے ڈرتا ہوا گھبرایا ہوا پس کہا جاتا ہے واسطے اُسکے بیچ کس دین کے تھا تو پس وہ کہتا ہے نہین جانتا مین پس کہا جاتا ہے واسطے اُس کے کون تھا یہ شخص پس وہ کہتا ہے سُنا مین نے لوگون کو کہتے تھے کہنا پس کہتا تھا مین وہ پس کھولا جاتا ہے واسطے اُسکے روشندان طرف بہشت کے پس دیکھتا ہے طرف تازگی اُسکی کے اور اُس چیز کے کہ بیچ اُسکے ہے پھر کہا جاتا ہے واسطے اُسکے دیکھ طرف اُس چیز کے کہ پھیری اللہ تعالیٰ نے تجھ سے پھر کھولا جاتا ہے واسطے اُسکے روشندان طرف دوزخ کے پس دیکھتا ہے طرف اُسکے توڑتا ہے بعض اُسکا بعض کو پھر کہا جاتا ہے واسطے اُسکے یہ ہے ٹھکانا تیرا کیونکہ اوپر شک کے تھا تو اور اوپر اُسی کے مرا تو اور اوپر اُسی کے اُٹھایا جاویگا تو اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ روایت کی یا بن ماجہ نے **بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ** باب ہے عتماد کرنیکا ساتھ کتاب و سنت کے **ف** کتاب یعنی کلام اللہ اور سنت سے مراد ہے اقوال و افعال اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنکو شریعت طریقت حقیقت کہتے ہین ؛ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ**

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین اُسمین سے پس وہ

مردود ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جس نے عمل سے ایک بات نکالی اسلام مین کہ نہین ہے اُسکے لیے کتاب وسنت سے سند ظاہر یا خفی لفظی یا مستنبط پس وہ مردود ہے اور لفظ مالیس منہ مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نکالنا اُس چیز کا کہ مخالف کتاب وسنت کے نہو اُنہین سے ہے ؛

سید وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امابعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکن پیچھے اسکے پس تحقیق بہترین باتون کی کتاب خدا کی اور بہترین راہون مین راہ محمدؐ کی اور بدترین چیزون کی نئی نکلی ہوئی جو چیزین ہین اور جو بدعت ہے گمراہی ہے روایت کی یہ مسلم نے ف ای پر پیچھے اسکے یعنی پیچھے حمد وصلوٰۃ کے یہ حدیث حضرتؐ نے خطبہ مین بیان فرمائی اسلیے اسطرح فرمایا اور جو بدعت ہے گمراہی ہے معنی یہ ہین کہ جو بدعت سیئہ ہے وہ سبب گمراہی کی ہے جاننا چاہیے کہ جو چیز حضرتؐ کے بعد پیدا ہوئی وہ بدعت ہے اُسمین سے جو موافق اصول اور قواعد سنت اُنکی کے ہو اُسکو بدعت حسنہ کہتے ہین اور جو مخالف اُسکے ہو بدعت ضلالۃ اور سیئہ یعنی بُری کہتے ہین چنانچہ بخمراد کل ہذا عند ذلک سے یہی ہوتی ہے اور بعضی بدعت واجب ہے مانند تعلیم نحو کے واسطے سمجھنے کلام اللہ وغیرہ کے اور بعضی بدعت حرام ہے مثل مذاہب جبریہ قدریہ وغیرہ کے اور روا نکالنا بدعات واجبہ سے ہے اور بعضی بدعت مستحب جیسے خانقاہ ومدرسہ بنانے اور جتنے اچھے کام کہ حضرتؐ کے زمانے مین نہ تھے اور بعضی مکروہ مثل نقش ونگار کرنے مساجد اور کلام اللہ کے اور بعضی مباح مانند مصافحہ کے صبح کے بعد بموجب مذہب شافعی کے اور مذہب حنفی مین مکروہ ہے کہا امام شافعی نے کہ جو بات نئی نکالے اور وہ مخالف کتاب یا سُنت یا قول فعل صحابہ یا اجماع کے ہو ضلالت ہے اور جو ایسی نہو پس نہین وہ بُری ؛ شیخ سید علی وعن عباس بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ ومطلب دم امرء مسلم بغیر حق لیھریق دمہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کیے گئے لوگ نہین طرف خدا کے تین مین ایک تو کجروی کرنیوالا حرم مین اور ڈھونڈھنے والا اسلام مین طریقہ جاہلیت کا اور طلب کرنیوالا خون کسی شخص کا ناحق تاکہ بہادے خون اُسکا روایت کی یہ بخاری نے ف کجروی حرم مین یہ ہے کہ جو باتین کرنی وہان منع ہین وہ کرے مثل لڑنے وشکار کرنے وغیرہ کے یا مطلق گناہ کرنے مراد ہین اور طریقہ جاہلیت کا جیسے نوحہ کرے یا گریبان چاک کرے مصیبت کے وقت یا شگون بدلے یا نوروز کرے یا اور رسمین کفر کی برتے تاکہ بہادے خون اُسکا یعنی فقط خونریزی ہے ملحوظ ہووے قتل مین نہ اور غرض اگرچہ مطلق قتل بُرا ہے مگر بقصد زنی خونریزی کے سب سے بدتر پس معلوم کیا چاہیے کہ جب چاہنے والے معصیت کا یہ حال ہے تو اُسکے کرنے والے کا کیا حال ہوگا ؛ حق وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل ومن ابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب اُمت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جس نے کہ قبول نہ کیا اور سرکشی کی کہا گیا اور کس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی فرمایا جس نے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت مین اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول نہ کیا روایت کی یہ بخاری نے ف کہا گیا کس نے سرکشی کی یعنی مراد سرکش سے کون ہے پس حضرتؐ نے جواب مین سرکش اور غیر سرکش بیان کیے واسطے خوب واضح ہونیکے وعن جابر قال جاءت ملئکۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو نائم فقالوا ان لصاحبکم ھذا مثلا فاضربوا لہ مثلا قال بعضھم انہ نائم وقال بعضھم ان العین نائمۃ والقلب یقظان فقالوا مثلہ کمثل رجل بنی دارا وجعل فیھا مأدبۃ وبعث داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المأدبۃ ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار

وَلَهُمْ يَأْكُلُ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا أَوَّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمُحَمَّدٌ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا کہ آئے فرشتے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ سوتے تھے پس کہا فرشتوں نے آپس مین بتحقیق واسطے اس صاحب تمہارے کے یعنی آنحضرتؐ کے کہاوت ہے پس بیان کرو واسطے اُسکے کہاوت کو کہا بعضے فرشتوں نے بتحقیق وہ سوتا ہے یعنی بیان کرنا کیا فائدہ اور کہا بعضے فرشتوں نے بتحقیق آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پس کہا کہاوت اسکی مانند مثل ایک شخص کے کہ بنایا گھر اور ٹھیرایا بیچ اُسکے کھانا کھلانا اور بھیجا بلانیوالے کو پس جسنے کہ مانا بلانیوالے کو داخل ہوگا گھر مین اور کھایگا کھانا اور جسنے نہ قبول کیا بلانیوالے کو نہ داخل ہوگا گھر مین اور نہ کھاویگا کھانا پس کہا فرشتوں نے آپسمین بیان کرو اسکو تا کہ سمجھے اسکو بعضے فرشتوں نے بتحقیق وہ سوتا ہے اور کہا بعضوں نے بتحقیق آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پھر کہا مراد گھر سے بہشت اور بلانیوالے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنے فرمانبرداری کی محمدؐ کی پس بتحقیق فرمانبرداری کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمدؐ کی پس بتحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمدؐ فرق کرنیوالے ہین درمیان لوگون کے روایت کی یہ بخاری نے ف فرق کرنیوالے ہین کہ فرق کر دیا کافر اور مومن مین اور حق اور باطل مین اور صالح اور فاسق مین اور کھانا جو تیار کیا ہے مراد اُس سے نعمتین بہشت کی اور مراد شخص سے پاک پروردگار ہے یہ دونون بسبب اسکے کہ ظاہر ہین بیان نہین کیے ۱۲ حق وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا بِهَا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ أَبَدًا وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہا آئے تین شخص طرف بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتے ہوئے عبادت آنحضرتؐ کی پس جب کہ خبر دیے گئے ساتھ اُسکے گویا کہ کم جانا اُسکو پس کہا آپس مین کہان ہین ہم یہ نسبت آنحضرتؐ کے اور تحقیق بخشے اللہ نے واسطے اُنکے جو پہلے کیے گناہ اور جو پچھلے پس کہا ایکنے اُنمین سے پس مین نماز پڑھا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے مین روزے رکھا کرون گا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسرے نے پس مین الگ رہونگا عورتون سے پس نہ نکاح کرونگا کبھی پس تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف اُنکے پس فرمایا حضرتؐ نے تمنے کہا تھا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہے خدا کی تحقیق مین البتہ بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہارے اللہ سے اور بہت تقویٰ کرتا ہون بہ نسبت تمہارے واسطے اللہ کے لیکن مین روزے بھی رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور نماز بھی پڑھتا ہون رات کو اور سوتا بھی ہون اور نکاح بھی کرتا ہون عورتون سے پس جس شخص نے اعراض کیا طریقہ پر میرے پس نہین ہے مجھ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آئے تین شخص یعنی حضرت علیؓ اور عثمانؓ بن مظعونؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ اور کہان ہین ہم یعنی ہمکو آنحضرتؐ سے کیا مناسبت ہے مقدمۂ عبادت مین کسواسطے کہ حضرتؐ کو حاجت اتنی عبادت کی نہین کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ یعنی تاکہ بخشے اللہ اگلے گناہ تیرے اور نکاح بھی کرتا ہون عورتونسے کمال یہی ہے کہ حق اُنکے ادا کرے اور حقوق اُنکی مین بھی کچھ فرق نہ آوے اور نوکل وغیرہ ہاتھ سے نہ جاوے اور حضرتؐ سب یہ باتین کرتے تھے تا اُمت بھی پیروی کرے اور جسنے اعراض کیا یعنی بیزار و بے رغبت ہو کر میری سنت ترک کی وہ میری جماعت سے نہین ہمیں اشارہ ہے اسپر کہ طریقہ رہبانیت نہ اختیار کرین کہ عاجز ہو بینگے اور حق عبادت ادا نہوگا

علی حق ف اس حدیث سے بعضون نے استنباط کیا ہے کہ ایسون رد ہے اُنکا جو بدعت حسنہ نکالتے ہین کیونکہ یہ چیزین قسم عبادت ہی سے تھین مگر زیادہ تھین سُنّت پر پسند نہ فرمائین پس اولیٰ یہی ہے کہ جو عبادت حضرتؐ سے ثابت ہووے اُسکو اُسی طرح ادا کرے کمی زیادتی نہ کرے کذا اقال الاُستادی مولانا اسحٰق وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز پس رخصت دی پس چھوڑ دی اُسکے پس پرہیز کیا اُس سے کئی شخصون نے پس پونہچی یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا کیا حال ہے اُن لوگون کا کہ پرہیز کرتے ہین اُس چیز سے کہ کرتا ہون مین پس قسم خدا کی تحقیق مین اُن سب سے زیادہ جانتا ہون مرضی نامرضی اللہ کی اور بہت زیادہ ہون اُنسے واسطے اللہ کے ڈرنے کر اور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کی حضرتؐ نے ایک چیز یعنی روزہ مین اپنی بی بی کا بوسہ لیا یا سفر مین روزہ افطار کیا یہ رخصت کی بات ہے اور مرضی اخیر حدیث کے یہ کہ مین باوجود کمال تقویٰ اور ڈرنے کے عمل رخصت پر کرتا ہون یہ کون ہین کہ نہ کرین اور حقیقت مین رخصت پر عمل کرنے مین بڑی بڑی حکمتین ہین ظاہر کرنا عجز کا ہے اور ضعف بشریت کا اور رفاہیت نفس کی اسی لیے حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ عمل کیا جاوے رخصتون پر یعنی آسانیون پر جیسے کہ دوست رکھتا ہے کہ عمل کیا جاوے عزیمتون پر یعنی اولیٰ چیزون پر وعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهٗ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَّاْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے رافع بیٹے خدیج کے سے کہا تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اور مدینہ والے تابیر کرتے تھے درخت خرما کو پس فرمایا حضرتؐ نے کیا کرتے ہو تم کہا مدینہ والون نے تھے ہم کرتے موافق عادت کے فرمایا شاید کہ اگر نہ کرو تم تو بہتر ہے پس چھوڑ دیا لوگون نے پس کم ہوا میوہ اُس سال کہا راوی نے پس ذکر کیا روبرو آنحضرتؐ کے پس فرمایا حضرتؐ نے نہین مین مگر آدمی جب حکم کرون مین تمکو ساتھ کسی چیز کے بات دین تمھارے کے سے پس لو اُسکو اور جسوقت حکم کرون مین تمکو ساتھ ایک چیز کے اپنی عقل سے پس نہین مین مگر آدمی روایت کی یہ مسلم نے ف معنی تابیر کے یہ ہین کہ کھجورون مین ایک درخت ہوتا ہے نر اور اور درخت ہوتے ہین مادہ نر کا پھول جھاڑتے ہین مادہ پر تا پھلین اور معنی اخیر حدیث کے یہ کہ دنیا کے اسباب کے مقدمہ مین مجھسے خطا بھی ہوتی ہے اور صواب بھی حاصل یہ کہ حضرتؐ نے اپنے اجتہاد سے منع فرمایا تھا بغیر ترنے وحی کے اس لیے کہ دیکھا اُسکو امور جاہلیت سے اور تاثیر اُسکی کمی زیادتی مین معقول نہ پائی اور نظر اپیر نہ فرمائی تھی کہ شاید کچھ اسکی خاصیت ہو بسبب جاری ہونے عادت الٰہی کے اس لیے جزماً منع نہ فرمایا بلکہ فرمایا اگر نہ کرو بہتر ہے پس جب دیکھا کہ اسمین ایک خاصیت ہے بسبب جاری ہونے عادت الٰہی کے اور منع اسمین کچھ آیا نہین سکوت فرمایا یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امور دنیا کیطرف التفات نہ تھا اور غرض اُنکی دنیا نہ تھی بلکہ اہتمام تھا بیان کرنے امور آخرت کا اور بعضی روایت مین اسی قصے مین آیا ہے کہ فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنی تم خوب جانتے ہو امور دنیا اپنے کی اُسکے بھی یہی معنے ہین کہ مجھے التفات نہین امور دنیا پر والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دانا تھے امور دنیا اور آخرت مین حق وعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا

فَاَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَدْلَجُوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ
فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اسکے نہیں کہ مثل میری اور مثل اُسکی کہ بھیجا مجکو اللہ نے
ساتھ اُسکے یعنی دین و شریعت مانند مثل ایک شخص کے کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اُسنے اے قوم میری تحقیق دیکھا میں نے لشکر اپنی آنکھوں سے
اور تحقیق میں ڈرانیوالا ہوں ننگا یعنی بیغرض پس ڈھونڈھو تم نجات کو نجات کو پس فرمانبرداری کی اُسکی ایک جماعت نے قوم اُسکی سے پس چلے
راتوں رات پس چلے اوپر آہستگی کے پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے اُسمین سے پس صبح کی اپنے مکان مین پس داخل ہوا اُنپر لشکر دشمن کا
پس ہلاک کیا اُنکو اور جڑ سے اکھاڑ دیا اُنکو پس یہ ہے مثال اُسکی کہ فرمانبرداری کی میری پس پیروی کی اُسنے جو کہ لایا مین اُسکو اور مثال اُسکی کہ نافرمانی
کی میری اور جھٹلایا اُسنے جو کہ لایا ہوں مین اُسکو حق سے یعنی دین و شریعت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ڈرانیوالا ہوں ننگا اصل اسکی یہ ہے
کہ عرب مین جب ایک آدمی دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اُتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہو جاوے قوم بعد اُسکے یہ مثل ہو گئی ہے
ہر امر ناگہانی دہشت ناک کے پیش آنے مین پس یہ بات حضرتؐ پر کمال صادق تھی کہ سچے تھے خبر دینے عذاب کے مین ؛ حق سید وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ
وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ
النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا هٰذِهٖ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهَا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا
اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِيْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری مانند مثال اُس شخص کے کہ جلائی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ نے گروہ اپنا شروع کیا پروانوں نے
اور اُن جانورون نے کہ گرتے ہین آگ مین گرنا آگ مین اور شروع کیا جلانیوالے نے کہ روکتا ہے اُنکو اور وہ غالب آتے ہین پس داخل ہوتے
ہین آگ مین یعنی اُسکے منع کرنے سے باز نہین رہتے آگ مین پڑنے سے پس مین پکڑتا ہون کمرین تمھاری کہ بچاؤن آگ سے اور تم پیچھے ہو پیچ اُسکے
یہ ہے روایت بخاری کی اور واسطے مسلم کے مانند اسی کے اور کہا مسلم نے پیچ آخر اُس روایت کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس یہ مثل میری اور
مثل تمھاری ہے کہ مین پکڑے ہون کمرین تمھاری بچانیکو آگ سے اور یہ کہتا ہون کہ آؤ میری طرف بچو آگ سے کہ آؤ میری طرف بچو آگ سے پس تم غالب
آئے مجھپر پیچھے جاتے ہو پیچ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مین لیتے حرام اور منع چیرتن واضح بیان کی ہین جیسے کوئی آگ روشن
کرے اور تم گرتے ہو اُسمین یعنی کرتے ہو وہی بُرے کام اور مین منع کرتا ہون وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ
قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاءَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا
وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ
اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اُس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اُسکے ہدایت سے اور علم سے مانند
مثال مینھ بہت کے کہ پونہچا زمین کو پس تھا اُس زمین سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اُسنے پانی کو یعنی اپنے اندر جذب کیا پس اُگایا خشک گھاس کو اور

ترکو بہت اور تھا ایک ٹکڑا اُسمین سے سخت کہ ٹھہرا رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اُسکے لوگونکو پس پیا اور پلایا اور کھیتی کی اور پونہچا اُس زمین مین ایک ٹکڑے اور کونہ تھی وہ مگر پٹپر میدان نہ تھا بنا پانی کو اور نہ جما یا گھاس پس یہ یعنی سب جو مذکور ہوئین مثل ہے اُس شخص کی کہ سمجھا پیچ دین خدا کے اور نفع دیا اُسکو اُس چیز نے کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اُسکے پس جانا یعنی سیکھا اُسنے اور سکھلایا اور مثل اسکے کہ نہ اُٹھایا ساتھ اسکے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی اُسنے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہو مین ساتھ اسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین دو طرح کے آدمی مذکور ہوئے ایک فائدہ اُٹھانیوالے دین سے اور دوسرے نہ فائدہ اُٹھانیوالے اُس سے اور زمین مع طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوئی ہے پانی سے اور دوسری وہ کہ نہین فائدہ مند ہوتی پھر آگے فائدہ مند کی دو قسمین ہین اُگنے والی اور نہ اُگنے والی اسیطرح فائدہ مند دین سے دو قسم پر ہین ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہ مثل اُس زمین پاک کے ہین کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئے اور گھاس اُگائی اور اوروں کو بھی فائدہ مند کیا یعنی اسی طرح اُنھون نے خود بھی فائدہ علم سے اُٹھایا اور اوروں کو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلم غیر عابد کہ ساتھ نوافل وغیرہ کے مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اُسمین تفقہ یعنی سمجھ نہ پیدا کی پس یہ مثل اُس زمین کے ہے کہ پانی اُسمین ٹھہرا اور لوگ منتفع ہوئے یا جس زمین نے پانی جذب کیا اور گھاس اُگائی وہ مثال ہے مجتہدین کی کہ علم حاصل کیا اور پھر اُس سے بہت مسائل استنباط کیے آپ بھی فائدہ مند ہوئے اور اوروں کو بھی اور جس زمین نے پانی ٹھیرایا وہ مثال ہے محدثین کی کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ لوگون کو پونہچا کر فائدہ مند کیا چنانچہ تحقیق ہمارے اوستادون کی یہی ہے اور جسنے کہ سر نہ اُٹھایا اور تو جا اور التفات علم کیطرف نہ کی اور ہرگز نہ سُنا اور اُسپر عمل نہ کیا اور نہ تعلیم کی خواہ دین مین آیا یا نہ آیا کافر ہوا یہ مثل اُس زمین شور کے ہے کہ پانی قبول نہ کیا اور نہ ٹھیرایا اور نہ کچھ اوگایا یا حق **وعن** عائشۃ قالت تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ ایت محکمت ھن ام الکتاب واخر متشبھت الی قولہ اولوا الالباب قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رایت الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمھم اللہ فاحذروھم متفق علیہ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وہ ہے جسنے اُتاری اوپر تیرے کتاب کہ اُسمین آیتین ہین محکم اور پڑھی آخر آیت تک اور نہین نصیحت پکڑتے مگر صاحب عقل کے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھے تو اور مسلم مین رایتم یعنی جب دیکھو تم اُنکو کہ پیچھے پڑتے ہین اُسکے کہ متشابہ ہے قرآن سے پس وہ لوگ ہین کہ نام رکھا اُنکا اللہ نے یعنی کجرو پس بچتے رہو اُنسے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعد لفظ محکمات کے باقی آیت یون ہے ھن ام الکتاب واخر متشبھت فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والرسخون فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب یعنی وہ آیتین محکمات اصل کتاب کی ہین اور متشابہ ہین جو لوگ کہ اُنکے دلونمین کجی ہے پس پیروی کرتے ہین اُنکی کہ متشابہ ہین اُس سے واسطے طلب کرنے فتنہ کے اور ڈھونڈھنے تاویل اُنکی کے اور نہین جانتا تاویل اُنکی یعنی حقیقت معنی اُنکے کی مگر اللہ اور جو رکھا مضبوط ہین علم مین کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھ متشابہات کے کہ سب نزدیک پروردگار ہمارے سے ہین اور نہین نصیحت مانتے مگر عقلمند اور زام رکھا اُنکا اللہ نے کجرو یعنی اس آیت ہین مذکور ہے فاما الذین فی قلوبھم زیغ حاصل یہ کہ محکم آیتین وہ ہین کہ معنی اُنکے ظاہر ہون اور متشابہ وہ کہ علم اُنکا اللہ ہی کو ہے جیسے یدا اللہ فوق ایدیھم وغیرہا پس اچھے لوگ محکم آیتون کے معنی بھی سمجھتے ہین اور ایمان بھی لاتے ہین اُنپر اور متشابہ پر ایمان لاتے ہین اور سمجھ معانی کی سپرد اللہ کے کرتے ہین اور کجرو آیات متشابہات کے درپے سمجھنے کے ہوتے ہین اور تاویلین باطل کر کر گمراہ

ہوتے ہین خلاصہ ساری آیت اور حدیث کا یہ ہے جو مذکور ہوا **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجلان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما قال فسمع اصوات رجلین اختلفا فی آیۃ فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرف فی وجھہ الغضب فقال انما ھلک من کان قبلکم بالاختلاف فیم فی الکتاب کافہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا دو بہر کو گیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن کہا پس سُنی حضرتؐ نے آواز دو شخصون کی کہ آپسمین اختلاف کرتے تھے ایک آیت مین یعنی متشابہ کے معنی مین جھگڑتے تھے پس تشریف لائے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہچانا جاتا تھا بیچ چہرہ مبارک اُنکے کے غصہ پس فرمایا نہین ہلاک ہوئے وہ شخص کہ تھے پہلے مُتے مگر بسبب اختلاف کرنے اپنے کے بیچ کتاب کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** مراد وہ اختلاف ہے کہ شک و شبہہ مین ڈالے اور دشمنی پیدا کرے اور باعث کفر اور بدعت کا ہو جیسے اختلاف کرے نفس قرآن مین یا اُسکے معنی مین کہ جائز نہین اسمین اجتہاد پس اختلاف علماے مجتہدین کا مراد نہین کہ وہ باعث رحمت و رفراخی کا ہے دین مین اور صحابہ کرام سے منقول ہے سطرح کا اختلاف ج **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سال عن شیء لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسالتہ متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق بہت بڑا مسلمانون کا بیچ مسلمانون کے باعتبار گناہ کے وہ شخص ہے کہ سوال کرے ایک چیز سے کہ نہین حرام کیگئی تھی اوپر لوگونکے پھر حرام کیگئی سبب پوچھنے اُسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ اُن شخصون کے حق مین فرمایا کہ جو پوچھتے تھے حضرتؐ سے ازراہ سرکشی اور تکلف کے جیسے کہ پوچھا بنی اسرائیل نے حضرت موسی علیہ السلام سے بقرہ کے حق مین اور جو پوچھتے کچھ حاجت کے لیے وہ اسمین داخل نہین بلکہ ثواب پاتے تھے ؛ سید **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے بیچ آخر زمانیکے فریب دینے والے جھوٹی لاوینگے تمھارے پاس حدیثین کہ نہین سنین تمنے اور نہ باپون تمھارے نے پس بچو اُنسے اور بچاؤ اُنکو آپ سے نہ گمراہ کرین وہ تمکو اور نہ فتنہ مین لین تمکو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی پیدا ہونگے ایک لوگ کہ کہین گے لوگون سے ہم مذہب اور مشایخ ہین بُلاتے ہین تمکو دین کیطرف اور وہ جھوٹے ہونگے جھوٹی حدیثین پیغمبر کی بیان کرینگے یا اگلے لوگون پر باتین جھوٹی نقل کرینگے اور احکام باطلہ اور اعتقادات فاسدہ بتاوینگے پس بچو اُنسے اور نہ فتنہ مین ڈالین یعنی شرک مین مقصود یہ ہے کہ احتیاط کرو دین کی لینے مین اور پرہیز کرو صحبت بدعتیون کے سے اور خلط کرنیسے ساتھ اُنکے خصوصاً اُنسے کہ دعوی جھوٹا رکھین ؎ چون بسا ابلیس آدم روی ہست پس بہر دستے نباید داد دست ؛ حق علی **وعنہ** قال کان اھل الکتاب یقرؤن التوراۃ بالعبرانیۃ ویفسرونھا بالعربیۃ لاھل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا اھل الکتاب ولا تکذبوھم وقولوا اٰمنا باللہ وما انزل الایۃ رواہ البخاری اور روایت ہے اُن ہی سے کہا تھے اہل کتاب پڑھتے تورات کو بیچ عبرانی زبان کے کہ زبان یہود یونکی ہے اور تفسیر کرتے اُسکی عربی زبان مین واسطے مسلمانون کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جھٹلاؤ اُنکو اور کہو ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور اُسچیز کے کہ اُتاری گئی طرف ہمارے آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** باقی آیت یہ ہے **وما انزل** الی ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون یعنی اور ایمان لائے ہم اُسچیز پر کہ اُتاری گئی ہے طرف ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد اُنکی کے اور اُس چیز پر

کہ دیے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور اُس چیز پر کہ دیے گئے سارے نبی اپنے پروردگار کی طرف سے نہیں فرق کرتے ہم درمیان کسی کے اُنمیں سے اور ہم اللہ کے لیے تابعدار ہیں پس یوں کہو اور سچا نہ جانو اس لیے کہ شاید کچھ عبارت بدل ڈالی ہو اور جھٹلا دو اس لیے نہیں کہ تورات اصل حق ہے لیکن اُنھوں نے بعضی جگہ میں تغییر تبدیل کر دیا ہے شاید کہ سچ ہی نقل کریں ۔ حق **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کفایت کرتا ہے آدمی کو جھوٹ بولنے میں یہ کہ نقل کرے جو چیز کہ سُنی یعنی بغیر تحقیق روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر کوئی کچھ جھوٹ نہ بولتا ہو لیکن یہ عادت رکھتا ہو کہ جو کچھ سُنے بے تحقیق روایت کر دے تو اسیقدر اس سے جھوٹ بولنے میں کیونکہ جسکا یہ حال ہوگا البتہ جھوٹ میں گرفتار ہی ہوگا اس لیے کہ جو کچھ سُنتا ہے سب سچ نہیں ہوتا مقصود منع کرنا ہے بیان کرنے اُس چیز کے سے کہ سچ اُسکا معلوم نہو ۔ حق **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی کہ بھیجا ہو اُسکو اللہ نے بیچ اُمت اُسکی کے پہلے مجھسے مگر تھے واسطے اُسکے اُمت اُسکی میں مددگار اور یار کہ لیتے طریق اُسکا اور پیروی کرتے حکم اُسکے کی پھر پیدا ہوتے پیچھے اُنکے یعنی بعد گذرنے حواریین کے ناخلف کہتے لوگوں کو وہ چیز کہ نہ کرتے آپ اور کرتے وہ چیز کہ نہیں حکم کیے گئے یعنی جیسے کہ حال بُرے عالموں اور بُرے سرداروں کا ہے پس جو شخص کہ جہاد کرے اُن سے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے اُنسے ساتھ زبان اپنی کے پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے اُنسے ساتھ دل اپنے کے پس وہ مومن ہے اور نہیں ہے سوائے اسکے ایمان برابر دانہ رائی کے روایت کی یہ مسلم نے ف زبان سے جہاد کرے یعنی منع کرے اور بُرا کہے اور دل سے جہاد یہ کہ بُرا جانے اور غمگین ہو اور نہیں سوائے اسکے ایمان برابر دانہ رائی کے یعنی جتنے دلسے بھی بُرا نہ جانا تو گویا راضی ہوا بُری بات کا پس یہ کفر ہے ۔ علی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ بُلایا طرف ہدایت کے ہوگا واسطے اُسکے ثواب مانند ثواب اُن لوگوں کے کہ پیروی کی اُسکی نہیں کم کرتا یہ ثواب اُسکے سے کچھ اور جسنے کہ بُلایا طرف گمراہی کے ہوگا اوپر اُسکے گناہ مانند گناہوں اُن لوگوں کے کہ پیروی کی اُسکی نہیں کم کرتا یہ گناہ اُنکے سے کچھ روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی جو کہ باعث بھلائی کا ہوگا اُسکو بھی ثواب مانند کرنیوالوں کے حاصل ہوگا اور اب جو باعث ثواب ملا تو پیروی کرنیوالوں کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں ہو جانے کی کیونکہ اجر پیروؤں کو بسبب عمل کے ہے اور اجر باعث کو بسبب ہدایت کرنیکے اور ایسا ہی حال بُری راہ نکالنے والوں کا ہے گناہ میں ۔ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع ہوا اسلام غریب اور ہو جائیگا جیسے کہ شروع ہوا پس خوشوقتی ہے واسطے غربا کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی ابتدائے اسلام میں مسلمان غریب اور کم تھے کہ وطنوں سے نکلکر ہجرت کی

اور آخر کو پھر یہی حال ہو جائیگا پس خوشی ہو جیونکو کہ آخر زمانہ مین قدم استقامت کا ثابت رکھین گے اور جنگل مارینگے ساتھ کتاب وسنت کے
عن وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الایمان لیأرز الی المدینۃ کما تأرز الحیۃ الی جحرھا متفق
علیہ اور روایت ہے اُن ہی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایمان سمٹ آوے گا طرف مدینے کے جیسے
کہ سمٹتا ہے سانپ طرف بل اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مشابہت دی حضرتؐ نے لوگونکے بھاگنے کی مخالفون کی
آفات سے اور ثابت رہنے اُنکے کی ایمان پر ساتھ سانپ کے اس لیے کہ سانپ بہ نسبت اور جانورون کے بہت بھاگتا ہے اور
بہت سمٹ کر بل مین جاتا ہے اور مشکل سے نکالا جاتا ہے اور یہ خبر دی ہے حضرتؐ نے ابتداے ہجرت کی یا اخیر زمانہ کی جسوقت
کہ مسلمان کم ہون گے پس سمٹ آوین گے مدینے مین ۞ عن وسندکر لوحدیث ابی ھریرۃ ذدونی ما ترکتکم فی کتب
المناسک وحدیثی معاویۃ وجابر لا یزال من امتی لا یزال طائفۃ من امتی ولا یزال طائفۃ من امتی فی باب ثواب ھذہ الامۃ ان شاء اللہ
اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابوہریرہ کی ذدونی ما ترکتکم یعنی کتاب مناسک کے یعنی حج کے اور دو حدیثین معاویہ اور جابرؓ کی کہ ایک کا سرا
لا یزال من امتی ہے اور دوسری کا لا یزال طائفۃ من امتی بیچ باب ثواب اس اُمت کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ یعنی یہ حدیثین مصابیح والے نے
اس باب مین ذکر کی ہین اور مین نے وہان الفصل الثانی فصل دوسری عن ربیعۃ الجرشی قال اتی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقیل لہ لتنم عیناک ولتسمع اذناک ولیعقل قلبک قال فنامت عیناي وسمعت اذناي وعقل قلبي فقیل لي سیدٌ
بنی دارًا فصنع مأدبۃ وأرسل داعیًا فمن اجاب الداعي دخل الدار ومن دخل الدار اکل من المأدبۃ ورضي عنہ السیدُ ومن
لم یجب الداعي لم یدخل الدار ولم یأکل من المأدبۃ وسخط علیہ السیدُ قال فاللہ السیدُ وھو محمدٌ بین الداعي و
الدار الاسلام والمأدبۃ الجنۃ رواہ الدارمی روایت ہے ربیعہ جرشی سے کہ کہا دکھلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب مین
فرشتے پس کہا گیا اُنکو چاہیے کہ سووین آنکھین تمھاری اور سنین کان تمھارے اور سمجھے دل تمھارا فرمایا پس سووین آنکھین میری اور سنا کانون میرے
نے اور سمجھا دل میرے نے فرمایا پس کہا گیا واسطے میرے یعنی فرشتون نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا گھر اور تیار کیا کھانا
اور بھیجا بلانیوالیکو پس جسنے کہ قبول کیا بلانیوالیکو داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانے مین سے اور راضی اُس سے ہوا سردار اور جسنے نہ قبول کیا
بلانیوالیکو نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا کھانے مین سے اور خفا ہوا اور اُسکے سردار فرمایا حضرتؐ نے پس اللہ سردار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانیوالا
اور گھر اسلام اور کھانا بہشت ہے روایت کی یہ دارمی نے ف سووین آنکھین تیری یعنی نہ دیکھ اپنی آنکھون سے کچھ اور سنین کان تیرے یعنی کان نہ رکھ
کسی کی بات پر اور جانے دل یعنی دلمین کچھ خیال نہ لا حاصل یہ کہ غور اور حضور دل سے اس مثال کو سُن تا خوب سمجھے آگے حضرتؐ نے جواب دیا
فنامت عیناي اور پہلی حدیث مین گھر جنت کو فرمایا اور کھانا مراد رکھا نعمتین اُسکی اور یہان گھر اسلام کو فرمایا اور کھانا جنت کو اسلیے کہ اسلام
سبب داخل ہونے گھر بہشت کا ہے پس اسکو مشابہ گھر کے کیا اور مأدبہ یعنی کھانا مہمانی کا دونون جملے نعمتین بہشت ہی کی مراد ہین ۞ وعن
ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الفینّ احدکم متکئًا علی اریکتہ یأتیہ الامر من امري مما
امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادري ما وجدنا في کتاب اللہ اتبعناہ رواہ احمد وابوداود والترمذي وابن ماجۃ
والبیہقي في دلائل النبوۃ اور روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤنگا مین ایک تم مین سے تکیہ کیے ہوے اوپر چھپر کھٹ
اپنے کے کہ آوے اُسکو حکم میرے حکم مین سے اُس قسم سے کہ حکم کیا ہے مین نے یا منع کیا ہے مین نے اُس سے پس کہے کہ نہین جانتا مین وہ چیز کہ پائی مین نے

پنج کتاب اللہ کے پیروی کی مین نے اُسکی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے پنج دلائل النبوۃ کے ف تکیہ کیے ہوے اوپر چھپر کھٹ کے یعنی تکبر کیے ہوئے فراغت سے نہ بیٹھا رہے اور طلب علم اور حدیث ترک نکرے اور از راہ جہالت کے میرے حکم کو یون نہ کہنے لگے کہ سوائے کتاب اللہ کے مین کچھ نہین جانتا اور نہ کسی چیز کی سوائے اُسکے متابعت کرتا ہون آیمن خبردی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے جاہلون اور فراغت والون اور متکبرون کے حال سے کہ کسل کرینگے حدیث پر عمل کرنے سے اُس حکم مین کہ قرآن مین نہین پانے کے اور گمان رکھین گے کہ احکام شرع منحصر ہین قرآن مین اور یہ نہین جانتے کہ بہت حکم قرآنمین نہین اور حدیث مین ہین جیسے قرآن دلیل ہے حدیث پیغمبر کی بھی دلیل ہے اور جیسے قرآن حضرتؐ کو عطا ہوا ہے حدیث بھی عطا ہوئی ہے دونون وحی ہین پ ح وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہون مین قرآن اور مانند اسکے ساتھ اُسکے خبردار ہو قریب ہے کہ ایک شخص پیٹ بھرا اوپر چھپر کھٹ اپنے کے کہیگا لازم کرو اوپر اپنے یہ قرآن یعنی فقط قرآن ہی کو سمجھو پس جو پاؤ تم پنج اُسکے حلال پس حلال جانو اُسکو اور جو پاؤ تم پنج اُسکے حرام پس حرام جانو اُسکو اور تحقیق جو کچھ کہ حرام کیا رسول خدا نے مانند اپنیحرکے ہے کہ حرام کیا اللہ نے خبردار ہو کہ نہین حلال کیا واسطے تمھارے گدھا اہلی اور نہ صاحب کچلی کا درندون سے اور نہ لقطہ عہد والے کا مگر سطرحکا لقطہ کہ بے پروا ہو اُس سے مالک اُسکا اور جو شخص مہمان ہو نزدیک ایک قوم کے پس لازم ہے اوپر اُنکے کہ مہمانی کرین اُسکی پس اگر نہ مہمانی کرین اُسکی پس واسطے اُسکے ہے یہ کہ لے اُتنے مانند مہمانی اپنی کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے اور اسیطرح ابن ماجہ نے تا قول کما حرم اللہ ف مانند اُسکے ساتھ اُسکے یعنی حدیث لیکن فرق یہی ہے کہ قرآن وحی ظاہر ہے اور حدیث وحی پوشیدہ اور لقطہ لا یحل سے بطور تمثیل کے فرمایا کہ حرمت ان چیزونکی قرآن مین مذکور نہین مین نے انکی حرمت بیان کی اور گدھا اہلی یعنی جو کہ گھر مین رہتا ہے پس گدھا وحشی کہ اُسکو گورخر کہتے ہین حلال ہے اور نہ صاحب کچلی کا یعنی جو کہ کچلی سے شکار کرتے ہین اور پھاڑتے ہین مانند شیر اور بھیڑیے اور کتے کے اور نہ لقطہ عہد والیکا معاہد اُس کافر کو کہتے کہ درمیان اُسکے اور درمیان مسلمانون کے عہد ہو ساتھ امان کے عام ہے کہ ذمی ہو یا غیر اُسکے پس فرمایا کہ لقطہ اُسکا یعنی جو چیز کہ رستے مین پڑی پائی اُسکی حلال نہین مگر ایسا لقطہ کہ بے پروا ہو مالک اُسکا یعنی چیز حقیر مانند گٹھلی اور چھلکے اور گاجر اور مولی وغیرہ کے اور لازم ہے کہ مہمانی کرین یہ بطریق استحباب کے ہے نہ فرضیت کے پس اگر مہمانی نہ کرین تو لیسکے مانند مہمانی اپنی کے حکم اُس صورت مین ہے کہ مہمان مضطر ہو اگر نہ لیگا تو ہلاک ہو جائیگا یا یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا اب منسوخ ہوا ہے ح وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ أَلَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي

عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ إِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ اور روایت ہے عراض بن ساریہ سے کہا کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کیا گمان کرتا ہے ایک تمہارا تکیہ لگائے ہوئے اوپر چھپر کھٹ اپنے کے گمان کرتا ہے یہ کہ اللہ نے نہیں حرام کی کوئی چیز مگر وہ چیز کہ بیچ اس قرآن کے ہے خبردار ہو بتحقیق قسم ہے اللہ کی بتحقیق حکم کیا میں نے اور نصیحت کی میں نے اور منع کیا میں نے کئی چیزوں سے کہ بتحقیق وہ البتہ بقدر قرآن کے ہیں بلکہ زیادہ ہیں اور بتحقیق اللہ نے نہیں حلال کیا واسطے تمہارے یہ کہ داخل ہو تم گھروں اہل کتاب کے میں مگر ساتھ حکم اُنکے کے اور نہیں حلال کیا مارنا عورتوں اُنکا کا اور نہ کھانا میوہ اُنکے کا جو وقت تملکوہ کہ دیویں تم کو اور پر اُنکے ہے یعنی ہتاؤ اُنکو ہاتھ کہ گھر میں داخل ہو جاؤ بے اذن اور نہ ستاؤ اُنکے گھر والوں کو اور نہ مال کو جبکہ خبر یہ دیں روایت کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ اسناد اس کی کے اشعث بن شعبہ مصیصی ہے بتحقیق کلام کیا گیا ہے بیچ اُسکے کہ ثقہ ہے یا نہیں ف لفظان اللہ علم سے آخر تک چند احکام حضرتؐ نے بیان فرمائے کہ میں نے یہ منع کیے ہیں قرآن میں نہیں مذکور اور بعد لفظ دواہ کے اصل مشکوٰۃ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے لیکن میرک شاہ نے یہ عبارت مذکور لکھدی ہے

وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلٰوةَ

اور اُن ہی سے روایت ہے کہا نماز پڑھوائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پھر متوجہ ہوئے اوپر ہمارے ساتھ منہ اپنے کے پس نصیحت کی ہمکو نصیحت خوب کہ بہیں اُس سے آنکھیں اور ڈرے اُس سے دل پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنیوالے کی پس وصیت کر ہمکو پس فرمایا وصیت کرتا ہوں تمکو ساتھ تقوی اللہ کے اور سُننے اور حکم بجا لانیکے یعنی سردار مسلمانوں کا اگرچہ ہو غلام حبشی پس بتحقیق شان یہ ہے جو شخص کہ زندہ رہے تم میں سے پیچھے میرے پس دیکھے گا اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میرے کو اور طریقہ خلفائے راشدین کے کو کہ ہدایت کیے گئے ہیں بھو وسکار وساتھ اُسکے اور مضبوط پکڑے رہو اُسے ساتھ دانتوں کے اور بچو تم نئی نئی باتوں سے پس بتحقیق جو نئی بات ہے بدعت ہے اور جو بدعت ہے گمراہی ہے روایت کی یہ احمدؒ نے اور ابوداؤدؒ نے اور ترمذیؒ نے اور ابن ماجہؒ نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا نماز کا ف یعنی نہیں کہا صلی بنا رسول اللہ بلکہ سرا حدیث کا وَعَظَنَا مَوْعِظَةً نقل کیا اور گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنیوالے کی کہ وقت رخصت کے بیان کرنے میں کمال کوشش کرتا ہے آدمی کہ کچھ نہ رہ جائے اور اگرچہ غلام ہو حبشی اسمیں کمال مبالغہ ہے اطاعت حکم میں اگر فرضًا ایسا بھی ہو تو اطاعت ہی کرے اور دانتوں سے پکڑنا کنایہ ہے کمال محافظت اور محکمی سے ۱۲ حق

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْ اِلَيْهِ وَقَرَأَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْاٰيَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا خط کھینچا واسطے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط یعنی سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اللہ کی ہے پھر کھینچے کئی خط داہنے اُسکے اور بائیں اُسکے یعنی سات خط چھوٹے بڑے داہنی طرف اور اسیطرح بائیں طرف اور فرمایا یہ راہیں ہیں اوپر ہر راہ کے اُنمیں سے شیطان ہے پکارتا ہے طرف اُس راہ کے اور پڑھی یہ آیت اور بتحقیق یہ راہ میری ہے

سیدھی پس پیروی کرو اُسکی آخر آیت تک روایت کی یہ احمد اور نسائی اور داری نے ف باقی آیت یہ ہے وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ یعنی اور نہ پیروی کرو راہوں کی تا نہ پریشان کردیں راہیں تمکو راہ اُسکی سے ف لہذا سیدھا خط مثال ہے راہ خدا کی کہ وہ اعتقاد حق اور عمل صالح ہے اور جھوٹے ٹیڑھے خط مثال ہیں راہوں گمراہی کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي الْاَرْبَعِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوَيْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پورا مومن ہوتا ایک تمھارا یہانتک کہ ہو خواہش اُسکی تابع اُس چیز کے کہ لایا ہوں میں اُسکو یعنی دین و شریعت روایت کی یہ بیچ شرح السنۃ کے اور کہا نووی نے بیچ چہل حدیث اپنی کے کہ یہ حدیث صحیح ہے روایت کیے ہم یہ حدیث بیچ کتاب الحجۃ کے ساتھ سند صحیحہ کے ف یعنی تابع ہو شریعت کا اعتقاد میں اور عمل میں اور عبادات میں ساتھ کمال خوشی کے یہ بات جب حاصل ہوتی ہے جاتی ہے آدمی سے کدورت نفسانی پس روشن ہوتا ہے ساتھ صفات نورانیہ کے اور یہ حالت نہیں پائی جاتی ہے مگر اولیاء اللہ میں ؛ سید وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضٰهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہے بلال بن حارث مزنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ زندہ کیا یعنی رواج دیا سنت میری کو ایسی سنت کو کہ تحقیق چھوڑی گئی تھی بعد میرے پس تحقیق واسطے اُسکے ہے ثواب مانند ثواب اُن لوگوں کے کہ عمل کیا ساتھ اُس سُنّت کے بغیر اسکے کہ ناقص ہووے ثواب اُنکے سے کچھ اور جسنے کہ نئی نکالی بدعت گمراہی سے کہ نہیں راضی ہوتا اُس سے اللہ اور رسول اُسکا ہوگا اوپر اُسکے گناہ مانند گناہوں اُن شخصوں کے کہ عمل کیا ساتھ اُسکے نہیں کم ہوگا گناہوں اُنکے سے کچھ روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یا ابن ماجہ نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو سے اور اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کثیر کے دادا سے یعنی عمرو سے ف یعنی سُنّت پر عمل کرنیوالوں کے ثواب میں سے کمی نہیں ہوتی اور زندہ کرنیوالے سُنّت کو برابر اُنکے ثواب ملتا ہے اسی طرح بدعت پر عمل کرنیوالوں کے گناہوں سے کچھ کمی نہیں ہوتی اور نکالنے والے کے لیے گناہ برابر اُنکے لکھا جاتا ہے اور سُنّت سے مراد بات دین کی ہے خواہ فرض ہو یا سوائے اسکے جیسے کہ نماز جمعہ کی لوگوں نے ترک کردی اسنے رغبت لاکر رواج دی اسی طرح مصافحہ اور سوائے اسکے اور بدعت مسنون سید وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ لَمَا يَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن عوف سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین البتہ سمٹ ویگا طرف حجاز کے یعنی مکہ اور مدینہ اور متعلقات اُنکے کے جیسے کہ سمٹ آتا ہے سانپ طرف بل اپنے کے اور البتہ جگہ پکڑیگا دین حجاز میں جیسے جگہ پکڑتی ہے بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ پر تحقیق دین پیدا ہوا تھا ابتدا میں غریب اور ہو جاویگا جیسا کہ تھا ابتدا میں خوشحالی ہے واسطے غربا کے اور وہی درست کرینگے اُس چیز کو کہ بگاڑینگے لوگ پیچھے میرے سنت میری کو روایت کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ

بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَآءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا اوپر اُمت میری کے یعنی زمانہ جیسا کہ آیا اوپر بنی اسرائیل کے مانند برابر پاپوش کے ساتھ پاپوش کے یہانتک کہ اگر اُنمین سے وہ ہے کہ آیا تھا مان اپنی کے پاس یعنی بدفعلی کی ظاہر مین البتہ ہوگا بیچ اُمت میری کے وہ شخص کہ کریگا یہ اور تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوئے اوپر بہتر گروہ کے اور متفرق ہوگی اُمت میری اوپر تہتر گروہ کے سب وہ بیچ دوزخ کے مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کیا کہ کونسا ہوگا وہ گروہ اے رسول خدا کے فرمایا جسپر ہونگے اور میرے اصحاب واپس کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد کے اور ابی داؤد کے روایت ہے معاویہ سے کہ بہتر گروہ بیچ دوزخ کے اور ایک گروہ بیچ بہشت کے اور وہ گروہ ہے جماعت اور تحقیق نکلینگی بیچ اُمت میری کے کئی قومین سرایت کرینگی بیچ اُنکے خواہشین یعنی بدعتین عقائد مین اور اعمال مین جیسے کہ سرایت کرتی ہے ہڑک ہڑک والے کو نہین باقی رہتی اُس سے کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر کہ داخل ہوتی ہے اُسمین ف مانند برابر پاپوش کے ساتھ پاپوش کے یعنی پاپوش جیسے پاپوش کے برابر ہوتی ہے اسیطرح اس اُمت کے لوگ مطابق ہونگے بنی اسرائیل کے اور مراد مانسے باپ کی یہودی ہے یعنی سوتیلی مان والا سگی مان سے کس سے یہ حرکت ہوتی ہے کہ مانع طبعی اور شرعی دونون جمع ہین اور مراد اُمتی سے اہل قبلہ ہین یعنی جو مسلمان گنے جاتے ہین پس اسصورت مین معنی کلھم فی النار کے یہ ہین کہ بسبب گناہ کے اور بد عقادی کے دوزخ مین داخل ہونگے پھر جسکا عقیدہ حد کفر کو نہ پہنچا ہوگا نکلے گا بسبب رحمت پروردگار کے اور جماعت سے مراد اہل علم اور اہل فقہ والے جماعت اسلیے کہا کہ جمع ہین کلمہ حق پر اور تہتر فرقون کی تفریق یون ہے کہ نئے فرقے اہل اسلام کے آٹھ ہین معتزلہ اور شیعہ اور خوارج اور مرجئہ اور بخاریہ اور جبریہ اور مشبہہ اور ناجیہ پھر معتزلہ کے بیس فرقے ہین اور شیعہ کے بائیس اور خوارج کے بیس اور مرجئہ کے پانچ اور بخاریہ کے تین اور جبریہ اور مشبہہ کے ایک ایک فرقہ ہین کئی نہین اور فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ہین سب یہ تہتر ہوئے اب عقائد ان کے سُننا چاہیے معتزلہ کہتے ہین کہ بندے اپنے عمل آپ ہی پیدا کرتے ہین اور انکار رویت کا کرتے ہین اور قائل ہین وجوب ثواب وعقاب کے اللہ پر اور مرجئہ کہتے ہین کہ گناہ ساتھ ایمان کے کچھ ضرر نہین کرتا جیسے کہ ساتھ کفر کے طاعت نہین نفع دیتی اور بخاریہ نفی صفات کی کرتے ہین اور کلام الٰہی کو حادث کہتے ہین اور جبریہ کہتے ہین کہ بندہ اپنے افعال مین کچھ اختیار نہین رکھتا اور مشبہہ خالق کو ساتھ خلق کے مشابہ کرتے ہین اور جہمیہ اور حلول کے قائل ہین باقی فرقون کے عقائد مشہور ہین اس لیے نہین بیان کیے لیکن یہان عوام کو ایک بڑا شبہہ آتا ہے کہ مثلاً ایک شخص جاہل مسلمان ہوا اور اُسنے روافض اور اہل سُنت جماعت کو دیکھا کہ دونون اپنے کو حق جانتے ہین اور سند لاتے ہین کتاب وسُنت سے اب یہ بیچارہ نہایت حیران ہے کہ حقیقت ایک کی دونون مین سے کیونکر معلوم کرے جواب اسکا یہ ہے کہ کئی باتین صریح دلالت کرتی ہین حق ہونے مذہب سنت جماعت کے پر وہ اُنمین غور کرے اسمین حاجت پڑھنے علم کی نہین اول یہ کہ کلام اللہ نعمت عظمی باریتعالی کی ہے اور وہ اکثر سُنیون ہی کو یاد ہوتا ہے رافضی محروم ہین اور اگر ہزار مین کسیکو یاد بھی ہوا تو وہ نادر ہے النادر کالمعدوم دوسرے یہ کہ جتنے اولیا علما رکن دین کے تھے اور بعضون کے رافضی بھی معتقد ہین اُنھون نے یہی مذہب اختیار کیا اگر یہ دین بُرا ہوتا کا ہے کو اختیار کرتے تیسرے شعار اسلام کے

یعنی جمعہ جماعت عیدین وغیرہ علی الاعلان سُنّی ہی ادا کرتے ہین اور وہ بے نصیب چوتھے مکہ مدینہ کہ دین وہین سے پیدا ہوا اور ضرب المثل ہے بزرگی مین وہان کے لوگ بھی سنّی ہین اگر اُنکا مذہب اچھا ہوتا وہ پہلے اُس مذہب مین ہوتے اسی طرح اور فرقے دعوی کرتے ہین کہ ہم حق پر ہین اُنکا جواب یہ ہے کہ اسمین زاد دعوی کام نہین آتا جب تک کہ دلیل قوی نہ لاوین اور دلیل حقیّت اہل سُنّت وجماعت کی یہ ہے کہ یہ دین اسلام ساتھ نقل کے ہم تک پونہچا اور بڑی عقل اسمین کافی نہین پس ساتھ تواتر اخبار کے اور تتبع احادیث وآثار کے متیقن ہوا کہ صحابہ اور تابعین اسی اعتقاد پر تھے اور اکثر چھوٹے مذہب والے اُنکے بعد پیدا ہوئے صحابہ اور اگلے لوگ نیک کوئی اُن مذاہب پر نہ تھے اور جب بعضے انمین سے پیدا ہوئے تو وہ بیزار تھے اُنسے اور رابطہ دوستی کا اُنسے منقطع کر ڈالا تھا اور صحاح ستہ کے مصنف اور اور محدث اور علمائے ربانیین اور اولیائے کاملین سب مذہب سنت جماعت ہی رکھتے تھے پس اگر مذہب سُنّت وجماعت حق نہوتا تو کاہے کو کرور ہا بہ مہا اچھے لوگ اس مذہب پر ہوتے اور بہت دلیلین انکی حقیّت کی ہین اگر نفسانیت چھوڑین تو اُنکا اچھا پن معلوم ہو اور نہین تو نہین بیت ہشیار کو اک حرف نصیحت ہے کفایت ؎ نادان کو کافی نہین دفتر رسالہ ؎ تمام ہوا یہ کلام آب حدیث مین انکو مشابہت ہڑک والون کے ساتھ اسلیے دی کہ جیسے ہڑک والے پر ہڑک غالب ہوتی ہے اور پانی سے بھاگتا ہے اور پیاسا مرجاتا ہے ویسے ہی جھوٹے مذہب والو پر خواہش نفسانی غالب ہوتی ہے اور علم حق سے بھاگ کر جنگل گمراہی مین ہلاک ہوتے ہین عیاذاً باللہ منہ سید حق علی حضرت عبد العزیز

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نہین جمع کریگا اُمت میری کو یا کہا بجائے اُمتی کے اُمت محمد اوپر گمراہی کے اور ہاتھ اللہ کا ہے اوپر جماعت کے اور جو شخص کہ جُدا ہے جماعت سے تنہا ڈالا جائیگا بیچ آگ کے یعنی جماعت جنتیون کی سے الگ کر کر دوزخ مین ڈالا جائیگا روایت کی یہ ترمذی نے ف ہاتھ اللہ کا ہے جماعت پر یعنی حفاظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالی کی ہے جماعت پر یہ خاصیت ہے اس امت مرحومہ کی اللہ تعالی نے عطا فرمائی ہے کہ جس چیز پر اُمت حضرتؐ کی متفق ہوتی ہے حق ہوتی ہے ؛ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ وَّابْنُ عُلَيْمٍ فِيْ كِتَابِ السُّنَّةِ اور اُن ہی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان یہ ہے جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے حدیث انس اور ابن عاصم کی سے بیچ کتاب سُنّت کے ف یعنی جو عقاد اور قول فعل اکثر علما کے ہون اُنکی پیروی کرو اور بعد لفظ رواہ کے صاحب مشکوٰۃ نے سفیدی چھوڑ دی تھی اسلیے کہ نام کتاب کا معلوم نہین ہوا میرک شاہ نے عبارت مذکورہ لگا دی ہے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہے تو اسکی کہ صبح کرے اور شام کرے اور نہین ہیچ دل تیرے کے کینہ واسطے کسی کے پس کر تو پھر فرمایا اے بیٹے میرے اور یہ ہے سُنّت میری اور جسنے دوست رکھا سُنّت میری کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے بیچ بہشت کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اس حدیث مین اشارہ ہے اسپر کہ دوست رکھنا حضرتؐ کی سُنّت کا سبب ہے محبت اور رفاقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہ جاے عمل کرنا اُسپر اے بھائیو

خیال تو کرو کیا درجہ ہے حضرت کی سُنّت کی محبت رکھنے والونکا سب تعیین دارین کی ایک طرف اور یہ ایک طرف اللہ تعالیٰ نصیب کرے ہم سب کو آمین آمین آمین ۔ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الزُّهْدِ لَهٗ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہ دلیل پکڑی ساتھ سُنّت میری کے نزدیک بگڑنے اُمّت میری کے پس واسطے اُسکے ثواب سو شہید کے روایت کی یہ بیہقی نے کتاب الزہد مین حدیث ابن عباسؓ کی سے ف کیونکہ ایسے وقت مین بیچ زندہ کرنے اور رواج دینے سنت کے بڑی مشقت پڑتی ہے برابر شہیدون کے بیچ زندہ کرنے دین کے بلکہ زیادہ اور بعضے نسخون مین بعد لفظ رَوَاہُ کے یہان بھی سفیدی چھوٹی ہے لیکن میرک شاہ نے نام کتاب لکھدیا ہے وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِیْثَ مِنْ یَهُوْدَ تُعْجِبُنَا اَفَتَرٰی اَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَیْضَاءَ نَقِیَّةً وَلَوْ كَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے جابرؓ سے انھون نے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسوقت کہ آئے اُنکے پاس عمرؓ پس کہا تحقیق ہم سُنتے ہین حدیثین یہود یونکی اچھی لگتی ہین ہمکو آیا پس دیکھتے ہو یعنی حکم فرماتے ہو یہ کہ لکھون ہم بعضی اُنمین سے پس فرمایا کیا حیران ہوتم جیسے کہ حیران ہین یہود اور نصاری تحقیق لایا ہو نہین تمھارے پاس شریعت روشن صاف اور اگر ہوتے موسیٰ زندہ نہین لائق تھی اُنکو مگر پیروی میری روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف یعنی کیا متحیر ہو دین اسلام مین اسکو ناقص جانتے ہو کہ محتاج اور دین کے ہو وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْیَوْمَ لَكَثِیْرٌ فِی النَّاسِ قَالَ وَسَیَكُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کھایا حلال اور عمل کیا بیچ طریقہ سُنّت کے اور امن مین رہے لوگ زیادتی اُسکی سے داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے تحقیق یہ آجکے دن البتہ بہت ہین لوگونمین فرمایا اور ہونگے بیچ زمانہ پیچھے میرے کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اگر ایک مال کماوے ایسی وجہ سے کہ گناہ لازم آتا ہے پہلے اُسکے کمانے کے یا عین وقت کمانے کے یا بعد اُسکے تو وہ طیب نہین ہوتا جب گناہ سے بچے تینون حالتون مین تو وہ طیب ہے مثال طیب ہونے کی یہ ہے کہ مثلاً کسی نے بیع کرنے کا ارادہ کیا پہلے عقد کے ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کے ایجاب وقبول بموجب شرع کے ہوا یا عین وقت عقد کے کوئی شرط فاسد بیع مین لگا دی یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط فاسد لگا دی مثلاً کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہ ہے کہ ایک بوتل شراب کی مجھے دیا کرنا پس چاہیے کہ تینون وقتون مین خلاف شرع سے بچے اپنی پر قیاس کرلے حالت نوکری کو اور عمل کرے بیع طریقہ سُنّت کے یعنی جو فعل کرے یا جو بات بولے موافق شرع کے ہو یعنی جنگل مالے ہر عمل مین ساتھ سنت کے یعنی ساتھ حدیث کے کہ وارد ہوئی ہو اُس عمل مین یہانتک کہ پائخانہ جانا اور دوڑ کرنا ایذا کی خبر کا راہ سے بموجب حدیث کے بجالاوے اور البتہ بہت ہین بیچ لوگون کے یعنی ایسے آدمی ہمارے زمانہ مین تو بہت ہین بعد ہمارے دیکھا چاہیے کیا حال ہوگا یہ صحابہؓ نے عرض کی آگے حاصل حضرتؐ کے ارشاد کا یہ ہے کہ خیر میری اُمّت سے مطلق منقطع نہین ہونے کی اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہو لیکن ہر زمانہ مین بھی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت و تقوی پر مستقیم ہونگے ۔ علی ۔ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم بیچ ایسے زمانہ کے ہو جو چھوڑے تم مین سے دسوان حصہ اُس چیز سے کہ حکم کیا گیا ساتھ اُسکے ہلاک ہوگا پھر آویگا ایک زمانہ جو شخص عمل کریگا اُنمین سے ساتھ دسوین حصہ اُس چیز کے کہ حکم کیا گیا ساتھ اُسکے نجات پاویگا روایت کی یہ ترمذی نے ف یہ بات بیچ حق امر بالمعروف ورنہی عن المنکر کے فرمائی ہے کہ اُس زمانہ مین بہت تاکید تھی اسکی اور آخر زمانہ مین اگر دسوان حصہ بھی بجالاوینگے نجات پاوینگے ۔ علی وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًی کَانُوْا عَلَیْہِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هٰذِہِ الْاٰیَۃَ مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی اُمامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گمراہ ہوئی کوئی قوم پیچھے ہدایت کے کہ تھی اوپر اُسکے مگر دیے گئے ہین جھگڑا پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت نہین بیان کرتے اُسکو واسطے تیرے مگر واسطے جھگڑنے کے بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مگر دیے گئے ہین جھگڑا تاروا ج دین مذہب باطل کو اور اُٹھا ڑین بناے حق کی اور سبب اُترنے اس آیت کا یہ ہے کہ جب اُتری یہ آیت اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَهَنَّمَ یعنی تم اور جنکو کہ تم پوجتے ہو سوا اللہ کے ایندھن دوزخ کے ہین تو یہ آیت مشرک سنکر خوش ہوئے اور جلّائے کہ ہمارے بُت حضرت عیسیٰ سے بہتر نہین اگر عیسیٰ کہ بمجود فصاریٰ کے ہین بحکم اس آیت کے دوزخ مین ہونگے ہم راضی ہین کہ بُت ہمارے بھی اُنکے ساتھ دوزخ مین رہین پس یہ آیت مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ آخر تک اُتری یعنی یہ بحث جو تجھسے کرتے ہین بطریق جدل وخصومت کے کرتے ہین کیونکہ بحسب اپنی زبان کے جانتے ہین کہ مَا تَعْبُدُوْنَ سے بُت پتھر وغیرہ کے مراد ہین نہ حضرت عیسیٰ وغیرہ اچھے بندے ۔ حق وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَیُشَدِّدَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰہُ عَلَیْهِمْ فَتِلْکَ بَقَایَاهُمْ فِی الصَّوَامِعِ وَالدِّیَارِ رَهْبَانِیَّۃَ ابْتَدَعُوْهَا مَا کَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے نہ سختی کرو تم اوپر جانون اپنی کے پس سختی کریگا اللہ اوپر تمھارے پس تحقیق ایک قوم نے یعنی بنی اسرائیل نے سختی کی اوپر جانون اپنی کے پس سختی کی اللہ نے اوپر اُنکے پس یہ جماعت ہے بقایا اُنکی بیچ صومعون کے اور دیار کے رہبانیت تھی کہ نکالا اُسکو نہین فرض کی تھی ہمنے اُنپر روایت کی یہ ابوداؤد نے ف نہ سختی کرو یعنی ایسی ریاضت اور مجاہدہ نکرو کہ نفس اُسکی طاقت نرکھے اور مباح کو اپنے اوپر حرام نکرو پس سختی کریگا اللہ اور فرض کردیگا اُسکو اور تم طاقت ادا ے حق اُسکے کی نہین رکھتے کی اور جگہ بندگی کرنے قوم نصاریٰ کی کو صومعہ کہتے ہین اور جگہ بندگی کرنے یہود کی کو دیار کہتے ہین اور رہبانیت کہتی ہین بہت عبادت کرنے کو اور ریاضت کو اور انقطاع کرنے کو لوگون سے اور ٹاٹ وغیرہ پہننا اور زنجیرین گردنون مین بانہ ھنیں اور سترکاٹ ڈالنا اور جنگل اور پہاڑ مین جارہنا وغیر ذلک کہ راہب اور زاہد اہل کتاب کی کرتے تھے پس فرمایا کہ چیزین اُنھون نے اپنی طرف سے اختراع کرلی تھین ہمنے اُنپر فرض نہین کی تھین آخر کو حق رعایت اُسکے کا نہ ادا ہوا اور انکار کفر ہوئے ساتھ دین عیسیٰ کے پس یہودی ہوگئے یا نصرانیت قبول کی بطور دین بادشاہون کے اور چھوڑ دی رہبانیت پس اسطرح تم نہ کرو اور بعضے اُنمین سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر قائم رہے یہانتک کہ حضرتؐ کا زمانہ پایا حضرتؐ پر ایمان لائے ۔ حق ۔ علی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی خَمْسَۃِ اَوْجُہٍ حَلَالٌ وَحَرَامٌ وَمُحْکَمٌ وَمُتَشَابِہٌ وَاَمْثَالٌ فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْکَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِہِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَلَفْظُہٗ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْکَمَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نازل ہوا قرآن اوپر پانچ وجہ کے حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور امثال

پس حلال جانو حلال کو اور حرام جانو حرام کو اور عمل کرو ساتھ محکم کے اور ایمان لاؤ ساتھ تشابہ کے اور عبرت پکڑو ساتھ مثالوں کے یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے اور لفظ اُسکے یہ ہیں پس عمل کرو ساتھ حلال کے اور بچو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی ف مراد محکم سے یہاں یہ ہے کہ اُسکے معنون میں کچھ اشتباہ نہو جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور مراد متشابہ سے یہ کہ معنی اُسکے خوب واضح نہوں جیسے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ وغیر ذلک اور مراد مثالوں سے قصّے ہیں اُمتوں گذری ہوئیوں کے اور ایمان لاؤ ساتھ متشابہ کے اور جانو کہ جو مراد اللہ تعالےٰ کی ہے اُس سے حق ہے اگرچہ نہیں مطلب اُسکا معلوم نہو اور شعب الایمان بعد لفظ وَاتَّبِعُوا الْمُحْکَمَ کے باقی عبارت بطور پہلی ہی روایت کے ہے و حق

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَمْرُ ثَلٰثَۃٌ اَمْرٌ بَیِّنٌ رُشْدُہٗ فَاتَّبِعُوْہُ وَاَمْرٌ بَیِّنٌ غَیُّہٗ فَاجْتَنِبُوْہُ وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِیْہِ فَکِلُوْہُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر تین طرح کے ہیں ایک امر ظاہر ہے ہدایت اُسکی پس پیروی کرو اُسکی اور ایک امر کہ ظاہر ہے گمراہی اُسکی پس بچو اُس سے اور ایک امر کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ اُسکے پس سونپو اُسکو طرف اللہ عزوجل کے روایت کی یہ احمدؒ نے ف یعنی جس چیز کا حق ہونا آیت حدیث سے ثابت ہو جیسے وجوب نماز اور زکوٰۃ کا اُسکی پیروی کرو اور جسکا باطل ہونا معلوم ہو جیسے کفار کی رسمیں برتنیں وغیر ذلک بیچ اُس سے اور جس امر میں اختلاف کیا گیا ہو یعنی پوشیدہ اور مشتبہ ہو حکم اُسکا اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ لوگ اُسمیں اپنی طرف سے اختلاف کرتے ہوں اور اللہ اور رسولؐ نے اُسکا حکم نہ بیان فرمایا ہو مثل آیات متشابہات کے اور تعین وقت قیامت کے پس تو بھی اُسکے حق میں کچھ نہ کہو اور سپرد بخدا کرو سیّد علی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَاْخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالْقَاصِیَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کی مُعاذ بن جبلؓ نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بھیڑیا ہے آدمی کا مانند بھیڑیے بکری کے کہ لیتا ہے بکری بھاگنے والی کو ریوڑ سے اور اُس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ سے اور اُس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سے اور بچو تم درون پہاڑ کی سے اور لازم ہے تم پر جماعت اور مجمع روایت کی یہ احمد نے ف مراد یہ ہے کہ جیسے بھیڑیا اکیلی بکری پر بہت دلیر ہوتا ہے ایسے ہی شیطان اُس آدمی پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علما سے الگ ہو کر مذہب نیا نکالتا ہے اور اور بچو درون پہاڑ کے سے یعنی شاہراہ اسلام چھوڑ کر گمراہ ہونگے گھاٹیوں میں مت بیٹھو وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر یعنی ایک ساعت پس تحقیق نکالا اُسنے بیشک یعنی زنہار اسلام کا گردن اپنی سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف یعنی اب اس درجہ کو پونہچا کہ شاید قید اسلام اور نہ احکام اُسکے سے باہر آوے وَعَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّاِ اور روایت ہے مالک بن انس سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑی ہیں میں نے بیچ تمھارے دو چیزیں ہرگز گمراہ نہو گے تم جبتک پکڑے رہو گے اُن دونوں کو یعنی کتاب اللہ اور سُنّت رسول اُسکے کی یعنی حدیث روایت کی یہ بیچ مؤطا کے وَعَنْ عُضَیْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَۃً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُھَا مِنَ السُّنَّۃِ فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عضیف بن حارث ثمالی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ فراخم سُنّت کی ہو مگر کہ اُٹھائی جاتی ہے مانند اُسکے سُنّت سے پس چنگل مارنا ساتھ سُنّت کے بہتر ہے نکالنے بدعت کی سے روایت کی یہ احمد نے

ف جنگل مارنا ساتھ سنت کے اگرچہ تھوڑی ہو بہتر ہے نکالنے بدعت کی سے اگرچہ جسنہ ہو اس لیے کہ ساتھ اتباع سنّت کے پیدا ہوتا ہے نور اور ساتھ گرفتاری بدعت کے آتی ہے تاریکی مثلاً پائخانہ جانا بموجب آداب شرع کے بہتر ہے بنانے سرا اور مدرسہ کے سے اسلیے کہ رعایت کرنیوالا آداب سُنّت کا ترقی کرتا ہے طرف مقام قرب کے اور ساتھ ترک اُسکی کے تنزل کرتا ہے اُس سے اور یہ باعث ہوتا ہے اُس سے افضل کے ترک کا حتّٰی کہ مرتبہ قساوت قلبی کو پونہچتا ہے کہ اُسکو رین اور طبع کہتے ہین کذا ذکر الشیخ اور اسی طرح سید جمال الدین نے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ سر اسمین یہ ہے کہ جسنے مثلاً رعایت آداب پائخانہ کی کی تو اللہ تعالیٰ توفیق دیگا اُسکو ترقی کی طرف اُس چیز کے کہ اعلیٰ اُس سے ہے اور جو اسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا ترک اُسکا اور افضلون کے ترک کا یہانتک کہ پونہچیگا طرف مقام رین اور طبع کے انتہی اور مثل اسی کے ملا علی قاری نے لکھ کر لکھا ہے کہ کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سُنت کا باعث ملامت اور عتاب کا ہوتا ہے اور سُبک جانکر ترک کرنیسے عصیان اور عقاب ثابت ہوتا ہے اور انکار اُسکا بے شبہہ بدعتی کر دیتا ہے اور بدعت کے ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی انمین سے نہین لازم آتی **وَعَنْ حَسَّانٍ** قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِيْنِهِمْ اِلَّا نُزِعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسان سے کہا نہین نکالی کسی قوم نے بدعت بیچ دین اپنے کے یعنی بدعت سیئہ کہ مزاحم سُنّت کی ہو مگر کہ نکالتا ہے اللہ تعالیٰ سُنت اُنکی سے مثل اُسکے پھر نہین عود کرسکتی طرف اُنکے قیامت تک روایت کی یہ دارمی نے **وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ** ابْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابراہیم بن میسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تعظیم کرے صاحب بدعت کی پس تحقیق اُسنے مدد کی اوپر گرانے اسلام کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے ف کیونکہ اُسکی توقیر مین حقارت سنت کی ہے یہ باعث ہوتی ہے ویران کرنے بناے اسلام کی اور اسی قیاس پر متبع سُنّت کی توقیر کرنے مین اور بیچ حقارت کرنے اہل بدعت کے آبادی بناے اسلام کی ہوتی ہے ؛ سید علی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيْهِ هَدٰهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنِ اقْتَدٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ جسنے سیکھی کتاب اللہ کی پھر پیروی کی اُس چیز کی کہ بیچ اُسکے ہے ہدایت کریگا اُسکو اللہ گمراہی سے بیچ دنیا کے یعنی ثابت رکھے گا اُسکو ہدایت پر اور بچاویگا گمراہی سے جب تک زندہ ہے دنیا مین اور بچاویگا اُسکو دن قیامت کے بُرے حساب سے یعنی مواخذہ نہین ہوگا اور بیچ ایک روایت کے ہے کہا جس نے پیروی کی کتاب اللہ کی نہین گمراہ ہوگا دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا یعنی عذاب نہین دیا جاویگا بیچ آخرت کے پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت پس جس نے پیروی کی ہدایت میری کی یعنی قرآن کی پس نہ گمراہ ہوگا یعنی دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا یعنی آخرت مین روایت کی یہ رزین نے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَاْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوْلُ اِسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَدْعُوْا كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ثُمَّ فَسَّرَهُ فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَاْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقُ هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَاهُ

اَلْحَمْدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانٍ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ اِلَّا اَنَّهُ ذَكَرَ اَخْصَرَ مِنْهُ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیان کی اللہ نے ایک مثل راہ سیدھی اور دونوں طرف اُس راہ کے دو دیواریں اور بیچ دیواروں کے دروازے کھلے ہوئے اور اوپر دروازوں کے پردے پڑے ہوئے اور رستہ کے سرے پر پکارنیوالا پکارتا ہے کہ سیدھے رہو اوپر اس راہ کے اور مت کج چلو اور اوپر اُس پکارنیوالے کے ایک پکارنیوالا اور ہے جب کہ قصد کرتا ہے بندہ یہ کہ کھولے کچھ اُن دروازوں میں سے کہتا ہے پکارنیوالا واے ہے تجکو مت کھول اُس کو پس تحقیق تو اگر کھولیگا داخل ہو جاویگا اُسمیں یعنی پھر وہاں بڑا دُکھ پاویگا پھر تفسیر کی یعنی کھولا حضرتؐ نے اس مثال کو پس بیان کیا کہ مراد راہ سے اسلام ہے یعنی اُس سے جنت کو پہنچتے ہیں اور مراد دروازوں کھلے ہوؤں سے چیزیں حرام کی ہوئیں اللہ کی یعنی اُنکے کرنے سے کمال اسلام سے نکل جاتا ہے اور مراد پردے پڑے ہوؤں سے حدیں اللہ کی اور مراد پکارنیوالے سے کہ رستے کے سرے پر ہے قرآن ہے اور مراد پکارنیوالے سے کہ اوپر اُسکے ہے وہ نصیحت دینے والا اللہ کیطرف سے بیچ دل ہر مؤمن کے یعنی فرشتہ روایت کی یہ زین نے اور روایت کی احمد نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے نقل کی نواس بن سمعان سے اور اسیطرح سے ترمذی نے اُس سے مگر ترمذی نے ذکر کی مختصر اُس سے ف حدیں اللہ کی کہ درمیان بندے کے اور حرام چیزوں کے باندھی ہیں کہ اُنسے گذرے نہیں پس حد دینے مراد ہیں احکام الٰہی اور بیچ دل ہر مؤمن کے یعنی فرشتہ جبتک یہ نہو قرآن کچھ فائدہ نہیں دیتا کیونکہ کام قرآن کا راہ بتانا ہے لیکن اُس سے نصیحت پکڑنی اور مقصود کو پہنچنا ساتھ توفیق وہدایت الٰہی کے ہے کہ ولمیں ڈالتا ہے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَّاَعْمَقَهَا عِلْمًا وَّاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَلِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى اَثَرِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ اَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا جو شخص چاہے کہ پیروی کرے کسی کی راہ کی پس چاہیے کہ راہ پکڑے اُن لوگوں کی کہ مرگئے ہیں پس تحقیق زندہ نہیں امن کیا جاتا اوپر اُسکے فتنہ سے یعنی دین میں اور وہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بہترین اس اُمت کے بہت نیک اس اُمت کے باعتبار دل کے اور بہت کامل تھے علم میں اور بہت کم تھے تکلیف میں پسند کیا تھا اُنکو اللہ تعالیٰ نے واسطے صحبت نبی اپنے کے اور واسطے قائم کرنے دین اپنے کے پس پہچانو تم واسطے اُنکے بزرگی کی اور پیروی کرو اُنکی اوپر نقش قدم اُنکے کے اور پکڑے رہو جبتک کہ ہو سکے خُلق اُنکے اور خصلت اُنکی پس تحقیق وہ تھے اوپر ہدایت سیدھی کے روایت کی یہ زین نے ف یہ بات ابن مسعودؓ نے اپنے زمانہ میں تابعین سے کہی اور مراد مُردوں سے صحابہ رکھے اور زندوں سے اہل زمانہ اپنے کے سوائے صحابہ کے اور شاید اُنھوں نے صحابہ کی حقیقت کی یہ گواہی دی واسطے رد کرنے رافضیوں اور ملحدین کے اور یہ جو فرمایا بہت نیک اس اُمت کے یا باعتبار دل کے یعنی صحابہؓ دلمیں خلوص اور ایمان کامل رکھتے تھے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى یعنی یہ صحابہ ایسے ہیں کہ امتحان کیا اللہ نے دلوں اُنکے کو واسطے تقویٰ کے یعنی طرح طرح کی سختیاں اور مصیبتیں اُنپر ڈالیں تا دیکھے کہ آیا صبر کرتے ہیں یا نہیں پس باوجود اسکے اُنکو راضی برضا ہی پایا اور بہت کامل تھے علم میں یعنی علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قرأۃ اور فرائض اور تصوف خوب رکھتے تھے اور فہم رسا اور غور عالی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا کہ اور وں کو ولیسا حاصل ہونا مشکل ہے اور بہت کم تھے تکلف میں یعنی بیچ عمل کرنیکے تکلف نہ رکھتے تھے پس وہ چلتے تھے ننگے پاؤں اور نماز پڑھتے تھے زمین پر اور کھاتے تھے ہر طرح کے برتن میں یعنی مٹی اور لکڑی وغیرہ کے باس میں اور بی لیتے جھوٹا لوگوں کا اور ایسا ہی حال علم میں تھا کہ نہ کلام کرتے اُسمیں مگر جو ضرور ہوتا اُنکو اور جو مسئلہ نہ جانتے تو کہدیتے کہ ہم نہیں جانتے خواہ مخواہ تکلف کر کر تقریر نہ گھڑتے تھے

اور دفع کرتے قوتی نفسون اپنے سے یعنی اپنے سے زیادہ علم والے کا حوالہ کرتے کہ اُس سے پوچھ لو اور رجاتے اُس پاس کہ اُسنے زیادہ علم رکھتا اور
ایسا ہی حال قراۃ مین تھا کہ پڑھتے تھے قرآن حق پڑھنے اُسکے کا اوپر لہجون عرب کے راگ راگنی وغیرہ مین نہ پڑھتے تھے اور اسی طرح احوال باطن
مین بے تکلف تھے کہ وہ رقص نہ کرتے تھے یعنی حال نہ لاتے تھے اور نہ ہو ہا کرتے تھے اور نہ گر گر پڑتے تھے اور نہ سر جھکاتے تھے یعنی حال الیقین
اور نہ جمع ہوتے تھے واسطے راگ اور فراموش کے جیسا کہ حال ہمارے وقت کے لوگون کا ہے اور نہ حلقہ بنا بنا کر بیٹھتے واسطے ذکر جہر کے مساجد مین
اور نہ اپنے گھرون مین بلکہ فروتن بطور فرش کے بچھے رہتے اور ارواحین اُنکی سیر کرتین عرش پر ظاہر مین ملے رہتے ساتھ خلق کے اور
باطن مین متوجہ رہتے طرف حق کے اور پہنتے جو میسر ہوتا اُنکو قسم صوف اور سوت اور کتان سے اور نہ مقید تھے ساتھ پہننے گدڑی وغیرہ کے
بانا ٹھیرا کر اور کھاتے جو مہیا ہوتا قسم حلال اور مزہ دار سے یعنی پرہیز نکرتے تھے گوشت اور دودھ اور میوون وغیرذلک سے اور سبب اتنی حاصل
ہوئی تھین بسبب تربیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مربی کامل مکمل تھے جیسے کہ فرمایا ہے ادبنی ربی فاحسن تادیبہ یعنی ادب سکھایا مجھے رب
میرے نے پس اچھا ادب سکھایا مجکو اور مراد پہچاننے سے یہ ہے کہ متابعت اُنکی کرو اور محبت اُنکی رکھو اور اخلاق اُنکے سے سیکھو اور اس حدیث سے
فضیلت اور کمال صحابہ کا معلوم ہوا کہ تمام خلائق مین جب یہ افضل تھے اور کمال استعداد قبول کرنے ہدایت کا رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی
صحبت کیلیے انکو پسند فرمایا جیسے کہ اس آیت مین فرمایا وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا یعنی لازم کیا اللہ نے اُنپر کلمہ تقوی کا اور
تھے لائق تر اور مستحق ساتھ کلمہ تقوی کے اور آثار مین آیا ہے کہ پروردگار تعالیٰ نے نظر فرمائی تمام بندون کے دلونپر پایا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن تر اور
پاک تر پس رکھا نور نبوت کا اُسمین اور پایا صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلون کو بہت صاف اور لائق تر پس اختیار کیا اُنکو نبی صاحب کی صحبت کیلیے اور یہ
بات تو خود ظاہر ہے بزرگون کی صحبت مین مرید خدمت گذاری کر کر کس کس درجہ کو پونہچے ہین تعجب ہے کہ صحابہ کرام ساری عمر اپنی پیغمبر کی صحبت مین کتنا ان
اور کمال وفضل نہ حاصل کرین ۞ حق وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِّنَ التَّوْرٰىةِ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرٰىةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَغَيَّرُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ
نَبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُّوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ
وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا وَّاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے جابرؓ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطابؓ لائے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نسخہ توریت کا پس کہا اے رسول خدا کے
یہ ہے نسخہ توریت کا پس چپ رہے حضرتؐ پس شروع کیا حضرت عمرؓ نے پڑھنا اور چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا پس کہا حضرت
ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو گم کیجیو تجکو گم کرنیوالیان کیا نہین دیکھتا تو اُس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پس دیکھا حضرت عمرؓ نے
طرف چہرہ آنحضرتؐ کے پس کہا پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور غضب رسول اُسکے سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب
ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُسذات پاک کی
کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اُسکے کے ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمھارے موسیٰ پس پیروی کرتے تم اُنکی اور چھوڑ دیتے تم مجکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ
سے اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی یہ داری نے ف۔ جملہ ثکلتک الثواکل کا دعاہے واسطے

موت کے لیکن عرب اپنے محاورہ مین حصل معنی اسکے مراد نہین لیتے بلکہ مقام تعجب مین بولتے ہین کہ عجب ہے کہ تو یہ بات نہین سمجھتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب وسنت کو چھوڑ کر انکے غیر کی طرف رجوع نہ کرے کما یفعل یہود اور نصاریٰ اور حکما اور فلاسفہ سے ؛ علی **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِيْ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهُ بَعْضًا اور اُن ہی سے ہے روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام میرا نہین نسخ کرتا کلام اللہ کو اور کلام اللہ کا نسخ کرتا ہے کلام میرکو اور کلام اللہ نسخ کرتا ہے بعض اُسکا بعض کو **ف** نسخ تغییر تبدیل ایک حکم شریعت کا ہے ساتھ حکم دوسرے کے واسطے اصلاح کاردین کے پس نسخ چار قسم پر ہے نسخ کتاب کا ساتھ کتاب کے اور نسخ حدیث کی ساتھ حدیث کے اور نسخ کتاب کا ساتھ حدیث کے اور نسخ حدیث کا ساتھ کتاب کے لیکن ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نسخ کتاب اللہ کا ساتھ حدیث کے نہین ہوتا پس تاویل اس حدیث مین یہ ہوگی کہ مراد کلامی سے یہان وہ ہو کہ بطریق رائے اور اجتہاد کے فرمایا ہو نہ بطریق وحی کے بایہ حدیث منسوخ ہو واللہ اعلم ؛ حق **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِيْثَ سَيَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَمَا يَنْسَخُ بَعْضُ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حدیثین میری نسخ کرتی ہین بعض اُنکی بعض کو مانند نسخ کرنے قرآن کے **وَعَنْ** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے فرض کیے کتنے فرض پس نہ ضائع کرو تم انکو یعنی چھوڑنہ دو انکو یا شروط وارکان اُنکے نہ ترک کرو بار یا دُمعہ اور عجب وغرور انمین نہ کرو اور حرام کین کتنی چیزین یعنی گناہ پس نہ نزدیک ہو انکے اور مقرر کین حدین یعنی قصاص وغیرہ پس نہ بڑھ جاؤ اُنسے یعنی کمی زیادتی انمین نہ کرو اور سکوت فرمایا کتنی چیزون سے یعنی نہین ذکر فرمایا حکم کتنی چیزون کا کہ واجب ہین یا حرام ہین یا حلال ہین بدون بھولنے کے پس نہ بحث کرو انمین روایت کی تینون حدیثین دارقطنی نے **كِتَابُ الْعِلْمِ** کتاب ہیچ بیان کرنے علم اور فضیلت اُسکی کے **ف** مراد علم سے علم دین ہے کہ متعلق ساتھ کتاب وسنت کے وہ دو قسم پر ہے مبادی یعنی وسائل اور مقاصد مبادی وہ علم ہے کہ معرفت کتاب وسنت کی اُسپر موقوف ہے مثل لغت اور صرف اور نحو وغیرہ کے اور مقاصد جو کہ متعلق ہے ساتھ اعمال اور اخلاق اور عقائد کے اور ان سب کو علم معاملہ بھی کہتے ہین اور ایک علم علم مکاشفہ ہے وہ ایک نور ہے کہ بعد عمل کرنے کے علم ظاہر پر دلمین پڑتا ہے کہ ساتھ اُسکے حقیقتین ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہین اور معرفت ذات وصفات اور افعال حق سبحانہ تعالی کی پیدا ہوتی ہے اس علم کو علم حقیقت اور علم وراثت کہتے ہین کلما اس حدیث کے **مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللّٰهُ مَا لَمْ يَعْلَمْ** یعنی جو کہ عمل کرتا ہے علم پر نصیب کرتا ہے اُسکو اللہ تعالی علم اُس چیز کا کہ نہ جانی ہے اور نہ پڑھی ہے پس علم ظاہر اور باطن جو مشہور ہے معنی اُسکے یہ ہین اور ایک کو دوسرے کے ساتھ نسبت ہے مانند نسبت تن اور جان اور پوست ومغز کے اور آیتین اور حدیثین کہ فضیلت علم مین وارد ہوئی ہین ان سب اقسام کو شامل ہین اور تفاوت مراتب اور درجات سکے کے **فَصْلٌ اَوَّلٌ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ہو ایک آیت اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور نہین ہے گناہ اور جو شخص کہ جھوٹ بنائے مجھ پر چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہ بخاری نے **ف** مراد آیت سے

وہ حدیثین ہین کہ مفید بہت ہون جیسے مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو چپ رہا نجات پائی اور سوائے اسکے اور حدیثین کہ اسیطرح کی جامع ہین پس معنی اس جملہ کے یہ ہون گے کہ پونہچا ؤ میری طرف سے حدیثین میری اگرچہ تھوڑی ہون اسمین رغبت لائی پھیلانے علم پر اور حدیث کرونی سرائیل سے مراد یہ ہے کہ جو قصے سنو اُنسے بیان کرنا اُنکا جائز ہے اور احکام وغیرہ اُنکے نقل کرنے منع فرمائے ہین جیسے کہ پہلی حدیث مین گذر چکا ہے کیونکہ تمام شریعتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے منسوخ ہوگئین اور ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ مین اسمین نہایت منع اور زجر ہے جھوٹ باندھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے ساتھ اتفاق علما کے اور امام محمد جوینی نے اُسکو کفر لکھا ہے اور یہ حدیث یعنی مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ آخر تک متواترات سے ہے بلکہ اسکے درجہ کو اور حدیث متواتر نہین پونہچی ہے کہ بہت سے صحابیون نے نقل کی ہے چنانچہ لکھا ہے بعضون نے کہ باسٹھ صحابی اسکے راوی ہین کہ اُنمین عشرہ مبشرہ بھی ہین ؛ سیدنا حق علی وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حدیث کرے مجھسے کوئی حدیث گمان رکھتا ہو کہ تحقیق وہ جھوٹ ہے پس وہ ایک ہے جھوٹون مین سے روایت کی یہ مسلم نے ف کیونکہ بسبب رواج دینے اور منتشر کرنے اُسکے کے مددگار جھوٹ بنانیوالیکا ہوا پس بھی مانند اُسکے ہوا وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مُعاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالیٰ ساتھ اُسکے بھلائی کا سمجھ دیتا ہے اُسکو بیچ دین کے یعنی احکام شریعت اور طریقت اور حقیقت مین اور سوائے اسکے نہین کہ مین بانٹتا ہون اور اللہ دیتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مین حدیث وغیرہ بیان کردیتا ہون سمجھ اور فکر اور عمل اُسپر جتنا جناب باریتعالیٰ چاہتا ہے عطا فرماتا ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کان ہین مانند کان سونے اور چاندی کے بہتر اُنکے بیچ جاہلیت کے بہتر اُنکے ہین بیچ اسلام کے جبکہ سمجھین یہ روایت کی یہ مسلم نے ف آدمی کان ہین مانند کان سونے اور چاندی کے یعنی نیک اخلاق اور صفات مین متفاوت ہین موافق استعداد اور بزرگی ذات کی جیسے کہ ایک کان ہے کہ اسمین لعل و یاقوت پیدا ہوتے ہین اور اور مین سونا چاندی اور اور مین سرمہ چونا وغیرہ اور مطلب اسکے مابعد کے جملہ کا یہ ہے کہ جو لوگ کفر کیحالت مین اچھی صفتین رکھتے تھے یعنی سخاوت شجاعت وغیرہما وہ جب مسلمان ہوئے اور علم دین خوب حاصل کیا اچھے ہوئے بیچ جاہلیت کے پہلے ظلمت کفر مین چھپے ہوئے تھے جیسے کہ سونا وغیرہ کان مین خاک مین چھپا ہوتا ہے جب مسلمان ہوئے اور ہٹی ریاضت کی مین نکلے وہ آلایش جاتی رہی اور خالص ہوگئے اور ساتھ نور علم اور معرفت کے روشن ہوئے ؛ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حسد مگر بیچ دو شخصون کے ایک وہ شخص کہ دیا اُسکو اللہ نے مال اور توفیق دی اُسکو اوپر خرچ کرنے اُسکے کے بیچ حق کے اور دوسرا شخص وہ ہے کہ دیا اُسکو اللہ نے علم پس حکم کرتا ہے ساتھ اُسکے اور سکھاتا ہے اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد حسد سے یہان غبطہ ہے حسد اُسکو کہتے ہین کہ کسی کی نعمت دیکھے سے یہ آرزو کرے کہ اُس سے دور ہوجاوے یہ آرزو کرنی درست نہین مگر ظالم اور مفسد کے حق مین کرے تو درست ہے اور غبطہ یہ کہ آرزو کرے کہ حاصل ہو نعمت

میرے تئین جیسے کہ فلانے کو ہے پس یہ آرزو اچھی باتون کے لیے کرنی درست ہے ؛ حق وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ مرتا ہے آدمی موقوف ہوتا ہے اُس سے ثواب عمل اُسکے کا مگر ثواب تین علونکا باقی رہتا ہے صدقہ جاری یا علم کہ نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے یا اولاد صالح کہ دعا کرے واسطے اُسکے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی نماز روزہ وغیرہ جو زندگی مین کرتا ہے ثواب اُسکا توذخیرہ ہوتا ہے ملیگا بعد مرنے کے لیکن آیندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جبتک کرتا تھا پاتا تھا اب نکریگا نہ پاویگا مگران تین چیزون کا بعد مرنے کے بھی پونہچتا رہتا ہے صدقہ جاریہ جیسے کوئی زمین وغیرہ وقف کرگیا یا کنوان یا پاؤلی بنا گیا وغیرذالک اور علم کہ نفع لیا جاتا ہے جیسے کوئی کتاب تصنیف کرگیا یا کسی کو علم پڑھا گیا ؛ سید وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دور کرے مسلمان سے سختی کو دنیا کی سختیون مین سے دور کریگا اللہ اُس سے سختی کو سختیون دن قیامت کے سے اور جسنے آسان کردیا اوپر تنگدست کے آسان کریگا اللہ اوپر اُسکے بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور جسنے کہ پردہ پوشی کی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اُسکی اللہ بیچ دنیا اور آخرت کے اور اللہ تعالیٰ بیچ مدد بندہ کے ہے جب تک کہ ہے بندہ بیچ مدد بھائی اپنے مسلمان کے اور جو شخص کہ چلے ایک راہ مین کہ ڈھونڈھتا ہے بیچ اُسکے علم آسان کرے گا اللہ واسطے اُسکے سبب اُسکے راہ طرف بہشت کے اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم بیچ کسی گھر کے گھرونمین سے اللہ کے یعنی مسجد مدرسہ وغیرہ مین پڑھین کتاب اللہ کو اور معنی بیان کرین اُسکے آپس مین مگر اُترتی ہے اوپر اُنکے تسکین اور ڈھانکتی ہے اُنکو رحمت اور گھیرتے ہین اُن کو فرشتے اور ذکر کرتا ہے اُن کا اللہ بیچ اُن لوگون کے کہ نزدیک اُس کے ہین یعنی ملائکہ مقربین مین اور جسکو کہ تاخیر کیا اُسکو عمل اُس کے نے نہین جلدی کرے گا ساتھ اُسکے نسب اُسکا روایت کی یہ مسلم نے ف آسان کردینا تنگدست پر یعنی مثلاً کسی کے ذمہ قرض تھا اور وہ اُس کے ادا سے عاجز تھا اسنے اُسکو مال دیا تا وہ ادا کرے یا اگر اُس کا قرض تھا اسنے بخشدیا یا مہلت دی اور پردہ پوشی کی یعنی عیب اُسکا ظاہر کرکر رسوا نہ کیا اور دوسرے معنی اِس کے یہ ہین کہ جو کوئی ستر ڈھانکے ننگے کا کپڑے سے تو ثواب مذکور پاویگا اور آسان کریگا راہ طرف بہشت کے یعنی داخل کریگا اُسکو بہشت مین بسبب جزاے طلب علم کے یا توفیق دیگا عمل نیک کی کہ باعث داخل ہونے بہشت کا ہوگا اور معنی سکینہ کے ہین تسکین اور خاطر جمعی کہ اُسکے سبب سے خواہشین دنیا کی اور خوف ماسوی اللہ کا دل سے نکلجاتا ہے اور حضور ساتھ اللہ کے اور نورانیت پیدا ہوتی ہے اور اخیر حدیث کے یہ معنی ہین کہ جسنے قصور کیا عمل مین نسب عالی اُسکا قیامت کو کچھ کام نہین آنیکا سعر بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی ؛ کہ درین راہ فلان ابن فلان چنری نیست وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْكَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ

فَاَنْتَ كَاَنْ يُّقَالَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطٰهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول آدمیوں مین سے کہ حکم کیا جاویگا اُسپر دن قیامت کے یعنی سبب ترک کرنے خالص نیت کے ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اللہ تعالیٰ اُسکو یعنی یاد دلاویگا نعمتین اپنی پس پہچانے گا اُنکو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا عمل کیا تو نے بیچ اُسکے نعمتین جنبا کر اعتراض کریگا کہ شکرانہ اُنکا تو نے کیا ادا کیا کیگا لڑا مین بیچ راہ تیری کے یہانتک کہ شہید کیا گیا مین فرماویگا اللہ کہ جھوٹا ہے تو لیکن لڑا تو کہا جاوے کہ بہادر ہے پس تحقیق کہا گیا یعنی غرض خلق سے حاصل ہوئی اب مجھسے کیا چاہتا ہے پھر حکم کیا جاویگا اُسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منھ اپنے کے یہانتک ڈالا جاویگا بیچ آگ کے اور ایک وہ شخص کہ سیکھا علم اور سکھلایا اُسکو اور پڑھا قرآن پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کروا دیگا اُسکو نعمتین اپنی پس معلوم کرے گا فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تو نے بیچ اُسکے کیسگا سیکھا مین علم اور سکھلایا اُسکو اور پڑھا مین نے بیچ راہ تیری کے قرآن فرماویگا اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا تو نے ولیکن سیکھا تو نے علم کو تا کہا جاوے تحقیق تو عالم ہے اور پڑھا تو نے قرآن کو تا کہا جاوے وہ قاری ہے پس تحقیق کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اُس کو پس کھینچا جاویگا اوپر منھ اپنے کے یہانتک کہ ڈالا جاویگا آگ مین اور ایک وہ شخص ہے کہ کشادہ کیا اللہ نے اوپر اُسکے روزی کو اور دیا اُسکو مال ہر قسم کا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کروا دیگا اُسکو نعمتین اپنی پس معلوم کریگا اُنکو فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تو نے بیچ اُسکے کہیگا نہین چھوڑی مین نے کوئی راہ کہ دوست رکھتا ہو تو یہ کہ خرچ کیا جاوے بیچ اُسکے مگر کہ خرچ کیا مین نے بیچ اُسکے واسطے تیرے فرماویگا اللہ تعالیٰ جھوٹا ہے تو ولیکن کیا تو نے تا کہا جاوے کہ وہ سخی ہے پس کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اُسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منھ اپنے کے پھڑ الا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نہین اُٹھالیگا علم کو یعنی آخری زمانہ مین کہ نکالے اُسکو نکالنے کر یعنی دور کرے اُسکو بندونمن سے ولیکن اُٹھالیگا علم کو ساتھ اُٹھانے علما کے یہانتک کہ جب نہین باقی رہینگے کسی عالم کو پکڑینگے لوگ سردار جاہل پس پوچھے جاوینگے مسئلہ پس فتوی دینگے بے علم پس گمراہ ہوینگے اور گمراہ کرینگے لوگون کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے شقیق سے کہا تھے عبداللہ بن مسعود نصیحت کرتے لوگون کو بیچ ہر جمعرات کے پس کہا اُنکو ایک شخص نے لے ابو عبدالرحمن البتہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ نصیحت

کیا کرو مکو ہیچ ہر روز کے کہا اُنھون نے خبردار ہو تحقیق منع کرتا ہے مجکو اس سے یہ کہ تحقیق مین مکروہ رکھتا ہون کہ تنگ کرون مین تمکو اور مین خبرگیری کرتا ہون تمھاری ساتھ نصیحت کے جیسا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبرگیری کرتے ہماری ساتھ نصیحت کرنے کے واسطے خوف اُٹھا نیکے اوپر ہمارے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام فرماتے کوئی کلام پھیرتے اُسکو تین بار فرماتے یہانتک کہ خوب سمجھ لیتے لوگ اُسنے اور جب کہ آتے اوپر کسی قوم کے پس ارادہ سلام کا کرتے سلام کرتے اُنپر تین بار روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی جس بات کا اہتمام بہت منظور ہوتا اور گمان ہوتا کہ لوگون نے سُنی نہ ہوگی سمین کثر ایسا اتفاق ہوتا ہوگا کہ تین بار فرماتے ہونگے واللہ اعلم اور تین سلام ایک وقت اذن چاہنے کے اندر آنیکے لیے اور دوسرا سلام تحمہ کا یعنی جو کہ وقت ملاقات کے کرتے ہین اور تیسرا رخصت کے وقت ۔ شیخ سید وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یہ کہ نہین چل سکتی سواری میری پس سواری دیجکو پس فرمایا حضرتؐ نے نہین میرے پاس سواری پس کہا ایک شخص نے کہ اے رسول خدا کے مین بتاؤن اُسکو ایسے شخص کو کہ وہ سواری دے اُسکو پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آگاہ کردے اوپر بھلائی کے پس واسطے اُسکے ہے مانند ثواب کرنیوالے اُس بھلائی کے روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهٗ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر سے کہا تھے ہم ہیچ اول روز کے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آئی اُنکے پاس ایک قوم ننگے بدن والے پہنے کمل یا عبا اور ڈالے ہوئے تھے تلوارین گلے مین اکثر اُنکے قوم مضر کے تھے بلکہ سب اُنکے مضر مین سے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب اُسکے کہ دیکھا اُنپر اثر فاقہ کا پس داخل ہوئے گھر مین یعنی اور اُنکے لیے کچھ تلاش کیا کچھ نہ پایا پھر نکلے پس حکم کیا حضرت بلالؓ کو پس اذان کہی اور تکبیر کہی پس نماز پڑھی یعنی ظہر کی یا جمعہ کی پھر خطبہ فرمایا پس پڑھی خطبہ مین یہ آیت اے لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے آخر آیت تک کہ خیر اُسکا یہ ہے تحقیق اللہ ہے اوپر تمھارے نگہبان اور پڑھی

وہ آیت کہ بیچ سورۂ حشر کے ہے ڈرو اللہ سے اور چاہیے کہ نظر کرے آدمی اُس چیز کو کہ آگے بھیجی ہے واسطے کل آنیوالیکے فرمایا حضرت نے خیرات کرے شخص دینار اپنے مین سے درہم اپنے مین سے کپڑے اپنے مین سے اور اپنے پیمانۂ گیہون مین سے اور اپنے پیمانۂ کھجور مین سے یہانتک کہ فرمایا خیرات کرے اگرچہ ٹکڑا کھجور کا ہو کہا راوی نے پس لایا ایک شخص انصار مین سے ایک تھیلی بھری ہوئی دینار کی یا درم کی ہاتھ اُسکا قریب تھا کہ تھک جاوے اُس سے بلکہ تحقیق تھک گیا پھر شروع کیا پے در پے لانا لوگون نے یہانتک کہ دیکھے مین نے دو تودے غلے کے اور کپڑے کے یہانتک کہ دیکھا مین نے چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا گویا کہ سونا پھرا ہوا تھا یعنی بسبب خوشی کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رواج دے بیچ اسلام کے طریق نیک کو پس واسطے اُسکے ہے ثواب اُسکا اور ثواب اُس شخص کا کہ عمل کیا ساتھ اُسکے پیچھے اس کے بغیر نقص ہونے اجر اُنکے سے کچھ اور جسنے رواج دیا بیچ اسلام کے طریقۂ بد کو ہوگا اوپر اُسکے گناہ اُسکا اور گناہ اُنکا کہ چلین گے اُسپر پیچھے اُس کے بغیر اسکے کہ نقصان ہوگیا ہون اُنکے سے کچھ روایت کی یہ مسلم نے ف لفظ او العباء کا جو اول حدیث مین آیا ہے کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ اوپر کے راوی نے محتبی النمار کہا یا محتبی العباء دونون مکمل کی قسم سے ہین اور پہلی آیت سورۂ نسا مین ہے اُسمین ذکر خیرات کرنیکا اور ناتے دارون سے سلوک کرنیکا ہے حضرت نے یہ آیتین پڑھ کر رغبت دلائی خیرات کی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِنْ دَمِہَا لِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین خون کیا جاتا کوئی از روے ظلم کے مگر ہوتا ہے اوپر پہلے بیٹے آدم کے ایک حصہ خون اُسکے سے کسواسطے کہ اُسنے اول طریقہ نکالا قتل کرنیکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی کسی کو قتل کرتا ہے جتنا گناہ اُسپر لکھا جاتا ہے اُتنا ہی قابیل پر بھی کہ بیٹا حضرت آدم علیہ السلام کا ہے لکھا جاتا ہے کیونکہ پہلے اُسنے اپنے بھائی ہابیل کو مارا تھا وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ مُعَاوِیَۃَ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ فِیْ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ ھٰذَا الْاُمَّۃِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث معاویہؓ کی کہ مرا اُسکا یہ ہے لا یزال من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ یعنی مصابیح والے نے یہان ذکر کی ہے اور ہمنے وہان الْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ کَثِیْرِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِی الدَّرْدَاءِ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنِّیْ جِئْتُکَ مِنْ مَّدِیْنَۃِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَدِیْثٍ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تُحَدِّثُہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَۃٍ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ طَرِیْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَہَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْہَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَسَمَّاہُ التِّرْمِذِیُّ قَیْسَ بْنَ کَثِیْرٍ روایت ہے کثیر بن قیس سے کہا تھا مین بیٹھا ہوا ساتھ ابی درداء کے بیچ مسجد دمشق کے یعنی شام کے پس آیا اُن پاس ایک شخص پس کہا اے ابی درداء تحقیق مین آیا ہون تمھارے پاس شہر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیسے واسطے ایک حدیث کے کہ پہنچی ہے مجکو یہ کہ تم نقل کرتے ہو اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین آیا مین واسطے اور کام کے کہا ابو درداء نے پس تحقیق سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ایک راہ مین یعنی قریب ہو یا دور ہو کہ طلب کرتا ہو بیچ اُسکے علم یعنی علم دین کا تھوڑا ہو

یا بہت چلاتا ہے اللہ اُسکو راہ مین راہون بہشت کی سے اور تحقیق فرشتے رکھتے ہین بازو اپنے واسطے رضامندی طالب علم کے اور تحقیق عالم البتہ استغفار کرتے ہین واسطے اُسکے جو کہ بیچ آسمان کے ہین یعنی ملائکہ اور جو کہ بیچ زمین کے ہین یعنی جن و انس وغیرہ اور مچھلیان درمیان مین پانی کے اور تحقیق فضیلت عالم کی اوپر عابد کے مانند بزرگی چاند چودھوین رات کے ہے اوپر تمام اور تارون کے اور تحقیق عالم وارث ہین پیغمبرونکے اور تحقیق نبی نہین ورثہ چھوڑ گئے دینار اور نہ درہم اور سوائے اسکے نہین کہ ورثہ چھوڑا ہے علم پس جسنے حاصل کیا علم کو لیا اُن نے حصہ کامل روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نام لیا راوی کا ترمذی نے قیس بن کثیر لیکن صحیح کثیر بن قیس ہے جیسے کہ مصنف نے کہا **ف** نہین آیا مین واسطے اور کام کے یعنی سوائے سُننے حدیث کے اور کچھ غرض میری نہین اُنھون نے اجمالاً وہ حدیث سُنی ہوگی چاہا کہ ساتھ تفصیل کے سُنین یا احتمال ہے کہ اُنھون نے سُنی ہوگی اب چاہا کہ بلاواسطہ سُنین اسلئے پھرابو درداء نے جو آگے حدیث بیان کی احتمال ہے کہ یہی حدیث اُسنے پوچھی ہو یا وہ بہت مشقت اُٹھا کر آیا تھا اسلیے اُسکا ثواب بیان کیا اور وہ حدیث جو مطلوب تھی یہان نہ مذکور ہوا اور رکھتے ہین بازو یا تو باز و حقیقۃً بچھاتے ہین یا یہ کنایہ ہے تواضع اور رجوع برحمت سے اور زمین والونمین مچھلیان بھی داخل تھین لیکن پھر جو ذکر فرمایا تو اشارہ ہے اسپر کہ بیٹھ برسنا اور حاصل ہونا خیر اور ارزانی کا بسبب برکت علما کے ہے یہانتک کہ مچھلیان وغیرہ بھی اندر پانی کے زندہ ہین ان ہی کی برکت سے اور فائدہ عالم کا متعدی ہے یعنی اورونکو بھی پونہچتا ہے اور فائدہ عابد کا لازمی یعنی اُسکی ذات کو ہے اس لیے عالم کو مشابہ چاند کے کیا کہ روشنی اُسکی بھی سارے مین پونہچتی ہے اور عابد کو مشابہ ستارے کے کہ اُسکی روشنی اور جاے نہین پھیلتی اگر کوئی کہے کہ عالم خالی عبادت سے نہوگا کہ علم بے عمل کو فضیلت نہین اور اسیطرح عبادت بے علم کی صحیح نہین ہوتی پس دونون عالم بھی ہون گے اور عابد بھی پس فرق عالم اور عابد مین کیا ہے جواب یہ کہ مراد عالم سے وہ ہے کہ بعد تحصیل علم کے اتنقا ساتھ عبادت ضروری کے یعنی فرائض اور واجبات اور سُنتون مؤکدہ کے کر کر صرف اوقات اپنی ساتھ شغل علم کے کرتا ہے اور کام اُسکا پھیلانا علم اور ترویج دین کا ہے اور مراد ساتھ عابد کے یہ ہے کہ بعد تحصیل علم کے مشغول عبادت مین رہتا ہے ازبسکہ فائدہ رواج دینے علم کا بہت ہے فضیلت اُسکی بھی عبادت پر بہت ہوئی اکثر حدیثون سے یہی معلوم ہوتا ہے شرح السنہ مین امام ثوریؒ سے منقول ہے کہ کہا نہین جانتا مین آجکے دن کوئی چیز افضل طلب علم سے لوگون نے کہا اُنکو کہ نہین ہے واسطے لوگون کے نیت یعنی خلوص نیت مین انکی نہین کہا اُنھون نے کہ طلب کرنا اُنکا علم کو سبب ہے نیت کا یعنی نیت اس سے آپ ہی درست ہوجاتی ہے اور اسی لیے کہا ہے بعضے عالمون نے کہ طلب کیا ہمنے علم واسطے غیر خدا کے پھر ہوگیا اللہ ہی کیلیے اور امام شافعیؒ کہتے ہین کہ طلب کرنا علم کا افضل ہے نماز نفل سے کیونکہ یا تو وہ فرض عین ہوگا یا فرض کفایہ اور دونون افضل ہین نفل سے ؛ سید حق علی **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَحْفُوظٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ رُجُلَانِ وَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَسَرَدَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ اور روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہا ذکر ہوا رو برو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شخصونکا ایک اُنمین سے عابد اور دوسرا عالم یعنی حضرتؐ سے پوچھا کہ فضل دونون مین سے کون ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی عالم کی اوپر عابد کے مانند بزرگی میری کے اوپر ادنیٰ تمھارے

پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ اور فرشتے اُسکے اور اہل آسمان اور زمین یہانتک کہ چیونٹیان بیچ بلون اپنے کے اور یہانتک کہ مچھلیان دعاے خیر کرتی ہین اوپر تعلیم کرنیوالے لوگون کے خیر کو یعنی علم دین کو روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ دارمی نے مکحول سے بطریق ارسال کے اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا فرمایا بزرگی عالم کی اوپر عابد کے مانند فضیلت میری کے اوپر ادنیٰ تمھارے کے پھر پڑھی یہ آیت سولے اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندے اُسکے جو کہ عالم ہین اور بیان کی حدیث آخر تک ف مانند بزرگی میری کے اوپر ادنیٰ تمھارے کے خیال کیا چاہیے کہ حضرتؐ کی فضیلت تمھارے ادنیٰ پر کسقدر ہے اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا یعنی پہلی روایت مین جو مذکور ہے کہ حضرتؐ کے روبرو دو شخصون کا ذکر ہوا یعنی عالم اور عابد کا وہ دارمی کی روایت مین نہین ہے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ لَکُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّ رِجَالًا یَّاْتُوْنَکُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ یَتَفَقَّھُوْنَ فِی الدِّیْنِ فَاِذَا اَتَوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِھِمْ خَیْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لوگ تمھارے تابع ہین یعنی صحابہ کو فرمایا اور تحقیق کتنے آدمی آوینگے تمھارے پاس طرفون زمین سے طلب کرینگے سمجھ بیچ دین کے پس جبکہ آوین تمھارے پاس پس قبول کرو وصیت بیچ حق اُنکے کے بھلائی کی یعنی اُنسے بھلائی کرنا اور تعلیم کرنا اُنکو علم دین روایت کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَلِمَۃُ الْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْحَکِیْمِ فَحَیْثُ وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَاِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ فائدہ دینے والا دین مین مطلوب ہے حکیم کا یعنی دانا کا پس ہمان پائے اُسکو پس وہ لائق ہے اُسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم بن فضل روایت کرنیوالا اس حدیث مین ضعیف گنا جاتا ہے یعنی بیچ بیان کرنے حدیث کے ف یعنی جیسے کوئی گم ہوئی چیز اپنی کسی کے پاس پاتا ہے لیتا ہے ایسے ہی دانشمند کو چاہیے کہ دین کی بات فائدہ مند جس کسی سے سُنے قبول کرلے اُسکو اور عمل کرے اُسپر کہ یہ مستحق اُسکا ہے خیال اسکا نہ کرے کہ فقیر حقیر کی بات کیا قبول کرون بعضے بزرگون نے کہا ہے کہ اگر کوئی ایک بات حق بایزید بسطامی سے سُنی اور وہی اپنی لونڈی سے سُنے اور قبول نکرے تو متکبر ہوگا ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ۔ ور نوشت ست پند بر دیوار

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ سخت تر ہے اوپر شیطان کے ہزار عابدون سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کیونکہ شیطان جب لوگون پر دروازے خواہش نفسانی کے کھولتا ہے عالم پہچان لیتا ہے اور اُنکو تدبیر اُسکے دفع کی بتادیتا ہے بخلاف نرے عابد کے اس لیے کہ وہ اکثر مشغول عبادت مین ہوتا ہے اور شیطان کے جال مین پھنسا ہوتا ہے لیکن جانتا نہین ۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَھْلِہٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوْھَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّھَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلٰی قَوْلِہٖ مُسْلِمٍ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ مَتْنُہٗ مَشْھُوْرٌ وَّاِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ اَوْجُہٍ کُلُّھَا ضَعِیْفَۃٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا علم کا فرض ہے اوپر ہر مرد و عورت مسلمان کے اور رکھنا نا علم کا نا اہل کو مانند ہار پہنانیوالے سُور کے ہے جواہر اور موتیون اور سونے کا روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے قول حضرتؐ کے مُسْلِمٍ تک اور کہا یہ حدیث متن اسکا مشہور ہے اور اسناد اسکی ضعیف

اور روایت کی گئی کئی طرح سے سب ضعیف ہین ف لیکن کتنی طرحین ضعیف جہان جمع ہوتی ہین تو بعض کو بعض سے قوت پیدا ہوتی ہے اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہے اور طلب کرنا علم کا فرض ہے مراد علم سے وہ علم ہے کہ جسکی ضرورت پڑتی ہے مثلاً جب آدمی مسلمان ہوا تو واجب ہوئی اُسپر معرفت صانع کی اور اُسکے صفات کی اور جاننا نبوت رسول کا اور سولے اسکے اُن چیزون کا کہ ایمان بدون اُنکے صحیح نہین آور جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہوا علم احکام نماز کا سیکھنا جب رمضان آیا تو واجب ہوا علم احکام روزون کا آور جب مالک نصاب کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام زکوٰۃ کا اور جب بی بی کی تو علم حیض و نفاس کا اور طلاق وغیرہ کا کہ جو متعلق ساتھ خاوند جورو کے ہے سیکھنا واجب ہوا اسی طرح بیع شرا کرنے لگے تو مسائل اُسکے سیکھنے واجب ہونگے اسی پر اور چیزون کو سمجھ لے غرض کہ جو بات اسکو پیش آویگی اُسکا علم حاصل کرنا بھی فرض ہوگا اگر نہ کرے گا تو اشد گناہگار ہوگا بعضون کے نزدیک مراد علم سے علم اخلاص اور معرفت آفات نفس کی ہے یعنی حسد کینہ وغیرہا اور جو چیز کہ اعمال کو فاسد کردے اور حاصل اخیر حدیث کا یہ کہ جسکا جتنا استعداد ہو اُتنا ہی علم اُسکو سکھاوے مثلاً عوام کے آگے اگر باریکیان تصوف وغیرہ کی بیان کرینگے گمراہ ہونگے بے محل علم تباہ ظلم ہے ؛ حق سید وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین ہین نہین جمع ہوتین بیچ منافق کے ایک تو خلق نیک اور دوسری سمجھ بیچ دین کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اس حدیث مین رغبت لائی اِسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ یہ دونون صفتین اپنے مین حاصل کرے اور کہا توربشتی نے کہ حقیقت فقہ فی الدین کی یہ ہے کہ دلمین سمجھ دین کی واقع ہو پھر زبان پر جاری ہو اور موجب اُسکے عمل کرے اور حاصل ہوا سکے سبب سے خوف خدا اور تقویٰ ؛ علی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے انس رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلے بیچ طلب علم کے پس وہ بیچ راہ خدا کے ہے جبتک کہ پھرے روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف یعنی جو کوئی نکلے گھر سے یا اپنے شہر سے طلب کرنے علم شرعی کے لیے خواہ فرض عین ہو یا فرض کفایہ یعنی زائد حاجت سے تو جہاد کرنیوالیکا سا ثواب پاتا ہے اسلیے کہ یہ بھی درپے رواج دینے دین کے اور ذلیل کرنے شیطان کے اور کسر نفسی کے ہے پس یہ ثواب پاتا ہے جبتک کہ پھرے طرف گھر اپنے کے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ بعد پھرنے کے اس سے بھی زیادہ درجہ پاتا ہے کیونکہ وارث انبیا کا ہوتا ہے بیچ تعلیم کرنے اور کامل کرنے ناقصون کے ؛ علی وَعَنْ صَفْوَانَ الْاَزْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْدَاوٗدَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ اور روایت ہے صفوان ازدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو ہوتا ہے کفارہ اُن گناہون کا کہ گذرگئے یعنی صغیرہ گناہ روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے یعنی ابوداؤد راوی ضعیف گنا جاتا ہے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَّسْمَعُهٗ حَتّٰی یَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہین سیر ہوتا مومن خیر سے یعنی علم سے کہ سُنتا ہے اُسکو یہانتک کہ ہوتی ہے نہایت اُسکی بہشت روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی اخیر عمر تک طلب علم مین رہتا ہے اور اُسکی برکت سے بہشت مین جاتا ہے اس حدیث مین خوشخبری ہے طالبعلم کو کہ دنیا سے باایمان جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس درجہ کے حاصل کرنیکے لیے بعضے اہل اللہ اخیر عمر تک تحصیل علم مین مشغول رہے ہین باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہے جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کے اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت مین ثواب طلب علم اور تکمیل اُسکے کا ہے اسکو حق

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَنَسٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پوچھا گیا بات علم کی کہ جانتا ہے اُسکو پھر چھپایا اُسکو دیا جاویگا دن قیامت کے لگام آگ کی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے انس سے ف یہ اُس علم کے حق مین ہے کہ تعلیم اُسکی ضرور ہے جیسے کہ کوئی ارادہ کرتا ہے اسلام لانیکا اور کہتا ہے کہ تعلیم کر مجکو کہ اسلام کیا چیز ہے یا ارادہ کرتا ہے نماز کا اور وقت نماز کا آیا وہ کہتا ہے تعلیم کر مجکو نماز یا کوئی فتویٰ پوچھتا ہے بیع حلال کے یا حرام کے پس لازم ہے جواب انکا اور امور نوافل مین یہ حال نہین ؛ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ عِلْمًا لِیُجَارِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ یَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَیْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو اسواسطے کہ فخر کرے بسبب اُسکے علما سے یا جھگڑے بسبب اُسکے بیوقوفون سے یا پھیرے بسبب اُسکے مُنھ آدمیون کے طرف اپنے داخل کریگا اُسکو اللہ آگ مین روایت کی ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے ف پھیرے مُنھ آدمیون کے طرف اپنے اور حاصل کرے اُنسے مال وجاہ اور صرف کرے اُسکو کارونیا اور خواہشون نفس مین یعنی جو کوئی فقط واسطے غرض دنیا کے طلب کرے علم حال اُسکا یہ ہے اور جسکو پہلے نیت للہ تھی اور پھر حکم جبلت نے کچھ آمیزش ریا کی ہوگئی اس حکم مین داخل نہین کیونکہ معذور ہے ؛ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِیْ رِیْحَهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ ؛ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے علم کو اُسطرح کا علم کہ طلب کیجاتی ہے ساتھ اُسکے رضا اللہ کی نہین سیکھتا اُسکو مگر اسواسطے کہ پونہچے بسبب اُسکے متاع دنیا کو نہ پاویگا عرف بہشت کی دن قیامت کے یعنی بُو اُسکی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو کوئی علم دین کو وسیلہ حصول دنیا کا کرے حال اسکا یہ ہے اور اگر علم دین کا نہو اور اُسکو وسیلہ دنیا کا کرے بُرا نہین لیکن اُسمین بھی شرط یہی ہے کہ وہ علم پڑھنا درست بھی ہو یعنی مثل نجم وغیرہ کے نہو اور بُو جنت کی نہین پانیکا یہ مبالغہ ہے یعنی کمال محروم ہے بہشت کے داخل ہونے سے مراد یہ ہے کہ مخلصون مقربونکے ساتھ بدون عذاب کے نہین داخل ہونیکا ؛ حٰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدّٰی فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرُ فَقِیْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰی مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ ثَلٰثٌ لَّا یُغِلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِیْحَةُ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِیَّ وَاَبَا دَاوٗدَ لَمْ یَذْكُرَا ثَلٰثٌ لَّا یُغِلُّ عَلَیْهِنَّ اِلٰی اٰخِرِهٖ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کرے اللہ اُس بندے کو کہ سُنا کہنا میرا پس یاد رکھا اُسکو اور ہمیشہ یاد رکھا اسکو اور پونہچایا اُسکو یعنی لوگونکو جیسا کہ سُنا پس بعضے اُٹھانیوالے فقہ کے نہین ہوتے فقیہ اور بعضے اُٹھانیوالے فقہ کے پونہچاتے ہین طرف اُس شخص کے کہ وہ زیادہ ہے فقیہ اُس سے تین چیزین ہین کہ نہین خیانت کرتا اُنپر دل مسلمان کا خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ کے اور خیر خواہی واسطے مسلمانونکے اور لازم پکڑنا جماعت مسلمانونکی کو اسواسطے کہ تحقیق دعا اُنکی گھیرے ہوئے ہے آگے پیچھے اُنکے سے روایت کی یہ شافعی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت سے مگر ترمذی نے اور ابوداؤد نے نہین ذکر کیا ان لفظون کا

ثَالِثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْهِنَّ آخر اُسکے تک ف تازہ کرے اللہ یعنی قدر و منزلت اُسکی بڑی ہو اور بہت خوشی ہو اُسکو دنیا اور آخرت میں اور لفظ اَنْقَذَهُ تک کا مطلب یہ ہے کہ بعضے یاد رکھنے والے حدیث کے خود نہیں سمجھ رکھتے ہیں اور بعضے سمجھ رکھتے ہیں لیکن جسکے آگے بیان کی وہ زیادہ سمجھ رکھتا ہے پس چاہیے کہ جیسی سُنی ہے ویسی ہی پہنچادے تاکہ جسکو پہنچائی ہے وہ مطلب سمجھ لے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ لفظ حدیث کے بعینہ نقل کردے اور لفظ لَا یَغِلُّ ساتھ زبر حرف یے کے اور زبر حرف غین کے معنی حقد یعنی کینہ کے ہے اور ساتھ پیش یے کے اور زیر غین کے اور ساتھ زبر حرف یے کے اور پیش غین کے معنی خیانت کے پس معنی یہ ہیں کہ مؤمن خیانت نہیں کرتا ہے ان تین چیزوں میں یعنی یہ باتیں مؤمن میں ضرور پائی جاتی ہیں اور نہیں داخل ہوتا مؤمن کے اندر کینہ کہ پھیرے اُسکو حق سے جبکہ کرتا ہے یہ تین چیزیں اور معنی اخلاص عمل کے یہ ہیں کہ عمل کرنا بہ محض رضامندی اللہ ہی کی منظور ہو اور کچھ غرض دنیوی یا اُخروی نہ منظور ہو پس پہلا اخلاص عام لوگوں کا ہے اور دوسرا خواص کا اور لازم پکڑنا جماعت کا یعنی موافقت کرے مسلمانوں کی بیچ اعتقاد کے اور عمل صالح کے یعنی نماز جمعہ اور جماعت وغیرہ کے اور لفظ مِنْ وَرَائِهِمْ اکثر نسخوں میں ساتھ زبر میم کے ہے اور بعضے نسخوں میں ساتھ زبر میم کے معنی یہ کہ دعا مسلمانوں کی گھیرے ہوئے ہے اُنکو پس بچاتی ہے اُنکو مکر شیطان کے سے اور گمراہی سے آمین تنبیہ ہے کہ جو کوئی نکلتا ہے جماعت اُنکی سے نہیں پہنچتی ہے اسکو برکت اُنکی اور برکت اُنکے دعائی ؛ حق ؛ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ اَمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهُ مِنْ سَامِعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تازہ کرے اللہ اُس شخص کو کہ سُنا مجھ سے کچھ پس پہنچایا اُسکو جیسا کہ سُنا اُسکو پس اکثر پہنچائے گئے بہت یاد رکھنے والے ہوتے ہیں واسطے اُسکے سُننے والے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی دارمی نے ابی درداء سے ف لکھا ہے علماء نے کہ اگر فرضاً طلب کرنے حدیث میں اور اُسکے یاد کرنے میں اور پہنچانے میں کچھ فائدہ نہ ہوتا سوائے امیدواری برکت اس دعا کے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی تھا دنیا اور آخرت میں ؛ حق ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو حدیث کرنے میری سے مگر اُس چیز کو کہ جانو پس جسنے جھوٹ بولا اوپر میرے جانکر پس چاہیے کہ ٹھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن مسعود اور جابر سے اور نہیں ذکر کیا ان لفظوں کو بچو حدیث کرنے میری سے مگر اُس چیز کو کہ جانو ف مگر اُس چیز کو کہ جانو بھی ساتھ یقین کے یا ساتھ ظن غالب کے جانو کہ یہ حدیث میری ہے تو روایت کرو بایں وجہ درد غگوئی کے بھرنہ پڑو ؛ حق ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا بیچ قرآن کے بغیر جانے پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ میں اور روایت کی یہ ترمذی نے ف کہا بیچ قرآن کے یعنی تفسیر کی قرآن کی اپنی عقل سے بغیر اسکے کہ سند رکھتا ہو نقل کی حال اُسکا یہ ہے جو خود کو ہوا و ہوس میں مبتلا کرے ؛ حق ؛ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا بیچ قرآن کے ساتھ عقل اپنی کے پس ہوگیا موافق واقع کے پس تحقیق خطا کی اور اب کی

یہ تردی اور ابو داؤد نے ف یعنی واقع میں اگرچہ حق اور صواب اتفاق پر لیکن از بسکہ بیچ قصد اپنے کے اور طریق اُسکے کے خطا کا رکھتا ہے یہ برعکس حال مجتہد کے ہے کہ وہ اگرچہ اجتہاد میں خطا کرے لیکن ثواب پاتا ہے جاننا چاہیے کہ ایک تفسیر ہے اور دوسری تاویل تفسیر یہ کہ یقین کرے کہ مراد حق یہی ہے یا بات سوائے نقل کے اہل تفسیر سے کہ سند اُسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے درست نہیں اور تاویل یہ کہ بطریق احتمال کے کہے کہ ہو سکتا ہے کہ مراد یوں ہو یہ درست ہے بشرطیکہ موافق قواعد عربی کے اور شرع کے ہو ۞ حق ۞ علی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمِرَاءُ فِی الْقُرْاٰنِ كُفْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنا بیچ قرآن کے کفر ہے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف جھگڑنا یہ ہے کہ قصد کرے جھٹلانے قرآن کا ساتھ قرآن کے یعنی دفع کرے بعض اُسکے کو ساتھ بعض کے یہ نہ چاہیے بلکہ یوں چاہیے کہ کوشش کرے بیچ موافق کرنے بعض کے ساتھ بعض کے بقدر امکان کے پس اگر مشکل ہو یہ پس اعتقاد کرے کہ یہ بے فہمی میری ہے اور سونپے علم اُسکا اللہ اور رسول پر اور مثال اس جھگڑنے کی یہ ہے کہ اہل سنت جماعت مثلاً کہتے ہیں کہ خیر و شر اللہ ہی کیطرف سے ہے اور سند لاتے ہیں اس آیت کو قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ یعنی کہہ کہ سب کچھ اللہ ہی کیطرف سے ہے پس یہ بات تو حق ہے اسکو قوم قدریہ جھٹلاتے ہیں ساتھ اس آیت کے مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ یعنی جو کچھ پونہچی ہے تجھے قسم نیکی سے پس اللہ کیطرف سے ہے اور جو کچھ پونہچی ہے تجھکو قسم برائی سے پس تیرے نفس کیطرف سے ہے پس اسطرح کا اختلاف منع ہے چاہیے یوں کہ بیچ مثل ایسی آیتوں کے عمل کرے اس آیت پر کہ اُسپر اجماع مسلمانوں کا ہوا اور دوسری آیت میں تاویل کرے یعنی پہلی آیت پر اجماع ہے مسلمانوں کا کہ سب کچھ اللہ ہی کی تقدیر سے ہوتا ہے اور دوسری آیت اپنے ماقبل سے ملتی ہے یعنی کیا ہوا ان منافقوں کو کہ جوابات صواب کے وہ نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں مَاۤ اَصَابَكَ آخر تک پس گویا منافقوں کا عقیدہ بیان فرمایا ہے پس اسیطرح تاویل کرے اور آپسمیں تطبیق دے ۞ علی **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا یَتَدَارَءُوْنَ فِی الْقُرْاٰنِ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ وَاِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ یَصْدُقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰی عَالِمِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُن نے نقل کی باپ اپنے سے اُن نے دادا اپنے سے کہا سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوگوں کو کہ آپسمیں ایک دوسرے کو دفع کرتے ہیں اور خلاف ثابت کرتے ہیں اور جھگڑتے ہیں بیچ قرآن کے پس فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے ساتھ اسی کے مارا اُنھوں نے اللہ کی کتاب کو بعض کو اوپر بعض کے یعنی تناقض بات میں ثابت کیا کہ یہ آیت مخالف اُس آیت کے ہے اور وہ مخالف اسکے اور سوائے اسکے نہیں کہ نازل ہوئی کتاب اللہ کی سچا کرتی ہے بعض اُسکے بعض کو پس مت جھٹلاؤ بعض اُسکے کو بعض سے پس جو جانو تم اُس سے پس کہو اور جو نجانو پس سونپو اُسکو طرف جاننے والے اُسکے کے روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف طرف جاننے والے کے یعنی طرف اللہ اور رسول اُسکے کے سونپو یا مراد جاننے والے سے وہ ہے کہ تمسے علم زیادہ رکھتا ہو علماء میں سے اور مثال اس جھگڑنے کی اوپر گذر چکی ہے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰیَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل کیا گیا قرآن و بسات طرح کے واسطے ہر آیت کے اُنمیں سے ظاہر ہے اور باطن ہے اور واسطے ہر حد کے جگہ خبردار ہونے کی یہ شرح السنہ میں ف مراد سات طرح سے سات لغت ہیں جو مشہور تھے عرب میں ساتھ فصاحت کے کہ وہ یہ ہیں لغت قریش اور طے اور ہوازن اور اہل یمن اور ثقیف اور ہذیل اور بنی تمیم پہلے قرآن نازل ہوا بیچ لغت قریش کے کہ لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جب تمام عرب پر پڑھنا اُسکا دشوار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

جناب باریتعالیٰ سے التماس کیا کہ اس امر مین فراخی ہو پس حکم ہوا کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑھے حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک اسی طرح پڑھتے تھے جب اُنھون نے کتنے ہی کلام اللہ لکھوا کر اسلام کے شہرونمین بھیجے تو قرار دیا اور پر اُسی لغت کے کہ زید بن ثابت نے ساتھ حکم حضرت ابوبکرؓ کے اور صلاح حضرت عمرؓ کے جمع کیا تھا اور حکم کیا ساتھ مٹا ڈالنے اور لغات کے اس لیے کہ دیکھا اُنھون نے کہ لوگ اختلاف کرتے ہین اور بعضے بعضون کو کافر کہتے ہین پس نرا اُن لغات سے مگر کچھ اور متفق ہوے اُسپر صحابہ اور باقی رہا بعد اُنکے یہان تک کہ قرا سبعہ کو پہونچا ساتھ سندون متصل کے اور باقی رہا یہ اختلاف کہ اس لغت مین مکرر تھا یعنی ادغام اور اِمالہ وغیرہما کہ ان قرا مین جاری ہے اور بعضون کے نزدیک مراد سات طرح سے سات قراتین ہین جو قرا سبعہ پڑھتے ہین کہا ہے علما نے کہ قراتین اگرچہ زیادہ ہین سات سے لیکن وہ رجوع کرتی ہین طرف سات وجہون کے اختلاف سے ایک تو اختلاف کلمہ کا بیچ ذات اُسکی کے زیادتی کر یا نقصان کر اور دوسرے اختلاف جمع اور مفرد کا اور تیسرے اختلاف مذکر اور مونث کا چوتھے اختلاف صرفی مانند تخفیف اور تشدید کے اور فتح اور کسرہ کے مانند بَیْتُ اور بِیْتُ اور یَقْنُطُ اور یَقْنَطُ کے پانچوین اختلاف اعراب کا چھٹے اختلاف حروفون کا جیسے لٰکِنَّ الشَّیَاطِیْنَ ساتھ تشدید نون کے اور تخفیف اُسکے کے ساتوین اختلاف لغات کا ادا کرنے مین مانند تفخیم اور اِمالہ کے ہمارے اُستادون رحمہم اللہ نے بھی تقریر پسند کی ہے اور مراد ساتھ ظاہر کے یہ کہ سب اہل زبان اُسکو سمجھتے ہین اور باطن وہ کہ بندگان خاص حضرتؑ کے اُسپر مطلع ہین اور حد معنی طرف اور نہایت کے ہے یعنی ہر ایک ظاہر اور باطن کی ایک حد اور نہایت ہے اور ہر حد نہایت کے لیے ایک مطلع ہے یعنی مقام ہے کہ اُسپر چڑھنے سے یعنی اُسکے حاصل کرنے سے آدمی مطلع ہوتا ہے اُس حد اور نہایت پس مطلع ظاہر کا سیکھنا عربیت کا ہے اور اُن علوم کا کہ ظاہر معنی قرآن کے ساتھ اُسکے متعلق ہین اور معرفت اسباب نزول کی اور ناسخ منسوخ کی اور مانند انکے کی اور مطلع باطن کا ریاضت ہے اور اتباع ظاہر کا اور عمل کرنا اُسپر اور پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دل کا وغیر ذلک کہ بعد حصول اُسکے کے اوپر باطن قرآن کے مطلع ہوتا ہے اور امام محیی السنۃ نے معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ ظہر لفظ قرآن کی اور بطن تاویل اُسکی اور مطلع فہم یعنی سمجھ اُسکی کہ فکر کرنیوالے پر تاویل اور معانی اُسکے جیسے کھلتے ہین اُسکے غیر پر نہین کھلتے بحق + سیدنا علی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم تین ہین آیت مضبوط یا سنت قائم یا فریضہ عادلہ اور جو چیز کہ سوائے اسکے ہے پس وہ فضل ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی علم دین کے تین ہین آیت محکمہ اشارہ ہے طرف کتاب اللہ کے آیت محکمہ اصل کتاب کی ہے اسلیے وہی ذکر کی اور جو علوم کہ وسیلہ اسکے ہین متعلق اسیکے ساتھ ہین اور سنت قائمہ یعنی حدیثین کہ ثابت ہین ساتھ محافظت متنون اور سندون کے اور فریضہ عادلہ اشارہ ہے اجماع اور قیاس پر کہ نکالا گیا ہے کتاب و سنت سے اور اور اسکو فریضہ اس لیے فرمایا کہ عمل اُسپر واجب ہے جیسے کہ کتاب و سنت پر چنانچہ مضے عادلہ کے یہی ہین کہ مثل اور عدیل کتاب و سنت کے ہے پس حاصل معنی حدیث کے یہ ہوے کہ اصول دین کے چار ہین کتاب و سنت اور اجماع اور قیاس اور جو علم سوائے انکے ہین فضل ہین یعنی زائد بمعنی ؛ حق وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ اَوْ مُخْتَالٌ اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصہ بیان کریگا مگر حاکم یا محکوم یا نکر کرنیوالا روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی دارمی نے عمرو بن شعیب سے اُسنے باپ اپنے سے اُسنے دادا اپنے سے اور بیچ روایت دارمی کے لفظ اَوْ مُرَاءٍ یعنی یا کارہے

بدلے اوجمتال کے ف مراد قصے سے بیان کرنا وعظ اور نصیحت اور قصے اور اخبار کا ہے معنی یہ ہین کہ یہ فعل تین صادر ہوتا مگر تین شخصون سے اُنمین سے دُو تو حق پر ہین یعنی امیر اور مامور چاہیے اُنکو کہ وہ وعظ بیان کرین اور ایک یعنی متکبر اُسکو نہ کہنا چاہیے پس حق وعظ کہنے کا اول تو حاکم کا ہے کیونکہ وہ مہربان ہوتا ہے رعیت پر امور اصلاح اُنکی کے خوب جانتا ہے اگر آپ نہ کہیگا علما مین سے جو کوئی تقوی اور ترک طمع رکھتا ہوگا اُسکو مقرر کردیگا پس مراد مامور سے ایک تو یہ ہوا کہ حاکم نے اُسکو حکم کردیا اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالی کیطرف سے حکم کیا گیا ہو جیسے بعض علما اور اولیا وعظ کہتے ہین پس اِسمین زجر ہے کہ انکے سوا کوئی وعظ نہ کہے جو کہیگا تو از راہ فخر اور طلب ریاست اور تکبر کے کہیگا ؛ علی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْهِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی فتوی بے علم دیگا ہوگا گناہ اُسکا اُسپر کہ جس نے فتوی دیا اُسکو اور جسنے مشورہ دیا بھائی اپنے کو ساتھ ایک کام کے جانتا ہے کہ بھلائی بیچ سوائے اُسکے کہی پس تحقیق خیانت کی اُسکی روایت کی یہ ابوداود نے ف یعنی ایک جاہل نے عالم سے مسئلہ پوچھا پس عالم نے مسئلہ غلط بتادیا اور پوچھنے والے نے اُسپر عمل کیا اور نجانا کہ یہ غلط ہے تو گناہ عالم ہی پر ہوگا بشرطیکہ عالم نے اپنے اجتہاد مین قصور کیا ہوگا اور جسنے مشورہ بدخواہی کا دیا اُسنے خیانت کی ؛ علی وَعَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْاَغْلُوْطَاتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے معاویہؓ سے کہا تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مغالطہ دینے سے روایت کی یہ ابوداود نے ف یعنی وہ مسائل کہ اُنسے علما کو مغالطے مین ڈالے بسبب مشکل ہونے اُنکے کے پس اگر ابتدا پوچھے تو حرام ہے کیونکہ اسمین ایذا ہوتی ہے مسلمان کو اور باعث فتنہ اور عداوت کا ہے اور اظہار اپنی فضیلت کا ہے اور یہ حرام ہین اور اگر پہلے کسی اور نے ایسا مسئلہ پوچھا اور اُسنے اُسکے جواب اور بے مین ویسا ہی پوچھا تو نہین حرام ؛ علی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّیْ مَقْبُوْضٌ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض یعنی جو چیزین کہ اللہ نے فرض کی ہین یا علم فرائض اور سیکھو قرآن کو اور سکھلاؤ لوگون کو اس لیے کہ تحقیق مین قبض کیا جاؤنگا یعنی انتقال کرونگا اس عالم سے روایت کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ یُخْتَلَسُ فِیْهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی لَا یَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰی شَیْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی درداسے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اُٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پھر فرمایا یہ ہے وقت جاتا رہیگا علم آدمیون مین سے یہانتک کہ نہین طاقت رکھینگے علم سے اوپر کسی چیز کے یہ روایت کی یہ ترمذی نے ف اُٹھائی نگاہ گویا کہ منتظر وحی کے تھے پس وحی آئی کہ اجل ہمارے نزدیک پہنچی اُسپر فرمایا کہ اب علم وحی منقطع ہوتا ہے ؛ حق علی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ یَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ جَامِعِهٖ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ اَنَّهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰی وَسَمِعْتُ ابْنَ عُیَیْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ هُوَ الْعُمَرِیُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اور نقل ہے ابی ہریرہ سے روایۃ قریب یہ کہ مارینگے لوگ جگر اونٹون کے طلب کرنیکے علم پس نہ پائینگے کسی کو عالم تر عالم مدینہ کے سے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ جامع ترمذی کے ہے کہا ابن عیینہ نے تحقیق عالم مدینہ کا مالک بن انس اور مانند اس کلام ابن عیینہ کے منقول ہے عبدالرزاق سے بھی کہا اسحق بن موسی نے سُنا مین نے ابن عیینہ کو کہ کہا وہ عالم مدینہ کا عمری زاہد ہے اور نام عمری کا عبدالعزیز بن عبداللہ ف راویہ یعنی ابوہریرہؓ نے یہ حدیث مرفوعا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے راوی ابوہریرہؓ کو لفظ ابوہریرہ کے یاد نہیں رہے اس لیے اسطرح بیان کیا اور جگر اوتھون کے مارنیگے یعنی جلدی چلین گے اور سفر دور دراز کرینگے علم کے حاصل کرنیکے لیے اور عمری اولاد حضرت عمر بن الخطابؓ سے ہین بڑے عالم زاہد نام اُنکا عبدالعزیز نسب اُنکا یون ہے عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمرو بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب پس نقل ابن عیینہ سے مختلف ہوئی ترمذی نے بواسطہ یحیی کے ابن عیینہ سے نقل کیا کہ عالم مدینے کے امام مالک ہین اور اسحٰق بن موسیٰ نے اُنسے نقل کیا کہ عمری زاہد ہین اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک نے باعتبار ظن کے کہا ہے یقین ہونے مین شک ہے اور یہ بات باعتبار زمانۂ صحابہؓ اور تابعین کے فرمائی ہے کہ مدینے کے عالم سے زیادہ کسی کو نہین پاوینگے اور بعد انکے تو بڑے بڑے عالم پیدا ہوئے ہیچ ہر شہر کے شہر دن اسلام سے زیادہ تر علماے مدینہ سے اور ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے حال اخیر زمانہ سے کہ علم دین منحصر مدینہ منورہ مین ہوگا چنانچہ بعضی حدیثون سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے ۱۲ حق ۔ علی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے اُن ہی ابوہریرہؓ سے کہا ہیچ اُس چیز کے کہ جانتا ہون مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ فرمایا تحقیق اللہ عزوجل بھیجتا ہے واسطے نفع اس اُمت کے اوپر سر ہر سو برس کے اُس شخص کو کہ نیا کرتا ہے واسطے اُسکے دین اُسکا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اکثر علما نے اس حدیث سے ایسا سمجھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ایک شخص اُمت سے ممتاز ہوتا ہے اپنے اہل زمانہ مین کہ مدد اور ترویج دین کی کرتا ہے اور برعت کو دفع کرتا ہے یہانتک کہ تعین کی ہے کہ پہلے سیکڑے مین فلانا تھا اور دوسرے مین فلانا اور بعضے علما نے کل عموم پر کیا ہے خواہ ایک ہو خواہ جماعت ۱۲ حق وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمَدْخَلِ مِنْ حَدِيثِ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مَعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ اور روایت ہے ابراہیم بن عبدالرحمن عذری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لین گے اس علم کو یعنی علم کتاب وسنت کو ہر جماعت آیندہ سے نیک اُسکے یعنی ثقہ معتمد کہ دور کرینگے اُس علم سے تغیر کرنا حد سے بڑھنے والون کا اور جھوٹ باندھنا باطلون کا اور تاویل کرنی جاہلون کی یعنی آیات اور احادیث مین روایت کی یہ بیہقی نے ہیچ کتاب اپنی کے کہ نام اُسکا مدخل ہے حدیث بقیہ بن ولید سے اُن نے معان بن رفاعہ سے اُن نے ابراہیم بن عبدالرحمن عذری سے ف لفظ رواہ البیہقی سے لفظ العذری تک یہ عبارت پیچھے لگائی گئی ہے اصل نسخے مین نہین یہان سفیدی چھوٹی ہوئی ہے وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ جَابِرٍ فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِي بَابِ التَّيَمُّمِ إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ سرا اُسکا یہ ہے فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ ہیچ باب تیمم کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ آوے اُسکو موت اور وہ طلب کرتا ہو علم کو اسواسطے کہ رواج دے ساتھ اُسکے اسلام کو پس درمیان اُسکے اور درمیان نبیون کے فرق ایک درجہ کا ہوگا ہیچ بہشت کے کہ وہ مرتبہ نبوت ہے روایت کی یہ دارمی نے وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ صَوَّامُ النَّهَارِ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ

ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے اُن ہی سے بطریق ارسال کے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال دو شخصون کے سے کہ تھے بیچ بنی اسرائیل کے ایک اُنمین سے تھا عالم پڑھتا تھا نماز فرض پھر بیٹھتا تھا پس سکھلاتا تھا آدمیون کو علم اور دوسرا شخص روزہ رکھتا دنکو اور نماز پڑھتا تمام رات کو سنا اُن دونون مین سے بہتر ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اُس عالم کی کہ پڑھتا ہے نماز فرض پھر بیٹھتا ہے پس سکھلاتا ہے آدمیون کو علم اوپر بندگی کرنیوالے کے کہ روزہ رکھتا ہے دن کو اور کھڑا رہتا ہے رات کو مانند بزرگی میری کے اوپر ادنیٰ تمھارے کے ہے روایت کی یہ دارمی نے ف دوسرا شخص بھی عالم تھا مگر پہلے سے یا برابر لیکن صرف اوقات عبادت مین کرتا تھا ؛ ص وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ فِي الدِّينِ إِنِ احْتِيجَ إِلَيْهِ نَفَعَ وَإِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنَى نَفْسَهُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص ہے وہ کہ سمجھ رکھتا ہو بیچ دین کے اگر احتیاج لائی گئی طرف اُسکے نفع دیا اور اگر بے پروائی کی گئی اُس سے بے پروا کیا نفس اپنے کو روایت کی یہ رزین نے ف حاصل معنی حدیث کے یہ ہین کہ لائق حال عالم کے یہ ہے کہ محتاج نہ کرے اپنے کو طرف خلق کے اور مُیل نہ کرے ساتھ مصاحبت خلق کے اور طمع نکرے بیچ منافع اُنکے کے اور مطلق انقطاع بھی نہ کرے اور فائدہ پہنچاتا ساتھ علم کے ترک نکرے بلکہ اگر لوگ محتاج ہون اُسکے کہ کوئی اور عالم نہو کہ علم سے فائدہ دے واسطے اُس ضرورت کے درآوے لوگونمین اور نفع پہنچاوے اُنکو اور اگر محتاج نہون اسکے اور طالب فائدہ کی نکرین بے پروا ہووے اُنسے اور مشغول ہووے بیچ عبادت مولیٰ کے اور خدمت علم کے یعنی مطالعہ کرے دین کی کتابون کا اور تصنیف کرکر علم پھیلاوے ؛ ص وَعَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ لِحَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عکرمہ سے یہ کہ ابن عباس نے کہا عکرمہ کو حدیث بیان کر لوگون کے ہر دو سہ جمعہ مین ایکبار اور اگر یہ قبول نکرے پس دو بار یعنی اگر ہفتہ مین ایک بار وعظ کہنا کم جانے خیر دو بار کہہ پس اگر بہت کرے تو تین بار اور نہ تنگ کر تو لوگون کو اس قرآن سے یعنی تین بار سے زیادہ بیان کرنے مین ملول ہونگے اور نہ پاؤن مین تجکو اس حالت مین کہ آوے تو قوم کے پاس اور وہ ہون بیچ باتون کے باتون اپنی سے پس بیان کرے تو اُنپر وعظ پس موقوف کرے اوپر اُنکے باتین اُنکی پس تنگ کرے اُنکو لیکن چپ رہ پس جسوقت فرمائش کرین تجکو پس حدیث بیان کر اُنکو اور وہ رغبت کرتے ہون اُسکی اور موقوف کر تو عبارت مقفّا کو دعا سے پس بچ تو اُس سے پس بتحقیق مین نے معلوم کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یارون اُنکے سے نہین کرتے تھے یہ دعاؤن مین روایت کی یہ بخاری نے ف یہ ہون بیچ باتون کے خواہ باتین دنیا کی کرتے ہون یا دین کی اگر باتین دین کی ہین قطع انکا مناسب نہین اور اگر باتین دنیا کی ہین شاید ساتھ حکم شریعت کے اُنکو چھوڑنا اچھا نہ جانین اور وعظ اور سننے قرآن کو ناخوش رکھین اور گنہگار ہون اور ہیبت دین کی نہ رہے مگر مصلحت اگر قطع کلام اُنکے مین ہو اسی تقریب سے اُس کلام سے اُنکو باز رکھے غرض کہ نظر مصلحت وقت پر رکھے اور ابن عباس نے جو فرمایا ہے باعتبار اکثر کے فرمایا ہے کہ اُسوقت مین لوگ اکثر کلام دین کے مین مشغول ہوتے تھے اور موقوف کر عبارت مقفّا کو یعنی قافیہ بندی دعا مین تبکلف نکر اور حضرت کی دعاؤن مین قافیہ بندی جو ثابت ہوئی ہے تو بے تکلف از خود ہوتی تھی نہ بتکلف ؛ ص وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ رَوَاهُ اللَّارِمِيُّ ۞ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ طلب کیا علم اور حاصل ہوا اُسکو ہوگا واسطے اُسکے دو بہرا ثواب اور اگر نہ حاصل ہوا اُسکو علم تو ہوگا واسطے اُسکے ایک حصہ ثواب سے روایت کی یہ دارمی نے ف دو بہرا ثواب ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا کہ تحصیل علم مین کھینچی ہے دوسرا ثواب حاصل ہونے علم کا اور پڑھانے کا اور ونکو یا ثواب عمل کا کہ علم پر کیا ہے اور دوسرے کو ایک ثواب مشقت ہی کا ہوگا بتقدیر طلب علم مین رہنا چاہیے اگرچہ حاصل ہوا نور علی نور والا طلب علم مین مرنا بھی سعادت ہے بیت گرچہ نتوان بدست رہ بردن ۞ شرط یاری ست دُر طلب مردن ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اُس قسم سے کہ پہنچتا ہے مسلمانون کو عمل اُسکے سے اور نیکیون اُسکی سے بعد مرنے اُسکے کے علم ہے کہ سیکھا تھا اُسکو اور رواج دیا تھا اُسکو اور اولاد نیکبخت چھوڑ گیا یا قرآن چھوڑ گیا یا وارثون کو یا مسجد بنا گیا یا سرائے واسطے مسافرون کے بنائی یا نہر جاری کر گیا اُسکو یا خیرات کہ نکالا اُسکو اپنے مال مین سے بیچ تندرستی کے اور زندگی اپنی کے پہنچتا ہے اُسکو پیچھے مرنے اُسکے کے یعنی ثواب ان چیزون کا ہدایت کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف کلام اللہ کے حکم مین داخل ہین کتابین علوم شرعیہ کی اور مسجد کے حکم مین داخل ہین مدرسے علما کے اور خانقاہین کہ ذکر اللہ کے لیے ہون یعنی انکا بھی ثواب پہنچتا رہتا ہے بعد مرنیکے ۞ علی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيمَتَيْهِ أَثَبْتُهُ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضْلُ عِلْمٍ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ عِبَادَةٍ وَمِلَاكُ الدِّينِ الْوَرَعُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے تحقیق اُنھون نے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ عزوجل نے وحی یعنی وحی خفی بھیجی طرف میرے یہ کہ جو شخص چلے ایک راہ مین بیچ طلب کرنے علم کے آسان کرونگا واسطے اُسکے راہ بہشت کی اور جسکی کہ چھین لین مین نے دونون آنکھین بدلہ دونگا مین اُسکو اُن دونون پر یعنی اُنکے جاتے رہنے پر اور صبر کرنے پر بہشت اور زیادتی بیچ علم کے بہتر ہے زیادتی سے عبادت مین اور بڑی دین کی پرہیزگاری کرنی ہے روایت کی یہ بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف آسان کرونگا راہ بہشت کی یعنی معرفت اور عبادت دنیا مین نصیب کرونگا تا اُسکے سبب سے داخل جنت مین ہووے یا معنی یہ ہین کہ آسان کرونگا عقبیٰ مین راہ طرف دروازہ کے دروازون جنت سے اور راہ طرف محل جنت کے جو محل خاص علم والون کے لیے ہے اور اُسمین اشارہ ہے کہ جو راہ ہے راہون علم سے وہ راہ ہے راہون جنت سے اور راہین جنت کی بندہین سوائے دروازون علوم کے یعنی بغیر علم کے جنت نصیب ہونی مشکل ہے لیکن شرط یہی ہے کہ خلوص نیت اور عمل بھی نصیب ہووے اور نہین تو یہی بات ہے ع چارپایہ برگ کتاب چند ۞ اور مراد ساتھ ورع کے یہ ہے کہ بچے حرام سے اور شبہات سے اور طمع سے کہ باعث گناہ یا اور گناہ کی ہو عبادات مین ۞ علی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكُرُ سَاعَةٍ مِنَ الْعِلْمِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِحْيَاءِ لَيْلَةٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا درس کہنا علم کا تھوڑی سی دیر رات کو بہتر ہے زندہ رکھنے رات کے سے روایت کی یہ دارمی نے ف یعنی تمام رات نماز پڑھنے اور عبادت کرنے سے تھوڑی دیر کا پڑھنا پڑھانا علم کا اُسمین بہتر ہے اور داخل ہے اسی حکم مین لکھنا علم کا اور مطالعہ کرنا اُسکو واسطے حصول مقصود کے ۞ علی وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَدْعُونَ اللَّهَ وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ

مَنْعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے دو مجلسوں مین کہ تھین بیچ مسجد اُنکی کے فرمایا کہ دونون اوپر بھلائی کے ہین ولیکن ایک اُنمین سے بہتر ہے نیکی مین دوسری سے ایک جماعت عبادت کرتے ہین اور دعا کرتے ہین اللہ سے اور رغبت کرتے ہین طرف اُسکے اور امیدوار ہین اُس سے حصول مقصود کے اور حصول مقصود خواہش الٰہی پر موقوف ہے پس اگر چاہے دے اُنکو اور اگر چاہے نہ دے اُنکو اور جماعت دوسری سیکھتے ہین فقہ کو یا فرمایا علم کو اور سکھاتے ہین جاہل کو پس یہ بہتر ہین اُسسے سوائے اسکے نہین کہ بھیجا گیا ہون مین معلم پھر بیٹھ گئے اُنمین روایت کی ذکر کی نے ف گذرے دو مجلسون یعنی صحابہ دو جاے مجلس بنا کر بیٹھے تھے ایک جماعت تو دعا مین مشغول تھی اور دوسری مذاکرہ علم مین پھر بیٹھ گئے اُنمین یعنی جو کہ مذاکرہ علم کا کرتے تھے پس اس سے زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ سردار انبیا کے صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے ساتھ بیٹھے اور اپنے تئین اُنمین سے گنا بابت گذرا یا ازین معنی خبر نیست ۱۲ کہ سلطان جہان باما ست امروز ۱۲ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَ الْعِلْمُ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا اور روایت ہے ابی درداء سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے مقدار علم کی کہ جسوقت پوہنچے اُسکو آدمی ہو فقیہ یعنی اُٹھایا جاوے عالم بیچ زمرۂ علما کے آخرت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یاد کرے واسطے نفع اُمت میری کے چالیس حدیثین بیچ مقدمہ دین اُنکے کے اُٹھاویگا اُسکو اللہ قیامت کو فقیہ اور ہونگا مین اُسکا دن قیامت کے شفاعت کرنیوالا اور گواہ یعنی اُسکی طاعت پر ف کہا ہے علمانے کہ مقصود پوہنچانا چالیس حدیثون کا ہے لوگون کو اگرچہ یاد نہ رکھتا بحسب اس حدیث کے اکثر علما چہل حدیثین تصنیف کر کر امیدوار شفاعت اور گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئے ہین ۱۲ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عِلْمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْرًا وَحْدَهٗ اَوْ قَالَ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کون ہے بہت سخی سخاوت کرنیمین عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہے فرمایا اللہ بڑا سخی ہے سخاوت مین بعد اُسکے مین بنی آدم مین سے اور بڑا سخی لوگونمین پیچھے میرے وہ شخص ہے کہ جانا علم پس پھیلایا یا اُسکو آویگا دن قیامت کے بنزلہ ایک امیر کے یا فرمایا بنزلہ ایک گروہ کے ف بنزلہ ایک امیر کے یعنی قیامت کو تنہا مانند امیر کے آویگا کہ وہ تابع کسی کا نہین ہوویگا اور اُسکے ساتھ تابع اور خادم ہونگے اور راوی کو شک ہوا ہے اَوْ وَاحِدَهٗ فرمایا ہے یا بجاے اسکے اُمَّةً وَّاحِدَةً فرمایا یعنی تن تنہا مانند ایک گروہ کے ہوگا مقصود یہ کہ مغزار و کرم ہوویگا درمیان خلائق کے اور باشوکت وحشمت ہوویگا اُسدن ۱۲ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا مِمَّا مَشْهُوْرٌ فِيْمَا بَيْنَ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ اور اُن ہی سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حریص کرنیوالے نہین پیٹ بھرتا اُنکا ایک تو حریص کرنیوالا بیچ علم کے نہین پیٹ بھرتا اُس سے اور ایک حریص کرنیوالا بیچ دنیا کے نہین پیٹ بھرتا اُس سے روایت کیا ہے بیہقی نے حدیثین تینون شعب الایمان اور کہا کہ کہا امام احمد نے بیچ حدیث ابی درداء کے یہ بات مشہور ہے درمیان لوگون کے اور نہین اسناد اسکی صحیح ف کہا امام نووی نے یہ حدیث ضعیف ہے لیکن طرق اسکے متعدد ہین کہ بعضون نے بسبب بعضون کے قوت پکڑی ہے اور اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ حدیث

ضعیف پر فضائل اعمال مین عمل کرنا جائز ہے ۱۲ علی وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَثَلُ هٰذَيْنِ لَا يَسْتَوِيَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضَى الرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝ قَالَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عون سے کہ کہا کہا عبداللہ بن مسعود نے دو حریص ہین نہین سیر ہوتے ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا اور نہین برابر ہین دونون آپسمین اے پر صاحب علم پس زیادہ کرتا ہے رضا خدا کی اور صاحب دنیا پس زیادتی کرتا ہے بیچ سرکشی کے پھر پڑھی عبداللہ نے یعنی سند کے لیے یہ آیت ہرگز نہین یون تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اس لیے کہ دیکھا اپنے تئین بے پروا یعنی لوگونسے بسبب کثرت مال کے کہا عون نے اور پڑھی عبداللہ نے دوسرے شخص کے حق مین یعنی فضیلت علما مین یہ آیت سوائے اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندون اُسکے سے عالم روایت کی یہ داری نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَنَاسًا مِّنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَقُوْلُوْنَ نَاْتِي الْاُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَاَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے لوگ اُمت میری سے سمجھ حاصل کرینگے بیچ دین کے اور پڑھین گے قرآن کہین گے جائین ہم سردارون کے پاس پس پہونچین ہم دنیا اُنکی سے اور کنارہ رکھین گے اُنسے دین اپنے کو اور نہین ہوتا یہ یعنی دین و دنیا جمع نہین ہوسکتے اُمرا کی صحبت مین نہین ہوتا مگر نقصان جیسا کہ نہین بچا جاتا درخت خاردار سے مگر کانٹا اسی طرح نہین چنے جاتے نزدیکی اُنکی سے مگر کہا محمد بن صباح نے گویا کہ وہ مراد رکھتے تھے خطایا روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف پڑھین گے قرآن اور جاوینگے امیرون کے پاس واسطے اظہار فضیلت اور طمع مال اور جاہ کے نہ واسطے حاجت ضروری کے پس جب کہا جاویگا اُنسے کہ کیون نکر جمع کروگے تم درمیان تفقہ اور قرب اُنکے کے تو کہین گے جائین ہم سردارون کے پاس آخر تک اور محمد بن صباح اُستاد بخاری اور مسلم وغیرہما کے ہین وہ کہتے ہین کہ مراد حضرت کی بعد الا کے لفظ خطایا کا ہے وہ حذف کردیا ہے یعنی حاصل نہین ہوتے اُنکی نزدیکی سے مگر گناہ اور لفظ خطایا کے حذف کردینے مین اشارہ ہے اسپر کہ زیان اُمرا کی صحبت کا ایسا ہے کہا نہین ہوسکتا روایت ہے محمد بن سلمہ سے کہ اُنھون نے مکھی بخاست پر کی بہتر ہے اُس قاری سے کہ اُن اُمرائے ظالمین کے دروازے پر جاوے اور میرا باپ کہتا تھا مجکو کہ نہین چاہتا مین کہ ہووے تو عالم واسطے خوف اسکے کہ کھڑا ہووے تو دروازے اُمرا پر ۱۲ علی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا اگر اہل علم محافظت کرین علم کی اور رکھین اُسکو نزدیک اہل اُسکے کے یعنی قدر دانون علم کے البتہ سردار ہون بسبب علم کے اہل زمانہ اپنے کے ولیکن اُنھون نے خرچ کیا اُسکو واسطے اہل دنیا کے تاکہ پہونچین ببیان اُسکے دنیا اُنکی سے یعنی واسطے نفیست اُنکی کے اور نہ واسطے سفارش کسی کے پس ذلیل ہوئے دنیا دار و پر سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جسنے کہ گردانا ہمتو کو ہمت ایک

یعنی ہمت آخرت کی کفایت کرتا ہے اُسکو اللہ مقصود دُنیا اُسکی کو اور جو کوئی کہ پراگندہ کرین اُسکو قصد اُسکے کہ حالات دُنیا کے ہین نہین پرواکرتا اللہ ہیچ کسی جنگل دنیا کے ہلاک ہو یعنی کسی حالت دنیا مین ہلاک ہو روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمرؓ سے قول اُنکے سے مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ ف محافظت کرین علم کی یعنی ظالمون اور دنیا دارون کی صحبت مین طمع مال وجاہ کے لیے جا کر علم کو ذلیل نکرین سردار ہون اہل زمانہ کے یعنی باعتبار کمال اور بزرگی کے سردار ہون کیونکہ اہل علم کی شان سے یہ نہین ہے کہ بادشاہ ہوا کرین بس جو کہ سولے اُنکے ہین زیر قدم اور زیر قلم اور تابعدار عقل اور حکمون اُنکے کے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ یعنی بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ درجے مؤمنون کے تم مین سے اور اُنکے کہ دیے گئے ہین علم اور ہمت آخرت کی یعنی سب قصد و نکو ایک قصد کیا کہ وہ قصد آخرت ہے اور سولے آخرت کے کچھ مقصود نرہا اور پراگندہ کرین قصد یعنی کبھی کسی فکر مین لگا کبھی کسی مین اور نہین پرواکرتا اللہ ہیچ کسی جنگل کے ہلاک ہو یعنی نظر رحمت نہین کرتا طرف اُسکے اور نہین کفایت کرتا فکر دنیا اور نہ فکر آخرت کو پس ہوتا ہے خسر الدنیا والآخرہ مین سے ۞ علی

وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَاِضَاعَتُهٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ اَهْلِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے اعمش سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت علم کی بھولنا ہے اور ضایع کرنا اُسکا یہ ہے کہ بیان کرے اُسکو روبرو نااہل کے روایت کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے ف یعنی بعد حاصل ہونے علم کے نسیان آفت ہے اور پہلے حاصل ہونیسے تو بہتیری ہی آفتین ہین لِكُلِّ شَيْءٍ اٰفَةٌ وَاٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ پس حقیقت مین یہ تنبیہ ہے پسر کہ جو چیز ہین سبب نسیان کی ہین اُنسے بچے یعنی گناہون سے بچے اور دل نہ لگاوے اُن چیزونمین کہ غافل کرین جیسے اچھی چیز دنیا کی کہ نفس خواہش کرتے ہین اُنکی چنانچہ امام شافعیؒ نے شعر اسی مضمون کا لکھا ہے

ے شکوت الی وکیع سوء حفظی ۞ فاوصانی الی ترک المعاصی ۞ فان العلم فضل من الله ۞ وفضل الله لا یعطی لعاص یعنی شکوہ کیا مین نے اپنے اُستاد سے کہ نام اُسکا وکیع ہے بُرائی حافظہ اپنے کا پس نصیحت کی چھوڑنے گناہونکی کیونکہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہے اور فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو اور غیر اہل وہ ہے جو علم مجھے نہین یا عمل نکرے ۞ حق ۞ علی وَعَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سفیان سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا واسطے کعب کے کون ہین صاحب علم کے یعنی تمھارے نزدیک کہا کعب نے وہ لوگ کہ عمل کرین موافق اُس چیز کے کہ جانین کہا حضرت عمرؓ نے پس کیا چیز نکالتی ہے علم کو دلون عالمون کے سے یعنی برکت اور ہیبت اور نور علم کو کون سی چیز علماے باعمل کے دلونسے نکالدیتی ہے کہا کہ طمع روایت کی یہ دارمی نے ف یعنی طمع کرنی مال وجاہ مین اور رغبت کرنی ہیچ اسباب و اشیاے دنیا کے ۞ حق وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے احوص بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا پوچھا ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بُرائی سے فرمایا کہ نہ سوال کرو تم مجھسے بُرائی سے اور سوال کرو مجھ سے بھلائی سے فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا خبردار ہو تحقیق بدترین بدونکے بُرے علماے کے ہین اور تحقیق بہترین بھلون کے بھلے علما کے روایت کی یہ دارمی نے ف اس لیے کہ لوگ علماے کے تابعدار ہوتے ہین پس بدی اونکی اُنکی خلق مین بہت سرایت کرتی ہے اور معنی لفظ عَنِ الشَّرِّ کے ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ بدترین آدمیونکا پوچھا کہ کون ہے اور یہ معنی موافق ترجمہ ساتھ جواب کے اور اسطرح کے سوال سے منع اسلیے فرمایا کہ مین بنی الرحمۃ ہون حال نرمی بدی کا کیا پوچھے ہو پھر نیک اور بد دونون بیان فرمائے ۞ حق ۞ سعید

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَالِمًا لَمْ یَنْتَفِعْ بِعِلْمِہٖ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے ابی درداء سے کہا تحقیق بدترین لوگوں کا نزدیک اللہ کے مرتبے مین دن قیامت کے وہ عالم ہے کہ نہ نفع لیا اُن نے ساتھ علم اپنے
کے روایت کی یہ داری نے ف یعنی ایسا علم سیکھا کہ نفع نہ دے یعنی خلاف شرع علم سیکھا یا یہ معنی کہ علم شرعی سیکھا لیکن اُسپر عمل نہ کیا پس یہ بُرا ہے
جاہل سے اور اسکا سخت تر ہے عذاب اُسکے سے جیسے کہ منقول ہے وَیْلٌ لِلْجَاھِلِ مَرَّۃً وَوَیْلٌ لِلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ یعنی ولے ہے جاہل کیلیے
ایک بار اور ولے ہے عالم کیلیے سات بار اور وارد ہوا ہے کہ اشد لوگون کا عذاب مین دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ اُسکو فائدہ مند نکیا اللہ نے اُسکے
علم سے ۞ علی وَعَنْ زِیَادِ بْنِ حُدَیْرٍ قَالَ قَالَ لِیْ عُمَرُ ھَلْ تَعْرِفُ مَا یَھْدِمُ الْاِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ یَھْدِمُہٗ زَلَّۃُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ
بِالْکِتَابِ وَحُکْمُ الْاَئِمَّۃِ الْمُضِلِّیْنَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے زیاد بن حدیر سے کہا کہ کہا واسطے میرے عمر نے کیا جانتا ہے تو کیا چیز گراتی ہے
بناء اسلام کو کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا گراد تیا ہے بنا اسلام کو پھسلنا عالم کا یعنی خطا کسی مسئلہ مین کرنی اور گناہ کرنا اُسکا اور جھگڑنا
منافق کا ساتھ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا سردارون گمراہ کا روایت کی یہ داری نے ف مراد ساتھ گرنے بنا اسلام کے بیکار ہونا یا بجون گرنے کنون گرانے ہے
یعنی کلمہ توحید اور حج اور زکوٰۃ اور نماز اور روزے کا کیونکہ جب عالم مرا بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیتا ہے بسبب خواہش نفسانی کے تو اور چیزون
سستی اور فساد واقع ہوتا ہے اور جھگڑنا منافق کا یعنی اُس شخص کا کہ اظہار اسلام کرے اور کفر و بدعت دلمین پوشیدہ رکھے پس جھگڑنا اُسکا
ساتھ کتاب اللہ کے یعنی رد کرنا اُسکا شرع کو ساتھ تاویلات باطلہ کے قرآن سے باعث سستی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا ہے اُسی مین داخل
ہے جھگڑنا روافض اور خوارج اور سب بدمذہبون کا کہ بڑھی بڑھی تاویلین کر کر دین مین شک ڈالتے ہین ۞ علی وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ
اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِی الْقَلْبِ فَذَاکَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَی اللِّسَانِ فَذَاکَ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ رَوَاہُ
الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے حسن بصری سے کہ کہا علم دو علم ہین ایک علم تو بیچ دل کے پس یہ علم تو نفع دیتا ہے اور ایک علم اوپر زبان کے پس یہ
حجت ہے اللہ عزوجل کی اوپر بیٹے آدم کے روایت کی یہ داری نے ف اول کو علم باطن کہتے ہین اور دوسرے کو علم ظاہر لیکن کچھ علم باطن مین سے
نہین حاصل ہوتا جبتک کہ اصلاح ظاہر کی نکرے اور اسی طرح علم ظاہر نہین تمام ہوتا بدون اصلاح باطن کے کہا ہے بوطالب علمی نے کہ یہ دونون
علم اصل ہین اور نہین بے پرواہ ہوتا ایک دوسرے سے جیسے اسلام اور ایمان کہ ایک ہین سے بغیر دوسرے کے صحیح نہین اور مانند جسم اور دل کے
ہین کہ ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتا یہ مُلّا علی قاری نے لکھا ہے اور حضرت شیخ عبدالحق نے لکھا ہے کہ علم نافع وہ ہے کہ روشنی اُسکی دلمین پھیلتی ہے
اور اُس سے پردے دل کے اُٹھتے ہین یعنی پردے جو مانع ہین فہم اور دریافت حقائق اشیا سے اور علم نافع دو قسم پر ہے ایک علم معاملہ کہ باعث ہوتا ہے
عمل پر اور دوسرا علم مکاشفہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندون مین سے جسکو چاہتا ہے اُسکے دلمین یہ نور ڈالتا ہے اور علم زبان پر وہ ہے
کہ تاثیر نکرے اور نورانی نکرے دل کو ؎ علم چون بردل زند یاری شود ۞ علم چون بر تن زند ماری شود ۞ پس علم زبان کا حجت ہے خدا کی آدمیون پر
کہ الزام دیگا اور فرماویگا کہ تم کو علم دیا تھا مین نے اُسپر کیون نہ عمل کیا اسی لیے کہا گیا ہے کہ ولے جاہل پر یکبار اور عالم پر ہفت بار کہ دیدہ و دانستہ
گمراہ ہوا وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِعَائَیْنِ فَاَمَّا اَحَدُھُمَا فَبَثَثْتُہٗ فِیْکُمْ وَاَمَّا
الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُہٗ قُطِعَ ھٰذَا الْبُلْعُوْمُ یَعْنِیْ مَجْرَی الطَّعَامِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا یاد رکھے مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے دو باسن یعنی دو طرح کے علم ایک نمین سے پس پھیلایا اُسکو سبح تمھارے اور دوسرا پس اگر پھیلاؤن نمین اُسکو تو کاٹا جاوے یہ گلا یعنی جگہ
جاری ہونے طعام کی روایت کی یہ بخاری نے ف مراد اول سے علم ظاہر ہے یعنی احکام و اخلاق کا اور دوسرے سے علم باطن کہ عوام سے

پوشیدہ ہے بسبب نہ فہم پونہچنے اُنکے کے ساتھ اُسکے اور مخصوص ہے ساتھ خواص کے علما اور عارفین سے یا دوسرا علم یہ تھا کہ حضرتؐ سے معلوم ہوا تھا کہ فتنہ ایک قوم سے اُٹھیگا بعد میرے اور بدعات اُن ہی سے شروع ہونگی اُس قوم کا نام اور اُن لوگون کے بھی معلوم تھے حضرت ابوہریرہ کو ؛ علی ؛ حق
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ لے لوگو جو شخص کہ جانے کچھ پس کہے اُسکو اور جو شخص کہ نہ جانے پس چاہیے کہ کہے اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے پس تحقیق علم ہے کہنا واسطے اُس چیز کے کہ نہ جانے کہ اللہ زیادہ جانتا ہے یعنی تمیز کرنا معلوم کا غیر معلوم سے ایک قسم ہے علم سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے نبی اپنے کے کہ نہیں مانگتا میں تم سے اوپر اس قرآن کے کچھ بدلا اور نہیں میں تکلف کرنیوالون سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کچھ مجھے معلوم کروادیا اور امر اُسکے پونہچانے کا کیا کہتا ہون اور پونہچاتا ہون اور کسی چیز کا اپنی طرف سے دعوی نہیں کرتا اور چیزون مشکل سے کہ فہم اُسکو نہ پونہچے بحث نہیں کرتا کہ داخل تکلف کے ہے ؛ حق وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن سیرین سے کہا کہ تحقیق یہ علم یعنی علم کتاب و سنت کا دین ہے دیکھو پس کس شخص سے لیتے ہو دین اپنا روایت کی یہ مسلم نے ف اسمین اشارہ اسپر ہے کہ احتیاط کرو اور خوب طرح حال راوی کا معلوم کرو کہ دیندار پرہیزگار حافظہ والا ہے کہ نہیں خصوصاً اہل بدعت و ہوا سے کہ دیندار نہو روایت نہ کرنے لگو ؛ حق وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا فَاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا اے گروہ قاریون کے سیدھے رہو پس تحقیق تم پیش دستی لیے گئے ہو پیش دستی دور اور اگر ہو جاؤ گے تم داہنے یا بائین البتہ گمراہ ہو گے تم گمراہ ہونا دور روایت کی یہ بخاری نے ف یہ خطاب ہے صحابۂ کرام کو کہ اوائل مین اسلام لائے جب تمسک کیا ساتھ کتاب و سنت کے تو پیش دستی لے گئے اُنپر کہ بعد انکے ہونگے اگرچہ وہ عمل انکے سے کرینگے لیکن انکے درجے کو نہین پونہچنے کے بسبب سبقت اسلام کے پس انکو فرمایا کہ راہ شریعت و طریقت پر و حقیقت پر مستقیم رہو کہ استقامت بہتر ہے ہزار کرامت سے اور معنی استقامت کے یہین کہ ثابت رہے اچھے عقیدے پر اور مداومت کرے علم نفع دینے والے پر اور عمل صالح پر اور اخلاص خالص رکھے اور حضور ساتھ اللہ کے رکھے اور غائب ہو ماسوی اللہ سے ؛ علی ؛ حق وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ قَالَ الْحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے جُبّ الحزن سے یعنی کنوین غم کے سے عرض کی صحابہؓ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے جُبّ الحزن فرمایا کہ ایک نالہ ہے بیچ دوزخ کے پناہ پکڑتی ہے اُس سے دوزخ ہر روز چار سو بار کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ اور کون داخل ہوگا اُسمین فرمایا قرآن پڑھنے والے دکھلانے والے اپنے عملون کو روایت کی یہ ترمذی نے اور اسی طرح ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ہے اُسکے اور تحقیق بہت دشمن رکھے گئے قاریون مین طرف اللہ تعالیٰ کے وہ لوگ ہین کہ ملاقات کرتے ہین سردارون سے کہا محاربی نے کہ راوی ہے حدیث کا یعنی اُمرائے ظالمون سے ف نالہ ہے دوزخ مین یعنی نہایت گہرا ہے مشابہ کنوین کے پناہ مانگتی ہے دوزخ یعنی ایسا برا اور وحشتناک ہے کہ دوزخ اُس سے پناہ چاہتی ہے چہ جائے دوزخی فرمایا قرآن پڑھنے والے

دکھلانے والے اپنے عملون کو اسی مین داخل ہین عالم اور عابد ریا کار بھی کیونکہ علم قرآن ہی سے حاصل ہوتا ہے اور عبادت بھی بحسب حکم قرآن کے ہوتی ہے پس حال اُنکا بھی یہی ہوگا ملاقات کرتے ہین سردارون سے یعنی طمع دینا کے لیے ملتے ہین اور جو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے بطریق جبر کے اور دفع شر اُنکے کے لیے جاتے ہین اُنکا یہ حکم نہین اور مراد سردارون سے سردار ظالم ہین اس لیے کہ ملاقات امیر عادل کی عبادت ہے ۞ حق ۞ علی **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَآءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ نہین باقی رہیگا اسلام سے مگر ایک نام اُسکا اور نہ باقی رہیگی قرآن سے مگر رسم اُسکی مسجدین اُنکی ہونگی آباد اور حقیقت مین خراب ہونگی ہدایت سے علما اُنکے بدترین خلایق کے ہونگے آسمان کے نیچے اُنکے سے نکلیگا فتنہ یعنی دین مین بسبب دکرنے ظالمون کے اور اُنہی مین پھیٹے گا یعنی مسلط کردیگا اللہ ظالمون کو اُنپر روایت کی یہ بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے **ف** مراد رسم قرآن سے تجوید حروف اور پڑھنا لفظون کا ہے بغیر سمجھنے معانی کے اور عمل کرنیکے امر و نواہی اُسکے پر اور خراب ہونگی ہدایت سے یعنی لوگ جمع ہونگے اُنمین عبادت اور ذکر اللہ اور درس علم نہین کرینگے اُنمین **وَعَنْ** زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِؤُهٗ اَبْنَآءَنَا وَيُقْرِؤُهٗ اَبْنَآؤُنَا اَبْنَآءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِّمَّا فِيْهِمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهٗ وَلَدَى الدَّارِمِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اور روایت ہے زیاد بن لبید سے کہا ذکر کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنی فتنہ اور مبتلا ہونیکا پس فرمایا یہ ہوگی وقت جاتے رہنے علم کے کہا مین نے یا رسول اللہ کسطرح جاتا رہیگا علم اور ہم پڑھتے ہین قرآن اور پڑھاوینگے اپنے بیٹونکو اور پڑھاوینگے ہمارے بیٹے اپنے بیٹونکو دن قیامت تک پس فرمایا گم کیجو تجکو مان تیری لے زیاد تحقیق تھا مین گمان کرتا تجکو بڑا سمجھدار مرد و مین سے بیچ مدینہ کے کیا نہین یہ یہود اور نصاری پڑھتے توریت اور انجیل کو نہین عمل کرتے کچھ اُس چیز سے کہ بیچ اُنکے ہے روایت کی اُسکو احمد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے زیاد سے مانند اسکے اور بسطح دارمی نے ابی اُمامہ سے **ف** یعنی عجب ہے کہ مقصود کلام کا نہ سمجھا اور گمان لیگیا کہ قرآن اور علم مراد ہے پڑھنے اور جاننے اُسکے سے ہے اور جسنے پڑھا اور جانا عمل کیا اُسپر باوجودیکہ یہ بات نہین ہے کیا نہین دیکھتا تو حال یہود و نصاری کا کہ پڑھتے ہین اور عمل نہین کرتے ۞ حق ۞ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ وَقَبْضُهٗ اَلَا وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنِّيْ اِمْرُؤٌ مَّقْبُوْضٌ وَالْعِلْمُ سَيُنْتَقَصُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ لَّا يَجِدَانِ اَحَدًا يَّفْصِلُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو علم اور سکھاؤ اُسکو لوگون کو سیکھو علم اور سکھاؤ اُسکو لوگون کو سیکھو علم فرائض اور سکھاؤ اُسکو لوگون کو کہ میں فرائض ہین اور سکھاؤ اُسکو آدمیون کو سیکھو قرآن اور سکھاؤ اُسکو لوگون کو پس تحقیق مین ایک شخص ہون کہ قبض کیا جاؤن گا اور علم بھی گم ہوگا اور ظاہر ہونگے فتنے یہان تک کہ اختلاف کرین گے دو شخص بیچ چیز فرض کے نہ پاوین گے کسی کو کہ فیصلہ کرے درمیان دونون کے یعنی بسبب قلت علم کے یا کثرت فتنون کے یہ حال ہوگا روایت کی یہ دارمی نے اور دارقطنی نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَّا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل علم کی کہ نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے یعنی نہ پڑھاوے کسیکو اور نہ عمل کرے اُسپر مثل گنج کے کہ نہ خرچ کیا جاوے اُسمیں سے بیچ راہ خدا کے روایت کی یہ احمد و دارمی نے **كِتَابُ الطَّهَارَةِ** اب ہے بیچ بیان کرنے پاکی کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِيْ مَالِكِ اِلْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَّفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا** رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاٰنِ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كُتُبِ الْحُمَيْدِيِّ وَلَا فِي الْجَامِعِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بَدَلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ** روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک رہنا آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا بھر دیتا ہے ترازو کو یعنی ترازوے اعمال کو اور سبحان اللہ والحمد للہ بھر دیتے ہین یا فرمایا بھر دیتا ہے ہر ایک کلمہ اُس چیز کو کہ درمیان آسمانون اور زمین کے ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ دینا دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن دلیل ہے واسطے تیرے یا اوپر تیرے ہر ایک شخص صبح کرتا ہے پس بیچتا ہے اپنی جان کو پس آزاد کرتا ہے اُسکو یا ہلاک کرتا ہے اُسکو روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر بھر دیتے ہین اُس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے نہین پائی مین نے یہ روایت بخاری اور مسلم مین اور نہ کتاب حمیدی مین اور نہ کتاب جامع الاصول مین ولیکن ذکر کیا اسکو دارمی نے بدلے سبحان اللہ والحمد للہ کے **ف** پس ذکر کرنا مصابیح والے کا پہلی فصل مین درست نہوا اور پاک رہنا آدھا ایمان ہے اسلیے کہ ایمان سے بڑے اور چھوٹے گناہ بخشے جاتے ہین اور وضو سے چھوٹے ہی گناہ بخشے جاتے ہین پس اس باعتبار طہارت بیچ مرتبہ آدھے ایمان کے ہوئی اور لفظ او غالب شک راوی کا ہے کہ حضرتؐ نے لفظ تملان کا تثنیہ فرمایا ہے یا تملأ مفرد اور معنی اس جملے کے یہ ہین کہ اگر انکے ثواب کا جسم فرض کیا جاوے تو اتنا ہوتا ہے کہ بھر دے اُس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور نماز نور ہے باعث روشنی کی ہے قبر مین اور ظلمت قیامت مین یا یہ بازر کھتی ہے گناہ سے اور بُری باتون سے اور راہ دکھاتی ہے طرف ثواب کے مانند روشنی کے یا نماز روشن کرنے والی دل اور مُنھ کی ہے اور للہ دینا دلیل ہے یعنی دلیل ہے اوپر صدق دعویٰ ایمان کے اور محبت پروردگار تعالیٰ کے یا معنی یہ ہین کہ جب بندہ سوال کیا جاویگا دن قیامت کے مصرف مال اپنے سے تو صدقات اُسکے دلیل ہونگے جواب مین اور صبر یعنی باز رہنا گناہون سے اور مستعد رہنا طاعات پر اور جزع اور فزع نہ کرنا مصیبتون مین سبب روشنی کامل کا ہے کہ صابر ہمیشہ نورانی اور راہ یاب رہتا ہے اور قرآن دلیل ہے واسطے تیرے یا اوپر تیرے یعنی اگر عمل کیا قران پر واسطے تیرے نفع کریگا اور اگر عمل نکیا باعث ضرر کا ہوگا اوپر تیرے کہ جھگڑیگا اور پس بیچتا ہے اپنی جان کو یعنی صرف کرنیوالا ہے ذات اپنی کو اُس کام مین کہ متوجہ ہے اُسپر پس آزاد کرتا ہے یا ہلاک کرتا ہے یعنی جب دن ہوا آدمی ایک کام پر متوجہ ہوتا ہے اگر اُس کام مین آخرت کو ساتھ دنیا کے خریدا اور ترجیح دی آخرت کو مچھٹایا نفس اپنے کو عذاب آخرت سے اور اگر دنیا کو ساتھ آخرت کے خریدا اور ترجیح دی دنیا کو ہلاک ہوا اور اپنے تئین عذاب مین ڈالا بیت بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری ✤ بجز جان من ورنہ حسرت بری ✤ ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ**

الرِّبَاطُ الرِّبَاطُ فِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ الرِّبَاطُ رَدَّدَهُ ثَلٰثًا وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ثَلٰثًا
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤں میں تمکو اُس چیز کو کہ دور کرے اللہ بسبب اُسکے گناہ اور بلند کرے بسبب اُسکے درجے یعنی مراتب جنتو نمیں کہا اصحابؓ نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کے یعنی بیماری میں یا بہت جاڑے میں اور کثرت سے رکھنا قدمونکا طرف مسجدون کے یعنی بسبب دور ہونے مسجد کے گھر سے اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے پس یہ ہے رباط اور بیچ حدیث مالکؒ بن انس کے پس یہ ہے رباط پس یہ ہے رباط دو بار روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے تین بار ف پورا وضو کرنا یہ ہے کہ اعضاے وضو پر پانی اچھی طرح پونچا وے اور تین تین بار دھوے اور انتظار نماز کا بعد نماز کے یہ ہے کہ مسجد میں بعد نماز کے دوسری نماز کا منتظر بیٹھا رہے یا اگر نکلے تو دل وہیں لگا رہے اور رباط اُسکو کہتے ہیں کہ سرحد اسلام پر دشمنان دین کے مقابلے پر نگہبانی کے لیے بیٹھے تا وہ چلنا اوین اسکا بڑا ثواب آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی حکم فرمایا اسکا اس آیت میں یٰاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا پس فرمایا کہ منتظر بیٹھنا نماز کیلیے اصل رباط ہے کہ جیسے وہان کفار کے مقابلہ میں بیٹھتے ہیں یہان شیطان کے مقابلے میں بیٹھنا ہے کہ بڑا دشمن دین کا ہے اور فرض وضو کے چار ہیں دھونا تمام منہ کا اور دھونا ہاتھون کا کہنیون تک اور مسح چوتھائی سر کا کرنا اور دھونا پانون کا ٹخنے تک اور مسح کرنا باون ڈاڑھی کا جو کہ مٹے ہوئے ہیں جلد منہ کے سے فرض ہے متون میں تو یون ہی لکھا ہے اور فتاویٰ عالمگیری اور درمختار میں روایت صحیح اور مفتی بہ یہ لکھی ہے کہ دھونا ساری ڈاڑھی کا کہ متصل جلد منہ کے ہے فرض ہے اور لٹکی ہوئی کا دھونا فرض نہیں سنت ہے اور سنتین وضو کی یہ ہیں دھونا ہاتھون کا پونچون تک اور بسم اللہ کہنی ابتداے وضو میں اور مسواک کرنی اور کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا اور خلال کرنا داڑھی اور انگلیون کا اور تین تین بار دھونا ہر عضو وضو کا اور نیت کرنی اور ترتیب سے وضو کرنا جس طرح قرآن میں مذکور ہے اور سارے سر پر مسح کرنا اور پے در پے اعضاے وضو کو دھونا اور مسح کانون کا کرنا ساتھ پانی سر کے اور مستحبات اُسکے یہ ہیں داہن طرف سے شروع کرنا دھونا اعضا کا اور مسح گردن کا کرنا اور قبلہ رُخ وضو کے لیے بیٹھنا اور ملنا اعضا کا پہلی بار اور پہلے وقت سے وضو کرنا خیر معذور کو اور پھیرلینا انگوٹھی ڈھیلی کا اور اسی طرح قرطا کا یعنی بالی وغیرہ کا غسل میں پس اگر جانے کہ پانی اُسکے نیچے پونچتا ہے تو مستحب ہے اور اگر جانے کہ پانی نہیں پونچتا تو اُسکا ہلا لینا فرض ہے اور مستحب ہے کہ آپ ہی وضو کرے اور سے نہ کروا وے اور کلام دنیا نہ کرے اگر کوئی حاجت فوت ہوتی ہو بغیر کلام کے تو خیر کرلے اور بسم اللہ پڑھے نزدیک دھونے ہر عضو کے اور مسح کرنے کے اور دعائین جو وقت دھونے ہر عضو کے منقول ہیں پڑھے چنانچہ شرح ہندی حصن حصین کی میں تفصیل لکھی گئی ہیں دیکھ لے اور درود اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے بعد تمام کرنے وضو کے اور زیلعی میں بعد دھونے ہر عضو کے درود اور سلام بھیجنا مستحب لکھا ہے اور بعد تمام کے شہادتین اور دعائین کہ حدیث میں پڑھنی آئی ہیں پڑھے اور بقیہ پانی وضو کا قبلہ رُخ کھڑے ہو کر یا بیٹھے ہوئے پیوے اور تعاہد یعنی خبر گیری کرے پانی پونچانے کی نیچے بھوون کے اور مونچھون کے اور گوشہ چشم پر اور کونچون پانون پر کہ خشک نہ رہ جاوین اور مکروہات وضو کے یہ ہیں منہ پر پانی زور سے مارنا اور اسراف کرنا یعنی پانی زیادہ بہانا اور تین بار سے زیادہ دھونا اور تین بار مسح کرنا ساتھ پانی نئے کے اور منہیات وضو کے یہ ہیں کہ وضو بقیہ پانی وضو عورت کے سے نہ کرے اور نجس جگہ وضو نہ کرے کہ پانی وضو کی حرمت کرنی چاہیے اور مسجد میں وضو نہ کرے مگر برتن میں کرے یا اُس جگہ کرے کہ وضو کے لیے مقرر رکھی ہے تو جائز ہے اور تھوک اور رینٹھ پانی وضو میں نہ ڈالے ع ح ملتقی و درمختار وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے

پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ رعایت سنتوں کے اور مستحبات کے نکلتے ہیں گناہ اُسکے یعنی صغیرہ گناہ بدن اُسکے سے یہانتک کہ نکلتے ہیں نیچے ناخنون اُسکے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نکلتے ہیں نیچے ناخنون اُسکے سے یہ مبالغہ ہے حاصل ہونے طہارت میں یعنی خوب پاک ہوجاتا ہے گناہونسے مثل اس مضمون کے یہان بھی بولا کرتے ہیں کہ شیخی ناک کی راہ کالدیگے پس وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِیْٓئَةٍ نَظَرَ اِلَیْهَا بِعَیْنِهٖ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَ مِنْ یَّدَیْهِ كُلُّ خَطِیْٓئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا یَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِیْٓئَةٍ مَّشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ارادہ وضو کا کرتا ہے بندۂ مسلمان یا فرمایا مؤمن پس دھوتا ہے منہ اپنا نکلتا ہے منہ اُسکے سے ہر گناہ کہ دیکھا تھا طرف اُسکے ساتھ آنکھون اپنی کے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یعنی جو گناہ آنکھ نے سے ہوئے ہین چھڑ جاتے ہین پس جسوقت کہ دھوتا ہے اپنے ہاتھ نکلتا ہے ہاتھون اُسکے سے ہر گناہ کہ پکڑا تھا اُسکو ہاتھون اُسکے نے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یعنی جو گناہ ہاتھ سے ہوئے ہین چھڑ جاتے ہین پس جب دھوتا ہے پانون اپنے نکلتا ہے ہر گناہ کہ چلے تھے اُسکی طرف پانون اُسکے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یہانتک کہ نکل آتا ہے پاک گناہونسے روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَّكْتُوْبَةٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْٓءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ یُؤْتِ كَبِیْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عثمان رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص مسلمان کہ آوے اُسکو نماز فرض پس اچھا کرے وضو اُسکا اور حضور اُسکا اور رکوع اُسکا مگر ہوتی ہے یہ نماز کفارہ اُن گناہون کا کہ پہلے کیے تھے اس سے جبتک کہ نہین کیا کبیرہ اور یہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہے یعنی نماز کہ کفارہ گناہونکا ہے مخصوص کسی زمانہ پر نہین ہمیشہ ہے روایت کی یہ مسلم نے ف خشوع نماز کا یہ ہے کہ ظاہر و باطن کے آداب بجا لاوے کہ دل ترسان ہووے اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے اور سوائے نماز کے کسی اور چیز مین مشغول نہووے اُدھر ہی دھیان رکھے اور بدن اور کپڑے اور داڑھی سے کھیلے نہین اور دائین بائین طرف منہ نہ پھیرے اور آنکھ بند نہ کرے اور رکوع کا ذکر کیا اور سجدے کا نہ کیا اس لیے کہ رکوع خاص مسلمانون کی نماز مین ہے یہود و نصاریٰ کی نماز مین علی العموم نہین اور جب تک کہ نہین کیا اُسنے کبیرہ مقصود یہ ہے کہ اس طرح کی نماز گناہون صغیرہ کو دور کرتی ہے نہ کبیرہ کو ۲ ح وَعَنْهُ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى یَدَیْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْیُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْیُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْٓئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْٓئِیْ هٰذَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِیْهِمَا بِشَیْءٍ غَفَرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِیِّ اور اُن ہی سے روایت ہے کہ وضو کیا اُنھون نے پس ڈالا یعنی پانی اوپر ہاتھ اپنے کے تین بار پھر کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار یعنی ناک سنکی بعد دینے پانی کے ناک مین پھر دھویا منہ اپنا تین بار پھر دھویا داہنا ہاتھ اپنا کہنی تک یعنی کہنی سمیت تین بار پھر دھویا بایان ہاتھ اپنا کہنی تک تین بار پھر مسح کیا اپنے سر پر پھر دھویا پانون داہنا اپنا تین بار پھر بایان پانون تین بار پھر کہا حضرت عثمان نے دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میرے کے پھر فرمایا جو وضو کرے وضو میرا سا کہ یہ ہے یعنی بر رعایت فرائض اور سنتون کے پھر نماز پڑھے

دو رکعت نہ بات کرے دل اپنے سے بیچ اس نماز کے کچھ بخشا جاتا ہے واسطے اُسکے جو پہلے کیا گناہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہین **ف** تین بار سے زیادہ دھونا اعضاے وضو کا مکروہ ہے سب علما کے نزدیک اور مراد یہ ہے کہ اگر پورا اعضوین بار دھو چکا ہے تو اب زیادہ نہ کرے اسپر اور اگر ایک چلّو سے آدھا عضو دھویا اور دوسرے سے آدھا تو یہ ایک بار ہی ہوا پس اسی طرح مثلاً پچھ چلّوون سے تین بار کو پورا کیا تو یہ زیادتی نہ ہوئی اور پھر نماز پڑھی دو رکعت دو رکعت ادنیٰ درجہ ہے اگر زیادہ بھی پڑھے افضل ہے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ بعد وضو کے نماز پڑھنی مستحب ہے اگر فرض یا سنتین مؤکدہ بھی پڑھے کافی ہین اور نہ بات کرے دل اپنے سے یعنی دل سے باتین دنیا کی اور جو کہ متعلق ساتھ نماز کے نہین ہین نہ کرے خیال الٰہی کی طرف لگائے رکھے اور اگر خطرے آوین اور انکو دفع کرے اور حضور سے باز نرکھین کچھ مضرنہین ۱۲ ع ۲ ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو پھر نماز پڑھے دو رکعت متوجہ ہو کر اُن دونون مین ساتھ دل اور مُنھ اپنے کے یعنی ساتھ باطن اور ظاہر کے متوجہ ہوا مگر واجب ہوتی ہے واسطے اُسکے بہشت روایت کی یہ مسلم نے **ف** پھر کھڑا ہو یعنی حقیقۃً یا حکماً یعنی مثلاً بیٹھ کر پڑھے خصوصاً جبکہ عذر رکھتا ہو ۲ ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ إِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ أَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَكَذَا ابْنُ الْأَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْأُصُوْلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِي السُّنَّةِ النَّوَوِيُّ فِيْ آخِرِ حَدِيْثٍ مُسْلِمٍ عَلٰى مَا رَوَيْنَاهُ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ إِلٰى آخِرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهٖ بِعَيْنِهٖ إِلَّا كَلِمَةَ أَشْهَدُ قَبْلَ أَنَّ مُحَمَّدًا اور روایت ہے حضرت عمر ابن الخطاب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی تم مین سے کہ وضو کرے پس نہایت کو پہنچاوے یا فرمایا پس پورا کرے وضو پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور بیچ ایک روایت مسلم کے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مگر کھولے جاتے ہین واسطے اُسکے دروازے بہشت کے آٹھون داخل ہو جس سے چاہے اسی طرح روایت کیا اسکو مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے اور حمیدی نے بیچ افراد مسلم کے اور اسی طرح ابن اثیر نے بیچ جامع الاصول کے اور ذکر کیا شیخ محیی الدین نووی نے بیچ آخر حدیث مسلم کے کہ جس طرح روایت کیا ہمنے اسکو اس عبارت کو اور زیادہ کیا ترمذی نے یعنی شہادتین پر اس دعا کو اے بار خدایا کر مجھے توبہ کرنیوالون سے اور کر مجھے پاکیزگی کرنیوالون سے اور وہ حدیث کہ روایت کی امام محیی السنۃ نے بیچ صحاح کے جس نے وضو کیا پس اچھا وضو کیا آخر تک اور وہ ترمذی نے بیچ جامع اپنی کے بعینہٖ مگر اشہد کا پہلے اَنَّ مُحَمَّدًا سے **ف** دروازے بہشت کے آٹھون یہان سب بہشتون کو ایک اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبھی ہر ایک کو بہشت کہتے ہین اُس حساب سے بہشت بہشت بولتے ہین اور ذکر کیا شیخ محیی الدین نووی نے آخر یعنی جسطرح روایت مسلم کی ہمنے بیان کی وہی روایت محیی الدین نے بھی شرح مسلم مین

نقل کی ہے اور اوس کے اخیر یہ عبارت بڑھادی ہے وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ آخر تک اور کر مجھے توبہ کرنیوالون سے یعنی توبہ کرین گناہون سے اور رجوع کرین عیبون سے اور اس سے مراد یہ نہین ہے کہ ہمسے گناہ بہت واقع ہوا کرین بلکہ مراد یہ ہے کہ جب گناہ واقع ہوئے تو توبہ الہام کرا گرچہ گناہ بہت ہون تا مضمون اِس آیت مین داخل ہوین اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ یعنی اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالون کو یعنی اُنکو نہین پھرتے ہین وارۂ مولیٰ اپنے کے سے اور نہین نا امید ہوتے رحمت اُسکی سے اور کر مجکو پاکیزگی کرنیوالون سے یعنی پاک ہووین بُرے اخلاق سے پس اسمین اشارہ ہے سپہ کر طہارت اعضاء ظاہر کی کہ ہمارے اختیار مین تھی بجالائے اور طہارت احوال باطن کی تیرے ہاتھ ہے پس نصیب کر اپنے فضل سے ربا عی لے درخم چوگان تو دل ہمچو گوے ٭ بیرون نہ زفرمان تو جان یکسر موے ٭ ظاہر کہ بدست ماست شیستم تمام ٭ باطن کہ بدست تست ازا تو بشوی ٭ اور پس اچھا وضو کیا آخر تک بعد فَحَسَّنَ الْوُضُوْءَ کے عبارت اس روایت مین یون ہے ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ اور مگر کلمہ اَشْهَدُ کا پہلے اَنَّ مُحَمَّدًا سے یعنی کلمہ اَشْهَدُ کا کہ پہلے لفظ اَنَّ محمدًا کی مصابیح والے نے ذکر کیا ہے ترمذی نے نہین ذکر کیا پس یہ اعتراض ہے مصنف کا مصابیح والے پر کہ یہ حدیث جو صحاح مین لایا بخاری اور مسلم مین نہین ہے بلکہ جامع ترمذی مین ہے پس اسکو حسان مین لانا چاہیے تھا اور معلوم کیا چاہیے کہ جزری نے حصن حصین مین ساتھ رمز ابن ماجہ و ابن ابی شیبہ اور ابن سنی کے پیچ شہادتین کے لفظ ثلاث مرّات کا بھی ذکر کیا ہے یعنی یہ کلمہ تین بار پڑھے اور نسائی اور حاکم کی روایت مین ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ آخر تک کے یہ بھی پڑھنا آیا ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ پس اولیٰ ہے کہ یہ ملا کر پڑھے اور مستحب مین یہ ذکار کہنا نیوالے کے لیے بھی ٭ ح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِیْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اُمت میری پکاری جاویگی دن قیامت کے روشن پیشانی سفید اعضا اثر وضو کے سے پھر جو کہ چاہے تم مین سے یہ کہ دراز کرے روشنی اپنی پیشانی کی پس چاہیے کہ کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غرّ جمع اغر کی ہے بمعنی سفید چہرہ اور محجل جسکے ہاتھ پانون سفید ہون یعنی بسبب وضو کے یہ اعضاء روشن ہونگے اور معنی یہ ہین کہ جب بلائے جاوینگے نمازی لوگون مین سے محشر مین یا طرف جنّت کے تو اس صفت پر ہونگے اور دراز کرے روشنی پیشانی کے اوپر سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک خوب ہووے اور دراز گی تحجیل کی یہ ہے کہ ٹخنے کے اوپر تک پانون دھووے اور دراز گی تحجیل کا نہ کیا اسلیے کہ دونون آپسمین لازم ایک دوسرے کے ہین یعنی ایک کی درازگی کو فرمایا تو دوسرے کی آپ سے سمجھی جاویگی ٭ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور اُن ہی سے ہے روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچیگا زیور مومن کو یعنی جنت مین جہان تک کہ پہنچیگا پانی وضو کا روایت کی یہ مسلم نے **الْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھے رہو اور ہرگز نہ طاقت رکھ سکوگے سیدھے رہنے کی اور جانو کہ بہترین عملون تمھارے سے نماز ہے اور نہین محافظت کرتا وضو پر مگر مومن روایت کی یہ مالک و احمد و ابن ماجہ و دارمی نے ف سیدھے رہو یعنی مستقیم ہو اعمال پر اور سمجھ

سیدھی راہ چلو دائین بائین میل نہ کرو از بسکہ یہ امر مہمت مشکل تھا فرمایا اَنْ تَحْصُوْا یعنی اوپر طرح تمام و کمال کے استقامت نہین کر سکنے کے تم اور جب حکم کیا ساتھ نہ طاقت پانے کے استقامت پر اور نہ ادا کر سکنے کے حقوق اُسکے کو تمام افعال و احوال مین تو آگاہ کیا اور پر عمدہ اور خلاصہ عبادت کے کہ اگر اُسمین استقامت کرو گے تو تدارک سب تقصیرات کا ہو جائیگا کہ وہ نماز ہے پس نگاہ رکھو شرائط اور آداب اسکے اور ادا کرو حقوق بعد اُسکے اشارہ فرمایا ساتھ مقدمہ اُسکے کے کہ جسکو نصف ایمان فرمایا ہے وہ وضو اور طہارت ہے فرمایا کہ نہین محافظت کرتا اُسکے یعنی سنن و آداب اُسکے نہین بجالاتا مگر مؤمن کامل جو کہ ہمیشہ حاضر رہتا ہے ساتھ دل اور بدن اپنے کے بیچ درگاہ رب اپنے کے اسلیے کہ حاضر ہونا اُسکی درگاہ پاک مین بدون طہارت ظاہر و باطن کے بعید ہے ادب سے ۔ ع ۔ شرح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اوپر وضو کے لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے دس نیکیان روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی ثواب جو وضو کا مقرر ہے زیادہ اُس سے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور لکھا ہے علمانے کہ یہ ثواب جب ہوتا ہے کہ بعد وضو اول کے نماز فرض یا نفل پڑھ چکا ہو اور پھر وضو کرے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ تجدید وضو کی مستحب ہے جسوقت کہ پہلے وضو سے نماز پڑھ چکا ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہے وضو پر وضو کرنا جس وقت کہ پہلے وضو کے بعد نماز نہ پڑھی ہو ۔ شرح ۔ ع ۔ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی بہشت کی نماز ہے اور کنجی نماز کی وضو ہے روایت کی یہ احمد نے ف یعنی جیسے کہ دروازہ بغیر کنجی کے نہین کھلتا ایسے ہی آدمی بغیر نماز کے بہشت مین نہین جاتا اسمین مبالغہ ہے محافظت کرنی نماز پر گویا نماز حکم ایمان مین ہے کہ بغیر اُسکے بہشت مین جانا میسر نہین ہوتا پس خوب طرح اسکو ادا کرے اور کبھی چھوڑے نہین کہ یہ سبب ہے دخول جنت کا ۔ شرح ۔ ع ۔ وَعَنْ شَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَاِنَّمَا يُلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے شبیب بن ابی روح سے اُن نے روایت کی ایک شخص سے صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز صبح کی پس پڑھی سورۂ روم پس متشابہ ہوا حضرتؐ پر پس جب نماز پڑھ چکے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا نماز پڑھتے ہین ساتھ ہمارے اور نہین اچھا وضو کرتے اور سوا اسکے نہین کہ ہم پر اشتباہ ڈالتے ہین قرآن کو یہ لوگ روایت کی یہ نسائی نے ف اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ سُنن اور آداب کامل کرنیوالے ہین واجب کو اور سبب برکت کے ہین اور برکت اُنکی سرایت کرتی ہے غیر مین جیسے کہ قصور کرنا اسمین باعث ضرر غیر کا ہوتا ہے اور اُنکے نہ ادا کرنے مین دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہے اور یہ حدیث باعث عبرت کی ہے اُن لوگون کے لیے کہ نہ اثر صحبت سے غافل ہین نہین دیکھتے کہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس رُتبے کے حالت پڑھنے قرآن کے مین کہ بہت وقت نزدیکی کا ہے صحبت ایک ولی اُمتی کی نے کہ کوئی آداب یا سُنت وضو کے اُس سے رہ گئے ہونگے تاثیر کی کہ قرات مین متشابہ لگا پس کیا حال ہوگا اُنکا کہ مصاحبت اہل فسق اور اہل بدعت کی مین گرفتار ہین شب و روز عیاذاً باللہ منہ اور نام شخص روایت کرنیوالے کا میرک شاہ نے اغر غفاری لکھا ہے ۔ ع ۔ شرح وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ اَوْ فِيْ يَدِهٖ قَالَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُهُ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ

وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت کی ایک شخص نے بنی سُلیم مین سے کہ کہا گنا ان باتون کو یعنی جو آگے مذکور ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پنج باتھ میرے کے یا پنج باتھ اپنے کے فرمایا سبحان اللہ کہنا یعنی ثواب اسکا بھر دیتا ہے آدھی ترازو اور الحمد للہ بھر دیتا ہے اسکو یعنی الحمد للہ کہنا ساتھ سبحان اللہ کے بھر دیتا ہے یا الحمد للہ ہی فقط اور اللہ اکبر کہنا بھر دیتا ہے اُس چیز کو کہ درمیان آسمان وزمین کے ہے اور روزہ آدھا صبر ہے اور پاک رہنا آدھا ایمان ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف یا پنج باتھ میرے کے یہ شک راوی ہے یعنی پکڑین حضرت نے انگلیان میری یا انگلیان اپنی اور مقابلی پر بند کر کر پانچ باتین گنین اور روزہ آدھا صبر ہے یعنی پورا صبر تو یہ ہے کہ نفس کو طاعت پر روکے رکھے یعنی بجا لاوے اور گناہون سے روکے یعنی نکرے پس روزے مین نفس کو طاعت پر روکے رکھنا ہوتا ہے اس باعتبار آدھا صبر ہے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ صنابحی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو کرتا ہے بندۂ مومن یعنی ارادہ کرتا ہے وضو کا پھر کلی کرتا ہے نکلتے ہین گناہ مُنھ اُسکے سے اور جسوقت کہ ناک سنکتا ہے نکلتے ہین گناہ ناک اُسکی سے پس جسوقت دھوتا ہے مُنھ اپنا نکلتے ہین گناہ مُنھ اُسکے سے یہانتک کہ نکلتے ہین نیچے پلکون آنکھون اُسکی سے پس جبکہ دھوتا ہے دونون ہاتھ اپنے نکلتے ہین گناہ ہاتھون اُسکے سے یہانتک کہ نکلتے ہین نیچے ناخونون دونون ہاتھون اُسکے سے پس جبکہ مسح کرتا ہے سر اپنے کو نکلتے ہین گناہ سر اُسکے سے یہانتک کہ نکلتے ہین دونون کانون اُسکے سے پس جبکہ دھوتا ہے دونون پانون اپنے نکلتے ہین گناہ پانون اُسکے سے یہانتک کہ نکلتے ہین نیچے ناخونون پانون اُسکے سے پھر ہوتا ہے چلنا اُسکا طرف مسجد کے اور نماز پڑھنی اُسکی زیادتی واسطے اُسکے روایت کی یہ مالک اور نسائی نے ف یہان تک کہ نکلتے ہین دونون کانون اُسکے سے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کان داخل سر کے ہین جیسے کہ مذہب حنفی ہے اسی لیے کانون کے مسح کے لیے نیا پانی نہین لیتے بلکہ جو پانی کہ مسح سر کے لیے لیا ہے اُس سے مسح کانون کا بھی کر لیتے ہین اور نماز پڑھنی اُسکی زیادتی واسطے اُسکے یعنی گناہون سے بہ سبب وضو کے پاک ہو چکا اب نماز زیادہ ہوتی ہے یعنی سبب بلندی درجات کی ہوتی ہے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَوَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے بقیع مین یعنی جنت البقیع مین دعاے مغفرت کے لیے پھر کہا سلام ہے تم پر اے جماعت قوم مؤمنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہے گا اللہ ساتھ تمھارے ملنے والے ہین اور آرزو رکھتا ہون مین یہ کہ دیکھون بھائیون اپنے کو

کہا صحابہؓ نے کیا نہین ہم بھائی آپ کے اے رسول خدا کہا کہ تم ہو یار میرے اور بھائی میرے وہ ہین کہ نہین آئے ابھی پس عرض کیا صحابہؓ نے کس طرح پہچانوگے تم یعنی قیامت مین اُنکو کہ نہین آئے اُمت تمھاری مین سے اے رسولؐ خدا پس فرمایا خبردہو مجکو اگر ایک شخص کہ ہون واسطے اُسکے گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون درمیان گھوڑون نہایت سیاہ کے کیا نہین پہچانے گا گھوڑے اپنے کو عرض کی صحابہؓ نے کہ ہان مقرر پہچانے گا اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق وہ آوینگے یعنی قیامت کو سفید پیشانی سفید ہاتھ پانون اثر وضوء کے سے یعنی پس اس علامت سے اُنکو پہچانون گا اور مین ہونگا میر سامان اُنکا اوپر حوض کوثر کے روایت کی یہ مسلم نے ف تم ہو یار میرے یعنی تم بھائی بھی ہو اور رفیق خاص میرے ہو اور ابھی نہین پیدا ہوئے ہین اور بعد میرے پیدا ہون گے یعنی تابعین وغیرہ وہ نرا بھائی چارہ ہی سلام کا رکھتے ہین میرے ساتھ اور مین ہون میر سامان یعنی کاروبار مغفرت اور رفعت درجات اُنکے کا درگاہ صمدیت مین پہلے جاکر درست کرتا ہون ترجمہ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَہٗ بِالسُّجُوْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَہٗ اَنْ یَّرْفَعَ رَأْسَہٗ فَاَنْظُرُ اِلٰی مَا بَیْنَ یَدَیَّ فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ وَمِنْ خَلْفِیْ مِثْلَ ذٰلِکَ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ مِثْلَ ذٰلِکَ وَعَنْ شِمَالِیْ مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَکَ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ فِیْمَا بَیْنَ نُوْحٍ اِلٰی اُمَّتِکَ قَالَ ھُمْ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَیْسَ اَحَدٌ کَذٰلِکَ غَیْرُھُمْ وَاَعْرِفُھُمْ اَنَّھُمْ یُؤْتَوْنَ کُتُبَھُمْ بِاَیْمَانِھِمْ وَاَعْرِفُھُمْ تَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ ذُرِّیَّتُھُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین ہون اول اُن شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا واسطے اُنکے ساتھ سجدہ کے دن قیامت کے اور مین ہون اول اُن شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا اُنکو کہ اُٹھاوین سر اپنا پس دیکھونگا مین طرف اُس چیز کے کہ آگے میرے ہے پس پہچانون گا مین اُمت اپنی کو درمیان اُمتون کے اور دیکھونگا پیچھے اپنے مانند اسی کے یعنی ازدحام خلق کا پس پہچانون گا اُمت اپنی کو اور داہنے اپنے مانند اسی کے اور بائین اپنے مانند اسی کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیونکر پہچانوگے تم اُمت اپنی کو درمیان اُمتون کے درمیان حضرت نوحؑ کے اُمت تمھاری تک مین فرمایا وہ یعنی اُمت میری سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون ہون گے بسبب نشان وضوء کے نہین ہوگا کوئی اسطرح سے سوائے اُنکے اور پہچانونگا اُنکو یہ کہ دیے جاوینگے وہ عملنامہ اپنے داہنے ہاتھون مین اور پہچانون گا اُنکو یہ کہ دوڑیگی آگے اُنکے اولاد اُنکی یعنی خرد سال روایت کی یہ احمد نے ف اُٹھاوین سر اپنا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو درگاہ صمدیت مین جب حاضر ہونگے تو شفاعت کے لیے سجدہ مین جاوینگے مقدار ایک ہفتے کے سجدے مین رہینگے پھر حکم ہوگا کہ سر اُٹھا اے محمدؐ اور چاہ اے محبوب میرے جو کچھ چاہتا ہے تا دیا جاوے تجکو پس حضرتؐ سر اُٹھاوین گے اور زبان ساتھ شفاعت خلق کے کھولین گے اور دروازہ شفاعت کا کھلوا دینگے اور یہ جو فرمایا کہ آگے پیچھے اور داہنے بائین مانند اسی کے مراد یہ ہے کہ ہر طرف اُمت کو دیکھونگا اسمین اشارہ ہے طرف کثرت اُنکی کے اور تفاوت مراتب اُنکے کے اور درمیان نوحؑ کے اُمت تمھاری تک مین یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک کہ مدت مدید ہے اسمین بہت سی اُمتین گذری ہین اُنمین سے اپنی اُمت کو کیونکر پہچانوگے اور نوح علیہ السلام ہی کا نام لیا اور نبی کا نہ لیا اس لیے یہ مشہور ہین **بَابُ مَا یُوْجِبُ الْوُضُوْءَ** باب اُس چیز کا کہ موجب ہو وضوء کی ف یعنی اسمین بیان اُن چیزون کا ہے کہ وضوء کو توڑتی ہین بموجب مذہب حضرت امام اعظمؒ کے وضوء ٹوٹتا ہے ان چیزون سے پاخانہ یا پیشاب کے رستے سے جو چیز نکلے یعنی پاخانہ پیشاب بائی وغیرہ مگر ہوا جو مرد یا عورت کے آگے کے ستر سے نکلتی ہے اُس سے وضوء نہین جاتا اور ٹوٹتا ہے وضوء اُس چیز سے کہ نجس ہو یعنی خون وپیپ وغیرہ اور بدن مین سے آپ سے نکلکر اُس جگہ پونچھے کہ اُسکو دھونا وضوء یا غسل مین لازم ہے

یعنی اگر ناک کے بانسے تک یا آنکھ کے اندر ہے تو نہین ٹوٹیگا اس لیے کہ اُنکا دھونا لازم نہین اور ٹوٹتا ہے قے کرنے سے مُنھ بھر کے قے مین خواہ اناج نکلے یا پانی یا پتھ یا خون جما ہوا یعنی سودا اور بلغم سے نہین ٹوٹتا اور پتلا خون یا پیپ اگر قے کرے تو بھی بھرا مُنھ کا شرط نہین بلکہ برابر تھوک کے یا غالب ہوگا تھوک پر تو وضو ٹوٹ جاوے گا اور اگر کم ہوگا تو نہین اور اگر تھوڑی تھوڑی قے ایک ہی مُتلی مین کئی بار ہوئی اور اتنی ہے کہ جمع کرین تو مُنھ بھر جاوے اُس سے وضو جاتا رہتا ہے اور جس چیز سے وضو نہین ٹوٹتا وہ نجس بھی نہین ہے مثلاً تھوڑی سی قے کی یا خون کہ نہ بہا نجس نہین اور ٹوٹتا ہے وضو دیوانہ ہونے سے اور نشے سے اور بیہوش ہوجانے سے اور قہقہہ بالغ کے سے اُس نماز مین کہ رکوع سجود والی ہو اور مباشرت فاحشہ سے اور مباشرت فاحشہ یہ ہے کہ ستر مرد اور عورت سے ملجاوین یا دو عورتون کے یا دو مردون کے ساتھ انتشار کے یعنی کھڑے ہونے کے اور ٹوٹتا ہے سُونے سے لیٹ کر یا تکیہ لگا کر اپنے بدن پر یا دیوار وغیرہ پر لیکن اسطرح سو جاوے کہ اگر تکیہ کی چیز ہٹا لیوے تو گر پڑے اور اگر اسطرح سو جاوے کہ مقعد زمین سے اُٹھ جاوے یعنی پہلو پر یا کُولون پر یا چُت یا مُنھ کے بل یا کُولے کو دیوار وغیرہ سے لگا کر یا پیٹ یا ٹانگون پر لگا کر جھکا ہوا سو جاوے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کھڑا کھڑا سو جاوے یا بیٹھ کر سوائے قسمون مذکورہ کے یا رکوع کی حالت مین یا سجدے کی حالت مین تو نہین ٹوٹتا مگر شرط یہ ہے کہ رکوع سجود بطور سُنت کے ہون اور اگر کیڑے زخم مین سے نکلین یا گوشت کٹکر گرے تو نہین ٹوٹتا اور اگر جونک لگائی اور وہ لہو پیکر بھر گئی یا بڑی چیچڑی نے پیٹ بھر کر لہو پیا تو بھی ٹوٹ جاویگا اور نہین تو نہین اور اگر ایک شخص کی آنکھ دُکھتی ہے اور آنسو نکلتے ہین اُس سے بھی وضو جاتا رہتا ہے لیکن اگر ہمیشہ جاری ہین تو صاحب عذر ہوجاتا ہے اکثر لوگ اس مسئلہ سے غافل ہین اسی طرح اگر کان دُکھتا ہے اور اُس سے پیپ یا لچلچہ نکلا وضو ٹوٹ جاوے گا اور اگر بغیر درد کان کے پیپ وغیرہ کان سے نکلے تو نہین جانے کا یہ چیزین توڑنے والی وضو کی کہ بیان ہوئین انمین سے دو چیزون پر تو اتفاق ہے سب علما کا کہ اُنسے وضو جاتا رہتا ہے وہ جو چیز کہ نکلے آگے پیچھے سے اور نیند اور باقی چیزین مختلف فیہ ہین ۔ ملتقی ۔ درمختار

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّاَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کی جاتی نماز اُس شخص کی کہ بے وضو ہو جب تک کہ وضو نہ کرے روایت کی بخاری اور مسلم نے ف یہ اُسکے حق مین ہے کہ پانی رکھتا ہو اور قدرت بھی رکھتا ہو اُسکے استعمال کی اور اگر پانی نہو یا ہو لیکن قدرت نہ رکھتا ہو اُسکے استعمال کی تو تیمم کرلے ساتھ خاک کے اور اگر نہ پاتی پاوے اور نہ خاک اور قدرت اپنر نہ رکھتا ہو کہ اُسکو فاقد الطہورین کہتے ہین وہ نماز نہ پڑھے جب پانی وغیرہ پاوے تو قضا پڑھے اور امام شافعی رح کے نزدیک یہ ہے کہ واسطے حرمت وقت کے پڑھ لے اور جب پانی یا خاک ملے تو قضا کرے ہمارے علما نے لکھا ہے کہ اگر کوئی بغیر طہارت کے قصداً نماز پڑھے اور حرمت وقت کا بھی اُسے ارادہ نہووے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اور اگر بغیر طہارت کے نماز پڑھے لوگون کی شرم کر کر تو بھی کافر ہوتا ہے کیونکہ دونون صورت مین اسنے شرع کو حقیر جانا ۔ شرح ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ بِغَیْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کیجاتی نماز بغیر طہارت کے اور نہین قبول ہوتی خیرات مال حرام مین سے روایت کی یہ مسلم نے ف کہا ہے بعض علما ہمارے نے کہ جو شخص خیرات دیتا ہے مال حرام سے اور امید رکھتا ہے ثواب کی کافر ہوجاتا ہے ۔ شرح ۔ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَّذَّاءً فَکُنْتُ اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَکَانِ ابْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ یَغْسِلُ ذَکَرَهٗ وَیَتَوَضَّاُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا تھا مین ایک شخص بہت مذی ڈالنے والا پس تھا مین حیا کرتا یہ کہ پوچھون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم اُسکا کہ آیا غسل لازم آتا ہے یا وضو واسطے ہونے بیٹی انکی کے یعنی نکاح میرے مین پس امر کیا مین نے مقداد کو یعنی پوچھنے کا حضرتؐ سے پس پوچھا اُن نے یعنی اسطرح کہ ایک شخص ایسا ہے اُسکا کیا حکم ہے پس فرمایا کہ دھوڈالے ستراپنے کو اور وضو کرلے روایت کی بخاری اور مسلم نے

ف اسمین تنبیہ ہے اِسپر کہ داماد کو ذکر کرنا شہوت کا اور اُس چیز کا کہ متعلق ساتھ مباشرت عورتون کے ہے روبرو سُسرے کے مناسب نہین

ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّاُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْیِی السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهِ عَلَیْهِ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکَلَ کَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وضو کرو کھانے اُس چیز کے سے کہ پونچے اُسکو آگ یعنی جو چیز آگ سے کچی ہو روایت کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام بزرگ محیی السنتہ نے رحمت ہووے اللہ کی اُن پر یہ حکم منسوخ ہے ساتھ حدیث ابن عباسؓ کے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا نے درد ہو جیو اللہ کا اُنپر اور سلام کھایا شانہ بکری کا پھر نماز پڑھی اور نہین وضو کیا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دوسری تاویل اس حدیث مین یہ کرتے ہین یہان دھونا ہاتھ اور مُنھ کا ہے واسطے دور کرنے چکنائی کے کہ یہ سنت ہے اور اسکو وضو طعام کہتے ہین اس صورت مین منسوخ کہنے کی حاجت نہین ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّاْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّاْ قَالَ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّاْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ قَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو کرون مین گوشت بکری کے سے یعنی اسکے کھانے سے اگر وضو جاتا رہتا ہے تو پھر کرون فرمایا اگر چاہے تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو نہ کر وضو کہا اُسنے کیا وضو کرون مین کھانے گوشت اونٹ کے سے فرمایا کہ ہان وضو کر کھانے گوشت اونٹ کے سے کہا اُس نے کہ نماز پڑھونمین بیچ جگہ رہنے بکریون کے کہا کہ ہان کہا اُس شخص نے نماز پڑھونمین بیچ جگہ بندھنے اونٹون کے فرمایا کہ نہین روایت کی یہ مسلم نے ف نزدیک امام احمد بن حنبلؒ کے کھانے گوشت اونٹ کے سے وضو کرنا آتا ہے اس لیے کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین اور حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ کے نزدیک وضو نہین جاتا اسواسطے کہ انکے نزدیک محل حدیث کا اوپر وضو لغوی کے ہے یعنی ہاتھ مُنھ دھوڈالنا کیونکہ اسکے گوشت مین بساندھ اور چکنائی زیادہ ہوتی ہے بکری کے گوشت سے یا یہ حدیث منسوخ ہے اور اونٹون کے بندھنے کی جگہ جو نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے تو یہ تنزیہی ہے اور منع اسلیے فرمایا کہ نماز مین خاطر جمعی نہین رہتی خوف رہتا ہے اُسکے بھاگنے کا اور لات مارنے کا بخلاف بکریون کے کہ غریب ہوتی ہین اور یہ جائز ہونا اور منع ہونا اس صورت مین ہے کہ مرابض اور مبارک خالی ہون نجاست سے اور اگر نجاست ہوگی تو مرابض مین بھی پڑھنی مکروہ ہوگی ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِهٖ شَیْئًا فَاَشْکَلَ عَلَیْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ اَمْ لَا فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پاوے ایک تمھارا بیچ پیٹ اپنے کے کچھ چیز یعنی قراقر بسبب رلیح کے پس شبہہ ہوا اوپر اُسکے کہ آیا نکلی ہے اُس سے کچھ چیز یا نہین پس نہ نکلے مسجد مین سے

یعنی وضو کے لیے یہان تک کہ سُنے آواز یا معلوم کرے بُو روایت کی یہ مسلم نے ف یہانتک کہ سُنے آواز یا معلوم کرے تو یہ باعتبار غالب کے ہے غرض اِس حدیث سے یہ ہے کہ یقیناً معلوم ہووے نکلنا ریح کا اگرچہ آواز نہ سُنا اور بُو نہ آوے جب وضو ٹوٹا سمجھے ؛ ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَہٗ دَسَمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا دودھ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطے اسکے چکنائی ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد کھانے چکنی چیز کے کلی کرنا مستحب ہے اس لیے کہ مُنہ مین بقیہ اُسکا کچھ رہتا ہے مبادا حالت نماز مین پیٹ مین پہنچے اور اسی پر قیاس کیجاتی ہے جو چیز کہ مُنہ مین لگ رہی ہے اور خوف ہو پیٹ مین پہنچنے کا اُس سے بھی کلی کرے کہ مستحب ہے اور اِس سے علما نے استنباط کیا ہے دھونا دونون ہاتھون کا پہلے کھانا کھانے سے ستھرائی کے لیے مگر یقین ہو ستھرائی ہاتھون کا نجاست وغیرہ سے تو نہ دھووے اور اسی طرح بعد فارغ ہونے کے کھانے سے بھی دھووے مگر ہاتھون کو اگر کچھ نہ لگا ہو بسبب اسکے کہ کھانا خشک تھا یا چمچے وغیرہ سے کھایا ہے تو خیر نہ دھووے اور مناسبت اِس حدیث کو ساتھ باب کے یہ ہے کہ کُلی مذکورہ متمات وضو سے ہے ؛ ع **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الصَّلَوَاتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْیَوْمَ شَیْئًا کُنْتَ تَصْنَعُہٗ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُہٗ یَا عُمَرُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھین کئی نمازین دن فتح مکہ کے ساتھ ایک وضو کے یعنی ایک وضو سے پانچون نمازین پڑھین اور مسح کیا اوپر موزون کے پس کہا واسطے اُنکے حضرت عمرؓ نے تحقیق کی تُمنے آجکے دن ایک چیز کہ نہ تھے کرتے اُسکو پس فرمایا قصد اُکیا مین نے اسکو اے عمرؓ روایت کی یہ مسلم نے ف ایک چیز کہ نہ تھے کرتے یعنی کئی نمازین ایک وضو سے پڑھین اور موزہ پر مسح کیا یہ معمول پہلے سے اسطرح پر نہ تھا بلکہ ہر نماز کے لیے وضو تازہ کرتے تھے اسکے جواب مین فرمایا قصد مین نے کیا یعنی تا لوگ کا جائز ہونا معلوم کرلین ؛ ح **وَعَنْ** سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّہْبَاءِ وَھِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ صَلّٰی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِہٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ اور روایت ہے سُوید بن نعمان سے یہ کہ وہ نکلے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس سال کہ خیبر فتح کیا یہانتک کہ جبوقت پونہچے بیچ صہبا کے نام شہر کا ہے وہ ہے نزدیک خیبر کے نماز پڑھی عصر کی پھر منگوایا توشہ پس نہ حاضر کیا گیا مگر ستو پس حکم کیا اُسکو پس گھولے گئے پس کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا ہمنے پھر کھڑے ہوئے طرف نماز مغرب کے پس کلی کی اور کلی کی ہمنے پھر نماز پڑھی اور نہ کیا وضو روایت کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آگ کی پکی چیز کھاوے تو اُس سے وضو نہین ٹوٹتا ؛ ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِیْحٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین وضو کرنا آتا مگر آواز سے یا بو سے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف یعنی شک سے وضو نہین جاتا جبتک یقین نہ ہو یعنی فقط قرا قر سے وضو نہین جاتا جبتک یقین ہو نکلنے ہوا کا ٹوٹا جانے ؛ ع **وَعَنْ** عَلِیٍّؓ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْیِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِیِّ الْغُسْلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا پوچھا مین نے یعنی بواسطہ مقداد کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مذی کا پس فرمایا نکلنے مذی کے سے وضو آتا ہے اور نکلنے منی کے سے غسل روایت کی یہ ترمذی نے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ وَتَحْرِیْمُھَا التَّکْبِیْرُ

وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ اور اُن ہی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازکی وضو ہے اور تحریم اُسکی تکبیر اور تحلیل اُسکی سلام پھیرنا روایت کی اُس کو ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے حضرت علیؓ سے اور ابی سعید سے ف یعنی تکبیر کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور سب چیزیں حلال یعنی کھانا پینا اور سب کام منافی نماز کے اِس پر حرام ہوتے ہیں اور سلام پھیرتے ہی وہی چیزیں حلال ہو جاتی ہیں ۲ح وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے علی بن طلق سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت حدث کرے ایک تمھارا یعنی بادی بغیر آواز کے نکلے پس چاہیے کہ وضو کرے اور نہ آؤ تم عورتوں کے پاس بیچ مقعدوں اُنکی کے روایت کی ترمذی اور ابو داؤد نے وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتُطْلِقَ الْوِكَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اِسکے نہیں کہ آنکھیں سرنبد ہیں سُرین کی پس جسوقت سو جاتی ہیں کُھل جاتا ہے سرنبد روایت کی یہ دارمی نے ف یعنی جب آدمی جاگتا ہے تو گویا بند بندھا ہے اُسکی مقعد پر اُسکی رہتی ہے ہوا اور جب سُوتا ہے اختیار جاتا رہتا ہے اور جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور گمان ہوتا ہے نکلنے ہوا کا پس اسی گمان کے لیے نیند سے وضو ٹوٹتا ہے ۲ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا فِي غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِقَ رُءُوسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ يَنَامُونَ بَدَلَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِقَ رُءُوسُهُمْ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سرنبد سرین کی دونوں آنکھیں ہیں پس جو شخص کہ سو گیا پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور کہا شیخ امام محیی السنہ نے رحمت کرے اُنکو اللہ یہ حکم جو ہے سوائے بیٹھنے والے کے ہے سواسطے یہ اُس سے کہ صحیح ہوا ہے اُس سے کہ کہا تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار کرتے تھے نماز عشا کا یہانتک کہ جُھک جاتے تھے سر اُنکے پھر نماز پڑھتے تھے اور نہ وضو کرتے تھے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے مگر یہ کہ ذکر کیا ترمذی نے لفظ ینامون کا بدلے ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسھم کے ف سوائے بیٹھنے والے کے یعنی یہ حکم اُس شخص کے حق میں ہے کہ سو جاوے لیٹ کر پس جو سووے بیٹھے ہوئے اِسطرح کہ ٹھیرے رہے مقعد اُسکے زمین پر پھر جاگے اور مقعد اُسکے اُسی طرح ٹھیرے ہو زمین پر پس نہیں ٹوٹتا وضو اُسکا اگرچہ بہت سو رہا ہو چنانچہ حدیث انس سے کہ مذکور ہوئی معلوم ہوا کہ بیٹھے ہوئے سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور قسمیں بیٹھنے کی کہ فقہا میں مذکور ہیں قیاس سے یا اور حدیثوں سے ثابت کی ہیں ۲ح ۲ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوُضُوءَ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وضو لازم ہے اوپر اُس شخص کے کہ سو جاوے لیٹ کر پس تحقیق جسوقت کہ لیٹتا ہے ڈھیلے ہو جاتے ہیں جوڑ اُسکے پھر خوف ہے ہوا نکلنے کا روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف کہا میرک شاہ نے پس نکرہ ہے راوی ہمیں زید والانی ہے وہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم اور مخالف ثقات کے ہے ع وَعَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

والترمذیؒ والنسائیؒ وابن ماجۃ والدارمیؒ اور روایت ہے بُسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہاتھ لگا وے ایک تمہارا ذکر اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجۃ اور دارمی نے ف ستر کے چھونے سے وضو کے ٹوٹنے میں اختلاف کیا ہے علما نے بلکہ صحابہ کرام میں بھی اختلاف تھا امام شافعیؒ کے نزدیک اگر ستر کو ننگی ہتھیلی سے چھوئے وضو جاتا رہتا ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا دلیل انکی ہے حدیث مابعد کی کہ ساتھ روایت قیس بن علیؓ کے کہ اُس نے اپنے باپ سے روایت کی مُسند ابی حنیفہؒ میں مذکور ہے اور بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں جسکو شبہہ ہو شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ کو دیکھے خاطر جمع ہو جائے گی اور ابن ہمام نے لکھا ہے حق یہ ہے کہ دونوں حدیثیں درجہ حسن سے باہر نہیں پر ترجیح ہے حدیث طلق کو جو آگے مذکور ہوتی ہے اس لیے کہ حدیث مرد کی قوی ہوتی ہے کیونکہ وہ علم کو خوب یاد رکھتے ہیں بہ نسبت عورتوں کے اسی لیے گواہی دو عورتوں کی بمنزلہ گواہی ایک مرد کے ہوتی ہے ۲ ح ۴ **وعن** طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهٗ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ هَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ وَقَدْ رَوَى اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ يَدِهِ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ

اور روایت ہے طلق بن علی سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چھونے آدمی کے سے ستر اپنے کو پیچھے اسکے کہ وضو کیا اُس نے فرمایا اور نہیں ہے وہ مگر ایک ٹکڑا گوشت کا اُس سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے اور کہا شیخ امام محیی السنۃ رحمہ اللہ نے یہ منسوخ ہے اسواسطے کہ ابوہریرہؓ مسلمان ہوئے پیچھے آنے طلق کے اور تحقیق روایت کی ابوہریرہؓ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ پہنچا وے ایک تمہارا ہاتھ طرف ستر اپنے کے کہ نہوں درمیان ستر کے اور ہاتھ اُسکے کوئی چیز حائل پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ شافعی اور دارقطنی نے اور روایت کی نسائی نے بسرہ سے مگر یہ نہیں ذکر کیا کہ نہوں درمیان ستر کے اور ہاتھ کے کچھ چیز ف یہ کلام شافعیہ کا ہے کہ جب ابوہریرہ اسلام بعد طلق کے لائے تو سُننا انکا حدیث کو بھی بعد سُننے طلق کے ہوئے گا پس حدیث ابوہریرہ کی ناسخ حدیث طلق کی ہوئی اور حنفیہ جواب دیتے ہیں کہ بعد اسلام لانے ابوہریرہؓ کے سے یہ کیونکر لازم آتا ہے کہ ابوہریرہؓ نے سُنا بھی بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ طلق نے بعد ابوہریرہ کے سُنا ہو دعوی تمہارا تو جب صحیح ہو کہ یہ ثابت کرو کہ طلق مرا پہلے اسلام لانے ابی ہریرہؓ کے سے یا چلا گیا اپنے وطن کو اور نہیں صحبت میں رہا حضرت کی بعد اسکے اور کہا مظہر نے کہ اور بتقدیر تعارض دو حدیثوں کے پھر ترجیح ہم طرف اقوال صحابہؓ کے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابوداؤد اور حذیفہ اور عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے تھے کہ چھونے ستر کے سے وضو نہیں ٹوٹتا واللہ اعلم بالصواب ۲ ح ۴ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا بِهٰذَا اِسْنَادٍ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْهَا وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ هٰذَا اَرْسَلَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ

اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے بعضی بیویوں اپنی کا پھر نماز پڑھتے اور وضو کرتے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہیں صحیح نزدیک اصحاب ہمارے کے ساتھ کسی حال کے سند عروہ کی عائشہؓ سے اور

بھی سند ابراہیم تیمی کی حضرت عائشہؓ سے آور کہا ابو داؤد نے یہ حدیث مرسل ہے اسلیے کہ ابراہیم تیمی نے نہین سُنا حضرت عائشہؓ سے ف اس مسئلہ مین بھی اختلاف ہے علما کا امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے ساتھ چھونے عورت غیر محرم کے اور امام مالکؒ کے نزدیک ساتھ شہوت کے چھونے سے توجاتا ہے اور نہین تو نہین آور امام اعظمؒ کے نزدیک نہین جاتا دلیل انکی یہ حدیث ہے آور حدیث حضرت عائشہ کی کہ صحیحین مین مذکور ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ جب حضرتؐ رات کو نماز تہجد کے لیے اُٹھتے تو مین سوتی ہوتی تھی اور مُردے تھے دونون پانون میرے بیچ جگہ سجدہ آنحضرتؐ کے پس وقت سجدے کے پانون میرے ٹھوکدیتے مین سمیٹ لیتی پس معلوم ہوا کہ چھونے عورت کے سے وضو نہین جاتا آور یہ جو اسمین کہا کہ عروہ کو سماع حضرت عائشہؓ سے نہین ہے یہ قول ہرگز صحیح نہین ہوتا صحیحین مین اکثر حدیثون سے سماع عروہ کا حضرت عائشہؓ سے ثابت ہوتا ہے اس بات کی نقل کرنے مین مصنف مشکوٰۃ کا چوک گیا ہے قول ترمذی کے سے یہ مطلب نہین سمجھا جاتا اور کہا ابو داؤد نے یہ مرسل ہے یعنی ایک نوع مرسل کی ہے یعنی منقطع جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث مرسل حجت ہے نزدیک ہمارے اور نزدیک جمہور کے پس یہ بھی باعث طعن نہین ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ بکری کا یعنی گوشت شانہ بکری بریان کا پھر پونچھ لیا ہاتھ اپنا ساتھ ٹاٹ کے کہ تھا بچھا ہوا نیچے حضرتؐ کے پھر کھڑے ہوگئے پس نماز پڑھی روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف پس نماز پڑھی یعنی وضو نہ کیا اسمین دلیل ہے اسپر کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہین ٹوٹتا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر چکنائی وغیرہ ہاتھ مُنہ کو نہ لگے تو دھونا ہاتھ مُنہ کا کچھ ضرور نہین ۞ ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ تَرَبَّبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّاَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے اُم سلمہ سے یہ کہ اُنھون نے کہا لے گئی مین طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو بھنا ہوا پس کھایا اُسمین سے پھر کھڑے ہوئے طرف نماز کے اور نہ وضو کیا یعنی نہ وضو کیا اور نہ ہاتھ مُنہ دھویا روایت کی یہ احمد نے **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ اَشْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلّٰى وَمَا تَوَضَّاَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا قسم کھاتا ہوں مین تحقیق تھا مین بھونتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ بکری کا یعنی جو چیز پیٹ مین ہوتی ہے دل کلیجی وغیرہ پس کھائے تھے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہین کرتے روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ اُهْدِيَتْ لَهٗ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ اُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا اَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَا وَلَتَنِيْ ذِرَاعًا مَا سَكَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ دَعَا اِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَاَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہے ابو رافع سے کہا تحفہ بھیجی گئی واسطے اُنکے بکری پس ڈالا اُسکو ہانڈی مین یعنی پکانے کے لیے پس آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے یہ اے ابو رافع کہا کہ بکری تحفہ بھیجی گئی ہے واسطے میرے لے رسول خدا کے پس پکایا مین نے اُسکو ہانڈی مین فرمایا حضرتؐ نے دے مجکو دست اے ابو رافع پس دیا مین نے اُنکو دست پھر فرمایا لے مجکو دست اور پس دیا مین نے دست

اور پھر فرمایا دے مجکو دست اور پس کہا اے رسول خدا کے نہین ہوتے واسطے بکری کے مگر دو دست یعنی سو دونون دے ہی چکا اور کہان سے لاؤن پس فرمایا واسطے اُنکے حضرت نے درود موجب اللہ کا اُنپر اور سلام خبردار ہو تحقیق تو اگر چپکا رہتا دیتا مجکو دست پھر دست جبتک کہ چپکا رہتا پھر منگوایا پانی پس دھویا مُنھ اپنا یعنی کُلی کی اور دھوئین پورین اُنگلیون کی پھر کھڑے ہوے پس نماز پڑھی پھر گئے طرف اُنکے یعنی ابورافع اور اہل اُنکے کے پس پایا نزدیک اُنکے گوشت ٹھنڈا پس کھایا پھر داخل ہوے مسجد مین اور نماز پڑھی یعنی ادائے شکرانہ کے لیے اور نہ استعمال کیا پانی یعنی نہ وضو کیا اور نہ کلی روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی دارمی نے ابی عبید سے مگر یہ کہ نہین ذکر کیا ثم دعا بماء آخر تک ف جناب رسالتمآب کو بہت بھاتا تھا دست تا قوت بدن حاصل ہوا ور عبادت مولیٰ بخوبی ادا ہو اور یہ جو فرمایا کہ اگر تو چپکا رہتا دیتا مجکو دست پھر دست یعنی اگر تو چپکا رہتا تو اللہ تعالیٰ ازراہ معجزہ میرے کے لیے نہایت دست پیدا کرتا جاتا از بسکہ تو نے یہ جواب دیا بنڑ گئے اور شاید اُنکے جواب سے اس لیے بنڑ گئے کہ حضرت کو توجہ اور حضور کہ طرف جناب باری تعالیٰ کے تھا اُسکے جواب سے اُسمین کچھ فرق آگیا ہو بسبب متوجہ ہونیکے طرف رد جواب اُسکے کے ۞ ع وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُبَيٌّ وَاَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا فَاَكَلْنَا لَحْمًا وَّخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْنَا فَقَالَا اَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ تَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھا مین اور ابی بن کعب اور ابو طلحہ بیٹھے ہوے پس کھایا ہمنے گوشت اور روٹی پھر منگوایا مین نے پانی وضو کو پس کہا اُبی اور ابو طلحہ نے کیون وضو کرتے ہو پس کہا مین نے واسطے اس کھانے کے کہ کھایا مین نے پس کہا ان دونون نے کیا وضو کرتے ہو کھانے پاکیزہ چیز کے سے نہین وضو کیا اُس سے اُس شخص نے کہ وہ بہتر ہے تجھ سے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ احمد نے ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ كَانَ يَقُوْلُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَجَسُّهَا بِيَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ اَوْ جَسَّهَا بِيَدِهٖ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہتے تھے بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چھونا اُسکو اپنے ہاتھ سے یہ بھی ملامست سے ہے اور جو شخص کہ بوسہ لے اپنی عورت کا یا چھوے اُسکو اپنے ہاتھ سے پس اُسپر ہے وضو روایت کی یہ مالک اور شافعی نے ف ملامست سے ہے یعنی کلام اللہ مین جو مذکور ہے کہ ان چیزون سے وضو لازم آتا ہے اُسمین یہ بھی ہے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ یعنی یا ملامست کرو عورتون کو پس ابن عمر نے کہا کہ بوسہ لینا عورت کا یا ہاتھ لگانا اُسکو داخل ہے ملامست مین جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہے نزدیک شافعی بھی یہی ہے وہ معنی ملامست کے لیتے ہین ہاتھ لگانا اور امام اعظم صاحب معنی ملامست کے جماع کرنے کے لیتے ہین اور جو دلیلین اسپر لائے ہین فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ۞ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ وَمِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تھے کہتے بوسہ لینے ایک شخص کے سے اپنی عورت کا وضو آتا ہے روایت کی یہ مالک نے ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّئُوْا مِنْهَا

اور روایت ہے ابن عمر سے تحقیق عمر بن الخطاب نے کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سے ہے یعنی داخل ہے لمس مین جو کلام اللہ مین مذکور ہے پس وضو کرو اُس سے ف ان قولون صحابہ کے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو جاتا رہتا ہے جیسے کہ مذہب شافعی ہے اور امام اعظم صاحب کہتے ہین کہ اول تو یہ روایتین سب موقوف صحابیون پر ہین حکم اُنکا مرفوع کا سا نہین اور دوسرے اُنکے نزدیک درجہ صحت کو بھی یہ روایتین نہین پونچہین اور قطع نظر اسکے پہلے جو مذکور ہوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ سے اُس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو نہین جاتا اور سند ابی حنیفہ مین روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوْءُ یعنی بوسہ لینے سے وضو نہین آتا پس شاید یہ حدیث ناسخ اور حدیثونکی ہو واللہ اعلم ح ۞ ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَكَذَا رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُوْلَانِ اور روایت ہے عمر ابن عبد العزیز سے انھون نے نقل کی تمیم داری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو لازم آتا ہے ہر خون بہنے والے سے روایت کیں یہ دونون دارقطنی نے اور کہا دارقطنی نے کہ عمر بن عبد العزیز نے نہین سُنا تمیم داری سے اور نہ دیکھا اُسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہ دونون راوی مجہول ہین ف عمر بن عبد العزیز پوتے ہین مروان کے نہایت عابد زاہد متقی نیک سیرت تھے خصوصًا ایام حکومت مین چنانچہ عقیۃ بن نافع نے فاطمہ بنت عبد الملک سے کہ بیوی انکی تھی پوچھا کہ کچھ احوال اپنے میان کا بیان کرو انھون نے کہا کہ لوگ بہت نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے تو ہوتی ہی ہین لیکن اپنے رب سے ڈرنیوالا اُسکے برابر مین نے کسی کو نہین دیکھا جب گھر مین آتا تو مصلے پر اپنے کو ڈال دیتا اور روتا رہتا اور دعا کرتا یہانتک کہ نیند اُسپر غالب آتی پھر جاگتا اور اسی طرح کرتا تمام رات اور مناقب انکے بہت ہین اور تمیم صحابی ہین کلام اللہ ختم کرتے تھے ایک رکعت مین اور کبھی ایک ہی آیت بار بار پڑھتے تمام رات اور ایک رات یہ سورہے تہجد کو نہ اُٹھے پس ایک برس تک سوئے نہین تمام شب عبادت کرتے رہتے تا نفس سر تا پاوے اُس فعل کی اور یہ جو فرمایا کہ لازم آتا ہے وضو ہر خون بہنے والے سے یہ بھی خاص مذہب امام اعظم صاحب رح ہی کا ہے اور اوزاعی و امامون کے نزدیک اگر خون پیشاب و پاخانہ کے رستے سے نکلے تو وضو ٹوٹتا ہے اور اور جاے سے نکلے تو نہین ٹوٹتا اور دلیل ہماری یہ حدیث ہے اگرچہ دارقطنی نے اسمین کلام کیا ہے لیکن ابن عدی نے بیچ کتاب کامل کے زید بن ثابت سے روایت کی ہے یعنی یہ حدیث اور طریق بھی رکھتی ہے اور دارقطنی نے جو اسمین کلام کیا ہے اُسکا جواب یہ ہے کہ حدیث مرسل ہمارے نزدیک اور نزدیک جمہور علما کے حجت ہے اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد کے مجہول ہونے مین اختلاف ہے اور قطع نظر اسکے دلیل ہمارے مذہب کی یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے مَنْ قَاءَ اَوْ رَعَفَ اَوْ اَمْذَى فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَنْصَرِفْ وَالْيَتَوَضَّأْ وَلْيَبْنِ عَلٰى صَلَاتِهٖ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ یعنی جس نے قے کی یا اسکی نکسیر پھوٹے یا مذی نکلے نماز اُسکی مین پس پھرے اور وضو کرے اور بنا کرے نماز پر جبتک کہ نہ کلام کرے کذا فی الہدایۃ اور ابو داود مین بھی اس مضمون کی حدیث آئی ہے پس معلوم ہوا کہ خون سوائے سبیلین کے اور جاے سے نکلے تو بھی وضو ٹوٹتا ہے ۱۲ منہ

بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ باب بیان ادب پاخانہ کے

ف ادب اُسکو کہتے ہین کہ کرنا اُسکا اچھا ہو خواہ وہ خیر ہو لینے کی ہو خواہ کرنے کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي الصَّحْرَاءِ اَمَّا فِي الْبُنْيَانِ فَلَا بَاْسَ لِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پاخانہ مین پس نہ منہ کرو قبلے کی طرف اور نہ پیٹھ دو اُسکو ولیکن شرق کی طرف یا غرب کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے کہا شیخ امام محیی السنۃ شافعی نے رحمت کرے اُنکو اللہ یہ حدیث یعنی حکم اسکا بیچ جنگل کے ہے لیکن بیچ عمارتون کے مضائقہ نہین اسواسطے کہ روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا چڑھا مین اوپر گھر حفصہ کے واسطے بعضے کام اپنے کے پس دیکھا مین نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پھرتے تھے یعنی پاخانہ مین بیٹھ دیے ہوئے قبلے کو سامنے شام کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی پس حدیث سے معلوم ہوا کہ پشت بہ قبلہ پاخانہ کے لیے گھر مین بیٹھنا

درست ہے ولیکن شرق کی طرف یا غرب کی طرف یہ بات خاص مدینے والون کے لیے اور جو کہ اُس سمت پر رہتے ہین فرمائی اس لیے کہ قبلہ مدینے کا جنوبی ہے پس جب مُنھ اور پیٹھ قبلے کی طرف نہ کرینگے تو البتہ مشرق اور مغرب ہی کی جانب ہوگی اور اسطرف کے شہر والونکو مشرق اور مغرب کی طرف مُنھ اور پیٹھ نہ کرنی چاہیے کہ قبلہ اُدھر ہی پڑیگا اور اس مسئلہ مین اختلاف ہے علما کا مذہب امام اعظم صاحبؒ کا یہ ہے کہ قبلہ کیطرف پشت و رو نہ کرے پیشاب اور پاخانہ پھرنے مین خواہ جنگل مین ہو خواہ گھر مین اگر کریگا تو مرتکب حرام کا ہوگا اور امام شافعیؒ کے نزدیک جنگل مین حرام ہے اور گھر مین نہین دلیل امام اعظمؒ کی ایک تو یہ حدیث ہے کہ اس سے مطلق منع معلوم ہوتا ہے جنگل ہو خواہ گھر اور یہ حدیث منع کی کثر صحابہؓ نے روایت کی ہے اور دوسری دلیل انکی یہ ہے کہ حضرتؐ نے بسبب تعظیم قبلہ کے منع فرمایا ہے پس اس بات مین جنگل اور گھر برابر ہے جیسا کہ تھوکنا اور پانون لمبے کرنے قبلے کی طرف ہر جاے منع ہین اور محیی السنۃ نے جو حدیث عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کی اُسکا جواب یہ ہے کہ شاید وہ پہلے منع کرنے کے ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ سے کچھ پھر کر بیٹھے ہون اُنھون نے تمیز نہ کیا ہو اور وہ مقام بھی مقتضی اسی کا ہے کہ اُنھون نے تامل نہ کیا ہوگا واللہ اعلم ۔ ع ۔ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ نَهَانَا يَعْنِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمانؓ سے کہا منع کیا ہمکو یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مُنھ کرین قبلہ کیطرف وقت پاخانہ کے یا پیشاب کے اور یہ کہ استنجا کرین ہم داہنے ہاتھ سے اور یہ کہ استنجا کرین ہم کم تین پتھرون سے اور یہ کہ استنجا کرین ہم نجاست سے یعنی خواہ آدمی کی ہو یا جانور کی یا ہڈی سے روایت کی یہ مسلم نے ف کہا ہے علما ہمارے نے کہ قبلے کی طرف مُنھ کرنا بیچ حالت پاخانہ کے اور پیشاب کرنے کے مکروہ تحریمی ہے اور استنجا کرنا داہین ہاتھ سے مکروہ تنزیہی اور پہلی نہی تحریمی ہے اور دوسرے مین تنزیہی اور بیچ حالت استنجا کرنے پیشاب کے ستر کو دایان ہاتھ لگاوے بھی نہین بلکہ بایین ہاتھ مین ڈھیلا لیکر ستر اُسپر رکھلے دائین ہاتھ سے پکڑ کر نہ رکھے کہ یہ بھی مکروہ ہے اور استنجا تین ڈھیلون سے کرنا واجب ہے امام شافعی کے نزدیک اور امام اعظمؒ کے نزدیک تین ڈھیلے لینے شرط نہین ہین اگر کم مین بھی پاکی حاصل ہوجاوے کافی ہے دلیل انکی حدیث صحیح بخاری کی ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا اُنھون نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو تشریف لے گئے اور مجکو فرمایا کہ تین پتھر لاپس دو تو پتھر پایے مین نے اور ایک گوبر کا ٹکڑا اُس کے ساتھ لے آیا حضرتؐ نے دونون پتھر تو لے لیے اور گوبر پھینک دیا پس معلوم ہوا کہ دو بھی کافی ہین تین ہی واجب نہین لیکن عدد طاق مستحب ہے ۔ ع ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتے پاخانہ مین یعنی ارادہ کرتے داخل ہونیکا فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ناپاک جنون سے اور ناپاک جنیون سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر پاخانہ مین پاخانہ کیلیے جاوے تو پہلے داخل ہونے سے یہ دعا پڑھ لے اور اگر جنگل مین پاخانہ پھرے عین وقت ارادہ کے یعنی جس وقت دامن وغیرہ سمیٹ کر بیٹھنے لگے اُسوقت پڑھے ۔ ع ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے

کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبرون پر پس فرمایا تحقیق صاحب اِن دونون کے عذاب کیے جاتے ہین اور نہین عذاب کیے جاتے بیچ بڑی چیز کے کہ بچنا اُس سے مشکل ہو ایک اُنمین سے تھا کہ نہین بچتا تھا پیشاب سے اور مسلم کی روایت مین یہ ہے کہ نہین احتیاط کرتا تھا پیشاب سے اور دوسرا پس تھا چلتا ساتھ چغلی کے پھر لی حضرتؐ نے ایک شاخ تر یعنی کھجور کی پس چیرا اُسکو آدھون آدھ پھر گاڑدی ہر قبر مین ایک ایک عرض کی صحابہؓ نے اے رسول خدا کے کیون کیا تمنے یہ پس فرمایا شاید کہ تخفیف ہو اُنسے عذاب کی جبتک کہ نہ خشک ہون یہ روایت کیا یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین بچتا تھا پیشاب سے یعنی احتیاط نہ کرتا تھا کہ چھینٹین پیشاب کی نہ پڑین یعنی مناسب نہین ساتھ روایت مسلم کے کہ آگے مذکور ہے اور ایک روایت مین کہ استبرئ بھی آیا ہے اُسکے معنی بھی یہی ہین کہ طلب پاکی نہین کرتا تھا پیشاب سے اور ایک روایت مین لایستنزہ آیا ہے کہ دونیون کے درمیان مین نون ہے استنثار یعنی جھاڑنے اور کھینچنے ستر کے ہے ساتھ زور کے تا قطرہ پیشاب کا کہ اندر رہ گیا ہو بالکل نکل جاوے یعنی قطرہ اچھی طرح جھاڑ کر نہ نکالتا تھا پس پاکی پیشاب سے نہ کرنی کبیرہ گناہون سے ہے اور سبب بطلان نماز کی ہوتی ہے اور بعضے لوگون کو جو وہم پیدا ہوا ہے کہ ڈھیلے سے پیشاب خشک کرنا حضرتؐ سے نہین ثابت ہوا ہے پس ہر کسی کو چاہیے کہ ڈھیلا بعد پیشاب کے نہ لیا کرے یہ بات گمراہی کی ہے جس کا مزاج قوی ہو اور یقین ہو قطرہ نہ آنے کا البتہ اُسکو تو پانی کافی ہوگا اور جسکو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہو گا چنانچہ اکثر لوگون کو ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے وہ ڈھیلا نہ لے گا تو ضرور پاجامہ گندہ ہوگا اگر حضرتؐ سے نہین ثابت ہوا تو باعث یہ ہے کہ مزاج مبارک قوی تھا حاجت نہ تھی اب حضرتؐ نے مثلاً فصد نہ لی ہو اب جسکو حاجت پڑے وہ بھی کہے کہ ہم نہین لیتے یہ کہنا اُسکا ضرر کریگا غرض شارع کی دریافت کرنی چاہیے کہ ہمین تاکید طہارت کی کی ہے ہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہیے ایسے حیلہ کر کر گندے کپڑون سے نماز پڑھنی محض خطا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اکثر عذاب قبر پیشاب سے ہوتا ہے پاکی کیا کرو پیشاب سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو پیشاب سے پس تحقیق وہ اول اُس چیز کا ہے کہ حساب مین گرفتار ہوگا بندہ بسبب اُسکے قبر مین روایت کی یہ طبرانی نے اور رسولے اسکے عمرؓ سے ڈھیلا لینا بعد پیشاب کے آیا بھی ہے فعل صحابی کا حجت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلفاے راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ مین منقول ہے وہ یہ ہے ابوبکر ہو یسار بن عمیر کان عمر ان یال معہ ذکر یحافظ او حجر ولو عیسہ ماء یعنی تھے حضرت عمرؓ کہ جب پیشاب کرے پھیرتے ستر اپنا اور لوا پر یا پتھر پر اور نہ لگاتے اُسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفاء مین لکھا ہے کہ اسپر اجماع اہل سنت کا ہے اور معنی ثمینہ کے ہین سخن چینی یعنی دو شخصونمین دشمنی ہو ایک کی بات دوسرے کو پہنچا دے فساد ڈالنے کے لیے یا تیسرے دشمنی ڈلوا دیوے اسطرح کہ نقل کرے ایک کی بات دوسرے کے آگے قسم گالی وغیرہ سے کہا نووی نے معنی ثمینہ کے ہین نقل کرنا کلام غیر کا کسی کے آگے بقصد ضرر پہونچانے کے پس یہ بدترین بُرائیون کی ہے صحیحین مین آیا ہے کہ جنت مین نہین داخل ہونیوالا سخن چین اور حضرت عمرؓ نے کعب احبار سے پوچھا کہ کون سا گناہ توریت مین بڑا پڑھا تو نے کہا اُنھون نے سخن چینی کرنی فرمایا کہ آیا قتل سے بھی اسکا گناہ زیادہ ہے اُنھون نے کہا کہ سخن چینی سے قتل بھی واقع ہوتا ہے اور بُرائیان اس سے پیدا ہوتی ہین اور یہ جو فرمایا کہ شاید تخفیف ہو اُن سے عذاب کی جب تک کہ نہ خشک ہون سبب تخفیف عذاب کا علما نے یہ لکھا ہے کہ حضرتؐ نے اُنکے لیے شفاعت مانگی تھی پس مقبول ہوئی کہ تخفیف ہو گئی عذاب مین یہان تک کہ دونون ٹہنیان خشک ہون چنانچہ یہ بات صحیح مسلم کی خبر سے معلوم ہوتی ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے مقبول ہوئی شفاعت میری یہ کہ دور کیا اللہ تعالیٰ نے عذاب اُن دونون سے جبتک کہ ٹہنیان تر رہین گی پس ظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے اور رسولے اسکے علما نے اور بھی بہت وجہین لکھی ہین جو چاہے اور شرحون مین دیکھے اور کرمانی نے کہا ہے کہ ٹہنی مین خاصیت تھی دفع عذاب کی مگر یہ بات بسبب برکت دست مبارک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوئی تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زیارت کرنی صالحین کی قبور کو باعث تخفیف عذاب ہے مردون کے لیے
ح ع وتقریر مؤلف وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلَّى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بچو تم دو چیزون سے کہ سبب ہین لعنت کی کہا صحابہ نے اور کیا ہین وہ اے رسول خدا کے فرمایا ایک تو وہ شخص کہ پاخانہ پھرے بیچ
راہ لوگون کے یا بیچ سایہ لوگون کے روایت کی مسلم نے ف بیچ راہ لوگون کے لکھا ہے علمانے کہ مراد راہ سے وہ ہے کہ چلتی ہو یعنی اکثر لوگ وہان
گذرتے ہون وہ راہ نہین مراد ہے کہ جسپر لوگ کبھی کبھی گذرتے ہون اور مراد سایہ اُنکے سے یہ ہے کہ ایک درخت کے نیچے لوگ سایہ مین بیٹھا سو یا
کرتے ہون پس وہان پاخانہ نہ پھرے ح وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ
فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسوقت کہ پیوے پانی تم مین سے کوئی پس نہ دم لے باسن مین اور جسوقت آوے پاخانہ مین پس نہ لگاوے ستر اپنے کو داہنا ہاتھ اور
اور نہ استنجا کرے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ دم لے باسن مین یعنی جب دم لے تو باسن کو مُنہ سے
جُدا کرلے تا مُنہ سے یا ناک سے کچھ نہ گر پڑے ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ
اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس چاہیے کہ جھاڑے ناک
اور جو کہ استنجا کرے پس چاہیے کہ لیوے طاق ڈھیلے یعنی تین یا پانچ یا سات روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے
کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے پاخانہ مین پس اُٹھاتا مین اور ایک لڑکا چھاگل پانی کی اور برچھی یعنی ایک چھاگل لیتا اور ایک
برچھی استنجا کرتے ساتھ پانی کے یعنی بعد لینے ڈھیلون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک لڑکا یعنی ابن مسعود یا بلال اور عادت شریف
یہ تھی کہ خادم برچھی حضرت کے ساتھ رکھتے تھے تا پیشاب کے لیے زمین نرم کرلین یا ڈھیلے زمین مین سے اُکھاڑ لین یا کچھ اور ضرورت پیش آوے
اُسمین کام آوے ح اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ
الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُنْكَرٌ
وَفِيْ رِوَايَتِهٖ وَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ روایت ہے انسؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے پاخانہ مین اُتارتے انگوٹھی اپنی
روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کہا ابوداود نے یہ حدیث منکر ہے اور بیچ روایت
اُسکی کے لفظ وضع کا ہے بدلے نزع کے ف انگوٹھی اِس لیے اُتار جاتے تھے کہ اُسمین محمد رسول اللہ کُھدا تھا اسمین دلیل ہے اسپر کہ واجب ہے
استنجا کرنے والے کو کہ اپنے ساتھ پاخانہ مین نام اللہ تعالیٰ کا اور اُسکے رسول کا اور قرآن نہ لے جاوے یطیبی نے کہا اور کہا ابہری نے
کہ اور رسولون کا نام لکھا ہوا بھی نہ لے جاوے اور کہا ابن حجر نے کہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ استنجے کے ارادہ کرنے والے کو مستحب یہ ہے
کہ الگ کر جاوے اپنے سے اُس چیز کو کہ اُسپر تعظیم کی چیز لکھی ہو خواہ نام اللہ تعالیٰ کا ہو یا نبی کا یا فرشتے کا اور اس حدیث مین اگرچہ کلام کیا ہے
ابوداود نے لیکن علمانے لکھا ہے کہ قابل سند پکڑنے کے ہے بہت سی یہان تقریر لکھی ہے ملا علی قاری نے اور جامع صغیر مین ہے یہ روایت
حاکم وغیرہ سے منقول ہے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ

رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے پائخانہ کا جاتے یعنی جنگل مین یہانتک کہ نہ دیکھتا اُنکو کوئی یعنی دور جاکر بیٹھتے روایت کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ یَّبُوْلَ فَاَتٰی دَمِثًا فِیْ اَصْلِ حَائِطٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّبُوْلَ فَلْیَرْتَدْ لِبَوْلِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن پس ارادہ کیا یہ کہ پیشاب کرین پس آئے زمین نرم مین بیچ جڑ دیوار کے یعنی قریب اُسکے پس پیشاب کیا پھر فرمایا جسوقت ارادہ کرے ایک تمھارا یہ کہ پیشاب کرے پس چاہیے کہ ڈھونڈھے جگہ نرم پیشاب کے لیے مانند اسکے یعنی تا چھینٹین نہ پڑین روایت کی یہ ابو داؤد نے ف کہا خطابی نے کہ حضرتؐ جس دیوار کے پاس بیٹھے وہ کسی کی ملک مین نہوگی اس لیے کہ پیشاب کرنا ضرر کرتا ہے دیوار کی جڑ کو کیونکہ اُس سے مٹی کو شور لگ جاتا ہے پس جو دیوار کسی کی ملک مین ہو تو اُس کی جڑ مین پیشاب نہ کرے بغیر اذن اُسکے کے خواہ اذن حقیقۃً ہو یا حکماً ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَۃَ لَمْ یَرْفَعْ ثَوْبَہٗ حَتّٰی یَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے استنجے کا نہ اُٹھاتے کپڑا اپنا یہان تک کہ نزدیک ہوتے زمین سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ف یہ بھی ایک ادب ہے استنجے کا کہ بغیر ضرورت کے ستر نہ کھولے پس ضرورت جب ہی پڑتی ہے کہ قریب ہوتا ہے زمین سے پہلے سے کھولنا ستر کا جائز نہین خواہ گھر مین پائخانہ پھرتا ہو خواہ جنگل مین ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ اُعَلِّمُکُمْ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا وَاَمَرَ بِثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ وَنَھٰی عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّۃِ وَنَھٰی اَنْ یَّسْتَطِیْبَ الرَّجُلُ بِیَمِیْنِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اسکے نہین کہ مین واسطے تمھارے مانند باپ کے ہون واسطے بیٹے اپنے کے یعنی نصیحت اور تعلیم کرنے مین سکھلاتا ہو نہین تمکو جسوقت آؤ تم پائخانہ مین پس سامنے نکرو مُنھ قبلے کے اور نہ پیٹھ کرو قبلے کی طرف اور حکم فرمایا ساتھ تین پتھرون کے یعنی تین ڈھیلون سے استنجا کرے اور منع کیا استنجا کرنا لید سے یعنی سب بخاستون سے اور ہڈی سے اور منع کیا یہ کہ استنجا کرے آدمی ساتھ دائین ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف سرے حدیث کے سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو اطاعت کرنی باپ کی واجب ہے اور باپ پر واجب ہے اولاد کو ادب سکھانا اُن چیزون کا کہ ضرور ہین دین مین ع وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْیُمْنٰی لِطَھُوْرِہٖ وَطَعَامِہٖ وَکَانَتْ یَدُہُ الْیُسْرٰی لِخَلَائِہٖ وَمَا کَانَ مِنْ اَذًی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا داہنا ہاتھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے وضو کرنے اور کھانے کے اور تھا بایان ہاتھ واسطے استنجا کرنے کے اور اُس چیز کے کہ ہو مکروہ روایت کی یہ ابوداؤد نے ف واسطے وضو کرنے اور کھانے کے یعنی دائین ہاتھ سے وضو کرتے اور کھاتے پیتے اُسی سے اور اسیطرح اور جتنے اچھے کام ہین جیسے کوئی چیز دینی لینی وغیرہ ذلک وہ بھی دائین ہاتھ سے کرتے اور اُس چیز کے کہ مکروہ ہو یعنی جن چیزون کو نفس پاک مکروہ رکھتی ہین جیسے ناک سنکنی وغیرہ ذلک اُنکو بائین ہاتھ سے کرتے اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی ناک مین داہنے ہاتھ سے دیتے ہون اور ناک بائین ہاتھ سے سنکتے ہون پس معمول شریف تو یون تھا اور اب عجب طور اکثر لوگون نے اختیار کیا ہے کہ کتاب بائین ہاتھ مین لیتے ہین اور جوتی بائین مین یا تو آداب شریعت سے واقف ہی نہین یا غفلت کرتے ہین ایسا نہ چاہیے بلکہ رعایت آداب کی کرین اور بیدار ہون خواب غفلت سے ع وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْغَائِطِ فَلْیَذْھَبْ مَعَہٗ بِثَلٰثَۃِ اَحْجَارٍ یَسْتَطِیْبُ بِھِنَّ فَاِنَّھَا تُجْزِیْ عَنْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاوے ایک تمہارا طرف پاخانہ کے پس لیجاوے اپنے ساتھ تین پتھر استنجا کرے ساتھ اُنکے پس تحقیق یہ پتھر کفایت کرینگے پانی سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف یعنی جب تین ڈھیلوں سے اصل نجاست پاک کی حاجت پانی سے استنجا کرنے کی نرہی یعنی اصل طہارت حاصل ہوگئی اور نماز پڑھنی جائز ہوئی لیکن پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے ۔ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوْا اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استنجا کرو ساتھ لید کے اور نہ ساتھ ہڈی کے کیونکہ تحقیق وہ ہڈی توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں مین سے روایت کی یہ ترمذی نے اور نسائی نے مگر نسائی نے نہین ذکر کیا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ ف ہڈی خوراک جنون کی ہے اور لید خوراک اُن کے جانورون کی ۔ ع وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيْءٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لے رویفع شاید زندگی دراز ہو تیری پیچھے میرے پس خبر دے لوگون کو یہ کہ جس نے گرہ لگائی داڑھی اپنی مین یا ہار ڈالا تانت کا یا استنجا کیا ساتھ نجاست جانور کے یا ہڈی کے پس تحقیق محمد اُس سے بیزار ہین روایت کی یہ ابوداؤد نے ف شاید زندگی دراز ہو تیری یعنی شاید تیری زندگانی دراز ہو بعد انتقال میرے کے اور دیکھے لوگون کو کرتے ہین گناہ اور رسوم جاہلیت کی تو خبر دینا اُنکو ان باتون کی اور گرہ دینے ڈاڑھی کے کئی معنی ہین اکثر علما تو یہ کہتے ہین کہ ساتھ تدبیر اور تکلف کے یعنی ساتھ گرہ لگانے وغیرہ کے بالون کو گھونگر والے کرے پس یہ منع ہے کہ مخالفت سنت کی لازم آتی ہے کیونکہ داڑھی کے سیدھے بال چھوڑے رکھنے سنت ہین اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ وقت لڑائی کے داڑھی مین گرہ دے لیتے تھے پس حکم کیا اُسکو چھوڑ دینے کا اس لیے کہ مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ عادت اہل عجم کی بھی تھی پس منع کیا اس سے کیونکہ تغیر خلقت الٰہی کی لازم آتی ہے اور لفظ وتر کے کئی معنی ہین یا تو ڈورے کے ہین کہ اُسمین اہل جاہلیت تعویذ اور نظر کے دفع کرنے کے لیے آفات سے باندھ کر بچون اور گھوڑون کے گلے مین ڈالدیتے تھے اس سے منع فرمایا اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ اُس ڈورے مین گھنٹی یا گھونگرو باندھ کر لٹکاتے تھے یا یہ معنی ہین کہ چلّے کمان کے گھوڑون کے گلون مین ڈالتے تھے تانظر نہ لگے پس ان رسمون سے منع فرمایا اس لیے کہ مشابہت ہوتی ہے کافرون سے اور حضرتؐ اُس سے بیزار ہوتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ لاابالی امر کفار کے کرنے سے اگرچہ کبائر گناہون سے نہو حضرت بیزار ہوتے ہین پس جس صورت مین کہ بڑی بڑی رسمین کفر کی کہ درجہ کبائر کو پونہچین بدرجہ تر تو کیا حال ہوگا ۔ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَ كَثِيْبًا مِّنْ رَّمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سرمہ لگاوے پس چاہیے کہ طاق سلائیان لگاوے جس نے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو گناہ نہین اور جو شخص کہ استنجا کرے پس چاہیے کہ ڈھیلے طاق یعنی تین یا پانچ یا سات جس نے یہ کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جس نے

نہین کیا پس نہین گناہ اور جو شخص کہ کھاوے کچھ پس اُس چیز کو کہ نکالا خلال سے پس چاہیے کہ پھینک دے اُسکو اور جو نکالے ساتھ زبان اپنی کے پس چاہیے کہ نگلجاوے جس نے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جس نے نہ کیا پس نہین گناہ اور جو آوے پاخانہ مین پس چاہیے کہ پردہ کرے پس اگر نہ پاوے مگر یہ کہ جمع کرے تودہ ریت کا پس چاہیے کہ کرے پیچھے اپنے اُس تودہ کو پس تحقیق شیطان کھیلتا ہے شرمگاہ بنی آدم کے سے جس نے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جس نے نہ کیا پس نہین گناہ روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور داری نے **ف** طاق سلائیان لگاوے یعنی تین دائین آنکھ مین اور تین بائین آنکھ مین صحیح ترسی قول ہے اور حضرتؐ سے بھی یہ طور ثابت ہوا ہے کہ حضرتؐ کے لیے سرمہ دانی تھی اُسمین سے سرمہ لگاتے تھے تین ایک مین اور تین ایک مین اور بعضون نے کہا ہے کہ تین دائین مین لگاوے اور دو بائین مین اور بعضون نے کہا ہے کہ دو دائین مین لگاوے اور دو بائین مین اور پھر ایک دائین مین تا شروع بھی دائین سے ہووے اور تمام بھی اسی پس جو طاق لگاوے گا اچھا کریگا اور جو نہ کریگا کچھ گناہ نہین کیونکہ مستحب ہے اور ڈھیلون کے مقدمہ مین جو فرمایا کہ جس نے یہ کیا اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو گناہ نہین اسمین تائید ہے مذہب حنفی کی کہ تین ہی ڈھیلے لینے یا طاق لینے واجب نہین کم زیادتی مین اختیار رکھتا ہے لیکن طاق لینے البتہ مستحب ہین اور یہ جو فرمایا کہ جو خلال سے نکالے تو پھینک دے اس لیے کہ اکثر تنکے سے خون نکل آتا ہے احتیاطاً پھینک دے اور زبان سے جو نکالتا ہے اُسمین یہ احتمال نہین اور اسمین جو فرمایا کہ نہین گناہ تو یہ حکم اُسی صورت مین ہے کہ یقین نہ ہو نکلنے خون کا احتمال ہو اور جس صورت مین یقین ہوگا خون کے نکلنے کا پس ہر طرح کا نکالا ہوا کھانا حرام ہوگا اور واجب ہوگا اُسکا پھینک دینا اور پاخانہ کے وقت پردہ کرکر بیٹھے پردے کے لیے کچھ نہ پاوے تو تودہ ریت کا جمع کرے اور بیٹھے اُس طرف کرکر بیٹھے کیونکہ جب پردہ نہین کرتا تو شیطان شرمگاہ سے کھیلتا ہے یعنی لوگون کے دلون مین وسوسے ڈالتا ہے کہ اُسکا ستر دیکھین اور ہوا لگتی ہے اُس سے چھینٹین بدن پر اور کپڑون پر پڑتی ہین پس یہ پردہ کرنا بہتر ہے اگر نہ کرے تو گناہ نہین یعنی جب کوئی دیکھے نہین تو گناہ نہین احتیاطاً کرنا اس کا اچھا ہے اور جہان یقین ہو کہ لوگ دیکھین گے تو ضرور ہے پردہ کرنا نہ کریگا تو گنہگار ہوگا اور ضرورت مین اگر پاخانہ پھرے تو دیکھنے والون پر گناہ ہے ضرورت سے یہ مراد ہے کہ پردہ نہ بہم پہنچے اور اسکو حاجت شدید ہو تو اس صورت مین مجبور ہے اور تودہ پشت کی طرف کرنے کو اس لیے فرمایا کہ آگے کے ستر کا پردہ دامن وغیرہ سے بھی کرسکتا ہے بخلاف پیچھے کے کہ اُدھر پردہ کرنا مشکل ہے ۞ ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلٰكِنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمھارا بیچ غسل خانہ اپنے کے پھر نہاوے اُسمین یا وضو کرے اُس مین یعنی عاقل سے بعید ہے کہ نہانے کی جگہ پیشاب کرے پھر وہین نہاوے یا وضو کرے اس لیے کہ اکثر وسواس پیدا ہوتے ہین اس سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی و نسائی نے مگر ترمذی و نسائی نے نہین ذکر کیا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اکثر وسواس اسلیے پیدا ہوتے ہین کہ وہ جاے نجس ہوجاتی ہے اور اُسپر پڑتا ہے پانی پس وسواس دل مین پیدا ہوتا ہے کہ آیا اُسکی چھینٹین پڑی ہین یا نہین اور رفتہ رفتہ وہ دل مین جمجاتا ہے پس اگر زمین غسل خانہ کی ایسی ہو کہ چھینٹین اُسپر سے اُچٹ کر نہ پڑتی ہون یعنی رتیلی ہو یا اُسمین بدرو ہو کہ ذرا سا پیشاب بھی رُک رہتا ہو سب نکل جاتا ہو تو نہین مکروہ ہے اُسمین پیشاب کرنا اور نہی اس حدیث مین تنزیہی ہے نہ تحریمی ہے ۞ ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمہارا سوراخ مین روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف اس لیے کہ سانپ بچھو وغیرہ نکلکر ایذا نہ پونچاوے یا اگر اُسمین ضعیف جانور ہوگا تو وہ ایذا پاویگا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہان جنات رہتے ہین چنانچہ منقول ہے کہ سعد بن عبادہ خزرجی صحابی نے پیشاب کیا تھا بیچ زمین حوران کے ایک سوراخ مین اُنکو جنون نے مارڈالا اور اُسمین یہ شعر پڑھتے تھے ؎

نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَهْ ۔ وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ نُخْطِ فُؤَادَهْ ۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر ایک سوراخ پیشاب ہی کے لیے مقرر ہو تو مکروہ نہین اُسمین پیشاب کرنا ۔ ع وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلٰثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے معاذ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم تین لعنت کے سے کہ تین چیزین ہین ایک یہ کہ استنجا کرنا یعنی پائخانہ پھرنا اور پیشاب کرنا گھاٹون پر اور راہ مین اور نیچے سائے کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف تینون لعنت کے سے یعنی بسبب اس فعل بد کے گذرنے والے لعنت کرتے ہین یا لوگون کی منفعت اس نے فاسد کی پس یہ ظلم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہے اور موارد کہتے ہین اُن مکانون کو کہ لوگ جمع ہوتے ہین باتین واتین کرنے کو اور بعضون نے کہا ہے گھاٹ کو کہتے ہین اور سایہ خواہ درخت کا ہو یا کسی اور چیز کا کہ لوگ وہان سوتے بیٹھتے ہون اور اپنے جانور بٹھاتے ہون ۔ ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکلین دو آدمی کہ جاوین طرف پائخانہ کے کہ کھولنے والے ہون شرمگاہ اپنی دونون اور باتین کرتے ہون پس تحقیق اللہ تعالیٰ غضب مین آتا ہے اس سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف مردون اور عورتون کو حرام ہے کہ آپس مین پائخانہ پھرنے اس طرح بیٹھین کہ ایک کا ستر دوسرا دیکھے اور باتین کرنی بھی ایسی حالت مین مکروہ ہین یہ دونون باتین باعث غضب الٰہی کی ہوتی ہین یہان کی عورتین بہت اسمین بے احتیاطی کرتی ہین غور کرین اس حدیث مین کہ اللہ کا غضب کیا امر عظیم ہے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ پائخانہ پھرنے مین اور جماع کرنے مین خدا کرے اللہ ہمارے نہ کرے بلکہ دم کے ساتھ کرے ۔ ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ پائخانے جگہ حاضر ہونے شیاطین وجن کی ہین پس جسوقت کہ جاوے ایک تمہارا پائخانہ کو پس چاہیے کہ کہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے ناپاک جنون سے اور ناپاک جنیون سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف شیاطین وجن پائخانہ مین حاضر ہوتے ہین اور منتظر رہتے ہین آدمی کے لیے ایذا پونچانے کے اور فساد کے کیونکہ وہان ستر کھول کر بیٹھتا ہے اور ذکر اللہ نہین کرسکتا اور پہلے اسکے روایت جو بیان ہوئی اُسمین ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پس اختیار رکھتا ہے چاہے وہ پڑھے چاہے یہ اور اولیٰ یہ کہ کبھی یہ پڑھے اور کبھی وہ پڑھے یا دونون جمع کرے ۔ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِقَوِيٍّ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ درمیان آنکھون جن کے اور شرمگاہ بنی آدم کے جسوقت کہ داخل ہو ایک اُنمین کا پائخانہ مین یہ ہے کہ کہے بسم اللہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی نہین ہے قوی ف یعنی جسوقت جانے لگے پائخانہ مین تو بسم اللہ کہکر جاوے اس سے شیاطین اسکا ستر نہین دیکھ سکتے اور ابن حجر نے لکھا ہے کہ سنت یہ ہے کہ بسم اللہ پہلے پڑھے اعوذ مذکور سے

اور اگر دونون مین سے ایک چیز بھی پڑھے گا تو اصل سنت ادا ہو جائے گی لیکن افضل یہی ہے کہ دونون پڑھے اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال مین ضعیف حدیث پر عمل کرنا بھی جائز ہے ۱۲ عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک رواہ الترمذی وابن ماجۃ واللہ ارمی اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پائخانہ سے فرماتے غفرانک یعنی یا الٰہی تیری بخشش چاہتا ہون روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اسوقت مین بخشش چاہنے کی دو وجہ لکھی ہین یا تو یہ کہ حضرتؐ ذکر زبان کا کسی حالت مین چھوڑتے نہ تھے مگر زدیک حاجت کے یعنی استنجے وغیرہ کے پس اسوقت جو وہ قضا ہوا اُس سے بخشش چاہی یا یہ کہ جو اللہ تعالیٰ بندے پر انعام کرتا ہے کہ غذا اچھی ہے اُسمین سے خالص غذا باعث قوت ہوتی ہے اور فضلہ نکلجاتا ہے اگر خیال کرے تو بڑی نعمت ہے شکر ادا بندے سے نہین ادا ہو سکتا پس اس لیے بخشش چاہتے تھے کہ اللہ مجھے تیری اس نعمت کا شکر نہین ادا ہوا بخش دیوے اور بعضے مشائخ نے لکھا ہے کہ ذکر مناسب اسوقت کے یہ ہے کہ خیال کرے اپنی احتیاج کا اور اسکا کہ کیا مجھ مین نجاست بھری ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تقدس کا خیال کرے اور افضل یہ ہے کہ بعد لفظ غفرانک کے یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی ع وعن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی توراو رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ بانا اٰخر فتوضأ رواہ ابوداؤد ورواہ الدارمی والنسائی فی معناہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے پائخانہ مین لاتا مین اُنکے پاس پانی بیچ پیالے کے یا چھاگل چمڑے کی مین پس استنجا کرتے پھر ملتے ہاتھ اپنے زمین پر پھر لاتا مین اُنکے پاس باسن اور پس وضو کرتے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی دارمی اور نسائی نے معنے اسکے ف توراعرب مین ایک باسن ہوتا ہے پیتل یا پتھر کا چھوٹا سا مثل پیالہ کے اُس مین کھانا کھاتے ہین اور وضو بھی کر لیتے ہین اُس سے اور لفظ اوکا شک راوی کے لیے ہے ابی ہریرہ سے نیچے کے راوی کو شک ہو گیا ہے کہ لفظ تور کا کہا ابوہریرہؓ نے یا رکوۃ کا یا تنویع کے لیے ہے یعنی کبھی تور مین لاتا کبھی رکوۃ مین اور ملتے ہاتھ زمین پر یعنی زمین پر ملکر دھوتے تا بوالکل جاتی رہے اور خوب پاک ہو جاوین ہاتھ پائخانہ سے اگر اس طرح دھونا ہاتھ کا سنت ہے اور اور برتن مین پانی واسطے وضو کے اس لیے لاتے تھے کہ وضو بقیہ پانی استنجے کے سے درست نہ تھا یا اُس برتن سے نہ درست تھا بلکہ بقدر وضو کے پانی اُسمین نہ رہتا ہوگا اس لیے اور برتن مین بھر لاتے تھے اور بعضون نے اس حدیث سے ایسا سمجھا ہے کہ اگر وضو کے لیے اور برتن ہو اور استنجے کے لیے اور تو مستحب ہے ع وعن الحکم بن سفیان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح فرجہ رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے حکم بن سفیان سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کر چکتے وضو کرتے اور چھینٹا دیتے شرمگاہ اپنی کو روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنی تھوڑا سا پانی ستر کی جگہ ازار پر چھڑک لیتے تھے دفع وسواس کے لیے یعنی تا قطرہ کا وہم نہ باقی رہے حضرتؐ پاک تھے وسواس سے یہ بات تعلیم امت کے لیے تھی کہ اگر پانی نہ چھڑکین گے اور تری پاوین گے تو وسواس قطرہ کا کرینگے اور پانی چھڑک لین گے اور تری پاوین گے تو قطرہ کا وہم نہ کرینگے بلکہ یہی جانین گے کہ وہی پانی چھڑکا ہوا ہے اس سے راہ وسوسہ کی رُک جاتی ہے اور ابن ملک نے لکھا ہے کہ ستر پر چھڑکتے تھے تا قطرہ رُک جاوے یا دفع وسواس کے لیے ع وعن امیمۃ بنت رقیقۃ قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سریرہ یبول فیہ باللیل رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے امیمہ بیٹی رقیقہ کی سے کہا کہ تھا واسطے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالہ لکڑی کا نیچے چارپائی اُنکی کے پیشاب کرتے تھے اُسمین رات کو روایت کی اس کو ابوداؤد اور نسائی نے ف رات کو بسبب نرمی وغیرہ کے اُٹھنے مین حرج ہوتا تھا آرام کیلیے پیالہ رہتا تھا یہ بھی تعلیم اُمت کے لیے تھا کہ اگر اسطرح کرینگے تو نرمی مین

آرام پاوین گے اور رات کو بالخانہ مین جانے سے بچین گے وہ جگہ شیاطین کی ہے اور ضرر انکا رات کو بہ نسبت دن کے زیادہ ہوتا ہے ازبسکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت پر بہت شفقت رکھتے تھے اس لیے یہ بات سکھائی آور آیا ہے کہ ایک شخص نادانستہ پیشاب حضرتؐ کا اس پیالہ مین سے پی گیا جب تک کہ زندہ تھا اُسکے بدن مین سے خوشبو آتی تھی اور بعد اُسکے کئی پیڑھیون تک اُسکی اولاد مین بھی باقی رہی ف ح وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ یَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِی السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ فَدَلَّ حَدِیْثُ حُذَیْفَۃَ قَالَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبَاطَۃَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ قِیْلَ کَانَ ذٰلِکَ لِعُذْرٍ اور روایت ہے عمرؓ سے کہا دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین پیشاب کرتا تھا کھڑا ہوا پس فرمایا اے عمرؓ پیشاب کر کھڑے ہو کر پس نہ پیشاب کیا مین نے کھڑے ہو کر پیچھے اسکے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے کہا شیخ امام محیی السنتہ نے رحمت کرے اللہ اُنکو تحقیق صحیح ہوا ہے حذیفہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑے ایک قوم کے کے پاس پس پیشاب کیا کھڑے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے کہا گیا تھا یہ بسبب عذر کے ف اتفاق رکھتے ہین علما کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے بعضے تحریمی کہتے ہین بعضے تنزیہی اور یہ عادت ایام جاہلیت کی تھی بسبب اُسی عادت کے حضرت عمرؓ نے بھی کیا ہوا یا انکو کچھ عذر ہوا اور حضرتؐ نے جو کھڑے ہو کر کیا عذر تھا آپ کو بعضے کہتے ہین جگہ بیٹھنے کی نہ پائی بسبب نجاست کے بعضے کہتے ہین پانوٗن مین درد تھا بعضے کہتے ہین پیٹھ مین درد تھا اسی سبب سے نہ بیٹھ سکے کھڑے کھڑے کیا ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَکُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْہُ مَا کَانَ یَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا جو حدیث کرے تمکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے کھڑے ہو کر پس نہ سچا جانو اُسکو تہ تھے کہ پیشاب کرین مگر بیٹھے روایت کی احمد اور ترمذی اور نسائی نے ف تطبیق اس حدیث کی ساتھ حدیث حذیفہ کے یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے خبر اپنے علم کی دی کہ حضرتؐ کو گھر مین کبھی کھڑے ہو کر پیشاب کرتے نہ دیکھا تھا اور حذیفہ نے جو بیان کیا وہ حال باہر کا تھا اور وہ بھی نادر تھا بسبب عذر کے اور نادر مانند معدوم کے ہے اور جو کہ بسبب عذر کے ہوتا ہے وہ مستثنیٰ ہے ح وَعَنْ زَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَاہُ فَقَالَ اَوَّلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیَّ عَلَّمَنِیَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوۃَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخَذَ غَرْفَۃً مِنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِہَا فَرْجَہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے زید بن حارثہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق جبرئیلؑ آئے اُنکے پاس بیچ اول اُس چیز کے کہ وحی کیگئی طرف حضرتؐ کے پھر سکھلایا اُنکو وضو اور نماز پڑھی جب فارغ ہوئے وضو سے لیا ایک چلو پانی کا پھر چھڑکا اُسکو شرمگاہ اپنی پر روایت کی اِسکو احمد و دارقطنی نے ف جبرئیلؑ آدمی کی صورت بنکر آئے تھے حضرتؐ کے سامنے وضو کیا اور نماز پڑھی تا حضرتؐ سیکھین اور بعد وضو کے چھڑکنا پانی کا بھی دکھایا اور چھپنا ستر پر دیا یا ازار پر ستر کی جگہ ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْضَحْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یَقُوْلُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْھَاشِمِیُّ ھُوَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیلؑ پس کہا اے محمدؐ جسوقت کہ وضو کرے تو پس چھڑک لے پانی یعنی شرمگاہ پر دفع وسواس کے لیے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور سُنا مین نے محمدؐ کو یعنی بخاری کو کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی روایت کرنیوالا اس حدیث کا منکر الحدیث ہے وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَہٗ بِکُوْزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِہٖ قَالَ مَا اُمِرْتُ کُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ

وَلَوْ فَعَلْتَ لَكَانَتْ سُنَّةً رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ پیچھے حضرتؐ کے لوٹا لیکر پانی کا پس فرمایا کیا ہے یہ اے عمرؓ پس کہا پانی ہے کہ وضو کروں ساتھ اسکے کہا کہ نہیں حکم کیا گیا ہوں جبکہ پیشاب کروں نہیں یہ کہ وضو بھی کروں اور اگر کرتا میں البتہ موتا یہ سنت روایت کی یا ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی حکم بطریق وجوب کے نہیں کیا گیا ہوں کہ ہر دفعہ بعد پیشاب کے وضو کیا کروں اور اگر ہر دفعہ یہی کام کیا کروں تو موجاوے یہ کام سنت مؤکدہ پس سنت سے یہاں سنت مؤکدہ مراد ہے ورنہ استنجا کرنا ساتھ پانی کے اور ہمیشہ باوضو رہنا مستحب ہے بلا خلاف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کام کرتے تھے اور جو کلام بولتے تھے اللہ ہی کے حکم سے کرتے تھے اور بولتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت بھی حضرتؐ کی مامور بہا ہے یعنی حکم ہے اسکے کرنیکا اگرچہ نہو فرض اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ ادنیٰ چیز کو واسطے تخفیف اور آسانی اُمت کے کبھی ترک کر دیتے تھے ع ع وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ جَابِرٍ وَاَنَسٍ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِى الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ قَالُوْا نَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِىْ بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ایوب و جابر اور انس سے تحقیق یہ آیت جب نازل ہوئی بیچ اُسکے یعنی مسجد قبا کے مردمان یعنی انصار میں سے دوست رکھتے ہیں یہ کہ خوب پاکی کریں اور اللہ دوست رکھتا ہے خوب پاکی کرنیوالوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ انصار کے تحقیق اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے تمھاری بیچ طہارت کے پس کیا ہے طہارت تمھاری عرض کیا اُنھوں نے وضو کرتے ہیں ہم واسطے نماز کے اور غسل کرتے ہیں ہم جنابت سے یعنی جیسے کہ اور مسلمان کرتے ہیں اور استنجا کرتے ہیں ہم ساتھ پانی کے یعنی بعد لینے ڈھیلوں کے فرمایا پس وہ یہی ہے پس لازم پکڑو اُسکو روایت کی اِبن ماجہ نے ف یعنی انصار ڈھیلوں اور پانی سے استنجا کیا کرتے تھے اسی سبب سے انکی فضیلت میں یہ آیت اُتری حضرتؐ نے سبب اُسکا پوچھکر فرمایا وہ یہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے تمھاری تعریف اسی سبب سے کی ہے پس لازم پکڑو اُسکو ع ع وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ اِنِّىْ لَاَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قُلْتُ اَجَلْ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِىَ بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِىَ بِدُوْنَ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ اور روایت ہے سلمانؓ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے مشرکین سے اور وہ ہنستا تھا یعنی مسلمانوں سے تحقیق میں دیکھتا ہوں صاحب تمھارے کو یعنی حضرتؐ کو کہ سکھلاتے ہیں تم کو ہر چیز یہانتک کہ طریقہ پاخانہ کے بیٹھنے کی کہا میں نے ہاں یعنی یہ جائے ہنسی کی نہیں ہے حضرتؐ ازبسکہ ہم پر بہت شفیق ہیں اور راہ عنایت کے ہمیں راہ حق بتاتے ہیں یہ کہکر مسلمان نے احکام پاخانہ جانے کے بیان کیے کہ حکم کیا ہے ہمکو یہ کہ نہ قبلہ کیطرف منہ کر کے بیٹھیں ہم یعنی استنجا کے لیے اور نہ استنجا کریں ہم ساتھ دائیں ہاتھوں اپنے کے اور نہ کفایت کریں ہم تین پتھروں سے کم پر نہ ہو انمیں نجاست یعنی جانور کی یا آدمی کی اور نہ ہڈی روایت کی اسکو مسلم نے اور احمد نے اور لفظ واسطے احمد کے ہیں وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ فَسَمِعَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِىْ قَبْرِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِىُّ عَنْهُ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن حسنہ صحابی سے کہا نکلے ہم پاس حضرتؐ کے پس آئے حضرتؐ اپنی ڈھال تھی پس رکھا اُسکو یعنی سامنے اپنے پھر بیٹھے پس پیشاب کیا طرف اُسکے پس کہا بعضے مشرکین نے دیکھو طرف انکے کہ پیشاب کرتے ہیں جیسے پیشاب کرتی ہے عورت پس سنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا وائے ہے تجکو کیا نہیں جانتا تو

اُس چیز کو پہنچی بنی اسرائیل کے یار کو یعنی ایک شخص کو اُنمین سے عذاب پہنچا بسبب منع کرنے کے اچھی بات سے تھے بنی اسرائیل جسوقت پہنچتا پیشاب کاٹ ڈالتے تھے اُسکو قینچی سے پس منع کیا اُنکو یار اُنکے نے پس عذاب کیا گیا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یا بود اؤد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہ نسائی نے عبدالرحمن سے اُنھون نے ابو موسیٰ سے ف بنی اسرائیل کی شریعت مین یہ تھا کہ اگر نجاست بدن کو لگتی تو اُسا گوشت چھیل ڈالتے اور اگر کپڑے کو لگتی تو اُتنا کپڑا کترڈالتے پس یہ بات اُنکی شریعت مین اگرچہ پسندیدہ بھی لیکن ظاہرین خلاف عقل کے معلوم ہوتی تھی کیونکہ آمین ضرر جان ومال کا ہے پس فرمایا کہ جب ایسی بات کے منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو یہ جیا کرنے مین بطریق اولیٰ لائق عذاب کے ہین کیونکہ پردہ اور حیا کرنی از راہ شریعت اور عقل کے دونون کے اچھی ہے ۴ح وَعَنْ مَرْدَانَ الْاَصْغَرِ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ یَبُوْلُ اِلَیْهَا فَقُلْتُ اَیَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَلَیْسَ قَدْ نُهِیَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰی اِنَّمَا نُهِیَ عَنْ ذٰلِكَ فِی الْفَضَآءِ فَاِذَا كَانَ بَیْنَكَ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ شَیْءٌ یَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مروان اصغر سے کہا دیکھا مین نے عبداللہ بن عمر کو کہ بٹھایا اُنھون نے اونٹ اپنا سامنے قبلے کے پھر بیٹھے پیشاب کیا طرف اُسکے پس کہا مین نے اے ابا عبدالرحمن کہ کیا نہیت عبداللہ ابن عمر کی ہے کیا نہین منع کیا گیا اس سے کہا نہین بلکہ سوائے اسکے نہین کہ منع کیا گیا اس سے بیچ جنگل کے پس جسوقت ہو درمیان تیرے اور درمیان قبلے کے کوئی چیز پردہ کرے تجکو پس کچھ نہین مضائقہ روایت کی یا بود اؤد نے ف یہ قول عبداللہ بن عمر کا اس مقدمے مین دلیل نہین ہو سکتا کیونکہ پہلے گذر ہی چکا ہے کہ یہ دلیل پکڑتے تھے حضرت کے فعل سے کہ حضرت کو قبلے کیطرف پشت کیے ہوئے پائخانہ پھرتے دیکھا تھا پس وہ محتمل ہے کئی احتمالات کو چنانچہ بیان اُسکا اوپر ہو چکا ہے پس جو فعل محتمل احتمالات کا ہوتا ہے اُسکو دلیل پکڑنا صحیح نہین اور علاوہ اسکے حضرت کی اکثر حدیثون سے بھی معلوم ہوا کہ یہ حکم عام ہے تخصیص جنگل کی نہین اس لیے امام اعظم صاحب کے نزدیک جنگل اور گھر برابر ہے اس بات مین ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَآءِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نکلتے پائخانہ سے کہتے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ جس نے دور کی مجھسے یہ یعنی پائخانہ اور عافیت دی مجکو روایت کی یا ابن ماجہ نے ف اور بعضی روایت مین یہ عاجز ھنی آئی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَبْقٰی عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ پس خیال کرے ہر شخص کہ یہ دو نعمتین کیا عجب ہین لیکن اکثر لوگون کے دل مین خیال بھی نکا نہین گذرتا ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اُمَّتُكَ اَنْ یَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِیْهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا جب آئی جماعت جنون کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا اُنھون نے اے رسول خدا کے منع کرو اپنی اُمت کو یہ کہ استنجا کرین ساتھ ہڈی کے یا لید کے یا کوئلے کے پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے واسطے ہمارے بیچ اِن چیزون کے رزق پس منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے روایت کی یا بود اؤد نے ف ہڈی خوراک جنون کی ہے اور لید خوراک اُنکے جانورون کی اور کوئلے سے بھی فائدہ اُٹھاتے ہین یعنی پکاتے ہین اور سینکتے ہین اور روشنی کرتے ہین اسی لیے اسکو بھی رزق اُنکا کہا ع

بَابُ السِّوَاكِ

باب ہے بیچ مسواک کرنے کے ف مسواک کرنی سنت ہے ساتھ اتفاق علما کے خصوصاً نزدیک وضوے ہمارے نزدیک اور وقت وضو اور نماز کے نزدیک شافعیؒ کے اور پہلے نماز فجر کے اور ظہر کے بہت تاکید ہے اسکی اور لکھا ہے علما نے کہ چالیس حدیثین مسواک کی فضیلت مین واقع ہوئی ہین اور فائدے مسواک کے بدن کے لیے اور مُنھ کیلیے بہت ہین اور مسواک کرنی مجلس مین اسطرح کہ الٹ نہ جاوے مکروہ ہے خصوصاً نزدیک علما اور بزرگون کے اور مسواک کرنی

ہر حال مین مستحب اور اچھی ہے اور نزدیک وضو اور پڑھنے قرآن کے اور زردی دانتون کے اور مزہ بگڑنے منہ کے بسبب سونے یا چپ رہنے یا بھوک کے یا بسبب کھانے چیز بدبو کے اور مانند انکے کے زیادہ مستحب ہے اور مسواک چاہیے کہ درخت کڑوے سے ہووے اور پیلو کے درخت کی بہتر ہے چنانچہ حدیث مین بھی آئی ہے اور پرکاری مسواک کی مانند چھنگلیا کے چاہیے اور بیچ درازگی کے مقدار ایک بالشت کے ہووے اور چاہیے کہ اوپر چوڑان دانتون کے مسواک کرے نہ لبنان پر کہ اس سے مسوڑھے چھلتے ہین اور چاہیے کہ وقت کلی کے کرے اکثر علما یہی کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ پہلے وضو سے کرے اور اگر نہ ہووے کسی کے پاس مسواک یا دانت ٹوٹے ہووین تو بائین ہاتھ کی انگلی سے اور کہا امام نووی نے مستحب ہے یہ کہ مسواک کرے ساتھ پیلو کی لکڑی کے اور اگر مسواک کے نرم کرنے کو پتھر وغیرہ نہ ملے تو صاف کرے دانت ساتھ اس چیز کے کہ دور کرے بے مزگی منہ کی مثل موٹے کپڑے کے اور انگلی کے اور مستحب ہے یہ کہ شروع کرے دائین طرف سے ۞ ح ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بتاخیر العشاء وبالسواک عند کل صلوۃ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جانتا مین اپنی اُمت پر البتہ حکم کرتا اُنکو ساتھ تاخیر کرنے عشا کے اور ساتھ مسواک کرنے کے نزدیک ہر نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگر مجھ یہ ڈر نہوتا کہ میری اُمت پر دشواری پڑے گی تو فرض کرتا مین اُنپر تاخیر کرنا عشا کا نیمی رات تک یا آدھی رات تک پس اتنی تاخیر مستحب ہے نزدیک جمہور کے سوائے امام شافعیؒ کے اور فرض کرتا مین مسواک کرنی نزدیک ہر نماز کے یعنی نزدیک وضو ہر نماز کے پس مقصد حضرتؐ کا اس سے یہ ہے کہ یہ دونون باتین بہت مستحب ہین اور بڑی فضیلت رکھتی ہین ۞ ع **وعن** شریح بن ہانی قال سالت عائشۃ بای شیء کان یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک رواہ مسلم اور روایت ہے شریح بن ہانی سے کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہؓ سے ساتھ کس چیز کے تھے شروع کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت داخل ہوتے اپنے گھر مین کہا حضرت عائشہؓ نے شروع کرتے مسواک کرنی روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی گھر مین جب حضرتؐ تشریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے یہ بات بسبب لطافت مزاج اشرف کے تھی کہ شاید اگر بسبب بہت چپ رہنے کے مجلس مین اور کلام کرنے کے لوگون سے منہ مین کچھ تغیر گیا ہو تو دور ہو جاوے اور یہ حقیقت مین تعلیم ہے اُمت کے لیے کہ اپنے گھر کے لوگون سے اچھی طرح صحبت رکھین ساتھ نہایت پاکیزگی کے حتی کہ کلام کرنیکے لیے اور خلط ہونے کے لیے مسواک کر ڈالا کرین تاکہ کوئی بسبب بدبو منہ کے ایذا نہ پاوے اور کہا گیا ہے کہ بیچ مسواک کرنے کے شروع مارے ہین ادنی اُنکا یہ ہے کہ یاد رکھے گا کلمہ شہادت کو نزدیک موت کے اور افیون کھانے مین شرط کے ضرر ہین ادنی اُنکا یہ ہے کہ بھول جاویگا کلمہ شہادت کو یعنی وقت موت کے یا اللہ بچاوے اس سے اور کہا ابن حجر نے کہ تاکید ہے ہر شخص کو کہ داخل ہووے گھر اپنے مین یہ کہ ابتدا کرے ساتھ مسواک کے پس اس سے منہ مین خوشبو خوب آتی ہے اور بہت سلوک ہوتا ہے گھر والون سے ۞ ع **وعن** حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للتہجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک متفق علیہ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کھڑے ہوتے نماز تہجد کے لیے رات کو ملتے اور دھوتے منہ اپنا ساتھ مسواک کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواک واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال الراوی ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ رواہ مسلم وفی روایۃ اخفاء اللحیۃ لم اجد ہذہ الروایۃ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکرہا صاحب الجامع وکذا الخطابی فی معالم السنن عن ابی داود فی روایۃ عمار بن یاسر اور روایت ہے

حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزین ہین فطرت سے یعنی دین کی باتین ایک تو کم کرنا لبون کا اور بڑھا دینا داڑھی کا اور مسواک کرنی اور ناک مین پانی دینا اور ترشوانا ناخونون کا اور دھونا جگہ جوڑون کی کو اور دور کرنے بال بغلون کے کو اور مونڈنے بال زیر ناف کے اور کم کرنا پانی کا یعنی استنجا کرنا ساتھ پانی کے کہا راوی نے یعنی مصعب نے یا زکریا نے اور بھول گیا مین دسوین چیز نہین گمان کرتا مین مگر یہ کہ ہو کلی کرنی روایت کی مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے ختنہ کرنا بدلے بڑھانے داڑھی کے یعنی یہ بات مصاحبج والے نے کہی اور مشکوٰۃ والا یہ کہتا ہے کہ نہین پایا مین نے اس روایت کو صحیحین مین یعنی بخاری اور مسلم مین اور نہ بیچ کتاب حمیدی کے کہ جامع ہے صحیحین کو ولیکن ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول نے یعنی اپنی کتاب مین اور اسی طرح خطابی نے معالم السنن مین ابی داؤد سے ساتھ روایت عمار بن یاسر کے ف دس چیزین ہین فطرت سے یعنی یہ دس چیزین سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت مین سنت تھین اکثر علما کے نزدیک معنی فطرت کے یہی ہین اور سوائے اسکے اور اقوال بھی شرحون مین نقل ہوئے ہین واسطے خوف درازگی کے اسی پر اکتفا کیا اور کم کرنا لبون کا روایت مختار آمین یہی ہے کہ لبین کترواتا ہی کرے اس طرح کترواوے کہ کنارہ اوپر کے ہونٹ کا معلوم ہونے لگے اور ایک روایت امام اعظمؒ سے آئی ہے کہ لبین مقدار بھوون کے چاہبین اور غازیون کو زیادہ بھی رکھنی جائز ہین کہ باعث دہشت کی ہین دشمنون کی نظر وہین اور اسطرح کترواتا کہ نشان بھی نہ باقی رہے اور منڈوانا اُنکا مکروہ ہے اور بعضون نے حرام لکھا ہے اور داڑھی بقدر ایک مُٹھی کے زاید چاہیے کم اس سے نہو اور اگر اس سے زیادہ بھی رکھے جائز ہے بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ گذر جاوے اور مُنڈوانا اور پست کرنا داڑھی کا حرام ہے اور وضع اکثر مشرکون کی ہے مانند انگریز اور ہنود کے اور وضع ہے اُنکی کہ جنکو دین مین سے حصہ نہین کہ وہ گروہ قلندری ہین اور چھوڑنا داڑھی کا بقدر قبضے کے واجب ہے سنت اسکو اس لیے کہتے ہین کہ ثابت سنت سے ہوا ہے جیسے نماز عید کو سنت کہتے ہین اور بال داڑھی کے لبنان مین سے یا چوڑان مین سے کترواکر برابر کرنے جائز ہین لیکن مختار یہ ہے کہ نہ کترواوے اُسمین سے کچھ اور عورت کے گرد داڑھی نکل آوے اُسکو منڈواڈالنا مستحب ہے اور مسواک کرنی سنت ہے بالاتفاق اور داؤدؒ نے کہا ہے واجب ہے اور اسحٰقؒ نے یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ اگر اسکو قصداً چھوڑیگا تو باطل ہوگی نماز اُسکی اور ناک مین پانی دینا وضو مین سنت ہے اور غسل مین فرض اور یہی حکم کلی کا ہے جو آگے مذکور ہوگی اور ناخون کسی طرح کترواوے اصل سنت ادا ہو جاویگی لیکن اولیٰ یہ ہے کہ اس طرح کترواوے اول دائین ہاتھ کی اُنگلی شہادت کا پھر بیچ کی اُنگلی کا پھر اُسکے پاس کی اُنگلی کا پھر چھنگلیا کا پھر انگوٹھے کا پھر بائین ہاتھ کی چھنگلیا کا پھر اُسکے پاس کی اُنگلی کا پھر بیچ کی اُنگلی کا پھر اُنگلی شہادت کا پھر انگوٹھے کا اور بعضون نے لکھا ہے کہ دائین ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شروع کر کر چھنگلیا تک پونہچے پھر بائین ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کر اُسکے انگوٹھے تک پونہچکر دائین ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے اور پاؤن کے یون کترواوے کہ دائین پاؤن کی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائین پاؤن کی چھنگلیا پر ختم کرے اور لکھا ہے علما نے کہ ناخون کترواتے جمعے کو مستحب ہین اور بعضون نے دفن کرنا ناخونون کا مستحب لکھا ہے اور اگر پھینک بھی دیوے کچھ مضائقہ نہین اور پھینکنا دنیا انکا پاخانہ مین اور غسل کی جگہ مکروہ ہے اور براجم کہتے ہین اُنگلیون کی گانٹھون کو اور اُنکے اوپر کے پوست کو جو چُنٹ دار ہوتا ہے اُسمین میل اکثر جمع ہو جاتا ہے خصوصاً جو لوگ کہ کاروبار کرتے ہین اُنکی انگلیان سخت ہو کر ئیل بہت جم جاتا ہے پس اُنکے دھونے کی تاکید فرمائی اور بدن مین اور اعضا کہ اُنمین گمان ہے ئیل جمع ہونے کا اُنکے دھونے کا بھی یہی حکم ہے مانند کان اور بغل اور ناف اور مانند انکے کے اور تشف کہتے ہین بال اُکھیڑنے کو اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغلون کے بالون کا مُنڈانا سنت نہین ہے یعنی ہاتھ ہی سے اُکھیڑنے سنت ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اُکھیڑنا اُنکا افضل ہے اُسکے لیے کہ قوی ہووے اُسپر یعنی متحمل اُسکی تکلیف کا ہو سکے اور مُنڈانا اور نورہ سے دور کرنا اُنکا بھی جائز ہے لیکن افضل

وہی ہے جو بیان ہوا اور بال زیر ناف کے مونڈنے سنت ہین اور اُکھیڑنے اور نورے سے دور کرنا زیر بھی یہی حکم رکھتے ہین اور قینچی سے کترنے مین سنت نہین ادا ہوتی اور بائخانہ کی جگہ کے گرد جو بال ہوتے ہین اُنکا دور کرنا بھی مستحب ہے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ بال زیر ناف کے حضرتؐ نورے سے دور کرتے تھے واللہ اعلم اور عورت کو اُکھیڑنا اُنکا اولی ہے کیونکہ خاوند کو رغبت زیادہ ہوتی ہے اور شہوت عورت کو ننانوے حصے ہوتی ہے اور مرد کو ایک حصہ پس اُکھیڑنے سے شہوت ضعیف ہو جاتی ہے اور مونڈنے سے قوی پس مناسب حال عورت کے وہ ہے اور مناسب حال مرد کے یہ اور بال زیر ناف کے مونڈنے اور بغلون کے بال اُکھیڑنے اور لبین لینی اور ناخون کترواتے چالیس دن کے اندر ہی کر لیا کرے اس سے بڑھاوے نہین کہ مکروہ ہے اور معنی اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ کے دو ہین یک تو یہی جو راوی نے بیان کیے کہ استنجا کرنا پانی سے کہ تین پانی خرچ ہوتا ہے اور کم ہو جاتا ہے اور دوسرے یہ کہ کم کرنا پیشاب کا ساتھ استعمال پانی کے یعنی استنجا کرنے سے قطرہ پیشاب کا رُک جاتا ہے اور ایک روایت مین بجاے انتقاص کے انتقاض آیا ہے ساتھ فی کے اور ضاد معجمہ اور صاد مہملہ کے معنی اُسکے یہ ہین کہ چھڑکنا پانی کا ستر جیسے کہ اوپر حدیث مین گذرا پس ہم بھی دونون چیزین سنت ہین اور ختنہ کرنا واجب ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک مرد اور عورت پر اور امام اعظمؒ کے نزدیک مرد کو ختنہ کرنا سنت ہے اور عورت کو مکرمۃ یعنی اولی اور وہ اسلام کی علامتون سے ہے اگر ایک شہر کے لوگ سب کے سب اسکو چھوڑ دین تو امام لڑے اُنکے ساتھ جیسے کہ حکم ہے اذان وغیرہ مین اور وقت ختنہ کرنے کا بعضے کہتے ہین سات دن ہے جیسے کہ عقیقے کا اور بعضون کے نزدیک سات برس اور بعضون کے نزدیک نو برس اور بعضون کے نزدیک جب چاہے حاصل یہ کہ پہلے بالغ ہونے سے جب چاہے کرے خصوصاً ہمارے نزدیک کیونکہ ختنہ کرنا سنت ہے اور ستر کا ڈھانکنا واجب ہے سنت کے ادا کرنیکے لیے ترک کرنا واجب کا جائز نہین یعنی بعد بالغ ہونے کے ستر کا ڈھانکنا واجب ہو جاتا ہے پس کریگا تو واجب ترک ہو جائے گا ۞ شرح ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ بِلَا اِسْنَادٍ

روایت ہے عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک سبب پاکی کی ہے واسطے مُنھ کے اور سبب رضامندی کی ہے واسطے پروردگار کے روایت کی یہ شافعی اور احمد اور دارمی اور نسائی نے اور روایت کی بخاری نے بیچ صحیح اپنی کے بغیر سند کے

وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْحَيَاءُ وَيُرْوٰى الْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ابو ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزین ہین طریقے رسولون کے سے حیا کرنی اور روایت کیا گیا ہے ختنہ کرنا یعنی بعضی روایت مین بدلے اُلحیا اُلختان آیا ہے اور خوشبو لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کی یہ ترمذی نے ف چار چیزین طریقے رسولون کے سے ہین یہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی ہے کیونکہ بعضی چیزانمین سے بعضے نبی نے نہین بھی کی جیسے کہ نکاح حضرت یحیی علیہ السلام نے نہین کیا اور مراد حیا سے یہ ہے کہ باز رکھے نفس کو بُری باتون سے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف اور حضرت موسی اور حضرت سلیمان اور حضرت زکریا اور حضرت عیسی اور حضرت حنظلہ بن صفوان جو نبی تھے اصحاب الرس کے اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ختنہ کیے ہوئے ہی پیدا ہوئے تھے اور بعضون نے حضرت کے ختنے مین اختلاف بھی کیا ہے کہ بعد پیدا ہونیکے آپکا ختنہ ہوا ہے اور حضرتؐ خوشبو لگاتے تھے ساتھ مشک کے اور ابن حجر نے لکھا ہے کہ مین نے جمع کی ہین حدیثین جو فضائل نکاح مین وارد ہوئی ہین پس وہ سو سے زیادہ ہین ۞ شرح ۞

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَسْتَوْكُ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین سوتے رات کو اور نہ دن کو جاگتے مگر کہ مسواک کرتے پہلے وضو سے روایت کی یا حمد اور ابو داؤد نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ دن کو بھی آرام فرماتے تھے وقت قیلولہ کے پس یہ سنت ہے شب بیداری اِسکے سبب سے آسان ہوتی ہے جیسے کہ سحر کھانے سے روزہ آسان ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سوتے سے اُٹھکر مسواک کرنی سنت مؤکدہ ہے بسبب سونے کے مُنہ مین تغیر آجاتا ہے اِس سے مُنہ صاف ہوجاتا ہے پھر احتمال ہے کہ حضرتؐ وضو کے لیے دوبارہ مسواک نہ کرتے ہون اسی پر اکتفا کرتے ہون اور یہ بھی احتمال ہے کہ وضو کے لیے دوبارہ مسواک کرتے ہون قولہ اراده وضو کے یا نزدیک کلی کرنیکے واللہ اعلم ع وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے پس دیتے مجھکو مسواک تاکہ دھوؤن مین اُسکو پس شروع کرتی مین ساتھ اُسکے پس مسواک کرتی مین پھر دھوتی مین اُسکو اور دیتی مسواک حضرتؐ کو روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اسمین دلیل ہے اِسپر کہ بعد مسواک کرنیکے دھولینا اُسکا مستحب ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے یہ کہ تین بار مسواک کرے اور ہر بار پانی سے دھوئے اور مسواک نرم ہو اور حضرت عائشہؓ مسواک کو دھونے سے پہلے مُنہ مین اس لیے پھیر لیتی تھین کہ لعاب مبارک کی برکت انکو پہنچے اور پھر اِس لیے حضرتؐ کو دیتی تھین کہ مسواک کرنی جو باقی رہی ہو اُسکو پورا کرلین اور اسمین دلیل ہے اِسپر کہ کسی کی مسواک کرنی اُسکی رضامندی سے مکروہ نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین کے لعاب وغیرہ سے برکت حاصل کرنی اچھی ہے ع الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا مین نے اپنے تئین خواب مین کہ کرتا ہون مسواک پس آئے میرے پاس دو شخص ایک مین بڑا تھا دوسرے سے پس ارادہ کیا مین نے دینے مسواک کا چھوٹے کو اُنمین سے پس کہا گیا واسطے میرے مقدم کرو بڑے کو پس دی مین نے مسواک بڑے کو اُن دو نمین سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے بزرگی مسواک کی معلوم ہوئی کہ ایسی چیز ہے کہ حکم ہوا بڑے کے دینے کو کہ فضل ہے چھوٹے سے اور اسمین اشارہ ہے اِسپر کہ کھانا اور خوشبو وغیرذلک کے دینے مین بھی پہل بڑے ہی سے کرے ع وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِي جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی اُمامہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کبھی مگر حکم کیا مجکو ساتھ مسواک کے تحقیق ڈرا مین اس سے کہ چھیل ڈالونمین اگلی جانب مُنہ اپنے کی روایت کی یہ احمد نے ف یعنی بسبب تاکید کرنے جبرئیل کے کہ استعمال مسواک کا بہت کرتا ہون مین مجھے مُنہ چھل جانے کا وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بیان کیا مین نے تم پر بیچ مقدمہ مسواک کے روایت کی بخاری نے ف غرض اِس کلام سے فضیلت بیان کرنی مسواک کی اور تاکید کرنی اُسپر معلوم ہوتی ہے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ أَنْ كَبِّرِ السِّوَاكَ أَكْبَرَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے اور نزدیک اُنکے دو شخص تھے ایک اُن دونون مین بڑا تھا دوسرے سے پس وحی کی گئی طرف حضرتؐ کے بیچ بزرگی مسواک کے یہ کہ مقدم کرو بڑے کو دے تو مسواک

بڑے کو اُن دونوں مین سے روایت کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَضْلُ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اُس نماز کی کہ مسواک کی گئی واسطے اُسکے یعنی نزدیک وضو کے اوپر اُس نماز کے کہ نہین مسواک کی گئی واسطے اُسکے ستر درجے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی فضیلت مین اور زیادتی ثواب مین وہ نماز شرحصے زیادہ ہوتی ہے اس نماز پر ع وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهُ اِلٰى مَوْضِعِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی سلمہ سے کہ نقل کی زید بن خالد جہنی سے کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر نہ مشکل جانتا مین اوپر اُمت اپنی کے البتہ حکم کرتا مین اُنکو ساتھ مسواک کرنیکے نزدیک ہر نماز کے یعنی حکم کرتا کہ مسواک کرنی واجب ہے اور البتہ تاخیر کرتا مین نماز عشا کو تہائی رات تک کہا پس تھے زید بن خالد حاضر ہوتے نمازون کے لیئے مسجد مین اور مسواک اُنکی اوپر کان اُنکے کے ہوتی جگہ قلم کی کان لکھنے والے کے نہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے مگر مسواک کرتے پھر رکھ لیتے اُسکو طرف جگہ اُسکی کے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے مگر تحقیق ابوداؤد نے نہین ذکر کیا ان لفظون کا وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ** باب بیچ بیان سنتون وضو کے ف مراد سنن وضو سے یہان افعال و اقوال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین جو کہ وضو مین کرتے تھے خواہ فرض ہون خواہ سنت خواہ آداب ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے ایک تمھارا نیند اپنی سے پس نہ ڈبوے ہاتھ اپنا باسن مین یہانتک کہ دھوے اُسکو یعنی پونچہون تک تین بار پس تحقیق وہ نہین جانتا کہ کہان رات گذاری ہے ہاتھ اُسکے نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دھوئے ہاتھ کا پہلے وضو کے کہ سُنت ہے اس حدیث سے ثابت ہوا ہے اور یہ جو قید لگائی اُسمین سوتے سے اُٹھنے کیوقت کی سبب اُسکا یہ ہے کہ زیادہ اُن شہرون مین پانی کم ہوتا ہے اکثر استنجا پتھر اور ڈھیلے سے کرتے ہین پس جب سوتے ہین تو بسبب گرمی ہوا کے استنجے کی جگہ مین پسینا آجاتا ہے اور احتمال ہوتا ہے کہ ہاتھ وہان پہنچا ہو اور پلید ہو گیا ہو جیسے کہ فرمایا کہ وہ نہین جانتا کہ کہان رات گذاری ہے ہاتھ اُسکے نے یعنی جانتا نہین کہ کہان ہاتھ پڑا ہو پس فرمایا کہ پہلے ہاتھ اپنے تین بار دھو لیوے تا پاک وصاف ہو جاوین بعد اُسکے پانی باسن سے لیوے اور وضو کرے پس قید نیند کی اس لیے ہے کہ اُسمین احتمال نجاست کا اکثر ہوتا ہے والا ہر ایک وضو کرنیوالے کو چاہیے کہ دھوے اس لیے ہمارے علما نے کہا ہے کہ یہ ہاتھ دھونے سنت ہین غیر جاگنے والے کو بھی کیونکہ سبب ہاتھ دھونے کا کہ وہ احتمال ہاتھ پونچنے کا نجاست و میل پر ہے وہ جاگتے مین بھی موجود ہے اور حکم سنون اور مستحب کا بطریق احتیاط کے ساتھ اُسکے حکم کیا ہے فرض اور واجب نہین اگر نہ دھوے تو بھی ہاتھ پاک ہے اگر پانی مین بغیر دھوئے ہاتھ ڈالدے تو وہ بھی نجس نہین ہوتا کیونکہ پلید ہونا ہاتھ کا نیند کے وقت یقینی نہین ہے فقط احتمال ہے مگر امام احمد ہاتھ دھونے کو سوتے سے اُٹھکر واجب کہتے ہین اگر بغیر دھوئے پانی مین ڈالدیگا پانی نجس ہو جاوے گا ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ

اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِہٖ فَتَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ جاگے ایک تمھارا نیند اپنی سے پس ارادہ وضو کا کرے پس چاہیے کہ ناک جھاڑے یعنی بعد پانی دینے کے تین بار پس تحقیق شیطان رات گذارتا ہے اوپر بانسے ناک اُسکے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رات گذارنا شیطان کا اور جگہ پڑنی اُسکی بانسے پر حقیقت اور اور کیفیت اُسکی اللہ اور رسول جانتا ہے عقلین ہماری دریافت کرنے ان اسرار کے سے قاصرین سالم تر اور اولیٰ طریقہ پیچ مثل ایسے امور کے کہ شارع نے اُسکی خبر دی ہے یہی ہے کہ ایمان لاوے اور بیان کیفیت انکی سے سکوت کرے اور بعضے اسمین تاویل کرتے ہین کہ آدمی جب سو جاتا ہے تو نجارات اور رنڈھوا اور عبارنا ک مین کہ قریب دماغ کے ہے جمع ہوتے ہین اُس سے دماغ کہ جگہ حواس وغیرہ کی ہے گندہ ہوتا ہے پس یہ مانع ہوتا ہے واسے حق تلاوت کو اور سمجھنے معانی اُسکے کو اور باعث ہوتا ہے کسل کا عبادات مین اور یہ سب امور باعث خوشی شیطان کے ہوتے ہین پس گویا کہ شیطان اُن پر بیٹھا ہے پس یہ احتمالات ہین اور طریقہ سالم تر اور مضبوط وہی ہے جو اول مذکور ہوا ع **وَقِیْلَ** لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَ یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَہٗ بِیَدَیْہِ فَأَقْبَلَ بِھِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِہٖ ثُمَّ ذَھَبَ بِھِمَا اِلٰی قَفَاہُ ثُمَّ رَدَّھُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَأَ مِنْہُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ نَحْوُہٗ ذَکَرَہٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ اور کہا گیا واسطے عبداللہ بن زید بن عاصم کے کس طرح تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے پس منگوایا عبداللہ نے پانی وضو کا پس ڈالا اپنے دونون ہاتھون پر پس دھوئے دونون ہاتھ یعنی پونچون تک دو دو بار پھر کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار یعنی بعد پانی دینے کے پھر دھویا اپنا مُنھ تین بار پھر دھوئے دونون ہاتھ اپنے دو دو بار کہنیون تک پھر مسح کیا سر اپنے پر دونون ہاتھون سے پس آگے سے لے گئے پیچھے تک اور پیچھے سے لائے آگے کو بیان اسکا یون ہے کہ شروع کیا اگلی جانب سر اپنے کے سے پھرے گئے دونون ہاتھون کو گدی تک پھر پھیرا اُنکو یہانتک کہ پھر آئے طرف اُس مکان کے کہ شروع کیا تھا اس سے پھر دھوئے دونون پانون اپنے روایت کی یہ مالک اور نسائی نے اور واسطے ابوداؤد کے مانند اسی کے ذکر کیا اسکو جامع الاصول والے نے ف دو دو بار ہاتھ دھوئے بیان جواز کے لیے یعنی جائز یون بھی ہے ورنہ ثابت ہوا ہے حضرت سے اور روایت مین کہ تین بار ہاتھ دھوتے تھے اور لفظ مرتین دو بار اس لیے لائے کہ ایک بار زد کر کرنے مین وہم جاتا تھا کہ دونون ہاتھ متفرق دھوئے ہون یعنی ایک ہاتھ ایک بار دھویا اور ایک یکبار پس دو بار ذکر کیا تا سمجھا جاوے کہ دونون ہاتھ ملا کر دو بار دھوئے اور کیفیت مسح کی بطور مستحب کے یہ ہے کہ دونون ہاتھون کی تین تین انگلیان سر کے آگے کی جانب رکھے اور دونون ہاتھون کے انگوٹھون کو اور شہادت کی انگلیون کو اور متھیلیون کو جدا رکھے اور اُن چھوٹی انگلیون کو گدی کی طرف لیجاوے پھر دونون ہتھیلیان پیچھے سر کے رکھ کر آگے کی طرف لے آوے پھر مسح کرے کانون کے اوپر کے رخ پر دونون انگوٹھون سے اور کانون کے سوراخون مین دونون شہادت کی انگلیون سے اور اخیر عبارت سے مراد مصنف کی یہ ہے کہ مصابیح والا اس حدیث کو صحاح مین لایا با وجودیکہ بخاری اور مسلم مین یہ حدیث نہین آئی بلکہ انمین یون ہے جیسے کہ مین آگے ذکر کرتا ہون ع **وَفِی الْمُتَّفَقِ** عَلَیْہِ قِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ ھَلْ لَنَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فَاَکْفَأَ مِنْہُ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَھُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَھَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفٍّ وَّاحِدَۃٍ فَفَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَھَا فَغَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَھَا فَغَسَلَ یَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَھَا فَمَسَحَ بِرَأْسِہٖ

فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غُرَفَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ وَفِيْ اُخْرٰى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ

اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہے کہ کہا گیا واسطے عبداللہ بن زید بن عاصم کے وضو کرو واسطے ہمارے وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساپس منگوایا پاسن پس جھکایا اور ڈالا اُس سے پانی اپنے دونوں ہاتھون پر پس دھویا اُنکو تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا یعنی پانی سے پھر نکالا اُسکو یعنی پانی نکالا اُس سے پھر کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلّو سے پس کیا یہ تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا پھر نکالا اُسکو پھر دھویا مُنھ اپنا تین بار پھر ڈالا ہاتھ اپنا پاسن مین پھر نکالا اُسکو پھر دھوے دونوں ہاتھ اپنے کہنیون تک دو دو بار پھر ڈالا ہاتھ اپنا پھر نکالا اُسکو پھر مسح کیا سر کو آگے سے پیچھے لے گئے دونوں ہاتھ اور پیچھے سے آگے لے آئے پھر دھوئے دونوں پانون ٹخنون تک پھر کہا اسی طرح تھا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہے آگے سے لے گئے دونوں ہاتھ اپنے پیچھے کو اور پیچھے سے لائے آگے کو شروع کیا ساتھ اگلی جانب سر اپنے کے پھر لے گئے اُنکو طرف گدی کے پھر پھیرا اُنکو یہان تک کہ پھیر کر لائے طرف اُسی مکان کے کہ شروع کیا تھا اُس سے پھر دھوئے پانون اپنے اور ایک روایت صحیحین کے مین ہے پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور ناک جھاڑی تین بار ساتھ تین چلّون کے پانی سے اور بیچ روایت اور کے پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلّو سے پس یہ کیا تین بار اور بخاری کی روایت مین ہے پس مسح کیا سر اپنے کا آگے سے لیگئے دونون ہاتھ پیچھے اور پیچھے سے لائے آگے ایکبار پھر دھوئے دونون پانون ٹخنون تک اور بیچ اور روایت بخاری کی ہے پس کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار ایک چلّو سے ف یعنی ہر ایک چلّو سے تینون بار مین سے ایک ایک چلّو سے کیا اور معنی نہین ہین کہ تینون ایک ہی چلّو مین کیے جانا چاہیے کہ حدیثین کلی کرنے کی اور ناک مین پانی دینے کی مختلف آئی ہین بعضی مین ساتھ تین چلّو کے اور بعضی مین ایک چلّو سے ساتھ فصل اور وصل کے یعنی ہر ایک کیلیے علیحدہ علیحدہ چلّو لینے بھی آئے ہین اور دونون ایک چلّو سے بھی کرنے آئے ہین پس کہی صورتین اسکی ہوتی ہین مذہب شافعیؒ بقول صحیح کے یہ ہے کہ دونون تین چلّو مین کرلے اس طرح کہ ایک چلّو لیکر اول تھوڑی سی کلی کرے پھر اُسکا بقیہ ناک مین دے تینون بار یون ہی کرے اور مذہب حنفی مین یہ ہے کہ ہر ایک تین تین چلّو سے کرے اُنھون نے اس طریق کو ترجیح اس لیے دی ہے کہ موافق ہے ساتھ قیاس کے کہ مُنھ اور ناک ہر ایک عضو علیحدہ ہے پس جمع نہ کیا جاوے انمین جیسے کہ سب اعضا مین جمع نہین کرتے پس جو حدیث کہ موافق قیاس کے ہوگی البتہ راجح ہوگی چنانچہ یہی قاعدہ ہے اصول فقہ کا اور شمنی نے فتاوی ظہیریہ مین سے نقل کیا ہے کہ وصل بھی جائز ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور فصل بھی جائز ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اور ترمذی نے شافعیؒ سے روایت کی ہے کہ کہا اُنھون نے جمع کرنا کلی اور ناک مین پانی دینے کا جائز ہے اور جدا جدا کرنا ہر ایک کا ساتھ نئے پانی کے دست یاد رکھنا چاہیے پس کچھ خلاف نہ ہا مح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہا وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نہین زیادہ کیا اس پر یعنی اس وضو مین روایت کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار روایت کی یہ بخاری نے وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اُرِيْكُمْ

وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمانؓ سے تحقیق اُنھوں نے وضو کیا بیچ مقام کے کہ نام ایک جگہ کا ہے پس کہا کیا نہ دکھلاؤں تمکو وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا تین تین بار روایت کی اسکو مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کے کبھی ایک ایک بار دھوتے اور کبھی دو دو بار اور کبھی تین تین بار اور اکثر تین ہی تین بار دھوتے تھے پس اول ایک ایک بار تو بیان جواز کے لیے دھوتے کہ یہ ادنیٰ درجہ ہے اور فرض ہے اسقدر اصل وضو اسمین ہو جاتا ہے اور اسی طرح دو دو بار بھی بیان جواز کے لیے دھوتے کہ وضو اسمین بھی ہو جاتا ہے اور تین تین بار نہایت مرتبہ طہارت کا ہے اب زیادتی اسپر منع ہے اور بعضی حدیثون سے منہیٰ دھونا بعضے اعضا کا تین بار اور بعضے کا دو بار اور بعضے کا ایک بار بھی آیا ہے یہ سب بیان جواز کے لیے ہے اور بعضون کے نزدیک ایکبار دھونا اعضاے وضو کا گناہ ہے واسطے ترک کرنے سنت مشہورہ کے لیکن صحیح یہ ہے کہ گناہ نہین کیونکہ یہی حدیث مین آیا ہے اور یہ جو کہا کہ وضو کیا تین تین بار یعنی ہر ایک عضو اعضاے وضو سے تین تین بار دھویا پس ظاہر ہین اس سے یہ معلوم ہوا کہ سر پر مسح بھی تین بار کیا لیکن اور روایتین کہ اُنمین تفصیل اعضا وضو کے دھونے نقل کیے ہین چنانچہ روایات صحیحین گذری وہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ مسح سر کا ایکبار ہی کیا ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِیْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّأُوْا وَھُمْ عِجَالٌ فَانْتَھَیْنَا اِلَیْھِمْ وَاَعْقَابُھُمْ تَلُوْحُ لَمْ یَمَسَّھَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا ہم پھرے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے سے طرف مدینے کے یہانتک کہ جسوقت پہنچے ہم ایک پانی پر کہ تھا راہ مین جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرنے مین نزدیک نماز عصر کے پس وضو کیا اور وہ لوگ تھے جلدی کرنیوالے پھر پہنچے ہم طرف اُنکے اور ایڑیان اُنکی چمکتی تھین نہین پہنچا تھا اُنکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایڑیون کے آگ سے پورا کرو وضو روایت کی اسکو مسلم نے ف جلدی کی معنی اس جملے کے یہ ہین کہ طلب جلدی کی چلنے مین اور ہم سے آگے بڑھ گئے نزدیک داخل ہونے وقت عصر کے پہلے وضو کرنے کے لیے پس وضو کیا جلدی جلدی بسبب تنگی وقت کے اور معنی لفظ وَیْل کے علما نے کتنی طرح پر لکھے ہین کہا ابہری نے صحیح تر قول بیچ معنی اسکے کے وہ ہے جو روایت کیا ہے ابن حبان نے حدیث ابی سعید سے کہ وَیْل ایک نالہ ہے دوزخ مین اور بعضون نے اسکے معنی شدت عذاب کے کہے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک پہاڑ ہے پیپ کا اور لہو کا دوزخ مین اور بعضون نے کہا کہ یہ ایک کلمہ ہے کہ رنج رسیدہ بولتا ہے اور اصل اسکے معنی ہلاک اور عذاب کے ہین اور ظاہر تر یہ ہے کہ حمل کرے اسکو اصل پر یعنی ہلاک عظیم اور عقاب الیم ہے واسطے ایڑیون کے ایڑیون کیلیے خاص عذاب اس لیے فرمایا کہ وہ دھوئی نہ گئی تھین اور بعضون نے یہ معنی لکھے ہین کہ ایڑیون سے صاحب ایڑیون کے مراد ہین یعنی جنکی ایڑیان خشک رہ گئی تھین اُنکو یہ فرمایا اور پورا کرو وضو یعنی واجبات اور سُنن اُسکے ادا کرو اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ اگر مقدار ایک ناخن کے خشک رہجاوے تو وضو درست نہین ہوتا اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ دھونا پانون کا وضو مین فرض ہے کہ اُسکے ترک پر وعید یعنی ڈر کا فرمایا مسح کافی نہین اور یہی مذہب اور عقیدہ ہے تمام فقہا کا ہر وقت مین اور خلاف اسکا کسی عالم سے کہ لائق اعتبار کے ہو ثابت نہین ہوا اور جس نے کہ بیان کیا ہے وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام مین سے مانند حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ اور عبداللہ بن زیدؓ کے کہ اُنکو حاکی یعنی بیان کرنیوالا وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے ہین اور مانند جابرؓ و ابو ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور سوا اُنکے کے رضی اللہ عنہم سب متفق ہین اسپر کہ آنحضرتؐ دھویا ہی کرتے تھے پاے مبارک وقت وضو کے اگر موزہ نہ پہنے ہوتے تھے اور حدیثین اُن گنت کہ مرتبہ تواتر کو پہنچتی ہین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور یہ وعید اوپر ترک اُسکے کے حدیثون بیشمار مین وارد ہوا ہے اور عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ صحابہ مسح پانون پر کیا کرتے تھے یہانتک کہ حکم کیا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پورا کرنے وضو کے اور وعید فرمائی اُسکے ترک پر پس چھوڑ دیا اُنھوں نے مسح کو اور وہ منسوخ ہوا اور طحاوی نے عبدالملک ابن سلیمان سے روایت کی ہے کہ کہا اُنھوں نے کہا میں نے عطا خراسانی کو کہ بڑے تابعین سے ہیں آیا خبر پہنچی ہے تجکو کسی اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسح کرتے تھے قدموں اپنے پر کہا اُنھوں نے نہ قسم اللہ کی خلاصہ کلام اس باب مین یہ ہے کہ کتاب اللہ مین یہ حکم مجمل اور مشتبہ واقع ہوا ہے اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نے کہ حد شہرت اور تواتر کو پہنچی ہے اُسکو بیان کیا اور واضح کر دیا کہ مراد اللہ کی یہ ہے پس شیعوں کے مذہب مین کہ پاؤنکو مسح کرتے ہین محض غلطی اور بُرا کرتے ہین ع **وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر مسح کیا اوپر بالون پیشانی اپنی کے اور پگڑی پر اور موزونپر روایت کی یہ مسلم نے **ف** پیچ مقدار مسح سر کے اختلاف واقع ہوا ہے علما مین امام مالکؒ کے مذہب مین سارے سر کا مسح فرض ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک مسح بعض سر کا کافی ہے اگرچہ دو تین بال ہون اور امام ابوحنیفہؒ کے مذہب مین مسح چوتھائی حصہ سر کا فرض ہے اور دلیل انکی بھی ناصیہ کی حدیث ہے کہ ناصیہ کہتے ہین چوتھائی حصہ سر کو آگے کی جانب سے اگر مسح تمام سر کا فرض ہوتا تو حضرت اوپر مسح ناصیہ کے اکتفا نہ کرتے اور اگر اس سے کم کا فرض ہوتا تو کبھی بیان جواز کے لیے وہ بھی کرتے پس معلوم ہوا کہ فرض اسیقدر ہے اور پگڑی پر مسح کرنیکے یہ معنی شارحین نے بیان کئے ہین کہ جب حضرت چوتھائی سر کا مسح کہ فرض تھا ادا کر چکے تو واسطے اکمال کرنے کے اور ادائے سنت کے کہ وہ مسح سارے سر کا ہے بجائے مسح بقیہ سر کی پگڑی پر مسح کر لیا اور بعضون نے یہ معنی کئے ہین کہ احتمال رکھتا ہے کہ حضرت نے مسح ناصیہ پر کر کر پگڑی درست کی ہوگی راوی نے گمان کیا مسح کا واللہ اعلم اور مسح کرنا فقط پگڑی پر بغیر مسح سر کے جیسیکہ موزے پر کرتے ہین درست نہین ائمہ ثلثہ کے نزدیک مطلق مگر امام احمدؒ کے نزدیک درست ہے بشرطیکہ پگڑی طہارت پر پہنی ہو اور تمام سر کو پگڑی نے ڈھانک لیا ہو جیسیکہ حکم موزے کا ہے ۱۲ ع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے شروع کرنا داہنی طرف سے تک ہو سکتا پیچ سارے کامون اپنے کے پیچ طہارت اپنی کے اور کنگھی کرنے اپنی کے اور پاپوشون پہننے اپنی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ اَسْتَطَاعَ مین اشارہ ہے اوپر تاکید اور محافظت اس کام کے اور طہارت کرنے مین داہنی طرف سے شروع کرنا دوست رکھتے تھے یعنی وضو مین داہنا ہاتھ اور داہنا پاؤن پہلے دھوتے اور باہنا پیچھے اور نہانے مین داہنی جانب پہلے دھوتی پھر باہنی اور یہ تین چیزین بطریق تمثیل کے بیان کین اور جو چیزین کہ قبیلہ بزرگی کرنے اور زینت کی سے ہین سب ہمین داخل ہین یعنی اُنکو بھی داہنی طرف سے شروع کرتے جیسیکہ کپڑا پہننا اور ازار پہننی اور موزہ پہننا اور مسجد مین داخل ہونا اور مسواک کرنی اور پائخانہ سے نکلنا اور سُرمہ لگانا اور ناخون کتروانے اور بال بغل اور لبونکے لوانے اور سر مُنڈوانا اور بال زیر ناف کے لینے اور مصافحہ کرنا اور کھانا اور پینا اور لینا اور دینا کسی چیز کا اور جو چیزین کہ لائق بزرگی کے نہین ہین اُنکو باہنی طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسیکہ پائخانہ مین جانا اور بازار مین جانا اور گناہ کی جگہ مین جانا اور نکلنا مسجد سے اور ناک سنکنی اور تھوکنا اور استنجا کرنا اور کپڑے اُتارنے اور جوتی اُتارنی اور مانند انکے کے اور حقیقت مین ان چیزونکے باہنی طرف سے شروع کرنے مین تکریم داہنی طرف ہی کی لازم آتی ہے مثلاً مسجد سے باہر پاؤن پہلے نکالنا تو تکریم داہنی پاؤنکی کی کہ اُسکو بزرگ جگہ مین باقی رکھا اسی پر اور چیزونکو قیاس کر لے یہ سب بسبب شرف اور بزرگی داہنی طرف کے ہے اسی لیے فرشتہ داہنی ہاتھ کا شرف رکھتا ہے باہنی ہاتھ والے پر اور ہمسایہ داہنی طرف کا مقدم ہے باہنی طرف کے ہمسایہ پر ۱۲ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَسَمَّمْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ فَابْدَءُوْا بِاَیَامِنِکُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کہ پہنو تم یعنی کوئی چیز اور جب وضو کرو تم پس شروع کرو ساتھ داہنی
طرف اپنی کے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
وَالدَّارِمِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَزَادُوْا فِیْ اَوَّلِهِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ اور روایت ہی سعید بن زید سے کہا فرمایا رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو اسطے اُس شخص کے کہ نہیں یاد کیا نام اللہ کا وضو پر یعنے جسنے ابتداے وضو میں اللہ تعالی کا نام نہ لیا اُسکا وضو
پورا نہوا کہ جسپر ثواب ملے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد اور ابوداؤد نے ابی ہریرہ سے اور دارمی نے ابی سعید خدری سے
اُن نے اپنے باپ سے اور زیادہ کیا احمد وغیرہ نے بیچ اول اس حدیث کے کہ نہیں نماز اسطے اُس شخص کے کہ نہیں وضو اسطے اُسکے ف امام احمد کے نزدیک
بسم اللہ کہنی ابتداے وضو میں واجب ہی اور جمہور علماء کے نزدیک سنت ہی یا مستحب اور سلف سے یہ الفاظ کئے منقول ہین سبحان اللہ العظیم
وبحمدہ اور بعضون نے کہا ہی کہ افضل یون ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بعد اعوذ پڑھنے کے اور مشہور یہ الفاظ ہین بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ
الْاِسْلَامِ اور عن ابی سعید عن ابیہ کہنا سہو ہی صواب یون ہی عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ش ح ع وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ
قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ
اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ بَیْنَ الْاَصَابِعِ اور روایت ہے
لقیط بن صبرہ سے کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے خبر دو مجکو وضو سے فرمایا پورا کرو وضو کو اور خلال کرو درمیان اُنگلیونکے اور خوب پونچھ پانی
ناک مین مگر یہ کہ ہو تو روزہ دار روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ اور دارمی نے تا قول اُنکے بَیْنَ الْاَصَابِعِ
ف خبر دو وضو سے یعنی کمال وضو کا تعلیم فرمائیے کہ جس سے مستحق ثواب کے ہون فرمایا پورا کرو وضو یعنی فرائض اور سنتین اُسکی اچھی طرح ادا کرو اور
خلال کرنا ہاتھ اور پانونکی اُنگلیونکا سنت ہی امام اعظمؒ صاحب اور امام شافعیؒ کے نزدیک اور یہ حکم اُس صورت مین ہی کہ اُنگلیان بحسب خلقت کی
آپس سے جُدا اور کشادہ ہون اور اگر آپس مین ملی ہون اِسطرح کہ پانی بے تکلف اُنمین نہین پونچھ سکتا تو خلال کرنا واجب ہی اور ہمارے نزدیک
خلال اسطرح کرے کہ دائین ہاتھ کی ہتھیلی بائین ہاتھ کی پشت پر رکھکر اُنگلیان دائین ہاتھ کی اُنگلیون بائین ہاتھ کی مین ڈالے کہ اولی
یون ہی ہی اور پانونکی اُنگلیونکا خلال بائین ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اِسطرح کہ اُسکو دائین پانونکی چھنگلیا کے نیچے سے داخل کرکر خلال شروع
کرے ہر انگلی عین یون ہی کرتا جاوے حتی کہ دوسرے پانونکی چھنگلیا تک پونچھے اور حد ناک مین پانی دینے کی یہ ہی کہ پانی نرمہ ناک تک پونچھے
اور مبالغہ اُسکا یہ ہی کہ وہانسے گذر جاوے بیچ مبالغہ اگر روزہ سے نہووے تو کرے اور روزہ دار کو مکروہ ہی اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا
امام اعظمؒ کے نزدیک فرض ہی اور غسل مین فرض اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونومین سنت ہین ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ یَدَیْكَ وَرِجْلَیْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو کرے تو پس خلال کر درمیان اُنگلیون ہاتھون اپنی
کے اور پانون اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف خلال ہاتھونکا بعد دھونے ہاتھونکے
کرے اور خلال پانونکا بعد دھونے اُنکے کے افضل یون ہی ہی ع وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا دیکھا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جبوقت کہ وضو کرتے تھے یعنی خلال کرتے اُنگلیان پانوُن اپنے کی ساتھ چھنگلیا اپنی کے یعنے بائین چھنگلیا سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** معنی یَدْلُکُ کے یہ ہین کہ خلال کرتے تھے جیسیکہ روایت احمد مین لفظ یُخَلِّلُ کا آیا ہی پس دلیل ہو اسکی کہ بائین چھنگلیا سے خلال پانوُن کی مستحب ہے، یا معنی یَدْلُکُ کے یہ ہین کہ پھیرتے تھے چھنگلیا اُنگیوں اُنکی پر اس صورت مین یہ دلیل ہوویگی اسکی کہ ملنا تمام اعضا کا مستحب ہے ۱۲ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَاَدْخَلَهٗ تَحْتَ حَنَكِهٖ فَخَلَّلَ بِهٖ لِحْيَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ وضو کرتے لیتے ایک چلو پانی سے پھر داخل کرتے اُسکو نیچے ٹھوڑی اپنی کے پس خلال کرتے ساتھ اُسکے ڈاڑھی اپنی کو اور فرمایا اسیطرح سے حکم کیا مجکو پروردگار میرے نے یعنی ساتھ وجی خفی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ خلال مستحب ہے بعد دھونے مُنھ کے کہے اور طور اُسکا یہ ہی کہ اُنگلیان ڈاڑھی کے نیچے داخل کرے اور اوپر کو نکالے ۱۲ **وَعَنْ** عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عثمانؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خلال کرتے ڈاڑھی اپنی کی روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکھا مین نے حضرت علیؓ کو کہ وضو کیا پس دھوئے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ پاک کیا اُنکو پھر کلی کی تین بار اور ناک مین پانی دیا تین بار اور دھویا مُنھ اپنا تین بار اور دونون ہاتھ کہنیون تک تین بار اور مسح کیا سر اپنے کو ایکبار پھر دھوئے دونون پانوُن اپنے ٹخنے تک پھر کھڑے ہوئے پس لیا بچا ہوا پانی وضو اپنے کا اور پیا اُسکو کھڑے کھڑے پھر کہا حضرت علیؓ نے دوست رکھا مین نے یہ کہ دکھلاؤن مین تمکو کہ اسطرح تھا وضو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** وضو کے پانی مین برکت آجاتی ہی اسلیے اُسکو پیا اور یہ پانی کھڑے ہوکر پینا بھی جائز ہی ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ اِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ تَوَضَّاَ فَاَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَاَ فَمَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد خیر سے کہا ہم تھے بیٹھے ہوئے دیکھتے طرف حضرت علیؓ کے اُسوقت کہ وضو کرتے تھے پس داخل کیا ہاتھ اپنا داہنا اپنے مین پس بھرا مُنھ اپنا پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور سنکی ناک ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے کیا یہ تین بار پھر کہا جو شخص کہ خوش لگے اُسکو یہ کہ دیکھے طرف وضو حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہی وضو حضرتؐ کا یعنی مانند وضو اُنکے کے روایت کی یہ دارمی نے **ف** مقصود راوی کو یہان یہ تھا کہ کیفیت کلی اور ناک مین پانی دینے اور ناک سنکنے کی بیان کری اور باقی وضو معلوم تھا اِسلیے نہ بیان کیا ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہا دیکھا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے کیا یہ تین بار روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** کیا یعنی مجموع یا ہر ایک تین بار لینے اسمین دو احتمال ہین یا یہ کہ کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے تین بار اسیطرح کیا یا یہ کہ تین کلیان تین چلو دنے کین پھر اسیطرح ناک مین پانی دیا تین بار اور اخیر منے مناسب تر اور مطابق اکثر

روایات ہیں اور ایک احتمال سیمن اور بھی ہو سکتا ہو کہ یہ دونوں چیزیں ایک ہی ہاتھ سے کیں دوسرا ہاتھ نہ لگایا اور اسیطرح یہ احتمالات اوپر کی حدیث میں بھی ہیں ۱۲ ع **وعن** ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ واذنیہ باطنہما بالسبابتین وظاہرہما بابہامیہ رواہ النسائی اور روایت ہے ابن عباسؓ سے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر اپنے کا اور دونوں کانوں اپنے کا اندر انکے ساتھ دونوں انگلیوں شہادت کی اور اوپر انکے ساتھ انگوٹھوں اپنے کے روایت کی یہ نسائی نے **وعن** الربیع بنت معوذ انہا رات النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ قالت فمسح رأسہ ما اقبل منہ وما ادبر وصدغیہ واذنیہ مرۃ واحدۃ وفی روایۃ انہ توضأ فادخل اصبعیہ فی محرقی اذنیہ رواہ ابوداود وروی الترمذی فی الروایۃ الاولی واحمد وابن ماجۃ الثانیۃ اور روایت ہے ربیع بنت معوذ سے یہ کہ اُنہ نے دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے کہا پس مسح کیا حضرتؐ نے سر اپنے کا جو کچھ کہ اگلی جانب ہے اُس سے اور جو پچھلی جانب ہے اور کنپٹیوں اپنی کو اور کانوں اپنے کو ایکبار اور ایک روایت میں ہی کہ تحقیق اُنھوں نے وضو کرنے میں داخل کیں دونوں اُنگلیاں اپنی بیچ دونوں سوراخوں کانوں اپنے کی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے روایت پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری **ف** لفظ صدغیہ اور اذنیہ عطف کیے گئے ہیں لفظ راسہ پر اسکو عطف خاص علے عام کہتے ہیں یعنی مسح کیا ساتھ پانی سر کے یعنی جو پانی کہ مسح کے سر لیے لیا تھا اُس سے انکو بھی مسح کیا چنانچہ مذہب امام اعظمؒ صاحب کا یہی ہے اور صدغ کہتے ہیں اُسجگہ کو کہ درمیان کان اور آنکھ کے ہو اور جو بال کہ اُسجگہ پر لٹکتے رہتے ہیں اُنکو بھی صدغ کہتے ہیں کذا فی القاموس اور ابن ملک نے کہا ہو کہ صدغ اُن بالونکو کہتے ہیں کہ درمیان کانوں اور ناصیہ کے ہیں دونوں طرف سر کے پس یہ معنی مناسب ہیں مذہب حنفی کے اور شرح السنۃ میں لکھا ہو کہ اختلاف کیا ہو علماء نے بیچ تین بار مسح کرنیکے کہ آیا سنت ہو یا نہیں پس اکثر علما تو یہی کہتے ہیں کہ ایک بار ہی مسح کرے چنانچہ تینوں اماموں کا مذہب یہی ہو اور مشہور مذہب شافعیؒ میں یہ ہو کہ مسح تین بار کرنا کہ ہر بار نیا پانی لیا جاوے سنت ہو اور اکثر علما بھی اسی پر ہیں مگر شافعیؒ کو تین بار مسح کرنا مستحب کہتے ہیں اور ابوداؤد نے کہا ہو کہ حدیثیں حضرت عثمانؓ سے کہ سب صحیح ہیں وہ دلالت رکھتی ہیں کہ مسح ایکبار ہو اور رشمنی نے کہا ہو کہ تین بار مسح کرنا ساتھ نئے پانیونکے بدعت ہے لیکن ہدایہ میں کہا ہو کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی سے مشروع ہو اور روایت کیا گیا ہو امام اعظمؒ سے ۱۲ ع **وعن** عبداللہ ابن زید انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وانہ مسح رأسہ بماء غیر فضل یدیہ رواہ الترمذی ورواہ مسلم مع زوائد اور روایت ہے عبداللہ بن زید سے تحقیق اُنہ نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر اپنے کو ساتھ پانی کے کہ نہ تھا بچا ہوا ہاتھوں سے یعنی اور نیا پانی لیکر مسح کیا روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ مسلم نے لیکن ساتھ زیادتی کے کہ اُسمیں اور عضاے وضو کے دھونے کا بھی ذکر ہو **ف** حنفیہ کی کتابوں میں مذکور ہو کہ اگر کوئی ہاتھ دھو چکا اور تری اُسکی جو باقی رہی اُس سے اگر مسح کر لیا تو مسح ہو جاتا ہو اور اگر کسی عضو پر مسح کیا تھا اور اُسکی تری باقی رہی تو اُس تراوت سے مسح درست نہیں اور ایک حدیث بھی اس باب میں نقل کرتے ہیں ابن مسعودؓ سے اور اس حدیث میں بھی ساتھ روایت ابن لہیعہ کے نقل کیا ہی بماء غیر من فضل یدیہ کہ لفظ غیر ساتھ ب کے ہو یعنی مسح کیا ساتھ پانی کے کہ باقی رہا تھا ہاتھوں میں بعد دھونے کے لیکن صحیح روایت یہی ہے جو متن میں مذکور ہوئی پس اولی تو یہی ہوا کہ نیا پانی لے اور جائز یہ بھی ہوا کہ ہاتھ کے باقی رہے ہوئے پانی سے مسح کر لے ۱۲ ع **وعن** ابی امامۃ ذکر وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان یمسح الماقین وقال الاذنان من الرأس رواہ ابن ماجۃ وابوداؤد والترمذی وذکر انہ قال ہکذا لا ادری الاذنان من الرأس من قول ابی امامۃ ام من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور روایت ہے ابی اُمامہ سے کہ ذکر کیا وضو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا تھے حضرتؐ لئے آنکھوں کے کونوں کو اور کہا کہ کان بھی سر میں سے ہیں
روایت کی یہ ابن ماجہ اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور ذکر کیا ابوداؤد اور ترمذی نے کہ کہا حماد نے نہیں جانتا میں کہ اُلاذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قول ابی اُمامہ
ہے یا فرمایا ہوا رسول خدا کا ہی صلے اللہ علیہ وسلم کاف ماق کہتے ہیں اُس گوشہ چشم کو کہ ناک کیطرف ہوتا ہی کذا فی القاموس اور جوہری لکھا ہے کہ
دونوں طرف کے گوشہ چشم کو کہتے ہیں پس اول یہی ہی کہ دونوں کونوں کو لئے منہ دھوتے وقت انکو ملنا مستحب ہے تا چیرہ وغیرہ چھوٹ جاوے اور یہ جو کہ
کان بھی سر میں سے ہیں اس سے دو حکم نکلتے ہیں ایک تو یہ کہ کانوں کو سر کے ساتھ مسح کرے اور دوسرے یہ کہ سر کے مسح کے لیے کہ پانی لیا ہی اُس سے کانوں کو
بھی مسح کرے نیا پانی نہ لے پس اول حکم میں چاروں امام متفق ہیں اور دوسرا حکم کہ مسح کانوں کا سر کے پانی بچے ہوئے سے کرے مذہب امام اعظمؒ اور امام
مالکؒ اور امام احمدؒ کا ہی اور یہ حکم اکثر حدیثوں سے ثابت ہوتا ہی اور شافعیؒ کے نزدیک نئے پانی سے مسح کرے چنانچہ ایک حدیث بھی اس باب میں
وارد ہوئی ہی معلوم ایسا ہوتا ہی کہ اکثر ایک ہی پانی سے سر اور کانوں کو حضرتؐ مسح کرتے ہونگے اور کبھی کہ ہاتھ میں تری نہ باقی رہتی ہوگی نیا پانی لیتے
ہونگے واللہ اعلم ۱۲ ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ
وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى اَبُوْدَاوٗدَ مَعْنَاهُ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنہ نے اپنے دادا سے کہا کہ آیا ایک گنوار
طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتا تھا کیفیت وضو سے پس دکھلایا اُسکو تین تین اعضاء وضو کا تین بار پھر فرمایا اسطرح سے ہی وضو یعنی وضو کامل
پھر جو شخص کہ زیادہ کرے اسپر پس تحقیق بُرا کیا اور تعدّی کی اور ظلم کیا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیے ابوداؤد نے معنی اسکے
ف بُرا کیا کیونکہ سنت کو چھوڑ دیا اور تعدی کی یعنی سنت کے حد سے بڑھ گیا بسبب زیادتی کے اور ظلم کیا اپنے نفس پر بسبب مخالفت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ۱۲ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ
قَالَ اَيْ بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ
هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل سے
یہ کہ انھوں نے سُنا بیٹے اپنے کو کہ کہتا تھا یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے محل سفید داہنی طرف جنّت کے کہا اے بیٹے میرے مانگ اللہ
سے بہشت اور پناہ پکڑ ساتھ اُسکے آگ سے یعنی یہ حکم اور فضول کلام کیا ہی کہ جاوے معین اور بصفت خاص سے مانگتا
ہے بلکہ یوں مانگ جسطرح کہ بیان کی پس تحقیق میں نے سُنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تحقیق ہوگی اس امت میں
ایک قوم کہ زیادتی کریں گے طہارت میں اور دعا میں روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف زیادتی طہارت میں یہ ہے
کہ تین بار سے زیادہ اعضا دھوئے اور پانی زیادہ خرچ کرے اور دھونے میں اتنا مبالغہ کرے کہ حدّ وسواس کو پونہچے اور زیادتی دعا میں
یہ ہی کہ بے ادبی کرے اور قیدیں لگائے مطلب مانگنے میں یا ایک چیز خارج احاطۂ امکان اور عادت سے سوال کرے ۱۲ ع **وَعَنْ** اُبَيِّ
ابْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ كَذَا قَالَ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا
اَسْنَدَهٗ غَيْرُ خَارِجَةَ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا اور روایت ہے اُبی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تحقیق واسطے
وضو کے ہی شیطان کہا جاتا ہی اُسکو ولہان پس بچو وسوسہ پانی کے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث

غریب ہے اور نہین اسناد اسکی قوی نزدیک محدثین کے سوا اسطے کہ ہم نہین جانتے کسی کو کہ مسند بیان کیا ہو اسکو سوائے خارجہ کے کہ نام ہی ایک عالم کا اور وہ نہین قوی نزدیک اون ہمارے یعنی محدثین کے ف دلہان کے معنی ہین جاتا رہنا عقل کا اور متحیر ہونا یہ نام اس شیطان کا اس لیے ہی کہ لوگونکے دلونمین وسوسے ڈالکر حیرت ناک اور بے عقل کر دیتا ہی اسی وہم مین رہتے ہین کہ اس عضو پر پانی پونچا ہی یا نہین ایکبار دھویا یا دو بار پس بچو وسواس پانی کے سے یعنی اسطرح کے وسواس پانی کے استعمال کرنے مین آوین تو ترک کرو سنت کی خدشے نکلی وُضوع **وَعَنْ** مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْھَہٗ بِطَرَفِ ثَوْبِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے مُعاذ بن جبل سے کہا کہ دیکھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتے پونچھتے مُنھ اپنا ساتھ کونے کپڑے اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے

ف ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی چادر وغیرہ سے اور زیلعی نے شرح کنز مین لکھا ہی کہ جائز ہی رومال سے پونچھنا بعد وضو کے چنانچہ روایت کیا گیا ہے عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے اور حدیث مابعد کی بھی دلالت کرتی ہی اسکے جواز پر اور مستحب لکھا ہی پونچھنا اعضائے وضو کا مثیہ والے نے اور بعضی کتابون حنفیہ مین لکھا ہی اگر بقصد تکبر کے نہو مکروہ نہین اور اگر بقصد تکبر کے ہو مکروہ ہی اور مذہب شافعی مین نہ پونچھنا سنت ہے وضو والے کو بھی اور غسل والے کو بھی دلیل اُنکی یہ ہی کہ حضرت میمونہؓ لائین حضرتؐ پاس رومال بعد وضو حضرتؐ کے آپنے اُسکو رد کر دیا اور شروع کیا کہ ٹپکاتے تھے پانی ساتھ ہاتھ اپنے کے اُسکا جواب ہمارے علما دیتے ہین کہ ممکن ہے کہ یہ بات بسبب کسی عذر کے ہوئی ہو ف ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِرْقَۃٌ یُنَشِّفُ بِھَا اَعْضَاءَہٗ بَعْدَ الْوُضُوْءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ بِالْقَائِمِ وَاَبُوْ مُعَاذٍ الرَّاوِیْ ضَعِیْفٌ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا تھا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا پونچھتے تھے ساتھ اُسکے اعضا اپنے پیچھے وضو کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین قوی اور ابو مُعاذ راوی ضعیف ہے نزدیک محدثین کے ف اور کہا ترمذی نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مقدمہ مین کوئی حدیث صحیح نہین آئی ہی اور اجازت دی ہی بیچ پونچھنے بعد وضو کے ایک قوم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُنھون نے کہ بعد اُنکے ہین اور یہ بات اُنھون نے اپنے دل سے نکالی ہے پس یہ مضمون سید جمال الدین شافعی نے نقل کیا ہی اب ہمارے علما نے اسکا یہ جواب دیا ہی کہ یہ کہنا تمھارا کہ اُنھون نے اپنے دل سے یہ بات نکالی ہی صحیح نہین تمنے یہ کہنا اپنے دل سے نکالا ہی کیونکہ نہین ہو سکتا کہ مثل عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے اپنے دل سے کچھ نکال لین بلکہ فعل اُنکا دلالت کرتا ہی کہ اس حدیث کی کچھ اصل ہی اور علاوہ اسکے عمل کرنا ساتھ حدیث کے اگرچہ ضعیف ہو اولی ہے عمل کرنے سے ساتھ رائے کے اگرچہ قوی ہو واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ثَابِتِ بْنِ اَبِیْ صَفِیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرٍ ھُوَ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ حَدِّثْنِیْ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّۃً مَرَّۃً وَمَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ثابت بن صفیہ سے کہا کہ کہا مین نے واسطے باپ جعفر صادق کے کہ وہ محمد باقر ہین کیا حدیث کی تمکو جابر نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایکبار یعنی کبھی اور دو دو بار یعنی کبھی اور تین تین بار یعنی کبھی فرمایا ہان روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

ف حضرت امام محمد باقر بڑے فقہاے مدینہ مطہرہ سے ہین اور بڑے محدث تھے روایت رکھتے ہین اپنے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہا سے اور اور صحابہؓ سے اور جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آل مدور فت بہت رکھتے اور اُنسے بہت حدیثین سُنتے اور منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کو اشارہ کیا تھا اُنکی تعلیم کے لیے کہ ایک شخص ولاد میری سے تیرے پاس آ کر علم سیکھے گا چنانچہ یہ جابرؓ پاس تشریف لاتے تو جابرؓ اندھے تھے بسبب کبر سن کے پوچھتے کہ تو کون ہے یہ فرماتے کہ مین ہون محمد بن علی پس جابرؓ کہتے مرحبا یا ابن رسول اللہ و ولد بضعتہ ریحانتہ پھر ہاتھ اپنا

امام باقرؒ کے گریبان میں ڈالتے اور گردن اور بغل اور سینے پر پھیرتے اور یوں اخلاص و عقیدت کی بھینی دماغ انس و محبت کے سونگھتے اور کہتے کہ پوچھ مجھ سے اے بھتیجے جو چاہ حدیثوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ ہر باب میں اُنسے بہت حدیثیں یاد رکھتا ہوں پس ثابت بنانی امام محمد باقرؒ سے پوچھا کہ کیا تمکو حدیث کی ہے جابرؓ نے یہ حادث محدثین کی ہو کہ قاری شیخ کے آگے کہتا ہے حدثنا فلانٌ عن فلانٍ اپنی اسناد کو پہنچاتا ہے حضرت تک اور شیخ چپکا رہتا ہے اخیر کو اقرار کرتا ہے کہتا ہے نعم پس یہ ایک طرق روایت سے ہے اور ہے یہ بمنزلہ کہنے شیخ کے حدثنی فلان آخر تک در شاگرد سنتا رہتا ہے ع ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ اور روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہا تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار یعنی عضا وضو کے دو دو بار دھوئے اور فرمایا یہ نور ہے اوپر نور کے **ف** یعنی ایکبار دھونے سے فرض ادا ہوا وہ ایک نور ہوا دوسرے بار دھونے سے سنت ادا ہوئی یہ نور پر نور ہوا ع ع **وعن** عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَالنَّوَوِيُّ ضَعَّفَ الثَّانِيَ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ اور روایت ہے عثمانؓ سے کہا کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار اور فرمایا یہ ہے وضو میرا اور وضو نبیوں کا پہلے مجھے اور وضو ابراہیمؑ کا روایت کی یہ دونوں حدیثیں رزینؒ اور نوویؒ نے ضعیف کہا ہے دوسری کو شرح مسلم میں **ف** حضرت ابراہیمؑ کا ذکر بعد ذکر کرنے انبیاؑ کے جو کیا اسکو تخصیص بعد تعمیم کہتے ہیں یعنی عام کے بعد خاص انکا ذکر کیا اس لیے کہ یہ طہارت نظافت بہت کرتے تھے ع ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكُنَّا نَحْنُ نُصَلِّيْ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مَا لَمْ نُحْدِثْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے واسطے ہر نماز کے یعنی فرض کے اور تھا ایک ہم میں کفایت کرتا اسکو ایک وضو جبتک کہ نہ ٹوٹتا وضو روایت کی یہ دارمیؒ نے **ف** حضرتؐ کو ہر نماز کیلیے نیا وضو کرنا پہلو واجب تھا پھر منسوخ ہوا جیسیکہ حدیث مابعد سے معلوم ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرتؐ اولیٰ اور عزیمت سمجھ کر ہر نماز کیلیے نیا وضو کرتے تھے ع ع **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَرَاَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ اَخَذَهُ فَقَالَ حَدَّثَتْهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ غَسِيْلَ حَدَّثَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهُ حَتّٰى مَاتَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان سے کہا کہ میں نے واسطے عبیداللہ بیٹے عبداللہ بیٹے عمرؓ کے کہ خبر دی وضو عبداللہ بیٹے عمرؓ کے سے واسطے ہر نماز کے باوضو ہوں یا بے وضو کس سے لیا ہے یہ پس کہا عبیداللہ نے کہ حدیث کی عبداللہ کو اسما بیٹی زید بیٹی خطاب نے یہ کہ عبداللہ بیٹے کہ بیٹے حنظلہ بن ابی عامر غسیل کے ہیں حدیث کی اُسکو یہ کہ تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیے گیے ساتھ وضو کے واسطے ہر نماز کے باوضو ہوں یا بے وضو ہوں پس جبکہ مشکل ہوا یہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پر حکم کیے گئے ساتھ مسواک کے نزدیک ہر نماز کے اور موقوف کیا گیا اُنسے وضو کرنا یعنے واجب رہا ہر نماز کیلیے مگر بوقت بے وضو ہونیکے کہا عبیداللہ نے پس تھے عبداللہ گمان کرتے یہ کہ مجکو ہی قوت ہے پس کیا اسکو یہانتک کہ وفات ہوئی روایت کی یہ احمدؒ نے **ف** لفظ غسیل کے معنی ہیں نہلایا گیا یہ صفت ہے حنظلہ کی حنظلہ کو غسیل اسلیے کہتے ہیں کہ ملائکہ نے اُنکو بعد انتقال کے نہلایا تھا عاوہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ کی بیوی سے پوچھا کہ کیا تھا حال اسکا یعنی جسوقت گھر سے نکلا تو کیا کام کر رہا تھا گھر میں کہا اُسنے کہ وہ جنبی تھا اور ایک جانب سر اپنے کی دھوئی تھی یعنی نہانے میں پس جب سُنی اُسنے آواز یعنی جہاد کیلیے

بُلانے کی نکلا پس مارا گیا یعنی دن اُحد کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے ملائکہ کو کہ نہلاتے تھے اُسکو کذا ذکرہ الطیبی اور کہا طیبی نے کہ اِس حدیث میں تنبیہ ہے اوپر بزرگی مسواک کے کہ یہ ایسی چیز ہے کہ قائم مقام وضو واجب کے کی گئی اور پس تھے عبارت گمان کرتے کہ یہ محبوب ہے قوت یعنی اُنھوں نے اجتہاد کیا کہ وجوب اِسکا منسوخ ہوا لیکن فضیلت باقی ہے اُسکے لیے کہ قوت اُسکی رکھے اور وہ قوت اسکی رکھتے تھے پس اِس لیے اِس امر کو چھوڑا انہیں تا دمِ مرگ ۱۲ ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَّهُوَ یَتَوَضَّاُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ یَا سَعْدُ قَالَ اَفِی الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ کُنْتَ عَلٰی نَهْرٍ جَارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے سعد پر اور وہ وضو کرتے تھے یعنی اور اسراف کرتے تھے اُسمیں پس فرمایا کہ کیا ہے یہ اسراف اے سعد کہا سعد نے کیا وضو میں بھی اسراف ہے فرمایا کہ ہاں اگرچہ ہو تو نہر جاری پر روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** نہر جاری پر اسراف اِس لیے ہوتا ہے کہ حد شرعی سے تجاوز کرنے میں وقت اور عمریں ہی ضائع ہوتے ہیں وہ اسراف ہوا اور طیبی نے یہ معنی کہے ہیں کہ اسمیں مبالغہ منظور ہے کہ جس چیز میں اسراف نہیں متصور ہے اُسمیں اسراف ہوا تو اور جاے اسراف کا کیا حال ہے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ وَذَکَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ یُطَهِّرُ جَسَدَهٗ کُلَّهٗ وَمَنْ تَوَضَّاَ وَلَمْ یُسَمِّ لَمْ یُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ سے کہ نقل کیا اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسنے وضو کیا اور یاد کیا نام اللہ کا پس تحقیق پاک کیا بدن اپنا تمام یعنے تمام گناہ نسے اور جسنے وضو کیا اور نہ یاد کیا نام اللہ کا نہ پاک کیا مگر اعضاے وضو کو **ف** یعنی جو اعضا دھوئے اُسکے گناہ صغیرہ دور ہوئے اور باقی اعضا کے یوں ہی رہے اور اِسحدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں بسم اللہ کہنی مستحب یا سنت ہے نہ واجب ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ تَحَرَّکَ خَاتَمُهٗ فِیْ اِصْبَعِهٖ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ الْاَخِیْرَ اور روایت ہے ابی رافع سے کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ وضو کرتے وضو نماز کا ہلاتے انگوٹھی اپنی یعنی نکلی اپنی کی روایت کیں یہ دونوں حدیثیں دارقطنی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے فقط دوسری **ف** جب انگوٹھی ڈھیلی ہو اور گمان ہووے پانی پونہچنے کا نیچے اُسکے تو ہلا لینا اُسکا سنت ہے اور اگر جانے کہ انگوٹھی تنگ ہے بغیر ہلانیکے پانی اُسکے نیچے نہیں پونہچے گا تو واجب ہے ہلا لینا اُسکا ۱۲ ع **بَابُ الْغُسْلِ** باب ہے بیچ بیان غسل کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیٹھے ایک تمھارا درمیان عورت کی چار شاخونکے پھر کوشش کرے یعنی صحبت کرے پس تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ منی نہ نکلے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد چار شاخوں سے دونوں ہاتھ اور دونوں پانوں عورت کے ہیں یا مراد چار شاخوں سے ہیں دونوں ہاتھ اور دونوں پانوں اُسکے اور دونوں طرفین فرج کی حاصل یہ کہ جماع کے لیے بیٹھا اور جماع کیا تو غسل لازم آتا ہے بجرد داخل کرنے سر ذکر کے منزل ہووے یا نہ ہووے یہی مذہب ہے خلفاے راشدین اور اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور چاروں اماموں کا ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِی السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِی الْاِحْتِلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَلَهٗ وَاَصْلُهٗ فِی الصَّحِیْحَیْنِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اِسکے نہیں کہ پانی پانی سے یعنی غسل کرنا لازم آتا ہے منی کے

نکلنے سے روایت کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام محیی السنہ نے رحمت کرے اُسکو اللہ یہ منسوخ ہی اور کہا ابن عباسؓ نے سوائے اسکے نہین کہ پانی ہلنی سے بیچ احتلام کے ہی روایت کی یہ ترمذی نے اور نہین پایا مین نے اسکو صحیحین مین ف بموجب اسحدیث کے بغیر انزال کے غسل نہین واجب ہوتا ہی پس اوپر کی حدیث مین اور اسمین تعارض لازم آیا اُس تعارض کے دفع کیلیے مصنف نے قول محیی السنہ کا نقل کیا کہ یہ منسوخ ہی یعنی ساتھ حدیث اُبی بن کعب کے کہ یہ رخصت اوّل اسلام مین تھی پھر نہی کی گئی اُس سے اور ترمذی نے کہا کہ اسیطرح بہت صحابہ نے روایت کی ہی کہ یہ ابتداے اسلام مین تھی پھر منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ جب ستر مرد کا عورت کے ستر مین گیا اور دونون ختنے ملے غسل واجب ہوا انزال ہوے یا نہو اور ابن عباسؓ نے اور توجیہ بیان کی کہ یہ احتلام کے حق مین فرمایا ہی کہ بمجرد خواب دیکھنے کے نہانا واجب نہین ہوتا جبتک کہ بعد اُٹھنے کے منی نہ دیکھے اِس صورت مین اسکو منسوخ کہنے کی حاجت نہین اور حق یہ ہی کہ یہ حدیث مطلق ہی خواہ احتلام ہو خواہ غیر احتلام کے لیکن یہ حکم ابتداء اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا

ترجمہ **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ اُمِّ سُلَيْمٍ اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہا کہ کہا ام سلیم نے اے رسول خدا کے تحقیق اللہ نہین حیا کرتا حق سے پس آیا ہی عورت پر غسل جبکہ احتلام ہو یعنے خواب مین دیکھے مجامعت فرمایا کہ ہان جسوقت کہ دیکھے پانی یعنی منی پس ڈھانک لیا ام سلمہؓ نے منھ اپنا یعنی بسبب شرم کے اور کہا اے رسول خدا کے کیا محتلم ہوتی ہی عورت یعنی اُسکے بھی منی ہوتی ہی اور نکلتی ہی اُس سے مانند مرد کے فرمایا کہ ہان خاک آلودہ ہووے ہاتھ تیرا پس ساتھ کس سبب کے مشابہ ہوتا ہی اُسکے بچہ اُسکا یعنی بعضے وقت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ روایت ام سُلیمؓ کے کہ تحقیق منی مرد کی گاڑھی ہوتی ہی سفید اور منی عورت کی پتلی ہوتی ہی زرد پس جو ان دونو مین غالب ہوا سبقت کرے ہوتی ہے اُس سے مشابہت یعنی بچہ مشابہ اُسکے ہوتا ہی **ف** اللہ نہین حیا کرتا حق سے یعنی منع فرمایا ہی حیا کرنے سے بیچ پوچھنے حق کے ام سلیمؓ نے اپنے سوال کرنے کی یہ تمہید اور عذر کیا بعد اُسکے سوال کیا اور جبکہ دیکھے منی یعنی اپنے بدن مین یا کپڑے مین بعد جاگنے کے اور یہی حکم مذی کا بھی ہے ہمارے نزدیک یعنی سوتے سے اُٹھ کر مذی لگی دیکھے تو بھی غسل آتا ہی اور خاک آلودہ ہووے ہاتھ تیرا یہ کنایہ ہے شدت فقر سے پس یہ بددعا ہی لیکن یہان معنی حقیقی اسکے مراد نہین یہ کلمہ زبان زد عرب کے ہے کہ وقت تعجب کے بولتے ہین حاصل یہ کہ عجب ہے تجھسے ام سلیم کہ اسطرح کہتی ہے اور یہ نہین سمجھتی کہ اگر اُسکے منی نہین ہوتی تو بچہ مشابہ اُسکے کیونکر ہوتا ہی پس عورت کے منی ہوتی ہی مثل مرد کے اور دونو کی منی سے بچہ پیدا ہوتا ہی اور رنگ منی کے بیان کیے تو یہ باعتبار اکثر اور سلامت حال کے ہین کیونکہ کبھی منی مرد کی پتلی بھی ہوتی ہے بسبب مرض کے اور سُرخ ہوتی ہی بسبب کثرت جماع کے اور کبھی عورت کی منی سفید ہوتی ہے بسبب قوت اُسکے کے اور معنی اخیر جملے کے یہ ہین کہ جسکی منی غالب ہوگی منی یعنی اُسصورتمن کہ مرد اور عورت کی منی ساتھ گرے رحم مین یا جسکی سبقت کرے گی یعنی ایک کی دوسرے کی منی سے پہلے گریگی رحم مین تو اُسی کے مشابہ ہوگا بچہ ۱۲ ع ترجمہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلٰثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَبْدَاُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ

ارادہ کیا کرتے نہانے کا جنابت سے یعنی واسطے دفع جنابت کے شروع کرتے پس دھوتے دونون ہاتھ اپنے یعنی پونہچون تک پھر وضو کرتے جیسیکہ وضو کرتے ہین نماز کے لیے پھر داخل کرتے انگلیان اپنی پانیمین یعنی تا تر ہووین پھر نکالتے انکو پس خلال کرتے ساتھ انکے یعنی ساتھ تری انگلیونکے جڑون بالون اپنے کے مین پھر ڈالتے سر اپنے پر تین چلّو ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے پھر بہاتے پانی تمام بدن اپنے پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہو کہ شروع کرتے پس دھوتے دونون ہاتھ اپنے پہلے اِس سے کہ داخل کرتے انکو پانی مین پھر ڈالتے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائین ہاتھ اپنے پر پھر دھوتے ستر اپنا پھر وضو کرتے ف جیسیکہ وضو کرتے ہین نماز کے لیے یعنی اگر ایسی جاے نہاتے کہ پانون رکھنے کی جگہ پانی جمع ہوتا یعنی پتھر یا تختے پر نہاتے تو پورا وضو کر لیتے اور اگر وہان گڑھا ہوتا تو پانون پیچھے نہانیکے دھوتے جیسیکہ مابعد کی حدیث مین مذکور ہی اور ہدایہ مین بھی لکھا ہو کہ اسیطرح کیا کرے اور طبرانی نے روایت کیا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احتلام کبھی نہین ہوا اور نہ اور انبیا علیہم السّلام کو ہوتا تھا ۱۲ **وعن** عبد اللہ بن عبّاس قال قالت میمونۃ وضعت للنّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم غسلا فسترتہ بثوب وصبّ علی یدیہ فغسلھما ثمّ صبّ بیمینہ علی شمالہ فغسل فرجہ فضرب بیدہ الارض فمسحھا ثمّ غسلھا فمضمض واستنشق وغسل وجھہ وذراعیہ ثمّ صبّ علی رأسہ وافاض علی جسدہ ثمّ تنحّی فغسل قدمیہ فناولتہ ثوبا فلم یأخذہ فانطلق وھو ینفض یدیہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہا میمونہؓ نے کہ بیوی حضرتؐ کی ہین کہ رکھا مین نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی واسطے غسل کے پھر یہ وہ کیا مین نے انکا ساتھ پردیکے اور ڈالا حضرتؐ نے پانی اوپر دونون ہاتھون اپنے کے پس دھویا انکو پھر ڈالا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائین ہاتھ اپنے پر پھر دھویا ستر اپنا پھر مارا ہاتھ اپنا زمین پر یعنے ہابان ہاتھ کہ جس سے ستر دھویا تھا پھر ملا اُسکو پھر دھویا اُسکو پھر کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور دھویا مُنھ اپنا اور دونون ہاتھ اپنے پھر ڈالا سر اپنے پر اور سہایا بدن اپنے پر پھر ایک طرف ہوے پھر دھوے دونون پانون اپنے پس دیا مین نے انکو کپڑا یعنے بدن پونچھنے کے لیے پس نہ لیا اُسکو پس چلے اور وہ جھاڑتے تھے دونون ہاتھ اپنے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اِسکے بخاری کے ہین ف دھوئے دونون قدم اِسلیے کہ وضو کے وقت نہ دھوئے تھے کیونکہ تختے پر یا پتھر پر یا بلند جگہ پر نہ نہاے ہونگے بلکہ وہان پانی ٹھہرتا ہوگا اور کپڑا حضرت میمونہؓ سے جو نہ لیا تو اسکے کئی احتمال علما نے بیان کیے ہین یا تو اِسلیے نہ لیا کہ بدن کا نہ پونچھنا ہی افضل تھا یا جلدی کیلیے یا وقت گرمی کا تھا طراوت اُسوقت اچھی معلوم ہوتی تھی یا کپڑے مین کچھ شبہہ ہوگا نجاست کا پس گویا عذر کے سبب سے نہ لیا اِس سے یہ نہ نکلا کہ بدن کا نہ پونچھنا سنت ہے یا پونچھنا مکروہ ہی اور مراد ہاتھ جھاڑنے سے یہ ہو کہ چلتے مین ہلاتے جاتے تھے اُنکو جیسیکہ عادت قوّت والونکی ہے ۱۲ **وعن** عائشۃ قالت ان امرأۃ من الانصار سألت النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم عن غسلھا من المحیض فامرھا کیف تغتسل ثمّ قال خذی فرصۃ من مسک فتطھّری بھا قالت کیف اتطھّر بھا فقال تطھّری بھا قالت کیف اتطھّر بھا قال سبحان اللہ تطھّری بھا فاجذبتھا الیّ فقلت تتبّعی بھا اثر الدّم متفق علیہ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ تحقیق ایک عورت انصار مین سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل پناحیض سے پس حکم کیا اُسکو کہ کیونکر نہاوے یعنی کیفیت نہانے کی کہ پہلے گذری بیان فرمائی پھر فرمایا لے تو ٹکڑا مشک مین کا پھٹے کی حاصل کر تو ساتھ اُسکے کہا اُسنے کسطرح پاکی حاصل کرونمین ساتھ اُسکے پس فرمایا پاکی حاصل کر تو ساتھ اُسکے کہا کسطرح پاکی حاصل کرونمین ساتھ اُسکے فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر تو ساتھ اُسکے پس کھینچ لیا مین نے اُسکو اپنی طرف پس کہا مین نے رکھدے جگہ خون کے یعنی ستر مین ۱۲ آیت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لے تو ٹکڑا مُشک مین کا لفظ مُسک حدیث مین میم کے زیر سے بمعنی مُشک کے ہی یعنی ایک ٹکڑا کپڑے کا یا ایک ٹکڑا مُشک کا

لہ یعنی ساتھ ٹکڑا کپڑے کا مشک کا ۱۲

مشک سے رنگ کرلے اور ایک روایت مین زبرجد کے سے آیا ہی یعنی چمڑے کے لیکن بحسب روایت اور مناسب مقام کے پہلا ہی قوی تر ہے یعنی میم کے زیر سے یعنی مشک کے اور فقہانے کہا ہی کہ مستحب ہے عورت کو ایک ٹکڑا مشک کا لیوے یا ایک کپڑے کے ٹکڑے کو اُسمین خوشبودار کرے یعنے رنگے اُس سے اور رکھے مترین تا بدبو خون کی جاتی رہے اور کلمہ سبحان اللہ کا بطریق تعجب کے پڑھا کہ یہ بات ظاہر ہے اُسکے سمجھنے مین حاجت فکر کی نہین ؛ ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِيْ فَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُم سلمہؓ سے کہا کہ کہا مینے اے رسول خدا کے تحقیق مین عورت ہون خوب مضبوط گوندھتی ہون بال سر اپنے کے کیا کھولونمین اُنکو وقت غسل جنابت کے پس فرمایا نہین یعنے نہین لازم آتا تجھے کھولنا اُنکا سوائے اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو یہ کہ ڈالے اپنے سر پر تین لپین پھر بہاوے اوپر اپنے پانی پس پاک ہوویگی تو روایت کی یہ مسلم نے **ف** صحیح روایت یہ ہی کہ یہ حکم عورتون ہی کیلیے ہے اگر بال گوندھے رہین اور پانی سر پر سطرح ڈالین کہ بالونکی جڑین تر ہوجاوین تو کافی ہی اور اگر جانین کہ بغیر کھولنے کے جڑین تر نہین ہونگی تو کھولنا اُنکا ضرور ہی اور مردونکو بہرحال کھولنا ہی چاہیے ؛ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰى خَمْسَةِ اَمْدَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ساتھ مُدّ کے اور نہاتے ساتھ صاع کے پانچ مُدّ تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مُد نام پیمانہ کا ہی کہ اُسمین اناج قریب سیر بھر کے آتا ہی اور صاع مین چار مد اناج آتا ہی یعنی قریب چار سیر کے اور مراد ساتھ مُد اور صاع کے یہان وزن ہی نہ پیمانہ یعنی قریب سیر بھر پانی سے وضو کرے اور قریب چار سیر کے نہاوے اور یہ وزن وضو اور غسل کے لیے واجب نہین لیکن سنت یہ ہی کہ کم اس سے نہو اور بعضی روایت مین دو تہائی مُد کے سے اور بعضی مین آدھے مُد سے وضو کرنا حضرتؐ کا ثابت ہوا ہی پس محمل اس حدیث متفق علیہ کا یہ ہے کہ اکثر ایک ہی مُد سے کرتے تھے اور کبھی کم سے بھی جیسیکہ اُن روایتونمین آیا ہی ؛ ع **وَعَنْ** مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَيُبَادِرُنِيْ حَتّٰى اَقُوْلَ دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مُعاذہؓ سے کہا کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ نہاتی مین اور سونیکو اصلے اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے کہ ہوتا درمیان میرے اور درمیان اُنکے پس جلدی کرتے مجھے یعنی پانی لینے مین یہانتک کہ کہتی مین چھوڑ دو واسطے میرے چھوڑ دو واسطے میری کہا مُعاذہ نے اور وہ دونون یعنی حضرتؐ اور حضرت عائشہؓ ہوتے جنبی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک باسن سے کہ وہ باسن ایک بڑا پیالہ تھا کہ تین صاع اُسمین پانی سما وے لپیٹ ہاتھ اُسمین ڈالتے تھے اور پانی لیتے تھے نہانیکے لیے اور جلدی لیتے تھے پانی اسکے یہ معنی نہین ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے نہانے سے پہلے تھوڑے پانی سے نہالیتے تھے اور باقی اُنکے لیے چھوڑ دیتے تھے اُس سے یہ نہالیتی تھین بلکہ معنے یہ ہین کہ دونون صاحب رکھتے اُس سے نہاتے تھے اور وہ دونون ہوتے جنبی کہا ابن ملک نے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اِسپر کہ جس پانی مین جنبی ہاتھ ڈالے وہ طاہر مطہر ہے برابر ہے کہ جنبی مرد ہو یا عورت اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ہی ہمارے سب علمانے اگر مُحدث یا جنبی یا حائض ہاتھ پاک رکھتے ہون اور وہ چلو بھر نیکے لیے باسن مین پانی ڈالین تو پانی مستعمل نہین ہوتا کیونکہ حاجت رکھتے ہین اور دلیل پکڑی ہی اُنھون نے ساتھ اِس حدیث کے اور پھیر کہا بخلاف اُسکے کہ ڈالے جنبی پانون یا سر اپنا یعنی اِس سے پانی خراب ہوجاتا ہی کیونکہ اِس صورت مین کچھ ضرورت نہین ؛ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ اِحْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ

اُمُّ سُلَیْمٍ هَلْ عَلَی الْمَرْأَةِ تَرٰی ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ لَا غُسْلَ عَلَیْهِ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا پوچھے گئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے سے کہ پاوے طراوت اور نہ یاد رکھتا ہو خواب فرمایا غسل کرے اور پوچھے گئے حال اُس شخص کے سے کہ گمان رکھتا ہو کہ خواب دیکھتا ہو اور نہیں پاتا طراوت فرمایا کہ نہیں غسل اُسپر کہا ام سلیمؓ نے کیا ہو عورت پر بھی غسل کہ دیکھے یہ یعنی طراوت کو فرمایا کہ ہاں عورتیں بھی مانند مردونکے ہیں روایت کی ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی دارمی اور ابن ماجہ نے تا قولہٗ نکے لا غسل عَلَیْهِ **ف** پاوے طراوت یعنی جاگ کر منی دیکھے یا مذی اور خواب نہ یاد رکھتا ہو کہ کسی سے جماع کیا ہو نیند میں اُسکو فرمایا کہ غسل واجب ہے اُسپر یعنے مدار تری پانی پر ہے خواب یاد رکھتا ہو یا نہ اور عورتیں مانند مردون کے ہیں پیدائش اور طبایع میں یعنی پس عورتون پر بھی غسل واجب ہوتا ہو ساتھ دیکھنے تری کے بعد جاگنے کے مانند مردونکے اور اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ بجز دیکھنے تری کے غسل واجب ہوتا ہو اگرچہ نہ یقین رکھتا ہو کہ یہ کود کر نکلی ہے یہی کہا ہو ایک جماعت تابعین نے اور امام اعظمؒ نے بھی اور اکثر علمانے کہا ہو کہ غسل واجب نہیں آتا یہانتک کہ جانے کہ یہ کود کر نکلی ہے یعنی اگر جانتا ہو کہ کود کر نکلی ہو تو واجب ہوگا ورنہ مستحب واسطے احتیاط کے اور اگر کوئی پوچھے کہ مرد و عورت اکٹھے ایک بچھونے پر سوئے اور جاگ کر تری بچھونے پر دیکھی اور نہ جانا کہ کسکی ہے غسل دونون مین سے کس پر واجب ہوگا جواب یہ کہ اگر منی سفید ہے مرد کی ہے اُسپر غسل واجب ہوگا اور اگر زرد ہے عورت کی ہے اُسپر غسل واجب ہوگا اور احتیاط اِسمین ہے کہ دونون غسل کرون ۱۲ ع

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت کے سے واجب ہوگا غسل یہ کیا مینے اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونون روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ختان اُسجگہ کو کہتے ہین کہ ختنہ کرنے مین اُسکو کاٹتے ہین کہ وہ مرد کے چمڑہ ہوتا ہو سر ذکر پر اور عورت کے ایک گوشت ہوتا ہو بلند مانند تاج مُرغ کے پس فرمایا کہ جب یہ دونون ملین اور سر ذکر عورت کے ستر مین داخل ہو غسل واجب ہوتا ہو منزل ہونا شرط نہین ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالْحَارِثُ ابْنُ وَجِیْهٍ الرَّاوِیْ هُوَ شَیْخٌ لَیْسَ بِذَاكَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نیچے ہر بال کے جنابت ہے پس دھوؤ بالونکو اور پاک کرو بدن کو روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور حارث بن وجیہ راوی اِس حدیث کا وہ ایک بڈھا ہو کہ نہین معتبر یعنی بسبب بڑھاپے اور غلبۂ نسیان کے لائق اعتماد کے نہین یعنی روایت اُسکی قوی نہین ضعیف ہے **ف** دھوؤ بال یعنی خوب طرح دھوؤ کہ اُنکے نیچے پانی پونہچے اگر ایک بال کے نیچے بھی پانی نہ پونہچیگا تو پاک نہین ہونیکا اور پاک کرو بدن کو یعنی خوب طرح مَیل وغیرہ چھٹا ڈالو اگر کہین خشک مٹی یا آٹا یا موم لگا رہا اور اُسکے نیچے پانی نہ پونہچا تو جنابت نہین اُترنے کی ۱۲ ع

وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَمْ یَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِیٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ ثَلٰثًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ یُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ چھوڑ دی جگہ بال کی غسل جنابت کے کہ نہ دھویا اُسکو کیا جاویگا بسبب اُسکے ایسا اور ایسا عذاب آگ کے سے

کہا حضرت علیؓ نے پس اسی سبب سے دشمنی کی مین نے سر اپنے سے تین بار فرمایا روایت کی یہ ابو داؤد اور احمد اور دارمی نے مگر احمد اور دارمی نے نہین تکرار سے کہا فمن ثم عاديت رأسي ف ایسا اور ایسا کنایہ ہو عدد سے یعنی کئی تھے اور بہت عذاب ہوگا اور دشمنی کی مین نے سر اپنے سے یعنی جب یہ تہدید اور وعید مین نے سُنی تو بسبب ڈر پانی نہ پونچنے کے بالونکے نیچے سر اپنے سے معاملہ دشمنونکا سا کیا یعنی جیسے دشمن دشمن کو مارڈالتا ہو ویسی ہی مین نے سر کے بال مُنڈا ڈالے پس اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ہمیشہ بال مُنڈانے سر کے جائز ہین اگرچہ سنت رکھنے ہی ہین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اور خلفا رضی اللہ تعالیٰ عنہم مُنڈاتے نہ تھے سوائے حج کے اور مراد حضرت علیؓ کی اس کہنے سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ دشمنی سر سے مین نے کسی اور غرض کے لیے یعنی زینت اور تنعم کے لیے نہین کی بلکہ یہ سبب ہے جو مین نے بیان کیا سو گویا ایک طرح کا عذر کیا ترک مداومت کے سے کہ حضرتؐ سے ثابت ہوئی تھی اور اس حدیث سے قوت حاصل ہوگئی اوپر کی حدیث کو بھی ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین وضو کرتے پیچھے غسل کے یعنی غسل کے پہلے جو وضو کرتے اُسی پر اکتفا کرتے پھر بعد غسل کے وضو نہ کرتے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهٗ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھوتے سر اپنا ساتھ خطمی کے اور وہ ہوتے جنابت سے کفایت کرتے اسپر اور نہ ڈالتے سر پر پانی یعنی خالص روایت کی یہ ابو داؤد نے ف جیسے یہان آنولون وغیرہ سے سر دھوتے ہین اسیطرح عرب مین خطمی سے دھوتے ہین پس حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ حضرت کفایت کرتے تھے ساتھ اُسی پانی کے سر پر ڈالتے تھے خطمی دھونیکے لیے اور اور پانی نہاتے وقت سر پر نہین ڈالتے تھے یعنی جیسیکہ لوگ پہلے سر دھوتے ہین بعد اُسکے غسل کرتے ہین اور پانی سر پر ڈالتے ہین یون نہ کرتے تھے اور معلوم ایسا ہوتا ہو کہ جس پانی سے سر کو دھوتے تھے اُسمین خطمی کم ہوتی ہو کی پانی کی طبیعت متغیر نہوتی ہوگی یعنے سیلان باقی رہتا ہوگا ع **وَعَنْ** يَعْلٰى قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ سِتِّيْرٌ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ اور روایت ہے یعلیٰ سے کہا کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہاتا ہو میدانمین یعنے ننگا پس چڑھے منبر پر یعنے وعظ کے لیے پس حمد کی اللہ کی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ بہت حیا والا ہو یعنی معاملہ کرتا ہو بندونسے حیا مندونکا سا کہ عفو کرتا ہو بہت پردہ پوش ہے یعنی گناہ اور عیب بندونکے ڈھانکتا ہو دوست رکھتا ہو حیا اور پردہ کرنیکو پس حبسوقت کہ نہاوے ایک تمھارا یعنی میدانمین پس چاہیے کہ پردہ کرلے روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور بیچ ایک روایت نسائی کے کہا تحقیق اللہ پردہ پوش ہے پس حبسوقت کہ ارادہ کرے ایک تمھارا یہ کہ نہاوے پس چاہیے کہ پردہ کرے ساتھ کسی چیز کے ف عادت شریف حضرتؐ کی یہ تھی کہ کسی بڑی بات کا بیان کرنا منظور ہوتا تو منبر پر چڑھ کر حمد کرتے اور اُسکو بیان فرماتے پس یہان جو بیان فرمایا حاصل اُسکا یہ ہو کہ حیا اور پردہ کرنا صفات الٰہی سے ہین اپنے بندونکے لیے بھی دوست رکھتا ہو حتی الامکان اُسکے صفات اپنے مین حاصل کرین یعنی حیا اور پردہ کیا کرین ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رض قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے اُبی بن کعب سے کہا سوائے اسکے نہین کہ تھا نہانا منی نکلنے سے رخصت ابتدائے اسلام مین پھر منع کیا گیا اِس سے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے ف

دستبردی

یعنی پہلے یہ حکم تھا کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہی کہ منی نکلے اگر جماع کیا اور منی نہ نکلے تو غسل نہین لازم ہوتا تھا اب یہ حکم منسوخ ہوا اور یہ حکم ہوا کہ بمجرد جماع کرنیکے غسل لازم ہوجاتا ہی خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ع **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّی اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ فَرَأَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ أَجْزَأَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق مین نے غسل کیا جنابت سے اور نماز پڑھی فجر کی پس دیکھا مین نے قدر ناخون کی نہین پونچا اُسکو پانی پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا تو کہ مسح کرتا اُسپر ساتھ ہاتھ اپنے کے کفایت کرتا تجکو روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مسح کرتا یعنی دھوڈالتا اُسکو دھونا خفیف یا ہاتھ بھیگا ہوا پھیر لیتا وقت غسل کے تو کافی تھا تجکو کہ غسل پورا ہوجاتا اور بعد مدت کے دیکھتا تو دھونا چاہیے تھا اگرچہ دھونا خفیف ہوتا اور نماز کپڑے بھی اُسکی قضا کرتا ع **وَعَنِ** بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلَوٰةُ خَمْسِينَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلَوٰةُ خَمْسًا وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھین نمازین فرض بچاس اور نہانا جنابت سے سات بار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے سات بار پس ہمیشہ رہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم مانگتے یعنی اللہ تعالے سے تخفیف یہین یہانتک کہ ٹھیرائی گئین نمازین پانچ اور غسل جنابت کا ایکبار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے ایکبار روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** جب حضرت شب معراج مین تشریف لے گئے تو پچاس نماز فرض ہوئین از بسکہ حضرت شفیق تھے اُمت کے دیکھا کہ انسے ادا نہین ہوسکتے کہین تخفیف چاہی کئی بار اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی گئین یہانتک کہ پانچ رہ گئین اور غسل جنابت سے سات بار تھا صحیحین مین فقط ذکر نماز کا ہی غسل اور کپڑے دھونیکا نہین ابوداؤد کی روایت مین ہی اور یہ روایت ضعیف ہے اور غسل جنابت کا ایکبار ٹھیرایعنے فرض ایکبار مین ادا ہوجاتا ہی اور تین بار سنت ہے اور پیشاب کا دھونا کپڑے سے ایکبار ظاہر حدیث کا موافق قول شافعیؒ کے ہی کہ اُنکے نزدیک ایکبار مین پاک ہوجاتا ہی اور علماے حنفیہ نے یہ کہا ہی کہ اتنا دھووے کہ دھونے والیکو ظن غالب اُسکی طہارت کا حاصل ہوجاوے پھر اُسکی حد یہ مقرر کی ہی کہ تین بار دھووے اور ہر بار نچوڑتا جاوے کہ اسمین اکثر ظن غالب طہارت کا حاصل ہوتا ہی ع **ف** فرض ہوتا ہی غسل بسبب نکلنے منی کے کہ جو کود کر نکلے اور شہوت بھی ہو وقت منفصل ہونیکے ڈیڑھ سے اگرچہ باہر نکلتے وقت شہوت نہو اور فرض ہوتا ہی بسبب اسکے کہ جاگ کر تری پاوے اگرچہ مذی ہو اور اگرچہ خواب نہ یاد رکھتا ہو اور فرض ہوتا ہی بسبب داخل کرنے سر ذکر کے عورت کے ستر مین آگے کی طرف یا پیچھے اور اسی طرح لڑکے کے جیسے کیجانب داخل کرنے سے اور اگر جیتے آدمی کے داخل کرے بجبر داخل کرنیکے غسل لازم ہوتا ہی اگرچہ منزل نہو دونو پر یعنے فاعل ومفعول پر اور فرض ہے بعد منقطع ہونے حیض ونفاس کے اور نہین لازم آتا بسبب نکلنے مذی اور ودی کے اور نہ خواب دیکھنے سے بغیر تری پانیکے اگر چارپائے اور مُردے کے آگے یا پیچھے داخل کرے تو مُنزل ہونے سے لازم آتا ہی اور نہین تو نہین اور سنت ہے غسل جمعہ کا اور عیدین کا اور احرام کا اور عرفے کا اور واجب کفایہ ہے میت کے لیے یعنی اگر بعضے نہلا دیوین تو سب کے ذمے سے ادا ہوجاتا ہے والا سب گنہگار رہتے ہین اور جو جُنبی مسلمان ہو تو اُسکو نہانا واجب ہی اور اگر جُنبی نہین ہے تو مستحب ہے اور نہین جائز ہے مُحدث کو چھونا قرآن کا مگر جزدان یا کپڑا اُسپر ہو تو درست ہی اور اگر نری جُزدی ہی چڑھی ہو تو نہین درست اور مکروہ ہی چھونا اُسکا ساتھ آستین کے یا ساتھ کپڑے کے کہ اسکے بدن سے لگا ہی مثلاً چادر اوڑھے ہو تو اُس سے یا کپڑے اور اگر اُسکو بدن سے الگ کرلے تو درست ہی اور مکروہ ہی بے وضو چھونا تفسیر کو اور کتابون حدیث اور فقہ کی کو لیکن آستین سے اُنکو چھونا جائز ہی بلا خلاف اور نہین

جائز ہے چھونا اُس درہم کا کہ اُسپر سورۃ لکھی ہو مگر ساتھ تھیلی کے جائز ہے اور نہیں جائز ہے جُنبی کو داخل ہونا مسجد کا مگر بضرورت اور نہ پڑھنا قرآن کا اگرچہ آیت سے کم ہو مگر بطور دعا اور ثنا کے جائز ہے اور جائز ہے اُسکو ذکر کرنا اور تسبیح پڑھنی اور دعا کرنی اور حائض اور نفاس والی اِن سب باتو میں مثل جُنبی کے ہے ۔ ملتقی **بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يُبَاحُ لَهُ** باب ہے بیچ بیان اختلاط جُنبی کے اور اُس چیز کے کہ جائز ہے اُسکو ف مُراد اختلاط جُنبی سے بیان بیٹھنا اور کلام کرنا اور مصافحہ کرنا اور مانند اِنکے اور معاملات کرنے ساتھ اُسکے ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ** قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هِرٍّ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ لَقِيَتَنِيْ وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اَجَالِسَكَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ کہا کہ ملاقات کی مجھ سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تھا میں جُنبی پس پکڑا حضرتؐ نے ہاتھ میرا پس چلا میں ساتھ اُنکے یہانتک کہ بیٹھے پس چپکے سے نکل گیا میں پھر آیا میں مکان پر پس نہایا میں پھر آیا میں اور حضرتؐ بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا کہاں تھا تو اے ابو ہریرہ پس ذکر کیا میں نے واسطے اُنکے یعنی حال اپنا پس فرمایا سبحان اللہ تحقیق مسلمان نہیں نا پاک ہوتا یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں معنی اُسکے اور زیادہ کیے بعد قول اُنکے کہ یہ لفظ پس کہا میں نے اُنکو ملاقات کی تھی مجھسے اور میں تھا جُنبی پس مکروہ جانا میں نے یہ کہ بیٹھو میں تمھارے پاس یہانتک کہ غسل کروں اور اِسی طرح زیادہ کیا بخاری نے بیچ اور روایت کے ف یعنی جنابت نجاست حکمی ہے کہ شارع نے ساتھ اُسکے حکم کیا ہے اور غسل واجب کیا ہے اِس سے حقیقۃً آدمی نجس نہیں ہوجاتا اِسلیے پسینا اور جھوٹا جُنبی کا پاک ہے اور مخالطت ساتھ اُسکے یعنی مصافحہ اور بیٹھنا اور اُٹھنا وغیرذالک ساتھ اُسکے جائز ہے ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت سے ابن عمرؓ سے کہا ذکر کیا عمر بن الخطاب نے واسطے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تحقیق یہ کہ پہنچتی ہے اُنکو جنابت رات کو پس فرمایا واسطے اُنکے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کر اور دھو ڈال ستر اپنا پھر سو رہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جُنبی کے لیے یہ طہارت واسطے سونیکے ہے یعنی جب یہ کیا تو پاک سویا اور اِس سے معلوم ہوا کہ جُنبی کو سنت ہے وضو کر لینا جب کہ ارادہ کرے سونے کا یا تاخیر کرے غسل میں بسبب کسی ضرورت کے یا غیر ضرورت کے اور دھونا ستر کا پہلے ہے اور وضو بعد لیکن بیان کرنے میں وضو پہلے ذکر کیا واسطے تعظیم اُسکی کے ح ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ہوتے جُنبی پس ارادہ کرتے یہ کہ کھاویں یا سوویں وضو کرتے وضو نماز کا سا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آوے ایک تمھارا اپنی عورت کے پاس پھر ارادہ کرے یہ کہ پھر جاوے یعنی دوبارہ جماع کا ارادہ کرے پس چاہیے کہ کرلے درمیان دونو کے وضو روایت کی یہ مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ اِسمیں بہت پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور نشاط اور لذت خوب آتی ہے اور اِس حدیث میں اور حدیث عمرؓ نومین اور حدیث عائشہؓ میں اشارہ ہے اِسپر کہ مستحب ہے جُنبی کو یہ کہ دھوئے ستر اپنا اور وضو کرے نماز کا سا جبکہ ارادہ کرے کھانے کا یا پینے کا

یا دوبارہ جماع کرنیکا یا سونیکا اور بعضون نے کہا ہو کہ مراد وضوسے کھانے پینے کے حق مین یہان دھونا ہاتھ کا ہی اور اسپر جمہور علما ہین کیونکہ حدیث نسائی مین صریح بیان اسکا آگیا ہی ع لیکن اِسحدیث سے صریح یہی معلوم ہوتا ہی کہ وضو نماز کا سا کرے پس تطبیق روایتین مین یہ ہو کہ گاہے اختصار کرتے تھے اوپر ہاتھ دھونیکے فقط اور اکثر اوقات تمام وضو کرتے ؛ تقریر مولانا **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف علی نسائہ بغسل واحد رواہ مسلم اور روایت انس کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے اپنی عورتونکے پاس ساتھ ایک غسل کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی کبھی حضرت ایک شب مین سب بیبیونسے صحبت کرتے اور غسل خیر ہی کو کرتے درمیانمین نہ کرتے اگر کوئی کہے اقل درجہ قسم کا یعنی باری مقرر کرنیکا واسطے ہر عورت کے ایک رات پس کیونکر دورہ کرتے تھے سب پر جواب یہ کہ واجب ہونا باری کا حضرت پر مختلف فیہ ہی کما ابوسعید نے کہ حضرت پر واجب نہین تھی بلکہ ازراہ احسان کے باری باندھ رکھی تھی اور اکثر علما کہتے ہین کہ حضرت پر بھی مقرر کرنا باری کا واجب تھا اور یہ دورہ کرنا اُنکی رضا سے تھا اور غسل جو ایک ہی اخیر مین کرتے تھے پس احتمال ہو اسکا کہ درمیانمین وضو کر لیتے ہونگے یا ترک کیا ہو وضو واسطے بیان جواز کے ؛ ع **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ رواہ مسلم اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرتے اللہ کو ہر وقت روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی خواہ حضرت جنبی ہوتے یا بے وضو ہوتے اور سوائے اُنکے ہر حال مین اللہ کی یاد سے غافل نہوتے مگر قرآن کہ حالت جنابت مین نہ پڑھتے اور ذکر باتخانہ اور غسل خانمین نہ کرتے اور بعضون نے کہا ہو کہ مراد ساتھ ذکر کے بیان ذکر قلبی ہو اور فکر کرنا اُسکی قدر تو نمین کہ یہ کسی حالت مین نہ بھولتے تھے ؛ ع **وحدیث** ابن عباس سندکرہ فی کتاب الاطعمۃ ان شاء اللہ تعالی اور حدیث ابن عباس کی ذکر کرینگے ہم اُسکو کتاب الاطعمہ مین انشاء اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ منہ فقالت یا رسول اللہ انی کنت جنبا فقال ان الماء لا یجنب رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ وروی الدارمی نحوہ وفی شرح السنۃ عنہ بمعناہ بلفظ المصابیح بینہ ابن عباس سے کہا غسل کیا بعضی بیبیون حضرت نبی کی نے درود ہو جیوا اللہ کا اُنپر اور سلام لگن سے یعنی چلو لیکر نہاتین پس ارادہ کیا حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وضو کرین اُس سے یعنی باقی رہے ہوئے پانی سے پس کہا ای رسولخدا تحقیق تھی مین جنبی یعنے اور مین اِس سے نہائی ہون یہ بقیہ اُسکا ہی پس فرمایا تحقیق پانی نہین ہوتا جنبی یعنے نجس نہین ہوتا ساتھ نہانے جنبی کے اور ساتھ پڑنے اعضا اُسکے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے اور شرح السنۃ مین ابن عباس سے نقل کی بمعنی سے ساتھ لفظ مصابیح کے **ف** اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث مخالف ہے اُسکی کہ تیسری فصل مین آویگی کہ منع کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِس سے کہ وضو کرے مرد بقیہ پانی طہارت عورت کے سے جواب یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے جواز پر اور وہ ترک اولی پر پس نہی نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ؛ ع **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل من الجنابۃ شم یستدفئ فی قبل ان اغتسل رواہ ابن ماجۃ وروی الترمذی نحوہ وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نہاتے جنابت سے پھر گرمی طلب کرتے ساتھ میرے پہلے نہانے میرے سے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور شرح السنۃ مین ساتھ لفظ مصابیح کے **ف** یعنی اعضاے شریف مجھسے چمٹاتے تا گرم ہو دین اِس سے معلوم ہوا کہ بدن جنبی کا پاک ہی ؛ ع **وعن** علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء فیقرئنا القرآن ویاکل معنا اللحم ولم یکن یحجبہ او یحجزہ عن القرآن شیء لیس الجنابۃ رواہ ابوداود

وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے پائخانہ سے پس پڑھاتے ہمکو قرآن اور کھاتے ساتھ ہمارے گوشت یعنی پہلے وضو سے اور نہ تھی کہ منع کرے اُنکو یا بازر کھے اُنکو پڑھنے قرآن کے سے کوئی چیز سوا جنابت کے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کرتا مسجد کو واسطے حائض اور نہ جنبی کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** نہ پڑھے کچھ یعنی تھوڑا نہ بہت صحیح روایت امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ سے یہی منقول ہے اور بعضونکے نزدیک تمام آیت پڑھنی حرام ہے اور کم آیت سے نہین حرام اور اگر ساتھ ارادہ شکر کے بغیر قصد تلاوت کے پڑھے تو جائز ہے مثلاً مقام شکر مین کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّيْ لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھیرو تم یہ دروازے گھرونکے مسجد سے پس تحقیق مین نہین حلال کرتا داخل ہونا مسجد مین واسطے حائض کے اور نہ جنبی کے یعنی خواہ بطریق گذرنے کے ہو خواہ بطریق ٹھہرنیکے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی دروازے گھرونکے کہ مسجد کیطرف بنے ہوئے ہین رُخ اُنکے اور طرف پھیرو تا جنبی اور حائض مسجد مین سے نہ گذرین امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک گذر جانا مسجد مین سے جنبی اور حائض کو جائز ہے اور ٹھہرنا نہین جائز اور امام اعظمؒ کے نزدیک گذرنا بھی حرام ہے چنانچہ احادیث سے بھی مطلق جانا مسجد مین جنبی اور حائض کو منع معلوم ہوتا ہے یہ مؤید ہے مذہب ہمارے کی ۔ ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوتے فرشتے گھر مین کہ جسمین ہو صورت یا کتا یا جنبی روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** مراد فرشتونسے وہ فرشتے ہین کہ رحمت اور برکت لاتے ہین اور ذکر سُننے کو اُترتے ہین اور صورت یعنی تصویر جاندار کی بلند جگہ پر ہو مثل دیوار اور چھت اور پر دیکے اور بچھونے پر اور قدم رکھنے کی جگہ ہو تو جائز ہے اور تصویر درخت وغیرہ کی کہ جسمین روح نہو جائز ہے اور ایسی ہی تصویر کا سر کٹا ہو تو جائز ہے اسیطرح جو تصویر روندی جاوے یا تکیے پر ہو وہ بھی مانع دخول ملائکہ کو نہین اور جہان درہم تصویر دار ہوتے ہین اُس سے بھی فرشتے نہین آتے اگرچہ رکھنا اُسکا حلال ہے بلکہ اگر ساتھ بھی رکھے اُسکو اگرچہ دستار مین ہو تو بھی جائز ہے کیونکہ اگلے پچھلے علما قدیم سے ساتھ رکھتے آئے ہین اور لین دین اسکا کرتے تھے اور کسیسے انکار نہین کیا لیکن الفاظ حدیث سے نہ داخل ہونا فرشتو کا ثابت ہوا البتہ اور لڑکیان نابالغ کے لیے گھر مین رکھنی جائز ہین اور کتے شکاری اور کھیتی اور مواشی کی محافظت کے لیے پالنے جائز ہین اور سوائے اسکے منع آیا ہے مراد جنبی سے وہ ہے کہ عادت کرے ترک غسل کی ازراہ سستی کے یہانتک کہ وقت نماز کا بھی گذر جاوے یا وہ جنبی ہی رہے پس ہر جنبی نہین مراد ہے یا مراد وہ جنبی ہے کہ وضو نہ کرلے ۔ ع **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ جِيْفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَّتَوَضَّأَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین نزدیک ہوتے اُنکے فرشتے یعنی فرشتے رحمت کے بدن کافر کا اور وہ کہ آلودہ ہو ساتھ خلوق کے اور جنبی مگر یہ کہ وضو کرے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** مراد جیفہ سے بدن کافر کا ہے خواہ زندہ ہو خواہ مُردہ جیفہ اصل مین مُردار کو کہتے ہین اور کافر بھی بمنزلہ مردار ہی کے ہوتا ہے کیونکہ نجس ہوتا ہے پرہیز نہین کرتا نجاست سے مثل شراب اور سُور وغیرہ کے اور خلوق ایک خوشبو ہوتی ہے کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور استعمال اُسکا منع ہے مردہ تکو نہ عورتو نکو اور فرشتے

اس لیے نہیں نزدیک ہوتے کہ اسمین رعونت پائی جاتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی عورتوں کے ساتھ اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو مخالفت کرے سنت کی اگرچہ ظاہر مین زینت والا اور خوشبو لگائے ہوئے اور عزت والا لوگونمین ہو لیکن حقیقت مین نجس ہے اور کتے سے زیادہ ہی خسیس اور جنبی کے حق مین جو فرمایا اسمین تہدید اور زجر شدید ہی تاخیر غسل پر تاکہ عادت نہ پکڑین جنبی رہنے کی ۱۲ **وعن** عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمرو بن حزم ان لا یمس القرآن الا طاہر رواہ مالک والدارقطنی اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہ تحقیق اُس خط مین کہ لکھا اُسکو حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے عمرو بن حزم کے یہ تھا کہ دہاتھ لگائے قرآن کو مگر پاک یعنی باوضو روایت کی یہ مالک اور دارقطنی نے **ف** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو نواح یمن مین سے کسی شہر کا عامل کرکر بھیجا تھا اور ایک کاغذ لکھکر انکے ساتھ کر دیا تھا اُسمین بیان فرائض اور سنن اور صدقات اور دیات وغیرہا لکھا تھا از انجملہ اُس کتاب مین یہ بھی لکھا تھا جو مذکور ہوا ۱۲ **وعن** نافع قال انطلقت مع ابن عمر رضی اللہ عنہ فی حاجۃ فقضی ابن عمر حاجتہ وکان من حدیثہ یومئذ ان قال مر رجل فی سکۃ من السکک فلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد خرج من غائط او بول فسلم علیہ فلم یرد حتی اذا کاد الرجل ان یتوارٰی فی السکۃ ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ علی الحائط ومسح بوجہہ ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام وقال انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طہر رواہ ابو داود اور روایت ہے نافع سے کہا کہ چلا مین ساتھ ابن عمرؓ کے واسطے استنجا کرنیکے پس فراغت حاصل کی ابن عمرؓ نے استنجے سے اور تھی حدیث اُنکی اُسدن یہ کہ گذرا ایک شخص بیچ کوچے کے کہ چونہین سے پس ملاقات کی حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق فارغ ہوئے تھے وہ پائخانہ سے یا پیشاب سے پس سلام کیا اُسنے اُنپر پس نہ جواب دیا اُسکو حضرتؐ نے یہانتک کہ جب قریب ہوا وہ شخص یہ کہ چھپ جاوے کوچے مین ہمارے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے دیوار پر اور پھیرا اُن دونون ہاتھون کو مُنھ اپنے پر پھر مارا مارنا اور پھر پھیرے ہاتھ دونون ہاتھون پر یعنے تیمم کیا پھر جواب دیا اُس شخص کو سلام کا اور فرمایا تحقیق نہین منع کیا مجھکو یہ کہ جواب دون تجھے سلام کا مگر یہ کہ نہ تھا مین پاکی پر روایت کی یہ ابو داود نے **ف** جواب سلام کا اسلیے نہ دیا کہ سلام نام اللہ تعالی کا ہی اصل مین اگرچہ یہان معنی سلامتی کے ہین لیکن اعتبار اصل کا کیا اور ذکر اللہ بغیر وضو کے مناسب نہ جانا اور یہ جو آیا ہی کہ صحابہؓ نے کہا کہ حضرتؐ پائخانہ سے نکلتے تھے اور ہمین قرآن پڑھاتے تھے اور اور بعضی حدیثون سے ذکر کرنا بغیر وضو کے ثابت ہوا ہی ظاہر مین آسمین تعارض معلوم ہوتا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ بے وضو جو ذکر کرتے تھے عمل رخصت پر کرتے تھے اور یہان عمل عزیمت پر کیا واسطے تعلیم اُمت کے یعنی جائز بے وضو بھی ہے لیکن افضل باوضو ہی ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی بسبب عذر کے جواب سلام سے قاصر ہو تو مستحب ہی اُسکو کہ بعد از ان عذر بیان کردے تا نسبت تکبر کی طرف نہ کیا جاوے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا واجب ہے ۱۲ **وعن** المہاجر بن قنفذ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یبول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی توضأ ثم اعتذر الیہ قال انی کرہت ان اذکر اللہ الا علی طہر رواہ ابو داود وروی النسائی الی قولہ حتی توضأ وقال فلما توضأ رد علیہ اور روایت ہی مہاجر بن قنفذ سے یہ کہ وہ آیا حضرتؐ کے پاس اُس حالت مین کہ وہ پیشاب کرتے تھے پس سلام کیا حضرتؐ پر پس نہ جواب دیا حضرتؐ نے اُسپر یہانتک کہ وضو کیا پھر عذر کیا طرف اُسکے اور کہا تحقیق مین مکروہ رکھتا ہون یہ کہ ذکر کرون اللہ کا مگر پاکی پر روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی

نسائی نے قول حتی تو ضا تک اور کہا جبکہ وضو کیا جواب دیا اسکا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ام سلمۃ رض قالت کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجْنِبُ ثُمَّ یَنَامُ ثُمَّ یُجْنِبُ ثُمَّ یَنَامُ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہو ام سلمہ رض سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے پھر سوتے پھر جاگتے پھر سوتے روایت کی یہ احمد نے **ف** پہلے ایک حدیث مین معلوم ہو چکا کہ حالت جنابت مین حضرت وضو کر کر آرام فرماتے تھے پس یہان بھی یہی مراد ہے اور یا یہ بات بیان جواز کے لیے کرتے تھے ۱۲ ح ع و **عَنْ** شُعْبَۃَ قَالَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ یُفْرِغُ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ یَغْسِلُ فَرْجَہٗ فَنَسِیَ مَرَّۃً کَمْ اَفْرَغَ فَسَاَلَنِیْ فَقُلْتُ لَا اَدْرِیْ فَقَالَ لَا اُمَّ لَکَ وَمَا یَمْنَعُکَ اَنْ تَدْرِیَ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ یُفِیْضُ عَلٰی جِلْدِہِ الْمَاءَ ثُمَّ یَقُوْلُ ھٰکَذَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَطَھَّرُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے شعبہ سے کہا تحقیق ابن عباس رض تھے جب غسل کرتے جنابت سے ڈالتے داہنے ہاتھ اپنے سے اوپر بائین ہاتھ اپنے کے یعنی پانی سات بار پھر دھوتے ستر اپنا پس بھول گئے ایکبار کہ کتنے دفعہ ڈالا پانی پھر پوچھا مجھے پس کہا مین نے نہین جانتا مین پھر فرمایا نہ ہو جیو مان تیری اور کس چیز نے منع کیا تجکو یہ کہ جانے پھر وضو کرتے وضو نماز کا سا پھر بہاتے بدن اپنے پر پانی پھر کہا اسیطرح سے تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم طہارت کرتے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** حدیث مین جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کے دھونے کا پہلے ستر دھونیکے آیا ہو یا تو مطلق دھونا آیا ہی یا دو بار یا تین بار چنانچہ پہلی فصل باب الغسل کی مین ابن عباس رض ہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ دھوئے اُسمین بھی بلا قید گنتی کے ہو پس یہان جو شعبہ نے ابن عباس رض سے سات بار دھونا ہاتھونکا روایت کیا تو یہ کسی صورت خاص مین ہوگا واسطے بہت طہارت حاصل کرنیکے یا ابن عباس رض کو منسوخ ہونا دھونے سات بار کا نہ پونہچا ہوگا اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ شاگرد کو شیخ کے آگے ہشیار رہنا چاہیے کہ عمل اُسکے یاد رکھے اور شیخ کو پونہچا ہو کہ اُسکو غفلت وغیرہ پر تنبیہ کرے ۱۲ ح ع **وَعَنْ** اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ یَوْمٍ عَلٰی نِسَائِہٖ یَغْتَسِلُ عِنْدَ ھٰذِہٖ وَعِنْدَ ھٰذِہٖ قَالَ فَقُلْتُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَجْعَلُہٗ غُسْلًا وَّاحِدًا اٰخِرَ اَقَالَ ھٰذِہٖ اَزْکٰی وَاَطْیَبُ وَاَطْھَرُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی رافع سے کہا کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پھرے ایک روز اپنی بیویون پر یعنے جماع کیا سب سے نہاتے نزدیک اسکے اور نزدیک اسکے کہا ابورافع نے پس کہا مین نے واسطے حضرت کے اے رسول خدا کے کیون نہ کیا تمنے غسل ایک آخر کو فرمایا یعنی ہر بار نہانا خوب پاک کرتا ہو اور بہت خوشآیندہ ہو نفس کو اور بہت ستھرا کرتا ہو روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** کہا طیبی نے کہ تطہیر مناسب ہے واسطے ظاہر کے اور تزکیہ اور تطیب واسطے باطن کے پس اول واسطے ازالۂ اخلاق بد کے ہو اور دوسرا واسطے حاصل کرنے اچھی خصلتونکے حاصل اسکا یہ کہ اسطرح نہانے سے اخلاق بُرے مثل غصے وغیرہ کے دور ہوتے ہین اور اچھے اخلاق یعنی حلم و تقوی وغیرہما حاصل ہوتے ہین اور اوپر جو گذرا کہ سب بیویون سے حضرت نے صحبت کر کر اخیر کو ایک ہی غسل کیا وہ واسطے بیان جواز اور آسانی کرنے امت کے تھا اور افضل یہ ہی جو آپ کیا کہ ہر جماع کے بعد غسل کیا ۱۲ ح ع **وَعَنِ** الْحَکَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَھُوْرِ الْمَرْاَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَوْ قَالَ یَسْؤَرِھَا وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے حکم بن عمرو سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وضو کرے مرد ساتھ بچے ہوئے پانی وضو یا غسل عورت کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور زیادہ کیا ترمذی نے یا فرمایا ساتھ بقیہ پانی وضو عورت کے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** لفظ سور یہان بمعنی بقیہ پانی

طہارت کے ہو راوی کو شک ہوا ہو فقط لفظ مین کہ لفظ فضل کا کہا یا سُور کا اور کہا سید جمال الدین نے کہ حمل کیجاوے نہی اسحدیث کی اور نہی اِسکے مابعد کی حدیث کی نہی تنزیہی پر تاکہ مخالف نہووے پہلی حدیث کے ساتھ کہ حضرتؐ نے بچے ہوئے پانی بعضی بیویون اپنی کے سے وضو کیا ۱۲ ح ع **وَعَنْ** حُمَيْدِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَيَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِي أَوَّلِهِ نَهَى أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلٍ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَرْجِسَ اور روایت ہو حُمید حمیری سے کہا ملاقات کی مین نے ایک شخص سے کہ صحبت رکھی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار برس جیسے صحبت رکھی ابوہریرہ نے کہا اُسنے کہ منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہاوے عورت ساتھ بچے ہوئے پانی غسل مرد کے یا نہاوے مرد ساتھ بچے ہوئے پانی غسل عورت کے زیادہ کیا مُسدد نے اور چاہیے کہ چُلّو لین دونون اکھٹے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا احمد نے اوّل اسحدیث مین منع کیا حضرتؐ نے یہ کہ کنگھی کرے ایک ہمارا ہر روز یا پیشاب کرے غسل کی جگہ مین اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے عبداللہ بن سرجس سے **ف** ہر روز کنگھی کرنی منع فرمائی اسلیے کہ یہ طریقہ بناؤ سنوار والونکا ہی سنت یہ ہو کہ ایکروز درمیان کنگھی کیا کرے اور غسل کی جگہ پیشاب کرنا منع اسلیے ہو کہ اِس سے وسواس پیدا ہوتا ہو ع

بَابُ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ

باب بیچ احکام پانی کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُ تَنَاوُلًا روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پیشاب کرے ایک تمھارا بیچ پانی ٹھیرے ہوئے کے ایسا کہ نہین جاری ہوتا پھر غسل کرے اُسمین یعنے دور ہو حاقل سے کہ پیشاب کرے پانی مین اور پھر اُسی سے نہاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہے، فرمایا کہ نہ نہاوے ایک تمھارا پانی ٹھیرے ہوئے مین اسحالت مین کہ وہ جُنبی ہو کہا لوگون نے کسطرح کرے اے ابوہریرہ کہا لیوے اُسمین سے لینے کرلینے چُلّو لیکر باہر پانی کے نہاوے **ف** مراد پانی سے یہان پانی قلیل ہو اگر کثیر ہو حکم جاری کا رکھتا ہو اور نجس نہین ہوتا پیشاب وغیرہ سے اور نہانا اُسمین جائز ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ کثیر بھی ہو اگرچہ وہ نجس نہین ہوتا لیکن اُسمین پیشاب کرنا خوب نہین شاید کہ اُسکے دیکھا دیکھی اور بھی پیشاب کرین اور عادت اُسکی پکڑین اور رفتہ رفتہ پانی متغیر ہو جاوے یعنی رنگ اور مزہ اور بُو بدل جاوے پس اوپر تقدیر اول کے یعنی جس صورت مین کہ پانی کم ہو وے نہی حرمت کے لیے ہو اسلیے کہ پانی نجس ہو جاتا ہو اور اوپر تقدیر ثانی کے یعنی جبکہ پانی بہت ہووے نہی کراہت کے لیے ہو اور حد قلیل اور کثیر کی آگے بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور قید نہ جاری ہونے کی اسلیے لگائی کہ جاری نجاست کے پڑنے سے نجس نہین ہوتا اور لکھا ہو علمانے کہ یہ تمام تفصیل دن مین ہو اور رات کو قضاء حاجت پانی مین مطلق مکروہ اور ممنوع ہو اسلیے خوف جنات کے کہ کہتے ہین وہ راتکو وہین رہتے ہین جہان پانی ہوتا ہو کذا قال الشیخ ابن حجر المکی اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جُنبی پانی مین ہاتھ ڈالے پانی لینے کے لیے مستعمل نہین ہوتا اور اگر ہاتھ ڈالے اُسمین تاکہ دھوئے اُسکو جنابت سے مستعمل ہو جاتا ہے ۱۲ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو جابرؓ سے کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیشاب کرے پانی ٹھیرے ہوئے مین روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ

رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَنَثَرَ بِثُمْرِهِ وَضُوْءَهُ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہا لے گئی مجھکو خالا میری طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق بھانجا میرا بیمار ہے پس ہاتھ پھیرا میرے سر پر اور دعا کی میرے لیے ساتھ برکت کے پھر وضو کیا پس پیا میں نے پانی وضو حضرت کا پھر کھڑا ہوا میں پیچھے پشت حضرت کے پس دیکھا میں نے طرف مُہر نبوت کے درمیان مونڈھوں اُنکے کے مانند گھنڈی چھپر کھٹ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پانی وضو سے مراد ہی جو وضو کے بعد برتن مین بچ رہا یا جو کہ اعضاء وضو سے گرتا جاتا تھا اور مُہر نبوت چھپر کھٹ کی گھنڈی کے تھی ہیئت اور مقدار مین اور مُہر نبوت اُسکو اسلیے کہتے ہین کہ پہلی کتابونمین علامت حضرت کی مذکور تھی کہ مُہر نبوت اُنکے مونڈھونمین ہوویگی پس جب حضرت پیدا ہوئے تو اُس سے پہچانے گئے کہ نبی آخرالزمان یہی ہین پس علامت ہوئی حضرت کی نبوت کی اور اور بہت وجہ تسمیہ کی لکھی ہین بخوف درازی کے نہین ذکر کین اور اُسکے باطن مین لکھا تھا وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اور ظاہر مین لکھا تھا تو جہ حیث ما کنت فانک منصور اور اُسکے پیدا ہونیکا وقت بعضونے تو یہ کہا ہے کہ جب سینہ مبارک چاک کر کر سیا گیا تو بعد اُسکے یہ نمودار ہوئی اور بعضونے کہا ہی کہ حضرت کے پیدا ہوتے ہی یہ مُہر پیدا ہوئی اور بعضون نے کہا کہ مُہر سمیت حضرت پیدا ہوئے واللہ اعلم ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ أُخْرٰى لِأَبِيْ دَاوُدَ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا سوال کیے گئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم حال پانی کے سے کہ ہوتا ہی بیچ جنگل زمین کے اور حال اُسکے سے کہ نوبت بنوبت آتے ہین اُسپر قسم چارپایون اور درندون سے یعنی وہ آکر اُسمین سے پیتے ہین اور پیشاب وغیرہ کرتے ہین حال اُسکا کیا ہی پس فرمایا جسوقت کہ ہووے پانی دو قلہ نہین اُٹھاتا ناپاکی کو یعنے پلید نہین ہوتا پلیدی پڑنے سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابوداؤد کے یہ ہی کہ تحقیق وہ نہین ناپاک ہوتا **ف** قُلَّہ مٹکے کو کہتے ہین کہ جسمین اڑھائی مشک پانی آتا ہی اور قلتین مین یعنی دو مشکونمین پانچ مشک پانی اور وزن قلتین کے پانی کا بہانکے حساب سے سوا چھ من علمانے لکھا ہی مذہب امام شافعی کا یہی ہی کہ جب پانی مقدار قلتین کے ہووے نجس نہین ہوتا نجاست کے پڑنے سے جبتک کہ رنگ اور مزہ اور بُو نہ متغیر ہو لیکن سُنا چاہیے کہ اسحدیث کی صحت مین اختلاف ہی درمیان محدثونکے سفر السعادۃ کے مصنف کہ بڑے محدث ہین لکھا ہے کہ ایک جماعت علما کی کہتی ہی کہ یہ حدیث صحیح نہین اور ایک جماعت کہتی ہی کہ صحیح ہی اور علی بن مدینی کہ امام ہین ائمہ حدیث کے اور اُستاد ہین بخاری کے اُنھون نے کہا ہی کہ یہ حدیث ثابت نہین ہوتی ہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور لکھا ہی علمانے کہ یہ مخالف ہے اجماع صحابہؓ کے کہ ایک نگی چاہ زمزم مین گر پڑا تھا پس ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ نے حکم کیا سارے پانی نکالنے کا اور یہ بات اکثر صحابہؓ کے سامنے ہوئی اور کسی نے اسکا انکار نہین کیا واللہ اعلم اور لکھا ہی علمانے کہ دونون فرقونکو یعنی حنفی شافعی کو بیچ اندازہ اور حد ٹھیرانے پانی کی کوئی حدیث صحیح آنحضرتؐ سے ثابت نہین ہوئی ہی کہ اتنا ہووے تو نجس ہوتا ہی اور اتنا ہووے تو نہین نجس ہوتا اور طحاوی کہ ائمہ مذہب حنفی سے ہین اُنھون نے کہا ہی کہ حدیث قلتین اگرچہ صحیح ہے لیکن ہم جو اُسپر عمل نہین کرتے سبب اُسکا یہ ہی کہ قلہ کے کئی معنی آئے ہین مٹکے کو بھی کہتی ہین اور مشک کو بھی اور چوٹی پہاڑ کو بھی پس ساتھ یقین کے نہین معلوم ہوتا کہ یہان مراد اُس سے کیا ہی اور تفصیل اِس مسئلہ کی یہ ہے کہ جو علما ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین مذہب اُنکا یہ ہی کہ پانی پلید نہین ہوتا نجاست کے پڑنے سے کسی حال مین خواہ جاری ہو خواہ ٹھیرا ہو

کم ہو یا بہت ہو خواہ رنگ اور مزہ اور بُو متغیر ہوا نہوا اور اوزخام علما اور محدثین کا مذہب یہ ہو کہ اگر بہت ہو پلید نہین ہوتا اور اگر تھوڑا ہو پلید ہو جاتا ہو اور یہ جو حدیث بیر بضاعہ کی مین آیا ہو کہ الماء طہور لا ینجسہ شیٔ یعنی پانی پاک ہو نہین نجس کرتی اُسکو کوئی چیز اور اُسکو دلیل اپنی ٹھیراتے ہین اصحاب ظوا ہر مراد ساتھ اُسکے پانی کثیر ہی ہے پس آگے اختلاف کیا ہو ائمہ اربعہ نے بیچ مقدار قلیل و کثیر کے امام مالکؒ تو کہتے ہین کہ جس پانی کا رنگ مزہ بُو متغیر نہو نجاست کے پڑنے سے وہ کثیر ہے اور جو متغیر ہو جاوے وہ قلیل ہو اور شافعیؒ اور احمدؒ کہتے ہین کہ جو مقدار قلتین کی ہو کثیر ہے اور اگر کم ہو قلیل ہے اور امام اعظمؒ اور اُنکے مذہب والے کہتے ہین کہ اگر پانی اسقدر ہو کہ ایک طرف کے ہلانے سے دوسری طرف ہلے وہ کثیر ہے والا قلیل اور بعضے متاخرین نے وہ دردہ کو کثیر کہا ہو ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ وَھِیَ بِئْرٌ تُلْقٰی فِیْہِ الْحِیَضُ وَلُحُوْمُ الْکِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ابی سعید خدری سے کہا کہ کہا گیا اے رسول خدا کے کیا وضو کیا کرین ہم کوئین بضاعہ کے سے اور وہ کنوان ہو کہ ڈالے جاتے ہین اُسمین کپڑے حیض کے اور گوشت کتون کے اور گندگی پس فرمایا حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پانی یعنی اِس کنوین کا پاک ہو نہین نجس کرتی اُسکو کوئی چیز یعنی جبتک کہ نہ متغیر ہو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** بیر بضاعہ نام کنوین کا ہو مدینے مین وہ ایسی جاے تھا کہ رَو نالے کی اُسپر آتی تھی اُس رو مین جو نجاست وغیرہ ہوتی تھی اُس کنوئین مین گر پڑتی تھی پس اُسکو کہنے والے نے تعبیر اسطرح کیا ہو کہ وہم جاتا ہو اسکا کہ لوگ اُسمین نجاست ڈالتے تھے عیاذاً باللہ ایسی بات عوام مسلمانونسے نہین ہو سکتی وہ تو افضل مومنین کے تھے کب ایسی بات روا رکھتے پس پانی اُنمین بہت تھا اور چشمہ دار تھا بلکہ لکھا ہو علمانے کہ وہ جاری تھا اُسوقت مین کہ راہ رکھتا تھا باغ کیطرف مثل نہر جاری کے اُسکا حکم حضرتسے پوچھا جواب مین اُسی کے پانی کا حکم بیان فرمایا جو کہ مذکور ہوا حاصل یہ کہ اسکی ظاہر عبارتسے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ کوئی پانی پلید نہین ہوتا تھوڑا ہو یا بہت بلکہ یہ جانے کہ یہ حکم پانی کثیر کا ہو اور بعضی روایت مین ہمارے علما سے بھی منقول ہو کہ کنوان چشمہ ارحکم پانی جاری کا رکھتا ہو ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَرْکَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِہٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الطَّھُوْرُ مَاءُہٗ وَالْحِلُّ مَیْتَتُہٗ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ابی ہریرہ سے کہا کہ پوچھا ایک شخص نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے رسول خدا کے تحقیق ہم سوار ہوتے ہین دریاے شور مین یعنی اُسکی کشتی مین اور اُٹھاتے ہین ساتھ اپنے تھوڑا پانی شیرین پس اگر وضو کرین ہم ساتھ اُس پانی کے تو پیاسے رہین ہم پس آیا وضو کرین ساتھ پانی دریاے شور کے یعنی تیمم کرین ہم پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پاک کرنیوالا ہو پانی اُسکا اور حلال ہو مردار اُسکا روایت کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** میتہ اُسکو کہتے ہین کہ آپسے مر جاوے بغیر ذبح کے پس مراد میتہ سے یہان مچھلی ہو کہ اُسکو ذبح نہین کرتے شکار کرنا اُسکا اور پکڑنا اُسکا پانی سے یعنی ذبح اُسکا ہو اور جو مچھلی کہ پانی مین مر جاوے ہمارے مذہب مین حلال نہین اور مچھلی دریائی جانور و نمین سے بالاتفاق حلال ہو اور اور جانور مین اختلاف ہو فقہین دیکھنا چاہیے ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ لَیْلَۃَ الْجِنِّ مَا فِیْ اِدَاوَتِکَ قَالَ قُلْتُ نَبِیْذٌ قَالَ تَمْرَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَمَاءٌ طَھُوْرٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ فَتَوَضَّأَ مِنْہُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ اَبُوْ زَیْدٍ مَجْھُوْلٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمْ اَکُنْ لَیْلَۃَ

ف یعنی جو مچھلی پانی مین بغیر ذبح کے آپسے مر جاوے اُسکا کھانا حلال ہو اور جو مچھلی کہ پانی مین مر جاوے اُسکا کھانا حلال نہین ہو اور اور جانور مین اختلاف ہو

النجی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی زید سے انھوں نے نقل کی عبداللہ بن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اُنکے رات جن کی میں کیا ہی چھاگل تیری میں کہا میں نے نبیذ ہی یعنی شربت کھجور دو نکا فرمایا کھجور پاک ہی اور پانی پاک کرنیوالا ہی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نے پس وضو کیا اُس سے اور کہا ترمذی نے ابوزید راوی مجہول ہی اور صحیح ہوا ہی علقمہ سے کہ نقل کیا عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا نہ تھا میں رات جنوں کی میں ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ مسلم نے ف رات جن کی اس رات کو کہتے ہین کہ جنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تھے اور آنحضرت نے اُنکو دعوت اسلام کی کی اور قرآن اُنپر پڑھا اور اُنھون نے اپنی قوم مین جاکر حقیقت حال کی بیان کی چنانچہ سورۂ جن مین یہ قصہ مذکور ہے اور حاصل قول ترمذی کا یہ ہی کہ جب ابن مسعودؓ اُس شب مین آنحضرت کے ساتھ نتھے تو حدیث ذکر کی گئی کہ دلالت اُنکی ہمراہی پر رکھتی ہی صحیح نہوئی اور نبیذ تمر اُسکو کہتے ہین کہ خرما پانی مین ڈال رکھتے ہین اور چند روز رہنے دیتے ہین اُسکا شربت سا بن جاتا ہی اور ایک نوع کی تیزی اُسمین آجاتی ہی جبتک وہ تیز نشہ نہو وے حلال ہی چنانچہ آنحضرت کے لیے بھی بنتا تھا پس وضو اُس سے کرنا مختلف فیہ ہوا امام اعظمؒ کے نزدیک ہی کہ اگر پانی خالص نپاوے جائز ہی اُس سے وضو اور اُسکے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہین اور یہی حدیث ابوزید کی دلیل اُنکی ہی اور شافعیہ اسحدیث مین اسی سبب سے کہ مذکور ہوا طعن کرتے ہین اور احدیث کو ضعیف کہتے ہین اور نزدیک تحقیق کے معلوم ہوا کہ حق ساتھ امام ابوحنیفہؒ کے ہی اور جہالت راویون حدیث کی دفع ہی اور ہونا ابن مسعودؓ کا رات جن کی ثابت ہوا ہی کہ جب آنحضرت دعوت جنات مین مشغول ہوئے ابن مسعودؓ کو ایک جانب بٹھا گئے اور دائرہ اُنکے گرد کھینچ دیا تا اُس دائرہ سے باہر نہ نکلین اور یہ جو کہا کہ اُس شب مین آنحضرت کے ساتھ نتھا مراد یہ ہی کہ وقت ہمکلام ہونیکے جنات سے حاضر نہ تھا یا وقت باہر نکلنے آنحضرت کے ہمراہ نہ تھا مین آخر شب کو ملاحظہ ع **وَعَنْ** کَبْشَۃَ بِنْتِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ وَکَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَبَا قَتَادَۃَ دَخَلَ عَلَیْھَا فَسَکَبَتْ لَہٗ وَضُوْءً فَجَاءَتْ ھِرَّۃٌ تَشْرَبُ مِنْہُ فَاَصْغٰی لَھَا الْاِنَاءَ حَتّٰی شَرِبَتْ قَالَتْ کَبْشَۃُ فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَا ابْنَۃَ اَخِیْ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّھَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّھَا مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی کبشہ بنت کعب بن مالک سے اور تھی وہ نیچے بیٹے ابی قتادہ کی یعنی اُنکی جورو تھی تحقیق آیا قتادہ یعنی سسر اُسکا آیا اُسکے پاس پس ڈالا کبشہ نے واسطے اُنکے پانی وضو کا یعنی باسن مین پس آئی بلی پینے لگی اُس سے پانی پس ٹیڑھا کیا ابوقتادہ نے واسطے اُسکے باسن یعنی تا باسانی پی لیوے یہانتک کہ پیا اُسنے کہا کبشہ نے پس دیکھا ابوقتادہ نے مجکو کہ دیکھتی ہون مین طرف اُنکے پس کہا کیا تعجب کرتی ہو تو اے بھتیجی میری کہا کبشہ نے پس کہا مین نے ہان پس کہا ابوقتادہ نے تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ پھرنیوالی ہی تم پر بہ لفظ طوافات کما روایت کی یہ مالک و احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ابوقتادہ نے کبشہ کو بھتیجی کہا اسلیے کہ عادت بعضے عرب کی ہی کہ بعضے مخاطب کو بھتیجی یا بھتیجی یا بچہ کا بیٹا کہتے ہین اگرچہ حقیقت مین نہو کیونکہ آپسمین بھائی چارہ اسلام کا رکھتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ بلیان طوافین ہین تمپر یا طوافات یعنی اگر نر ہین تو طوافین ہین اور اگر مادہ ہین تو طوافات ہین اور طوافات یعنی خادم کے ہی بلیونکو خادم فرمایا اسلیے کہ یہ بھی خدمت کرتی ہین کہ موذی جانورونکو مارتی ہین یا اُنکی خبرگیری مین بھی ثواب ہوتا ہی مانند ثواب خبرگیری خادمونکے یا مانند خادمونکے پھرتی ہین پس حاصل حدیث کا یہ ہی کہ بلیان گرد تمھارے بہت پھرتی رہتی ہین مانند خادمونکے اگر حکم ساتھ نجاست جھوٹے اُنکے کرون تو تمپر بہت دشواری پڑے پس اسلیے اجازت دی کہ جھوٹا اُنکا نجس نہین ہی یہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ جھوٹا اُنکا پاک ہے

مذہب شافعیؒ بھی یہی ہو اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہو اگر اور پانی سوائے اسکے جھوٹے کے نہ ملے اُس سے وضو کرے اور تیمم نکرے اور اگر پاک پانی موجود ہو اور اسکے جھوٹے سے وضو کرے جائز تو ہوگا لیکن مکروہ اور یہ مکروہ اسلیے کہتے ہین کہ اور حدیث مین بلی کو درندہ فرمایا ہو درندہ جس ہوتا ہو لیکن یہ حدیث انما من الطوافین معارض اُسکی بڑی پس نجاست سے کراہت کی طرف لے آئی ف ع ح **وعن** داؤد بن صالح بن دینار عن امہ انّ مولاتہا ارسلتہا ببقر یسیرۃ الی عائشۃؓ قالت فوجدتہا تصلی فاشارت الیّ ان ضعیہا فجاءت ہرۃ فاکلت منہا فلما انصرفت عائشۃ من صلاتہا اکلت من حیث اکلت الہرۃ فقالت انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انہا من الطوافین علیکم والطوافات رواہ مالک وابو داؤد اور روایت ہے داؤد بن صالح بن دینار سے اُنے نقل کی اپنی ماں سے کہ تحقیق آزاد کردہ والی اُسکی نے بھیجا اُسکو ساتھ بہر یسیہ کے طرف حضرت عائشہؓ کے کہا ماں اُسکی نے پس پایا مین نے عائشہؓ کو نماز پڑھتے پس اشارہ کیا طرف میرے کہ رکھ دے اسکو پس آئی بلی پس کھایا اُسمین سے پس جبکہ فارغ ہوئین حضرت عائشہؓ نماز اپنی سے کھایا اُسجگہ سے کہ کھایا تھا بلی نے پھر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ ہو پھرنیوالون سے تمپر اور تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے ساتھ بچے ہوئے پانی بلی کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اشارہ کیا حضرت عائشہؓ نے ساتھ ہاتھ کے یا سر کے اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح کا اشارہ نماز مین جائز ہو کیونکہ یہ عمل کثیر نہین ہو اور مفسد نماز کا یا کلام ہو یا عمل کثیر اور حضرت وضو کرتے تھے ساتھ بچے ہوئے پانی بلی کے جو اُسکو مکروہ تنزیہی کہتے ہین پس اُنکے نزدیک حدیث محمول اوپر عمل کرنیکے ساتھ رخصت کے ہو اور بیان جواز کے اور جو کہ پاک کہتے ہین اُنکو حاجت تاویل کی کچھ نہین اور کہا ہو علمانے کہ مستحب معلوم ہوتا ہو پانا بلی کا حدیث سے ف ع ح **وعن** جابر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتوضأ بما افضلت الحمر قال نعم وبما افضلت السباع کلہا رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا وضو کرین ہم ساتھ اُس پانی کے کہ جھوٹا کیا ہو گدھون نے فرمایا کہ ہان اور ساتھ اُس پانی کے کہ جھوٹا کیا ہو سب درندون نے روایت کی یہ شرح السنۃ نے ف اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹا درندون کا پاک ہے جیسا کہ مذہب امام شافعیؒ کا ہو اور ہمارے نزدیک جھوٹا درندون کا نجس ہے کیونکہ لعاب اُنکا اُسمین پڑتا ہو اور وہ اُنکے گوشت سے پیدا ہوتا ہو کہ وہ نجس ہے اور حدیثین کہ اسکی طہارت مین وارد ہوئی ہین اُنکی صحت مین کلام ہو اور اگر صحت کو بھی پونہچین تو مراد پانی سے پانی بڑے حوضون کا ہو کہ جنکل مین ہوتا ہو چنانچہ حدیث بھی اور ابو سعید سے کہ آگے آوینگی بات معلوم ہوتی ہو اور اگر پانی اور درندے علی العموم مراد ہون تو لازم آتا ہو کہ جھوٹا کتے کا بھی پاک ہو باوجود یکہ یہ کسی نے نہین کہا ہو پس معلوم ہوا کہ یہ بڑے ہی حوضونکے حق مین فرمایا ہوگا مسئلہ اگر کتا عضو انسان کا یا کپڑا اُسکا یا کپڑے اگر غصے کی حالت مین پکڑے تو پلید نہین ہوتا اور اگر بطریق کھیلنے کے پکڑے تو پلید ہوتا ہو اسلیے کہ غصے کی حالت مین فقط دانتونسے پکڑتا ہو اور دانتونمین رطوبت نہین ہوتی اور کھیلنے کی حالت ہو تھوتھنی سے پکڑتا ہو وہ تر ہوتی ہو مین کذا فی المحیط اور جھوٹا کتا دھونکا اور خنزیر کا مشکوک ہو سبب شک کا یہ ہو کہ تعارض ہو حدیثون مین بعضی سے حرمت معلوم ہوتی ہو اور بعضی سے اباحت چنانچہ مرقات مین دونون روایتین مذکور ہین اور صحابہ مین بھی اختلاف تھا حضرت ابن عمرؓ نجس کہتے تھے اور ابن عباسؓ طاہر کہتے تھے ف ع ح **وعن** ام ہانی قالت اغتسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو وميمونۃ فی قصعۃ فیہا اثر العجین رواہ النسائی وابن ماجۃ اور روایت ہو ام ہانی سے کہا نہائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور میمونہؓ ایک کٹھری مین کہ اُسمین تھا نشان آٹے گندھے ہوئے کا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے ف میمونہؓ نام حضرتؐ کی ایک بیوی کا تھا اور اثر آٹیکا کٹھری مین

بہت تھا کہ پانی متغیر ہو جاتا یہ کما شافعیہ اور ہمارے نزدیک اگرچہ پاک چیز سے پانی متغیر بھی ہو جاوے وضو اس سے جائز ہوتا ہو مگر پانی اُس سے کارُھا ہو جاوے تو نہین درست ہوتا اھ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** یحییٰ بن عبد الرحمٰن قال ان عمرؓ خرج فی رکب فیھم عمرو بن العاص حتی وردوا حوضا فقال عمرو یا صاحب الحوض ھل ترد حوضک السباع فقال عمر بن الخطاب یا صاحب الحوض لا تخبرنا فانا نرد علی السباع وترد علینا رواہ مالک وزاد رزین قال زاد بعض الرواۃ فی قول عمرؓ وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لھا ما اخذت فی بطونھا وما بقی فھو لنا طھور وشراب رواہ یحییٰ بن عبد الرحمٰن کما تحقیق عمرؓ نکلے ایک قافلے مین کہ انمین تھے عمرو بیٹے عاص کے یہانتک کہ آئے ایک حوض پر پس کہا عمرو نے اے صاحب حوض کے کیا آتے ہین حوض تیرے پر درندے پس کہا حضرت عمر بن الخطابؓ نے اے صاحب حوض کے نہ خبر دے ہمکو یعنی خبر دینا تیرا اور نہ دینا برابر ہو ہمارے نزدیک لیے کہ تحقیق ہم آتے ہین درندون پر اور آتے ہین درندے ہم پر یعنی کچھ ضرر نہین پانی بہت ہو کبھی ہم آتے ہین اُسپر کبھی وہ روایت کی یہ مالکؒ نے اور زیادہ کیا رزین نے کما زیادہ کیا بعضے راویون نے قول حضرت عمرؓ کے مین یہ کہ کہا اور تحقیق سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے واسطے درندونکے ہو وہ چیز کہ لیلین پیٹ پیٹون اپنے کے اور جو باقی رہے پس وہ واسطے ہمارے پاک کرنیوالا ہو اور قابل پینے کے ہے **وَعَنْ** ابی سعید الخدریؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الحیاض التی بین مکۃ والمدینۃ ترد ھا السباع والکلاب والحمر عن الطھر منھا فقال لھا ما حملت فی بطونھا ولنا ما غبر طھور رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے حوضونسے کہ درمیان مکے اور مدینے کے ہین کہ وارد ہوتے ہین اُنپر درندے اور کتے اور گدھے طہارت کرنے سے اُسنے یعنی اُنکے پانی کا حال پوچھا آیا طہارت حاصل ہو جاتی ہو اُس سے یا نہین پس فرمایا واسطے درندونکے ہو وہ چیز کہ اُٹھایا اُنھون نے پیٹون اپنے مین اور ہمارے لیے وہ چیز کہ چھوڑی پاک کرنے والی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اوپر کی حدیث اور یہ حدیث بیچ حوضونکے فرمائین کہ پانی اُنمین بہت ہوتا تھا اور تھوڑے پانی کا یہ حکم نہین ۱۲ **وَعَنْ** عمر بن الخطاب قال لا تغتسلوا بالماء المشمس فانہ یورث البرص رواہ الدارقطنیؒ اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے فرمایا کہ نہ غسل کرو ساتھ پانی گرم کیے ہوئے آفتاب کے پس تحقیق وہ موجب ہوتا ہو بیماری برص کے لویعنے سفیدی کوڑ روایت کی یہ دارقطنی نے **ف** پانی گرم کیے ہوئے آفتاب سے بعضون نے تو یہ مراد لی ہے کہ دھوپ مین رکھکر گرم کرین اور ظاہر یہ ہو کہ مطلق مراد ہو یعنی رکھکر گرم کرین خواہ پہلے سے رکھا ہو اور دھوپ کے آنے سے گرم ہو جاوے اور کہا میرک شاہ نے کہ یہ حدیث یعنی قول حضرت عمرؓ کا ضعیف ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس باب مین کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی لیکن شافعی قول حضرت عمرؓ کا اور سند سے لائے ہین کہ راوی اُسکے ثقہ ہین پس اوپر تقدیر صحت اسکی کے مراد یہ ہو کہ عادت اور دوام اِسپر نہ کرے اور تینون اماموںکے نزدیک استعمال کرنا اس پانی کا مکروہ نہین لیکن امام شافعی کے یہان اختلاف ہو صحیح قول تو یہ ہو کہ اُنکے نزدیک مکروہ ہو اور اُنکے علماے متاخرین نے یہ اختیار کیا ہے کہ مکروہ نہین ۱۲ منہ

بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَاتِ باب بیان پاک کرنے نجاستونکے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال طھور اناء احدکم اذا ولغ فیہ الکلب ان یغسلہ سبع مرات اولاھن بالتراب روایت ہو ابی ہریرہؓ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہارے کے پس چاہیے کہ دھوئے اُسکو سات بار روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے اور مسلم کے ایک روایت مین ہے، کہ کہا پاکی بہن ایک تمہاری کی جسوقت کہ پی جاوے اُسمین کتا یہ ہو کہ دھوے اُسکو سات بار پہلا اُنکا ساتھ مٹی کے یعنی سات بار مین سے پہلے بار مٹی سے دھوے ف کتا جس باسن مین کھاوے یا پیوے اُسکو سات بار دھونا مذہب اکثر محدثین کا ہے اور مذہب تینون امامونکا بھی یہی ہے، مگر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حکم اسکا اور نجاستونکا ساہے تین بار دھوے بغیر مٹی کے وہ کہتے ہین کہ حدیث مین جو سات بار دھونا آیا ہے بنا بر احتیاط کے ہے نہ وجوب کے یا یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا بعد ازان منسوخ ہوا واللہ اعلم ج **وَعَنْهُ** قَالَ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ وَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے اُنہیں سے کہا کھڑا ہوا ایک گنوار پس پیشاب کیا مسجد مین پس پیچھے پڑے اُسکے لوگ پس کہا واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اُسکو اور ڈالو اُسکے پیشاب پر ڈول پانی کا یا فرمایا ذنوب پانی سوا اسکے نہین کہ بھیجے گئے ہو تم آسانی کرنیوالے اور نہین بھیجے گئے تم مشکل کرنیوالے روایت کی یہ بخاری نے ف راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرتؐ نے لفظ سجلا کا فرمایا یا ذنوبا کا سجل اُس ڈول کو کہتے ہین کہ اُسمین پانی ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور ذنوب بھرے ہوئے ڈول کو کہتے ہین اور ازبسکہ حضرتؐ لوگونپر نہایت شفقت اور محبت فرماتے تھے صحابہ کو منع فرمایا کہ اعرابی کو کچھ کہو نہین اُسمین تعلیم ہے اُمت کو کہ کسی پر دشواری نہ ڈالا کرین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اُسپر کہ زمین پاک ہو جاتی ہے ساتھ ڈالنے پانی کے نجاست پر بکثرت اور دلالت کرتی ہے اُسپر کہ دھونا نجاست کا اگر متغیر نہو پاک ہے اگر اور جاے کپڑے یا بدن پر یا زمین پر یا بوریہ سے زمین پر پڑے نجس نہین ہوتی اور علما کو اُسمین اختلاف ہے مختار یہ ہے کہ اگر بعد از پاک ہونے جگہ کے وہانسے جُدا ہوے پاک ہے اور اگر پہلے پاک ہونے جگہ کے سے جُدا ہوے پلید ہے اور اگر جُدا ہوے اور رنگ اور بُو اُسکی متغیر ہو بالاتفاق پلید ہوتا ہے کذا فی مجمع البحار اور طیبی شافعی نے کہا کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اُسپر کہ جو زمین نجس ہو جاوے خشک ہونیسے پاک نہین ہوتی اور کُھرچنا زمین کا اور خاک کا اُٹھانا اُس سے واجب نہین اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک زمین خشک ہونیسے پاک ہو جاتی ہے اور پہلے خشک ہونیسے اُسے پاک کیا چاہین تو مٹی وہانسے کھرچ کر اُٹھا ڈالین ناپاک ہوے ہمارے علما یہ جواب دیتے ہین کہ اِسحدیث سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ لوگونے وہان نماز پڑھی ہو پہلے خشک ہونیسے شاید کہ بالفعل ہی اِسلیے ڈالا ہو کہ نجاست سبک ہو جاوے اور بُو اور رنگ پیشاب کا بسبب غلبہ پانی کے جاتا رہے اور پاک ساتھ خشک ہونیکے ہوئی ہو اور حدیث اِس سے ساکت ہے اور بہت سی دلیلین مرقات مین مُلا علی قاری نے لکھی ہین جسے شبہہ ہو اُسمین دیکھ لے ج **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَامَ یَبُوْلُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَکُوْهُ حَتّٰی بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ اِنَّمَا هِیَ لِذِکْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَنَّهٗ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انس سے کہا اُسوقت کہ تھے ہم مسجد مین ساتھ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگاہ آیا ایک گنوار پس کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا مسجد مین پس کہا اصحابؓ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نے بازدہ بازدہ پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بند کرو تم پیشاب اُسکا چھوڑ دو اُسکو یعنی بند کرنا اُسکو ضرر کرے گا پیشاب کسی جگہ پھیلے گی اب تو ایک ہی جگہ ہے پس چھوڑ دیا اُسکو یہانتک کہ پیشاب کر لیا

پھر تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا اُسکو پھر فرمایا اُسکو تحقیق یہ مسجدین نہین لائق واسطے کسی چیز کے اِس پیشاب کے اور گندگی کے اور سوائے اِسکے نہین کہ یہ مسجدین واسطے ذکر اللہ کے ہین اور واسطے نماز کے اور پڑھنے قرآن کے یا مانند اسکے کہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ یہی الفاظ فرمائے یا مانند انکے کہا انس رضؓ نے حکم کیا حضرتؐ نے ایک شخص کو قوم مین سے پس لایا ڈول پانی کا پس ڈالا اُسکو پیشاب پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اسماء بنت ابی بکرؓ قالت سألت امرأۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ارأیت احدنا اذا اصاب ثوبہا الدم من الحیضۃ کیف تصنع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب ثوب احدکن الدم من الحیضۃ فلتقرصہ ثم لتنضحہ بماء ثم لتصل فیہ متفق علیہ

اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا پوچھا ایک عورت نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے رسولؐ خدا کے خبر دو مجھکو کوئی ہم مین سے جسوقت کہ پونچے کپڑے اُسکے کو خون حیض کا کسطرح کرے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پونچے کپڑے ایک تمھارے کو خون حیض سے پس چاہیے کہ کھرچ لے اُسکو پھر دھووے اُسکو ساتھ پانی کے پھر نماز پڑھے اُسمین یعنی اگرچہ تر ہووے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** سلیمان بن یسار قال سألت عائشۃ عن المنی یصیب الثوب فقالت کنت اغسلہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیخرج الی الصلوۃ واثر الغسل فی ثوبہ متفق علیہ

اور روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہؓ سے حال منی کے سے کہ پونچے کپڑے کو پس کہا حضرت عائشہؓ نے کہ تھی مین دھوتی اُسکو کپڑے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پس نکلتے تھے طرف نماز کے اور نشان دھونے کا کپڑے حضرتؐ کے مین ہوتا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر نجاست منی کے مذہب امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کا یہی ہی اور امام شافعیؒ کے نزدیک پاک ہی مثل آب بینی کے ٹرخ **وعن** الاسود وہمام عن عائشۃ قالت کنت افرک المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم وبروایۃ علقمۃ والاسود عن عائشۃ نحوہ وفیہ یصلی فیہ

اور روایت ہی اسود اور ہمام سے کہ وہ دونون نقل کرتے ہین حضرت عائشہؓ سے کہ کہا اُنھون نے کہ تھی مین رگڑتی منی کو یعنی خشک منی کپڑے حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے روایت کی یہ مسلم نے اور ساتھ روایت علقمہ اور اسود کے کہ نقل کیا دونون نے حضرت عائشہؓ سے مانند اسکے اور اُسمین یہ بھی ہی کہ پھر نماز پڑھتے اُسمین **ف** یہ حدیث بھی نجاست منی پر دلالت کرتی ہی مذہب امام اعظمؒ کا بھی یہی ہی کہ تر منی کو دھووے اور گاڑھی کو کہ کپڑے کے اندر سرایت نہ کرے بعد خشک ہونیکے رگڑ کر جھاڑ ڈالے ٹرخ **وعن** ام قیس بنت محصن انہا اتت بابن لہا صغیر لم یاکل الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فدعا بماء فنضحہ ولم یغسلہ متفق علیہ

اور روایت ہے ام قیس بنت محصن سے کہ تحقیق وہ لائی اپنے چھوٹے بیٹے کو کہ نہ کھایا تھا اُسنے کھانا طرف رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس بٹھایا اُسکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود مین پس پیشاب کر دیا اُسنے حضرتؐ کے کپڑے پر پس منگوایا پانی پس بہا دیا اُسکو اور نہین دھویا خوب ملکر اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مذہب امام شافعیؒ کے مین یہ ہی کہ اگر بچہ شیر خوارہ کہ ہنوز ناج نہین کھاتا ہی پیشاب کر دے تو پانی اُسپر چھڑکنا کفایت کرتا ہی حاجت دھونے کی نہین اور ظاہر اسحدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک بہرحال دھونا ہی چاہیے اور مراد نضح یعنی چھڑکنے سے کہ اسحدیث مین آیا ہی اُنکے نزدیک دھونا ہی اور آگے جو کہا کہ نہین دھویا اُسکو یعنی مبالغہ دھونے مین نہین کیا یعنی اسلیے لیتے ہین کہ بعضی حدیثون مثل استنزہوا من البول اور مانند اسکے دلالت کرتی ہین اِسپر

کہ ہر ایک کے پیشاب کو دھووے اور طحاوی نے کہا کہ مراد نضح سے یہاں بہانا پانی کا ہی بغیر ملنے اور نچوڑنیکے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لڑکو نکو لے جانا بزرگوں کے پاس برکت حاصل کرنیکے لیے اور مستحب ہے تواضع اور نرمی کرنی لڑکوں وغیرہ سے ۱۲ ع ع **وعن** عبد اللہ بن عباسؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دبغ الاھاب فقد طھر رواہ مسلمؒ اور روایت ہے عبد اللہ ابن عباسؓ سے کہا سُنا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ دباغت دیا جاوے چمڑا پس تحقیق پاک ہوجاتا ہی روایت کی یہ مسلم نے **ف** دباغت کہتے ہین چمڑے کے پاک کرنیکو نجاست وغیرہ سے اور دباغت چھال وغیرہ سے ہوتی ہی یا آفتاب مین رکھکر خشک کرتے ہین اور بغیر آفتاب کے خشک ہو تو دباغت نہین ہوتی پس دباغت چارون اماموں کے نزدیک ثابت ہے امام اعظمؒ کے نزدیک ہر طرحکا چمڑا پاک ہوتا ہی سوائے سُور اور آدمی کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک چمڑہ کتے کا بھی نہین پاک ہوتا اور حدیث سے عام معلوم ہوتا ہی کہ ہر طرحکا چمڑا دباغت سے پاک ہوجاتا ہی لیکن سُور اور آدمی کا مستثنی ہی سُور کا بسبب نجس عین ہونیکے نہین پاک ہوتا اور آدمی کا بسبب بزرگی اُسکی کے ۱۲ ع **وعنہ** قال تصدق علی مولاۃ لمیمونۃ بشاۃ فماتت فمر بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھلا اخذتم اھابھا فدبغتموہ فانتفعتم بہ فقالوا انھا میتۃ فقال انما حرم اکلھا متفق علیہ اور روایت ہی اُن ہی سے کہا خیرات دی گئی بکری اوپر ایک لونڈی آزاد کے کہ میمونہ کی تھی پس مرگئی وہ بکری پس گذرے اسپر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیون نہ لیا تمنے چمڑا اُسکا پس دباغت دی ہوتی اُسکو پھر منتفع ہوتے ساتھ اُسکے پس عرض کیا لوگون نے تحقیق یہ مردار ہی پس فرمایا سوائے اُسکے نہین کہ حرام کیا گیا ہی کھانا اُسکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مردار کے جو اجزا کہ کھایا کرتے ہین جیتے جی وہ تو بعد مرنیکے حرام ہوئے اور سوائے اُنکے اور چیزون سے مانند چمڑے دباغت کیے ہوئے اور دانت اور بال اور سینگ اور مانند انکے کے فائدہ اُٹھانا یعنی سوداگری کرنی اور کام مین لانا جائز ہے ۱۲ ع **وعن** سودۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ماتت لنا شاۃ فدبغنا مسکھا ثم ما زلنا ننبذ فیہ حتی صارت شنا رواہ البخاری اور روایت ہے سودہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا کہ مرگئی بکری ہماری پس دباغت دی ہمنے چمڑے اُسکے کو پھر ہمیشہ رہے ہم کہ نبیذ یعنی کھجور اور پانی ڈالتے تھے اُسمین یہانتک کہ ہوگئی مشک پرانی روایت کی بخاری نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** لبابۃ بنت الحارث قالت کان الحسین بن علی فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبال علی ثوبہ فقلت البس ثوبا واعطنی ازارک حتی اغسلہ قال انما یغسل من بول الانثی وینضح من بول الذکر رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وفی روایۃ لہ فی داؤد والنسائی عن ابی السمح قال یغسل من بول الجاریۃ ویرش من بول الغلام روایت ہے لبابہ بنت حارث سے کہا تھے حضرت حسینؓ بن علیؓ بیچ گود رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پیشاب کیا اُنکے کپڑے پر کہا میں نے پہنیے کپڑا اور اور دیجیے مجکو تہ بند اپنا تاکہ دھوؤن میں اُسکو فرمایا سوائے اُسکے نہین کہ دھویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کیسے اور چھینٹا دیا جاتا ہی پیشاب لڑکے کیسے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد اور نسائی کے ابی سمح سے منقول ہی کہ کہا دھویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کیسے اور چھینٹا ڈالا جاتا ہی پیشاب لڑکے کی **ف** کہا خطابی نے چھینٹا ڈالنے سے مراد تر نہ ڈالنا ہی اور دھونے سے دھونا ساتھ مبالغہ کے مراد ہی حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ لایا گیا ایک لڑکا حضرت پاس پس پیشاب کیا حضرت پر فرمایا تر نہ ڈالو اسپر پانی کا پس معلوم ہوا اس سے کہ حکم پیشاب لڑکیکا دھونا ہی مگر کافی ہی یہان تر نہ ڈالنا بھی ہی یعنے احتیاج بخوب دھونیکی نہین اسلیے کہ لڑکا پیشاب بسبب تنگی سوراخ کے بہت پھیلتا نہین اور لڑکی کا بسبب فراخی سوراخ کے کہ بہت پھیلتا ہی اُسکو خوب طرح دھونا چاہیے ۱۲ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اذا وطئ احدکم بنعلہ الاذی فان التراب لہ طہور رواہ ابوداود وروی ابن ماجۃ معناہ ۔ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ چلے ایک تمھارا ساتھ پاپوشون اپنی کے گندگی پر پس تحقیق مٹی واسطے اُسکے پاک کردینے والی ہو روایت کی یہ ابوداؤد نے اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اِسکے ہین ف نزدیک امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کے مراد گندگی سے گندگی تندار خشک ہے کہ اگر وہ جوتے کو یا موزے کو لگ جاوے پس رگڑے زمین سے تو پاک ہوجاتا ہو اور تر پلیدی رگڑنے سے نہین زائل ہوتی اور ابو یوسفؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک بیچ قول قدیم کے مراد عام ہو یعنی خشک ہو یا تر رگڑنے زمین کے سے پاک ہوجاتا ہو اور فتوی مذہب حنفی مین اوپر قول ابی یوسف ہی کے ہو کہ تندار نجاست جوتے اور موزے کی اگرچہ تر ہو خوب طرح زمین سے رگڑے تو پاک ہوجاتی ہو اور قول جدید امام شافعیؒ کا یہ ہو کہ دھونا ہی چاہیے پانی سے اور یہ خلاف نجاست تندار ہی مین ہو یعنی گوبر وغیرہ اور غیر تندار کا مثل پیشاب و شراب وغیرہ کے دھونا ہی واجب ہے بالاتفاق ۔ ع ح وعن ام سلمۃؓ قالت لھا امرأۃ انی اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہرہ ما بعدہ رواہ احمد ومالک والترمذی وابوداود والدارمی وقالہ المرأۃ ام ولد لابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف ۔ اور روایت ہو ام سلمہؓ سے کہا واسطے اُسکے ایک عورت نے تحقیق مین دراز کرتی ہون دامن اپنا اور چلتی ہون بیچ مکان ناپاک کے کہا ام سلمہؓ نے فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ جواب مثل اِس سوال کے پاک کرتی ہو اُسکو وہ چیز کہ بعد اُسکے ہو روایت کی یہ احمد اور مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور کہا ابوداؤد اور دارمی نے وہ عورت پوچھنے والی تھی ام ولد ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ف پاک کرتی ہو وہ چیز کہ بعد اُسکے ہو یعنے بعد اُسکے کہ جگہ پاک مین راہ چلے اور خاک دامن کو پونچھے پاک ہوجاتا ہو یہ حکم نجاست خشک کے حق مین ہو کہ خشک نجاست کپڑے کو لگ جاوے اور پاک زمین مین پھر چلے تو زمین مین لگ کر جھڑ جاتی ہو اور پاک ہوجاتا ہو یہ حکم خشک نجاست کے حق مین اِسلیے کہتے ہین کہ اجماع ہو علما کا اِسپر کہ کپڑا پلید ہوجاوے تو پاک نہین ہوتا بغیر دھونیکے بخلاف جوتہ موزے کے کہ ایک جماعت تابعین کی ادھر گئی ہو کہ پاک ہوجاتے ہین ساتھ رگڑنیکے اگرچہ نجاست تر ہو جیسا کہ قول امام شافعیؒ اور ابو یوسفؒ کا معلوم ہوا اور نام عورت پوچھنے والی کا حمیدہ ہو ع ح وعن المقدام بن معدیکرب قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس جلود السباع والرکوب علیھا رواہ ابوداود والنسائی ۔ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے چمڑے درندون کے اور سوار ہونے اُنپر روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف درندے مثل شیر اور چیتے وغیرہ کے اور سوار ہونے اُنپر مراد ہو بچھا کر بیٹھنا اُنپر یا زین پر ڈالکر سوار ہونا اُنپر اور سبب اُسکے منع کا یہ ہو کہ یہ عادت متکبرونکی ہو پس یہ نہی تنزیہی ہو اور جو کہتے ہین کہ بال مردار کے نجس ہین دباغت سے پاک نہین ہوتے اُنکے نزدیک نہی تحریمی ہو ع وعن ابی الملیح ابن اسامۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن جلود السباع رواہ احمد وابوداود والنسائی وزاد الترمذی والدارمی ان تفترش ۔ اور روایت ہے ابی الملیح بن اسامہ سے اُن نے نقل کی اپنے باپ سے اُن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا حضرتؐ نے استعمال چمڑے درندونکے سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی نے یہ کہ بچھائے جاوین چمڑے یعنی اِس سے بھی منع کیا وعن ابی الملیح انہ کرہ من جلود السباع رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہے ابی ملیح سے کہ مکروہ رکھا اُنھون نے مول چمڑے درندونکا روایت کی یہ ترمذی نے ف مول چمڑے درندونکا یعنی بیچنا اور مول لینا اُنکا مکروہ ہو کہا یہ ابن ملک نے اور یہی مذہب ابی ملیح کا ہو اور فتاوی قاضی خان مین یہ ہو کہ بیع جلدون مردار کی باطل ہو پہلے دباغت کے اور بعد لفظ رواہ کے اصل مشکوۃ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہو عبارت مذکورہ پیچھے لاحق کی گئی ہی ع وعن عبد اللہ بن عکیم

قَالَ اَتَانَا کِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَیْتَۃِ بِاِھَابٍ وَّلَا عَصَبٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہ نہ نفع لو تم مُردار سے ساتھ چمڑے کے اور نہ پٹھے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ساتھ چمڑے اور پٹھے مُردار کے پہلے دباغت کرنیسے نفع نہ لو اور بعد دباغت کرنیکے جائز ہی اکثر حدیثونسے یہ بات معلوم ہوتی ہی اور اکثر علما کا بھی مذہب یہی ہی **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ یُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَیْتَۃِ اِذَا دُبِغَتْ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ فائدہ اُٹھایا جاوے ساتھ چمڑے مردار کے جبکہ دباغت کیا جاوے روایت کی یہ مالک اور ابوداؤد نے **ف** چمڑے مردار کے حق مین امام مالکؒ سے دو روایتین ہین ظاہر تر روایت یہ ہی کہ بعد دباغت کے پاک ہوجاتا ہی لیکن استعمال نہ کیا جاوے مگر بیچ چیزون خشک کے اور پانی کے اور سوے پانی کے اور تیلی چیزونمین نہ استعمال کیا جاوے **وَعَنْ** مَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یَجُرُّوْنَ شَاۃً لَھُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِھَابَھَا فَقَالُوْا اِنَّھَا مَیْتَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطَھِّرُھَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی میمونہ سے کہا کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنے شخص قریش مین سے کھینچتے تھے اپنی بکری موئی ہوئی کو مانند کھینچنے گدھے کے پس فرمایا واسطے اُنکے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کاش لیا ہوتا تنے چمڑا اسکا عرض کیا اُنھونے تحقیق یہ مردار ہی یعنی فیج کی ہوئی نہین ہی پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کرتا ہی اسکو پانی اور پتے کیکر کے یعنی دباغت انسے ہوجاتی ہی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** یعنی اِس سے طہارت کاملہ حاصل ہوجاتی ہی پس طہارت منحصر اسپر نہ ہوئی بلکہ دھوپ وغیرہ سے بھی ہوجاتی ہی لیکن مستحب یون ہی جیسیکہ بیان فرمائی **وَعَنْ** سَلَمَۃَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ عَلٰی اَھْلِ بَیْتٍ فَاِذَا قِرْبَۃٌ مُّعَلَّقَۃٌ فَسَاَلَ الْمَاءَ فَقَالُوْا لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا مَیْتَۃٌ فَقَالَ دِبَاغُھَا طُھُوْرُھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سلمہ بن محبق سے کہا کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے غزوہ تبوک مین اوپر گھر ایک شخص کے پس ناگہان مشک تھی لٹکی ہوئی پس مانگا پانی پس کہا لوگون نے واسطے حضرتؐ کے یا رسول اللہ تحقیق یہ مردار ہی یعنی چمڑا دباغت کیا ہوا مُردار کا ہی پس فرمایا دباغت اسکی پاک کرنیوالی اسکی ہی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنْ اُمِّ اٰفِرَۃَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَنَاطَرِیْقًا اِلَی الْمَسْجِدِ مُنْتِنَۃً فَکَیْفَ نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ اَلَیْسَ بَعْدَھَا طَرِیْقٌ ھِیَ اَطْیَبُ مِنْھَا قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَھٰذِہٖ بِھٰذِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ایک عورت سے کہ اولاد عبدالاشہل کے سے تھی کہا کہ کہا مینے اے رسول خدا کے تحقیق واسطے ہمارے ہی راہ طرف مسجد کے گندی پس کسطرح کرین ہم جسوقت کہ مینھ برسائے جاوین کہا اُس عورت نے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا نہین پیچھے اسکو کوئی راہ کہ وہ پاک ہو اُس سے کہا مینے ہان فرمایا کہ پس یہ ہی بدلے اُسکے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی گندی راہ سے جو نجاست لگتی ہی اور پھر راہ پاک مین آتی ہی اُس سے نجاست پاک ہوجاتی ہی بسبب گذرے جانیکے زمین پاک پر معنی احدیث کے اور حدیث ام سلمہؓ کے کہ دوسری فصل مین گذری قریب قریب ہین پس شاید یہ تنذار نجاست کے حق مین فرمائی ہو کہ جوتے اور موزے کو لگے تو یون پاک ہوجاتے ہین اور پیشاب اور مثل اُسکے جوتے اور کپڑے کو یا بعض بدن وغیرہ کو لگے تو بغیر دھوئیکے نہین پاک ہوتی اور اسیطرح کپڑے مین سے نجاست تنذار بھی بغیر دھوئیکے نہین پاک ہوتی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا نماز پڑھتے ہم ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ وضو کرتے تھے ہم یعنی نہ دھوتے تھے پانوں زمین پر چلنے سے روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی پانوں اور جوتا وغیرہ جو نجاست مین بھر جاتا بسبب چلنے راہ کے تو پھر نہ دھوتے اُسکو یہ خشک نجاست کے حق مین کہا کہ وہ اگر لگ جاتی تو پاک زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتی حاجت دھونیکی نہین تھی اور تر نجاست جو لگجاوے سب علما کے نزدیک دھونا ہی چاہیے یا مراد یہ ہو کہ گرد و غبار لگتا تو دھوتے نہین ع وَعَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ تھے کتے آتے جاتے مسجد مین بیچ زمانہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ تھے صحابہؓ کہ دھوتے ہون کچھ بسبب اسکے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی ابتداے اسلام مین کہ دروازہ مسجد مین نہ تھا کبھی کبھی کتے خشک چلے آتے تھے پس دھونا اُسکا ضرور نجانتے تھے جب دروازہ لگا جاتی ہوئی اسکی ع وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَفِي رِوَايَةٍ جَابِرٍ قَالَ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے براءؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اُسکے کہ کھایا جاوے گوشت اُسکا اور بیچ روایت جابرؓ کے یون ہو کہ کہا وہ جانور کہ کھایا جاوے گوشت اُسکا پس نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اُسکے کے روایت کی یہ احمد اور دارقطنی نے ف ظاہر اسحدیث سے تمسک کیا ہو امام مالکؒ اور امام احمدؒ اور محمدؒ اور بعضے شافعیہ نے کہ پیشاب اُن جانورونکا کہ کھائے جاتے ہین پاک ہو اور امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ اور سب علما کے نزدیک نجاست مخففہ ہو وہ کہتے ہین کہ اسکے مقابلے مین یہ حدیث عام واقع ہوئی ہو اِستَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ یعنی پاکی حاصل کرو پیشاب سے اِسلیے کہ اکثر عذاب قبر اِسی سے ہوتا ہو بموجب اِسکے ہر پیشاب نجس معلوم ہوتا ہو پس احتیاط یہی چاہتی ہو کہ اسکو بھی نجس کہین ع **بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ** باب بیچ بیان مسح کرنیکے موزونپر ف مسح موزونکا جائز ہو ساتھ سنت اور آثار مشہورہ کے اور تصریح کی ہو ایک جماعت نے حافظون حدیثکے سے کہ حدیث مسح موزکی متواتر ہو اور جمع کیے ہین بعضے محدثون نے راویان اُسکے صحابہؓ سی اسی سے زیادہ ہوتے ہین کہ عشرہ مبشرہ بھی انمین ہین اور ابن عبدالبر نے کہا کہ نہین جانتا مین علماے سلف سے کسی کو کہ اُسنے انکار اِسکا کیا ہو اور حسن بصری نے کہا کہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا مینے کہ سب اعتقاد اِسکا رکھتے تھے اور کرخی نے کہا کہ خوف کفر کا ہے مجھے اُسپر کہ قبول نرکھے مسح موزہ کو اسلیے کہ حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین بیچ معنی تواتر کے ہین اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ قائل نہوا مین ساتھ مسح موزہ کے یہانتک کہ پونہچین حدیثین مجھے مانند روشنی آفتاب کے بعد اسکے جاننا چاہیے کہ مسح کرنا موزے پر رخصت ہو اور دھونا پانوںکا عزیمت یعنی اولیٰ اور ہدایہ مین ہو کہ جو کوئی اعتقاد نرکھے مسح موزیکا وہ مبتدع ہو لیکن جو کوئی اعتقاد رکھے اور مسح نکرے بسبب عزیمت کے وہ ثواب پاتا ہو اور مواہب لدنیہ مین ہو کہ علما کو اختلاف ہو اسمین کہ مسح کرنا موزے پر افضل ہو یا اُسکو اُتار کر پانون دھونے افضل مین بعضون نے تو کہا ہو کہ مسح کرنا افضل ہو کیونکہ اسمین رد ہو اہل بدعت کا یعنی روافض و خوارج کا وہ طعن کرتے ہین اِسپر چنانچہ مختار مذہب امام احمد کا یہی ہو اور امام نووی نے کہا کہ مذہب ہمارے علما یعنی شافعیہ کا یہ ہو کہ دھونا پانوںکا افضل ہو اسلیے کہ یہ اصل ہو لیکن شرط یہ ہو کہ برکت کرے مسح کو اور صاحب سفر السعادت نے کہا کہ آنحضرتؐ کو تکلف نہ تھا دونون چیزونمین اگر موزہ پہنے ہوتے نہ اُتارتے پانون دھونیکے لیے اور اگر نہ پہنے ہوتے موزہ نہ پہنتے مسح کیلیے اور علما کو اختلاف ہے اسمین لیکن اچھی بات یہی ہو کہ موافق سنت کے ہو یعنی بے تکلفی رکھے اس باب مین

ع ر ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ** شریح ابن ہانی **قَالَ** سألت علی بن ابی طالب عن المسح علی الخفین فقال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ ایام ولیالیہن للمسافر ویوما ولیلۃ للمقیم رواہ مسلم اور روایت ہے شریح بن ہانی سے کہا کہ پوچھا میں نے حضرت علیؓ بیٹے ابی طالب کے سے مدت مسح کرنیکی سے موزہ پر پس کہا حضرت علیؓ نے مدت ٹھیرائی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر کیلیے اور ایکدن اور ایک رات مقیم کے لیے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کیا کرے اور مقیم ایکرات دن اور ابتدا اس مدت کی جمہور علما کے نزدیک اسوقت سے ہی کہ جب وضو توڑے مثلاً ایک شخص نے دوپہر کو وضو کر موزہ پہنا اور وضو ٹوٹا شام سے تو شام سے ایکدن ایک رات گنے گا ع **وَعَنِ** المغیرۃ ابن شعبۃ انہ غزا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک قال المغیرۃ فتبرز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الغائط فحملت معہ اداوۃ قبل الفجر فلما رجع اخذت اھریق علی یدیہ من الاداوۃ فغسل یدیہ ووجھہ وعلیہ جبۃ من صوف ذھب یخرج ذراعیہ فضاق کمّا الجبۃ فاخرج یدیہ من تحت الجبۃ والقی الجبۃ علی منکبیہ وغسل ذراعیہ ثم مسح برأسہ ثم اھویت لانزع خفیہ فقال دعھما فانی ادخلتھما طاھرتین فمسح علیھما ثم رکب وکبت فانتھینا الی القوم وقد قاموا الی الصلوۃ ویصلی بھم عبد الرحمن بن عوف وقد رکع بھم رکعۃ فلما احس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ذھب یتاخر فاومی الیہ فادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدی الرکعتین معہ فلما سلم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقمت معہ فرکعنا الرکعۃ التی سبقنا رواہ مسلم اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ تحقیق اُنھوں نے جہاد کیا ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نے پس نکلے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف پائخانہ کے پہلے فجر کے پس اُٹھائی میں نے ساتھ اُنکے چھاگل پس جب پھرے شروع کیا میں نے پانی ڈالنا ہاتھوں اُنکے پر چھاگل سے پس دھوئے دونوں ہاتھ اپنے اور مُنھ اپنا اور تھا اُنپر جُبہ صوف کا شروع کیا کھولنا ہاتھوں اپنے سے پس تنگ ہوئیں آستینیں جبّے کے پس نکال لیے دونوں ہاتھ اپنے نیچے جبّے کے سے اور ڈالدیا جبّے کو اپنے مونڈھوں پر اور دھوئے دونوں ہاتھ پھر مسح کیا اپنی پیشانی پر یعنی چوتھائی حصہ سر پر اور پگڑی پر پھر قصد کیا میں نے نکالنا دونوں موزے اُنکے پس فرمایا چھوڑدے اُنکو پس تحقیق میں نے پہنا تھا اُنکو اُسحالت میں کہ پاک تھے یعنی پاؤں پس مسح کیا اُنپر پھر سوار ہوئے اور سوار ہوا میں پس پونہچے ہم طرف قوم کے اور تحقیق قوم کھڑی ہوئی تھی طرف نماز کے یعنی نماز صبح کے اور نماز پڑھواتے تھے اُنکو عبدالرحمن بن عوفؓ اور تحقیق پڑھوائی تھی اُنکو ایک رکعت پھر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا یعنی تا حضرت امامت کریں پس اشارہ کیا حضرتؐ نے طرف اُنکے کہ یوں ہی کھڑا رہ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں ساتھ اُنکے یعنی دوسری رکعت میں اقتدا کیا اُنکا پس جب سلام پھیرا عبدالرحمن نے کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑا ہوا میں ساتھ اُنکے پس پڑھی ہمنے وہ رکعت کہ رہ گئی تھی ہمسے روایت کی یہ مسلم نے **ف** حضرت پہلے فجر کے پائخانے تشریف لے گئے اسمیں دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی کہ پہلے داخل ہونے وقت عبادت کے سے سامان عبادت کا درست کرے اور اسحدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کرادے تو جائز ہی اور راوی نے بعد ذکر کرنے ہاتھوں کے دھونیکے دھونا مُنھ کا ذکر کیا کلی اور ناک میں پانی دینا نہ ذکر کیا اختصار کیلیے یا ازراہ نسیان کے یا اسلیے کہ وہ داخل ہیں مُنھ کی حد میں اور پگڑی پر مسح کرنیکے یہ معنی ہیں کہ چوتھائی سر پر مسح کرکے اوسے سنت کیلیے بجاے مسح سر کے پگڑی پر کرلیا تحقیق اسکی باب وضو میں ہوچکی ہی اور دوسری رکعت میں اقتدا کیا اس سے معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنے سے کم درجے والیکا اقتدا کرے تو جائز ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ معصوم ہونا امام کا شرط نہیں اسمیں رد ہی امامیہ کا کہ وہ کہتے ہیں شرط ہی اور

اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جسکی کوئی رکعت امام کے ساتھ پڑھنی رہ جاوے تو وہ اُسکے ادا کیلیے تب اُٹھے کہ امام جب سلام پھیر چکے چنانچہ امام شافعیؒ کے نزدیک تو پہلے سلام امام کے سے اُٹھنا جائز ہی نہین اور ہمارے علما کے نزدیک مکروہ تحریمی ہو مگر جسصورت مین جاتا ہو کہ اگر نہ اُٹھونگا تو نماز فاسد ہو جائیگی مثلاً اگر صبح کی نماز مین انتظار امام کے سلام کا کرتا ہو تو خوف ہے طلوع آفتاب کا اِس صورت مین جائز ہی کھڑے ہو جانا پہلے سلام امام کیسے اور اِس مسئلے کی تفصیل فقہ مین لکھی ہو وہان دیکھنا چاہیے اور یہ بھی اِسحدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کے آنے کو دیر لگے اور معلوم نہو کہ امام کب آویگا تو مستحب ہے کہ امام کا انتظار نکرین لیکن جسصورت مین جانتے ہون آنا امام کا تو مستحب ہے انتظار کرنا اور اگر امام کا مکان قریب ہو مسجد سے تو مستحب ہے نماز کی خبر کر دینی اُسکو وقت نماز کے ۴ع **الفصل الثانی**

فصل دوسری **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ رخص للمسافر ثلثۃ ایام ولیالیھن وللمقیم یوما ولیلۃ اذا تطھر فلبس خفیہ ان یمسح علیھما رواہ الاثرم فی سننہ وابن خزیمۃ والدارقطنی وقال الخطابی ھو صحیح الاسناد ھکذا فی المنتقی روایت ہو ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دی اُنھون نے مسافر کو تین دن اور تین رات اور مقیم کو ایکدن اور ایک رات جسوقت کہ وضو کیا ہو پس پہنے موزے یہ کہ مسح کرے اُنپر روایت کی یہ اثرم نے اپنی سنن مین اور ابن خزیمہ نے اور دارقطنی نے اور کہا خطابی نے یہ حدیث صحیح الاسناد ہو اِسیطرح ہے منتقی مین کہ کتاب ہے ابن تیمیہ جنبلی کی **وعن** صفوان بن عسال قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمرنا اذا کنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلثۃ ایام ولیالیھن الا من جنابۃ ولکن من غائط وبول ونوم رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو جسوقت کہ ہوتے ہم مسافر یہ کہ نہ نکالین ہم موزے اپنے تین دن اور تین رات مگر جنابت سے ولیکن نہ نکالین ہم پائخانہ سے یا پیشاب سے یا سونیسے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنی غسل جنابت کے لیے موزے اُتارنیکو فرماتے کہ اِسحالت مین مسح درست نہین اور پائخانہ یا پیشاب یا سونیکے بعد جو وضو کرتے تو حکم تھا کہ موزے اُتارین نہین اور مدت مذکورہ تک مسح کیا کرین ۴ح **وعن** المغیرۃ ابن شعبۃ قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فمسح علی الخفین واسفلہ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث معلول وسئلت ابا زرعۃ ومحمدا یعنی البخاری عن ھذا الحدیث فقالا لیس بصحیح ھذا اصح فقط ابوداؤد اور روایت ہو مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ وضو کروایا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک مین پس مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے اُسکے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث معلول ہو اور پوچھا مین نے ابا زُرعہ اور محمد یعنی بخاری سے حال اِسحدیث کا پس کہا دونون نے یہ نہین صحیح اور اِسیطرح ضعیف کہا ہو اِسکو ابوداؤد نے **ف** امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک پشت قدم پر مسح کرنا واجب ہے اور نیچے یعنی تلوے پر سنت ہے اور امام احمدؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پشت قدم پر فقط کرے دلیل اُنکی یہ ہو کہ اِسحدیث مین علما نے کلام کیا ہو اور اِسکے مقابلے مین اور حدیثین خلاف اِسکے واقع ہوئی ہین پس اُنپر عمل کرنا چاہیے اور حدیث معلول محدثین کے نزدیک وہ ہو کہ اُسمین ایک سبب پوشیدہ ہو کہ تقاضا کرتا ہوا سپر کہ موافق اُسحدیث کے عمل نکرین اور وجہ ضعف اِسحدیث کی یہ ہو کہ متصل ہونا اِسحدیث کا ساتھ مغیرہ کے ثابت نہین ہوا ہو بلکہ درّاد جو مولی اور کاتب مغیرہ کا ہو اُس تک پہنچتی ہو اور دوسری وجہ یہ ہو کہ روایت کیا ہو اِسکو ثور بن یزید نے اُسنے رجاء بن حیوہ سے اُسنے کاتب مغیرہ سے اور ثور سماع نہین رکھتا ہو رجاء سے اور بیچ اکثر طرق حدیث مغیرہ کے مطلق واقع ہوا ہے

کہ مسح کیا موزونپر بلاذکر اعلیٰ اور اسفل کے اور حدیث آیندہ مین آیا ہی کہ مسح کیا اوپر کے رُخ پس احادیث مین اضطراب ہے اور یہ اسباب عدم صحت اُسکی سے ہی ط ع ح **وعنہ** انہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین علی ظاہرھما رواہ الترمذی وابوداود اور روایت اُن ہی سے ہی کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزونپر اوپر کی جانب روایت کی ترمذی اور ابوداود نے **ف** طور مسح موزہ کا یہ ہی کہ دائین ہاتھ کی انگلیان دائین پانوٗنکے پنجے پر رکھے اور بائین ہاتھ کی بائین پانوٗنکے پنجے پر پھر کھینچ لاوے اُنکو ٹخنونکے اوپر تک اور اُنگلیان چھدری رکھے پس مسنون تو یہ طور ہی اور اگر مسح کیا ساتھ ایک انگلی کے تین بار کہ ہر بار نیا پانی لیتا گیا اور ہر بار نئی جگہ پھیری تو جائز ہوجاویگا اور نہین تو نہین اور اور بہت سے طور مسح کے فقہ مین لکھے ہین جو چاہے اُسمین دیکھ لے ط ع ح **وعنہ** قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین رواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت سے اُن ہی سے کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا اوپر جوربین کے ساتھ نعلین کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** قاموس مین لکھا ہی کہ جورب کہتے ہین لفافۂ پانوٗ کو یعنی جسکو یہان جُراب کہتے ہین اور اُسکی کئی قسمین ہین چلپی مین تفصیل اُسکی خوب لکھی ہی بعض احکام اُسکے بیان ذکر ہوتے ہین کہ مذہب حنفی مین مسح درست ہے جوربین پر اگر جوربین مجلد ہون یعنی اوپر تلے اُنکے چمڑا لگا ہو یا منعل ہون یعنی فقط نیچے ہی چمڑا ہو یا ثخینین ہون اور تفسیر ثخینین کی یہ ہی کہ اُس سے چل سکے ایک فرسخ اور ٹھیری رہے پنڈلی پر بغیر باندھے اور نہ دکھلائی دے اندر کا رنگ اُسکا اور پانی اُسمین بیٹھے نہین اور چلپی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر جوربین منعلین غیر ثخینین ہون تو اُسپر مسح جائز نہین پس منعلین پر جب درست ہوگا کہ ثخینین بھی ہون اور امام شافعیؒ کے نزدیک جورب پر جائز نہین اگرچہ منعل ہو پس حدیث جس سے اُپر اور اُسپر مسح کرنا روایت کیا گیا ہی حضرت علی اور ابن مسعود اور انس بن مالک اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم سے اور مراد نعلین سے دو احتمال ہین ایک یہ ہی کہ مراد پاپوشین ہین یعنی مسح کیا جوربین پر ساتھ پاپوشونکے کیونکہ بیچ عرب کے پاپوش مین فقط تسمہ ہی لگا ہوتا ہی مانع مسح کا نہین اور دوسری مراد یہ ہی کہ مسح کیا اُن جوربین پر کہ اُنکے نیچے چمڑا لگا تھا ط ع ح ، درمختار ، ومولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** المغیرۃ قال مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الخفین فقلت یا رسول اللہ نسیت قال بل انت نسیت بہذا امرنی ربی عزوجل رواہ احمد وابوداود روایت سے مغیرہ کے کہا مسح کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موزونپر پس کہا مین نے اے رسول خدا کے بھول گئے تم یعنے موزے اُتار کر پانوٗن نہ دھوئے فرمایا نہین بلکہ تو بھول گیا یعنے خطا کی بیچ نسبت کرنے نسیان کے مجکو ساتھ اسکے حکم کیا ہی مجکو میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے روایت کی احمد اور ابوداود نے **وعن** علی انہ قال لو کان الدین بالرأی لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاہ وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی ظاہر خفیہ رواہ ابوداود والدارمی ومعنا اور روایت سے علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہا اگر ہوتا دین ساتھ عقل کے البتہ ہوتی نیچے کیجانب موزے کی بہتر ساتھ مسح کرنے کے اوپر کیجانب اُسکی سے اور تحقیق دیکھا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے اوپر کیجانب موزے اپنے کی روایت کی ابوداود نے اور دارمی نے معنی اِس کے **ف** اور ہوتی نیچے کیجانب موزے کی زیادہ بہتر ساتھ مسح کے اِسلیے کہ نیچے کیجانب نجاست وغیرہ پر پڑتی ہی پس پلید کی اور ستھرائی اُسکی اولیٰ اور انسب معلوم ہوتی ہی اور راہ عقل کے لیکن شرع مین عقل کو دخل نہ دینا چاہیے بلکہ عقل کامل تابع ہوتی ہی شرع کے کیونکہ عاجز جانتی ہی اپنے کو دریافت کرنے حکمتون الٰہیہ سے پس عاقل کو چاہیے کہ ہر نوع تابع شریعت کا رہے تابع عقل کا نہوے کہ جو گمراہ ہوئے ہین قسم کفار سے اور حکماے اور اہل ہوا سب بسبب متابعت عقل ہی کے گمراہ ہوئے ہین **ف** موزہ اگر بقدر چھوٹی تین اُنگلیون پانوٗنکے چھٹ جاوے تو اُسپر مسح کرنا درست نہین ہوتا اور اگر ایک موزہ تھوڑا تھوڑا کئی جاے سے پھٹا کہ اگر اُسکو جمع کرین تو تین اُنگشت کی قدر ہوجاتا ہی اُسپر بھی درست نہین اور اگر دونون تھوڑے تھوڑے

پھٹے مین کہ اگر اُنکو جمع کرے تو اسقدر ہوجاتا ہی تو اُسکا اعتبار نہین مسح اُسپر درست ہوگا اور توڑتی ہی مسح کو وہ چیز کہ توڑتی ہی وضو کو اور توڑتا ہی اُسکو اُتارنا موزیکا بعد حد شکے اور توڑتا ہی اُسکو گذرنا مدت مسح کا اگر خوف نہ تلف پانو کا بسبب سردی کے یعنی اگر اُتارنے مین خوف ہی تلف پانو کا تو مسح نہین ٹوٹتے کا جبتک خوف باقی ہی مسح بھی باقی ہی اور اگر موزہ اُتارا یا مدت مسح کی گذر گئی اور یہ باوضو ہی تو فقط پانو ہی دھو لیوے از سر نو وضو کرنا ضرور نہین اور اگر آدھے سے زیادہ قدم پنڈلی مونے مین نکل آوے تو بھی مسح ٹوٹ جاتا ہی اور اگر مقیم نے مسح کیا اور پہلے گذرنے ایک رات دن کے یہ مسافر ہوا تو مدت سفر کی پوری کریگا یعنی تین رات دن تک کیا کریگا اور اسیطرح اگر مسح کیا مسافر نے اور پھر مقیم ہوگیا ایکرات دن کے بعد اُتار ڈالے موزہ کہ مدت اُسکی ہوچکی اور معذور مثلاً ظہر کے وقت وضو کرکر موزہ پہنے اور سوائے عذر کی چیز کے کسی اور چیز سے وضو ٹوٹ جاوے تو مسح اُسکو جائز ہی جبتک وقت اُسکا ہی اور بعد تمام ہونے وقت کے مسح ٹوٹ جاویگا ملتقی **بَابُ التَّيَمُّمِ** باب ہے بیچ بیان تیمم کے **ف** تیمم لغت مین بمعنی قصد کے ہی اور شرع مین مراد ہی قصد کرنا خاک پاک کا یا اُسچیز کا کہ قائم مقام خاک کے ہی یعنے پتھر جو نا وغیرہ اور ملنا منہ اور ہاتھ پر اُسکو ساتھ نیت طہارت کے اور علما کو اختلاف ہی اُسمین کہ تیمم کے دو ضربہ ہین ایک منہ کیلیے اور دوسرا دونون ہاتھونکے لیے کہنیون تک ایک ضربہ ہی واسطے منہ اور ہتھیلیونکے پس اول یعنے دو ضربہ تو قول ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ اور امام مالکؒ کا ہی اور مختار مذہب شافعیؒ کا بھی یہی ہی اور بعضے حنبلیونکا بھی اور یہی قول حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ اور حسن بصریؒ اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ اور سفیان ثوری اور اکثر علما کا ہی اور دوسرا یعنی ایک ضربہ مشہور امام احمدؒ کا اور قول قدیم امام شافعیؒ کا ہی اور یہی منقول ہی عطا اور مکحول اور اوزاعی وغیرہم سے اور دونون جانب مین حدیثین بھی وارد ہوئی ہین چنانچہ آگے آوینگی ف ع ح **الْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** حذیفہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی حذیفہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بزرگی دیے گئے ہم لوگونپر یعنی ہمّتونپر ساتھ تین چیزونکے کہ ذکر ہوئی ہین صفین ہماری یعنی نماز مین یا جہاد مین مانند صفون فرشتونکے یعنی جیسے اُنکو صف باندھکر عبادت کرنے مین قرب اور بزرگی حاصل ہوتی ہی ویسے ہی ہمکو اور گردانی گئی واسطے ہمارے زمین تمام نمازگاہ اور گردانی گئی مٹی اُسکی واسطے ہمارے پاک کرنیوالی جسوقت کہ نپاوین پانی روایت کی یہ مسلم نے **ف** اگلی اُمت مین قید جماعت کی نہ تھی جسطرح چاہتے اُسطرح نماز پڑھ لیتے اور نماز نہ جائز ہوتی تھی اُنکی سوا کنائس اور بیع کے کہ یہ نام اُنکے عبادت خانونکے ہین اور تیمم بھی اُنکو کرنا درست نہ تھا پس فرمایا کہ ان تین باتونمین ہمین بزرگی ہی اُنپر کہ ہمین جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور وعدہ ایسے ثواب کا ہوا اور ساری زمین مسجد ہوئی یعنی جہان نماز پڑھینگے جائز ہوجائیگی اور جہان پانی نملے مٹی سے تیمم کرلین اور اسحدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ خاص مٹی ہی سے تیمم کرے اور چیز سے نہ کرے جیساکہ مذہب شافعیؒ وغیرہ کا ہی اور امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ اور محمدؒ کے نزدیک درست ہی ہر چیز سے کہ وہ جنس زمین سے ہو اور جنس زمین سے وہ چیز ہی کہ آگ سے نہ پگھلے اور نہ نرم ہووے اور جلانیسے راکھ نہ ہوجاوے دلیل اُنکی حدیث جابرؓ کی ہے کہ صحیح بخاری مین منقول ہی وہ یہ ہی **جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا** یعنی گردانی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی پس لفظ ارض شامل ہے ہر چیز کو کہ وہ جنس زمین سے ہو ع ح **وَعَنْ** عمران قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَآءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمران کی کہا تھے ہم سفر مین ساتھ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی لوگونکو پس جبکہ پھرے نماز اپنی سے ناگہان دیکھا ایک شخص کو الگ بیٹھا ہوا قوم سو کہ نہ نماز پڑھی تھی اُن نے ساتھ قوم کے پس فرمایا حضرت نے کس چیز نے منع کیا تجکو اے فلانے یہ کہ نماز پڑھے تو ساتھ قوم کے کہا پونچی مجکو جنابت اور نہین پانی فرمایا لازم ہی تجکو مٹی یعنی تیمم اُس سے پس تحقیق وہ کافی ہی تجکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عمارؓ قال جاء رجل الی عمر بن الخطاب فقال انی اجنبت فلم اصب الماء فقال عمارؓ لعمرؓ اما تذکر انا کنا فی سفر انا وانت فاما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فصلیت فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما کان یکفیک هکذا فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکفیہ الارض ونفخ فیهما ثم مسح بهما وجهه وکفیه رواه البخاری ولمسلم نحوه وفیه قال انما یکفیک ان تضرب بیدیک الارض ثم تنفخ ثم تمسح بهما وجهک وکفیک اور روایت ہے عمارؓ سے کہا آیا ایک شخص طرف حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے پس کہا تحقیق ہوا میں جنبی اور نہین پایا میں نے پانی پس کہا تیم کرون پس کہا عمارؓ نے واسطے عمرؓ کے کیا تمین یاد رکھتے تم تحقیق تھے ہم بیچ سفر کے مین اور تم یعنی اور ہم دونون جنبی ہوئے پس تمنے نماز نہین پڑھی اور مین لوٹا خاک مین اور نماز پڑھی پھر ذکر کیا یہ یعنی سارا حال رو بر و حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا سولے اسکے نہین کفایت کرتا تجکو اسطرح سے پس مارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے زمین پر اور پھونکا ری اُنمین پھر مسح کیا ساتھ اُنکے مُنھ اپنے پر اور ہاتھون اپنے پر روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم مین مانند اسکے اور بیچ اُسکے یہ ہو کہ کہا سولے اسکے نہین کفایت کرتا ہی تجکو یہ کہ مارے دونون ہاتھ اپنے زمین پر پھر پھونکے پھر مسح کرے ساتھ اُن دونونکے مُنھ اپنے پر اور ہاتھون اپنے پر **ف** اس حدیث مین جواب حضرت عمرؓ کا مذکور نہین لیکن آیا ہی بیچ بعضے طُرق حدیث کے کہ حضرت عمرؓ نے اُس شخص کو جو دلا الا تصل یعنی نماز نہ پڑھ جبتک کہ نہ پاوے پانی مذہب عمرؓ کا یہی تھا کہ جنبی کے لیے تیمم نہین اور ممکن ہو کہ حضرت عمرؓ نے جو سکوت کیا بھول گئے ہون حکم تیمم کا جنبی کے لیے پس عمار نے سارا قصہ بیان کیا تا اُس سے یاد آجاوے کہ جنابت کے لیے بھی تیمم جائز ہی اور پس تمنے نماز نہین پڑھی یعنی اس توقع پر کہ پانی ملجاویگا پہلے جانے وقت کے یا اس اعتقاد پر کہ تیمم قائم مقام وضو کے ہی نہ غسل کے اور یہی بات ظاہر تر ہی سب اس اعتقاد انکے کا یہ تھا کہ اُنکو یہ مسئلہ اچھی طرح معلوم نہ تھا اتفاق نہوا تھا حضرتؐ سے سوال کرنیکا پس اعتقاد اور ونکا نہ تھا سب کے نزدیک تیمم قائم مقام غسل کے بھی ہے اور مین لوٹا خاک مین یعنی اُنھون نے جانا کہ جیسے پانی غسل مین تمام اعضا پر پونچاتے ہین ویسے ہی خاک پونچانی چاہیے اور ہاتھ اس لیے پھونکے کہ مٹی مُنھ کو لگ کر مُنھ نہ بگڑ جاوے کہ وہ حکم مُشابہ ہین ہم مُشابہ کہتے ہین اللہ کی پیدائش کے بگاڑنے کو پس بعضے فرقے جو بھبوت وغیرہ مُنھ کو ملتے ہین منع ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ تیمم مین ایک ضربہ کافی ہی جیسا کہ مذہب بعضونکا ہی اور امام اعظمؒ اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دو ضربی چاہیین ایک مُنھ کے لیے اور ایک ہاتھونکے لیے کہنیون تک پس توجیہ اس حدیث کی شیخ محیی الدین نووی نے یون کی ہی کہ مقصود حضرتؐ کو فقط یہان یہ تھا کہ صورت ضربہ کی دکھا دین عمار کو کہ اسطرح کر لیا کر جنابت کے لیے لوٹا خاک مین ضرور نہین پس کیفیت سارے تیمم کی بیان کرنی نہ منظور تھی اُسی طرح عمار نے تعلیم ضربہ کی روایت کی اسی لیے اور روایتین جو عمار سے بیچ حق تیمم کے آئی ہین اُسمین صریح دو ضربین مذکور ہین اور مراد کفین سے یہان ذراعین یعنی ہاتھ کہنیون تک ہین ۱۲ منہ **وعن** ابی الجهیم ابن الحارث بن الصمة قال اقبلت من نحو بئر جمل فلقیه رجل فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اقبل علی الجدار فمسح بوجهه ویدیه ثم رد علیه السلام رواه البخاری ومسلم واللفظ له وفی روایة لمسلم فمسح وجهه ویدیه الی المرفقین ثم رد علیه السلام اور روایتین جو عمار سے بیچ حق تیمم کے آئی ہین اُسمین صریح دو ضربین مذکور ہین اور مراد کفین سے یہان ذراعین یعنی ہاتھ کہنیون تک ہین ۱۲ منہ **وعن** ابی الجهیم ابن الحارث بن الصمة قال اقبلت من نحو بئر جمل فلقیه رجل فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اقبل علی الجدار فمسح بوجهه ویدیه ثم رد علیه السلام رواه البخاری ومسلم واللفظ له وفی روایة لمسلم فمسح وجهه ویدیه الی المرفقین ثم رد علیه السلام اور روایت ہے

ابی الجہیم بن حارث بن صمہ سے کہا گذرا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ پیشاب کرتے تھے پس سلام کیا مین نے اُنپر پس نہ جواب دیا مجکو سلام کیا یہانتک کہ کھڑے ہوئے طرف دیوار کے پس کھرچا اُسکو ساتھ لاٹھی کے کہ تھی ساتھ اُنکے پھر رکھے دونون ہاتھ اپنے دیوار پر پھر مسح کیا اپنے مُنھ پر اور ہاتھون پر پھر جواب دیا مجکو کہا صاحب مشکوٰۃ نے نہین پائی مین نے یہ روایت صحیحین مین اور نہ کتاب حمیدی کی مین ولیکن ذکر کیا محیی السنۃ نے اسکو شرح السنہ مین اور کہا یہ حدیث حسن ہے یعنی پس اسکو اس فصل نمین مصابیح والا کیونکہ لانا تھا ف مٹی دیوار کی اسلیے کہ حی کہ اُسمین سے غبار اُٹھنے لگے کہ اُسپر تیمم کرنا افضل ہو اور باعث زیادتی ثواب کا ہو اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اُسپر کہ مستحب ہے طہارت کرنی ذکر اللہ کے لیے اور اسپر دلالت کرتی ہی کہ مستحب ہے ہمیشہ طاہر رہنا ۱۲ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْیُمِسَّہٗ بَشَرَتَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ عَشْرَ سِنِیْنَ روایت ہی ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مٹی پاک کرنیوالی ہی مسلمان کی اگرچہ نپاوے پانی دس برس پس جبکہ پاوے پانی لگاوے اُسکو بدن اپنے پر پس تحقیق یہ بہتر ہے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے تا قول عشر سنین ف مراد دس برس سے کثرت ہے نہ یہی مدت اسمین دلالت ہی اسپر کہ جانا وقت نماز کا تیمم کو نہین توڑتا بلکہ حکم اُسکا مانند حکم وضو کے ہی کہ ایک تیمم سے جتنے فرض یا نفل چاہے پڑھے جیسا کہ مذہب ہمارا ہی اور امام شافعیؒ کے نزدیک تیمم مانند وضو معذور کے ہی کہ بعد جانے وقت کے تیمم ٹوٹ جاتا ہی پس جبکہ پاوے پانی یعنی اتنا کہ کفایت کرے غسل کو یا وضو کو اور زیادہ ہو حاجت پینے کی سے اور قادر بھی ہو اُسکے استعمال پر پس لگاوے اُسکو بدن پر یعنی وضو کرے یا غسل کرے پس بہتر ہے یعنی اب وضو واجب ہوا تیمم نہین درست ہونے کا ۱۲ع **وَعَنْ** جَابِرٍؓ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّہٗ فِیْ رَاْسِہٖ فَاحْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَہٗ هَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَۃً فِی التَّیَمُّمِ فَقَالُوْا مَا نَجِدُ لَکَ رُخْصَۃً وَاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَی الْمَآءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِکَ فَقَالَ قَتَلُوْہُ قَتَلَھُمُ اللّٰہُ اَلَا سَاَلُوْا اِذَا لَمْ یَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَآءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْہِ اَنْ یَّتَیَمَّمَ وَیَعْصِبَ عَلٰی جُرْحِہٖ خِرْقَۃً ثُمَّ یَمْسَحُ عَلَیْھَا وَیَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ کَعْبٍؓ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا نکلے ہم سفر مین پس لگا ایک شخص کے ہم مین سے پتھر پس زخم ڈالا بیچ سر اُسکے کے پس حاجت نہانے کی ہوئی اُس زخمی کو پس پوچھا اُسنے اپنے یارونسے کہا پاتی ہو واسطے میرے رخصت بیچ تیمم کرنیکے کہا اُنھون نے نہین پاتے ہم واسطے تیرے رخصت اور تو قادر ہی پانی پر پس نہایا وہ پھر مرگیا پس جب آئے ہم حضرتؐ کے پاس خبر دی گئی ساتھ اس امر کے فرمایا مارا لوگون نے اُسکو مارے اُنکو اللہ کیون نہ پوچھا اُسوقت کہ نہ جانا پس سوائے اسکے نہین کہ شفا بیماری نادانی کی پوچھنا ہی سوائے اسکے نہین ہی کہ کفایت کرتا اُسکو یہ کہ تیمم کرتا اور باندھتا اوپر زخم اپنے کے کپڑا پھر مسح کرتا اُسپر اور دھوتا تمام بدن اپنا روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے عطاء بن ابی رباح سے اُن نے ابن عباسؓ سے ف اور تو قادر ہی پانی پر یعنی وہ لوگ اس آیت فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً سے سمجھے کہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہین اور یہ نہ سمجھے کہ باوجود ہونے پانی کے قادر بھی ہو اُسپر اور ضرر بھی نہ کرے جب تیمم جائز نہوگا اور حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جمع کرے درمیان تیمم اور دھونے سارے بدن کے جیسا کہ مذہب شافعی ہے اور نہ مذہب حنفی مین ایک ہی چیز کرے پس حنفی شافعی کو یہ جواب دیتے ہین کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور مخالف قیاس کے ہی کہ لازم آتا ہی جمع ہونا بدل اور مبدل منہ کا اور خلاصہ اس مسئلہ کا یہ ہی کہ جو کوئی خوف رکھتا ہو تلف کا بسبب استعمال پانی کے تو جائز ہی اُسکو تیمم بلا خلاف

ل پس نہایا تو پانی پر

اور جو کوئی ڈرسے زیادتی مرض سے یا دیر کر اچھے ہونیسے تو جائز ہی نزدیک ابی حنیفہؒ اور مالکؒ کے یہ کہ تیمم کرے اور نماز پڑھے اور اُسکو پھیرنا نماز کا پھر نہین ضرور اور مذہب شافعیؒ مین بھی یہی بات غالب ہی اور جسکے کسی عضو مین زخم یا پھوڑا ہو اور اُسپر پٹی بندھی ہو اور خوف ہو اُسکے دور کرنیمین تلف کا پس ترک شافعیؒ کے مسح کرے پٹی پر اور تیمم کرے اور ابو حنیفہؒ اور مالکؒ نے کہا کہ جب ہو بعض بدن اُسکا زخمی اور بعض اچھا تو دیکھینگے کہ اکثر بدن اچھا ہی تو اُسکو دھو دینگے اور زخم پر مسح کرینگے اور اگر ہو اکثر زخمی تو تیمم کرینگے اور دھونا ساقط ہوگا اور کہا امام احمدؒ نے دھووے اچھے کو اور تیمم کرے زخم کے لیے ۱۲ **وعن** وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ وَلَیْسَ مَعَھُمَا مَاءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُھُمَا الصَّلٰوۃَ بِوُضُوْءٍ وَلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَا ذٰلِکَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّۃَ وَاَجْزَءَتْکَ صَلٰوتُکَ وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّأَ وَاَعَادَ لَکَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ وَقَدْ رَوٰی ھُوَ وَاَبُوْدَاوٗدَ اَیْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ نکلے دو شخص سفر مین پس آیا وقت نماز کا اور نتھا ساتھ اُنکے پانی پھر تیمم کیا دونون نے مٹی پاک سی اور نماز پڑھی پھر پایا پانی پھر وقت کے پس پھیری ایک نے اُن دونونمیں سے نماز ساتھ وضو کے اور نہ پھیری دوسرے نے پھر آئے دونون حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کیا یہ پس فرمایا حضرتؐ نے واسطے اُسکے کہ نہ پھیری تھی نماز پونہچا تو سنت کو اور کافی ہی تجکو نماز تیری اور کہا واسطے اُس شخص کے کہ وضو کیا تھا اور پھیری نماز واسطے تیرے ہی ثواب دُونا روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے اور تحقیق روایت کی نسائی اور ابو داؤد نے بھی عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے **ف** پونہچا تو سنت کو یعنی حکم سنت یون ہی تھا حبطرح تو نے کیا کہ بسبب نہ پانے پانی کے تیمم کرکر نماز پڑھ لی اور پھر اُسکو نہ پھیرا اور دوسرے کو دو ہر ثواب فرمایا اسلیے کہ ایک بسبب ادائے فرض کے ہوا اور دوسرا بسبب ادائے نفل کے اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ جب پانی دیکھے تیمم کرنے والا بعد فارغ ہونیکے نماز سے تو اُسپر پھیرنا نماز کا لازم نہین اگرچہ وقت باقی ہو اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ جب پانی پاوے بعد داخل ہونیکے نماز مین پس جمہور یعنی اکثر علما تو کہتے ہین کہ اُس نماز کو توڑے نہین اور وہ نماز صحیح ہی اور کہا ہی امام ابوحنیفہؒ نے اور احمدؒ نے ایک روایت مین کہ باطل ہوجاتا ہی تیمم اُسکا اور جب تیمم کرے اور پانی پاوے پہلے داخل ہونیکے نماز مین پس اجماع ہی علما کا اسپر کہ تیمم اُسکا باطل ہوا ۱۲ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَنْ اَبِی الْجُھَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّۃِ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِیَہٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْھِہٖ وَیَدَیْہِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی جہیم بن حارث بن صمۃ سے کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کوئین جمل کے سے کہ مدینے مین ہے پس ملا اُنسے ایک شخص یعنے یہی ابوجہیم پس سلام کیا اُنپر پس نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ آئے دیوار پاس پس مسح کیا منہ اپنے کو اور ہاتھون اپنے کو یعنی تیمم کیا پھر جواب دیا اُسکے سلام کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّھُمْ تَمَسَّحُوْا وَھُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِیْدِ لِصَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّھِمُ الصَّعِیْدَ ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْھِھِمْ مَسْحَۃً وَّاحِدَۃً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّھِمُ الصَّعِیْدَ مَرَّۃً اُخْرٰی فَمَسَحُوْا اَیَادِیَھُمْ اِلَی الْمَنَاکِبِ وَالْاٰبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَیْدِیْھِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمار بن یاسر سے کہ وہ کہتے تھے حدیث کرتے یہ کہ صحابہؓ نے تیمم کیا مٹی سے سامنے لیکر وہ تھے ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز فجر کے پس مارے ہاتھ اپنے مٹی پر پھر پھیرے مونھون اپنے پر

پھیرنا ایکبار پھر عود کیا پس ملے ہاتھ اپنے مٹی پر ایکبار پھر پھیرے ہاتھون اپنون پر سب پر یعنی مونڈھون تک اور بغلون تک اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مِنْ بُطُوْنِ اَیْدِیْھِمْ مین لفظ مِنْ کا ابتدا کے لیے ہو یعنی پہلے ہاتھونکے اندر کے رُخ پر ہاتھ پھیرے نہ ہاتھونکے اوپر کے رُخ پر جیسیکہ ذکر کیا ہو اُسکو فقہانے بیچ باب استحباب کے یا یہ معنی ہین کہ شروع کیا تیمم کرنا ہتھیلیون سے یہ معنی مناسب ہین اِس مقام کے اور صحابہؓ نے جو اسطرح تیمم کیا سبب اُسکا یہ تھا کہ اُنھون نے دیکھا کہ لفظ ید کا آیت تیمم کے مین مطلق آیا ہی پس ہاتھ کا اطلاق سب پر ہو سکتا ہی اور جمہور علمانے نظر کی کہ تیمم فرع ہی وضو کا پس جہانتک وضو مین ہاتھ دھوتے ہین وہین تک تیمم مین بھی ہاتھ پھیرا چاہیے اور سوائے اِسکے حضرتؐ کے تیمم مین جو آیا ہی کہ مسح کیا ذراعین پر اُس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی و ع ف تیمم کرے مسافر اور جو کہ دُور ہو پانی سے ایک کوس مسافتہ یا مقیم خواہ شہر مین خواہ باہر شہر کے یا بسبب بیماری کے کہ ڈرتا ہو زیادتی اُسکے سے یا دیر ہو دیر کر اچھے ہونے بیماری کا یا ڈر ہو دشمن کا یا درندے کا یا پیاس کا یا ڈول وغیرہ نہ ہم پونچے تو ان صورتونمین تیمم کرے اُسچیز سے کہ جنس زمین سے ہو مانند مٹی کے اور ریت کے اور چونے کے اور قلمی کے اور سُرمے کے اور ہرتال کے اور پتھر کے اور سب جواہرات کے سوائے موتی اور مونگے کے اگرچہ ان چیزون پر غبار نہو اور جو چیز جنس زمین سے نہو اُس سے تیمم جب درست ہوگا کہ غبار ہو اُسپر اور شرط تیمم کی یہ ہی کہ عاجز ہو استعمال پانی کے سے حقیقۃً یا حکماً اور طہارت خاک کی بھی شرط ہی اور استیعاب بھی یعنی اعضاے تیمم پر سب پر ہاتھ پھیرے کہین خالی نرہے اور نیت اُسکی بھی اور ضرور ہی نیت کرے اُس عبادت مقصود کی کہ جو صحیح نہوتی ہو بدون طہارت کے یعنی نماز پڑھنے کی نیت کرے پس اگر تیمم کرے کافر اسلام کے لیے یا کوئی تیمم کرے مسجد مین جانیکے لیے تو اُس سے نماز جائز نہین ہونگی اور نہین شرط ہی تعین حدث کی یا جنابت کی اور طور تیمم کا یہ ہی کہ دونون ہاتھ زمین پر مارے پھر اُنکو جھاڑ کر مُنھ پر پھیرے پھر دوسری دفعہ اسیطرح مار کر جھاڑ کر اور پھیرے ہتیلی دائین ہاتھ کی اوپر کے رُخ بائین ہاتھ کے اور اندر کے رُخ پر کُہنی سمیت پھر اسیطرح دائین ہاتھ پر بایان ہاتھ پھیرے اور برابر ہی اِسمین جُنبی اور مُحدث اور حائض اور نفاس والی اور جائز ہی تیمم پہلے آنے وقت نماز کے اور پڑھے اُس سے جو چاہے فرض اور نفل مانند وضو کے اور جائز ہی واسطے خوف فوت ہونے نماز جنازہ کے یا عید کے ابتداءً اور بناءً یعنی پہلے سے اور درمیان مین نہ واسطے خوف فوت ہونے جمعہ کے اور نماز وقتیہ کے اور نہین توڑتا ہو اُسکو مرتد ہو جانا بلکہ توڑتی ہی اُسکو وہ چیز کہ وضو کو توڑتی ہی اور توڑتا ہی اُسکو قادر ہونا پانی پر کہ کافی ہو طہارت کے لیے اور توڑتا ہی قادر ہونا پانی کے استعمال پر اور اگر مسافر پانی اپنے اسباب مین رکھ کر بھول گیا اور نماز پڑھی تیمم سے تو پھر جب پانی یاد آوے تو نماز کو پھیرے نہین اور مستحب ہی اُسکو کہ توقع رکھتا ہی پانی ہاتھ لگنے کی کہ تاخیر کرے اور نماز کو آخر وقت تک یعنی جبتک کہ وقت مکروہ نہ آجاوے اور واجب ہی طلب کرنا پانی کا تین سو ہاتھ تک اگر گمان رکھتا ہو نزدیکی اُسکی کا اور نہین تو نہین اور واجب ہی خریدنا پانی کا اگر اُسکے پاس قیمت ہو اور وہ بیچا جاتا ہو ثمن مثل کو یعنی اپنے بھاؤ اور نہین تو نہیں اور اگر اُسکے رفیق کے پاس پانی ہو تو مانگے اُس سے پس اگر وہ نہ دے تو تیمم کرے اور اگر تیمم کرے مانگنے سے پہلے یا جُنبی تیمم کرے شہر مین واسطے خوف جانے کے تو جائز ہی **باب الغسل المسنون** باب ہی بیچ بیان غسل مسنون کے **الفصل الاول** مشتمل ہی **عن** ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل متفق علیہ روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آوے ایک تمھارا نماز جمعہ کو پس چاہیے کہ نہاوے، روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مختار یہ ہی کہ غسل نماز جمعہ کے لیے ہی کہ اُسی طہارت سے جمعہ ادا کرے اور بعضے کہتے ہین کہ غسل واسطے تعظیم و تکریم دن جمعے کے ہی اور غسل جمعے کا مستحب مؤکد ہی نزدیک جمہور کے اور امام مالکؒ کے نزدیک واجب ہی بحسب ایک روایت کے ع **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل یوم الجمعۃ

وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سو کہا کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہانا دن جمعے کا واجب ہی ہر بالغ پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** واجب ہے یعنی ثابت ہی کہ نہین لائق ہی چھوڑنا اُسکا اور یہ معنی نہین ہین کہ واجب ہی تارک اُسکا گنہگار ہوتا ہی کما ہی علمانے کہ یہ اور مثل اسکے واسطے تاکید استحباب کے ہی جیسیکہ کہتے ہین کہ رعایت فلانے کی ہمپر واجب ہی ابتدائے اسلام مین مسجدین چھوٹی تھین اور لوگ صوف پہنتے تھے اور مخنتین بہت کرتے تھے پس جب اُنکو پسینا آتا تو لوگ ایذا پاتے تھے بسبب بُو کے اسلیے لفظ واجب کا فرمایا تاکہ لوگ کہانے کا جلدی قبول کرلین ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہی یعنی ثابت اور لازم ہی یا لائق ہی ہر مسلمان پر یعنے عاقل بالغ پر کہ نہانے ہر ہفتے مین ایکدن یعنی جمعے کو کہ دھوے اُسمین سر اپنا اور بدن اپنا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا دن جمعے کے پس فرض ادا کیا اور خوب فرض ہی وہ اور جسنے کہ غسل کیا یعنی نماز جمعے کے لیے پس غسل بہتر ہی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی **ف** لفظ فبہا ونعمت کے معنی یہ ہین فبالفریضۃ اخذ ونعمت الفریضۃ ہی یعنی فرض ادا کیا اور کیا خوب فرض ہی وہ اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ غسل دن جمعے کا سنت ہی واجب نہین ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَمَنْ حَمَلَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نہلاوے مُردیکو پس چاہیے کہ آپ بھی نہاوے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور جو کوئی اُٹھاوے مُردہ کو یعنی ارادہ کرے اُٹھانیکا پس چاہیے کہ وضو کرے **ف** نہانے وضو کرنے کے لیے کہ شاید چھیٹین وغیرہ اُسکی پڑی ہون اور یہ امر استحباب کے لیے ہی اکثر علما کے نزدیک کیونکہ حدیث صحیح مین آچکا ہی کہ لازم نہین تمپر مقدمۂ میت مین غسل جب نہلاؤ تم اُسکو اور جو کوئی ارادہ مُردے کا اُٹھانیکا کرے وہ وضو اسلیے کرے کہ وقت اُٹھانے جنازے کے باوضو رہے گا جب جنازہ رکھا جاویگا نماز پاتھ سے نہین جانیکی یہ امر بھی استحباب کے لیے ہی سب کے نزدیک ۱۲ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ نہانیکے چار چیزون سے جنابت سے اور دن جمعہ کے اور سینگی کھچولنے سے اور غسل دینے میت کے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** ثابت نہین ہوا کہ حضرتؐ نے غسل میت کو دیا ہو کبھی اس لیے معنی یَغْتَسِلُ کے یہ لیتے ہین کہ حکم فرماتے نہانیکا اور ان چار غسلون مین سے جنابت کا فرض باقی مستحب اور جو بچھنے لگواوے وہ ستھرائی کے لیے نہاوے تاخون وغیرہ سے پاک ہوجاوے ۱۲ ع **وَعَنْ** قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی قیس بن عاصم سے کہ تحقیق یہ مسلمان ہوئے پس حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہاوین ساتھ پانی اور بیری کے پتون کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** کافر جو مسلمان ہوا اگر جنبی ہو تو غسل کرنا اُسے واجب ہے ورنہ مستحب اور صحیح تر یہ ہی کہ کلمہ شہادت کا پہلے پڑھے اور نہانے بعد اور سنت ہی اُسکو کہ پہلے نہانیکے سر بھی منڈاوے اور بیری کے پتون سے نہانے کو فرمایا تا خوب پاکی اور ستھرائی حاصل ہو ۱۲ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عِكْرِمَةَ قَالَ اِنَّ نَاسًا

مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَمَاعَةٌ فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَرٰى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ اَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ اٰذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكَفَوُا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِّنَ الْعَرَقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہو عکرمہ سے کہا تحقیق کتنے آدمی اہل عراق سے آئے پس کہا اُنھوں نے اے ابن عباسؓ کیا اعتقاد رکھتے ہو تم کہ نہانا دن جمعے کا واجب ہے کہا کہ نہیں ولیکن بہت پاک کرنیوالا ہے اور بہتر ہے واسطے اُس شخص کے کہ نہاوے اور جو شخص کہ نہ نہاوے پس نہیں اُسپر واجب اور میں خبر دیتا ہوں تمکو کسطرح تھا شروع غسل کا یعنی سبب اِسکے شروع ہونیکا پہلے کیا ہوا ہے لوگ بعضے صحابہ فقیر پہنتے تھے صوف اور کام کرتے تھے اپنی پیٹھوں پر اور تھی مسجد اُنکی تنگ نیچے چھت کے اور تھا مگر چھپر یعنی ٹہنیوں کھجور کا پس نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیچ دن گرمی کے کہ وہ دن جمعے کا تھا اور تر ہوگئے لوگ پسینے میں بیچ اِس صوف کے یہانتک کہ پھیلی اُنسے بُو ایذا دی بسبب اِسکے بعضوں نے بعضونکو پس جبکہ پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بُو فرمایا کہ اے لوگو جب ہووے یہ دن پس نہاؤ اور چاہیے کہ لگاوے ایک تم میں سے بہتر اُسچیز کا کہ پاوے تیل اپنے سے اور خوشبو اپنی سے یعنی تیل بالو نکو لگاوے اور خوشبو بدنکو کہا ابن عباسؓ نے پھر دیا اللہ نے مال اور پہنی پوشاک سواے صوف کے اور کفایت کیے گئے محنت سے اور کشادہ کی گئی مسجد اُنکی اور جاتی رہی بعض اُسچیز کی کہ ایذا دیتے تھے بسبب اُسکے بعض اُنکے بعض کو پسینے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اور کفایت کیے گئے محنت سے یعنی کفایت کیا اُنکو اللہ نے بسبب غنی کر دینے کے کہ فراخ ہوئی وجہ معیشت کی بغیر مشقت کے اور لفظ مِنَ الْعَرَقِ بیان ہو لفظ بعض کا اور بعض سے یہاں مراد اکثر ہے یعنے اکثر پسینے لوگونکی ایذا دیتے تھے بسبب حاصل ہونے فراغت کے دفع ہوئے پس حاصل سارے کلام ابن عباسؓ کا یہ ہے کہ غسل تھا واجب ابتداے اسلام میں بسبب کثرت بدبو پسینے کے پھر جب وہ کم ہوا تو منسوخ ہوا وجوب غسل کا اور سنت باقی رہی یعنے اب غسل جمعے کا سنت ہے ؛ ع **بَابُ الْحَيْضِ**

باب ہے بیچ بیان حیض کے **ف** حیض کے معنی لغت میں بہنیکے جاری ہونیکے اور شرع میں مراد ہے اُس خون سے کہ جاری ہوتا ہے رحم عورت کے سے بغیر بیماری اور جننے کے اور جو خون کہ بسبب بیماری کے نکلتا ہے اُسکو استحاضہ کہتے ہیں اور جو کہ بعد جننے کے جاری ہوتا ہے اُسکو نفاس کہتے ہیں اور مدت حیض کی کم سے کم تین دن ہیں اور زیادہ دس دن پس اُس مدت میں جس رنگ کا خون آوے سواے سفیدی خالص کے وہ خون حیض کا ہے یعنی خون حیض کا سُرخ بھی ہوتا ہے اور سیاہ بھی اور سبز اور زرد بھی اور مٹی کے رنگ کا اور مانند اِنکے کے اور حکم اُسکا یہ ہے کہ نماز اور روزہ وغیرہ نہیں کرے اور بعد منقطع ہونے اُسکے کے روزے کی قضا ہے اور نماز کی نہیں ؛ ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** انسٍ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَاَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ الْاٰيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ فَقَالُوْا مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ يَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ فَجَاءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا فَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ فِيْ اٰثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا اَنَّهٗ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی انسؓ سے کہ محقیق یہود تھے جسوقت کہ حائض ہوتین عورتین اُنمین تو نہ کھاتے ساتھ اُنکے اور نہ جمع رکھتے اُنکو گھر وِنمین پس پوچھا صحابیون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم نہ کھانیکا اُنکے ساتھ حالت حیض مین جیسیکہ یہود کرتے تھے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور سوال کرتے ہین تجھسے حیض سے آخر آیت تک پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم سب کچھ سوائے جماع کے پس پونہچی یہ خبر یہود کو پس کہا اُنھون نے نہین ارادہ کرتا یہ شخص یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ چھوڑے اُمور دین ہمارے لیکے کچھ مگر کہ مخالفت کری ہماری اُسمین پس آئے اُسید بن حُضیر اور عبّاد بن بشر صحابی پس کہا اُن دونون نے ای رسول خدا کے تحقیق یہود کہتے ہین ایسا اور ایسا یعنی یہی پہلا کام اُنکا نقل کیا پس کیا ہمنشینی کرین ہم اُنسے پس متغیر ہوا چہرہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ خفا ہوئے اُن دونونپر پس نکلے دونون صاحب پس ملنے آیا اُنکے تحفہ دودھ کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی یہ جب نکلے تو دیکھا کہ کوئی شخص دودھ بطریق تحفے کے حضرتؐ کے لیے لاتا ہی پس بھیجا حضرتؐ پیچھے اُنکے یعنی بُلانیکے لیے ایک شخص کو پس وہ بُلالا یا اُنکو پس پلایا اُنکو دودھ یعنی تا عنایت حضرتؐ کی معلوم کرین پس جانا اُنھون نے کہ نہین خفا حضرتؐ ہمپر روایت کی یہ مسلم نے **ف** ساری آیت یون ہی وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ یعنی پوچھتے ہین صحابہ تجھسے حکم حیض کا کہ کہ وہ پلید ہی ہی پس کیسو ہو عورتونسے حالت حیض مین اور نہ نزدیک ہو اُنکے یہانتک کہ پاک ہووین وہ پس جب یہ آیت اُتری تو حضرتؐ نے اِسکی تفسیر مین فرمایا کہ مراد کیسو ہونے اور نہ نزدیک ہونیسے یہ ہی کہ اُن دونو نمین اُنسے جماع نہ کرو اور سب کچھ کرو یعنی ساتھ کھانا اور بیٹھنا اور مخالطت کرنی اور ساتھ سونا اور بدن کو ہاتھ لگانا ازار سے اوپر اوپر پس اِس آیت سے معلوم ہوا کہ حیض کی حالت مین جو کوئی جماع کریگا تو گنہگار ہوگا کہ حرام ہی اور جو حلال جانکر کریگا کافر ہوگا کیونکہ قرآن سے یہ حرام ہی اور کیا نہ ہمنشینی کرین ہم یعنی کیا عورتونکے ساتھ بیٹھنا اور اُٹھنا اور کھانا پینا نہ کیا کرین ہم غرض اُنکی اِس سوال سے یہ تھی کہ یہود اِسپر طعن کرتے ہین اگر فرمائیے تو ہم یہ باتین ترک کرین تا اُسمین الفت رہے اور کوئی طعن نہ کرے ٭ وع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَكِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَاْمُرُنِيْ فَاَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَيُخْرِجُ رَاْسَهٗ اِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا تھی مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے ایک باسن سے اور ہوتے ہم دونون جُنبی اور تھے حضرتؐ حکم فرماتے مجکو پس باندھتی مین تہ بند پس لگاتے بدن اپنا مجھسے یعنی ازار کے اوپر اوپر مین ہوتی حائض اور تھے نکالتے سر اپنا طرف میرے اور وہ ہوتے اعتکاف مین پس دھوتی مین سر اُنکا اور ہوتی مین حائض روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف بموجب عادت عرب کے بڑا باسن بھرا ہوا در میانمین رکھا ہوتا تھا اُس سے دونون صاحب چُلّو بھر بھر کے نہاتے جاتے تھے اور اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہی فائدہ اُٹھانا عورت حائضہ کے زیر ناف سے زانو تک یعنی دہان ہاتھ نہ لگائے اور جماع نہ کرے اور یہ مطلب اور حدیثون سے بھی ثابت ہوتا ہی اور یہی مذہب امام ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ اور شافعیؒ اور مالکؒ کا ہی اور امام احمدؒ اور امام محمدؒ اور بعضے شافعیہ کا یہ مذہب ہی کہ عورت حائضہ سے فائدہ اُٹھانا سوائے جماع کے جائز ہی اور نکالتے سر اپنا طرف میرے یعنی دروازہ حجرہ کا مسجد کی طرف کھلا ہوا ہوتا تھا اُسمین سے سر مبارک حجرے کی طرف نکالدیتے وہان حضرت عائشہؓ بیٹھکر سر مبارک دھودیتین اِس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف والا اگر بعض اعضا اپنا مسجد سے نکالے تو اعتکاف باطل نہین ہوتا ٭ وع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ کَیْضَعُ فَاہُ عَلٰی مَوْضِعِ فِیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو اُن ہی سے کہا کہ تھی مین بیتی پانی اور ہوتی مین حائض پھر دیتی مین پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہتے وہ مُنھ اپنا اُسجگہ کہ رکھتی مین مُنھ اپنا پس پیتے حضرتؐ پانی اور چُوستی مین ہڈی گوشت کی اور ہوتی مین حائض پھر دیتی مین ہڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہتے مُنھ اپنا اُسجگہ کہ رکھتی مین مُنھ اپنا روایت کی اِسکو مسلم نے ف حضرتؐ یہ بات بسبب مخالفت یہود کے اور نہایت محبت حضرت عائشہؓ کے کرتے تھے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اِسپر کہ حائض عورت کے ساتھ کھانا اور بیٹھنا جائز ہو اور اعضا اُسکے نجس نہین ع وَعَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَّکِئُ فِیْ حَجْرِیْ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو اُن ہی سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کرتے میری گود مین اور ہوتی مین حائض پھر پڑھتے قرآن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اِسمین دلالت ہو اِسپر کہ حائض پاک ہو ظاہر مین اور نجس ہے حکماً ع وَعَنْہَا قَالَتْ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاوِلِیْنِیْ الْخُمْرَۃَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّیْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَیْضَتَکِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِکِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو اُن ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دے مجکو چھوٹا بوریا مسجد مین سے یعنی مسجد کے باہر کھڑی رہ اور ہاتھ بڑھا کر بوریا مسجد مین سے لے پس کہا مین نے تحقیق مین حائض ہون یعنی کیونکر ہاتھ مسجد مین بڑھاؤن پس فرمایا تحقیق حیض تیرا نہین ہو ہاتھ تیرے مین روایت کی یہ مسلم نے ف اِس سے معلوم ہوا کہ حائض باہر مسجد کے کھڑی رہ کر مسجد مین سے کوئی چیز اُٹھالے تو جائز ہو ع وَعَنْ مَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ مِرْطٍ بَعْضُہٗ عَلَیَّ وَبَعْضُہٗ عَلَیْہِ وَاَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو میمونہؓ سے کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے چادر مین ہوتا بعض اُسکا مجپر اور بعض اُسکا حضرتؐ پر اور مین ہوتی حائض روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اِس سے معلوم ہوا کہ تمام اعضا حائض کے پاک ہین سوائے فرج کے ورنہ نماز اُس کپڑے مین کہ بعض اُسکا نجاست پر پڑا ہو اور بعض اُسکا نمازی پر ہو نہین جائز ہوتی اور کما سید جمال الدین نے کہ لکھا ہو صاحب تخریج نے کہ یہ حدیث نہین پائی مین نے صحیحین مین ساتھ ان الفاظ کے لیکن اُنمین مضمون مانند مضمون اِسکے کے ہو اور ابوداؤد مین بھی ہو واللہ اعلم ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِامْرَاَۃً فِیْ دُبُرِھَا اَوْ کَاھِنًا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَتِہِمَا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَا نَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ لَیْثٍ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت حائضہ سے یا بدفعلی کرے عورت کے پیچھے سے یا آوے کاہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا ساتھ اُس دین کے کہ نازل کیا گیا محمدؐ پر روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کے یون ہو کہ جو کوئی آوے کاہن کے پاس پس سچا جانے اُسکو اُسچیز مین کہ کہتا ہو پس تحقیق کافر ہوا اور کہا ترمذی نے نہین جانتے ہم اِس حدیث کو مگر حکیم ازم سے کہ نقل کیا ابی تمیمہ سے اُن نے نقل کیا ابی ہریرہؓ سے ف یعنی جو کوئی حلال جانکر کسی حائضہ سے جماع کرے یا کسی عورت سے بدفعلی پیچھے سے کرے یا کاہن کو سچا جانے وہ کافر ہوتا ہو اور اگر حلال نجانے پہلی اور دوسری چیز کو اور کاہن کو سچا نہ جانے تو فاسق ہوتا ہو اِس صورت مین معنی اِسکے یہ لین گے کہ اُسنے کفران نعمت اللہ کا کیا اور مراد کاہن سے وہ شخص ہو کہ خبرین بتاوے زمانہ آیندہ کی اور یہی حکم ہو نجومی وغیرہ سے پوچھنے کا اور پیچھے سے بدفعلی کرنہین جو قیاس عورت کی لگائی اُسمین دلالت ہے اِسپر کہ مرد سے اغلام کرنا اس سے بھی زیادہ بُرا ہو ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

فَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ اور روایت ہو معاذ بن جبل سے کہا کہ کہا میں نے اے رسول خدا کے کیا حلال ہو واسطے میرے عورت میری سے اور وہ حائض فرمایا وہ چیز کہ ہو اوپر تہ بند کے اور بچا اُس سے افضل ہو روایت کی یہ رزین نے اور کہا محیی السنۃ نے کہ اسناد اسکی نہیں قوی ف حلال ہو وہ چیز کہ ہو اوپر تہ بند کے یعنی تہ بند کے اوپر ہاتھ لگانا حلال ہو اور بچانا تہ بند کے اوپر سے بھی افضل ہو اسلیے کہ مبادا وطی کر بیٹھے اور حضرت سے جو ثابت ہوا ہو کہ حضرت عائشہؓ کے تہ بند کے اوپر اوپر ہاتھ وغیرہ لگاتے تھے تو باعث یہ تھا کہ حضرت قادر تھے اپنے نفس پر اور ویسا نہیں ہو سکتا یہ حدیث بھی مؤید ہو مذہب حنفی کی ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے ساتھ عورت اپنی کے حالت حیض مین پس چاہیے کہ للہ دے آدھا دینار روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف دینار ساڑھے چار ماشے سونیکا ہوتا ہو اگر سونا سو کہ روپے کا تولہ ہو تو ایک دینار پچھتر روپے کا ہوا اور آدھا دینار تین روپے کا کہا ہو خطابی نے کہ اکثر علما اسپر ہین کہ کفارہ اُسکا استغفار ہو اور بس مذہب شافعی اور ابوحنیفہؒ کا بھی یہی ہو لیکن مستحب ہے نزدیک شافعیؒ کے یہ کہ للہ دے ایک دینار اگر صحبت کی ہو آمد خون مین اور نصف دینار دے حالت انقطاع خون کے مین سیطرح ابن ہمام حنفی نے بھی کہا ہو کہ جو کوئی اپنی بیوی سے حلال جانکر اسحالت مین وطی کرے تو کافر ہوتا ہو اور حرام جانکر کرے تو کبیرہ گناہ کیا اور واجب ہو اُسپر توبہ اور للہ دے ایک دینار یا آدھا دینار از روے استحباب کے اور محدثین نے کہا ہو کہ یہ حدیث مرسل ہو یا موقوف ہے ابن عباسؓ پر اور نہین صحیح ہوئی مرفوع متصل حضرتؐ تک ۱۲ ع **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو اُن ہی سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ہو خون حیض سُرخ پس ایک دینار اور جسوقت کہ ہو خون زرد پس آدھا دینار روایت کی یہ ترمذی نے ف جو علما کہتے ہین کہ بسبب صحبت کرنیکے ابتدا خون مین ایک دینار اور انقطاع مین نصف دینار دینا مستحب ہے وہ اسی سے نکالتے ہین کیونکہ ابتدا مین خون سُرخ ہوتا ہو اور آخر کو زرد ہو جاتا ہو ۱۲ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنُكَ بِأَعْلَاهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا روایت ہو زید بن اسلم سے کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا چیز حلال ہو میرے لیے عورت میری سے اُسحالت مین کہ وہ حائض ہو پس فرمایا واسطے اُسکے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب مضبوط کر تو اُسپر تہ بند اُسکا پھر کام تیرا اوپر اُسکے ہو یعنی تکلونات کے اوپر سے فائدہ اُٹھانا مباح ہو اور نیچے سے حرام روایت کی یہ مالک اور دارمی نے بطریق ارسال کے **وَعَنْ** عَائِشَةَؓ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيْرِ فَلَمْ نَقْرَبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى نَطْهُرَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھی مین جسوقت کہ حائض ہوتی اُترتی بچھونے سے بوریے پر پس نہ نزدیک ہوتے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کے اور نہ نزدیک ہوتین عائشہؓ حضرت کے یہانتک کہ پاک ہوتین روایت کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہر ہین یہ حدیث مخالف ہے اوپر کی حدیثون کے جو کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیویکے ساتھ حالت حیض مین ہمنشینی وغیرہ رکھتے تھے جواب اسکا یہ ہو کہ یہ حدیث منسوخ ہو ساتھ اُن حدیثون

مباشرت کے یا اسمیں حدیث مین نزدیک ہونیسے مراد ہو جماع کرنا یعنی اسحالت مین جماع نہ کرتے تھے جیسیکہ کلام اللہ مین آیا ہے وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ یعنی صحبت نہ کرو عورتونسے یہانتک کہ پاک ہووین اور اسحدیث مین لفظ فَلَمْ يَقْرَبْ کا ساتھ زبر حرف ی کے اور پیش حرف ر کے اور لَمْ تَدَنْ اور حَتّٰى تَطْهُرَ دونون ساتھ حرفت کے ہین اکثر صحیح نسخون مشکوٰۃ کے مین تو یون ہی ہو اور بیچ حاشیہ نسخہ سید جمال الدین کے لکھا ہے کہ صحیح یون ہو کہ فَلَمْ يَقْرَبْ ساتھ زبر نون اور حرف ر کے اور رَسُوْلَ اللّٰہ کے لام کو زیر ہو اور لَمْ تَدَنْ ساتھ زبر پہلے نون کے اور پیش دوسرے کے اور لفظ تَطْهُرَ نون سے اور میرک نے لکھا ہو کہ اسیطرح ہو اصل ابو داؤد مین ع بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ باب ہو بیچ بیان مستحاضہ کے

ف مستحاضہ اُس عورت کو کہتے ہین کہ جسکے رحم مین سے خون جاری ہوتا ہو بغیر ایام حیض اور نفاس کے رحم ایک رگ ہو کہ نام اُسکا عاذل ہو اُسمین خون جاری رہتا ہو اور حکم اُسکا یہ ہو کہ اُسمین نماز اور روزہ اور اور عبادتین اور صحبت کرنی منع نہین ع **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق مین ایک عورت ہون کہ استحاضہ کی جاتی ہون پس نہین پاک ہوتی پس کیا چھوڑون نماز فرمایا نہین سوائے اسکے نہین کہ یہ خون ایک رگ کا ہی اور نہین ہی خون حیض کا پس جسوقت کہ آوے حیض تجکو پس چھوڑدے نماز اور جسوقت جاتا ہے وہ پس دھو اپنے سے خون کو یعنی اور پھر بنا پھر نماز پڑھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین امام اعظم رح کا مذہب یہ ہو کہ اگر ایک عورت معتادہ تھی یعنی اُسکو عادت تھی کہ مثلاً پھر دو دریا پانچ روز خون آتا تھا اب جب مستحاضہ ہوئی دنون عادت کے کو اسمین ایام حیض کے ٹھیرائے اور اُن دنونمین نماز وغیرہ چھوڑدے اور جب وہ دن تمام ہووین تو خون دھوکر بنالے اور نماز وغیرہ شروع کرے اور اگر عورت مبتدیہ تھی یعنی پہلا ہی حیض آیا تھا کہ مستحاضہ ہوگئی یعنے خون جاری رہا ہمیشہ کو تو وہ اسمین اکثر دن حیض کے کہ دس دن ہین انکو ایام حیض کے ٹھیرائے اور اور امامونکے نزدیک عمل تمیز پر کرے یعنی اگر خون سیاہ غلیظ ہو حیض کا ہی اور اگر ایسا نہین ہو تو استحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی اور امام اعظم رح کہتے ہین کہ حدیث عُروہ کی یعنی جو کہ آگے آتی ہی روایت کی گئی ہی دو طریق سے ایک تو انمین سے ہی مرسل اور دوسری مضطرب اور نہین ذکر کیا گیا ہی رنگ خون کا مگر حدیث عُروہ کی مین سو حال اُسکا یہ ہی جو مذکور ہوا اور یہ حدیث کہ جسمین اعتبار دو نون کا ہی اور وہ سند ہماری ہی صحیح ہی پس عمل کرنا اسپر اولیٰ ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ عورت معتادہ تھی اور کہا ہی شافعی رح نے کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کے لیے اپنی شرمگاہ دھو لیا کرے اور امام ابو حنیفہ رح نے کہا ہو کہ جب وقت آوے جب ہی دھوے پھر نہ دھوے اور لنگوٹا باندھے اور وضو کرے جلدی جلدی پھر خون جو جاری ہے اُسمین معذور رہے جو چاہے پڑھے آخر وقت تک ع **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہو عُروہ بن زبیر سے اُنھون نے نقل کی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کے سے یہ کہ وہ تھی استحاضہ کی جاتی پس کہا واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہو خون حیض کا پس تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہی پس جسوقت کہ ہو یہ پس بندرہ نماز سے پس جبکہ ہو استحاضہ کا یعنی سوائے سیاہ کے اور رنگ کا ہو پس وضو کر اور نماز پڑھ پس سوائے اسکے نہین کہ وہ خون رگ کا ہی روایت کی یہ ابو داؤد

اور نسائی نے **ف** یہ رنگ خون کے باعتبار اکثر کے فرمائے ہین کیونکہ کبھی خون حیض کا سُرخ وغیرہ بھی ہوتا ہے اور ہمارے نزدیک بر تقدیر صحت اِس حدیث کے یہ محمول ہے اِسپر کہ جب تمیز موافق ہو عادت کے یعنی جس عورت کو استحاضہ لاحق ہو اور ایام حیض کے پونہین تو مدت حیض کی اِسکے حق مین عادت اُسکی ہے موافق عادت کے دن حیض کے تمام ہوئے اور اُن ہی دنونمین رنگ خون کا سیاہی بطرف سُرخی وغیرہ کے مائل ہوا بعد اِسکے یہ خون حیض مین نہین محسوب ہونیکا بسبب اتفاق کے تمیز خون کے موافق عادت اُسکی کے ہوئی ع ومولانا **و**

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی قَالَتْ اِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ تحقیق ایک عورت ڈالتی تھی خون زمانۂ حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مین یعنی اُسکو خون استحاضہ کا آتا تھا اور تھی وہ معتادہ پس پوچھا فتوی واسطے اُس عورت کے ام سلمہؓ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا چاہیے کہ دیکھے گنتی راتون اور دنون کے کہ ہوتی تھی حائض اُن دنونمین مہینے سے پہلے اِس سے کہ پونہچی اُسکو بیماری خون کی کہ پونہچی اُسکو پس چاہیے کہ چھوڑدے نماز موافق اُن دنونکے مہینے مین سے پس جسوقت کہ گذرے یہ یعنی وہ دن جب ہو چکین پس چاہیے کہ نہا ڈالے پھر چاہیے کہ باندھے لنگوٹ ساتھ کپڑے کے پھر نماز پڑھے روایت کی یہ مالک اور ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کی نسائی نے معنی اِسکے **ف** مستحاضہ عورت کو چاہیے کہ حتی المقدور خون کو لنگوٹ سے روکے بعد اِسکے اگر خون آویگا تو نماز صحیح ہو جاویگی حاجت پھیرنے کی نہین اور یہی حکم سَلَس البول کا ہے ع

وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ جَدُّ عَدِيٍّ اِسْمُهٗ دِيْنَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عدی بن ثابت سے اُن نے نقل کی اپنے باپ سے اُن نے عدی کے دادا سے کہا یحیی بن معین نے دادا عدی کا نام اُسکا دینار ہے اُن نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اُنھون نے فرمایا مستحاضہ کے حق مین کہ چھوڑدے نماز دنون حیض اپنے مین کہ ہوتی تھی حائض اُنمین پھر نہاوے یعنی ایکبار اور وضو کرلے نزدیک ہر نماز کے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یہ حدیث ضعیف ہے اور ایک روایت مین آیا ہے تَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ یعنی وضو کرے ہر نماز کے وقت ع

وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَاْمُرُنِيْ فِيْهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِيْ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيُّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ قَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِّنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ ثَلٰثًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ فَاِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِيْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيْقَاتُ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَاِنْ

قَوِيتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِيْنَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِيْ وَصُوْمِيْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت حمنہ بنت جحش سے کہا تھی مین استحاضہ کیجاتی استحاضہ بہت سخت پس آئی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ پوچھون مین اُنسے اور خبر دونمین اُنکو پس نا یا مین نے اُنکو بیچ گھر بہن اپنی کے کہ زینب بنت جحش تھی پس کہا مین نے اے رسول خدا کے تحقیق مین استحاضہ کیجاتی ہون استحاضہ بہت سخت پس کیا حکم کرتے ہو مجکو اسمین تحقیق باز رکھا ہی مجکو نماز اور روزے سے فرمایا حضرت نے بیان کرتا ہونمین واسطے تیری رُوئی پس تحقیق وہ لے جاتی ہے خون کو یعنی خون نکلنے کی جگہ رُوئی رکھدے تا وہ باہر نہ نکلے کہا اُسنے کہ وہ زیادہ ہی اِس سے یعنی رُوئی سے نہین رُک سکتا فرمایا مانند لگام کے کپڑا باندھ یعنی لنگوٹ کرلے رُوئی رکھ کر کہا اُسنے وہ زیادہ ہی اِس سے فرمایا حضرت نے پس رکھ تو کپڑا یعنی نیچے اُس لنگوٹ کے کہا اُسنے وہ زیادہ ہی اِس سے سوائے اِسکے نہین کہ ڈالتی ہو نمین خون کو ڈالنا بہت مانند مینھ کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کرتا ہو نمین تجکو ساتھ دو حکمونکے ایک جونسا اُنمین سے کرے تو کفایت کرے تجکو دوسرے سے اور اگر قوت رکھتی ہو دونو پس تو داناتر ہی یعنی حال اپنا تو خوب جانتی ہی جو چاہ سو اختیار کر فرمایا واسطے اُسکے کہ نہین یہ استحاضہ مگر ایک لات مارنا ہی لاتون شیطان کے سے پس حیض ٹھیرا تو چھ دن یا سات دن بیچ علم خدا کے پھر بنا ڈال یعنی بعد گذرنے مدت مذکورہ کے یہانتک کہ جسوقت کہ دیکھے تو کہ پاک ہوئی اور صاف ہوئی پس نماز پڑھ تیئیس دن رات یعنی جس صورت مین کہ ایام حیض کے سات ٹھیرائے یا چوبیس دن رات یعنی جس صورت مین کہ حیض کے چھ دن ٹھیرائے اور روزے رکھ یعنی رمضان وغیرہ کے ہر مہینے مین اِسیطرح پس تحقیق یہ کفایت کرتا ہی تجکو اور اِسیطرح سے کرتی جا ہر مہینے مین جیسیکہ حائض ہوتی ہین عورتین اور جیسیکہ پاک ہوتی ہین عورتین وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے کے اور اگر قدرت رکھتی ہی اِسپر کہ تاخیر کرے نماز ظہر کو اور جلدی کرے نماز عصر کو پس نہا اور جمع کر درمیان اِن دو نمازونکے کہ ظہر اور عصر ہے اور تاخیر کرے تو مغرب کو اور جلدی کرے تو عشا کو پھر نہاوے تو اور جمع کرے تو درمیان دو نمازونکے پس کر تو اور نہا تو ساتھ فجر کے یعنی فجر کی نماز کے لیو پس کر تو اور روزے رکھ یعنی اُن دونون مین کہ نماز پڑھتی ہی خواہ روزے فرض ہون یا نفل اگر طاقت رکھتی ہی اِسپر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بہت پسندیدہ ہے دونون حکمونمین طرف میرے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے ف لاتون شیطان کے سے یعنی اِسکے سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز وغیرہ مین فساد ڈالتا ہی اور ضرر پونہچاتا ہی اِسمین ازبسکہ شیطان کے لیے راہ بہکانے اور خراب کرنے عبادت کی بہت کھلتی ہی اِس لیے اُسکو اُسکی طرف نسبت کیا کہ لات اُسکی ہی پس حضرت نے حقیقت استحاضہ کی بیان فرما کر بیان دو حکمونکا کرنا شروع کیا ایک اُنمین کا یہ ہے فَتَحَيَّضِيْ یعنی حیض ٹھیرا مراد یہ ہی کہ احکام حیض کے اپنے پر جاری کر چھ دن یا سات دن موافق عادت کے ظاہر یہ ہی کہ وہ عورت معتادہ تھی عادت اپنے حیض کی بھول گئی تھی کہ چھ دن تھے یا سات دن پس حکم کیا حضرت نے اُسکو کہ اُکل کر اور سوچ کر یقین پر بنا کر اِن دونون عدد دونمین سے فی علم اللہ یعنی یہ داخل ہی اُس چیز مین کہ جانا اللہ تعالیٰ نے امر تیرے سے اور اگر اَوْ شک کے لیے ہووے تو یہ قول اُوی کا ہوگا یعنی واللہ اعلم کے کہ پیغمبر خدا نے سِتَّةَ اَيَّامٍ فرمایا یا سَبْعَةَ اَيَّامٍ اور اسی طرح کر ہر مہینے سے یعنی ہر مہینے مین چھ دن یا سات دن حیض کے ٹھیرا باقی طہر کے اور جیسیکہ حائض ہوتی ہین عورتین یعنی جیسیکہ حیض کے دن ٹھیراتی ہین وہ عورتین کہ مانند تیری عادت کے دن بھول گئی ہین اُسی طرح تو ٹھیرا اور وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے کے یعنی اگر وقت حیض اُن کے کا اوّل مہینے مین ہے

پس توبھی اول مہینے کو وقت حیض کا ٹھیرا اور اگر درمیان مہینے مین اُنکا وقت ہووے تو بھی یون ہی ٹھیرا اور اگر آخر مہینے مین ہووے آخرین ٹھیرا پس حاصل اِس حکم اوّل کا یہ ہوا کہ چھ یا سات دن کے بعد نہا ڈالکر اور پھر ہر نماز کے لیے غسل کیا کرا ب آگے جملہ اِنْ قَوِیْتِ آخر تک سے بیان دوسرے حکم کا شروع ہوا اور تاخیر ظہر اور مغرب کی وقت سے کہ کسی دو احتمال رکھتی ہو ایک تو یہ کہ بعد گذرنے وقت کے پڑھے یعنی ظہر کو عصر کے وقت مین پڑھے اور مغرب کو عشا مین جیسا کہ مسافر جمع کرتا ہی بموجب مذہب شافعی کے اور دوسرا احتمال ہو کہ ظہر اخیر وقت پڑھے اور عصر کو اول وقت مین اِسی طرح مغرب کو آخر وقت مین اور عشا کو اول وقت مین جیسا کہ مذہب حنفی مین تاویل کرتے ہین جمع کرنے مسافر کے کو اِسکو جمع صوری کہتے ہین چنانچہ حدیث آیندہ بھی اِسپر دلالت کرتی ہی پس حاصل اِس حکم دوسرے کا یہ ہوا کہ ہر روز غسل کرے ایک ظہر اور عصر کے لیے اور ایک مغرب اور عشا کے لیے اور ایک غسل فجر کے لیے اور پہلا حکم یعنی ہر نماز کے لیے غسل کرنا صریح نہین مذکور ہوا لیکن بیچ جملہ اِنْ قَوِیْتِ عَلٰی اَنْ تُؤَخِّرِیْنَ آخر تک مین اشارہ ہو طرف اُسکے کیونکہ اِس عبارت سے حاجز ہونا اُسکا غسل ہر نماز کے سو سمجھا جاتا ہی یہ مذہب امیر المومنین علیؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ اور ابن زبیرؓ وغیرہ کا ہی اور مذہب ابن عباسؓ کا جمع کرنا ہی درمیان دو نماز ونکے ساتھ ایک غسل کے اور یہ مشابہ تر ہی ساتھ اِس حدیث کے کہ اِسمین آسانی ہی بہ نسبت اُسکے کہ ہر نماز کے لیے نہاوے چنانچہ اِسی کی طرف حضرتؐ نے اشارہ فرمایا ہے کہ ہٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَیْنِ اِلَیَّ یعنی غسل کرنا دو نماز ونکے لیے بہت خوش آیند ہے نزدیک میرے دوسرے امر سے کہ وہ نہانا ہی ہر نماز کے لیے عادت شریفہ یہ تھی کہ جو کام امت پر آسان ہوتا تھا اُسکو پسند فرماتے تھے اِسلیے اِسکو پسند فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ منسوخ ہے یا حکم کرنا ساتھ غسل کے دونون صورتون مین محمول ہی اوپر معالجہ کے واسطے دور کرنے قوت خون کے اور کثرت اُسکی کی ع ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ اُسْتُحِیْضَتْ مُنْذُ کَذَا وَکَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا مِنَ الشَّیْطَانِ لِتَجْلِسْ فِیْ مِرْکَنٍ فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَۃً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّھْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَوَضَّأُ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ رَوٰی مُجَاھِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ اِذَا اشْتَدَّ عَلَیْھَا الْغُسْلُ اَمَرَھَا اَنْ تَجْمَعَ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ روایت ہی اسماء بنت عمیس کہا کہا مین نے ای رسول خدا کے تحقیق فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی مستحاضہ ہوئی ہی ابتدا اِسکی اتنی مدت سے پس نہین نماز پڑھتی یعنی اِس گمان پر کہ حکم اِسکا بھی حیض کا سا ہو پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تحقیق یہ چھوڑ دینا نماز کا شیطان کیطرف سے ہی چاہیے کہ بیٹھے لگن مین پس جبکہ دیکھے زردی پانی پر پس البتہ نہاوے واسطے ظہر اور عصر کے ایک نہانا اور نہاوے واسطے مغرب اور عشا کے ایک نہانا اور نہاوے واسطے فجر کے ایک نہانا اور وضو کرے درمیان اِنکے یعنی جب احتیاج پڑے وضو کی تو وضو کر عصر اور عشا کے لیے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور کہا کہ روایت کی مجاہد نے ابن عباسؓ سے جبکہ دشوار ہوا اُسپر نہانا یعنی ہر نماز کے لیے حکم فرمایا اُسکو جمع کرنیکا درمیان دو نماز ونکے یعنی ساتھ ایک غسل کے **ف** جب وقت ظہر کا اخیر کو پہنچتا ہی تو آفتاب پر قدرے زردی آجاتی ہی بلکہ بعد زوال سے تغیر ہونا شروع ہوتا ہی پس لگن مین دیکھنے کے لیے اِسواسطے فرمایا کہ پانی پر وہ زردی معلوم ہوجاتی ہی اور وہ زردی بڑھتی جاتی ہی پوری ہوتی ہی قریب مغرب کے کہ اُسوقت نماز پڑھنی مکروہ ہے اور یہ زردی غیر اُس زردی کے ہی کہ بعد عصر کے ہوتی ہی اور وقت کراہیت نماز کا ہوتا ہی ع ع **کِتَابُ الصَّلٰوۃِ** کتاب بیچ بیان نماز کے **ف** عوارف مین آیا ہی کہ صلوٰۃ مشتق ہی صلی سے معنی اِسکے یہ ہین کہ ٹیڑھی لکڑی کو آگ سے سینک کر سیدھا کرنا پس نماز کو صلوٰۃ اِسلیے کہا

کہ آدمی مین بسبب نفس مارہ کے ٹیڑھا پن ہے اور مصلی کو ہیبت اور عظمت ربانیہ کی گرمی پونہچتی ہے اور اسکے ٹیڑھے پن کو دفع کردیتی ہے پس یہ مانند سینکنے والے آگ کے ہوا اور جو کوئی سینکا ساتھ حرارت نماز کے اور اس سے ٹیڑھا پن اُسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا دوزخ کی آگ مین مگر واسطے پورا کرنے قسم کے تقلہ میرکہ من الازہار ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** روایت ہے **اَبِیْ هُرَیْرَةَ** ابی ہریرہ سے **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے **اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ** نمازین پانچ اور جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان مٹاوتی ہین گناہون کو جو کہ درمیان اِنکے ہوئے ہین جبکہ گناہ کبیرہ نہ کیے ہون **رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی سب گناہ درمیان کے بخشے جاتے ہین مگر کبیرہ نہین بخشے جاتے بدون فضل الٰہی کے اور اگر کوئی کہے کہ جب سب صغائر کو ہر روز کی نمازون نے مٹادیا تو جمعہ وغیرہ کس کو مٹاوینگا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ ہر ایک صلاحیت مٹانے کی رکھتی ہین پس اگر صغیرہ گناہ ہوتے ہین تو اُنکو یہ مٹادیتے ہین والا لکھے جاتے ہین واسطے اُسکے بسبب اُنکے نیکیان اور بلند کیے جاتے ہین درجے اُسکے یہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور حضرت شیخ نے یہ جواب لکھا ہے کہ یہ کفارہ کرنے والے ہین اور صلاحیت اُسکی رکھتی ہین اگر ایک نہوا دوسرا ہوتا ہے مثلاً اگر ایک نے تقصیر نماز مین کی اور وہ لائق تقاضے کے نہوئی جمعہ اُنکو مٹاتا ہے اور اگر جمعے مین یا دونون مین تقصیر کی رمضان اُنکو مٹاتا ہے اور اگر جمع ہوویں یعنی سب لائق تقاضے کیے ہون تو سب ملکر خوب مٹاوینگے اور باعث زیادتی تکفیر کے ہونگے مانند کئی چراغون کے کہ کافی ایک بھی ہے لیکن کئی ہوتے ہین تو روشنی اور زیادہ ہوتی ہے **وَعَنْهُ** روایت ہے اُسی سے **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا** کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو مجھکو اگر ہووے نہر ہا ہر دروازے ایک تمھارے کہ یعنی مثلاً کہ نہاتا ہے اُسمین ہر روز پانچ بار کیا باقی رہتا ہے میل اُسکے سے کچھ کہا صحابہؓ نے نہین باقی رہتا میل اُسکے سے کچھ فرمایا پس یہ مثال ہے پانچون نمازون کی معاف کرتا ہے اللہ بسبب اُنکے گناہ یعنی صغیرہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** روایت ہے **ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلٰى هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا کہ تحقیق ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پھر آیا وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر کی اُنکو یعنی پس حضرتؐ نے اُنکو کچھ جواب نہ دیا منتظر حکم الٰہی کے رہے بعد ازان اُس شخص نے نماز پڑھی پس بھیجی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور قائم رکھ نماز کو دونون طرفون دن کے اور چند ساعات رات کے تحقیق نیکیان مٹاتی ہین برائیان یعنی گناہ صغیرہ پس کہا اُسنے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ہے یہ بات خاص فرمایا واسطے تمام اُمت میری کے سب کے اور ایک روایت مین جواب یون ہے کہ یہ بات واسطے اُس شخص کے ہے کہ عمل کیا ساتھ اس آیت کے اُمت میری سے یعنی جو بعد برائی کے بھلائی کریگا یہی بات اُسکے لیے حاصل ہوگی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نام اُس شخص بوسہ لینے والے کا ابو الیسر تھا ترمذی نے اُس سے روایت کی ہے کہ اُسنے کہا کہ آئی میرے پاس ایک عورت کھجورین مول لینے کو پس کہا مین نے اُسکو کہ میرے گھر مین کھجورین اُس سے زیادہ اچھی ہین پس وہ میرے ساتھ گھر مین آئی پس بوس وکنار کیا مین نے اُسکو پس کہا اُسنے مورالہ سے پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرتؐ پاس جیسیکہ یہان مذکور ہے اور دونون طرفون وسے مراد ہے اول روز اور آخر روز اول روز مین نماز

صبح کی ہے اور آخر روز مین ظہر اور عصر اور قائم رکھ نماز چند ساعات رات مین یعنی نماز مغرب و عشا کی پڑھ ف ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ قَالَ وَلَمْ یَسْاَلْہُ عَنْہُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ کِتَابَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ قَدْ صَلَّیْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَکَ ذَنْبَکَ اَوْ حَدَّکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا آیا ایک شخص پس سے کہا یا رسول اللہ تحقیق پونچا ہون مین حد کو پس قائم کر وا سکو مجھپر کہا راوی نے اور نہ پوچھا حضرت نے اس سے حال حد کے سے اور وقت آیا نماز کا پس نماز پڑھی اُسنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کھڑا ہوا وہ شخص پس کہا اِن نے یا رسول اللہ ہون تحقیق پونچا مین حد کو یعنی ایک کام لائق حد کے کیا ہے مین نے پس قائم کر مجھپر حکم اللہ کا فرمایا کیا نہین نماز پڑھی تو نے ساتھ ہمارے کہا اُسنے کہ ہان پڑھی ہے فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ نے بخشی واسطے تیرے گناہ تیرے یا فرمایا حد تیری روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ لفظ اَصَبْتُ حَدًّا سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے کبیرہ گناہ کیا ہو مثل چوری وغیرہ کے کہ اُسپر حد شرع وارد ہوتی ہو اور حضرت نے اُسکی بخشش کا حکم فرمایا بسبب نماز کے پس تو معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ بھی نماز سے بخشے جاتے ہین جواب اسکا یہ ہے کہ اُس شخص نے اپنے گمان کے بموجب کہا تھا کہ مین حد کو پونچا ہون اور واقع مین وہ ایسا نہ تھا یعنی حد کو نہ پونچا تھا بسبب صغیرہ گناہ کر نیکے یا حد سے مراد اُسنے تعزیر رکھی اور حضرت نے جو اُس سے حال گناہ کا نہ پوچھا اور حکم بخشش کا فرمایا سبب یہ تھا کہ حضرت کو حال اُسکے گناہ کا اور بخشش اُسکی کا وحی سے معلوم ہو گیا تھا ع ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِہَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِہِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّہٗ لَزَادَنِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا کام ہے بہت پھانزدیک اللہ تعالیٰ کے فرمایا نماز بیچ وقت اُسکے کے یعنی وقت مکروہ مین نہو کہا مین نے پھر کونسا عمل بہتر ہے فرمایا نیکی کرنی ماں باپ سے کہا مین نے پھر کونسا فرمایا جہاد خدا کی راہ مین کہا عبداللہ نے بیان کین مجھسے حضرت نے یہ حدیثین اور اگر مین زیادہ پوچھتا البتہ زیادہ بتلاتے مجھکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ بیان افضل عمال کے مختلف آئی ہین یہان ان اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ بہترین اعمال اسلام کے کھانا کھلانا اور جرچا کرنا سلام کا اور نماز پڑھنی رات مین جبوقت کہ لوگ سوتے ہوون اور بعضی مین آیا ہے کہ افضل عمال وہ ہین کہ لوگ ہاتھ اور زبان تیری سے سلامت رہین اور کسی مین آیا ہے کہ افضل عمال ذکر خدا کا ہے اسی طرح اور اعمال کو فرمایا ہے پس وجہ تطبیق ان حدیثون کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہے ہر ایک کو موافق رضا اور رغبت اُسکی کے یا جواب دیا ہے موافق اُس چیز کے کہ پہچانا حال اُسکا اور لائق اُسکے حال کے جانا پس یہ ایسا ہے جیسیکہ کہتے ہین یہ چیز بہترین چیزونکی ہے اور اپنے دل مین ارادہ اُسکی بزرگی کا سب چیزون پر ہر وقت مین نہین کہتے بلکہ ارادہ یہ رکھتے ہین کہ یہ بہترین چیزونکی سے ایک وقت مین نہ اور وقتونمین یا مثلاً سکوت جہان مناسب ہوتا ہے تو کہتے ہین کہ سکوت کے برابر کوئی چیز افضل نہین غرضکہ ہر ایک چیز کو مناسب حال اور مقام کے افضل فرمایا ہے مثلاً جہاد کو ابتداے اسلام مین فاضل ترین اعمال کا فرمایا کہ اُسوقت کے لوگونکے حال کے مناسب یہی افضل تھا یا ایک قوم کو محتاج دیکھا اُنکے لیے صدقے پر رغبت دلائی اور اُسکو افضل فرمایا اسیطرح نماز کو باعتبار قرب باری تعالیٰ کے افضل فرمایا پس وجوہ اور حیثیات مختلف ہین ہر ایک ساتھ وجہ اور حیثیت کے اپنی جاے فاضل تر ہے دوسرے پر ع ع وَعَنْ جَابِرٍ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت سے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندے کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے روایت کی یہ مسلم نے ف متعلق لفظ بَیْنَ کا یہاں محذوف ہے تقدیر اس عبارت کی یوں ہے کہ تَرْکُ الصلوٰۃ وَصْلَۃٌ بَیْنَ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ یعنی نماز درمیان مین بندے کے اور کفر کے بمنزلہ دیوار کے ہے کہ بندہ اُسکے سبب سے کفر تک نہین پونہچ سکتا جب نماز چھوڑ دی تو گویا دیوار درمیانہین سے اُٹھگئی اور یہ ترک نماز وصلہ ہوئی یعنی سبب ملجانے کی ہوئی کہ اسکے سبب سے بندہ مسلمان کفر کو پہونچ جاتا ہے یہ تغلیظ اور تشدید ہے اوپر ترک نماز کے اور اشارہ ہے اسپر کہ تارک نماز کا قریب ہے کہ کافر ہوجاوے اور نزدیک اصحاب ظواہر کے تارک صلوٰۃ کافر ہوجاتا ہے اور نزدیک مالکؒ اور شافعیؒ وغیرہما کے واجب ہے قتل تارک صلوٰۃ کا اگرچہ کافر نہووے اور نزدیک ابوحنیفہؒ کے مارتا اور قید کرنا اُسکا واجب ہے جب تلک کہ نماز نہ پڑھے وع ہٰذا **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَھُنَّ وَصَلَّاھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَخُشُوْعَھُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوٰی مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ روایت ہے عبادۃ بن الصامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازین کہ فرض کیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے جسنے اچھا کیا وضو اُنکا وضون نماز کو یعنی ساتھ رعایت فرائض وسنتون کے کیا اور پڑھا اُنکو وقت پر اور پورا کیا رکوع اُنکا اور خشوع اُنکا یعنی حضور قلب کے واسطے اُسکے اللہ پر عہد یعنی وعدہ یہ کہ بخشدے واسطے اُسکے یعنی گناہ صغائر اُسکے اور جو کوئی نکرے یعنی نماز اوپر طرح مذکور کے نہ پڑھے یا مطلق نہ پڑھے پس نہین واسطے اُسکے اللہ پر عہد لازم اگر چاہے بخشے واسطے اُسکے اگر چاہے عذاب کرے اُسکو روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور روایت کی مالک اور نسائی نے مانند اسکے ف اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ تارک نماز کا کافر نہین اور مرتکب کبیرہ کے لیئے واجب نہین ہے عذاب سدا اور ہمیشہ دوزخ مین نہین رہے گا مذہب سنت جماعت کا یہی ہے ؛ ح وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَھْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ وَاَطِیْعُوْا اِذَا اُمِرْتُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو اپنی نمازین پانچ اور روزے رکھو مہینے اپنے کے یعنی رمضان کے اور ادا کرو زکوٰۃ مال اپنے کی اور تابعداری کرو صاحب حکم اپنے کی یعنی اگر خلاف شرع حکم نکرے جاؤگے بہشت رب اپنے کی مین یعنی درجات اُسکے ملین گے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف مراد صاحب حکم سے بادشاہ اور امیر ہین یا مراد ہین علما یا عام ہین کہ جو کارسازہمارے کسی کام کے ہون ؛ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَآءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَکَذَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنْ سَبْرَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُن نے نقل کی اپنے باپ سے اُن نے اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کرو اپنی اولاد کو ساتھ نماز کے جبکہ ہون سات برس کے اور مارو اُنکو نماز چھوڑنے پر جبکہ ہون دس برس کے اور جدا کرو بیچ خوابگاہون کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور اسی طرح سے روایت کیا اُسکو شرح السنہ مین عمرو سے اور مصابیح مین سبرۃ بن معبد سے ف لڑکون کو سات برس کی عمر سے حکم کرنا شروع کرے تا عادت نماز کی پڑے اور دس برس کی عمر مین قریب بالغ ہونیکے پونہچتے ہین پس تاکید اُسکی مارنا چاہیے اور حکم نماز کا بھی کرے عمر مذکورین اور جدا کرے متعلق ہین نماز کے شرائط وغیرہ اُسکے وہ بھی سکھلاوے

اور چھوڑ کر خوا بگانا ہو نہیں یعنی مثلاً بہن بھائی ایک بستر میں نہ سوویں اسی طرح اور نامحرم دار یا اجنبی مرد عورت اکٹھے تہ سوویں ۱۲ ع

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے بُریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے ہے نماز ہے پس جسنے چھوڑ دی وہ پس تحقیق کافر ہوا روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ہمنے جو منافقون کو امن دی رکھی ہے کہ قتل نہین کرتے اور احکام اسلام کے انپر جاری کرتے ہین سبب اسکا یہ ہے کہ یہ شباہت رکھتے ہین ساتھ مسلمانون کے بسبب نماز پڑھنے کے اور جماعت مین حاضر ہونے کی اور تابعداری کرنے کی اور احکام ظاہر مین پس جسنے نماز چھوڑی کہ وہ عمدہ سب عبادتونکی ہے پس وہ اور کافر برابر ہوا اور معنی فقد کفر کے یہ ہین کہ اُسنے کفر کو ظاہر کر دیا ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَالَجْتُ اِمْرَاَةً فِي اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رض لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا وَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اُسنے اے رسول خدا کے تحقیق مین نے گلے لگایا ایک عورت کو بیچ کنارے مدینے کے اور تحقیق مین پونچا ہون اُس سے اُس چیز کو کم ہو صحبت سے یعنی صحبت کا اتفاق نہین ہوا اور سوائے اسکے بوس و کنار سب کچھ ہوا پس حکم فرمائیے بیچ حق میرے کے جو مزاج مین آوے پس کہا واسطے اُسکے حضرت عمرؓ نے تحقیق ڈھانکا تھا تجھکو اللہ نے اگر پردہ پوشی رکھتا تو اوپر ذات اپنی کے یعنی اچھا ہوتا کہا عبداللہ نے اور نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کچھ یعنی واسطے انتظار حکم الٰہی کے اور کھڑا ہوا وہ شخص اور چلا پس بھیجا پیچھے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پس بلایا اُسکو اور پڑھی اوپر یہ آیت اور قائم رکھ نماز بیچ دونون طرفون دن کے اور چند ساعات رات کے تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیان سے یہ نصیحت واسطے نصیحت ماننے والون کے پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے یعنی حضرت عمرؓ نے یا معاذؓ نے اے نبی اللہ کے یہ ہے واسطے اسی کے خاص یا سبھونکے لیے فرمایا بلکہ واسطے سب لوگونکے روایت کی یہ مسلم نے ف پنج دونون طرفون دن کے یعنی نماز فجر کہ اول طرف نہین ہے اور ظہر اور عصر طرف آخر مین اور چند ساعات رات کے یعنی مغرب اور عشا لکھا ہے ابن حجر نے کہ پہلی فصل مین جو حدیث اسیطرح کی گذری ہے تو وہ قصہ شاید اور شخص کا ہے اور یہ اور کا اور یہ آیت بھی مکرر اسکے لیے اُتری ہوگی مگر محققین نے لکھا ہے کہ تعدد قصہ سے یہ نہین لازم آتا کہ آیت بھی مکرر اُتری ہو اور نہ یہ حدیث اسپر دلالت کرتی ہے بلکہ حضرتؐ نے وہی آیت کہ پہلے کے حق مین اُتری تھی واسطے سند کے اسکے لیے پڑھدی ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۳ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ذر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جاڑے کے موسم مین اُس حال مین کہ پت جھڑ ہوتی تھی پس لیے حضرتؐ نے دو شاخین درخت مین سے

کہا راوی نے پس پتے اُنمین سے جھڑنے لگے یعنی زیادہ گرنے لگے جیسے کہ معمول ہوتا ہے کہ ہلانیسے بہت جھڑتے ہین کہا پس فرمایا حضرتؐ نے ایا باذر کہا مین نے حاضر ہون یارسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑھتا ہے نماز ارادہ کرتا ہے ساتھ اُسکے خاصل اللہ تعالیٰ کو پس گرتے ہین اُس سے گناہ اُسکے جیسے کہ جھڑتے ہین یہ پتے اس درخت سے روایت کی یہ احمد نے ف ارادہ کرتا ہے خاصل اللہ تعالیٰ کو یعنی اُسکے پڑھنے مین خیال کسی کے دکھانے سُنانے کا یا غرض دینی یا دنیوی کا نہین رکھتا ہے بلکہ محض اُسی کی طلب رضا اور فرمانبرداری کی لحاظ ہے **وعن** زید بن خالد الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی سجدتین لا یسھو فیھما غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ احمد اور روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ پڑھین دو رکعت نماز کی نہ سہو کیا اُنمین یعنی غافل نہوا بلکہ حضور دل سے پڑھین بخشے گا اللہ واسطے اُسکے وہ چیز کہ پہلے کیے تھے گناہون سے روایت کی یہ احمد نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلوٰۃ یوما فقال من حافظ علیھا کانت لہ نورا و برھانا و نجاۃ یوم القیمۃ ومن لم یحافظ علیھا لم تکن لہ نورا ولا برھانا ولا نجاۃ وکان یوم القیمۃ مع قارون وفرعون وھامان و ابی بن خلف رواہ احمد والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اُنھون نے ذکر کیا نماز کا ایک دن یعنی ارادہ کیا اُسکی فضیلت کے ذکر کرنیکا پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہے نماز پر ہوگی واسطے اُسکے سبب نورانیت کی یعنی نور ایمان زیادہ ہوتا ہے و دلیل یعنی واضح ہوتی ہے اور پرکمال ایمان اُسکے کے اور سبب مغفرت کی دن قیامت کے اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اُسپر نہوگی واسطے اُسکے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور اُبی بن خلف کے روایت کی یہ احمد و دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف محافظت نماز کی یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھے اُسکو کبھی ناغہ نکرے اور فرائض و واجبات و سنتین اور مستحبات اُسکے ادا کرے جب نماز اسطرح پڑھتا ہے تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہے اور ثواب مذکور پاتا ہے اور انکے ترک سے مستحق عذاب مذکور کا ہوتا ہے خیال تو کرو اے بھائیو کسقدر تاکید ہے محافظت نماز کی اسمین قصور کبھی نہ کیا کرو اور دیکھا چاہیے کہ جب اُسکی محافظت نہ کرنے پر وعید فرمایا ایسے کافرون کے ساتھ عذاب کیے جائیگا تو جو کوئی بالکل اُسکو چھوڑیگا اُسکا کیا حال ہوگا اور قارون اور فرعون کافر تو مشہور ہین اور ہامان وزیر تھا فرعون کا اور اُبی بن خلف مشرک تھا دشمن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اُسکو حضرتؐ نے جنگ اُحد مین دست مبارک سے قتل کیا تھا اور وہ شقیای امت سے کہلاتا ہے اور اس حدیث مین کنایہ ہے اسپر کہ جو کوئی محافظت نماز کی کرتا ہے ہوگا ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہدا اور صالحین کے ع **وعن** عبد اللہ بن شقیق قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا کہ تھے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نہین دیکھتے تھے کسی چیز کو اعمال مین سے چھوڑنا اسکا کفر سوائے نماز کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اُنمین جو حصر کیا کہ صحابہؓ سوائے نماز کے کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ جانتے تھے تو یہ حصر اسپر دلالت کرتا ہے کہ چھوڑنا نماز کا اُنکے نزدیک بڑے گناہون سے ہے اور بہت قریب ہے طرف کفر کے ع **وعن** ابی الدرداء قال اوصانی خلیلی ان لا تشرک باللہ شیئا وان قطعت وحرقت ولا تترک صلوٰۃ مکتوبۃ متعمدا فمن ترکھا متعمدا فقد برئت منہ الذمۃ ولا تشرب الخمر فانھا مفتاح کل شر رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میرے نے

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی کو اگرچہ تکڑے تکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور چھوڑ نماز فرض کو جان بوجھ کر پس جو کوئی ترک کرے اُسکو جان بوجھ کر پس تحقیق بری ہوا اُس سے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہے ہر بُرائی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف حضرت ثوبان ابو درداء کو فضل بات تعلیم فرمائی کہ اگر جلایا جاوے تو تو بھی شرک نہ کر والا اکراہ یعنی جبر کی حالت مین زبانپر اگر کلمۂ کفر کا جاری کرے اور دل مین اُسکو بُرا جانتا ہووے تو جائز ہے اور بری ہوا ذمہ یعنی بری ہوا اُس سے عہد اسلام کا اور خارج ہوا دائرہ اسلام سے یہ ازراہ تغلیظ کے فرمایا یا یہ مراد ہے کہ قتل و تعزیر سے جو امن مین تھا وہ امن اُسکو نہ رہا اور شراب کنجی ہر بُرائی کی اسلیے ہے کہ جب عقل جاتی رہتی ہے جو انکی بُرائیان سرزد ہوتی ہین اسی لیے اسکو ام الخبائث کہا ہے ۔ ع **بَابُ الْمَوَاقِيتِ** باب بیچ بیان کرنے وقتون نماز کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا جسوقت ڈھلے دوپہر اور ہووے سایہ اُس شخص کا مانند طول اُسکے کے جب تک کہ نہ آوے وقت عصر کا اور وقت عصر کا جب تک کہ نہ زرد ہو سورج اور وقت نماز مغرب کا جب تک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا تہیک آدھی رات تک اور وقت نماز صبح کا ظاہر ہونے فجر سے جب تک کہ نہ نکلے آفتاب پس جسوقت کہ نکلے پس بند رہ تو نماز سے پس تحقیق وہ نکلتا ہے درمیان دو سینگون شیطان کے روایت کی یہ مسلم نے ف پہلے وقت ظہر کا بیان فرمایا اسلیے کہ پہلے حضرت جبرئیل نے آن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی نماز پڑھائی تھی واسطے تعلیم وقت نماز کے اسلیے اسکو نماز پیشین کہتے ہین پس اول وقت ظہر کا جب سے شروع ہوتا ہے کہ آفتاب تھوڑا سا میل کرتا ہے بیچ آسمان کے جانب مغرب کے کہ اُسکو زوال کہتے ہین اور آخر وقت اُسکا یہ ہے کہ ہو سایہ ایک شخص کا مقدار درازی قد اُسکے کے سوائے سایہ اصلی کے کہ وہ مراد ہے اُس سایہ سے کہ وقت زوال کے ہوتا ہے یعنی اکثر شہرونمین کہ آفتاب سمت الراس کے نہین پہنچتا وہان ہر چیز کا ٹہیک دوپہر کے وقت تھوڑا سا سایہ ہوتا ہے پس سوائے اُس سایہ کے جب سایہ برابر ہر چیز کے ہو جب تک وقت ظہر کا ہے اور جب تک نہ آوے وقت عصر کا یہ تاکید ہے پہلے جملے کی کیونکہ جب ایک مثل تک سایہ پہنچا وقت ظہر کا تمام ہوا اور وقت عصر کا شروع ہوا پس اسکا مطلب پہلے جملے مین آچکا تھا اسکو تاکید کے لیے پھر فرمایا اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ درمیان ظہر اور عصر کے وقت مشترک نہین ہے جیسیکہ امام مالک کہتے ہین پس ابتدا وقت عصر کی تو معلوم ہوئی اور جب تلک کہ آفتاب زرد نہین ہوتا جب تلک وقت عصر کا بلا کراہت باقی رہتا ہے چنانچہ اس حدیث مین اشارہ اسی طرف ہے بعد اُسکے وقت جواز رہتا ہے غروب آفتاب تلک مراد زرد ہونے آفتاب سے بعضونکے نزدیک ہے کہ تغیر آفتاب کی متغیر ہو جاوے کہ دیکھنے اُسکے مین نظر خیرگی نہ کرے اور بعضونکے نزدیک ہے کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی ہے اُسمین تغیر آجاوے اور جاننا چاہیئے کہ مذہب تینون اماموں کا اور صاحبینؒ کا اور زفرؒ کا اور سوا اُنکے کا یہ ہے کہ آخر وقت ظہر کا ایک مثل تک ہے اور بعد اُسکے وقت عصر کا آتا ہے اور یہ حدیث دلیل اُنکی ہے اور ایک روایت امام اعظمؒ سے بھی اسی طرح آئی ہے بلکہ بعضون نے لکھا ہے کہ فتویٰ بھی اسی پر ہے چنانچہ در مختار مین کتنی کتابون سے ترجیح اسی روایت کو دی ہے اور مشہور روایت اُنکے مذہب کی یہ ہے کہ وقت ظہر کا دو مثل تک باقی رہتا ہے دلیلین انکی ہدایہ وغیرہ مین مذکور ہین جو چاہے دیکھ لے

پس علمانے لکھا ہے کہ مختار یہ ہے کہ ظہر ایک مثل کے اندر اندر پڑھ لے اور عصر بعد دو مثل کے پڑھے تاہلا اختلاف درست ہون اور وقت نماز مغرب کا بعد غروب ہونے آفتاب کے سے شروع ہوتا ہے اور تمام ہوتا ہے وقت چھپنے شفق کے اور شفق نزدیک کتر اما ہونکے نام ہے سرخی کا کہ بعد چھپنے آفتاب کے ظاہر ہوتی ہے اور سب اہل لغت بھی یہی کہتے ہین اور نزدیک ابوحنیفہؒ اور ایک جماعت علما کے نام سفیدی کا ہے کہ بعد سُرخی کے پیدا ہوتی ہے اور ایک روایت ابوحنیفہؒ سے بھی یہی ہے کہ نام سرخی کا ہے چنانچہ شرح وقایہ مین فتویٰ اسی پر لکھا ہے پس احتیاط یہ چاہتی ہے کہ مغرب تو سُرخی چھپنے کے اندر اندر پڑھ لے اور عشا بعد چھپنے سفیدی کے تا نماز بلا اختلاف ادا ہو اور وقت عشا بعد چھپنے شفق کے سے شروع ہوتا ہے اور ٹھیک آدھی رات تک وقت مختار یعنی بلا کراہت باقی رہتا ہے اور وقت جواز پہلے طلوع فجر تک ہے اور بعد طلوع صبح صادق کے وقت فجر کا شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب پر تمام ہوتا ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام وقت صبح کا مختار ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ وقت مختار اسفار تک ہے اور بعد اُسکے وقت جواز کا بیان اوقات نماز کا تمام ہوا آگے جو فرمایا کہ آفتاب نکلتا ہے درمیان دو شاخون شیطان کے یعنی دو جانب سر اُسکے کے جیسیکہ آیا ہے کہ شیطان سامنے آفتاب کے کھڑا ہوتا ہے وقت طلوع اُسکے کے اور نزدیک کرتا ہے سر اپنا اُس سے اور ایسے ہی وقت غروب کے پس سامنے ہوتا ہے اُنکے کہ آفتاب کو پوجتے ہین اور واقع ہوتا ہے سجدہ کفار کا طرف اُسکے پس پڑتا ہے اپنے خیال مین اور تا بعدارون اپنے کے مین کہ یہ عبادت اُسکو کرتے ہین اور اُسکی طرف سجدہ کرتے ہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اپنی اُمت کو اُسوقت کی نماز پڑھنے سے تا عبادت خدا پر ستونکی بیچ غیر وقت شیطان کے پوجنے والون کے ہووے ۔ح **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهٗ فَاَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ بِهَا فَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخِّرْهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بُریدہ سے کہ اک تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال وقت نماز کا کہ اول و آخر وقت نماز کا کیا ہے پس فرمایا واسطے اُسکے نماز پڑھ تو ساتھ ہمارے ان دو دنونمین یعنی تا دکھا دون تجھے اوقات نماز کے پس جبکہ ڈھلا آفتاب حکم کیا بلالؓ کو یعنی اذان کا پس اذان دی پھر حکم کیا اُسکو یعنی تکبیر کا پس تکبیر کہی نماز ظہر کی پھر حکم کیا اُسکو پس قائم کی نماز عصر کی اور آفتاب تھا بلند سفید صاف یعنی آلائش زردی سے پھر حکم کیا اُسکو پس قائم کی مغرب جسوقت کہ غائب ہوا سورج یعنی بچہ دغروب ہونیکے بغیر تاخیر کے پھر حکم کیا اُسکو پس قائم کی عشا جسوقت کہ غائب ہوئی شفق پھر حکم کیا اُسکو پس قائم کی نماز فجر کی اُسوقت کہ نمودار ہوئی فجر یعنی اسمین سب نمازین اول وقت پڑھکر دکھا وین کہ اول وقت یہ ہے پس جب ہوا دوسرا دن حکم کیا بلالؓ کو کہ ڈھیل کرے نماز ظہر کو پس ڈھیل کی ساتھ اُسکے پس بہت ڈھیل کی اور نماز پڑھی عصر کی اور آفتاب بلند تھا تاخیر کیا نماز عصر کو زیادہ اُس تاخیر سے کہ تھی اور نماز پڑھی مغرب کی پہلے چھپنے شفق کے یعنی متصل چھپنے شفق کے اور نماز پڑھی عشا کی پیچھے جانے تہائی رات کے اور نماز پڑھی فجر کی وقت روشن ہونے فجر کے پھر فرمایا کہان ہے

پوچھنے والا وقت نماز سے پس کہا اُس شخص نے کہ مین حاضر ہون اے رسول خدا فرمایا وقت نماز تمھارے کا درمیان اُس چیز کے ہے کہ دیکھا تمنے روایت کی یہ مسلم نے **ف** پھر حکم کیا اُسکو پس قائم کی عصر یہان ذکر وقت نماز کا نہ کیا اور ایسے ہی ذکر اذان کا نہ یہان کیا اور نہ اِسکے ما بعد مین اِسلیے کہ ظاہر تھا اور پس بہت ڈھیل کی یعنی بہ نسبت پہلے دن کے آج اتنی ڈھیل کی کہ جوش گرمی کا جاتا رہا اور تاخیر کیا عصر کو زیادہ اُس تاخیر سے کہ تھی یعنے پہلے دن جو تاخیر کی تھی بہ نسبت اُسکے دوسرے روز زیادہ تاخیر کی کہ بعد مثلین کے نماز پڑھی اور پہلے دن تاخیر کرنیکے یہ معنی ہین کہ وہ تاخیر کی گئی تھی ظہر سے نہ یہ کہ تاخیر کی گئی تھی وقت اپنے سے اور عشا کو آخر وقت تک تاخیر نہ کیا اس لیے کہ لوگون کو جاگنے مین بے آرامی ہوگی اور اگر پہلے عشا کے سو رہینگے تو سونا مکروہ ہوگا اور غیر حدیث کے یہ معنی ہین کہ اول اور آخر وقت پہچان لیا تمنے پس یہان سے وہان تک وقت ہے اوّل بھی اور اوسط بھی اور آخر بھی اور مراد آخر وقت سے وقت مختار ہے نہ وقت جواز اِسلیے کہ بعد ان وقتون کے کہ بیان فرمائے اور بھی وقت باقی رہتا ہے ؛ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** ابن عباسؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّنِیْ جِبْرَئِیْلُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلّٰی بِیَ الظُّھْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاکِ وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِّثْلَہٗ وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ حِیْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَی الصَّائِمِ فَلَمَّا کَانَ الْغَدُ صَلّٰی بِیَ الظُّھْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّہٗ مِثْلَہٗ وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّہٗ مِثْلَیْہِ وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ ھٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِکَ وَالْوَقْتُ مَا بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیلؑ نے نزدیک خانہ کعبہ کے دو بار یعنی دو دن تا کیفیت اوراوقات نماز کے سکھلاوین پس نماز پڑھائی مجکو ظہر کی وقت ڈھلنے آفتاب کے اور تھا سایہ مانند تسمے کے اور نماز پڑھائی مجکو عصر کی اُسوقت کہ ہو چکا سایہ ہر چیز کا مانند اُسکے یعنی سوائے سایۂ اصلی کے اور نماز پڑھائی مجکو مغرب کی اُسوقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار یعنی بعد چھپنے آفتاب کے اور نماز پڑھائی مجکو عشا کی اُسوقت کہ غائب ہوئی شفق اور نماز پڑھائی مجکو فجر کی اُسوقت کہ حرام ہوتا ہے کھانا اور پینا روزہ دار پر یعنی جب صبح صادق ہوئی پھر جب ہوا اگلا دن نماز پڑھائی مجکو ظہر کی اُسوقت کہ ہوا سایہ اُسکا مانند اُسکے یعنی قریب ایک مثل کے ہوا اور نماز پڑھائی مجکو عصر کی اُسوقت کہ ہوا سایہ اُسکا دو مثل اُسکے اور نماز پڑھائی مجکو مغرب کی اُسوقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی مجکو عشا کی وقت تہائی رات کے اور نماز پڑھائی مجکو فجر کی پس خوب روشنی ہوئی پھر التفات کیا طرف میرے پس کہا اے محمدؐ وقت یہ ہے نبیونکا کہ پہلے تجھسے تھے اور وقت درمیان ان دو وقتون کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** اور تھا سایہ مانند تسمے کے سایۂ اصلی مختلف ہوتا ہے باعتبار اختلاف مکانون کے اور اوقات کے اور بعضے شہرونمین بعضی فصلونمین بالکل سایۂ اصلی نہین ہوتا چنانچہ مکہ معظمہ مین بھی انیسویں سرطان کو نہین ہوتا پس یہان فرماتے ہین کہ اُن دنون مین سایہ اصلی مکہ معظمہ مین بقدر چوڑان تسمۂ جوتی کے تھا ؛ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابن شہابؒ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَیْئًا فَقَالَ لَہٗ عُرْوَۃُ اَمَا اِنَّ جِبْرَئِیْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰی اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ یَا عُرْوَۃُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِیْرَ بْنَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَزَلَ

جبرئیل فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ یَحْسِبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابن شہاب سے کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز نے دیر کی عصر کو کچھ یعنی وقت مختار سے ایک ذرہ دیر کر کے پھر پس کہا واسطے اُسکے عروہ نے خبردار ہو تحقیق جبرئیلؑ اُترے پس نماز پڑھی آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی امامت کی اُنکی پس کہا واسطے عروہ کے عمرؒ نے جان کیا کہتا ہے تو اے عروہ پس کہا عروہ نے سُنا مین نے بشیر بیٹے ابی مسعودؓ کے سے کہ کہتا تھا سُنا مین نے ابو مسعود سے کہ کہتے تھے سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اُترے جبرئیلؑ پس امامت کی میری پس نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے حساب کرتے تھے حضرتؐ ساتھ اُنگلیون اپنی کے پانچون نماز دو بکار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مطلب عروہ کا یہ تھا کہ عمر بن عبد العزیز کو یاد دلاوین حدیث امامت کرنے جبرئیلؑ کی کہ پہلے دن اوّل وقت نمازین پڑھائین اُس سے معلوم ہوا کہ اول وقت نماز پر معنی فضیلت رکھتی ہے تم نے کیون تاخیر کر کر ترک فضیلت کا کیا اگرچہ تاخیر تھوڑی ہی کی پھر عمر بن عبد العزیز نے جو کہا جان کیا کہتا ہے مراد اُنکی یہ تھی کہ حدیث روایت کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ ہے احتیاط اُسمین واجب ہے بلا سند نہ بیان کرنی چاہیے خبردار نہ تا اُسمین خطا نہ کرے اگرچہ عروہ جلیل الشان تھے اُنسے ایسی بات کہنی مناسب نہ تھی لیکن عظمت شان روایت کی اُنکو باعث اِس تنبیہ کی ہوئی پھر آگے عروہ نے کہا سمعت بشیرًا آخر تک اُسطے بیان حفظ اور ہوشیاری اپنی کے کہ مین اِس بات مین علم یقینی رکھتا ہون اور اِس حدیث کو اُس شخص سے سُنا ہے کہ اُسنے صحابی سے سُنا اور اُنھون نے حضرتؐ سے اور اِس حدیث مین بیان اوقات نماز کا نہ کیا اِسلیے کہ مخاطب کو معلوم تھے پس اِس روایت مین مبہم بیان کیے اور اور روایتون مین ساتھ تفصیل کے ع وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِیْ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَیْهَا حَفِظَ دِیْنَهٗ وَمَنْ ضَیَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْیَعُ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اِذَا كَانَ الْفَیْءُ ذِرَاعًا اِلٰى اَنْ یَّكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهٗ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَیْضَاءُ نَقِیَّةٌ قَدْرَ مَا یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَیْنِ اَوْ ثَلٰثَةً قَبْلَ مَغِیْبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّیْلِ فَمَنْ نَّامَ فَلَا نَامَتْ عَیْنُهٗ وَمَنْ نَّامَ فَلَا نَامَتْ عَیْنُهٗ وَمَنْ نَّامَ فَلَا نَامَتْ عَیْنُهٗ وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِیَةٌ مُشْتَبِكَةٌ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے یہ کہ اُنھون نے لکھا طرف اپنے عاملون کے تحقیق بہت ضرور کامون تمھارے نزدیک میرے نماز ہے جسنے محافظت کی اُسکی یعنی ساتھ شرائط اور ارکان کے ادا کیا اُسکو اور نگہبانی کی اُسپر اپنے ہمیشہ پڑھی اور باطل نہ کی بسبب سُستانے اور دکھانے کے اور عجب و غرور کے محافظت کی اُسنے دین اپنے کے یعنی بقیہ امور دین اپنے کی اور جسنے ضائع کیا اُسکو پس وہ شخص واسطے اُس چیز کے کہ سوائے نماز کے ہے بہت ضائع کرنے والا ہے پھر لکھا یہ کہ پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونے سایۂ زوال کے ایک گز میانتک کہ ہو سایہ مانند ایک تمھارے کے یعنی سوائے سایۂ اصلی کے اور پڑھو نماز عصر ایسے وقت کہ آفتاب بلند ہو سپید صاف بقدر اُس چیز کے کہ چلے سوار چھ کوس یا نو کوس پہلے ڈوبنے آفتاب کے اور پڑھو مغرب جسوقت کہ غائب ہو جاوے سورج اور پڑھو عشا جسوقت کہ غائب ہو شفق تہائی رات تک پس جو سووے یعنے پہلے عشا کے پس نہ سوئیو آنکھین اُسکی پس جو سووے پس نہ سوئیو آنکھین اُسکی پس جو سووے پس نہ سوئیو آنکھین اُسکی اور پڑھو نماز صبح ایسے وقت کہ ستارے ظاہر ہون گھنکے یعنی صبح کی تاریکی مین پڑھو روایت کی یہ مالکؒ نے ف جسنے محافظت

نماز کی کی محافظت کی امور دین اپنے کی اس لیے کہ نماز ستون دین کا ہی اور باز رکھتی ہے بُرائیون سے اور جسنے اسکو ضائع کیا یعنے بالکل نہ پڑھی یا واجبات او سکے ترک کیے تو وہ سوائے نماز کے اور واجبات اور مستحبات کو بہت ضائع کرنے والا ہے کیونکہ یہ اصل عبادتون کی تھی جب اسکا خیال نہ کیا تو غیر اسکے کا کیا کرے گا اور یہ جو فرمایا کہ پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونے سایۂ زوال کے ایک گز یعنے بعد اُسکے متصل ساتھ اُسکے کہ اول وقت ظہر کا ہوگا اور یہ بات باعتبار مکان خاص کے فرمائی کہ وہان سایۂ اصلی اسیقدر ہوگا جیسیکہ اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ وہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف مکانون اور زمانے کے اور نہ سُوئے اُنھین اُسکی یہ بددعا ہے ساتھ لے آرامی اور بے قراری کے اُسکے لیے کہ تغافل کرے نماز عشا سے اور سو رہے بغیر پڑھے یہ بددعا تین بار کی تاکید کے لیے کہا ہے ابن حجر شافعی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونا پہلے نماز کے حرام ہے اور ہمارے نزدیک یہ محمول ہے تفصیل پر کہ اگر بعد داخل ہونے وقت کے سووے اور گمان رکھتا ہے کہ تمام وقت نماز کے مین سو یا ہی ہونگا تو نہین جائز ہے اُسکو سونا اور اگر اعتماد ہے اپنے نفس پر کہ بغیر جگائے جاگ اُٹھونگا ایسے وقت کہ کامل نماز پڑھونگا وقت مین تو جائز ہے اور اگر پہلے وقت کے سووے تو اُسمین اختلاف کیا ہے علمانے بعضے تو پہلی سی تفصیل اِس مین بھی بیان کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اُسمین مطلق حرام نہین اِس لیے کہ پہلے وقت کے مکلف ساتھ نماز کے نہین اور تفصیل جو پہلی صورت مین بیان کی وہ موافق ہے قواعد ہمارے کے ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا تھا اندازہ نماز ظہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گرمیون تین قدم سے پانچ قدم تک اور جاڑے مین پانچ قدم سے سات قدم تک روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف زیادتی بیچ سایہ جاڑے کے اِس لیے ہوتی ہے کہ سایۂ اصلی اُس فصل مین زیادہ ہوتا ہے اور گرمی مین کم خصوصاً حرمین شریفین مین والّا یہ دونون وقت برابر ہین اور بہر تقدیر یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر تاخیر کرنے ظہر کے وقت زوال سے اور قدم مراد ہے ساتوین حصۂ قد ہر شخص کے سے اور طول ہر چیز کا سات قدم مقرر کیا ہے باعتبار اسکے کہ قد آدمی کا مقدار سات قدم اُسکے کے ہوتا ہی ۲ ح یہ جدول لکھی جاتی ہے کہ مناسب اِس مقام کے ہے اِس مین مقدار ہر مہینے کے سایۂ اصلی کی اور اوقات نماز کی اور مقدار شفق اور صبح صادق کی لکھی ہے اول بعض اصطلاحات اِسکے معلوم کیا چاہیے تا مطلب اسکا خوب سمجھا جاوے جاننا چاہیے کہ ایک قدم ساٹھ دقیقہ کا ہوتا ہے اور ایک دقیقہ ساٹھ آن کا ہوتا ہے اور آن یہ ہے کہ اُسمین گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکین اور ایک گھڑی ساٹھ پل کی ہوتی ہے اور ایک پل ساٹھ ریزے کا ہوتا ہے اور ایک ریزہ ساٹھ ذرہ کا ہوتا ہے اور ریزہ بقدر دو حرف کہنے کے ہوتا ہے جیسے کہ کہین اَن اور ذرہ اسقدر ہوتا ہے کہ اُسمین ایک حرف بھی نہ کہہ سکین اور بعضون نے کہا ہے کہ پل اُسکو کہتے ہین کہ اُسمین اٹھاڑہ بار لفظ اللہ کا کہین ۲ یہ جدول مرزا خیر اللہ منجم نے بحسب اتفق دار الخلافۃ شاہ جہان آباد کے لکھی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے پسند کی ہے

جدول مذکور صفحہ ۲۱۱ مین مندرج ہے

بروج	زمان درمیان طلوع صبح صادق و طلوع آفتاب اور مقدار آفتاب کے اوپر غالب ہونے شفق کے	کوفہ میں سایہ ہر شے کا بقدر نصف النہار کے	زمان درمیان طلوع آفتاب و زوال کے	زمان درمیان زوال و عصر حنفی کے	زمان درمیان زوال و عصر مثلی کے
حمل ۰	۳ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑی	۱۰ قدم ۴۹ دقیقہ	۲ گھڑی ۲۳ پل
ثور ۳۰	۳ گھڑی ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱۰ دقیقہ	۷ گھڑی ۹ پل
جوزا ۶۰	۳ گھڑی ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۵۶ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑی ۲ پل
سرطان ۹۰	۴ گھڑی ۴ پل	۳۸ دقیقہ	۱۷ گھڑی ۷ پل	۷ قدم ۳۸ دقیقہ	۸ گھڑی ۲۰ پل
اسد ۱۲۰	۳ گھڑی ۶ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۵۱ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۲ گھڑی ۷ پل
سنبلہ ۱۵۰	۳ گھڑی ۵۵ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۲ گھڑی ۷ پل
میزان ۱۸۰	۳ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑی ۵ پل	۱۰ قدم ۵۹ دقیقہ	۲ گھڑی ۱۳ پل
عقرب ۲۱۰	۳ گھڑی ۴۷ پل	۵ قدم ۵۴ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۶ پل	۱۲ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑی ۵۴ پل
کمان ۲۴۰	۳ گھڑی ۴۹ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴ پل	۱۲ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۵۴ پل
جدی ۲۷۰	۳ گھڑی ۴۹ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴ پل	۱۲ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۵۴ پل
دلو ۳۰۰	۳ گھڑی ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴ پل	۱۲ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۵۴ پل
حوت ۳۳۰	۳ گھڑی ۵۵ پل	۵ قدم ۵۴ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۵۷ پل	۱۲ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑی ۵۴ پل
بھابھر گن	۳ گھڑی ۲۷ پل	۵۴ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۵۷ پل	۱۲ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑی ۵۴ پل

بَابُ تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ باب ہے بیچ بیان جلدی نماز پڑھنے کے

ف یعنی نماز میں اصل یہ ہے کہ جلدی کرے اسمیں بموجب قول اللہ تعالیٰ کے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ یعنی پس جلدی کرو بھلائیوں مگر کہ جہاں شارع نے تاخیر کو فرمایا ہے وہاں تاخیر کرے اور امام شافعیؒ کے نزدیک اول وقت نماز پڑھنی مستحب ہے مطلق اور امام اعظمؒ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ گرمی میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھے اور فجر کو روشنی میں سب دنوں میں اور عشا کو دیر کر کے پڑھے اور عصر کو بھی تاخیر کرے یہانتک کہ آفتاب متغیر نہ ہووے اور جلدی پڑھنے کی حد یہ ہے کہ نصف اول وقت کی میں پڑھے ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِي اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يُبَالِيْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سیار بن سلامہ سے کہا کہ داخل ہوا میں اور باپ میرا اوپر ابی برزہ اسلمی کے پس کہا اسکو باپ میرے نے کسطرح تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے فرض پس کہا تھے پڑھتے نماز ظہر کی کہ جسکو کہتے ہو پہلی نماز جبوقت کہ ڈھلتی دوپہر اور پڑھتے نماز عصر پھر پھر تا یعنی بعد عصر کے ایک ہم میں سے طرف مکان اپنے کے بیچ کنارے مدینے کے اور آفتاب زندہ ہوتا تھا یعنی صاف ہوتا تغیر سے کہا سیار نے اور بھولا میں

اُس چیز کو کہ کہا ابو برزہ نے بیچ حق نماز مغرب کے اور تھے حضرتؐ مستحب رکھتے تھے یہ کہ دیر کر پڑھین نماز عشا وہ نماز کہ کہتے ہو اُسکو عتمہ اور تھے حضرتؐ مکروہ رکھتے تھے سونے کو پہلے عشا کے اور بات کرنے کو پیچھے اوسکے اور تھے پڑھتے نماز صبح کو اُسوقت کہ پہچانتا آدمی ہمنشین اپنے کو اور پڑھتے ساٹھ آیتون سے سو آیتون تک اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ نہین پرواکرتے تھے ساتھ دیر لگانے عشا کے تہائی رات تک اور نہین دوست رکھتے تھے سونا پہلے عشا کے اور بات کرنی پیچھے عشا سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظہر کا وقت جو اسمین مذکور ہوا ظاہر یہ ہے کہ اسوقت جاڑیکے دنون مین پڑھتے ہونگے گرمی مین ٹھنڈے وقت یہ نماز پڑھنی حضرتؐ سے ثابت ہوئی ہے قولاً اور فعلاً اور عتمہ کہتے ہین تاریکی کو کہ بعد غائب ہونے شفق کے پیدا ہوتی ہے اعراب عشا کو عتمہ کہتے تھے آخر کو حضرتؐ نے اس نام سے منع فرمایا اور مراد تاخیر سے تاخیر تہائی رات تک کی ہے اور مکروہ رکھتے تھے سونے کو پہلے عشا کے اور بات کرنے کو پیچھے اُسکے یعنی دنیا کا کلام کرنا مکروہ رکھتے تھے اسلیے کہ ختم عمل عبادت اور ذکر اللہ پر ہووے کہ بیندہن موت کی ہے اور شرح سنت مین لکھا ہے کہ اکثر علما مکروہ کہتے ہین سونے کو پہلے عشا سے اور بعضون نے اجازت دی ہے اور تھے ابن عمرؓ سوتے پہلے اُسکے اور بعضون نے اجازت دی ہے رمضان مین اور کہا نووی نے جب غالب ہووے نیند اور نہ خوف ہو فوت ہونے وقت کا تو سونا مکروہ نہین اور کلام کرنے کو بعد عشا کے ایک جماعت علما کی نے مکروہ رکھا ہے ازان جملہ ایک سعید بن مسیب تھے کہ کہتے تھے سو رہنا میرا عشا سے یعنی بغیر عشا پڑھتے محبوب ہے زیادہ طرف میرے نفو کلام کرنے سے بعد اُسکے اور اجازت دی ہے بعضون نے کلام کرنے کی علم مین اور بیچ پسندیدہ کے کہ ضرور ہو جو تو نسے اور اجازت دی ہے کلام کرنے کی ساتھ گھر والون کے اور مہمان کے یہ ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے اور شیخ عبد الحقؒ نے لکھا ہے کہ دونون چیز وین اجازت ہے سونا اگر ہووے ساتھ قصد دفع کسل اور حاصل کرنے نشاط کے نماز مین جائز ہے خصوصاً رمضان مین اور کلام اگر ضروری ہے اور بے معنی نہووے وہ بھی جائز ہے **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے محمد بن عمرو بن حسن بن علیؓ سے کہا پوچھا ہمنے جابرؓ بن عبد اللہ سے حال نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا تھے نماز پڑھتے ظہر کی دوپہر ڈھلے اور پڑھتے عصر سحال مین کہ آفتاب ہوتا زندہ یعنی روشن اور مغرب جسوقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا جسوقت کہ ہوتے بہت لوگ جلدی پڑھتے اور جب ہوتے کم دیر کر کر پڑھتے اور پڑھتے صبح اندھیرے مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عشا کے حق مین جو کہا اُس سے معلوم ہوا کہ اگر ساتھ قصد کثرت جماعت کے نماز کو اول وقت سے تاخیر کرین جائز ہے بلکہ مستحب اور لکھا ہے علما نے کہ امام ابو حنیفہؒ نے اور اُنکے تو ابع نے جو التزام اول وقت کا نہین کیا ہے اسی سبب سے نہین کیا ہے نہ یہ کہ اول وقت افضل نہین ہے اول وقت بذاتہ افضل ہے لیکن بسبب بعضے عوارض خارجی کے تاخیر اولی ہوتی ہے اور صبح جو تاریکی مین پڑھتے تھے ظاہر اسبب اُسکا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واسطے حاضر ہونے جماعت کثیر کے تھا کہ صحابہ شب بیدار تھے رات کے سونے سے طول ہوتے تھے پس صبح کو سویرے ہی موجود ہوتے تھے اور اس حدیث سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرتؐ ہمیشہ تاریکی ہی مین پڑھتے تھے اور اگر ہووے بھی تو روشنی کے وقت پڑھنے مین امر واقع ہوا ہے اور امر ہمارے نزدیک راجح تر ہوتا ہے فعل سے ۲ ح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہے انس سے کہا تھے ہم جسوقت نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر کے سجدہ کرتے ہم اپنے کپڑون پر واسطے بچاؤ گرمی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا مصلی کو پہنے ہوئے کپڑے پر درست ہے اور شافعیہ تاویل کرتے ہین کہ وہ کپڑے پہنے ہوئے نہوتے تھے بلکہ گرمی کے لیے جدا کپڑا بچھا لیا کرتے تھے اُنکے نزدیک جائز نہین ہے سجدہ کرنا اُس کپڑے پر کہ ہلے بسبب حرکت کرنے مُصلّی کے اور مصنف اِس حدیث کو باب تعجیل الصلوٰۃ مین اِس خیال سے لایا ہے کہ اول وقت مین زمین زیادہ گرم ہوتی ہے پس گرمی مین بھی ظہر اول وقت پڑھتے تھے باوجودیکہ یہ بات اِس سے نہین معلوم ہوتی کیونکہ بعضے وقت بیچ غیر اول وقت کے بھی زمین گرم ہوتی ہے بلکہ زیادہ ترح **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ اَكَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِیْرِ** مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ **فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِهَا وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِیْرِهَا** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہو شدت گرمی کی پس ٹھنڈے وقت پڑھو تم نماز کو اور بیچ ایک روایت بخاری کے ابوسعید سے لفظ بالظہر کا بجاے بالصلوٰۃ کے آیا ہے یعنی ٹھنڈے وقت پڑھو نماز ظہر کی اور اس روایت مین یہ بھی زیادہ آیا ہے پس تحقیق شدت گرمی کی بھاپ ہے دوزخ کی اور شکایت کی آگ نے طرف رب اپنے کے پس کہا اے رب میرے کھایا بعضے میرے نے بعض کو پس اذن دیا واسطے اُسکے ساتھ دو دم لینے کے ایک دم جاڑے مین اور ایک دم گرمی مین شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو تم گرمی سے اور شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو سرد سے اُن دو دمونکے سبب سے ہے کہ گرمی اور جاڑے مین ملتی ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے واسطے بخاری کے پس شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو تم گرمی سے بسبب دم گرم دوزخ کے سے ہے اور شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو تم سردی سے پس بسبب دم سرد اُسکے سے ہے **ف** کھایا بعض میرے نے بعض کو یہ کنایہ ہے اختلاط اور ازدحام اجزاے گویا ہر ایک چاہتا ہے کہ فنا کردے دوسرے کو اور بیٹھے بجاے اُسکے پس حکم کیا اسکے ساتھ دو دم لینے کے مراد ساتھ اسکے شعلہ مارنا اور باہر نکلنا اُسکا ہے دوزخ سے جیسیکہ حیوان دم لیتا ہے اور ہوا باہر نکلتی ہے اور ایسے وقت مین نماز کو منع فرمایا باوجودیکہ مشقت بہت ہوتی ہے اسلیے کہ اُسوقت خشوع حاصل نہین ہوتا اور اسمین تین شبہے وارد ہوتے ہین اول تو یہ کہ شکایت کی آگ نے اور اُس سے دم سرد نکلتا ہے اسکے کیا معنی جواب یہ کہ مراد آگ سے جگہ اُسکی ہے یعنی دوزخ اور اسمین طبقہ زمہریر بھی ہے دوسرا یہ کہ یقیناً معلوم ہوا ہے کہ گرمی اور سردی آثار آفتاب اور اوضاع اُسکے سے ہے پس اُسکو آثار دم لینے دوزخ کے سے کہا اسکی کیا وجہ جواب اسکا یہ کہ سختی گرمی اور سردی کے کو فرمایا ہے آثار دم لینے دوزخ کے سے نہ اصل گرمی کو اور سردی کو اگر کوئی فلسفی کہے کہ سختی گرمی اور سردی کی بھی بسبب قرب اور بُعد آفتاب کے ہے جواب اُسکا یہ کہ باوجود اُسکے ہو سکتا ہے کہ دوزخ کے دم نے سخت تر کیا ہو انکار اُسکا باوجود خبر مخبر صادق کے بعید ہے طریقۂ اسلام سے تیسرا یہ کہ بموجب اِس حدیث کے چاہیے کہ بیچ وقت سختی سردی کے نماز فجر کو بھی تاخیر کرے جواب اُسکا یہ ہے کہ سردی صبح کو آفتاب نکلنے تک رہتی ہے اگر جب تک تاخیر کرین تو وقت جاتا رہتا ہے اور اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی مین ظہر کو تاخیر کرنا مستحب ہے اور اسیطرح صحابہؓ سے بھی منقول ہے بیچ حدیث بخاری کے آیا ہے کہ صحابہؓ نماز ٹھنڈے وقت پڑھتے تھے یہانتک کہ ٹیلونکے سائے زمین پر پڑنے لگتے تھے اور ٹیلے پھیلے ہوئے ہوتے ہین سائے اُنکے دیر مین مین پر پڑتے ہین بخلاف چیزون دراز کے مانند منارون وغیرہ کے کہ اُنکے سائے جلدی معلوم ہونے لگتے ہین اور بعضے روایتونمین آیا ہے کہ صحابہؓ دیوارونکے سائے مین سے نماز کو جاتے تھے اور دیوارین

اُسوقت مین سات گز کی تھین اور بعضون نے آدھے وقت تلک تاخیر کو کہا ہے اور بیضیح حمل کرنا ابراد کو اوپر وقت زوال کے واسطے ٹھنڈک اُسکی کے بہ نسبت گرمی وقت استوا کے کے جیسیکہ بعضے شافعی کہتے ہین کیونکہ ہوا اُسکا سرد تر بہ نسبت استوا کے خلاف تجربہ کے آور رہا یہ مین لکھا ہے کہ سخت تر گرمی اُن شہرونمین بیچ وقت پونہچنے آفتاب کے ہے ایک مثل کو پس براد جب ہو کہ اُس سے بھی تاخیر کرے حاصل یہ کہ حدیثین بیچ مبالغہ ابراد کے بہت سی وارد ہوئی ہین اور وہ جو بیچ حدیث خباب کے آیا ہے کہ ہمنے شکایت کی آنحضرتؐ سے گرمی دوپہر کی پس قبول نہ کی عرض ہماری وہ محمول ہے اسپر کہ اُنھون نے التماس تاخیر کی تمام وقت سے کی تھی واللہ اعلم اور جو امام شافعی کہتے ہین کہ ابراد رخصت ہے اور وہ بھی اُنکے لیے ہے کہ بیچ طلب جماعات کے مسجدونمین جاتے ہین اور مشقت کھینچتے ہین اور جو کہ تنہا ادا کرے یا مسجد قوم کی مین پڑھے دوست رکھتا ہونمین کہ تاخیر نہ کرے اول وقت سے یہ مخالف ظاہر حدیث کی ہے اور ترمذی ایک حدیث لایا ہے کہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ آنحضرتؐ سفر مین بھی حکم کرتے تھے ساتھ ابراد کے باوجود یکہ سب ایک ہی جاے جمع تھے اور جو کہ تنہا ادا کرے کہ قول اُس شخص کا رہ گیا ہے طرف تاخیر نظر کے بیچ شدت گرمی کے اولیٰ اور اشبہ ہی ساتھ اتباع کے ؛ ع ؛ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِي فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے عصر کی اور آفتاب بلند ہوتا اور زندہ یعنی روشن پس جاتا جانے والا طرف عوالی مدینہ کے پس پونہچتا اُنکے پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعضے عوالی مدینہ کے چار کوس پر تھے یا مانند اسکے یعنی قریب چار کوس کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عوالی جمع عالیہ کی ہے وہ مکان ہین مشہور باہر شہر مدینہ کے بلندی پر ؛ ع ؛ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اُن ہی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ یعنی نماز عصر کی کہ اخیر وقت مین پڑھی جاتی ہے نماز منافق کی ہے بیٹھا رہتا ہے انتظار کرتا ہے آفتاب کا یہانتک کہ جب ہوتا ہے زرد اور ہوتا ہے درمیان دو سینگون شیطان کے یعنی قریب غروب کے ہوتا ہی کھڑا ہوتا ہی یعنی نماز کے لیے پس ٹھونگین مارتا ہے چار نہین یاد کرتا اللہ کو اُسمین مگر تھوڑا روایت کی یہ مسلم نے ف ٹھونگین مارتا ہی چار یعنی جلدی جلدی سجدے کرتا ہے بغیر طمانیت کے جیسیکہ جانور دانہ چُگتا ہے اور سجدے عصر مین ہوتے ہین آٹھ یہان چار فرمائے اسلیے کہ پہلے سجدہ کے بعد جب سر اچھی طرح نہ اُٹھایا تو دونون سجدون نے حکم ایک سجدہ کا پکڑا یا باعتبار اسکے فرمایا کہ دونون سجدون کو ایک کن اعتبار کیا اور خاص عصر ہی کا ذکر کیا اور نمازون کو نہ کیا اسلیے کہ یہ نماز وسطی ہے اسکی رعایت نہ کرنی بہت بُری بات ہے نسبت اورونکے اور کہا ہے مظہر نے کہ جسنے تاخیر کیا نماز عصر کو آفتاب کے زرد ہونے تک پس تحقیق مشابہ کیا اپنے کو ساتھ منافق کے کیونکہ منافق نہین آرزو رکھتا ہے صحت نماز کی بلکہ پڑھتا ہے واسطے بچنے کے تلوار سے، ورنہ نہین پرواکرتا ہے تاخیر کی اسلیے کہ نہین چاہتا ہے ثواب پس واجب ہے مسلمان کو کہ مخالفت کرے منافق کی ؛ ع ؛ ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِيْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ فوت ہو جاوے اُس سے نماز عصر کی پس گویا کہ لوٹے گئے اہل اُسکے اور مال اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جسکی نماز عصر کی فوت ہوئی گویا کہ فنا ہوے اُسکے گھر کے لوگ

اور مال بالکل یا ناقص ہوئے پس چاہیے کہ ڈرے اِسکے فوت ہونیسے مانند ڈرنیکے جاتے رہنے اہل و مال کے سے بلکہ زیادہ اُس سے اور وجہ خاص اسی کے ذکر کرنے کی یہ ہے کہ یہ نماز وُسطیٰ ہے پس ترک اِسکا بدتر ہے ترک کرنے غیر اِسکے سے ع ح **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے بُریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے چھوڑی نماز عصر کی پس تحقیق باطل ہوئے عمل اُسکے روایت کی یہ بخاری نے **ف** بسبب ترک کرنے اِس نماز کے بہت ثواب ہاتھ سے گیا اُسکو باطل ہونا عملون کا فرمانا تہدید کے لیے مراد یہ ہے کہ اُس نکے عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا عملونمین اور یہ مراد نہین ہے کہ حقیقۃً سب عمل باطل ہوئے کیونکہ یہ بات اُسی کے لیے ہوتی ہے کہ مرتد مرتا ہے کذا قالہ الطیبی اور حنفیہ کے نزدیک فقط مرتد ہونیسے عمل باطل ہوجاتے ہین حتّٰی کہ حج پھر کرے اُنکے نزدیک قید مرتے دم کی نہین اور معتزلہ کے نزدیک کبائر سے بھی عمل حبط ہوجاتے ہین ع **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهٗ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے مغرب کی ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پھرتا ایک ہم مین سے ایسے وقت کہ البتہ دیکھتا جگہ گرنے تیر اپنے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مغرب اول وقت پڑھتے ایسے وقت کہ اگر بعد اِسکے کوئی تیر پھینکتا تو دیکھتا کہان گرا ہے اول وقت نماز مغرب کی پڑھنی مستحب ہے بالاتفاق ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہا تھے حضرتؐ اور صحابہؓ نماز پڑھتے عشا کی درمیان اِسکے کہ غائب ہو شفق تہائی رات پہلی تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرتؐ نے عشا کو عتمہ کہنے سے منع فرمایا تھا اور حضرت عائشہؓ نے پھر اُسکو عتمہ کہا شاید کہ جب تک حدیث منع کی اُنکو نہ پونہچی ہوگی اور تہائی رات تک وقت مختار ہے عشا کا اور وقت جواز صبح کے پہلے پہلے تک ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُن ہی سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے صبح کی پس پھرتین عورتین اپنی اپنی چادرون اپنی کے نہ پہچانی جاتی تھین بسبب اندھیرے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پھرتین عورتین یعنی جنھون نے نماز حضرتؐ کے ساتھ پڑھی تھی ع **وَعَنْ** قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِاَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انسؓ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت ان دونون نے سحر کھائی پس جب فارغ ہوئے سحر اپنے سے کھڑے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم طرف نماز کے پس نماز پڑھی کہا ہمنے انس کو کتنا تھا فرق درمیان فارغ ہونے اُنکے کے سحر اپنی سے اور درمیان داخل ہونے اُنکے کے نماز مین کہا فرق تھا مقدار اُسچیز کے کہ پڑھے آدمی پچاس آیتین یعنی متوسط روایت کی یہ بخاری نے **ف** کہا ہے تورپشتی نے کہ یہ اندازہ ایسا ہے کہ نہین جائز ہے عوام مؤمنین کو عمل کرنا اِسپر کیونکہ حضرتؐ جو یہ کرتے تھے بسبب مطلع کرنے اللہ تعالیٰ کے کرتے تھے اور حضرتؐ معصوم تھے خطا کرنیسے دین مین اور کو کہان یہ رتبہ ع **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اَوْ يُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا

علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا جسوقت کہ ہونگے تجھپر سلطہ سردار کہ تاخیر کرینگے نماز کو یا تاخیر کرینگے وقت مختار اُسکے سے کہا مین نے پس کیا حکم کرتی ہو مجکو فرمایا نماز پڑھ تو وقت اُسکے پر پس اگر پاوے تو اُس نماز کو ساتھ اُنکے پس پڑھ تو نماز پس تحقیق یہ واسطے تیرے نفل ہوگی روایت کی یہ مسلم نے ف لفظ وَکَانُوْا یُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِهَا مین شک راوی کا ہے یعنی کسی راوی کو شک ہوا ہو کہ اوپر کے راوی نے لفظ یُمِیْتُوْنَ کا کہا یا یُؤَخِّرُوْنَ کا معنے دونون کے ایک ہی ہین حاصل حدیث کا یہ کہ کیا حال ہوگا تیرا جب دیکھے گا اُس شخص کو کہ حاکم ہوگا تجھپر سستی کرنے والا نماز مین کہ تاخیر کریگا اُسکو اول وقت اُسکے سے اور تو قادر نہین ہونیکا اُسکی مخالفت پر اور ڈریہ ہوگا کہ اگر اُسکے ساتھ پڑھتا ہے تو فوت ہوتی ہے فضیلت اول وقت کی اور اگر مخالفت کرتا ہے اُسکی تو ڈرہے اُسکی نہ اکا اور فوت ہوتی ہے فضیلت جماعت کی پس آگے اسکے ابوذر نے کہ یا اسکی بوچھی فرمایا نماز پڑھ تو مستحب وقت پر پس اگر پاوے تو نماز کو یعنی حاضر ہووے تو اُسوقت ساتھ اُنکے پھر پڑھ نماز کہ یہ جو اُنکے ساتھ پڑھے گا نفل ہوگی اِس سے معلوم ہوا کہ اگر امام تاخیر کرے نماز کو وقت مستحب سے تو مقتدیون کو چاہیے کہ نماز اپنی پڑھلین اول وقت مین پھر امام کے ساتھ پڑھین تا فضیلت وقت کی اور جماعت کی پاوین اور یہ حکم عشا اور ظہر مین ہے اِسلیے کہ صبح اور عصر کے بعد نفل پڑھنی مکروہ ہین اور مغرب کی تین رکعت ہوتی ہین اور نفل تین رکعت شرع سے ثابت نہین ہوئی اور اِس حدیث مین یہ حکم جو مطلق ہے بسبب ضرورت کے تھا کہ نماز اُن امراء کے ساتھ نہ پڑھنے مین فتنہ اُٹھتا اور مرتکب مکروہ کا ہونا آسان ہے فتنہ اُٹھانیسے یعنی ایسی ضرورت مین مباح ہو جاتے ہین مکروہات اور اِس حدیث مین حضرتؐ نے خبر غیب کی دی تھی ازراہ معجزہ کے سو وہ واقع ہوئی بنی اُمیہ کے زمانہ مین ۴ ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پائی ایک رکعت صبح کی پہلے نکلنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اُسنے نماز صبح کی اور جسنے پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اُس نے عصر یعنی نماز اُسکی باطل نہین ہونے کی پس چاہیے کہ باقی رکعتین پڑھکر نماز پوری کرلے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قول اکثر اہل علم کا یہی ہے کہ بسبب طلوع اور غروب ہونے آفتاب کے نماز فجر اور عصر کی باطل نہین ہوتی اور امام ابوحنیفہؒ اور توابع اُنکے کے نزدیک یہ ہے کہ نماز فجر کی بسبب طلوع ہونے آفتاب کے باطل ہو جاتی ہے اور نماز عصر کی بسبب غروب کے باطل نہین ہوتی لیکن یہ حدیث حجت ہے اُنپر جو اُنکا یہ ہے کہ تعارض واقع ہوا درمیان اِس حدیث کے اور اُن حدیثون کے کہ وارد ہوئی ہین نماز کی نہی مین وقت طلوع کے اور غروب کے نماز خواہ فرض ہو خواہ نفل پس عمل کیا ہمنے قیاس پر حسب قاعدہ اصول فقہ کے کہ جب تعارض ہووے دو آیتون مین تو رجوع کرے حدیث مین اور اگر دو حدیثون مین تعارض ہووے تو رجوع کرے قیاس مین پس قیاس نے ترجیح دی حکم اِس حدیث کو نماز عصر مین اور ترجیح دی حکم حدیثون نہی کی کو نماز فجر مین اِسلیے کہ وقت نماز فجر کا تمام کامل ہے پس وُجوب اُسکا بھی تمام کامل ہے پس نماز ساتھ صفت کمال کے اور جب بسبب طلوع ہونے آفتاب کے نقصان اُسمین آگیا تو وا نہین ہوئی جیسیکہ واجب ہوئی تھی یعنی کامل اور آخر وقت عصر کا کہ آفتاب اُسمین زرد ہوتا ہے ناقص ہے پس وُجوب اُسکا بھی ساتھ صفت نقصان کے ہوا پس ساتھ طاری ہونے نقصان کے بسبب غروب کے فاسد نہین ہونے کی اور ادا ہوئے گی جیسیکہ واجب ہوئی تھی یعنی ناقص اور شافعیہ احادیث نہی کو مخصوص ساتھ نوافل کے رکھتے ہین اور فرائض کو تینون اوقات مین جائز کہتے ہین لیکن ظاہر حدیثون سے نہی عام معلوم ہوتی ہے اور ابن ملک نے پہلے جملہ حدیث کے یہ معنی کہے ہین کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز صبح کی پہلے طلوع ہونے آفتاب کے پس تحقیق پایا وقت اُسکا پس اگر نہین تھا اہل واسطے نماز کے پھر ہوا

اہل احوال مین کہ تحقیق باقی رہا تھا وقت سے بقدر ایک رکعت کے تو لازم ہوتی ہے وہ نماز اُسکو ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اُن ہی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پاوے ایک تمھارا ایک رکعت نماز عصر سے پہلے غائب ہونے آفتاب کے پس چاہیے کہ تمام کرے نماز اپنی اور جسوقت کہ پاوے ایک رکعت نماز صبح سے پہلے نکلنے آفتاب کے پس چاہیے کہ پوری پڑھے نماز اپنی روایت کی یہ بخاری نے **ف** پس چاہیے کہ پوری پڑھے نماز اپنی حنفیہ اسکے یہ معنی کہتے ہین کہ اعادہ کرے اُسکو یعنی قضا پڑھے اُسکی اور شافعیہ وہی معنی کہتے ہین جو کہ پہلی حدیث مین مذکور ہوئے ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّسِيَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے نماز کو یا سوجاوے غافل ہو کر اُس سے پس نہ ہے اُسکا یہ ہی کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد آوے وہ اور بیچ ایک روایت کے نہین ہے یہ مگر اسطے اُسکے مگر یہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جسوقت کہ یاد آوے وہ یعنی بعد بھولنے کے یا د آوے یا بعد سونے کے یاد آوے اور نہین ہے مگر یہ یعنی کفارہ اِسکا سوائے قضا کے اور کچھ نہین یعنی کئی نمازین پڑھنین نہین لازم آتا ہے یا صدقہ دینا نہین لازم آتا ہے جیسیکہ ترک کرنے روزے رمضان کے سے بغیر عذر کے صدقہ وغیرہ لازم آتا ہے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ نماز گئی ہوئی کہ یاد ہووے تاخیر نہ کی جاوے ع ع ع **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین بیچ سوجانیکے قصور سوائے اِسکے نہین کہ قصور جاگنے مین ہے پس جسوقت کہ بھول جاوے ایک تمھارا نماز یا سوجاوے غافل ہو کر اُس سے پس چاہیے کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد کرے اُسکو پس تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کی روایت کی یہ مسلم نے **ف** نہین بیچ سوجانیکے قصور یعنی سونے کی حالت مین تقصیر نہین نسبت کیجاتی ہے طرف سونے والے کے بیچ تاخیر کرنے نماز کے کیونکہ اس حالت مین مکلف نہین سوائے اِسکے نہین کہ تقصیر جاگنے مین ہی کہ کسواسطے پہلے غلبہ نیند کے سوگیا اور کیون ایسے کام کیے کہ سبب نیند اور نسیان کے ہوئے مثل لیٹ جانیکے اور طرح کھیلنے کے اور مشغول ہونیکے ایسے کامون مین کہ نسیان پیدا کرتے ہین اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کی یعنی وقت یاد کرنے نماز کے کہ سبب یاد کرنے میرے کا ہی ع ع ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَّا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی علیؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین چیزین ہین کہ نہ دیر کر اُنکو نماز جسوقت کہ آوے وقت اُسکا اور جنازہ جسوقت کہ تیار ہووے اور عورت بن خاوند کی جسوقت کہ پاوے تو واسطے اُسکے ہم قوم روایت کی یہ ترمذی نے **ف** جنازہ جسوقت طیار ہو کہا اشرف نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ نماز جنازے کی نہین مکروہ ہی اوقات مکروہہ مین یہ نقل کیا طیبی شافعیؒ نے اور اسی طرح ہمارے نزدیک بھی ہی کہ جسوقت جنازہ آوے اوقات مکروہہ مین یعنی وقت طلوع اور غروب ہونے آفتاب کے اور ٹھیک دوپہر کو تو نہین مکروہ ہی نماز اُسپر لیکن جب پہلے اُن وقتونکے آویگا اور نمازان وقتون مین پڑھین گے تو مکروہ ہے اور یہی حکم سجدۂ تلاوت کا ہے اور بعد نماز صبح کے اور پہلے اُسکے اور بعد عصر کے سوائے اوقات مکروہہ کے دونون

چینون نہین مکروہ ہین مطلق اور آیم کہتے ہین عورت بن خاوند کو یعنی خواہ بن بیاہی ہو خواہ رانڈ ہو خواہ خاوند نے طلاق دے دی ہو آور طیبی نے کہا ہی کہ ایم اُسکو کہتے ہین کہ جسکے زوج نہو مرد ہو یا عورت شیب ہو یا باکرہ ہو اور کفویہ ہے کہ مرد ہم برابر ہو عورت کے اسلام مین اور حریت مین اور صلاح مین اور نسبت مین اور کسب مین اور عمل مین ف ع ای بھائیو ایک عرض اس کتاب کے مؤلف کی دل کے کانون سے سُنو کہ عقیدہ ہے سب اہل سنت وجماعت کا کہ ادنیٰ سنت کے انکار کرنے سے یا اُسکے حقیر جاننے سے آدمی کافر ہو جاتا ہی اور نکاح کرونیا عورت کا ایسی سنت ہی کہ اکثر حدیثون مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تاکید فرمائی ہے پس عجب ہی کہ جو کوئی دعویٰ اسلام کا کرے وہ ایسی سنت کو ترک کرے پیغمبر صاحب کی سنت کا لحاظ نہو وے اور لوگون کے طعنے کا خیال ہو وے کو گونکے طعنے سے کبھی نہین بچا جاتا ہے بلکہ دانشمند کو چاہیے کہ اسکو بھی فخر اپنا جانے کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم پر اور اچھے لوگون پر عوام طعن ہی کرتے رہے ہین اور وہ بچا آوری احکام الٰہی مین ہر گز قصور نہ کرتے تھے چنانچہ ایک بزرگ کا حال سُنا ہے کہ اُنھون نے اپنی بیٹی کا نکاح ایک مرید سے چپکے سے کر دیا یہانتک کہ بیوی سے بھی اطلاع نہ کی جب اُنکی بیوی نے سُنا تو کہا بڑی تھاری ناک کٹائی ہوئی اور بہت سی باتین بنائین جیسکیہ معمول ہی ان عورتون ناقص العقل والدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائے اور مریدونسے پوچھا کہ بھائیو میرے مُنھ پر ناک بھی ہے یا نہین وہ متعجب ہوئے اور کہا ہان ہے فرمایا کہ بیوی میری کہتی ہے کہ تھاری ناک کٹ گئی غرض اُنکی یہ تھی کہ لوگونکے کہنے سے جو بات کہ حقیقت مین بُری نہین ہوتی ہے وہ بُری نہین ہو جاتی اور اُسکے کرنے والے کی تخصیت مین بٹا نہین لگتا اور حضرت مولانا عبد القادر رحمہ اللہ نے وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى کے فائدے مین ترجمہ اسحدیث کا لکھا ہے وہ یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ تین کام مین دیر نکر نماز فرض جب وقت آوے جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورت جب مرد ملے اُسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب دے اُسکا ایمان سلامت نہین اور جو نیک ہون لونڈی غلام یعنی بیاہ دیے سے معذور نہو جاوین اور تمھارا کام نہ چھوڑ دین یعنی اگر اُنپر اعتماد ہو کہ یہ نیک بخت ہین بیاہ دیے سے کام نہ چھوڑ دینگے تو اُنکا بھی نکاح کر دو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ کا ہے اور آخر وقت سبب معاف کرنے اللہ کا ہے روایت کی ترمذی نے ف مراد اول وقت سے اول وقت مختار ہے یا سلیے کہا کہ حنفیہ کے نزدیک جو بعضی نمازون کو تاخیر کرتے ہین یعنی صبح کو اور ظہر کو گرمی مین پس وہ مستثنیٰ ہے اسلیے کہ اُنکا اول وقت مختار نہین اُنمین تاخیر ہی مختار ہے آور وقت آخر سبب عفو کا ہے وقت آخر سے مراد وقت کراہت کا ہے مثل متغیر ہونے آفتاب کے عصر مین اور عشا پڑھنی بعد آدھی رات کے پس یہ سبب عفو کا ہے یعنی خیر مواخذہ اسپر نہین ہونے کا کہ نماز ذمے سے ادا ہو گئی وَعَنْ اُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوٰى الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی اُم فروہ سے کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہے یعنی بہت ثواب رکھتا ہے فرمایا نماز اول وقت پڑھنی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے نہین روایت کی جاتی یہ حدیث مگر حدیث عبد اللہ بن عمر عمری سے اور وہ نہین قوی نزدیک محدثونکے ف نماز اول وقت یعنی بعد ایمان کے افضل یہی ہے اگر ساتھ جماعت کے میسر ہو آور بعضی حدیثون مین اور عملون کو بھی افضل فرمایا ہے وہان افضلیت اضافی مراد ہے یعنی بعض عمل بعضی حیثیت اور جہت کر فضیلت رکھتا ہے اور عملونپر اور بعض عمل اور حیثیت اور جہت سے

فضیلت رکھتا ہے اور نماز افضل ہے علی الاطلاق یعنی بہمہ وجوہ یہ افضل ہے بعد ایمان کے سب اعمال پر اور نسب عبداللہ کا یوں ہے عبداللہ ابن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب رضؓ پس عبداللہ حضرت عمرؓ کی اولاد میں سے ہے اسلیے اسکو عمری کہا اور ترمذی نے تو لیثی یا لعدوی کہا اور اور دن نے کہا ہے بلکہ یہ حدیث صحیح ہے نقلہ ابن الملک ؛ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ لَعَانِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا نہیں نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت دو بار یہانتک کہ وفات دی اُنکو اللہ تعالیٰ نے روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب حضرتؐ نماز پڑھتے وقت مختار ہی میں پڑھتے تھے مگر ایکبار آخر وقت میں پڑھی ہے بیان جواز کے لیے شاید کہ حضرت عائشہؓ نے اُس نماز کو اسمیں نہیں گنا ہے کہ جو حضرتؐ نے جبرئیلؑ کے ساتھ آخر وقت پڑھی تھی کیونکہ وہ وقت معلوم کرنیکے لیے اتفاق ہوا تھا اور ایکبار ایک سائل کو اول وقت اور آخر وقت پڑھا کر دکھائی وہ بھی اسمیں محسوب نہیں نہ کہ تعلیم کے لیے تھی سوائے ان دو بار کے ایک دفعہ پڑھی آخر وقت تا لوگ معلوم کرلیں کہ یہانتک جائز ہو جاتی ہے ؛ ع **وَعَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ اَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰى اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ اور روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے گی امت میری ساتھ بھلائی کے یا فرمایا فطرت پر یعنے طریقۂ اسلام پر جب تک کہ نہ دیر کرینگے مغرب کو یہانتک کہ بہت ہوں ستارے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی یہ دارمی نے عباسؓ سے ف اس سے معلوم ہوا کہ بجز ستارہ نکلنے کے کراہت نہیں ہوتی جب گھنکے ہوتے ہیں کراہت جاتی ہے اور حضرتؐ نے جو ایکبار تاخیر کی تھی بیان جواز کے لیے کی تھی والا اول ہی وقت پڑھتے تھے ؛ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل جانتا میں امت اپنی پر البتہ حکم کرتا اُنکو یعنی وجوباً یہ کہ تاخیر کریں نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدھی رات تک روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے مُعاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تاخیر کرو تم اس نماز کو یعنی عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دیے گئے ہو ساتھ اس نماز کے تمام اُمتوں پر اور نہیں پڑھی یہ نماز کسی امت نے پہلے تمھارے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف پہلے جبرئیلؑ کی حدیث میں گذرا ہے کہ اُنھوں نے حضرتؐ کو پانچوں نمازیں پڑھا کر کہا هذا وقت الانبياء من قبلك اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ عشا اگلے انبیا کے وقت میں بھی پڑھتے تھے اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ خاص اسی امت پر فرض ہوئی تطبیق ان دونوں حدیثوں میں محدثین نے یوں دی ہے کہ عشا خاص اگلے رسول ہی پڑھتے تھے کہ یہ امت سے زیادہ اُنپر واجب تھی اُنکی امت پر واجب نہ تھی جیسیکہ نماز تہجد کی واجب تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ دیگر بعضوں کے اور نہیں واجب ہم پر پس اُس حدیث میں جو فرمایا کہ هذا وقت الانبياء من قبلك اُس سے عشا کا واجب ہونا اُمتوں پر نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ انبیا پڑھتے تھے اور اسمیں جو فرمایا کہ یہ نماز نہیں پڑھی کسی امت نے پہلے تمھارے اس سے انکا اگلے انبیا کے پڑھنے کا نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ اوامتیں نہ پڑھتی تھیں خاص یہی امت پڑھتی ہے پس دونوں حدیثوں میں تعارض نہ باقی رہا اُس حدیث میں ساتھ لفظ ہذا کے اشارہ ہے طرف وقت اسفار کے کہ اسمیں شریک ہیں تمام انبیا اور امتیں انکی بخلاف اور وقتوں کے کذا قال الطیبی ؛ ع **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ

بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ لِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا مین خوب جانتا ہون وقت اس نماز کا یعنی عشا پچھلی کا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے اِس نماز کو وقت ڈوبنے چاند تیسری تاریخ کے روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے ف تیسری شب کو چاند قریب پانچوین حصہ رات کے غروب ہوتا ہی پس یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے تاخیر عشا پر اور اسکو عشا پچھلی اسلیے کہا کہ کبھی مغرب کو بھی عشا کہتے ہین پس بہ نسبت اُسکے یہ عشا پچھلی ہے ف ع وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ عَنْهُ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روشنی مین پڑھو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی مین پڑھنا نماز کا بہت بڑا ہی واسطے ثواب کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور نسائی کے یہ لفظ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ ف ظاہر عبارت اِس حدیث کی سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ نماز فجر شروع اسفار یعنی روشنی مین کرے ظاہر مذہب حنفی یہی ہے کہ شروع اور ختم دونون اسفار مین ہون اور امام طحاوی کہ ایک مذہب ہمارے سے ہین وہ کہتے ہین کہ ابتدا غلس یعنی تاریکی مین کرے اور ختم اسفار مین یعنی قرارت طویل پڑھتے تا پڑھتے صبح روشن ہو جاوے کہا ہے علما نے کہ یہ تاویل اولیٰ اور احسن ہے کہ اِس سے تطبیق حدیثون مین ہو جاتی ہے اور ایک اور وجہ تطبیق کی حدیث سے کہ بیچ شرح السنۃ کے واقع ہے معلوم ہوتی ہے کہ باعتبار دور زمانہ کے ہے یعنی زمانہ جاڑے کے مین غلس مین نماز فجر کا پڑھنا بہتر ہے اور زمانہ گرمی کے مین اسفار کرنا بہتر ہے چنانچہ حدیث شرح السنۃ کی یہ ہے قَالَ مُعَاذٌ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِذَا كَانَ فِي الشِّتَاءِ فَغَلِّسْ بِالْفَجْرِ وَاَطِلِ الْقِرَاءَةَ قَدْرَ مَا يُطِيْقُ النَّاسُ وَلَا تُمِلَّهُمْ وَاِذَا كَانَ فِي الصَّيْفِ فَاَسْفِرْ بِالْفَجْرِ فَاِنَّ اللَّيْلَ قَصِيْرٌ وَالنَّاسُ يَنَامُوْنَ فَاَمْهِلْهُمْ حَتّٰى اَدْرَكُوْا يعنی الصلوٰۃ اور حد اسفار کی ہمارے علما سے یہ منقول ہے کہ اتنا وقت ہو کہ قرارت مسنون کہ چالیس سے ساٹھ یا سو آیتون تک ہی اُسمین ساتھ ترتیل کے پڑھ لے اور بعد فراغ نماز کے اگر طہارت مین خلل معلوم ہو تو ممکن ہو اعادہ وضو کا اور نماز کا اوپر طرح مذکور کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ع ح اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ نصل تیسری عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَرُ الْجَزُوْرَ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے عصر کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر ذبح کیا جاتا اونٹ پس تقسیم کیا جاتا دس حصے پھر پکایا جاتا پھر کھاتے ہم گوشت پکا ہوا پہلے چھپنے آفتاب کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ عصر جلدی پڑھتے ہونگے بوقت پونچنے سایہ کے ایک مثل کو یا تھوڑی دیر کے بعد جیسا کہ مذہب ائمہ ثلثہ اور صاحبین کا ہے اور ایک روایت امام اعظم صاحب سے بھی یہی ہے اور فتویٰ بھی بعضون نے اِسی پر دیا ہی اور روایت مشہور امام اعظم صاحب سے یہ ہے کہ بعد دو مثل کے وقت ہوتا ہے اُنکی طرف سے تاویل اِسکی یہ ہو سکتی ہے کہ شاید یہ گرمیون کے موسم مین کرتے ہونگے کہ دن بڑا ہوتا ہے اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ جب عصر پڑھے پہلے متغیر ہونے آفتاب کے تو باقی وقت مین غروب تک مثل اِس عمل کے ہونا ممکن ہے جیسے ماہر پکانیوالون کو کہ امیرون کے ساتھ سفر و نمین اسطرح عمل کرتے ہین دیکھا ہوگا وہ اسکو بعید نہین جاننے کا ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ فَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ

لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَّا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا تھے ہم ایک رات انتظار کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت نماز عشا پچھلی کے پس نکلے حضرتؐ طرف ہمارے اُسوقت کہ گئی تہائی رات بلکہ بعد اُسکے پس نہ جانا ہمنے کہ کچھ چیز تھی کہ مشغول کیا تھا اُسنے اُنکو پیچ اہل اُنکے کے یعنی باز رکھا تھا موافق عادت کے سو یرے نماز پڑھنے سے یا سوائے اُسکے یعنی یا ذات شریف کو کچھ عذر پیش آیا تھا کہ اُسنے باز رکھا پس فرمایا جسوقت کہ نکلے تحقیق تم منتظر ہو نماز کے نہین انتظار کرتا اُسکا کوئی اہل دین مین سے سوائے تمھارے اور اگر نہوتا گران امت میری پر البتہ نماز پڑھتا مین ساتھ اُنکے اسوقت یعنی لازم کرتا کہ اسی وقت پڑھا کرون پھر حکم کیا مؤذن کو پس تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑھی روایت کی یہ مسلم نے ف نہین انتظار کرتا اُسکا کوئی اہل دین مین سے سوائے تمھارے یعنی یہود و نصاریٰ وغیرہما سوائے تمھارے کوئی انتظار اسکا نہین کرتے ہین اِس لیے کہ نماز عشا مخصوص اسی امت مرحومہ کی ہو پس جتنا انتظار زیادہ کروگے ثواب زیادہ پاؤگے کہ وقت آرام کا ہے مشقت اسمین زیادہ ہوتی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا نماز عشا کا تہائی رات مین افضل ہے جیسیکہ مذہب امام اعظمؒ کا ہی اور کبھی حضرتؐ اول وقت مین پڑھتے تھے جبکہ حاضر ہوتے تھے اکثر صحابہ رضؓ جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہے کہ جو صحابہؓ اول جمع ہوتے تھے اول نماز پڑھتے تھے اور جو دیر کر جمع ہوتے تھے دیر کر پڑھتے تھے امام احمد کا مذہب یہی ہی ع

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَّكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نمازین مانند یعنی قریب نمازون تمھاری کے یعنی رعایت اوقات مین نہ باقی صفات مین اور تھے تاخیر کرتے عشا کو بعد نماز تمھاری کے کچھ اور تھے سُبک پڑھتے نمازین روایت کی یہ مسلم نے ف جابرؓ نے عشا کو عتمہ کہا باوجودیکہ منع آیا ہی اِس سے شاید کہ یہ پہلے پوچھنے نہی کے اُنکو کہا ہو یا اِس لیے کہ یہ نام مشہور تھا لوگونمین اِس سے اچھی طرح پہچان لین گے اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے تاخیر عشا پر اور تھے سُبک پڑھتے نماز کو یعنی چھوٹی سورتین پڑھتے کہا ابن حجر نے کہ یہ اُس صورت مین تھا کہ امام ہوتے واسطے رعایت ضعیفون کے قرأت سُبک پڑھتے اور یہ بات باعتبار اکثر کے کہی ہے اِس لیے کہ سورۂ اعراف بھی مغرب کی دو رکعتون مین حضرتؐ سے پڑھتی آئی ہو کتا ہو نمین کہ یہ بھی گون پر سُبک ہی تھی یعنے حضرتؐ کے ساتھ نمازمین ایسی کیفیت آتی تھی کہ طویل قرارت مین لوگون کو رنج نہین معلوم ہوتا تھا بلکہ مارے شوق کے طالب زیادتی کے رہتے تھے بخلاف اورون کی نماز کے کہ اُسمین یہ بات ہونی مشکل ہے ع

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقَمُ السَّقِيْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا نماز پڑھی ہمنے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز عشا کی یعنی ارادہ کیا ہمنے کہ جماعت سے نماز عشا کی پڑھین ہم حضرتؐ کے ساتھ پس تشریف لائے یہانتک کہ گذری قریب آدھی رات کے فرمایا لازم پکڑے رہو جگہ بیٹھنے اپنے کی پس لازم پکڑے رہے ہم جگہ بیٹھنے اپنے کی یعنی نہ کھسکے متفرق نہوئے ہم پس فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑھ چکے ہین اور پکڑی اُنھون نے جگہ سونے اپنے کی اور تحقیق تم ہمیشہ ہو نماز مین جب تک کہ ہو منتظر نماز کے یعنی حکم اور ثواب نماز ہی کا سا حاصل ہے اور اگر نہوتا ضعف ضعیف کا اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین اِس نماز کو

آدھی رات تک روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف لوگ نماز پڑھ چکے ہین یعنی نماز شام کی پڑھ کر سو رہے جیسیکہ گذر چکا ہے کہ کوئی اہل دین مین سے انتظار نہین کرتے ہین نماز عشا کا اور ممکن ہے کہ کہا جاوے یہ معنی ہین کہ اور محلون کے لوگ کہ اس مسجد مین حاضر نہین ہین نماز عشا کی پڑھ کر سو رہے یہ معنی مناسب تر ہین ساتھ قول مابعد کے وَاِنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا آخر تک اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ تاخیر عشا کی آدھی رات تک روا ہے بلکہ مستحب ہے واسطے حاصل ہونے مشقت کے بیچ عبادت حق کی ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِیْلًا لِلظُّھْرِ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِیْلًا لِلْعَصْرِ مِنْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلدی کرتے واسطے ظہر کے تم سے یعنی سوا ے گرمی کے اور تم بہت جلدی کرتے ہو واسطے نماز عصر کے آنحضرتؐ سے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف مقصود رغبت دلانا ہے اوپر التزام اتباع کے ہر حال اور یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی اوپر مستحب ہونے تاخیر عصر کے جیسیکہ مذہب ہمارا ہے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ الْحَرُّ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا کَانَ الْبَرْدُ عَجِّلُوْا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتی گرمی ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے اور جسوقت کہ ہوتی سردی جلدی کرتے نماز کو روایت کی یہ نسائی نے ف حدیثین جو ظہر کے جلدی پڑھنے مین اور دیر کر پڑھنے مین وارد ہوئی ہین اس حدیث سے تعارض انکا دفع ہو جاتا ہے کہ سرمی مین جلدی پڑھتے اور گرمی مین دیر کر ع وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ عَلَیْکُمْ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ یُشْغِلُھُمْ اَشْیَاءُ عَنِ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِھَا حَتّٰی یَذْھَبَ وَقْتُھَا فَصَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُصَلِّیْ مَعَھُمْ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عبادہ بن الصامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہونگے تم پیچھے میرے سردار باز رکھین گی انکو چیزین یعنی خواہش نفسانیان وقت پر یعنی مستحب وقت پر نماز پڑھنے سے یہانتک جاتا رہے گا وقت اسکا یعنی وقت کراہت کا آجاویگا پس پڑھو نماز اپنے وقت پر یعنی اگرچہ تنہا ہو لیکن اسطرح کہ فساد نہ برپا ہو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ نماز پڑھون ساتھ انکے فرمایا کہ ہان یعنی تا زیادہ تو اب ملے اور فتنہ نہ اٹھے روایت کی یہ ابو داؤد نے ع وَعَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِیْ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ فِیْ لَکُمْ وَھِیَ عَلَیْھِمْ فَصَلُّوْا مَعَھُمْ مَا صَلُّوا الْقِبْلَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے قبیصہ بن وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے تمپر سردار تا پیچھے میرے تاخیر کرینگے نماز کو یعنی وقت مستحب سے پس وہ فائدہ ہے واسطے تمھارے اور وہ وبال ہے اوپر پس نماز پڑھو ساتھ انکے جب تک کہ نماز پڑھین وہ طرف قبلے کے یعنی کہبے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف پس وہ فائدہ ہے یعنی اگر پہلے انکے وقت پر تنہے نماز پڑھی اور پھر انکے ساتھ پڑھی تو یہ تمھارے لیے نفل ہوئی ثواب زیادہ پاؤگی اور اگر پہلے نہ پڑھی انکے ساتھ ہی پڑھی تو بھی تعین نہ کرینگے واسطے خوف فتنہ اور دفع مفسدہ کے پڑھی اور وہ وبال ہے یعنی مضر ہوا انکو کیونکہ قادر تھے اسپر کہ تاخیر نہ کرتے اور پھر باز رکھا انکو امور دنیا نے امر عقبیٰ سے ح ع وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عُثْمَانَ وَھُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اِنَّکَ اِمَامُ عَامَّۃٍ وَنَزَلَ بِکَ مَا تَرٰی وَیُصَلِّیْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَۃٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوۃُ اَحْسَنُ مَا یَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَھُمْ وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَھُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے یہ کہ وہ داخل ہوا حضرت عثمانؓ پر اور وہ تھے گھرے ہوئے یعنی اپنے مکان مین جن ایام مین کہ شہید ہوئے پس کہا تحقیق تم امام ہو سب کے اوپر پہنچی ہے تکو وہ چیز کہ دیکھتے ہو یعنی بلا اور حادثہ

اور نماز پڑھاتا ہے ہمین امام فتنے کا اور گناہ جانتے ہین ہم یعنی اُسکے ساتھ نماز پڑھنی پس فرمایا نماز بہتر ہے اُس چیز کی کہ عمل کرتے ہین لوگ پس جسوقت کہ نیکی کرین لوگ پس نیکی کر ساتھ اُنکے اور جب بُرائی کرین پس بچ بُرائی اُنکی سے روایت کی یہ بخاری نے ف امام فتنے کا یعنی سردار باغیون اور فتنے کا کہ نام اُسکا کنانہ بن بشر تھا اور حاصل اخیر حدیث کا یہ ہو کہ لوگون کے ساتھ نیکی مین شریک رہ نہ بدی مین اور یہ بات حضرت عثمانؓ سے بسبب نہایت دینداری اور انصاف کے صادر ہوئی کہ ایسی حالت مین بھی اُنکی بھلائی کو اچھا کہا اور اسمین دلیل ہے اِسپر کہ نماز پڑھنی پیچھے ہر نیک و بد کے جائز ہے جیسیکہ مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا **باب ۵** یہ باب ہی بیچ تتمہ فضائل نماز کے اوراوقات اُسکی کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عِمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمارہ بن رُویبہ سے کہ سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہرگز نہ داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ نماز پڑھی پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے چھپنے آفتاب کے یعنی نماز فجر اور عصر روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی جو کوئی ہمیشہ پڑھے یہ دونون نمازین وہ جزاے مذکور پاوے ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اِسپر کہ جو کوئی اِن دونون نماز پر مداومت کرے ہرگز دوزخ مین نہین داخل ہونیکا بسبب ترک اور نمازون کے اور نہ بسبب کرنے اور گناہونکے ولیکن جمہور علما کے نزدیک بات ٹھیری ہوئی ہے کہ نمازین صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین نہ کبیرہ کو پس طیبی نے اِسکی یہ توجیہ بیان کی ہے کہ بیچ کو آدمی آرام مین ہوتا ہے اور عصر کو وقت تجارت مین مشغول ہوتا ہے پس جو کوئی باوجود ان موانع کے محافظت کرتا ہو اِن دونون نمازونکی تو ظاہر حال اُسکا مقتضی اِسکا ہوتا ہو کہ اور عملون مین بھی کمی زیادتی نہین کرنیکا جیسیکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ یعنے تحقیق نماز باز رکھتی ہے بیحیائی اور بُری باتونسے پس بخشش کیجاتی ہے اُسکی اور آگ مین نہین داخل ہونیکا اور ظاہر یہ ہو کہ مراد مُبالغہ ہے بیچ بیان کرنے فضیلت اِن دو نمازونکے کہ فضیلت اُنکی جگہ اِسبات کی رکھتی ہے کہ محافظت کرنیوالا انکا ہرگز دوزخ مین نجاوے ولیکن اللہ تعالیٰ جزا دیتا ہے بندون کو ہر عمل پر باوجود اِسکے بھی اگر چاہے تو بخش دے اِن دونون نمازون کے پڑھنے والے کے جو گناہ کہ کیے ہون بیچ **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ پڑھین دو نمازین ٹھنڈے وقت کی داخل ہوگا بہشت مین یعنی صبح اور عصر یا صبح اور عشا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آتے ہین بیچ تمھارے فرشتے رات کو اور فرشتے دن کو یعنی واسطے لے جانے اور لکھنے اعمال بندون کے اور جمع ہوتے ہین نماز فجر مین اور نماز عصر مین پھر چڑھتے ہین وہ فرشتے کہ رہتے تھے بیچ تمھارے پس پوچھتا ہے اُنسے ربُ اُنکا یعنی احوال و اعمال بندون کے اور حال یہ کہ وہ خوب جانتا ہے احوال بندونکا کسطرح چھوڑا تمنے میرے بندون کو پس کہتے ہین وہ چھوڑا ہمنے اُنکو اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے اور گئے ہم اُنکے پاس اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جمع ہوتے ہین فرشتے یعنی صبح کی نماز مین دونون جماعتین فرشتونکی جمع ہوتی ہین ایک تو وہ کہ رات کو رہے تھے تم مین اور ایک وہ کہ دنکے اعمال لکھنے کے لیے آتے ہین اسی طرح عصر مین جمع ہوتے ہین وہ کہ دنکو رہے تھے اور وہ کہ رات کے عمل

لکھنے کے لیے آتے ہین پھر رات کے رہے ہوئے صبح کی نماز کے بعد جاتے ہین اور دنکے عصر کے بعد پس جب جاتے ہین تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہی باوجودیکہ اُسکو سب کام کا علم خوب ہے لیکن پوچھتا ہے واسطے ظاہر کرنے فضیلت کے اور فخر کے آگے ملائکہ کے کہ اُنھون نے طعن کیا تھا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کرنا چاہا کہ ایسون کو تو پیدا کرتا ہے کہ خونریزیان کرینگے اور فساد کرینگے زمین مین اور اپنی تعریف کی تھی کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرینگے اور اِس حدیث مین رغبت دلائی ہے لوگون کو کہ ان وقتون مین ہمیشہ عبادت کیا کرین تا عمل اُنکے ساتھ بھلائی کے عرض ہوتے رہین پ ع **وعن** جُنْدَبِ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْقُشَيْرِيِّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ اور روایت ہی جندب قسری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ کے ہے یعنی بیچ عہد اور امان اُسکے کے ہی دنیا اور آخرت مین پس نہ طلب کرے یعنی نہ مواخذہ کرے تُجھ اللہ واسطے ذمے اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پس وہ جسکو طلب کرے واسطے ذمے اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پاویگا اُسکو پھر ڈالے گا اُسکو اوپر مُنھ اُسکے کے دوزخ کی آگ مین روایت کی مسلم نے اور بیچ بعضے نسخے مصابیح کے قشیری ہے بدلے قسری کے

ف یعنی جسنے پڑھی نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالیٰ کے عہد و امان مین ہے پس مسلمانون کو چاہیئے کہ اُس سے بدسلوکی نہ کرین نہ اُسکو قتل کرین نہ اُسکا مال چھینین نہ اُسکی غیبت کرین نہ اُسکی بے آبروئی کرین اگر اُس نے کسی سے بدسلوکی کی پس اُسنے اللہ تعالیٰ کے عہد مین خلل کیا پس اللہ تعالیٰ اُس سے مواخذہ کریگا اور جس سے اللہ تعالیٰ نے مواخذہ کیا اُسکو کچھ نجات نہین یا مراد ذمے سے نماز ہو کہ وہ موجب امان کی ہے یعنی نہ چھوڑو نماز صبح کی پس ٹوٹ جاویگا بسبب اُسکے عہد وہ جو درمیان تمھارے اور درمیان رب تمھارے کے ہی پس مواخذہ کریگا بسبب اُسکے تم سے پ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانین آدمی کہ کیا کچھ ثواب ہی اذان دینے مین اور کھڑے ہونے صف پہلی مین پھر نہ پاوین کوئی وجہ ترجیح اور زیادتی کی مگر یہ کہ قرعہ ڈالین اُسپر البتہ قرعہ ڈالین یعنی فضیلت اذان اور صف اول کی ایسی ہے کہ اگر نزاع کرین آدمی اذان دینے پر اور صف اول کے کھڑے ہونے پر اور قرعہ ڈالین تا کس کے نام پر پڑے تو بجا ہے اور اگر جانین کہ کیا کچھ ثواب ہے بیچ سویرے جانیکے واسطے نماز ظہر کے البتہ جلدی کرین طرف اُسکے اور اگر جانے کہ کیا کچھ ثواب ہی بیچ نماز عشا کے اور صبح کے البتہ آوین اُن نماز ونمین اگرچہ چلیں اپنے سُرین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف معنی تہجیر کے اگر یہ لین تُجھ کہ مذکور ہوئے تو یہ فضیلت سوائے گرمی کے ہوئے گی کیونکہ اُسمین ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنی مستحب ہے یا معنی تہجیر کے مین جلدی کرنا طرف طاعت کے اور بعضون نے تہجیر کے یہ معنی کہے ہین کہ جمعے کے لیے دوپہر کو جانا اور اگرچہ چلیں سُرین پر یعنی اگر قوت پاؤنکے چلنے کی نرکھین اِسطرح آوین کہ جسطرح ضعیف چلتے ہین پ ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنٰفِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُن ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی نماز زیادہ بھاری منافقون پر فجر اور عشا سے اور اگر جانین اُس چیز کو کہ بیچ اُنکے ہے ثواب البتہ آوین اُن نماز ونمین اگرچہ چلیں سُرین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف منافقون کے

مزاج مین کسل عبادت سے بہت ہوتا ہو اور نماز جو پڑھتے ہین دکھانے سُنانے کے لیے پڑھتے ہین اور یہ دونون وقت جو ہین استراحت اور لذت نیند اور سردی کے ہین اور اندھیرا بھی ہوتا ہے کہ کوئی کسی کو کم سمجھتا ہے پس اس لیے اُنپر یہ نمازین بہت بھاری ہین اور ہمین اشارہ ہے اِسپر کہ مؤمن مُخلص کو بچنا چاہیے اِس خصلت سے تا مشابہت اُنکے ساتھ نہووے ۴ع **وَعَنْ** عُثْمَانَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْعِشَآءَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے نماز عشا کی جماعت مین پس گویا کہ قیام کیا آدھی رات اور جسنے نماز پڑھی صبح کی جماعت مین پس گویا کہ نماز پڑھی تمام رات روایت کی یہ مسلم نے **ف** پس ثواب نماز صبح کا زیادہ ہو ثواب عشا سے کہ یہ بیچ حکم نماز پڑھنے تمام رات کے ہے یا مراد یہ ہے کہ نماز عشا کے ادا کرنے سے ثواب قیام آدھی رات کا پایا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدھی کا ثواب پایا دونون کے پڑھنے سے ثواب تمام رات کا ملا ۴ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اِسْمِ صَلٰوتِکُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَیَقُوْلُ الْاَعْرَابُ ھِیَ الْعِشَآءُ وَقَالَ لَا یَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اِسْمِ صَلٰوتِکُمْ الْعِشَآءِ فَاِنَّھَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ الْعِشَآءُ فَاِنَّھَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ غالب آوین تُمپر گنوار اوپر نام لینے نماز تمھاری کے مغرب کہا راوی نے کہتے تھے گنوار کہ یہ عشا ہے اور فرمایا حضرتؐ نے کہ نہ غالب آوین تُمپر گنوار اوپر نام رکھنے نماز تمھاری کے عشا پس تحقیق وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہے یعنی اِس آیت مین **وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ** نام اِسکا عشا فرمایا ہے پس تحقیق وہ گنوار تاخیر کرتے تھے بسبب دودھ دوہنے اونٹونکے روایت کی یہ مسلم نے **ف** مراد گنوار دنسے گنوار جاہلیت کے ہین کہ وہ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کو عتمہ پس حضرتؐ نے منع فرمایا کہ تم یہ نام نہ لیا کرو کہ اِسمین غلبۂ اُنکا لازم آتا ہے کیونکہ جب اُنکا نام رکھا ہوا لینے لگے تو گویا وہ غالب ہین کہ تمنے اُنکی بُولی اپنے مین جاری کی وہ نام ہُوا کہ کتاب سُنّت مین واقع ہوئے ہین یعنی مغرب اور عشا پس ظاہر نہی اعراب کو ہے ساتھ غلبہ کرنے کے ولیکن حقیقت مین نہی مسلمانون کو ہے موافقت اُنکی سے تا غلبۂ اُنکا لازم نہ آوے اور اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ زبان موافق اصطلاح شرع کے درست کرنی چاہیے اور جو باتین کہ کفار و فجار کی زبان پر جاری ہون اُنسے پرہیز کرنا چاہیے اور نہی اور علت نہی کی حضرتؐ نے بیان فرما کر اشارہ فرمایا اوپر وجہ نام رکھنے عشا کے عتمہ ساتھ قول اپنے کے فَاِنَّھَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ لفظ تعتم صحیح تر روایت مین ساتھ صیغۂ معروف کے ہے اور عتمہ کہتے ہین تاریکی کو یعنی وہ اعراب تاریکی مین پڑھتے تھے عشا کو بسبب دودھ دوہنے اونٹون کے کہ بعد چھپنے شفق کے دودھنا شروع کرتے تھے بعد اُسکے پڑھتے تھے اور ایک روایت مین لفظ تعتم ساتھ صیغۂ مجہول کے ہے یعنی نماز عشا کی تاریکی مین پڑھی جاتی تھی بسبب دودھ دوہنے اونٹون کے پس عتمہ نام اُسوقت تاریک کا مشہور تھا عرب مین جب نوبت اِسلام کی پونہچی اور نماز اسوقت مین شروع ہوئی اعراب نماز عشا کو صلوٰۃ العتمہ کہنے لگے پس نہی کی گئی اُس سے اور مکروہ ہوا یہ نام واسطے مشابہت کے ساتھ اہل جاہلیت کے اور بعضی حدیثون مین جو لفظ عتمہ کا آیا ہے وہ پہلے نہی کے کہا ہوگا ۴ع ۴ع **وَعَنْ** عَلِیٍّؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰہُ بُیُوْتَھُمْ وَقُبُوْرَھُمْ نَارًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے علیؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خندق کے کہ باز رکھا کافرون نے ہمکو نماز بیچ کی سے کہ نماز عصر کی ہے بھرے اللہ تعالیٰ اُنکے گھرون کو اور قبرون کو آگ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم **ف** خندق کہ اُسکو یوم الاحزاب بھی کہتے ہین اِس غزوہ کو خندق اِس لیے کہتے ہین کہ گرد مدینے کے خندق کھودی تھی سلمان فارسی کے مشورے سے

اور حضرتؐ خود بھی اُسکے کھودنے مین شریک ہوتے تھے اور بڑے بڑے رنج اُسمین اُٹھائے شدت بھوک کی اور سردی اور محنت کھودنے کی اور یہ غزوہ سنہ چار یا سنہ پانچ مین ہوا ہے اُسمین بسبب تردد اور تیراندازی کے چار نمازین حضرتؐ کی فوت ہوئین کہ ایک اُنمین کی عصر بھی تھی حضرتؐ نے واسطے اظہار زیادتی فضیلت اُسکے کے فرمایا حَبَسُوْنَا آخر تک مطلب اِس بددعا کا یہ ہے کہ عذاب دنیا اور آخرت کے مین وہ گرفتار رہین اور حضرتؐ کو جنگ اُحد مین کُفار سے کتنے ہی رنج پونہچے اور بد دعا نہ کی اور یہان کی سبب اِسکا یہ ہے کہ یہان حق اللہ کا فوت ہوا کہ نماز ہی اور وہان حضرتؐ کے نفس پاک کا حق تھا نہ چاہا کہ اپنے نفس کے لیے بد دعا کرین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر کی ہے اور قول اکثر علما کا صحابہؓ اور تابعین سے اور قول ابو حنیفہؒ کا اور احمدؒ کا اور سواے اِنکے کا یہی ہے پس قرآن شریف مین جو آیا ہے حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فقط وسطی کے معنی عصر ہی کے لین گے اور اکثر اختلاف صحابہؓ اور تابعین کا بیچ تعین اِس آیت کے کہ واقع ہوا ہے چنانچہ فصل آیندہ مین آویگا پہلے سُنتے اِس حدیث کے ہو ویگا کہ اپنے اجتہاد سے کرتے ہو وینگے بعد صحت حدیث کے متعین ہوا کہ مراد نماز عصر کی ہے واللہ اعلم ع ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابن مسعودؓ اور سمرہ بن جندبؓ سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطی یعنی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہے نماز عصر کی ہے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** کیونکہ درمیانین پڑی ہے دو نمازون دن کی کے اور دو نمازون رات کی کے ع ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ تَشْهَدُهٗ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے تحقیق قرآن فجر کا ہے حاضر کیا گیا فرمایا حاضر ہوتی ہین اُسمین فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** قرآن یعنی قرارت قرآن فجر سے مراد نماز فجر کی ہے اُسکو قرآن اِس لیے کہا کہ قرارت ایک رکن اُسکا ہے جیسیکہ رکوع یا سجدہ بعضی جاے نماز کو کہا ہے پس فرمایا کہ اُسمین مشہود سے یہ مراد ہے کہ فرشتے اعمال لکھنے والے دنکے اور رات کے اُسمین جمع ہوتے ہین چنانچہ اِسی باب مین تفصیل سے بیان اِسکا ہو چکا ہے ع ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ قَالَا الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ وَّالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا روایت ہے زید بن ثابتؓ اور عائشہؓ سے کہا اُن دونون نے نماز وسطی یعنی نماز بیچ کی نماز ظہر کی ہے روایت کی یہ مالکؒ نے زیدؓ سے اور ترمذیؒ نے دونون سے یعنی زیدؓ اور عائشہؓ سے بطریق تعلیق کے یعنی ساتھ حذف سند کے **ف** اِس لیے کہ بیچ مین واقع ہوئی ہے دونون طرفون دنکے ع ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ صَلٰوةً اَشَدَّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى قَالَ زَيْدٌ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ظہر کی سویرے اور نہ تھی کہ پڑھین کوئی نماز کہ بہت سخت ہو ظہر سے اوپر اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس اُتری یہ آیت محافظت کرو سب نمازون پر اور نماز بیچ والی پر اور کہا زید بن ثابت نے تحقیق پہلے اُس سے دو نمازین ہین اور پیچھے اُس سے دو نمازین ہین روایت کی یہ احمدؒ اور ابو داؤد نے **ف** غرض راوی کی اِس قول سے یہ ہے کہ صلوٰۃ وسطی سے مراد ظہر ہے پس ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات زید بن ثابت نے اپنے اجتہاد سے نکالی پس معارض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نص کے نہین ہو سکتی کہ حضرتؐ نے فرمایا صلوٰۃ وسطی عصر ہے ع ع **وَعَنْ** مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ

وَعَنْهُ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَوَاهُ فِى الْمُوَطَّا وَرَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ وَابْنِ عُمَرَؓ تَعْلِيْقًا

اور روایت ہے مالکؒ سے پونہچی اُنکو یہ کہ حضرت علیؓ بیٹے ابو طالب کے اور عبد اللہ بن عباسؓ تھے دونون فرماتے کہ نماز وسطی نماز صبح کی ہے روایت کی یہ مؤطا مین اور روایت کی ترمذی نے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بطریق تعلیق کے ف یہ بھی اجتہاد ہے اِن دونون صاحبون کا نص مذکور حضرتؐ کی اُنکو نہ پونہچی ہوگی بطریق احتمال کے یہ کہا ہے اور مذہب امام مالکؒ و امام شافعیؒ کا بھی یہی ہے اور نووی شافعیؒ نے کہا کہ حدیثین صحیح وارد ہین اسمین کہ صلوٰۃ وسطی نماز عصر کی ہے اور ماوردی نے کہ ایئہ شافعیہ کے سے ہین کہا کہ شافعیؒ نے تصریح کی ہے کہ وہ نماز صبح کی ہے ولیکن ازبسکہ حدیثون صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ وہ نماز عصر کی ہے مذہب شافعی بھی یہی ہوگا بموجب اُس وصیت کے کہ اگر ایک حدیث صحیح پاؤ کہ مین نے برخلاف اُسکے حکم کیا ہو جانو کہ مذہب میرا وہی ہے کہ حدیث ساتھ اُسکے وارد ہوئی اور مارو مذہب میرا دیوار کے

ع ع ع وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلَى الصَّلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے سلمان سے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص کہ جاوے صبح کو طرف نماز صبح کے لے جاتا ہے نشان ایمان کا اور جو شخص کہ جاوے طرف بازار کے صبح کو لے جاتا ہے نشان شیطان کا روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف کہا طیبی نے کہ یہ تمثیل ہے واسطے بیان کرنے لشکر اللہ تعالیٰ کے اور لشکر شیطان کے کہ جو کوئی صبح کو طرف مسجد کے جاتا ہے گویا کہ اُسنے نشان ایمان کا اوٹھایا واسطے جنگ شیطان کے اور لشکر اُسکے کے جیسیکہ غازی نشان لیکر چلتے ہین پس آج اللہ کی لشکر سے ہے اور جو کوئی صبح کو بازار مین جاتا ہے وہ لشکر شیطان کے سے ہے اُسکا نیزہ اُوٹھایا اور شوکت اُسکی بڑھائی اور وہ بیچ سُست کرنے دین اپنے کے ہے پس یہ اُسکے حق مین ہے کہ جو کوئی صبح کو بغیر نماز اور وظائف پڑھے بازار مین چلا جاوے و اگر بعد نماز وظائف کے جاوے ساتھ قصد طلب کرنے رزق حلال کے اور وجہ معیشت عیال کے وہ اسمین نہین داخل ہے بلکہ اللہ ہی کے لشکر مین سے ہے

بَابُ الْاَذَانِ

باب ہے بیچ بیان اذان کے ف اذان لغت مین بمعنی خبر کرنیکے ہے اور شرع مین کہتے ہین خبر کرنے کو ساتھ آنے وقت نماز کے ساتھ الفاظ مخصوصہ کے اوقات مخصوصہ مین پس نکل گئی اِس سے وہ اذان کہ سنت کی گئی ہے واسطے غیر نماز کے جیسیکہ اذان جوڑے کے دائین کانین دی جاتی ہے اور تکبیر بائین کانین اور ایسی ہی جو اذان کہ سنت ہے نزدیک غم پونہچنے کے اور بخلقی کے چنانچہ دیلمی نے روایت کی ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا اُنھون نے دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غمگین پس فرمایا اے ابن ابی طالب مین تجھے دیکھتا ہون غمگین پس حکم کر بعضل اہل اپنے کو کہ اذان دیوے تیرے کان مین پس تحقیق وہ دفع کرے گی غم کو فرمایا حضرت علیؓ نے پس آزمایا مین نے اِسکو پس پایا مین نے اِسکو ایسا ہی اور کما ہر راوی اِسکے نے حضرت علیؓ نے کہ تحقیق مین نے آزمایا اسکو پس پایا اسکو ایسا ہی اور روایت کی دیلمی نے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا بڑا ہووے خلق خواہ وہ انسان ہووے یا جانور ہووے پس اذان دو اُسکے کانین انتہی اور اذان دینی سنت ہے واسطے فرائض کے اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ جب آنحضرتؐ معراج کو تشریف لے گئے اور سَرا پردۂ عزت تک پونہچے کہ محل خاص کبریائی حق کا تھا ایک فرشتہ وہانسے نکلا آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کہ یہ فرشتہ کون ہے جبرئیلؑ نے کہا سوگند ہے اُس خدا کی کہ تجکو ساتھ حق کے بھیجا نزدیک ترین خلق کا ساتھ درگاہ عزت کی مین ہون اور مین نے نہین دیکھا اِس فرشتے کو جب سے پیدا کیا گیا ہون نہین سوا اِس ساعت کے پس کہا اُس فرشتے نے اللہ اکبر اللہ اکبر پردے کے پیچھے سے آواز آئی کہ راست کہا بندے میرے نے انا اکبر اللہ اکبر یعنی مین بہت بڑا ہون بعد اُسکے ذکر کیے اُسنے باقی کلمات اذان کے غرض اِس روایت کے نقل کرنے سے یہ ہے کہ اذان حضرتؐ نے شب معراج مین سُنی

چنانچہ علما نے لکھا ہے کہ تحقیق اسکی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمات اذان کے شب معراج مین سُنے لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کے لیے رکھین چنانچہ آنحضرتؐ مکّے مین بغیر اذان کے نماز ادا کرتے رہے یہانتک کہ مدینے مین تشریف لائے اور اسبات مین صحابہ سے مشورہ کیا اور بعضے صحابیون نے اذان خواب مین سُنی پھر وحی آئی کہ وہ کلمات کہ آسمانپر سُنے تھے زمین پر سنّت اذان کی ہووین واللہ اعلم ع ش **الفصل الاوّل** فصل پہلی **عَنْ** انسٍ قَالَ ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَکَرُوا الْیَهُودَ وَالنَّصَارٰی فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ فَذَکَرْتُهٗ لِاَیُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے انس سے کہا ذکر کیا صحابہ رضؓ نے واسطے معلوم کروانے وقت نماز کے آگ کا اور ناقوس کا پس ذکر کیا یہود اور نصاریٰ کا پس حکم کیے گئے بلال رضؓ یعنی حضرتؐ نے انکو حکم کیا یہ کہ جفت کہین کلمے اذان کے یعنی اوّل اذان مین چار دفعہ اللہ اکبر کہین اور باقی کلمات دو دو بار سوائے کلمۂ آخر کے یعنی لا الٰہ الا اللہ کہ وہ ایک بار ہی اور ایک ایک بار کہین کلمے تکبیر کے یعنی سوائے اللہ اکبر کے اوّل مین اور آخر مین کہ وہ دو دو بار ہین کہا اسمٰعیل نے کہ راویون اس حدیث کے سے ہے اور شیخ ہے بخاری اور مسلم کا پس ذکر کیا مین نے اسکا واسطے ایوب کے کہ وہ بھی راوی اس حدیث کا ہے دیکھا تھا اُسنے انس کو پس کہا مگر لفظ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کا یعنی سوائے اوّل اور آخر کی تکبیرون کے اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار کہتے مگر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ دو بار کہتے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور مسجد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ رضؓ سے کہ کوئی چیز نشانی وقت نماز کے لیے مقرر کرنی چاہیے تا اُس سے لوگ خبردار ہو کر نماز کے لیے حاضر ہووین پس بعضون نے کہا کہ آگ روشن کرنی چاہیے ایک جگہ بلند مین تا اُسکو لوگ دیکھ کر جمع ہووین یا ناقوس بجانا چاہیے تا اُسکی آواز سُنکر مسجد مین حاضر ہووین پھر اورون نے کہا کہ آگ جلانی واسطے اعلام وقت نماز کے عادت یہود کی ہے اور ناقوس عادت نصاریٰ کی اور اُنکے ساتھ مشابہت کرنی خوب نہین پس متفرق ہوئے لوگ بغیر اتفاق کے اوپر کسی چیز کے پس فکرمند ہوئے عبد اللہ بن زید بسبب فکرمند ہونے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر سو رہے پس دیکھا ایک شخص کو خواب مین کہ اذان دیتا ہے نماز کے لیے اللہ اکبر اللہ اکبر آخر تک پس اُنھون نے یہ حضرتؐ سے عرض کیا فرمایا یہ خواب حق ہے اُٹھ ساتھ بلال کے پس اذان دو دونون اس لیے کہ آواز بلال کی بلند ہے تجھسے پس جب بلال دونون نے اذان دی اور سُنا حضرت عمرؓ نے حاضر ہوئے حضرتؐ کے پاس اور عرض کیا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا تجکو ساتھ حق کے نبی کر کر البتہ تحقیق دیکھا مین نے مثل اُس چیز کے کہ عرض کیا عبد اللہ نے پس فرمایا حضرتؐ نے فللہ الحمد منقول ہے کہ اُس رات مین گیارہ صحابیونؓ نے اذان کو خواب مین دیکھا اور ناقوس کہتے ہین اسکو کہ ایک بڑی لکڑی کو چھوٹی لکڑی پر مارتے ہین تاکہ آواز کرے اور شہور یہ ہے کہ یہود سینگ بجایا کرتے تھے اور آگ جلانی نہین ذکر کی گئی ہے مگر بیچ حدیث انسؓ کے پس شاید وہ دو فریق ہونگے ایک فریق آگ جلاتے ہونگے اور ایک فریق سینگ بجاتے ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ کلمات اذان کے جفت کہے جاوین اور کلمات تکبیر کے طاق اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا صحابہؓ اور تابعینؒ سے اور مذہب زہری اور مالک اور شافعی اور اوزاعی اور اسحٰق اور احمد رحمہم اللہ کا اور مذہب امام اعظمؒ اور تو ابع اُنکے کا یہ ہے کہ کلمات اذان اور تکبیر کے دونون کے جفت ہین دلیل اِنکی آگے مذکور ہووے گی ع ش **وَعَنْ** اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّاْذِیْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی محذورہ سے کہا سکھلائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہنی ساتھ ذات اپنی کے یعنی بغیر واسطہ کسی کے پس فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے گواہ ہونمین یعنی جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہونمین اِسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہونمین اِسکا کہ محمد رسول اللہ ہین گواہ ہونمین اِسکا کہ محمد رسول اللہ ہین پھر دوبارہ کہہ گواہ ہونمین اِسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہون مین اِسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہونمین اِسکا کہ محمد رسول خدا کے ہین گواہ ہونمین اِسکا کہ محمد رسول خدا کے ہین آؤ تم نماز پر آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنے پر آؤ تم مراد ملتے پر اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اللہ اکبر کے یہ ہین کہ وہ بڑا ہے اِس سے کہ پہچانے کوئی کُنہ کبریا اور عظمت اُسکی کی یا بڑا ہے اِس سے کہ نسبت کی جاوین طرف اُسکے وہ چیزین کہ نہین لائق ہین بزرگی اُسکی کے یا بڑا ہے ہر چیز سے اور رہے اللہ اکبر کی ساکن ہے اذان اور نماز مین اور یہ کلمہ پہلی بار چار دفع کہا جاتا ہے اذان مین نزدیک ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور جمہور علما کے اور امام مالکؒ کے نزدیک دو بار اور اس کلمے کو چار بار جو کہتے ہین اشارہ ہے اِسپر کہ یہ حکم جاری ہے چارون طرف اور سرایت کرنے والا ہے بیچ پاک کرنے خواہشون نفس کے جو کہ مرکب ہے اربع عناصر سے اور معنی حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے یہ ہین آؤ تم طرف خلاصی کے ہر مکروہ سے اور آؤ طرف ملنے ہر مراد کے اور بعضون نے کہا ہے کہ فلاح کے معنی بقا کے ہین یعنی دوڑو طرف اُس چیز کے کہ سبب خلاصی کی ہے عذاب سے اور سبب ہے ثواب ملنے کی اور سبب ہے بقا کی آخرت مین کہ وہ چیز نماز ہے اور شہادتین کے دوبار کہنے کو ترجیع کہتے ہین یہ سنت ہے اذان مین نزدیک شافعیؒ کے اور مالکؒ کے اور ترجیع مین دو بار شہادتین کو پست آواز سے کہتے ہین اور پھر دو دو بار بلند آواز سے سند اُنکی یہی حدیث ہے اور علماے حنفیہ کہتے ہین کہ یہ تکرار واسطے تعلیم ابی محذورہ کے تھی نہ واسطے تشریع کے پہلی بار اُنھون نے پست کہی حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر کہا اور بلند آواز سے کہہ اور ایک اور حدیث جو ابومحذورہ نے روایت کی ہے اُسمین ترجیع نہین ہے اور حدیث عبداللہ بن زید کی کہ اصل ہے اِس باب مین اُسمین بھی ترجیع نہین اور بیچ اذان بلالؓ کے کہ سردار مؤذنون کے ہین اُسمین بھی ترجیع نہین اور اذان ابن اُم مکتوم مین کہ وہ مسجد شریف مین اذان کہتے تھے اور اذان سعد قرظ کی مین کہ مسجد قبا کے مؤذن تھے اُن مین بھی ترجیع نہین مذکور اور اذان ابی محذورہ کا ایک قصہ ہے کہ اُس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لیے تھی وہ قصہ شرح عربی شیخ عبدالحق کی مین مذکور ہے ۱۲ ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** ابن عمرؓ **قَالَ کَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَالْاِقَامَۃُ مَرَّۃً مَرَّۃً غَیْرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ** رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھے کلمات اذان کے بیچ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دو دو بار اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار سوا اِسکے کہ کہتا تھا مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو بار یعنی کھڑی ہوئی نماز روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** یہ جو کہا کہ کلمات اذان کے حضرتؐ کے زمانہ مین دو دو بار تھے تو مراد یہ ہے کہ اللہ اکبر اوّل مین چار بار اور لآ الٰہ الا اللہ اخیر مین ایکبار اور باقی کلمات دو دو بار اور سوا اِسکے کہ کہتا مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو بار لائق تھا کہ تکبیر کو بھی مستثنیٰ کرتے کہ وہ بھی اوّل اور آخر مین مکرر ہے بلا خلاف ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَہُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً وَالْاِقَامَۃَ سَبْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہے ابی محذورہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائی اُنکو اذان اُنیس۱۹ کلمے اور تکبیر سترہ۱۷ کلمے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف اذان کے پندرہ۱۵ کلمے ہوتے ہین بموجب مذہب حنفی کے اور اسمین اُنیس۱۹ مذکور ہوئے تو یہ ترجیع سمیت ہوتے ہین جیسیکہ مذہب شافعی مین ہے اور ہمارے نزدیک محمول تعلیم پر ہے جیسیکہ اوپر ہو چکا ہے بیان اِسکا اور تکبیر کے سترہ کلمے کہ کیونکہ اُنیس۱۹ مین سے چار کلمے ترجیع کے دُور ہوئے اور دُو کلمے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے زیادہ ہوئے تو سترہ ہوئے پس اذان اس حدیث کی موافق مذہب شافعی کے ہے اور تکبیر بموجب مذہب حنفی کے دلیل حنفیون کی تکبیر کہنے مین یہی حدیث ہے اور پہلی حدیث کہ اسمین کلمے تکبیر کے گیارہ۱۱ مذکور ہوئے ہین جیسیکہ مذہب شافعی مین ہے اگر صحیح ہے تو منسوخ ہے ساتھ اِسکے واللہ اعلم ع

وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِهٖ قَالَ تَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَاِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے اُسی محذورہ سے کہ کہا مین نے یارسول اللہ سکھاؤ مجکو طریقہ اذان کا کہا راوی نے پس ہاتھ پھیرا اگلی جانب سر اُنکے پر فرمایا کہ کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند کرو ساتھ اُنکے آواز اپنی پھر کہو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پست کرو ساتھ اُنکے آواز اپنی کو پھر بلند کرو آواز اپنی کو ساتھ کلمات شہادت کے کہ وہ یہ ہین اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَذَان پر مثل نماز پر مثل نماز پر آؤ نماز پر آؤ رستگاری پر آؤ رستگاری پر پس اگر وقت ہو نماز صبح کا کہہ نماز بہتر ہے نیند سے نماز بہتر ہے نیند سے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف سرانکے پر یعنی حضرت نے ابو محذورہ کے سر پر ہاتھ پھیرا تا دست مبارک کی برکت اُسکے دماغ کو پونہچے اور یاد رکھے دین کی باتین چنانچہ ایک نسخہ صحیحہ مین ہے فَمَسَحَ رَاْسِیْ پس وہ مؤید ہے اِس تقریر کی یا حضرتؐ نے اتفاقاً اپنے سر مبارک پر ہاتھ پھیرا راوی نے تمام قصہ بیان کرنے مین وہ بھی بیان کر دیا اور پہلے جو ترجیع کے مقدمے مین تاویل کی گئی ہے کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لیے تھی وہ ظاہر مین منافی اس حدیث کی معلوم ہوتی ہے پس اَولیٰ یہ ہے کہ یون کہا جاوے کہ ہمنے ترجیع دی ہے اکثر روایتون کو کہ اُنمین ترجیع نہین اور حدیث ابو محذورہ کی اوّل واقع ہوئی ہے اور اور حدیثین بعد حدیث اُسکی کے پس وہ منسوخ ہے واللہ اعلم اور معنی اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے یہ ہین کہ لذت نماز کی بہتر ہے لذت نیند کی سے نزدیک ارباب ذوق وشوق کے ع

وَعَنْ بِلَالٍؓ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ الرَّاوِيُّ لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

اور روایت ہے بلالؓ سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کر کسی نماز مین مگر بیع نماز فجر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے ابو اسرائیل راوی نہین وہ ایسا قوی یعنی قابل اعتبار کے نزدیک اہل حدیث کے ف تثویب کہتے ہین اسکو آگاہ کرے نماز کے لیے بعد آگاہ کرنیکے پس تثویب کی کتنی قسمین ہین ایک تو یہ کہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہنا اذان فجر مین یہ تثویب اِس لیے ہے کہ ایکبار حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہکر آگاہ کیا اور بُلایا دوبارہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہکر آگاہ کیا پس یہ تثویب تو حضرتؐ کے

زمانے مین تھی اور سنت یہی ہے بعد اُسکے علماے کوفہ کے نے حی علی الفلاح حی علی الفلاح کہنا احداث کیا درمیان اذان اور تکبیر کے بعد اُنکے ہر ایک قوم نے کچھ کچھ موافق عُرف کے نکالا لیکن صبح ہی کی نماز مین کہ وقت غفلت اور نیند کا ہے بعد اُسکے متاخرین نے سب نمازون مین بیدا کیا اور مستحسن رکھا اور متقدمین کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ احداث بعد احداث کے ہے اور بدعت ہے حضرت علیؓ سے انکار اسکا منقول ہے کہ فرمایا کہ اَخرِجُوْا ھٰذَا المبتدع من المسجد یعنی نکالو اس بدعتی کو مسجد سے یعنی یہ ایک شخص کو کہا کہ تثویب کہتا تھا اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اُنھون نے سُنا ایک مؤذن کو کہ تثویب کرتا تھا غیر فجر مین اور یہ مسجد مین تھے پس مسجد سے نکلے اور فرمایا باہر نکلو اس مردک آگے سے کہ یہ بدعتی ہے ۱۲ ع **وعن** جابرؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَیْنَ اَذَانِکَ وَاِقَامَتِکَ قَدْرَ مَا یَفْرُغُ الْاٰکِلُ مِنْ اَکْلِہٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِہٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَآءِ حَاجَتِہٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُہٗ مَجْھُوْلٌ اور روایت ہو جابرؓ سے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے بلالؓ کے جبوقت کہ اذان کہے تو پس ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جبوقت کہ تکبیر کہے تو جلد کہہ اور ٹھہر تو درمیان اذان اپنی کے اور تکبیر اپنی کے اُسقدر کہ فارغ ہو کھانیوالا کھانے اپنے سے اور پینے والا پینے اپنے سے اور استنجے والا استنجے اپنے سے جبوقت کہ داخل ہو واسطے قضاے حاجت اپنی کے اور نہ کھڑے ہو تم واسطے نماز کے یہانتک کہ دیکھو مجکو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبدالمنعم کی سے اور اسناد اُسکی مجہول ہے **ف** ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جُدا جُدا کہ کلمات کو بعض اُسکے کو بعض سے ساتھ سکتہ خفیفہ کے اور کہا ابن حجر نے کہ ڈھیل کر اُسمین کہ کہے تو کلمات واضح بغیر کھینچنے کے کہ تجاوز کرے حد سے اور اِسی سبب سے تاکید ہے مؤذنون پر کہ احتراز کرین غلطیو نسے کہ بعضے اُنکی کفر ہین اُسکے لیے کہ قصداً کرے اُنکو جیسیکہ مد کرنا ہمزۂ استفہام کے کو کہ یہ استفہام ہو جاتا ہے یعنی یہ معنی ہوتے ہین کہ کیا گواہی دون مین اور مد کرنا باب اکبر کو کہ جمع کبر بالفتح کی ہو جاتی ہے اُسکے معنی ہین طبل کہ اُسکا ایک مُنھ ہوتا ہے یعنی مثل دائرے کے اور وقف کرنا بقدر آلہ پر اور ابتدا کرنا ساتھ اسکے اور نہ کھڑے ہو یعنی نماز کے لیے جبوقت کہ کھڑا ہووے مؤذن یہانتک کہ دیکھو مجکو مسجد مین کیونکہ پہلے امام کے کھڑے ہونا بیخ بیفائدہ اُٹھانا ہے اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے ہونگے حجرے سے بعد شروع کرنے مؤذن کے تکبیر کو اور داخل ہوتے ہونگے محراب مسجد مین نزدیک کہنے مؤذن کے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور اسی لیے کہا ہے امامون ہمارے نے کہ کھڑے ہووین امام اور قوم نزدیک حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کے اور شروع کرین نماز نزدیک قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے ۱۲ ع **وعن** زِیَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِیِّ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَھُوَ یُقِیْمُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے زیاد بن حارث صُدائی سے کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اذان کہہ بیچ وقت نماز فجر کے پس اذان کہی مین نے پھر ارادہ کیا بلالؓ نے یہ کہ تکبیر کہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بھائی صدائی کے نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے پس وہی تکبیر کہے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** بھائی صدائی مراد ہے زیاد بن حارث صدائی سے جو کوئی جس قبیلے کا ہوتا ہے اُسکو عرب مین بھائی اُس قبیلے کا کہتے ہین اور امام شافعیؒ کے نزدیک مکروہ ہے تکبیر کہنی غیر مؤذن کو بوجب اِس حدیث کے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مکروہ نہین ہے کیونکہ اکثر ہوتا تھا کہ ابن ام مکتومؓ اذان کہتے تھے اور بلالؓ تکبیر کہتے اور یہ حدیث اُنکے نزدیک محمول ہے اِسپر کہ ناگوار ہو

مؤذن کو تکبیر کہنی غیر کی یعنی اگر مؤذن بُرا مانے تو کہے اور بُرا نہ مانے تو نہ کہے ف۲ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمرؓ قال کان المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیتحینون للصلوٰۃ ولیس ینادی بھا احد فتکلموا یوما فی ذلک فقال بعضھم اتخذوا مثل ناقوس النصاری وقال بعضھم قرنا مثل قرن الیھود فقال عمرؓ اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فنادِ بالصلوٰۃ متفق علیہ، روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ مسلمان جسوقت کہ آئے مدینے مین جمع ہوتے پس اندازہ کرتے اور معین کرتے ایک وقت کہ آوین اُسمین نماز کے لیے اور نہ تھا کوئی کہ پکارے واسطے نماز کے پس گفتگو کی مسلمانون نے ایک دن اس امر مین پس کہا بعضون نے بناؤ مانند ناقوس نصاریٰ کے اور کہا بعضون نے بناؤ سینگ مانند سینگ یہودیون کے پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا نہین بھیجتے تم ایک شخص کو کہ آواز کرے ساتھ نماز کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلالؓ کھڑا ہو پس آواز کر ساتھ نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس آواز کر ساتھ نماز کے یعنے کہہ الصلوٰۃ جامعۃ پس ندا کرنے سے مراد خبر کرنی ہے ساتھ آنے وقت کے نہ ندائے شرعی یعنی اذان اس توجیہ سے توفیق حاصل ہوجاتی ہے پہلی حدیثونمین کہ ایک مجلس مین پہلے مشورہ کر کرا سطرح آگاہ کرنا ٹھیرا پھر اور مجلس مین عبداللہ بن زید نے خواب دیکھا پس حضرتؐ نے اذان کو مشروع کیا یا تو ساتھ آنے وحی کے یا ساتھ اجتہاد کے ف۳ **وعن** عبداللہ ابن زید بن عبد ربہ قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس یعمل لیضرب بہ للناس لجمع الصلوٰۃ طاف بی وانا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت یا عبد اللہ اتبیع الناقوس قال وما تصنع بہ قلت ندعو بہ الی الصلوٰۃ قال افلا ادلک علی ما ھو خیر من ذلک فقلت لہ بلی قال فقال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر الی اخرہ وکذا الاقامۃ فلما اصبحت اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ بما رایت فقال انھا لرؤیا حق ان شاء اللہ فقم مع بلال فالق علیہ ما رایت فلیؤذن بہ فانہ اندی صوتا منک فقمت مع بلال فجعلت القیہ علیہ ویؤذن بہ قال فسمع بذلک عمر بن الخطاب وھو فی بیتہ فخرج یجر ردائہ یقول یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لقد رایت مثل ما اری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد رواہ ابوداؤد وروی الدارقطنی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر الاقامۃ وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح لکنہ لم یصرح قصۃ الناقوس اور روایت ہے عبداللہ بن زید بن عبد ربہ سے کہ کہا جبکہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ناقوس کے کہ تیار کیا جاوے تاکہ بجاوین اُسکو واسطے حاضر ہونے لوگون کے جماعت نماز کے لیے خواب مین دکھائی دیا مجکو ایک شخص کہ اُٹھا رہے ناقوس کو ہیچ ہاتھ اپنے کے پس کہا مین نے اے بندے اللہ کے بیچتا ہے تو ناقوس کو کہا اُسنے کیا کریگا تو اسکو کہا مین نے بُلاوینگے ہم بسبب اسکے طرف نماز کے یعنی نماز باجماعت کے کہا اُس شخص نے کیا نہ بتلاؤنمین تجکو وہ چیز کہ بہتر ہے اِس سے پس کہا مین نے واسطے اُسکے کہ ہان بتلایئے کہا عبداللہ نے پس کہا اُسنے کہہ اللہ اکبر آخر اذان تک اور اسی طرح تکبیر کہہ پس جبکہ صبح کی مین نے آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی مین نے اُنکو اُسچیز کی کہ دیکھی تھی مین نے پس فرمایا تحقیق یہ خواب البتہ حق ہے چوچاہے خدا پس کھڑا ہو تو ساتھ بلال کے اور بتلا اُسکو وہ چیز کہ دیکھی ہے تو نے پس چاہیے کہ اذان دے ساتھ اُسکے پس تحقیق بلال بلند آواز ہے تجھسے پس کھڑا ہوا مین ساتھ بلال کے پس شروع کیا مین نے بتلانا تھا اُنکو اذان اور وہ اذان دیتے تھے کہا روایت کرنے والے نے پس سُنا اُسکو یعنی آواز اذان کو حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے نے اور وہ تھے

بیچ گھر اپنے کے پس نکلے کھینچتے ہوئے چادر اپنی یعنی بسبب جلدی کے کہتے تھے اے رسول خدا کے قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے تجکو ساتھ حق کے البتہ دیکھا مین نے مانند اُس چیز کے کہ دکھایا گیا عبداللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس واسطے خدا کے ہے تعریف روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ نہین ذکر کیا ابن ماجہ نے تکبیر کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے لیکن ترمذی نے نہین بیان کیا قصہ ناقوس کا ف شاید کہ معنی حکم کرنیکے یہان یہ ہین کہ ارادہ کیا حضرتؐ نے حکم کرنیکا اور اسی طرح تکبیر کہ یہ ثابت ہے ہمارے مذہب کا کہ تکبیر بھی مثل اذان کے ہے اور یہ خواب حق ہے یعنی سچا ہے مطابق ہے وحی کے یا موافق ہے اجتہاد کے و انشاء اللہ اسمین تبرک کے لیے تمسک کے لیے نہین اور حضرت عمرؓ نے جو کہا کہ دیکھا مین نے مثل اُس چیز کے کہ دیکھا عبداللہ نے شاید کہ یہ بات اُنھون نے بعد سُننے خواب اُنکے کسی ہو یا ممکاشفے سے خواب اُنکا معلوم کیا ہو اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ مستحب ہی مؤذنون کا بلند آواز اور خوش آواز اور مشروعیت اذان کی دوسرے سال ہجرت کے مین ہوئی اور بعضون نے کہا اول مین ع وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَکَانَ لَا یَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاہُ بِالصَّلٰوۃِ اَوْ حَرَّکَہٗ بِرِجْلِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا نکلا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز صبح کے پس نہ گذرتے تھے ساتھ کسی شخص کے مگر کہ پکارتے اُسکو واسطے نماز کے یا ہلاتے اُسکو ساتھ پاؤن اپنے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اِس سے معلوم ہوا کہ جگانا کسی کو نماز کے لیے جائز ہے خواہ پکار کر جگادے خواہ ہلا کر ع وَعَنْ مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ مُؤَذِّنًا جَاءَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ یُؤْذِنُہٗ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَوَجَدَہٗ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَاَمَرَہٗ عُمَرُ اَنْ یَّجْعَلَھَا فِیْ نِدَاءِ الصُّبْحِ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّاِ اور روایت ہے مالک سے پونہچا اُسکو یہ کہ مؤذن آیا حضرت عمرؓ کے پاس خبردار کرتا اُنکو واسطے نماز صبح کے پس پایا اُنکو سوتا ہوا پس کہا اُسنے نماز بہتر ہے نیند سے پس حکم کیا اُسکو حضرت عمرؓ نے یہ کہ مقرر کر اسکو بیچ اذان صبح کے روایت کی یہ مؤطا مین ف اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ پہلے سے صبح کی اذان مین کہنا مسنون تھا اب جو مؤذن نے حضرت عمرؓ کو یہ کلمہ کہکر جگایا انکو ناگوار معلوم ہوا فرمایا کہ یہ کلمہ جہان کہنا سنت ہے وہین اسکو کہا کر سوتے کے جگانے کے لیے سوائے اذان کے نہ کہا کر پس مُراد ہے اِجْعَلْھَا فِیْ اَذَانِ الصُّبْحِ سے اور اور بھی احتمالات لوگون نے لکھے ہین مگر یہ توجیہ خوب ہے ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ یَّجْعَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَقَالَ اِنَّہٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے سعد بیٹے عمار بیٹے سعدؓ کے سے کہ مؤذن تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبدالرحمن نے حدیث کی مجکو باپ میرے نے یعنی سعدؓ نے اپنے باپ سے یعنی عمار سے نقل کی عمار نے دادا سعدؓ کے سے کہ اُنکا نام بھی سعدؓ ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلالؓ کو یہ کہ گرد انے دونون انگلیان اپنی بیچ کانون اپنے کے یعنی اذان مین اور کہا تحقیق یہ بہت بلند کرتا ہے آواز تیری کو روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف سعدؓ کے دادا کا بھی نام سعد ہے وہ مؤذن تھے حضرتؐ کے مسجد قبا مین جب تک حضرتؐ زندہ رہے وہین مؤذن رہے پھر بعد وفات حضرتؐ کے حضرت ابوبکرؓ نے سعد کو مسجد قبا سے بُلا کر حضرتؐ کی مسجد کا مؤذن کیا اسواسطے کہ بلال بعد حضرتؐ کے اذان کہنی چھوڑ کر شام کے مُلک کو چلے گئے تھے پس سعدؓ ہمیشہ مؤذن رہے حضرتؐ کی مسجد کے مرتے دم تک پس سعدؓ مؤذن صحابی ہین اور عمار اُنکا بیٹا تابعی مقبول ہے اُنکا بیٹا سعد ہے اُنکا بیٹا عبدالرحمن مسطور ہے پس عبدالرحمن روایت کرتا ہے اپنے باپ سے کہ سعد ہے اور وہ اپنے باپ سے کہ عمار بن سعد ہے اور وہ اپنے باپ سے کہ سعدؓ صحابی ہے باپ عمار کا دادا سعد کا لگا اور ضمیر ابیہ و رجدہ کی دونونکی

لفظ بائی کی طرف پھرتی ہے اور یہ بلند کرنے والا ہے آواز تیری کو یعنی کانون مین اُنگلیان رکھکر اذان دینے سے آواز بلند ہوتی ہے شاید اسمین حکمت یہ ہی کہ جب اُنگلیان رکھ لیتا ہے تو نہین سُنتا مگر بلند آواز پس قصد کرتا ہے زیادہ چلانے کا ۵ ح ع **بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَاِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ** باب ہے بیچ بیان فضیلت اذان کے اور جواب دینے مُؤذن کے **ف** فضیلت اذان کی بہت آئی ہے حدیثون مین چنانچہ مذکور آگے ہو دینگی اب کلام اسمین ہے کہ اذان کہنی افضل ہے یا امامت کرنی مختار یہ ہے کہ اگر جانے کہ حقوق امامت کے تمام بجالاویگا تو امامت افضل ہے والا اذان اور علمانے کلام کیا ہے اسمین کہ حضرتؐ نے بھی اذان کہی ہے یا نہین ایک حدیث مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے اذان کہی ہے اور بعضون نے معنی یہ کہے ہین کہ حکم فرماکر کہوائی ہے اُسی کو تعبیہ یون کیا کہ حضرتؐ نے کہی جیسیکہ کہتے ہین بادشاہ نے قلعہ بنایا یعنی حکم کیا بنانے کا اور دارقطنی کی روایت مین تصریح بھی آئی ہے کہ حکم کیا ساتھ اذان کے واللہ اعلم اور جواب دینا مُؤذن کا واجب ہے اگر کہتے آدمی اذان کہین حرست واسطے اول ہی کے ہے یعنی جواب اُسی کا دینا آتا ہے اور اگر گئی طرف سے اذان سُنے واجب ہے جواب دینا مُؤذن مسجد اپنی کا اور اگر مسجدین ہو جواب دینا اذان کا واجب نہین کیونکہ اجابت فعلی حاصل ہے اور قاری قرآن کا جواب اذان کا دے یا نہ دے اسمین دو قول ہین مختار یہ ہے کہ ندے پ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے معاویہؓ سے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اذان دینے والے لمبے ہونگے لوگون سے ازروے گردنون کے دن قیامت کے روایت کی مسلم نے **ف** یعنی بہت ثواب والے ہونگے اور بعضون نے اسکے یہ معنی کہے ہین کہ سردار ہون گے مُؤذن اُسدن اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ بہت امیدوار ثواب کے ہونگے کیونکہ جو کوئی امید رکھتا ہے کسی چیز کی اونچی گردن کرکر اُسکو دیکھتا ہے پس لوگ اُس روز رنج مین ہون گے اور یہ راحت مین منتظر ہون گے اسکے کہ حکم کیا جاوے اُنکو جنت مین داخل ہونیکا اور بعضون نے کہا ہے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ قرب و عزت ہوگی انکو جناب باری مین ۴ ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت سے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اذان دی جاتی ہے واسطے نماز کے پیٹھ دیکر بھاگتا ہے شیطان واسطے اُسکے ہوتی ہے آواز بائی کی تاکہ نہ سُنے اذان کو پس جبکہ ہوچکتی ہے آواز آتا ہے یہانتک کہ جب تکبیر کہی جاتی ہے واسطے نماز کے پیٹھ دیکر بھاگتا ہے یہانتک کہ جب ہوچکتی ہے تکبیر آتا ہے تاکہ خطرے ڈالے درمیان آدمی کے اور دل اُسکے کے کہتا ہے یاد کر فلانی چیز یاد دلاتا ہے اُس چیز کو کہ نہ تھا یاد کرتا یعنی پہلے شروع نماز سے قسم یاد کرنے مال کے سے اور حساب اُسکے سے اور بیع اور شراسے یہانتک کہ ہوتا ہے آدمی نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعضے کہتے ہین کہ گو نماز نا شیطان کا حقیقۃً ہوتا ہے اس لیے کہ وہ بھی جسم رکھتا ہے ہونا اسکا کچھ عجب نہین اور یہ بسبب بھاری ہونے اذان کے ہے اُسپر جیسیکہ گدھے کو بعضی دفعہ بسبب بوجھ کے یہ حالت ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان ایک آواز کرتا ہے کہ وہ کانون بھر جاتی ہے تا آواز اذان کی نہ سُنے اُسکو شباہت دی ہے گوز کی ساتھ اُسکی بُرائی بیان کرنے کے لیے اور خطرے ڈالتا ہے درمیان آدمی کے اور دل اُسکے کے یعنی حائل کرتا ہے اُسمین اور اُسکے دل مین وسوسے اور دل کی باتین پس حضور نماز مین نہین حاصل ہوتا اگر کوئی کہے کہ سبب ہوسکتا کیا ہے کہ شیطان قرآن سے اور نماز سے نہین بھاگتا

اور اذان سے بھاگتا ہے جو آپ اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلمات اذان مین ایک ہیبت و عظمت رکھدی ہے کہ اُسکو خوف مین ڈالتی ہے ع ح

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَہِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سُنتے انتہاے آواز مؤذن کی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی چیز مگر کہ گواہی دینگے واسطے اُسکے دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری نے

ف مدٰی کے معنی نہایت یعنی اخیر کے ہین اور نہایت آواز کی وہ ہے کہ آواز کی بھنک کانہین آوے اور یہ نہ معلوم ہو کہ آواز کرنے والا کیا کہتا ہے اور اگرچہ کانی یہ بھی تھا کہ کہتے نہین سُنتے آواز مؤذن کی آخر تک مگر ذکر کرنے مدٰی یعنی نہایت کے سے یہ فائدہ ہے کہ جو جن اور اِنس جنکے کانہین بھنک آواز اذان کی بھی پونہچے گی وہ بھی گواہی دینگے پس جو کہ آواز اذان کے پاس سُنینگے بطریق اَولیٰ گواہی دینگے اور اسمین رغبت دلائی ہے مؤذنون کو آواز بلند کرنے پر تاکہ گواہ اُنکے بہت سے ہون ع ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ہُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سُنو تم مؤذن کو یعنی آواز اُسکی پس کہو مانند اُسیکے کہ کہتا ہے مؤذن پھر درود بھیجو مجھپر یعنی بعد فراغت کے جواب سے پس تحقیق جس شخص نے درود بھیجا مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہے اللہ اُسپر بسبب اُسکے دس بار پھر مانگو اللہ سے میرے لیے وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ یعنی اعلیٰ درجہ ہے بہشت مین نہین لائق مگر واسطے ایک بندے کے بندون اللہ کے سے اور امید رکھتا ہون مین یہ کہ ہونگین وہ بندہ پس جس شخص نے کہ مانگا واسطے میرے وسیلہ کیفیت اُس مانگنے کی آگے مذکور ہے واجب ہوئی اُسکے لیے شفاعت میری، روایت کی اسکو مسلم نے

ف مانند اُس چیز کے کہ کہتا ہے مؤذن یعنی جسطرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کا جواب اُسطرح دو کہ جو آگے مذکور ہوئے گا اِس لیے کہ وہ حدیث گویا مفسر اسکی ہے اور اسی طرح اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کا جواب بھی بعینہٖ نہ دو بلکہ کہو صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ یعنی سچ کہا تونے اور صاحب خیر کثیر کا ہوا اور سچ بات بولا تو اور وسیلہ اصل مین کہتی ہین پہنچیز کو کہ وسیلہ پکڑے بسبب اُسکے طرف ایک چیز کے اور نزدیکی حاصل کرے بسبب اُسکے طرف اُس چیز کے اور جنّت کے اِس درجے کا نام وسیلہ اِس لیے کہا گیا کہ جو کوئی اُسمین پونہچتا ہے ہوتا ہے قریب اللہ سبحانہ کے اور پونہچتا ہے دیدار اُسکے کو اور اور درجے والون کو وہ بزرگیان نہین پاتین کہ جو اِسکو پاتی ہین اور لفظ اَرْجُوْ از راہ تواضع کے فرمایا کیونکہ حضرت افضل خلائق کے ہین اور اُس درجے کو کون پونہچ سکتا ہے سواے حضرت کے پس حقیقت مین یہ کنایہ ہے یقین سے بیقین کہ وہ مجھے ہی ملیگا ع ح

وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عمر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہے مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر پس کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے

مؤذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پھر جب کہے مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب کہے مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے ایک تمہارا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہے مؤذن حی علی الفلاح کہے ایک تمہارا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہے مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے مؤذن لا الٰہ الا اللہ کہے ایک تمہارا لا الٰہ الا اللہ صدق دل سے داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ مسلم نے ف یہان اللہ اکبر شروع اذان مین وہی بار دو کیا اختصار کے لیے کہ سمجھانے مین یہ بھی کافی ہے اور اسی لیے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کو بھی ایکبار ذکر کیا اور معنی لاحول کے یہ مین کہ نہین ہوسکتا بچانے گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے یکدل یہان اسلیے پڑھتے ہین کہ مؤذن نے جب نماز اور فلاح پر بلایا تو گویا یہ جواب اُسکا دیتا ہے کہ یہ بڑا ایک مرحبہ مین ضعیف ہون تحمل اس کا کب ہوسکتا ہون بغیر مدد مولیٰ کے کہا ہے نووی نے کہ مستحب ہے جواب دینا مؤذن کو مانند کہنے اُسکے مگر حیعلتین مین یعنی حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح مین کہ اسکے جواب مین لاحول پڑھے اور یہ جواب اسکے جواب مین ماشاء اللہ کان ومالم یشالم یکن کہتے ہین اسکی کچھ اصل نہین پائی جاتی اور اذان کا جواب ہر سُننے والے پر ہے خواہ طاہر ہو خواہ محدث خواہ جُنبی ہو خواہ حائض وغیرہم بشرطیکہ کوئی مانع نہو جواب دینے سے اور مانع یہ ہے کہ پائخانے مین ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند اسکے کے اور مانع نہین ہوسکتا جب فارغ ہو کلمات جواب اذان کے کہے اور کہے صدق دل سے یعنی یہ کلمہ صدق سے کہے یا سبب اذان کے صدق سے ظاہر تر یہی ہے اور داخل ہوگا بہشت مین بہشت مین تو ہر مؤمن داخل ہوگا خواہ بلا عذاب خواہ بعد عذاب کے یہان مراد یہ ہے کہ داخل ہوگا نجات پائے ہوؤن کے ساتھ مگر شرط اسمین یہی ہے کہ زبانسے یہ کہے اور اعتقاد اسکا دلمین رکھے ع ع **وَعَنْ** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ اٰت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ رواہ البخاری اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اُسوقت کہ سُنے اذان یعنی بعد تمام ہونے اذان کے اور جواب دینے اُسکے کے کہے یہ دعا اے اللہ پروردگار اس پکار پوری کے یعنی اذان کے اور نماز قائمہ کے دے محمدؐ کو وسیلہ یعنی درجہ بلند جنت مین اور بزرگی اور پونچا اُسکو مقام محمود مین کہ وعدہ کیا ہے تو نے اُسکا واجب ہوتی ہے اُسکے لیے شفاعت میری دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری نے ف اذان کو دعا اسلیے فرمایا کہ وہ بُلاتی ہے طرف نماز اور ذکر کے اور نماز قائمہ کے یعنی ہمیشہ کے قیامت تک قائم رہے گی اور بعد لفظ والفضیلۃ کے کہ یہ جملہ پڑھتے ہین وآلہ درجۃ الرفیعۃ یہ کسی روایت مین آیا نہین اور پونچا اُسکو مقام محمود مین یعنی اُس مقام مین کہ تعریف کیا جاوے صاحب اُسکا سب کی زبانپر اور رشک لیجاویں اُسپر تمام خلائق کہ وہ مقام شفاعت ہے تمام عالم حیران و سرگردان ہون گے اور کوئی انبیا اور رسولون مین سے ہیبت اور دہشت سے دم نہین مار سکے گا اُسوقت آنحضرتؐ جناب باری تعالیٰ مین حاضر ہوکر دروازہ شفاعت کا کھلوا ویں گے اور وعدہ کیا ہے تو نے یعنی اس آیت مین عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور بیہقی کی روایت مین بعد وعدتہ کے انک لا تخلف المیعاد بھی ہے اور اسکے آگے یا ارحم الراحمین جو زیادہ کرتے ہین حدیث کی کتابون مین ع ع **وَعَنْ** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغیر اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع اذانا امسک وإلا اغار فسمع رجلا یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الفطرۃ ثم قال اشھد ان لا الٰہ الا اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من النار فنظروا الیہ فاذا ھو راع عزی رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم لوٹتے تھے جسوقت

کہ ظاہر ہوتی فجر اور تھے قصد کرتے سُننے اذان کا پس اگر سُنتے اذان باز رہتے کُوٹنے سے اور اگر نہ سُنتے اذان تو کُوٹتے پس سُنا ایک شخص کو یعنی اُس حالت مین کہ کُوٹ کے لیے گئے تھے کہ کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اوپر اسلام کے ہے یعنی اسلیے کہ اذان نہین کہتے ہین مگر مسلمان پھر کہا اُسنے گواہ ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلا تو آگ سے یعنی بسبب چھوڑنے شرک کے پھر دیکھا صحابہؓ نے طرف اُس شخص کے پس ناگہان وہ چرانے والا تھا بکریون کا روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی عادت شریف یہ تھی کہ کفار کے کُوٹنے کو جاتے تو نماز صبح کی وقت تشریف لیجاتے تا امتحان کرین کہ کفر اور اسلام اُنکے کا جیسے کہ انس نے کہ تھے حضرتؐ قصد کرتے سُننے اذان کا پس اگر سُنتے اذان تو ٹھہر جاتے لوٹنے سے جانتے کہ مسلمان ہین اور اگر اذان نہ سُنتے تو کُوٹتے پس انتظار اسی لیے تھا کہ مبادا اُسمین مسلمان ہو اور انجانے سے اُسکو کُوٹین اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہونے نہ ہونے اذان کو حضرتؐ نے علامت ایمان اور کفر کی فرمائی چنانچہ روایت فقہیہ مین آیا ہے کہ اگر ایک قوم اذان کو ترک کرین تو مستحق قتال کی ہوتی ہے اگرچہ سنت ہو لیکن شعار اسلام سے ہے ع ع **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اُسوقت کہ سُنے مؤذن کو گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اُسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندے اُسکے ہین اور رسول اُسکے راضی ہون مین ساتھ اللہ کے از روے رب ہونے کے اور ساتھ محمدؐ کے از روے رسول ہونیکے اور ساتھ اسلام کے از روے دین ہونیکے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے گناہ اُسکے یعنی چھوٹے گناہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** جسوقت مؤذن اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اُسوقت اس کلمے کو پڑھے یا بعد تمام ہونے اذان کے مناسب تر اخیر ہی کی بات ہے تا کہ جواب و کلمات اذان کا فوت نہو اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ ثواب جب ملیگا کہ جواب اذان کا دیکر بعد اُسکے اسکو پڑھے ع ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَآءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہی درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہی پھر فرمایا تیسری بار مین واسطے اُس شخص کے کہ چاہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو اذانون سے مراد اذان اور تکبیر ہے مکرر فرمایا حضرتؐ نے اس جملے کو تاکید واسطے رغبت دلانے کے نوافل پڑھنے پر درمیان اذان اور تکبیر کے اسلیے کہ دعا نہین رد کی جاتی ہے درمیان ان دونون کے واسطے بزرگی اسوقت کے اور جب وقت بزرگ ہوتا ہی تو ثواب عبادت کا بھی بہت ہوتا ہی اور حاصل یہ ہی کہ سنت یہ ہی کہ نماز پڑھے درمیان اذان اور تکبیر کے اور مکروہ رکھے ہین امام ابو حنیفہؒ نے نفل پڑھنے پہلے مغرب کے بموجب حدیث بُریدہ سلمی کے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ درمیان ہر دو اذانون کے دو رکعتین ہین سواے مغرب کے اور جو شخص کہ چاہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ نماز مستحب ہی واجب نہین ع ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰھُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّۃَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہی اور مؤذن امانت دار ہی یا الٰہی ہدایت کر تو اماموں کو یعنی توفیق دے اُنکو علم اور عمل کی اور صلاح کی اور بخش مؤذنون کو یعنی کمی زیادتی جو اُنسے ہو جاوے اسکو بخش روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد

اور ترمذی اور شافعیؒ نے اور بیچ دوسری روایت شافعیؒ کے ساتھ لفظ مصابیح کے ہے ف امام ضامن ہے یعنی اُٹھا لیتا ہے اپنے پر کاروبار مقتدیون کے یعنی اُٹھا لیتا ہے قراءت اُنسے اور قیام کو بھی اگر رکوع مین امام کے ساتھ ملین اور نگاہ رکھتا ہے افعال نماز کے اور گنتی رکعتون مین اور مؤذن امانت دار ہین کہ اعتماد کرتے ہین اُنکی آواز ونپر لوگ نمازون کے پڑھنے مین اور روزون کے افطار کرنے مین ش **وعن** ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذن سبع سنین محتسبا کتب لہ براءۃ من النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اذان دے سات برس واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ واسطے چاہنے مزدوری کے لکھی جاتی ہے واسطے اُسکے خلاصی آگ سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجب ربک من راعی غنم فی رأس شظیۃ للجبل یؤذن بالصلوٰۃ ویصلی فیقول اللہ عز وجل انظروا الی عبدی ھذا یؤذن ویقیم الصلوٰۃ یخاف منی فقد غفرت لعبدی وادخلتہ الجنۃ رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے راضی ہوتا ہے رب تیرا چرواہے بکریون کے سے بیچ سر ٹکڑے پہاڑ کے اذان دیتا ہے واسطے نماز کے اور نماز پڑھتا ہے پس فرماتا ہے اللہ عزت والا بزرگی والا یعنی ملائکہ کو اور ارواح مقربین کو دیکھو طرف اس بندے میرے کے اذان دیتا ہے اور برپا رکھتا ہے نماز کو یعنی محافظت کرتا ہے اور مداومت کرتا ہے اُسپر ڈرتا ہے مجھسے تحقیق بخشا مین نے بندے اپنے کو اور داخل کرونگا مین اُسکو بہشت مین روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف چرواہے بکریون کے سے کہ اختیار کی ہے اُسنے کنارہ کشی لوگون سے چوٹی پہاڑ مین اور کہا ابن ملک نے کہ فائدہ اذان دینے کا اُسکے یہ ہے کہ خبردار کرتا ہے فرشتون اور جنات کو ساتھ داخل ہونے وقت کے اور گواہی دینگی جو چیز کہ سُنے گی اذان اسکی اور متابعت سنت کی ہوتی ہے اور مشابہت ہوتی ہے ساتھ مسلمانونکے بیچ جماعت اُنکی کے اور مراد اذان سے اعلام عام ہے یعنی اذان و تکبیر اور بعضون نے کہا ہے کہ جب اذان اور تکبیر کہتا ہے آدمی تو نماز پڑھتے ہین ملائکہ ساتھ اُسکے اور حاصل ہوتا ہے اُسکو ثواب جماعت کا واللہ اعلم اور ڈرتا ہے مجھسے یعنی کرتا ہے یہ واسطے ڈر میرے عذاب میرے لیے نہ کسی کے دکھانیکے لیے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے اذان اور تکبیر کہنی اکیلے کو ش **وعن** ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ علی کثبان المسک یوم القیمۃ عبد ادی حق اللہ تعالیٰ وحق مولاہ ورجل امّ قوما وھم بہ راضون ورجل ینادی بالصلوٰۃ الخمس کل یوم ولیلۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہونگے اوپر ٹیلے مشک کے دن قیامت کے ایک غلام کہ ادا کیا حق اللہ تعالیٰ کا اور حق مالک اپنے کا اور دوسرا وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اُس سے راضی ہین اور تیسرا وہ شخص کہ اذان دیتا ہے واسطے پانچون نمازون کے ہر دن اور رات یعنی ہمیشہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف مراد عبد سے مملوک ہے خواہ غلام ہو خواہ لونڈی اور وہ ساتھ اُسکے راضی ہین یعنی بسبب اسکے کہ رعایت احکام اور ارکان اور سنتون اور آداب نماز کی اور صحت قراءت کی اچھی طرح کرتا ہے اور اظہار رضا مین اکثر ولکا ہے کہ جو علم رکھتے ہون اور یہ ٹیلے انکو اسلیے ملین گے کہ اُنھون نے روکا تھا نفسون اپنون کو سختیون طاعات پر اُسکے بدلے مین اللہ تعالیٰ یہ خوشبو کی چیز انکو عطا فرماوے گا تا لوگون مین اُنکی بزرگی معلوم ہو ف **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤذن یغفر لہ مدی صوتہ ویشھد لہ کل رطب ویابس وشاھد الصلوٰۃ یکتب لہ خمس وعشرون صلوٰۃ ویکفر

عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ كُلُّ رَطْبٍ يَابِسٍ وَقَالَ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دینے والا بخشش کی جاتی ہے واسطے اُسکے موافق نہایت آواز
اُسکی کے اور گواہی دیتے ہین واسطے اُسکے ہر تر و خشک اور حاضر ہونے والے نماز کے لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے پچیس نمازین اور دور ہوتے ہین
اُس سے جو گناہ کہ کیے ہین درمیان دو نمازون کے روایت کی یہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ نے اور روایت کی نسائی نے قول کُلُّ رَطْبٍ
وَّيَابِسٍ تک اور کہا نسائی نے یہ بھی اور واسطے اُسکے ہے مانند ثواب اُس شخص کے کہ نماز پڑھی ف موافق نہایت آواز اُسکی کے یعنی جسقدر
آواز بلند کرتا ہے مغفرت بھی اُسی قدر ہوتی ہے اور اگر آواز نہایت کو پونہچاتا ہے یعنی جتنی طاقت تھی اُتنی آواز بلند کی تو مغفرت بھی پوری
پاتا ہے اور بعضون نے یہ معنی کیے ہین کہ اگر گناہ کا جسم فرض کیا جاوے اور اُتنے ہون کہ جہانتک آواز اذان کی پونہچے اُمین بھر جاوین تو
سب بخشے جاتے ہین اور مراد رَطْبٍ سے نامی ہے یعنی جو چیز بڑھتی ہے مثل آدمی اور نباتات وغیرہ کے اور یابس سے جمادات مراد ہے یعنی پتھر
مٹی وغیرہ اور طیبی نے لکھا ہے کہ لفظ وَشَاهِدُ الصَّلٰوةِ عطف کیا گیا ہے لفظ الْمُؤَذِّنِ پر یعنی مغفرت کی جاتی ہے مؤذن کی اور اُسکی کہ حاضر ہوتا ہے
جماعت مین اور ظاہر نزدیک میرے یعنی مُلّا علی قاری کی یہ ہے کہ عطف اُسکا کُلُّ رَطْبٍ پر ہے اسکو عطف خاص علی عام کہتے ہین اور غنیہ مین کہا کہ
اور عُثْمَانَ کی شَاهِدُ کی طرف پھرتی ہے یا مؤذن کی طرف اور معنی اخیر جملہ حدیث کے یہ ہین کہ مؤذن نمازیون کا سا ثواب پاتا ہے کیونکہ یہ نماز کی طرف بلاتا
ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو بھلی بات کا باعث ہوتا ہے اُسکو ثواب ہوتا ہے مانند کرنے والے بھلائی کے ع ح **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ
اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِيْ اِمَامَ قَوْمِيْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا
لَّا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا مین نے اے
رسول خدا کے مقرر کرو مجکو امام قوم میری کا فرمایا کہ تو امام اُنکا ہے یعنی کیا مین نے تجکو امام اُنکا اور اقتدا کر تو ساتھ بہت ضعیف اُنکے کے
اور مقرر کر مؤذن کہ نہ لیوے اوپر اذان اپنی کے مزدوری روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے ف اقتدا کر ساتھ بہت ضعیف اُنکی
کے یعنی امامت مین رعایت حال ضعیفون کی کر قرارت اور ارکان ایسے ست ادا کر کہ ضعیف تنگ ہون اور جماعت چھوڑ دین اور نہین حلال
ہے امام کو اور مؤذن کو مزدوری لینی اور علمانے لکھا ہے کہ اگر مزدوری یہ ٹھیرا نہ لین اور لوگ آپ سے بقدر حاجت اُنکی کے بھیجدیا کرین حلال
ہو گی پس لائق ہے لوگون کو کہ خبر گیران اُنکے رہین اور فتاوی قاضی خانین ہے کہ مؤذن جو عالم تھو ساتھ اوقات نماز کے مستحق ثواب کا
نہین ہوتا پس بیچ مزدوری لینے کے بطریق اولی نہین مستحق ہونے کا ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رضی قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ
فَاغْفِرْ لِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ام سلمہ رضی سے کہ کہا سکھایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ کہ کہو مین نزدیک اذان مغرب کے یا آئی یہ ہے وقت آنے رات تیری کا اور پیٹھ پھیرنے دن تیرے کا اور آوازین تیرے
پکارنیوالون کی کا یعنی مؤذنون کی پس بخش مجکو روایت کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف ظاہر یہ ہے کہ پڑھی جاوے
یہ دعا بعد جواب دینے اذان کے یا اثنائے جواب مین پڑھے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ اذان کیوقت قبول ہوتی ہے ع ح **وَعَنْ**
اَبِيْ اُمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِي الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ
الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِيْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ رضی فِي الْاَذَانِ

رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی اُمامہ سے یا بعضے صحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا تحقیق بلال نے شروع کی تکبیر کہنی پس جب کہا اُنھون نے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم رکھے نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکھے اُسکو اور فرمایا بیچ باقی تکبیر کے مانند حدیث عمرؓ کے بیچ اذان کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مانند حدیث عمرؓ کے یعنی جو کہ اسی باب مین پانچوین حدیث گذر چکی ہے حاصل یہ کہ تکبیر کے کلمات کا جواب اُسیطرح دیا کہ جو مؤذن کہتا گیا مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہنے کیوقت لاحول پڑھی اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہنے کیوقت اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہا فائدہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پھیری جاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یعنی ضرور قبول ہوتی ہے دعا اُسوقت پس دعا کیا کرو اُسوقت مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا کہ کیا دعا کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا مانگو اللہ سے عافیت دنیا مین اور آخرت مین اور ظاہر اس عبارت سے عام معلوم ہوتا ہے کہ دعا خواہ متصل اذان کے کرے یا فاصلے سے لیکن بہتر یہ ہے کہ متصل اذان کے مانگے ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائین ہین کہ نہین رد کی جاتین یا فرمایا کہ کم رد کی جاتی ہین یعنی نہین رد ہوتین ایک دعا نزدیک اذان کے یعنی وقت شروع ہونے اذان کے یا بعد اُسکے اور دوسرے وقت لڑائی کے یعنی ساتھ کُفّار کے جسوقت کہ ملین بعضے اُنکے ساتھ بعضے کے یعنی جب آپسمین قتل و قتال شروع ہو جاوے اور ایک روایت مین ہین بجاے وقت لڑائی آخر تک کے یہ الفاظ اور نیچے مینھ کے یعنی مینھ مین کھڑا ہو کر دعا کرے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے مگر دارمی نے نہین ذکر کیا لفظ وَتَحْتَ الْمَطَرِ کا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق اذان دینے والے بزرگی رکھتے ہین ہم پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ جیسا کہ کہتے ہین مؤذن پس جبکہ فارغ ہو یعنی جواب اذان کے سے پس سوال کر یعنی جو چاہ دیا جاویگا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف بزرگی رکھتے ہین ہم پر یعنی بہ نسبت ہمارے اُنکو بسبب اذان کے ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہے پس کیا فرماتے ہو ہمکو کہ بسبب اُس کے لاحق ہون ساتھ اُنکے یہ عرض اُنھون نے کی آگے حضرتؐ نے جواب فرمایا کہ جسطرح مؤذن کہے تو بھی اُسی طرح کہہ یعنی مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کیوقت لاحول پڑھ جیسیکہ اوپر ذکر ہوا پس حاصل ہوگا تجھے مثل صل ثواب اُنکے کے پھر دعا کرنے کو زیادہ جواب سے جو فرمایا اُسمین اشارہ ہے اِسپر کہ اگر جواب مؤذن کا دیگا بعد اُسکے دعا کریگا زیادہ ہوگا فضیلت مین اور اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد مین بھی جواب اذان کا کہے تا ثواب اذان کا پادے بخلاف اِسکے کہ مشہور ہو لوگون کہ وقت حاصل ہونے اجابت فعلی کے اجابت قولی درکار نہین ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَثَلٰثِيْنَ مِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابرؓ سے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق شیطان جسوقت کہ سُنتا ہے اذان نماز کو بھاگ جاتا ہے یہانتک کہ پونچتا ہے مکان روحا تک کہا راوی نے اور روحا مدینہ سے چھتیس کوس ہے روایت کی یہ مسلم نے ف مراد شیطان سے جنس شیطان ہے یعنی سب

یا سردار اُنکا ظاہر تر یہی ہے اور حاصل اِسکے ما بعد کا یہ ہے کہ شیطان مصلّی سے اِسقدر دور ہو جاتا ہے کہ جتنا روحاء مدینہ سے دور ہے اور راوی سے ابوسفیان نافع بن طلحہ ہے کہ راوی ہے جابرؓ سے ف ع **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَعِنْدَ مُعَاوِیَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهٗ حَتّٰی اِذَا قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے علقمہ بن وقاص سے کہ کما تحقیق تھا مین نزدیک معاویہؓ کے ناگاہ اذان دی مؤذن اُنکے نے پس کہا معاویہؓ نے جیسا کہ کہا اُنکے مؤذن نے یہانتک کہ جبوقت کہا مؤذن نے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ کہا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پس جب کہا مؤذن نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور کہا پیچھے اسکے جو کچھ کہا مؤذن نے پھر کہا معاویہؓ نے سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسی طرح ف کما طیبی نے کہ لفظ العلی العظیم زیادتی نادر ہے روایات مین ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ یُّنَادِیْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا یَقِیْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کھڑے ہوئے بلالؓ اذان کہنے لگے پس جب چُپکے رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کے مانند اسکے یقین سے داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ نسائی نے ف جو شخص کہ کہے مانند اسکے یعنی خواہ جواب دینے اذان کے مین کہے یا اذان دینے مین یا مطلق خلوص دل سے مستحق ہوگا داخل ہونے جنت کا یا داخل ہوگا ساتھ نجات پانے والون کے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ سُنتے مؤذن کو کہ شہادتین پڑھتا ہے فرماتے اور مین بھی اور مین بھی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جب مؤذن اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا حضرتؐ فرماتے وَاَنَا وَاَنَا یعنی جیسی تو گواہی دیتا ہے مین بھی گواہی دیتا ہون اور دو بار لفظ اَنَا کا کہنا واسطے جواب شہادتین کے ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضرتؐ بھی مکلف تھے گواہی دینے کے اپنی رسالت پر مانند تمام اُمت کے پھر اختلاف ہے اسمین کہ حضرتؐ گواہی مانند ہماری گواہی کے دیتے تھے یا فرماتے تھے وَاَشْهَدُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صحیح یہی ہے کہ حضرتؐ مثل گواہی ہماری کے گواہی دیتے تھے جیسیکہ اوپر حدیث مین حضرت معاویہؓ سے گذرا کہ اُنھون نے مؤذن کو جواب دینے مین وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا اور پھر کہا کہ مین نے حضرتؐ سے یون ہی سُنا ہے اور بطریق دونون حدیثون کے یہ ہے کہ کبھی اُسطرح فرماتے ہونگے کبھی اسطرح ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهٗ بِتَاْذِیْنِهٖ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اذان دے بارہ برس واجب ہوتی ہے واسطے اُسکے بہشت اور لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے بسبب اذان دینے اُسکے کے ہر روز مین یعنی بدلے ہر اذان کے ساتھ نیکیان اور بدلے ہر تکبیر کے تیس تیس نیکیان روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف تکبیر کا ثواب نسبت اذان کے آدھا شاید اس لیے فرمایا کہ تکبیر خاص آگاہ کرنے حاضرین ہی کے لیے ہوتی ہے اور اذان غائبین اور حاضرین دونون کے لیے یا اذان مین محنت زیادہ ہوتی ہے اور تکبیر مین کم ع **وَعَنْهُ** قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا تھے ہم حکم کیے گیے ساتھ دعا مانگنے کے وقت اذان مغرب کے روایت کی یہ بیہقی نے

پنجم دعوات کبیر کے ف شاید کہ دعا وہ ہے جو حدیث ام سلمہؓ کی مین اوپر گذری یعنی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ آخر تک **بَابُ** باب ہے پنجم بیان کرنے بعضے احکام اذان کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابن عمرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ وَکَانَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰی لَا یُنَادِیْ حَتّٰی یُقَالَ لَہٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بلال اذان دیتا ہے رات سے پس کھاؤ اور پیو یہانتک کہ اذان دے ابن ام مکتوم کہا ابن عمرؓ نے اور تھا ابن ام مکتوم آدمی اندھا نہین اذان دیتا تھا یہانتک کہ کہا جاتا تھا اُسکو صبح کی تو نے صبح کی تو نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اِس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے ایک پہلے فجر کے رات سے اذان دیتا اور دوسرا بعد فجر کے پس شافعیہ کے نزدیک دو مؤذن مقرر کرنے سنت ہین کہ ایک پہلے فجر کے آدھی رات اخیر مین اذان دے اور دوسرا بعد فجر کے اول وقت مین اور حنفی کہتے ہین کہ پہلا مؤذن سحر کے لیے یا تہجد کے لیے تھا کیونکہ ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے منع فرمایا اذان سے پہلے فجر کے پس اسی لیے اِنکے یہان رات سے اذان دینی جائز نہین اور صبح کی تو نے یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہے کہ جب ابن مکتوم بعد ہوتے صبح کے اذان دیتے تھے تو اُسوقت تک کھانا پینا کیونکر جائز ہوا جواب یہ کہ معنی تہجد کے یہان یہ ہین کہ صبح نزدیک ہو نہ یہ کہ صبح ہوجائے سکو بانغمۃ اتہجد کہا ہے **وَعَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمْنَعَنَّکُمْ مِنْ سُحُوْرِکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِیْلُ وَلٰکِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِیْرَ فِی الْاُفُقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَلَفْظُہٗ لِلتِّرْمِذِیِّ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے تمکو سحر کھانے تمھاری سے اذان بلال کی یعنی اِس لیے کہ وہ رات سے اذان کہتا ہے اور نہ فجر دراز یعنی صبح کاذب ولیکن فجر پھیلی ہوئی بیچ کنارے کے یعنی صبح صادق روایت کی یہ مسلم نے اور لفظ اُسکے واسطے ترمذی کے ہین **وَعَنْ** مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِیْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِیْمَا وَلْیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے مالک بن حویرث سے کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مین اور بیٹا چچا میرا پس کہا پس فرمایا حضرتؐ نے جسوقت کہ سفر کرو پس اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہیے کہ امام ہو تم مین سے بڑا تمھارا روایت کی یہ بخاری نے ف شاید کہ یہ دونون علم و ورع مین برابر تھے اُنمین سے بڑے کو امامت کے لیے فرمایا یا اکبر سے افضل ہے اور اِس سے معلوم ہوا کہ افضلیت اذان مین شرط نہین ہے لیکن چاہیے یون کہ مؤذن عالم ہو ساتھ اوقات نماز کے اور نیک اور دیندار اور بلند آواز اور خوش آواز ہو اور کلمات اذان کے صحیح کہے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اُن ہی مالک کے کہ کہا فرمایا واسطے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو جیطرح دیکھتے ہو تم مجھکو نماز پڑھتے اور جب وقت ہو نماز کا پس چاہیے کہ اذان کہے تم مین سے ایک تمھارا پھر امام ہو تم مین سے بڑا تمھارا روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف بڑا تمھارا یعنے بڑا علم مین ہو یا سن مین اور مراد علم سے علم احکام نماز کا ہے اور مراد سن سے وہ سن ہے کہ اسلام مین بسبب ہوا ہو یعنی جسکو اسلام لائے بہت دن ہوئے وہ حکماً بڑا ہے اُس سے کہ پیچھے اِسکے اسلام لایا و اقع مین اگرچہ چھوٹا ہو کیونکہ اکثر ایسے کو علم دین کا زیادہ ہوتا ہے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَۃِ خَیْبَرَ سَارَ لَیْلَۃً حَتّٰی اِذَا اَدْرَکَہُ الْکَرٰی عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِکْلَأْ لَنَا اللَّیْلَ فَصَلّٰی بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَہٗ وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰی رَاحِلَتِہٖ مُوَجِّہَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَیْنَاہُ وَھُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰی رَاحِلَتِہٖ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَلَا بِلَالٌ وَّلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمْ اِسْتِيْقَاظًا فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ اَخَذَ بِنَفْسِيَ الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پھرے جہاد خیبر کے سے چلے رات کو یہانتک کہ جس وقت پونچی حضرتؐ کو اونگھ اُترے آخر رات کو آرام کے لیے اور فرمایا بلالؓ کو محافظت کرو واسطے ہمارے رات کی یعنی صبح ہووے تو جگا دینا ہمین پس نماز پڑھی بلالؓ نے اُسقدر کہ مقدر کی گئی تھی واسطے اُسکے یعنی تہجد کی نماز جتنی ہوسکی پڑھی اور سورہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اُنکے پس جب نزدیک ہوئی فجر تکیہ لگا یا بلالؓ نے اُونٹ اپنے سے مُنھ کر کر طرف فجر کے یعنی جگہ فجر کے کہ مشرق ہے تا صبح ہووے تو جگا دین پس غالب ہوئین بلالؓ پر آنکھین اُنکی یعنی سو گئے اور وہ تھے تکیہ لگائے ہوے اپنے اونٹ کا پس نہ جاگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلالؓ اور نہ کوئی صحابیوں سے یہانتک کہ پونچھی اُنکو گرمی دھوپ کی پس ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جاگنے والے پس گھبرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا اے بلال کیا ہوا تجھے یعنی کیون سو گیا پس کہا بلالؓ نے نے غالب ہوئی نفس میرے پر وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تمھارے پر یعنی نیند فرمایا کھینچ لیجا اونٹ اپنے یعنی اونٹنی اُنھون نے اونٹ اپنی تھوڑی دور پھر وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلالؓ کو پس تکبیر کہی نماز کی پس نماز پڑھائی حضرتؐ نے انکو صبح کی پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز یعنی بسبب نیند وغیرہ کے پس چاہیے کہ پڑھے نماز جس وقت یاد کرے اُسکو پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کیلیے یعنی یاد کرنے نماز میری کی روایت کی اسکو مسلم نے ف خیبر مدینہ سے تین منزل ہے منہ سات مین حضرتؐ نے اُسکو گھیرا اور کچھ اوپر دس زمین قضا میں ہوئے اور حضرتؐ وہان جو قضا نہ پڑھی اور سوار ہونے کا حکم فرمایا سبب اسکا یہ تھا کہ بیان کرنی سبب اسکی کے اختلاف کیا ہے علماے حنفی کہ وقت طلوع کے قضا پڑھنے کو منع کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ سبب اسکا یہ تھا کہ آفتاب بلند ہو جاوے اور وقت کراہت نماز کا نکل جاوے اور شافعی کہ قضا اُسوقت مین جائز رکھتے ہین وہ کہتے ہین کہ سبب اسکا یہ تھا کہ وہ جگہ شیطان کی تھی جیسا کہ دوسری روایت مین مذکور ہے اور حکم کیا بلالؓ کو تکبیر کہے ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان نماز قضا مین نہین مذہب شافعیؒ بموجب قول جدید کے یہی ہے لیکن معتمد اُنکے علما کے نزدیک بموجب مذہب قدیم کے یہ ہے کہ اذان کہے قضا کے لیے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قضا پڑھی نماز فجر کی بیچ صبح لیلۃ التعریس کے یعنی اُسی شب کی صبح مین ساتھ اذان اور تکبیر کے اور شیخ ابن الہمام اس باب مین حدیث مسلم اور ابو داؤد وغیرہ سے لائے ہین کہ جو کچھ مسلم سے اس قصے مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے امر کیا بلالؓ کو پس تکبیر کہی منافات نہین رکھتا کیونکہ صحیح ہوا ہے حضرتؐ سے کہ ساتھ اذان اور تکبیر کے نماز ادا کی پس معنی فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ کے اس حدیث مین یہ ہین کہ پس تکبیر کہی بعد اذان کے اور یہان ایک اور اشکال وارد ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آنکھین میری سوتی ہین لیکن دل بیدار رہتا ہے پس باوجود دل بیدار رہنے کے کیا سبب تھا کہ آپ طلوع فجر سے آگاہ نہوئے جواب اسکا یہ ہے کہ دریافت کرنا طلوع اور غروب کا کام آنکھون کا ہی پس آنکھین سوتی تھین طلوع ہونا نہ معلوم ہوا اگرچہ دل بیدار تھا پھر اگر کوئی کہے کہ ساتھ کشف یا وحی یا الہام کے کیون نہ معلوم ہوا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ فعل باری تعالیٰ کا ہے اسمین بھی حکمت تھی کہ احکام قضا کے معلوم ہوئے ف ع ح وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَدْ خَرَجْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت

کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس کھڑے ہو تم یہانتک دیکھو تم مجکو کہ نکلا مجھ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فقہا نے لکھا ہے کہ جب تکبیر کہنے والا حیّ علی الصلوٰۃ کہے اسوقت مقتدی کھڑے ہووین شاید کہ باہر تشریف لاتا حضرتؐ کا اسی وقت ہوتا ہوگا ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ آؤ تم نماز کو دوڑتے اور آؤ تم چلتے اور لازم ہے تمھین آنا وقار سے پس جو پاؤ ساتھ امام کے پس ادا کرو اور جو نہ پاؤ ساتھ امام کے پس پورا کرو یعنی بعد فراغ امام کے اٹھکر ادا کرو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ بھی آیا ہے پس تحقیق ایک تمھارا جسوقت کہ قصد کرتا ہے طرف نماز کے پس وہ نماز مین ہے یعنی حکماً اور ثواباً ف لکھا ہے علمانے کہ علامت سُنّی کی عقل و غفلت کی ہے دوڑنا واسطے نماز کے اگر جلدی کرنا ہے اور چاہنا ہو کہ تکبیر اولیٰ پاوے تو پہلے سے مستعد ہونا چاہیے تھا سُنّی کی محمود ہے یہ ہی حضرت شیخ رح نے لکھا ہے اور ملا علی رح نے لکھا ہے یہ اختلاف کیا ہی علمانے کہ جو کوئی دوڑتا ہو فوت ہونے تکبیر اولیٰ کے ہے وہ بعد ہے یا نہین پس کہا ہی بعضون نے کہ جلدی کرے کیونکہ حضرت عمرؓ نے سُنّی تکبیر رقیع مین پس جلدی کی طرف مسجد کے اور بعضون نے اختیار کیا ہی یہ کہ چلے وقار سے بموجب اس حدیث کے کیونکہ جو شخص قصد کرتا ہی نماز کا پس وہ نماز ہی مین ہے اور یہ بات جب ہے کہ نہ واقع ہو اُس سے تقصیر یعنی اگر دانستہ دیر کریگا یہ بات نہین حاصل ہونیکی انتہی اور ظاہر تر یہ ہے کہ جلدی کرے ساتھ وقار کے نہ ساتھ دوڑنے کے تامل حدیث پر بھی ہو اور ثواب تکبیر اولیٰ کا بھی ہاتھ سے نہ جاوے اور اسی طرح حکم جمعے کا ہی اگر جانتا ہی کہ جلدی نکروگا تو امام سلام پھیر دیگا اس صورت مین جلدی کر کر شریک ہووے امام کے ساتھ وَهٰذَا اَلْبَابُ مِنْ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً بِطَرِیْقِ مَکَّةَ وَوَکَّلَ بِلَالًا اَنْ یُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَّرَقَدُوْا حَتّٰی اسْتَیْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَیْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَیْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ زِعُوْا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْکَبُوْا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْوَادِیْ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَیْطَانٌ فَرَکِبُوْا حَتّٰی خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْوَادِیْ ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْزِلُوْا وَاَنْ یَّتَوَضَّاُوْا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ یُّنَادِیَ لِلصَّلٰوةِ اَوْ یُقِیْمَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰی مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا اِلَیْنَا فِیْ حِیْنٍ غَیْرِ هٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُکُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ نَسِیَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَیْهَا فَلْیُصَلِّهَا کَمَا کَانَ یُصَلِّیْهَا فِیْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ اَتٰی بِلَالًا وَّهُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یُهَدِّئُهٗ کَمَا یُهَدَّءُ الصَّبِیُّ حَتّٰی نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِیْ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ رض فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رض اَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِکٌ مُرْسَلًا روایت ہو زید بن اسلم سے کہا کہ اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ آخر رات کے راہ مکہ کی مین اور حکم کیا بلالؓ کو یہ کہ جگاوے اُنکو واسطے نماز کے پس سُو گیا بلالؓ یعنی تھوڑی دیر کے بعد بسبب غلبہ نیند کے اور سو گئے لوگ یہانتک کہ جاگے اُس حال مین کہ تحقیق طلوع ہوا اُنپر آفتاب پس جاگے لوگ یعنی پہلے حضرتؐ جاگے پھر اور اصحابؓ پس

تحقیق گھبرائے یعنی بسبب فوت ہونے نماز کے پس حکم کیا اُنکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سوار ہووین یہانتک کہ نکلین اُس جنگل سے اور فرمایا تحقیق یہ جنگل ہے کہ مسلط ہے اسمین شیطان پس سوار ہوئے یہانتک کہ نکلے اُس جنگل سے پھر حکم کیا اُنکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اُترین اور وضو کرین اور حکم کیا بلال رضؓ کو کہ اذان کہے واسطے نماز کے اور تکبیر کہے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ لوگون کے یعنی قضا صبح کی جماعت سے ادا کی پھر پھرے یعنی نماز سے اور دیکھی گھبراہٹ اُنکی پس فرمایا یعنی تسلی کے لیے اے لوگو تحقیق اللہ نے قبض کی تھین ارواحین ہماری اور اگر چاہتا البتہ پھیر تا اُنکو طرف ہمارے بیچ غیر اسوقت کے یعنی پہلے اسوقت سے کہ آفتاب نہ نکلا ہوتا پس جسوقت کہ سووے ایک تمھارا غافل ہو کر نماز سے یا بھول جاوے نماز پھر گھبراوے طرف اُسکے پس چاہیے کہ پڑھے اُسکو وقت اسکے مین یعنی ساتھ اذان اور تکبیر اور جماعت اور تمام شرائط اور آداب کے ادا کرے پھر التفات کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ابی بکر صدیق رضؓ کے پس فرمایا تحقیق شیطان آیا بلال کے پاس اور وہ کھڑا نماز پڑھتا تھا پس تکیہ لگوایا اُسکو پھر بڑی دیر تک تھپکتا رہا اُسکو جیسے تھپکا جاتا ہے لڑکا یہانتک کہ سویا پھر پکارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضؓ کو پس خبر دی بلال رضؓ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مانند اُس چیز کے کہ خبر دی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضؓ کو پس کہا ابو بکر رضؓ نے گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق تم رسول خدا کے ہو روایت کی یہ مالک نے بطریق ارسال **کف** بیچ راہ مکہ کے اس سے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ راہ اور پہلا واقعہ کہ دریا مین ہے اور دریا مین نہیں ہے اور دریا کے ہوا تھا اور یہ مکے اور مدینے کے درمیان ہے اور لفظ اَوْ کَانَ یُنَادِیْ لِلصَّلٰوۃِ اَوْ یُقِیْمُ بمعنی جمع کے ہے مانند واو کے یعنی اذان و تکبیر دونون کا حکم کیا یا تو ایک کے لیے ہے مگر افضل اور اکمل پہلی ہی بات ہے کیونکہ مؤید ہی اُسکی روایت ابو داؤد کی انہ صلعم امر بلالا بالاذان والاقامۃ اور جیسا کہ تھا پڑھتا وقت اُسکی مین ظاہر اسکا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جہر کرے نماز جہریہ مین اور سر کرے نماز سریہ مین لیکن اسمین بعضے علماے حنفیہ نے اختلاف کیا ہی کہ قضا مین چپکے ہی پڑھنا واجب ہے اور معنی فَنَضَحَ کے اُسنکہ ہین یعنی تکیہ لگوایا بلال رضؓ کو جیسے پہلی حدیث مین گذرا ہے کہ بلال رضؓ اونٹ سے تکیہ لگا کر سو رہی اور اگر کوئی کہے کہ اس حدیث مین پہلے تو غفلت کو نسبت کیا طرف اللہ تعالیٰ کے اس جملے مین اِنَّ اللّٰہَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا اور پھر نسبت کیا اُس غفلت کو طرف شیطان کے جواب اسکا یہ دیا گیا ہے کہ یہ مسئلہ خلق افعال کا ہے یعنی ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنے نیند اور نسیان کا اسمین پس قادر کیا شیطان کو اسپر کہ کرے پر کہ غفلت اور نیند پیدا کرے قسم پھکنے وغیرہ سے اور اس حدیث مین اظہار معجزہ کا ہے کہ حضرت نے حال بلال رضؓ کا بیان فرمادیا اسلیے حضرت ابو بکر رضؓ نے تصدیق اُسکی کی کہ اشہد آخر تک کہا ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِیْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِیْنَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صِیَامُھُمْ وَصَلٰوتُھُمْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عمر رضؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون مؤذنون کے واسطے مسلمانون کے روزے اُنکے اور نمازین اُنکی روایت کی یہ ابن ماجہ **ف** لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون مؤذنونکے یعنی ثابت ہین مؤذنون کے ذمے دو چیزین مسلمانون کی تا احتیاط کرین اُنکی وہ دو چیزین یہ ہین روزے اُنکے اور نمازین اُنکی کو اُنکی اذان پر روزہ افطار کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین حاصل یہ کہ مؤذنون کو چاہیے کہ رعایت وقت کا لحاظ رکھین تا لوگونکی ان دو چیزونمین خلل نہ آوے **ع** ح **بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوۃِ** باب ہی بیچ بیان مسجدونکے اور جگہون نماز کے **ف** مراد جگہون نماز سے یہان وہ جگہین ہین کہ نماز اُنمین مکروہ ہووے یا نہ مکروہ ہووے چنانچہ بیان اُسکا حدیثون مین آویگا اور بیچ فضائل مسجد کے حدیثین بہت آئی ہین کچھ اُنمین سے تو مشکوٰۃ مین مذکور ہوئی ہین اور کچھ اور کتابون مین چنانچہ ترجمہ بعض اُنکے کا بھی لکھا جاتا ہی تا مسلمان اُسکی بزرگی معلوم کر کے عبادت کرنی اُسمین غنیمت جانین آیا ہے کہ ابو ذر نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے میرے چاہیے کہ ہووے مسجد گھر تیرا اسلیے کہ تحقیق مین نے سُنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مسجدین گھر متقیون کے ہین پس جسکا ہووے مسجد گھر ضامن ہوتا ہی اللہ واسطے اُسکے راحت اور رحمت کا اور گذرنیکا

پل صراط پر سے طرف جنت کے اور عبدالرحمن بن مغفل سے روایت ہے کہ ہم حدیث کیے جاتے تھے کہ مسجد قلعہ محکم ہے شیطان سے بچنے کے لیے اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ مسجد بیت کل مومن ہے اور حق ہے زیارت کیے گئے پر یہ کہ اکرام کرتا ہے زیارت کرنے والے اپنے کا یعنی اللہ زیارت کیا گیا ہے اور جانے والا اُسمیں زیارت کرنے والا ہوتا ہے پس وہ اکرام کرتا ہے مسجد میں آنیوالوں کا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جگہ پکڑتا ہے آدمی مسجد میں واسطے نماز کے یا واسطے ذکر اللہ کے مگر کہ اللہ تعالیٰ نظر کرتا ہے طرف اُسکے ساتھ مہربانی اور رحمت کے جیسیکہ نظر مہربانی اور رحمت کی کرتے ہیں اہل غائب کے جبکہ آتا ہے اُنپر غائب اُنکا اور بعضی حدیثوں میں جو جگہ پکڑنی مسجد میں منع آئی ہے وہ اُس صورت میں ہے کہ ایک جگہ خاص مسجد میں مقرر کرے اسطرح کہ نہ بیٹھے اور جگہ سوائے اُسکے پس منع ہے اگرچہ واسطے ذکر اللہ کے یا نماز کے ہو کیونکہ اسمیں خوف ریا کا ہوتا ہے اور یہ جو حدیثیں جگہ پکڑنے کے فضائل میں آئی ہیں محمول ہیں اسپر کہ مسجد کو جگہ سکونت کی ٹھیراوے نماز کے لیے اور ذکر کے لیے نہ واسطے اور غرض کے اغراض دنیویہ سے اور خطوظ نفسیہ سے ۞ ع ۞ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عباسؓ قال لما دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیت دعا فی نواحیہ کلہا ولم یصل حتی خرج منہ فلما خرج رکع رکعتین فی قبل الکعبۃ وقال ہذہ القبلۃ رواہ البخاری ورواہ المسلم عنہ عن اسامۃ بن زید روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا جب داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں یعنی دن فتح مکہ کے دعا کی بیچ کونوں اُسکے کے سب کونوں میں یعنی چاروں کونوں میں اور نہیں پڑھی نماز یہانتک کہ نکلے اُسمیں سے پس جبکہ نکلے پڑھیں دو رکعتیں سامنے کعبے کے اور فرمایا یہ ہی قبلہ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے اُن ہی ابن عباسؓ سے کہ نقل کی اُنھوں نے اسامۃ بن زید سے **ف** یہ ہی قبلہ اشارہ کعبے کی جانب کیا اور بیان فرمایا کہ امر قبلے کا اور پر متوجہ ہونے کے جانب اُسکے قرار پایا اور ہرگز منسوخ نہیں ہوئی کا اور یہ معنی نہیں ہیں کہ قبلہ یہی آگے کی جانب ہے اور متوجہ ہونا اور طرف درست نہیں اور نہ یہ معنی ہیں کہ متوجہ ہونا کعبے کی طرف باہر سے معتبر ہے اور اندر نماز درست نہیں جیسیکہ امام مالکؒ کہتے ہیں بیچ نماز فرض کے اور سب اہل علم کے نزدیک جائز ہیں نفل پڑھنی کعبہ کے اندر بموجب حدیث ابن عمرؓ کے اور اختلاف کیا ہے بیچ فرض کے پس گئے ہیں جمہور طرف جواز کے اور منع کیا ہے اُس سے مالکؒ اور احمدؒ نے ۞ ع **وعن** عبداللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ہو واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ الحجبی وبلال بن رباح فاغلقہا علیہ ومکث فیہا فسالت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جعل عمودا عن یسارہ وعمودین عن یمینہ وثلثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی متفق علیہ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبے میں اور اسامۃ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا بلال نے یا عثمان نے کعبہ حضرت پر یعنی تالو کیجوم نکریں اور ٹھیرے حضرت اُسمیں یعنی اور دعا میں مشغول رہے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا بلالؓ سے جسوقت کہ نکلے بلالؓ پاس حضرت کعبے سے باہر کہ کیا کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کعبے میں پس کہا بلالؓ نے کیا ایک ستون بائیں اپنے اور دیکھے دو ستون داہنے اپنے اور تین ستون پیچھے اپنے اور تھا خانہ کعبہ اُسدن چھ ستونوں پر یعنی اب تین ستون ہیں پھر نماز پڑھی روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی اور پہلی حدیث سے کہ ابن عباسؓ نے اُسامہ سے روایت کی معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے نماز نہیں پڑھی وجہ تطبیق اُن دونوں حدیثوں کی یہ ہے کہ جب کعبے میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کیا اور دعا میں مشغول ہوئے پس دیکھا اُسامہ نے دعا مانگتے پھر وہ بھی دعا میں مشغول ہو گئے کسی کعبے کے کونے میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اور کوئے مین تھے اور بلال قریب تھے آنحضرتؐ نے جو نماز بعد دعا کے پڑھی اُنھون نے نماز مین دیکھا اور اُسامہ نے نہین دیکھا اسلیے کہ دور تھے اور دعا مین مشغول تھے اور نماز بھی مسبک تھی اور دروازہ بند تھا اور یہ بھی آیا ہے کہ حضرتؐ نے اُسامہ کو باہر بھیجا تھا تا پانی لاوین دیوار کی تصویرون کے مٹا نیکے لیے پس ہوسکتا ہے کہ آنحضرتؐ نے نماز اُس عرصے مین پڑھی ہو پس مختار ثابت کرنا ادائے نماز کا ہے نہ نفی اُسکی ع ح

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجد میری مین کہ یہ ہی یعنی مسجد نبوی مین بہتر ہے ہزار نماز دوسنے اور مسجد وںمین سوائے مسجد حرام کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوائے مسجد حرام کے کہ اُسمین بنسبت اور مسجدون کے لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے اس جگہ مین کہ آنا ثواب کس جگہ مین ہوتا ہے اُسمین چار قول ہین ایک یہ کہ وہ ہمارا حرم ہے اور دوسرا یہ کہ وہ مسجد جماعت ہے اور یہی ظاہر ہوتا ہے کلام اصحاب ہمارے ایسے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض شافعیہ نے بھی اس لیے کہ اصحاب ہمارے نے کہا ہے کہ فضیلت خاص کی گئی ہے ساتھ فرائض کے نہ نوافل کے اور تیسرا یہ ہے کہ وہ مکہ ہے اور اختیار کیا ہے اسکو بعض علما نے بسبب اس حدیث ابن ماجہ کے وَصَلٰوةٌ بِمَكَّةَ بِمِائَةِ اَلْفٍ یعنی نماز مکے مین مضاعف ہے لاکھ درجہ چونکہ تھا یہ کہ وہ کعبہ ہے یہ بعید ہے سبب لون بن نبع

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ باندھو تم کجاوون کو مگر طرف تین مسجدون کے یعنی سفر نہ کرو مگر طرف تین مسجدون کے مسجد الحرام اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس اور مسجد میری یہ روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ منع کیا حضرتؐ نے اختیار کرنے سفر ہر جگہ کے سے کہ سوائے اِن تین جگھون کے ہی کہ یہ وردگار تعالےٰ نے بسبب یا دتی بزرگی کے اُنکو ممتاز اور مخصوص کیا ہے لیکن مقصود یہ ہے کہ بطور تقرب اور عبادت کے سوائے ان مواضع کے قصد نکرین اور سفر نکرین اور اگر کچھ حاجت پڑے مثل تحصیل علم اور تجارت اور ادائے حقوق وغیرہ کے یہ بات اور ہے اور سفر ساتھ اس قصد کے جائز ہے لیکن سفر کرنے مین واسطے زیارت قبور صالحین کے اور واسطے پونہچنے کے مواضع متبرکہ مین اختلاف ہے بعضے مباح کہتے ہین اور بعضے حرام کہ ذاتی مجمع الانہار واللہ اعلم اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ قصد کرنا بطریق نذر کے سوائے اِن تین جگھون کے درست نہین اگر نذر کرین بیچ غیر اِن تین مسجدونکے واجب نہین ہوتا وفا اُسکا اور بعضون نے کہا ہے کہ کلام مساجد مین ہے یعنی کسی مسجد کے لیے سوائے اِن تین مسجدونکے سفر جائز نہین اور اور مواضع سوائے مسجدون کے خارج ہین مفہوم اس کلام کے سے اور کرتا ہے بندہ مسکین عبدالحق کہ مقصود بیان کرنا اہتمام شان اِن تینون جگھونکا اور سفر اُنکے کا ہے کہ متبرک ترین مقامات کے ہین یعنی اگر سفر کرین تو طرف اِن تین مسجدون کے اور بغیر اُنکے مستقبل کیونکر بیچ بفائدہ ہے نہ یہ کہ سفر سوائے اِن تین جگھونکے درست نہین ع ح اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بیچ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کی بیچ بیان معنون اس حدیث کے لکھا ہے ترجمہ اُنکے کلام کا بعینہ کیا جاتا ہے کہتا ہون مین تھے اہل جاہلیت قصد کرتے تھے مکانات مظلمہ کا کہ اپنے گمان مین مکانات کو بزرگ جانتے تھے اور زیارت کرتے تھے اور برکت حاصل کرتے تھے اور سطح کے قصد کرنے مین اور بزرگی جاننے مین تحریف اور فساد سقدر ہوگئی نہین پوشیدہ پس بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فساد تانہ الحاد مین غیر شعائر ساتھ شعائر کے اور نہو جاوے وسیلہ واسطے عبادت غیر اللہ کے اور حق نزدیک میرے یہ ہے کہ قبر اور جگہ بندگی کرنے کسی ولی کی اولیا مین سے اور کودہ طور سب برابر ہین نہی مین یعنی اِن سب چیزونکی طرف سفر نکرے انتہی

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان گھر میرے کے اور ممبر میرے کے ایک باغ ہے باغون بہشت کے سے اور ممبر میرا اوپر حوض میرے کے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی عبادت کریگا اُسجگہ مین کہ درمیان گھر میرے کے اور ممبر میرے کے ہے پونہچے گا طرف باغ کے باغون بہشت کے سے اور جو کوئی لازم کریگا عبادت نزدیک ممبر کے پیویگا دن قیامت کے حوض کوثر میرے لیے اور کہا امام مالک نے کہ حدیث باقی ہے ظاہر اپنے پر اور روضہ یعنی ٹکڑے کے ہے یعنی یہ جگہ ایک ٹکڑا ہے کہ نقل کیا گیا ہے جنت سے اور پھر وہین عود کریگا اور نہین فنا ہوگا مانند اور زمین کے اور کہا تورپشتی نے نام رکھا گیا ہے اِس جگہ کا روضہ اِس لیے کہ زیارت کرنے والے حضرت کی قبر کے اور وہانکے رہنے والے ملائکہ اور جن وانس ہمیشہ مشغول رہتے ہین اُسمین عبادت اور ذکر اللہ مین جب جاتی ہے ایک جماعت آتی ہے دوسری پس اِسلیے روضہ کہا جیسیکہ حلقون ذکر کے کو ریاض جنت فرمایا ع +س **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے مسجد قبا مین ہر ہفتے مین پیادے بھی اور سوار بھی پس نماز پڑھتے اُسمین دو رکعتین **ف** قبا نام ایک جگہ کا ہے تین کوس پر مدینہ منورہ سے حضرت جبکہ مکے سے ہجرت کر کر مدینے مین تشریف لائے مدینے کے داخل ہونے سے پہلے ایک مسجد اُسمین بنائی اُسکو مسجد قبا کہتے ہین پس اُسمین حضرت ہفتے کو تشریف لیجاکر دو رکعت تحیۃ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہو پڑھتے تھے اور اِسمین دلیل ہے اِسپر کہ ملاقات کرنی صلحا کی دن ہفتے کے سنت ہے اور اِس مسجد کی بہت بزرگی آئی ہے کہا ابن حجر نے کہ صحیح ہوا ہے نبی صلی علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھنی قبا مین مانند عمرے کے ہے اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ دو رکعتین پڑھنی مسجد قبا مین محبوب ہین طرف میرے اِس سے کہ جاؤن مین بیت المقدس دو بار اگر جانین لوگ اُس ثواب کو کہ قبا مین ہے البتہ مارین طرف اُسکے جگر اونٹون کے یعنی دور دراز سے مشقت سفر کی اُٹھا کر آوین ف ع **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محبوب ترین یا دہ مکانون کے شہرون مین طرف اللہ کے مسجدین اُنکی اور بدترین مبغوض مکانون شہرون کے طرف اللہ کے بازار اُنکے روایت کی یہ مسلم نے **ف** مسجدین جگہ عبادت کی ہین اِسلیے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اُنکو یعنے مسجدون والون کو خیر پونہچاتا ہے اور بازار جگہ افعال شیاطین کی ہے یعنی حرص و طمع اور خیانت اور غفلت اور جھوٹ کی اِسلیے اُنکو مبغوض رکھتا ہے یعنی اُنکے رہنے والون کو بُرائی پونہچاتا ہے یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہے کہ بُت خانے اور شراب خانے اور چکلے بدترین بازار سے اُنکو کیون نہ مبغوض ترین کہا جواب یہ کہ بازارون کے رکھنے کے لیے شارع کی طرف سے حکم ہے اور اِن چیزونکے رکھنے کا حکم ہی نہین پس جو چیز ین کہ رکھنی جائز ہین اُنمین بازار مبغوض تر ہے ع **وَعَنْ** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عثمانؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بناوے واسطے خدا کے مسجد بناتا ہے اللہ واسطے اُسکے گھر بہشت مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے خدا کے یعنی خالص اُسی کی رضامندی کے لیے بناوے نہ واسطے دکھانے سُنانے لوگون کے اِسی لیے کہا گیا ہے کہ جو لکھے نام اپنا مسجد پر یہ دلیل ہے اوپر عدم اخلاص اُسکے کی اور کہا طیبی نے تنکیر مسجدا مین تقلیل کے لیے ہے یعنی اگرچہ چھوٹی مسجد بناوے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے اگرچہ مسجد ہو مانند گھونسلے پرندکے یہ مبالغہ ہے خردی اور تنگی مین ع **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے اول روز مین طرف مسجد کے یا آخر روز مین طیار کرتا ہے اللہ واسطے اُسکے معانی اُسکی بہشت مین سے جب جاوے
اول روز کو یا آخر روز کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ اشارہ ہے اسپر کہ گویا مسجد خانہ خدا ہے ضیافت کرتا ہے وہ زیارت کرنیوالون
اپنے کی اور محروم نہین چھوڑتا مسجد مین جانے کے وقت جو کہ نیتین کرنی چاہیین اُنمین سے ایک بھی ہے چنانچہ بیان اسکا اول کتاب مین
بیچ شرح حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات کی تفصیل سے ہو چکا ہے پ ح **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلٰوۃِ اَبْعَدُھُمْ فَاَبْعَدُھُمْ مَمْشًی وَّالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ
الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا لوگونمین سے ازروے
ثواب کے بیچ نماز کے جو دور اُنکا ہے پس دور اُنکا ازروے چلنے کے یعنی جتنا گھر دور ہوگا مسجد سے اُتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص
کہ منتظر ہو نماز کا یہانتک کہ نماز پڑھے ساتھ امام کے بڑا ہے ازروے ثواب کے اُس شخص سے کہ نماز پڑھے پھر سو رہے روایت کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی تاخیر کرے نماز کو تاکہ پڑھے اُسکو ساتھ امام کے ثواب بہت پاتا ہی اُس سے کہ پڑھکر سو رہے اور انتظار امام کا نکرے اگرچہ
وقت مختار ہی مین پڑھے اور اگر کوئی چھوٹی جماعت کے ساتھ پڑھ لے یا اُسکے ساتھ پڑھ لے کہ حق امامت کا نہین رکھتا ہے اور دوسرا انتظار
جماعت کیثہ کا کرے اور ساتھ اُسکے ادا کرے کہ حق امامت کا اُسکا ہے اسی قیاس پر بہت ثواب پاتا ہی پہلے سے خصوصًا کہ یہ سبب کسل کے
کرے پ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھُمْ یَعْنِیْ اِنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِکَ
فَقَالَ یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا کہ
خالی ہوئے گرد مسجد کے پس ارادہ کیا بنو سلمہ نے یہ کہ اُٹھ آوین نزدیک مسجد کے پس پونہچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا اُنکو حضرت نے
کہ پونہچا ہے مجکو یہ کہ تمہارا ارادہ رکھتے ہو کہ نقل کرو یعنی اُٹھ آؤ نزدیک مسجد کے کہا اُنھون نے کہ ہان اے رسول خدا کے تحقیق ارادہ کیا ہمنے
یہ پس کہا اے بنی سلمہ ٹھیرے رہو اپنے گھروین لکھے جاوینگے نقش قدم تمہارے کے ٹھیرے رہو اپنے گھروین لکھے جاوینگے نقش قدم
تمہارے کی روایت کی یہ مسلم نے **ف** بنو سلمہ قبیلہ ہے انصارین سے وہ حضرتؐ کی مسجد سے دور رہتے تھے جب گرد مسجد کے کچھ گھر خالی ہوئے
بسبب مرجانے رہنے والون اُنکے کے یا اور جاے جا رہنے کے تو اُنھون نے آرزو کی مسجد کے پاس آرہنے کی حضرتؐ نے پس فرمایا کہ
وہین رہو جتنا دور ہوگے وہانسے آنے مین قدم بہت رکھوگے وہ نامۂ اعمال مین دیکھے جاوینگے و ربا عث زیادتی ثواب کے ہونگے پ ح **وَعَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ
نَشَاَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا
فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ اِمْرَاَۃٌ ذَاتُ حَسَبٍ
وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات شخص ہین کہ سائے مین رکھے گا اُنکو اللہ بیچ سائے اپنی کے
اُسدن کہ نہین سایہ مگر سایہ اُسکا ایک سردار عادل اور دوسرا جوان کہ جوانی خرچ کرے اللہ کی بندگی مین اور تیسرا وہ شخص کہ دل اُسکا لگا ہوا ہے
مسجد مین جبوقت کہ نکلتا ہے اُس سے یہانتک کہ پھر جاے طرف اُسکے اور چوتھے وہ دو شخص کہ محبت رکھتے ہین آپسمین واسطے اللہ کے اکٹھے ہوتے ہین

اُسی کی محبت مین اور جُدا ہوتے ہین اُسی کی محبت مین یعنی حاضر و غائب خالص محبت رکھتے ہین اُور پانچوان وہ شخص کہ یاد کرتا ہے اللہ کو تنہا پس بہتی ہین آنکھین اُسکی اور چھٹا شخص وہ ہے کہ بُلایا اُسکو ایک عورت نے کہ صاحب حسب و جمال کی ہو یعنی باراد ۂ بد بُلایا پس کہا تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے اور رُشتا توان وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس چھپایا اُسکو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتھ اُسکے نے کہ کیا خرچ کیا داہنے ہاتھ اُسکے نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سائے مین رکھے گا یعنی داخل کریگا رحمت اپنی مین اور محفوظ رکھے گا عقوبتون آخرت کی سے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد سائے سے سایہ عرش کا ہے اور آخر جملے کے معنی یہ ہین کہ اسطرح پوشیدہ دیتا ہے کہ نہین جانتا ہے وہ شخص کہ بائین طرف اُسکی ہوتا ہے اُس چیز کو کہ خرچ کرتا ہے داہین طرف اپنے اور بعضون نے معنی اسکے یہی لکھے ہین جو کہ صاحب ترجمہ نے لکھے اس صورت مین یہ کنایہ ہے کمال پوشیدگی سے پس **ع** **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ وَزَادَ فِيْ دُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُن ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ جماعت کے پچیس درجے زیادہ ہوتی ہے اوپر نماز اُوسکی کے کہ گھر مین پڑھے اور بازار مین یعنی دوکان وغیرہ مین کہ جہان تجارت کے لیے بیٹھتا ہے اور یہ اسواسطے کہ جبوقت وضو کیا پس اچھا وضو کیا یعنی ساتھ رعایت شرائط اور آداب کے پھر نکلا طرف مسجد کے نہ نکالا اُسکو مگر نماز نے یعنی خاص نماز ہی کے لیے نکلا کچھ اور غرض نہین ہے نہین رکھتا کوئی قدم مگر بلند کیا جاتا ہے واسطے اُسکے ساتھ اُس قدم کے درجہ ثواب مین اور دُور کیا جاتا ہے اُس سے بسبب اُسکے گناہ پس جبوقت کہ نماز پڑھتا ہے ہمیشہ رہتے ہین فرشتے دعا کرتے اُسکو جبتک کہ بیچ نماز کی جگہ اپنی کے ہے یا الٰہی بخشش کر اُسپر یا الٰہی رحم کر اُسپر اور ہمیشہ رہتا ہے ایک تمھارا نماز مین جب تک کہ منتظر ہے نماز کا اور بیچ ایک روایت کے فرمایا جبوقت کہ داخل ہوتا ہے مسجد مین اس حالت مین کہ ہوتی ہے نماز روکنے والی اُسکی اور زیادہ کیا بیچ دعا فرشتون کے واسطے بخشش کے یا الٰہی بخش واسطے اُسکے یا الٰہی قبول توبہ کر اُسپر جب تک کہ نہ ایذا دے اُسمین یعنی کسی مسلمان کو زبانسے یا ہاتھ سے جب تک کہ نہ وضو جاوے بیچ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس معلوم ہوا کہ پچیس حصے ثواب نماز کا جب ہوگا کہ جماعت سے پڑھے اور مسجد مین پڑھے اور معنی اخیر حدیث کے یہ ہین کہ ملائکہ دعا کرتے ہین جب تک کہ کسی کو ایذا نہ دے گویا کہ یہ حدث معنوی ہے اسلیے اسکے بعد حدث ظاہری کو بیان کیا کہ جبتک نہ وضو ٹوٹے یعنی اگر کسی کو ایذا دیگا یا وضو توڑیگا تو فرشتے دعا نہین کرینگے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ فضیلت مترتب ہے اسپر کہ مصلی نماز پڑھکر وہین بیٹھا رہے اور اگر نماز پڑھکر اور جاے جا بیٹھے تو فضیلت فوت ہوتی ہے اور بعضے شارح نے کہا نماز پڑھکر گوشے مین جا بیٹھتے ہین واسطے خوف تشویش وقت کے اور یہ اگرچہ بنیت صحیح ہے اور اُسمین فضیلت ذکر اور تسبیح کی حاصل ہے لیکن فضیلت بیٹھے رہنے کی بیچ جگہ نماز کے نہین حاصل ہوتی **ع** **وَعَنْ** اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی اُسید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ داخل ہو ایک تمھارا مسجد مین پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی کھول واسطے میرے دروازے رحمت اپنی کے اور جب نکلے پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے فضل تیرا روایت کی

یہ مسلم نے ف دروازے رحمت کے کھول بسبب برکت اس مکان شریف کے یا بسبب توفیق دینے نماز کے اسمین یا بسبب کھلنے حقائق نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اسکی طلب کو جاتا ہے ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ داخل ہو ایک تمھارا مسجد مین پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین پہلے بیٹھنے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث سند شافعیؒ کی ہے بیچ واجب ہونے تحیۃ المسجد کے اس لیے کہ وہ کہتے ہین کہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور ہمارے نزدیک مستحب ہے اور امر استحباب کے لیے ۱۲ ح وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَہَارًا فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو چاشت کے وقت پس جسوقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد مین پس نماز پڑھتے اسمین دو رکعتین پھر بیٹھتے اسمین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیٹھتے مسجد مین تا لوگ سعادت ملازمت حاصل کرین اور اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب ہے مسجد مین بیٹھنا وقت آنیکے سفر سے گھر مین جانیسے پہلے ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے کسی کو کہ ڈھونڈتا ہے کوئی چیز گم ہوئی مسجد مین پس چاہیے کہ کہے نہ پھیرے اسکو اللہ تجھپر یعنے نہ پاوے تو پس تحقیق مسجدین نہین بنائی گئین واسطے اسکے روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ یہ زبانسے کہنے واسطے زجر اور منع کے تہ دل سے یہ بد دعا نکرے اور نہ چاہے کہ مسلمان گم ہوئی چیز اپنی نہ پاوے اور اگر دل سے یہی چاہے تو وہ مرتکب اپنے کی پاوے اور پھر ایسی حرکت نکرے بعید نہو اور داخل ہی اسمین ہر مکروہ مسجد نہین بنائی گئی ہے اسکے لیے مانند خرید و فروخت وغیرہ کے اور تھے بعض سلف کہ روا نہین رکھتے تھے التصدق کرنا مسجد مین سوال کرنے والے پر ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْمُنْتِنَۃِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ الْاِنْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھاوے اس درخت بدبو دار مین سے یعنی لہسن یا پیاز پس نہ نزدیک ہو مسجد ہماری کے پس تحقیق فرشتے ایذا پاتے ہین اس چیز سے کہ ایذا پاتے ہین اس سے آدمی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جیسے بدبو دار چیز سے آدمیون کو ایذا ہوتی ہے ویسے ہی فرشتون کو بھی ایذا ہوتی ہے پس لہسن یا پیاز کھاکر مسجد مین نہ آیا کرو کہ وہ جگہ حضور ملائکہ کی ہے وہ ایذا پاوینگے اور اسی مین داخل ہے ہر چیز کہ بدبو رکھے خواہ قسم کھانے سے ہو یا غیر اسکے سے یعنی گندہ دہنی اور گندہ بغلی اور مانند انکے کے اور مسجد ہی کا حکم اور عبادات کی مجلسون کا ہے یعنی مجلس وعظ اور پڑھنے پڑھانے اور حلقہ ذکر کے اور مانند انکے کے کہ انمین بھی بدبو دار ہو کر نہ جاوے ۱۲ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکنا مسجد مین گناہ ہے اور کفارہ اسکا دفن کر دینا اسکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مسجد مین تھوکے نہین اگر اتفاقاً ایسی حرکت بھی ہو جاوے تو فیہ اسکے گناہ کا یہ ہے کہ اسکو دفن کر دے ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُھَا وَسَیِّئُھَا فَوَجَدْتُّ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِھَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَوَجَدْتُّ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِھَا النُّخَاعَۃَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو لائے گئے مجھپر اعمال امت میری کے

نیک اُسکے اور بُرے اُسکے پس بائیں مین نے بیچ نیک علمون اُسکے کے موذی چیز کہ دور کی جاوے راہ سے اور پایا مین نے بیچ بُرے علمون اُسکے کے تھوک کہ ہووے مسجد مین کہ نہ دفن کیا جاوے روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَا یَبْصُقْ اَمَامَهٗ فَاِنَّمَا یُنَاجِی اللّٰهَ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ فَاِنَّ عَنْ یَّمِیْنِهٖ مَلَکًا وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَیَدْفِنُهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ اَبِیْ سَعِیْدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْیُسْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھڑا ہووے ایک تمھارا طرف نماز کے پس نہ تھوک ڈالے آگے اپنے پس سواے اسکے نہین کہ سرگوشی کرتا ہے اللہ سے جب تک کہ نماز کی جگہ اپنی مین ہے اور نہ تھوک ڈالے داہنے اپنے اسواسطے کہ داہنے اُسکے فرشتہ ہے اور چاہیے کہ تھوک ڈالے بائین اپنے یا نیچے پاؤن اپنے کے پھر دفن کرے اُسکو اور روایت ابی سعید کی مین یون ہے کہ نیچے قدم اپنے کے کہ بایان ہے روایت کی بخاری اور مسلم نے ف امین مشابہت دی مُصلّی کو ساتھ اُس شخص کے کہ سرگوشی کرتا ہے مالک اپنے سے پس واجب ہے اُسپر رعایت ادب کی کہ اُدھر نہ تھوکے نہین اگرچہ اللہ تعالیٰ پاک ہے جہت سے اور مراد فرشتے سے ہے یا تو فرشتہ ہے سواے کرام کاتبین کے کہ حاضر ہوتا ہے وقت نماز کے واسطے تائید اور الہام مُصلّی کے اور واسطے آمین کہنے کے دعا اُسکی پر پس واجب ہوا اسپر کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا زیادہ کرام کاتبین سے کہ ہر وقت ساتھ رہتے ہین یا احتمال ہے کہ مراد اُس سے کرام کاتبین ہین خاص کیا داہنے طرف والے کو واسطے آگاہ کرنے کے اسپر کہ وہ افضل ہے بائین طرف والے سے رتبے مین جیسیکہ دائین طرف افضل ہے بائین طرف سے اور فرشتہ رحمت کا افضل ہے فرشتہ عذاب کے سے پس ش **وَعَنْ** عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ لَمْ یَقُمْ مِّنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ بیماری اپنی کے کہ نہین اُٹھے اُس سے یعنی تندرست نہین ہوئے اُس سے انتقال ہوا اُسی مین لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ کو کہ پکڑین اُنھون نے قبرین انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی بخاری اور مسلم نے ف جب جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اجل نزدیک پونہچی اور دُرے امت سے کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کرین جیسیکہ یہود اور نصاریٰ انبیا کی قبرون کو سجدہ کرتے ہین آگاہ کیا اسکے منع ہونے پر ساتھ لعن کرنے یہود اور نصاریٰ کے کہ قبرون انبیا کو سجدہ گاہ کیا تھا اور یہ سجدہ گاہ کرنا دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ سجدہ قبرون کو کرین اور مقصود عبادت اُنکی رکھین جیسیکہ بُت پرست بُت پوجتے ہین دوسرے یہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولیٰ کی رکھین لیکن اعتقاد یہ کرین کہ متوجہ ہونا اُنکی قبرون کی طرف نماز مین عبادت حق کی ہے اور موجب قُرب اور رضا اُسکی کا ہے یہ دونون طریق غیر شروع اور ناپسند ہین اوّل تو شرک اور کفر صریح ہے اور دوسرا حرام ہے اسلیے کہ اُسمین شریک کرنا ساتھ خدا کے ہوتا ہے اگرچہ شرک نفی ہے اور لعنت دونون پر ہوتی ہے اور نماز پڑھنی طرف قبر نبی کے یا مرد صالح کے واسطے تبرک و تعظیم کے حرام ہے اور کسی کو اسمین خلاف نہین ش یہ مضمون مختصر لکھا گیا ہے جو تفصیل دیکھا چاہے اور شروح مین دیکھے **وَعَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ وَصَالِحِیْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْهٰکُمْ عَنْ ذٰلِکَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جندب سے کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے خبردار رہو تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تمسے پکڑتے تھے قبرون انبیا اپنی کی کو اور نیکبختون اپنے کے کو سجدہ گاہ خبردار رہو پس پکڑو قبرون کو سجدہ گاہ تحقیق مین منع کرتا ہون تمکو اس سے روایت کی مسلم نے ش **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ مِّنْ صَلَاتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پر مقرر کرو گھرون اپنے مین اپنی نماز مین سے

اور نہ پکڑو گھروں کو قبرین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی گھر و نہین قبرین نہ بناؤ یا مراد یہ ہے کہ قبرون کو مانند گھرون کے نکرو یعنی جیسیکہ کسی کو کچھ حاجت ہوتی ہے تو چلا جاتا ہے گھرین واسطے حاجت کے اسی طرح کسی کو کچھ حاجت درپیش ہو تو قبرون پر دوڑا نہ چلا جاوے بلکہ اللہ ہی سے اپنی حاجت مانگے یا مراد یہ ہے کہ جیسے مقبرے مین نماز نہین پڑھتے اسطرح سے گھر کو نکرو کہ گھر مین کچھ نماز نہ پڑھو بلکہ گھرون مین بھی نماز پڑھا کرو اسیواسطے گھرونمین نما پڑھنی بہتر ہے سوائے فرض کے ۱۲ مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف یہ حدیث ہے مدینے والون کے حق مین اور اُنکے کہ جنکا قبلہ مدینے کے موافق ہے کہ وہان قبلہ جانب جنوب کے ہے پس مشرق اور مغرب کے درمیان مین پڑتا ہے ۱۲ ح **وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْنَاهُ وَصَلَّیْنَا مَعَهٗ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِیْعَةً لَّنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ لَنَا فِیْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَیْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِیْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِیْدٌ وَالْحَرَّ شَدِیْدٌ وَالْمَاءُ یُنْشِفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لَا یَزِیْدُهٗ اِلَّا طِیْبًا رَوَاهُ النَّسَائِیُّ** اور روایت ہے طلق بن علی سے کہ کہا نکلے ہم جماعت قصد کرنے والے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بیعت کی ہمنے اُنسے یعنی بیعت اسلام کی اور نماز پڑھی ہمنے ساتھ اُنکے اور خبر دی ہمنے اُنکو کہ بیچ زمین ہماری کے بیعہ ہے واسطے ہمارے پس مانگا ہمنے حضرتؐ سے بچا ہوا پانی وضوء حضرتؐ کا پس منگوایا حضرتؐ نے پانی پس وضو کیا اور کلی کی یعنے بقیہ پانی وضوکے سے بعد وضو کے کلی کی پھر ڈالا اُسکو واسطے ہمارے چھاگل مین اور حکم کیا ہمکو یعنی ارادہ حکم کا کیا پس فرمایا جاؤ جسوقت پونہچو زمین اپنی مین پس توڑ ڈالو بیعہ اپنا اور چھڑک دو اُسجگہ اس پانی کو یعنی تا انوار اور برکات دین کے وہان پھیل جاوین اور بناؤ اُسکو مسجد یعنی اُسکی جگہ مسجد بناؤ کہا ہمنے تحقیق شہر ہے دور اور گرمی سخت ہے اور پانی خشک ہوجاویگا پس فرمایا بڑھاؤ اُسکو اور پانی سے پس تحقیق نہین زیادہ کریگا اُسکو مگر پاکی اور برکت روایت کی یہ نسائی نے ف بیعہ کہتے ہین نصاریٰ کے عبادت خانے کو یہ قوم نصاری تھی جب ایمان لائی تو چاہا کہ اُسکو توڑ ڈالین اور اُسپر پانی تبرکاً چھڑکین چنانچہ جملہ فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مین بیان ہوسکا ہے اور نہین زیادہ کریگا اُسکو یعنی بقیہ پانی وضو کا کہ چھاگل مین ہے زیادہ نہین کرینگا اس پانی مین کہ اب ڈالا ہے مگر برکت کو یا یہ پانی جو اب ڈالا ہے اُس پہلے پانی مین برکت زیادہ کریگا حاصل یہ کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر خوف خشک ہونیکا ہے اسمین اور پانی ملا لینا برکت زیادہ ہوویگی اور اس حدیث مین دلیل ہے اسکی کہ جائز ہے تبرک کرنا پانی زمزم کو اور لیجانا اُسکو اور شہر و نمین بطور تبرک کی اور اسی پر قیاس کیا جاتا ہے تبرک کرنا جھوٹے علما اور مشایخ کے کو تسم کھانے اور پینے سے اور اُنکے کپڑے کو یعنی یہ بھی جائز ہے بشرطیکہ حد شرع سے تجاوز نکرے یعنی اُسکو تبرک سمجھکر پوجنے نہ لگے اور نہ تعظیم زیادہ از حد کرے ۱۲ ح پس **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِی الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَیَّبَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنانے مسجدون کے محلون مین اور یہ کہ پاک کی جاوین اور خوشبو لگائی جاوین کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ان چیزون کے کرنے مین نیت تعظیم اُس جگہ کی کرے اور یہ نیت کرے کہ ملائکہ اور مومن خوش ہون گے اسکی پاکی اور خوشبو سے ۱۲ ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اُمِرْتُ بِتَشْیِیْدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْیَهُوْدُ**

وَالنَّصَارٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حکم کیا گیا مین ساتھ بلند کرنے اور زینت کرنے مسجدون کے کہا ابن عباسؓ نے البتہ زینت کروگے اُنکی جیسیکہ زینت کی یہود اور نصاریٰ نے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف زخرف اصل مین کہتے ہین طلا کو اور کمال خوبی ایک چیز کو یعنی نقش کرینگے اور سونا چڑھاوینگے مسجدون پر یہ بات کہی ابن عباسؓ نے واسطے خبر دینے کے فعل آدمیون کے سے بعد آنحضرتؐ کے بسبب عادت نفسون کے اور بعضے متاخرون نے اسکو جائز رکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگ گھرون کو بلند اور منیر اور مطلا کرتے ہین اور ہم اگر مسجدین ساتھ لکڑی اور مٹی کے بنا دین تو شاید عوام کی نظر مین حقیر اور ذلیل معلوم ہون اور حضرتؐ کی مسجد حضرتؐ کے زمانے مین اینٹونکی اور کھجور کی ٹہنیون کی تھی اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے پھر حضرت عمرؓ نے اسی طرح بنائی پھر حضرت عثمانؓ نے متغیر کیا اُسکو پس بہت بڑھائی اور دیوار اور ستون اُسکے ساتھ پتھر نقش دار کے بنائی اور چھت ساگ کی پ ح پس وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَبَاھَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتون قیامت کی سے یہ ہے کہ فخر کرینگے لوگ مسجدون مین روایت کی ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف یعنی بڑی بڑی مسجدین بنا دینگے اور آراستہ کرینگے اُنکو بطریق فخر اور ریا کے تا لوگ اُنکی تعریف کرین پ ح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتَّی الْقَذَاۃُ یُخْرِجُھَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِیْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰیَۃٍ اُوْتِیَھَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے اُن ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو کیے گئے مجھ ثواب اعمال اُمت میری کے یہانتک کہ ثواب کوڑے اور خاک کا کہ نکالے اُسکو آدمی مسجد سے اور روبرو کیے گئے مجھ گناہ اُمت میری کے پس نہین دیکھا مین نے کوئی گناہ بہت بڑا سورۃ قرآن کی سے یا آیت کہ دیا گیا ہو اُسکو ایک شخص پھر بھلا دیا اُسکو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنی سورہ یا آیت قرآن کی ایک شخص نے سیکھی تو بڑی نعمت اُسکو ملی تھی پھر اُسنے جو بھلا دی ناشکری کی اُس نعمت کی کہ قدر اُسکی نجانی اور بھلا دی پس بڑا گنہگار رہوا پس وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاُنَیْسٍ اور روایت ہے بُریدہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دے چلنے والون کو بیچ اندھیرون کے طرف مسجدون کے ساتھ پورے نُور کے دن قیامت کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے اور انس سے ف یہ اشارہ ہے اس آیت پر نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا یعنی دوڑتا ہوگا نور آگے مومنون کے اور داہنی اُنکے کہینگے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نُور ہمارا پس وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاھَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم ایک شخص کو کہ خبر گیری کرتا ہے مسجد کی پس گواہی دو واسطے اُسکے ساتھ ایمان کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہین آباد کرتا مسجدون اللہ کی کو مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف خبر گیری کرتا ہے یعنی محافظت کرتا ہو اور مرمت کرتا ہو اور جھاڑو دیتا ہے اور نماز مسین پڑھتا ہو اور عبادت اور درس

علوم دینی مین مشغول رہتا ہے اُسکے لیے گواہی دو کہ وہ مؤمن ہے ۱۲ ح **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَّنَا فِي الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِيْ الصِّيَامُ فَقَالَ ائْذَنْ لَّنَا فِي السِّيَاحَةِ قَالَ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِيْ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ائْذَنْ لَّنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِيْ الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عثمان بن مظعون سے کہا اے رسول خدا کے اذن دو واسطے میرے بیچ خوجہ ہونے کے یعنی تاخطۂ زنا سے بچون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہم مین سے یعنی طریقہ سنت ہماری پر جو شخص کہ خوجہ کرے کسی کو یا خوجہ کرے اپنے تئین تحقیق خوجہ ہونا اُمت میری کا روزہ رکھنا ہے یعنی اُس سے شہوت جاتی رہتی ہے پھر عرض کیا عثمان نے اذن دو واسطے میرے بیچ سیر کرنے کے فرمایا تحقیق سیر اُمت میری کی جہاد کرنا ہے بیچ راہ اللہ کے پھر عرض کیا کہ حکم دیجیے مجکو بیچ ترہب کے پس فرمایا حضرت نے تحقیق رہبانیت اُمت میری کی بیٹھنا مسجدون مین واسطے انتظار نماز کے ہے روایت کی شرح السنہ مین **ف** سیر اُمت میری کی جہاد ہے یعنی چلنا اور پھر نا زمین مین کہ محمود ہے واسطے جہاد کے چلنا پھرنا ہے اور یون ہی پھرنا زمین مین ہے ہود جیسیکہ بعضے فقیر پھرتے ہین بے فائدہ ہے پھر اذن چاہا ترہب مین یعنی جیسیکہ بعضی اہل کتاب کرتے ہین کہ گوشہ نشینی اختیار کرتے ہین اور مشغل دنیا کے اور لذتین اُسکی بالکل چھوڑ دیتے ہین اور عورتون کے پاس نہین جاتے اور سب لوگونسے اور سب چیزونسے کیسو ہوتے ہین کہ یہ کام کرنے ترہب ہین اور اُنکے کرنے والون کو راہب کہتے ہین پس حضرت نے فرمایا کہ ترہب میری اُمت کا مسجدونمین بیٹھنا ہے واسطے انتظار نماز کے کہ سب لوگونسے اور سب چیزونسے مُنھ پھیر کر متوجہ طرف پروردگار کے ہو کر بیٹھتا ہے اور وہ ترہب کہ راہب کرتے ہین کچھ نہین ہے اور انجام اُسکا اچھا نہین ۱۲ ح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ لَمْ اَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبدالرحمن بن عائش سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا مین نے پروردگار اپنے کو بیچ بہترین صورت کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کس چیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے مقرب مین کہا مین نے کہ تو داناتر ہے کہ وہ کونسے عمل ہین فرمایا پیغمبر خدا نے پس رکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ درمیان مونڈھون میرے کے پس پائی مین نے سردی اُسکی درمیان سینے اپنے کے پس جان لی مین نے وہ چیز کہ تھی بیچ آسمانون اور زمین کے اور پڑھی حضرت نے یہ آیت اور اسی طرح سے دکھلایا ہمنے ابراہیم کو تصرف آسمانون کا اور زمین کا اور تاکہ ہو وہ یقین کرنے والونمین سے

روایت کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے اور ترمذی نے مانند اِسی حدیث کے ساتھ اختلاف بعضی لفظون کے اُن ہی عبدالرحمٰن رضؓ سے اور ابن عباسؓ اور معاذ بن جبلؓ سے اور زیادہ کیا ترمذی نے اُسمین یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی بعد دینے علم کے پھر سوال کیا ای محمدؐ کیا جاتا ہی تو کہ بیچ کس چیز کے گفتگو کرتے ہین فرشتے مقربین کہا مین نے کہ ہان مین جانتا ہون گفتگو کرتے ہین کفارات مین یعنی اُن اعمال مین کہ گناہ اُن سے جھڑتے ہین اور گناہ جھڑتے ہین بیچ رہنے سے مسجد ومین بعد نمازون کے یعنی واسطے ذکر اور دعا کے یا واسطے انتظار نماز دوسری کے اور جھڑتے ہین پیادہ چلنے سے طرف جماعتون کے اور پورا پونچانے پانی وضو کے سے اوقات ناخوش مین یعنی حالت بیماری یا سردی مین اور جسنے کیا یہ زندہ رہے گا ساتھ بھلائی کے اور مریگا ساتھ بھلائی کے اور ہوگا پاک گناہون اپنے سے مانند اُس دن کے کہ جنما اُسکو مان اُسکی نے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمدؐ جسوقت نماز پڑھ چکے تو پس کہہ یا آئی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے کرنا نیکیون کا اور چھوڑنا بُرائیون کا اور دوستی مسکینون کی یعنی مین اُنکو دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھین اور جسوقت ارادہ کیا ساتھ بندون اپنے کے فتنے کا یعنی گمراہی کا یا سزا پونچانے کا پس اُٹھا مجکو طرف اپنے بغیر فتنے کے یعنی غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی واسطے زیادتی تعلیم پیغمبرؐ اپنے کے بعد اِسکے کہ بیان کیے اُنھون نے کفارات یا کہا حضرتؐ نے واسطے زیادتی بیان کے اُمت کو بسبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنی وہ عمل کہ جسسے مرتبہ بندیکا درگاہ حق مین بلند ہوتا ہے یہ ہین پراگندہ کرنا سلام کا یعنی ہر مسلمان سے سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کھلانا کھانیکا اور نماز پڑھنی رات کو اُسوقت کہ لوگ سوتے ہون اور لفظ اِس حدیث کے جیسیکہ مصابیح مین ہین نہین پایا مین نے اُنکو عبدالرحمٰن سے مگر شرح السنۃ مین ف اگر یہ دیکھنا اللہ تعالیٰ کو خواب مین تھا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے تو کچھ اشکال نہین کیونکہ آدمی خواب مین کبھی غیر شکل دار کو شکل دار دیکھتا ہی اور شکل دار کو غیر شکل دار اور اگر یہ دیکھنا بیداری مین تھا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی تو پس ضرور ہوگی اِسمین تاویل کرنی کہ مراد ساتھ صورت کے صفت ہی کہ تجلی کی ساتھ صفت جمال اور لطف کرم کے اور اطلاق صورت کا صفت پر اکثر آتا ہی جیسیکہ کہتے ہین صورت حال کی ایسی ہے اور صورت مسئلہ کی ایسی ہی اور جائز ہی یہ کہ پھیرین معنی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی دیکھا مین نے رب اپنے کو اور مین اچھی صورت مین تھا اور کس چیز مین بحث کرتے ہین یعنی کونسے عمل ہین کہ فرشتے اُنکی فضیلت مین بحث اور گفتگو کرتے ہین یا اُنکے لیجانے مین بیچ جگہ قبولیت کے جھگڑتے ہین آپسمین وہ کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن وہ کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن پس رکھا ہاتھ اپنا پیٹ کنایہ ہی اِس سے کہ خاص کیا اُنکو ساتھ زیادتی فضل اور کرم اور انعام کے جیسیکہ بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتے ہین تو ہاتھ اُسکی پیٹھ پر رکھتے ہین اور گردنین ہاتھ ڈالتے ہین پس پائی مین نے سردی اُسکی یہ کنایہ ہی پونچنے نور اُس فیض کے سے قلب شریف مین پس جب فیض قلب شریف مین پونچا تو حضرتؐ فرماتے ہین کہ جان لی مین نے ہر چیز کہ آسمانون زمین مین ہے اور پڑھی آنحضرتؐ نے مناسب اِس حال کے اور ساتھ قصد گواہی کے اوپر ممکن ہونے اُسکے کے یہ آیت وَكَذٰلِكَ آخر تک یعنی ای محمدؐ جیسیکہ ہمنے تجکو آسمان وزمین کی چیزون کا علم دیا اسی طرح دکھائی ہمنے ابراہیمؑ کو عالم ربوبیت کے اور الوہیت کے اور وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ عطف کیا گیا ہے محذوف پر یعنی دکھلائے ہمنے ابراہیمؑ کو عالم ربوبیت اور الوہیت کے تاکہ دلیل پکڑے ساتھ اُسکے اوپر ہمارے اور تاکہ ہووے یقین کرنیوالون سے اور اخیر حدیث مین اشارہ اسپر ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ جمع کرے اپنے مین صفت تواضع اور بخشش اور عبادت کی ۵ شرف مرد بجود ست وکرامت بسجود ✤ ہرکہ این ہر دو ندارد عدمش بہ زوجود ✤b ✤ح وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدُّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَجُلٌ

دَخَلَ بَيْتَهٗ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابوامامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ سب کا ذمہ لیا ہے اللہ نے یعنی واجب کیا ہے اپنے پر یہ کہ محفوظ رکھے گا اُنکو ضرر دنیا اور آخرت کے سے ایک وہ شخص کہ نکلا جہاد کے لیے اللہ کی راہ مین پس وہ ذمے پر ہے اللہ کے یہانتک کہ وفات دے اُسکو اللہ پس داخل کرے اُسکو بہشت مین یا پھیرے اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ پونہچے اُسکو ثواب یا غنیمت یعنی پہلی اور دوسری صورت مین سعادت دین کی حاصل ہوئی اور تیسری صورت مین سعادت دنیا کی غرض کہ ہر طرح فائدہ دین کا ہو یا دنیا کا اور دوسرا شخص وہ ہے کہ گیا طرف مسجد کے پس وہ ذمے پر اللہ کے ہے یعنی واجب ہوا اُسپر کہ کوشش اور ثواب اُسکا ضائع نہین کرینگا اور تیسرا وہ شخص ہے کہ داخل ہوا گھر اپنے مین ساتھ سلام کے پس وہ ذمے پر اللہ کے ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف داخل ہوا گھر مین ساتھ سلام کے اسکے دو معنی ہین ایک یہ کہ وقت داخل ہونے کے گھر مین گھر والون پر سلام کہے پس اس صورت مین اللہ کے ذمے پر اُسکے لیے یہ ہے کہ خیر و برکت اُسکو اور اُسکے گھر والون کو دیگا اور دوسرے معنی یہ ہین کہ لازم پکڑے گھر مین رہنا اور گھر سے باہر نہ نکلے واسطے طلب من اور سلامتی کے صحبت خلق کی سے اس صورت مین اللہ کے ذمے پر یہ ہے کہ سلامت رکھے گا اُسکو آفات سے اور پہلے شخص کے لیے جو اللہ کے ذمے پر تھا بیان کیا اور دوسرے اور تیسرے کا نہ بیان کیا اسلیے کہ ظاہر ہے ؛ پس وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهٗ اِلَّا اِيَّاهُ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى اِثْرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِىْ عِلِّيِّيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اُنھین ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلتا ہے گھر اپنے سے باوضو قصد کرنے والا طرف مسجد کے واسطے ادائے فرض کے ثواب اُسکا مانند ثواب حج کرنے والے احرام باندھنے والے کے ہے اور جو شخص کہ نکلا طرف نفل پڑھنے چاشت کے نہ مشقت مین ڈالا اُسکو مگر نفلون نے یعنی خالص ساتھ قصد نماز کے نکلا بغیر آمیزش کیا اور اور غرض کے پس ثواب اُسکا مانند ثواب عمرہ کرنے والے کے ہے اور نماز پڑھنی پیچھے نماز کے کہ نہ ہو وہ کلام ہو درمیان اُن دونون کے ایسا عمل ہے کہ لکھا جاتا ہے علیین مین روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف اس حدیث مین وضو شبہ احرام کے ہے اور نماز شبہ حج کے اور وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ نمازی کو ثواب حاصل رہتا ہے جسوقت سے کہ گھر سے نکلتا ہے تا وقت آنے گھر کے مثل حاجی کے اور برابری ثواب مین جمیع وجوہ کر نہین مقصود ہے والا حج کرنا عبث ہوا اور عمرہ بہ نسبت حج کے مانند نماز نفل کے ہے بہ نسبت نماز فرض کے اور نماز پیچھے نماز کے آخر تک معنی اسکے یہ ہین کہ مداومت کرنی نماز پر اور محافظت کرنی اُسپر بغیر آمیزش اُس چیز کے کہ خلاف اُسکے ہو ایسی چیز ہے کہ کوئی عمل اعلیٰ اُس سے نہین یہ مطلب کنایۃً سمجھا گیا جملہ کتاب فی علیین سے اور علیین نام ہے دفتون عمل لکھنے والون کے دیوان کا کہ پونہچائے جاتے ہین طرف اُسکے اعمال صالحین کے ؛ پس وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم ساتھ باغون بہشت کے پس میوہ کھاؤ کہا گیا اے رسول خدا کے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا کہ مسجدین کہا گیا اور کیا ہے میوہ کھانا یعنی میوہ خوری اُسمین کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ روایت کی یہ ترمذی نے ف مسجد کو باغ جنت کہ واسطے فرمایا کہ عبادت کرنی اُسمین سبب ہے حاصل ہونے باغ بہشت کا اور معنی رتع کے اصل مین یہ ہے کہ چرنا جانور کا

میوے اور لذت کی چیزیں کھاوے اور نکلے طرف نمرون وغیرہ کے سیر کے لیے جیسا کہ عادت ہے لوگون کی وقت جانیکے باغ مین پھر استعمال کیا گیا ہے بیچ پونہچنے کے ثواب عظیم کو خلاصہ حدیث کا یہ ہے کہ جب گذرو تم مسجد وینمین تو تسبیحات مذکورہ پڑھو کہ اُس سے ثواب بہت حاصل ہوتا ہے پس وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اُن ہی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آتا ہے مسجد مین واسطے کسی چیز کے یعنی کسی کام دینی یا دنیائی کے لیے پس وہ ہے نصیبہ اُسکا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی اگر عبادت کے لیے آیا ثواب پاویگا اور دنیا کے کام کے لیے گیا گرفتار بال ہوگا مضمون اِس حدیث کا ایک کا ایک جزو ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کا وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا اِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى اور روایت ہے فاطمہ صغریٰ بیٹی حضرت امام حسینؓ کی سے اُنھون نے نقل کی اپنی دادی فاطمہؓ بڑی سے یعنی حضرت فاطمہؓ زہرا سے کہ کہا حضرت فاطمہؓ نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ آتے مسجد مین درود بھیجتے اوپر محمد کے اور سلام یعنی کہتے صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ یا کہتے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ اور کہتے اے رب بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے اور جبوقت کہ نکلتے مسجد سے درود بھیجتے اوپر محمد کے اور سلام اور کہتے اے رب بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول واسطے میرے دروازے اپنے فضل کے، روایت کی یہ ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت احمد اور ابن ماجہ کے یہ ہے کہ کہا حضرت فاطمہؓ نے جبوقت کہ داخل ہوتے حضرتؐ مسجد مین اور اسی طرح جبوقت نکلتے کہتے ساتھ نام اللہ کے داخل ہوتا ہون مین اور نکلتا ہون مین اور سلام اور پر رسول اللہ کے بجاے صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ کے اور کہا ترمذی نے نہین اسناد اسکی متصل اور فاطمہ بیٹی حسینؓ کی نے نہین پایا فاطمہؓ کبریٰ کو یعنی فاطمہؓ زہرا بنت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ف درود وسلام وغیرہ کے الفاظ یون فرمائے اور یون نہ فرمائی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ سلیے کہ درود وسلام کے ساتھ مناسبت ہے اِس سم شریف کو اور رَبِّ اغْفِرْ لِيْ کہنے مین انکسار نکلتا ہے یا تعلیم امت کے لیے فرمایا کہ یون کہا کرین اور فاطمہ صغریٰ نے نہین پایا فاطمہؓ کبریٰ کو اِس لیے کہ حضرت امام حسینؓ کی عمر اُنکے وقت مین آٹھ برس کی تھی پس سند اسکی متصل نہوئی راوی میان مین کا متروک ہے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُن نے نقل کی ہے اپنے باپ سے اُن نے نقل کیا اپنے دادا سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے شعرون کے سے مسجد مین اور بیچنے اور خریدنے سے مسجد مین اور یہ کہ حلقہ باندھکر بیٹھین لوگون جمعے کے پہلے نماز سے مسجد مین یعنی اگرچہ علم کے لیے بیٹھین اور مشغول ساتھ ذکر کے ہون روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف مراد شعر سے شعر بُرے اور جھوٹے ہین کہ پڑھنا اُنکا نامشروع ہے اِسلیے کہ مکان عبادت کا ہے وہان خلاف شرع بات نہ کرے اور شعر کہ اُنمین توحید اللہ تعالیٰ کی اور نعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُنکے تابعدارونکی ہووے بانصیحت کی باتین اُنمین ہون بہرحال سب جاے پڑھنے

مستحسن ہین چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حسان شاعر کے کہ وہ حضرتؐ کی تعریف کرتا تھا اور اُنکے دشمنون کی ہجو کرتا تھا مسجد مین منبر بچھاتے اور فرماتے کہ جبرئیلؑ تائید کرتے ہین حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہے پیغمبر خدا کی طرف سے اور خرید و فروخت جیسے مسجد مین منع ہے اسیطرح اور معاملات دنیا کے بھی منع ہین اور حلقہ کر بیٹھنا مسجد مین دن جمعے کے پہلے نماز کے جو منع فرمایا سبب اسکا کیا ہے علمانے اسکی کئی وجہین بیان کی ہین اول یہ کہ حلقہ کر بیٹھنا مخالف ہے ہیئت اجتماعی نمازیون کے دوسرے یہ کہ جمع ہونا واسطے نماز جمعے کے بڑا کام ہے جبتک کہ سب سے فارغ نہو وین مشغول ہونا اور کام مین نہ چاہیے اور حلقہ کر بیٹھنا باعث غفلت کا ہوتا ہے ان صورتون مین نہی مخصوص ساتھ حلقہ کرنیکے وقت خطبے کے نہین تیسرے یہ کہ وہ وقت وقت چپ رہنے کا اور مشغول ہونیکا ہے ساتھ سُننے خطبے کے اور متوجہ ہونیکا طرف اُسکے پس اس صورتین مراد نہی ہے حلقہ کرنیسے وقت خطبے کے اور دو صورتون پہلی مین نہی تنزیہی ہے اور تیسری صورت مین نہی تحریمی ہے ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّنْشُدُ فِیْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ ۔ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد مین پس کہو نہ نفع دے اللہ سودا گری تیری مین اور جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈتا ہے ساتھ بلند آواز کے مسجد مین گم ہوئی چیز کو پس کہو یعنی سب مسلمان نہ پھیرے اللہ تجھ پر یعنے نہ پاوے تیری چیز روایت کی ہے ترمذی اور دارمی نے ۔ وَعَنْ حَكِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسْتَقَادَ فِی الْمَسْجِدِ وَاَنْ یُّنْشَدَ فِیْهِ فِی الْاَشْعَارِ وَاَنْ تُقَامَ فِیْهِ الْحُدُوْدُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِیْ سُنَنِهٖ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِیْهِ عَنْ حَكِیْمٍ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قصاص لیا جاوے یعنی بدلے خون کے خون کیا جاوے مسجد مین اور یہ کہ پڑھے جاوین مسجد مین شعر اور یہ کہ قائم کی جاوین اُسمین حدین یعنی مثل حد زنا اور حد شراب پینے اور مانند اِنکے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے پنج سنن اپنی کے اور صاحب جامع الاصول نے جامع الاصول مین حکیم سے یعنی بغیر لفظ ابن حزام کے اور مصابیح مین جابر سے اور یہ اصول مین نہین پایا گیا ۔ وَعَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ یَعْنِی الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ اٰكِلِیْهِمَا فَاَمِیْتُوْهُمَا طَبْخًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے اُن نے نقل کی اپنے باپ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان درختون سے یعنی پیاز اور لہسن سے اور فرمایا جو کوئی کھاوے اُن دونون کو پس نزدیک نہووے ہماری مسجد کے یعنی مسجد مسلمانون کی کے اور فرمایا اگر ہو تم خواہ مخواہ کھانے والے اُنکے پس مارو اُنکو پکا کر یعنی بو اُنکی دور کرو بسبب پکانیکے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف جملہ مَنْ اَكَلَهُمَا بیان ہے پہلے جملے کا اور پس نزدیک نہووے یہ مبالغہ ہے بیچ نہ آنے کے مسجد مین یعنی نزدیک بھی نہ آوے مسجد کے چہ جائے اندر آنا اور یہ نزدیک ہونا کنایہ ہے نہ داخل ہونیسے پس پنج ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین مسجد ہے یعنی نماز اسمین بے کراہت جائز ہے سوائے مقبرے کے اور حمام کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِی الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِیْقِ وَفِی الْحَمَّامِ وَفِیْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَ

فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑھی جاوے سات جگہ مین بیچ جگہ نجاست پڑنے کے اور جگہ ذبح ہونے جانورون کے اور مقبرے کے اور بیچون بیچ راہ کے اور بیچ حمام کے اور بیچ جگہ بندھنے اونٹون کے اور اوپر پشت خانۂ کعبہ کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف بعض سلف کا یعنی اگلے علما کا مذہب یہ ہو کہ نماز مقبرے مین مکروہ ہے واسطے ظاہر حدیث کے اور بعضے کہتے ہین کہ جائز ہے لیکن نماز پڑھنی جانب قبر کے حرام ہے بالاتفاق یہ مسئلہ مفصل شروح مین اور فقہ مین مذکور ہے جو چاہے وہان دیکھے اور مزبلہ اور مجزرہ مین نماز پڑھنی منع ہے بسبب نزدیک ہونے نجاست کے یعنی ان مکانون مین اگر صاف جاے مین نماز پڑھے کہ نجاست قریب ہو یا نجاست پر مصلّی پچھا کر پڑھے تو بھی مکروہ ہے کہ اسمین حقارت دین کی لازم آتی ہے نماز پاکیزہ اور اچھی جگہ مین پڑھنی چاہیے نہ کہ ایسی جاے اور راہ مین اسلیے منع ہے کہ بسبب گذرنے لوگون کے نماز مین دھیان بٹتا ہے اور لوگون کو تنگ کرنا ہوتا ہے اور اگر لوگ نمازی کے آگے سے بے ضرورت گذرین گے وہ گنہگار ہونگے اور اگر لوگون کو ضرورت ہوگی نمازی گنہگار ہوگا اُنکے گذرنے سے اور حمام مین نماز مکروہ ہے اسلیے کہ وہ جگہ ہے ستر کھلنے اور رہنے شیطانونکی اور پشت کعبہ پر بھی نماز مکروہ ہے اسلیے کہ بے ادبی ہوتی ہے اور اختلاف کیا ہے علمانے کہ سات اون جگہون مذکورہ مین جو نماز پڑھنی منع کی ہو نہی اسمین تحریمی ہے یا تنزیہی ہے ؛ پس ؛ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز بیچ جگہ بندھنے بکریون کے اور نہ نماز پڑھو بیچ جگہ بندھنے اونٹون کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اونٹونکی جگہ نماز اسلیے منع ہے کہ خوف ہوتا ہے اُنکے کھلنے اور ضرر پونہچانیکا پس نماز خاطر جمعی سے نہین ہوتی اور بکریون کی جاے یہ ڈر نہین ہوتا ؛ س ح ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون زیارت کرنے والیون قبرون کی کو اور لعنت کی اُنکو کہ جو پکڑین قبرون پر مسجدین یعنی قبرونکی طرف سجدہ کرین اور روشن کرین چراغ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف حضرت نے ابتداے اسلام مین منع فرمایا تھا زیارت قبور سے بعد اسکے اجازت فرمائی پس بعضی تو کہتے ہین کہ یہ اجازت عام ہوئی مردون کو بھی اور عورتون کو بھی پس یہ نہی پہلے تھی اب درست ہے عورتون کو زیارت قبور کی اور بعضے کہتے ہین کہ اجازت مردون ہی کو ہوئی عورتونکے حق مین نہی باقی ہے بسبب قلت صبر اور جزع اور فزع اُنکے کے ظاہر حدیث کا مؤید اسی قول کا ہے اور مستثنیٰ ہے زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عموم سے نزدیک جمہور کے یعنی حضرتؐ کی زیارت سب کو جائز ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت اور چراغ قبر پر جلانا حرام ہے واسطے اسراف اور ضائع کرنے مال کے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر قبر کے پاس سے راستہ چلتا ہو اور راہ گیرون کے لیے چراغ رکھے یا چراغ کی روشنی مین کچھ کام کرنا منظور ہو تو جائز ہے چراغ جلانا پس اس صورت مین چراغ جلانا قبر کے لیے نہوا بلکہ اور کام کے لیے ہوا ؛ تم ؛ تحقیق میرے اُستاد مکرم مولانا اسحٰق زاد اللہ شرفا کی یہ ہے کہ عورتون کو زیارت قبور کی ساتھ قول صحیح تر کے مکروہ تحریمی ہے چنانچہ مسلّی مین لکھا ہے کہ مستحب ہے زیارت قبور کی مردون کو اور مکروہ ہے عورتون کو انتہی اور کتاب مجالس واعظیہ مین لکھا ہو کہ لیکن عورتین پس نہین حلال ہے اُنکو یہ کہ نکلین طرف مقابر کے اسلیے کہ روایت کی گئی ہے ابوہریرہؓ سے اِنَّهٗ عليه الصلوٰة والسلام لعن زوارات القبور انتہی اور نصاب الاحتساب مین آیا ہے کہ پوچھے گئے قاضی جواز نکلنے عورتون کے سے طرف مقابر کے اور خرابی فجاعت سے بیچ نکلنے کے پس کہا مت پوچھ جواز اور فساد سے

بیچ اسکے بلکہ پوچھ مقدار اُس چیز کی سے کہ لاحق ہوتی ہے اُسکو لعنت سے اور جان کہ عورت جب ارادہ کرتی ہے نکلنے کا ہوتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالیٰ کے اور ملائکہ کے اور جب نکلتی ہے لگتے ہین اُسکو شیاطین ہر طرف سے اور جب آتی ہے قبر پر لعنت کرتی ہے اُسپر روح میت کی اور جب پھرتی ہے ہوتی ہے اللہ کی لعنت مین اسی طرح یہانتک کہ پھرتی ہے اور حدیث مین آیا ہو کہ جو عورت نکلتی ہے طرف مقبرے کے لعنت کرتے ہین اُسکو فرشتے ساتون آسمانون کے اور ساتون زمینون کے پس چلتی ہے بیچ لعنت اللہ کے اور جو عورت دعا کرتی ہے میت کے لیے ساتھ خیر کے اپنے گھر مین دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو ثواب حج اور عمرہ کا اور روایت ہے سلمان اور ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلے مسجد سے پس کھڑے ہوئے اپنے گھر کے دروازے پر پس آئین بیٹی اُنکی حضرت فاطمہؓ پس کہا حضرتؐ نے اُنکو کہا نسے آئی تو کہا اُنھون نے کہ نکلی تھی مین طرف مکان فلانی عورت کے کہ مری تھی پس کہا حضرتؐ نے کیا گئی تھی تو اُسکی قبر پر پس کہا حضرت فاطمہؓ نے معاذ اللہ یہ کہ کر و نہین ایک چیز بعد اُس چیز کے کہ سُنی مین نے تسے وہ چیز کہ سُنی مین نے پس فرمایا حضرتؐ نے اگر جاتی تو اُسکی قبر پر نہ پاتی تو بُو جنت کی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے رسالہ مالابُد مین لکھا ہے کہ زیارت قبور کی مُردون کو جائز ہے نہ عورتون کو انتہی **وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ** قَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَمَّنِیْ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلَّی الظُّھْرَ فِیْ الْمَرَّۃِ الْاُوْلٰی حِیْنَ کَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ کَطُوْلِہٖ وَصَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ الرَّجُلِ کَطُوْلَیْہِ وَصَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّی الْعِشَآءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّی الْفَجْرَ حِیْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَی الصَّائِمِ فَلَمَّا کَانَ الْغَدُ صَلَّی الظُّھْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ وَصَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَیْہِ وَصَلَّی الْمَغْرِبَ لِوَقْتِہِ الْاَوَّلِ وَصَلَّی الْعِشَآءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَصَلَّی الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ ھٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِکَ وَالْوَقْتُ مَا بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ وَرَوَاہُ مَالِکٌ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ وَرَوَاہُ الشَّافِعِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ وَرَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ وَرَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ وَرَوَاہُ الْبَغَوِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ وَرَوَاہُ الْبَزَّارُ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ وَرَوَاہُ الْحَاکِمُ

اَوْ یُعَلِّمُہٗ فَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَنْ جَاءَ لِغَیْرِ ذٰلِکَ فَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ آوے اِس مسجد میری مین نہ آوے مگر واسطے نیک کام کے سیکھے اُسکو یا سکھلاوے اُسکو پس وہ ثواب مین مانند جہاد کرنے والے کے ہے خدا کی راہ مین اور جو شخص کہ آوے واسطے غیر کام نیک کے یعنی مانند لہو و لعب وغیرہ کے پس وہ مانند اُس شخص کے ہے کہ دیکھتا ہے طرف اسباب غیر اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف اِس مسجد میری مین یعنی مسجد نبوی مین کہ وہ عظیم الشان ہے اور اور مسجدین تابع اور فرع اُسکی ہین اِس حکم مین یعنی اور مسجدونکا بھی یہی حکم ہے اور نہ آوے مگر واسطے نیک کام کے کہ سیکھی اُسکو یا سکھلائے اُسکو سیکھنے اور سکھانے کو خاص کر ذکر کیا واسطے اظہار فضیلت اُنکی کے والا نماز اور اعتکاف اور تلاوت اور ذکر بھی یہی حکم رکھتے ہین اور دیکھتا ہے طرف اسباب غیر اپنے کے یعنی یہ مثل اُس شخص کے ہے کہ آپ ایک چیز نہین رکھتا اور غیر کی چیز دیکھکر حسرت لیجاتا ہے یعنی ایسے ہی یہ شخص بھی جب آخرت مین ثواب اُسکا دیکھے گا کہ مسجد مین خیر کی تھی حسرت کریگا اور رنج اُٹھاویگا کہ مین کیون ایسی دولت سے محروم رہا یہ معنی ہین کہ جیسے غیر کی چیز دیکھنا یعنی ارادہ اُسکے ہین منع ہے ویسے ہی مسجد مین غیر نیک کام کے لیے آنا منع ہے ع ش ع وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَکُوْنُ حِلَقُھُمْ فِیْ مَسَاجِدِھِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْیَاھُمْ فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ فَلَیْسَ لِلّٰہِ فِیْھِمْ حَاجَۃٌ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگون پر زمانہ کہ ہونگی باتین اُنکی مسجدون اُنکی مین ہیچ مقدمہ دنیا کی کے پس نہ بیٹھنا تم اُنکے ساتھ یعنی اگرچہ ہم کلام نہوا نسے تا شریک نہوا اُنکے پس نہین واسطے اللہ کے ہیچ اُنکے کچھ حاجت روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یہ کنایہ ہے اِس سے کہ اللہ تعالیٰ بیزار ہے اُنسے اور وہ خارج ہین اللہ تعالیٰ کے عہد و پناہ سے اور کنایہ ہے نہ قبول ہونے طاعت اُنکی سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اِسپر کہ مسجد مین کلام دنیا کا کرنا مکروہ ہے اور بہت سی حدیثین آئی ہین ہیچ منع ہونے کلام دنیا کے مسجد مین اور شاید کلام سے وہ مراد ہے کہ عبث و بیفائدہ اور بہت ہو اور اگر ایک دو کلمہ ہو کہ اِس مرتبے کو نہ پونہچے داخل اِسمین نہوگا ع ش ع وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کُنْتُ نَائِمًا فِی الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِیْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا ھُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْھَبْ فَاْتِنِیْ بِھٰذَیْنِ فَجِئْتُہٗ بِھِمَا فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا اَوْ مِنْ اَیْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَھْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ کُنْتُمَا مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ لَاَوْجَعْتُکُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَکُمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ کہا تھا مین سوتا مسجد مین پس کنکری ماری مجکو ایک شخص نے پس دیکھا مین نے پس ناگہان وہ حضرت عمرؓ بن الخطابؓ تھے پس کہا جاکے آ میرے پاس ان دونون شخصون کو کہ مسجد مین پکار کر باتین کر رہے تھے پس لایا مین اُن دونون کو اُنکے پاس پس فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ کون لوگو تمین سے ہو تم یا فرمایا کہان کے ہو کہا اُن دونون نے ہم ہین اہل طائف سے فرمایا حضرت عمرؓ نے اگر ہوتے تم اہل مدینہ سے البتہ ایذا دیتا مین تمکو یعنی مارتا ازبسکہ یہان کے رہنے والے نہین ہو ادب مسجد شریف کے سے واقف نہین معذور ہو یا مسافر ہو مستحق عفو اور شفقت کے ہو بلند کرتے ہو آواز اپنی مسجد رسول خدا کی مین درود ہو جیوا اللہ کا اُسپر اور سلام روایت کی یہ بخاری نے ف لفظ اَوْجَعْتُکُمَا ضربا ہی کا ہے اور مکروہ ہے آواز بلند کرنی مسجد مین اگرچہ ساتھ علم کے ہو ع طیبی وَعَنْ مَالِکٍ قَالَ بَنٰی عُمَرُ حُجْرَۃً فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّی الْبَلِیْطَاءَ وَکَانَ

مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتْفُلَ أَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا أَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ فَلْيَخْرُجْ إِلَى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا
اور روایت ہے مالک سے کہا بنایا تھا حضرت عمرؓ نے ایک چبوترہ ایک جانب مسجد کے نام تھا اُسکا بطیحا اور فرمایا جو شخص ارادہ کرے یہ کہ
تھُکے یعنی کرے یا پڑھے شعر یا بلند کرے آواز اپنی پس چاہیے کہ نکلے طرف اِس چبوترے کی روایت کی یہ مؤطا مین وَعَنْ أَنَسٍ
قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ
بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ
فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ
رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ؛ اور روایت ہے انسؓ سے
کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رینٹھ کو بیچ جانب قبلہ کے پس ناخوش معلوم ہوا یہ حضرتؐ پر یہانتک دیکھا گیا اثر اسکا بیچ چہرہ
مبارک اُنکے کے پس کھڑے ہوئے اور کھرچا اُسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا تحقیق ایک تمھارا جسوقت کھڑا ہوتا ہی نماز مین پس سوائے اسکے
نہین کہ سرگوشی کرتا ہے پروردگار اپنے سے اور تحقیق پروردگار اُسکا درمیان اُسکے اور درمیان قبلے کے ہے پس نہ تھوکے کوئی تمھارا
جانب قبلے کے ولیکن بائین اپنے یا نیچے پاؤن اپنے کے پھر لیا حضرتؐ نے کونا چادر اپنی کا پس تھوکا اُسمین پھر ملا بعض اُسکے کو بعض
کے پھر فرمایا یا کرے اِسطرح سے روایت کی یہ بخاری نے ف پروردگار اُسکا درمیان اُسکے اور درمیان قبلے اُسکے کے معنی اِسکے یہ ہین
کہ وہ قصد کرتا ہے رب اپنے کا ساتھ متوجہ ہونیکے طرف قبلے کے پس تقدیر اِس کلام کی یہ ہے کہ مقصود اُسکا درمیان اُسکے اور درمیان
قبلے کے ہے پس حکم کیا یہ کہ بچاوے اِس طرف کو تھوک سے اور حکم تھوکنے کا بائین طرف اور نیچے قدم کے اُسصورت مین ہے کہ نماز مسجد مین نہ
پڑھتا ہو اور مسجد مین اگر پڑھتا ہو تو نہ تھوکے مگر کپڑے اپنے مین پٹیبی وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهِ حِينَ فَرَغَ لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ فَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ
إِنَّكَ قَدْ آذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سائب بن خلاد سے اور وہ ایک شخص ہی اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سے کہا اُسنے تحقیق ایک شخص امام ہوا ایک قوم کا پس تھوکا اُسنے طرف قبلے کے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے واسطے قوم اُسکی کے جسوقت فارغ ہوا وہ نماز سے کہ نماز پڑھاوے واسطے تمھارے یہ بعد اِسکے پس ارادہ کیا اُسنے پیچھے اُسکے نماز
پڑھانیکا واسطے اُنکے پس منع کیا قوم نے اُسکو اور خبر دی اُسکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا اُسنے یہ یعنی منع کرنا قوم کا امامت کو
روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ ہان اور گمان کرتا ہون مین یہ کہ فرمایا اُسکو حضرتؐ نے یعنی بیچ
بیان کرنے سبب منع کے امامت سے یہ کہ تحقیق ایذا دی تونے اللہ کو اور رسول اُسکے کو یعنی بسبب کرنے اِس فعل ممنوع کے روایت کی یہ ابو داؤد نے
وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتَبَسَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا
نَتَرَاءَى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمَّا
سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَّا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ

لہ البزاق مع المیم کالبزاق بالواو وقیل البزاق اقوی وقیل البصاق ما کان من الفم والبزاق ما کان من الانف وقیل البصاق والبزاق واحد والبواقی علی ما تقدم ذکرہ فی شرح المسجد وقیل البصاق ما کان من الفم والبزاق ما کان من الانف والبواقی علی ما تقدم ذکرہ فی شرح المسجد وقیل البصاق ما کان من الفم والبزاق ما کان من الانف والبواقی علی ما تقدم ذکرہ فی شرح المسجد

مَا حَبَسَنِیْ عَنْکُمُ الْغَدَاۃَ اِنِّیْ قُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّیْتُ مَا قُدِّرَ لِیْ فَنَعَسْتُ فِیْ صَلَاتِیْ حَتّٰی اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا
اَنَا بِرَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی
قُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَاَیْتُهٗ وَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَیْنَ ثَدْیَیَّ
فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَبِّ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قُلْتُ
فِی الْکَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَشْیُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَ
اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِیْنَ الْکَرِیْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِیْمَ قُلْتُ فِی الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِیْنُ الْکَلَامِ
وَالصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ فَقَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ
الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ
یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ دیر کی ہمسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز سے یعنی وقت عادت کے نہ
آئے یہانتک کہ نزدیک تھے ہم کہ دیکھیں قرص آفتاب کو پس نکلے جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتھ نماز کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور تخفیف کی نماز اپنی مین پس جب سلام پھیرا پکارا ساتھ آواز اپنی کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ بیٹھے رہو اور صفون اپنی کے جیسیکہ ہو تم
بیٹھے پھر مڑے طرف ہمارے پھر فرمایا آگاہ ہو تحقیق مین خبر دونگا تمھکو اُسچیز سے کہ روکا مجھکو تمسے آج کی صبح وہ یہ ہے کہ تحقیق مین اُٹھا رات کو
یعنی تہجد کے لیے پس وضو کیا مین نے اور نماز پڑھی مین نے جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگھا مین بیچ نماز اپنی کے یہانتک کہ بھاری ہوا
مین یعنی نیند غالب ہوئی پس ناگہان دیکھا مین نے پروردگار اپنے با برکت اور بلند قدر کو بیچ اچھی صورت کے یعنی اچھی صفت کے پس کہا
اے محمد کہا مین نے حاضر ہون اے رب میرے فرمایا پروردگار نے بیچ کس چیز کے گفتگو کرتے ہین فرشتے مقربین کہا مین نے نہین جانتا
مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ تین بار یعنی تین بار یہی بات پوچھی اور مین نے یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرتؐ نے پس دیکھا مین نے اللہ کو کہ رکھا
ہاتھ اپنا درمیان مونڈھون میرے کے یہانتک کہ پائی مین نے سردی انگلیون اللہ تعالیٰ کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی واسطے
میرے ہر چیز اور پہچان لیا مین نے سب کو پس فرمایا یا محمد کہا مین نے حاضر ہون مین اے رب میرے فرمایا کس چیز مین جھگڑتے ہین فرشتے
مقربین کہا نہین کفارات مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا ہین وہ کہا مین نے چلنا ساتھ قدمونکے طرف جماعتونکے اور بیٹھنا مسجدون مین پیچھے نمازونکے
اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کے یعنی جب ناخوش لگے طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی و بیماری کی فرمایا پھر بیچ مین گفتگو کرتے
ہین کہا مین نے بیچ درجون کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کیا ہین وہ کہا حضرتؐ نے کہا مین نے کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات مین اور نماز
پڑھنی رات مین اُسحال مین کہ لوگ سوتے ہون کہا اللہ تعالیٰ نے دعا کر اپنے لیے جو چاہ کہا حضرتؐ نے دعا کی مین نے یہ یا الٰہی تحقیق مین
سوال کرتا ہون تجھسے کرنے نیکیون کا اور چھوڑنے برائیون کا اور دوستی مسکینون کی اور یہ کہ بخشے واسطے میرے اور رحم کرے مجھپر اور جب تو
ارادہ کرے تو فتنے کا ایک قوم مین پس مار مجھکو غیر فتنے مین اور مانگتا ہون مین تجھسے محبت تیری یعنی تجھے دوست رکھون یا تو مجھے دوست رکھے
اور مانگتا ہون محبت اُس شخص کی کہ محبت رکھے تجھسے یعنی مین اُسے دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اُس عمل کی

کہ نزدیک کرے مجکو طرف محبت تیری کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ خواب حق ہے پس یاد رکھو اسکو پھر سکھلاؤ اسکو لوگون کو روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور پوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا پس کہا یہ حدیث صحیح ہے

ف شرح اس حدیث کی دوسری فصل مین مفصل بیان ہو چکی ہے اسلیے یہان نہ بیان کی اور اس حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے خواب مین اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور اسی حالت مین یہ سوال جواب ہوئے ۱۲ ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جسوقت داخل ہوتے مسجد مین یہ پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ بڑا ہے اور ساتھ ذات اُسکی کے کہ بزرگ ہے اور ساتھ سلطنت اُسکی کے کہ قدیم ہے شیطان راندے ہوئے سے فرمایا حضرتؐ نے پس جسوقت کہ کہتا ہے کوئی یہ کلمات وقت داخل ہونیکے مسجد مین کہتا ہے شیطان محفوظ رہا میرے شر سے یہ بندہ تمام دن روایت کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہے عطا بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی نکر تو میری قبر کو بُت کہ پوجی جاوے سخت ہوا غضب اللہ کا اُس قوم پر کہ ٹھہرائین قبرین اپنے انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہ مالک نے مرسل

ف یعنی نکر میری قبر کو مانند بُت کے بیچ تعظیم کرنے لوگون کے اور بار بار آنے اُنکے کے واسطے زیارت کے یعنی بطور پہلے کے اور متوجہ ہونیکے اُسکی طرف واسطے سجدے کے جیسیکہ سنتے ہین اور دیکھتے ہین ہم اب بعضے مزارات اور مقامات کو یعنی مثل تھان وغیرہ کے اور جملہ اشتد غضب اللہ آخر تک جملہ مستانفہ یعنی جملہ علیحدہ ہے گویا کہا گیا کہ کیون آپ یہ دعا کرتے ہین اُسکا جواب یا اشتد آخر تک یعنی ازراہ مہربانی اور شفقت کے اوپر اُمت کے یہ دعا کرتا ہون کہ مبادا یہی اُمین گرفتار نہون جیسے یہود گرفتار ہوکر غصہ کیے گئے ۱۲ ملیحی **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْخَيْطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهِ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قُلْتُ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهٗ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے نماز پڑھنی باغونمین کہا بعض راویون اس حدیث کے نے کہ مراد خیطا نسے باغ ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر کے سے کہ تحقیق ضعیف کہا ہے اُسکو یحیی بن سعید وغیرہ نے **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گھر اُسکے کے برابر ایک نماز کے اور نماز اُسکی محلے کی مسجد مین برابر پچیس نمازونکے اور نماز اُسکی بیچ مسجد کے کہ جمعہ پڑھا جاوے اُسمین یعنی جامع مسجد مین برابر پانسو نمازون کے اور نماز اُسکی بیچ مسجد اقصیٰ کے یعنی بیت المقدس کے برابر پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اُسکی بیچ مسجد میرے کے برابر پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اُسکی بیچ مسجد حرام کے یعنی مکے کے برابر لاکھ نمازون کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ

فِي الْاَرْضِ اَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے کونسی مسجد بنائی گئی زمین مین پہلے فرمایا مسجد حرام کہا مین نے پھر کونسی فرمایا کہ مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کہا مین نے کتنی مدت تھی درمیان اُن دونون کے فرمایا چالیس برس پھر فرمایا کہ ساری زمین واسطے تیرے مسجد ہے یعنی حکم مسجد کا رکھتی ہے کہ جائز ہے اسمین نماز جہان پاوے تجکو نماز پس نماز پڑھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ بانی کعبے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین اور بانی بیت المقدس کے حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان دونون مین فرق زیادہ ہزار برس سے ہے پس فرق چالیس برس کا کیون کہا جواب اسکا یہ ہے کہ ابن جوزی نے کہا ہے کہ اس حدیث مین اشارہ ہے اوپر اول بنا رکھنے ان دونون مسجدون کے اور پہلے کعبہ حضرت ابراہیم نے نہین بنایا اور نہ پہلے حضرت سلیمان نے بیت المقدس بنایا کیونکہ منقول ہے کہ اول جو بنا کعبے کی رکھی حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی بعد اُسکے اُنکی اولاد پھیلی زمین مین پس ہوسکتا ہے کہ کسی نے اُنکی اولادین سے بنا بیت المقدس کی رکھی ہو اور اُسمین چالیس برس کا فرق ہو بعد اُسکے دوبارہ حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا اور حضرت سلیمان نے بیت المقدس اور ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ پایا مین نے شاہد واسطے اس کلام کے اس قصے کو کہ ابن ہشام نے کتاب تسبیحات مین لکھا ہے کہ جب بنایا آدم نے کعبے کو حکم کیا اُنکو پروردگار تعالیٰ نے واسطے سیر کرنے بیت المقدس کے اور بنانے اُسکے کے پس بنا کیا اُسکو اور عبارت کی اُسمین پس اس تقدیر مین فاصلہ چالیس برس کا ہوسکا بعید نہین کذا فی بعض الشروح ف ۱ اور توجیہ اسکی ہمارے استاد نے اللہ رحمت کرے اُنپر یہ منقول ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تو حد مسجد کی مقرر کر دی ہوگی اسی طرح بیت المقدس کی بھی حد مقرر کر دی ہوگی پس ہوسکتا ہے کہ اس حد ٹھیرا دینے مین فرق چالیس برس کا ہو **بَابُ السَّتْرِ** یہ باب ہے بیچ بیان ڈھانکنے شرمگاہ کے ف اس باب مین مؤلف حدیثین ستر ڈھکنے کی کہ شرائط نماز سے ہے لایا ہے اور سوائے اسکے اور حدیثین بھی بیچ بیان لباس کے کہ حضرت نے اور صحابہ نے اُسمین نماز پڑھی ہے لایا ہے ؛ ش **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عمر بن ابی سلمہ رضہ سے کہا کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے مین تہمل کیے ہوئے اُسکو بیچ گھر ام سلمہ رضہ کے رکھے ہوئے دونون طرفین اُسکی اوپر مونڈھون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اشتمال کہتے ہین اُسکو کہ لپیٹے کنارہ کپڑے کا کہ ہے داہنے مونڈھے پر نیچے بائین ہاتھ اپنے کے سے اور لپیٹے اُس کنارے کو ڈالا ہو بائین ہاتھ پر نیچے دائین ہاتھ کے سے پھر گرہ لگاوے سینے پاوے اکثر احتیاج گرہ دینے کی سینے پر اسصورت مین ہوتی ہے کہ گوشے کپڑے کے دراز نہون اور خوف کھل جانیکا ہو اور اگر دراز نہون حاجت باندھنے کی نہین جیسا کہ لباس فقیرون مین کے سے ظاہر ہوتا ہے اسلیے بیچ عبارت بعض شارحین کے قید گرہ لگانے کی نہین واقع ہوئی اور ان حدیثون مین جو لفظ مشتمل اور متوشح اور مخالف بین طرفیہ کے آئے ہین معنے اُنکے ایک ہی ہین ؛ ش **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز پڑھے ایک تمھارا ایک کپڑے مین کہ نہو اوپر مونڈھون اُسکے کے اُس کپڑے مین سے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جیسیکہ اشتمال کی صورت نہ کور ہوئی اور کہا ہے اکثر علما نے کہ حکمت اسمین یہ ہے کہ جب ایک کپڑے کا تہبند کیا اور کندھون پر اُسمین سے نہ ڈالا تو خوف ہوگا ستر کھلجانیکا اور صورت بے ادبی کی بھی ہوگی اور کہا ہے امام مالک رح

اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور جمہور علما نے کہ یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی پس اگر نماز پڑھے گا ایک کپڑے مین کہ کندھو پر نہو اور ستر ڈھکا ہو تو نماز اُسکی ہو جائیگی لیکن مکروہ کراہت کے اور امام احمدؒ اور بعضے اگلے علما نے کہا ہے کہ نہین صحیح ہونے کی نماز اُسکی اُنھون نے عمل کیا ہے ظاہر حدیث پر پس

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص نماز پڑھے ایک کپڑے مین پس چاہیے کہ مخالفت کرے درمیان دونون طرفون اُسکے کے یعنی جیسیکہ طور اشتمال کا مذکور ہوا روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ يَّفْتِنَنِيْ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنچادر کے کہ اُسمین کنارے اور رنگ کے تھے یا اُسمین کچھ کام کیا ہوا تھا پس دیکھا طرف کام اُسکے کے دیکھنا پس جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا لیجاؤ اس چادر کو طرف ابوجہم کے اور لے آؤ میرے پاس انبجانی ابی جہم کی پس تحقیق اس چادر نے باز رکھا مجھکو اب نماز میری سے یعنی حضور نماز سے، روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری کی کہا تھا مین دیکھتا طرف نشان اُسکے کے اور مین تھا نماز مین پس خوف کیا مین نے یہ کہ خلل مین ڈالے مجھکو خمیصہ کہتے ہین ایک چادر کو کہ جنکی ہوتی ہے یا صوف کی سیاہ رنگ سے تاہے اُسکا اور اُسمین خط ہوتے ہین پس جملہ لَهَا اَعْلَامٌ تاکید یا بیان ہے اُسکا وہ ایک صحابی ابوجہم نامی حضرتؐ کے لیے تحفہ لائے تھے اُسکو حضرتؐ نے اوڑھ کر نماز پڑھی اُسکے خطوں پر جو نظر مبارک پڑی حضور قلب مین کچھ فرق آیا جب نماز سے فارغ ہوئے صحابہؓ کو فرمایا کہ اسکو ابوجہم کو پھیر آؤ اور اُسکے پھیرنے مین خیال ہوا کہ وہ شکستہ دل ہوگا اس لیے فرمایا کہ اُسکے بدلے انبجانیہ اُس سے لے آؤ کہ انبجان نام شہر کا ہے اُسمین کملی سادی بنی جاتی ہے اُسکو انبجانیہ کہتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نقش ظاہر کے بیچ پاک نفسون کے اور صاف لون کے بھی تاثیر کرتے ہین اور یہ تاثیر کم بسبب صفائی اور نہایت لطافت کے ہوتا ہے جیسیکہ سفید کپڑے مین اگر ایک نقطہ سیاہ پڑ جاتا ہے ظاہر ہوتا ہے اور جتنا زیادہ سفید ہوگا ظاہر بھی زیادہ ہوگا اور آلودگان تیرہ باطن کو اس بات کی آگاہی بھی نہین ہوتی اور نزدیک ہے تعلیم اور تنبیہ امت کو تا احتیاط کرین ایسی چیزونسے کہ جو نماز مین دھیان بٹاوین پ ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلَاتِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا پردہ واسطے حضرت عائشہؓ کے ڈھانکا تھا ساتھ اُسکے اپنی گھر کے ایک جانب کو پس کہا واسطے عائشہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دُور کر ہمسے اس پردے اپنے کو پس تحقیق ہمیشہ رہتی ہین تصویرین اُسکی ظاہر واسطے میرے بیچ نماز میری کے روایت کی یہ بخاری نے ف ظاہر یہ ہے کہ وہ پردہ حضرت عائشہؓ نے بطور دیوار گیر کے دیوار مین لگایا ہوگا اور بعضے کہتے ہین مثل چھپر کھٹ کے تھا اور حضرت عائشہؓ کو جب تک حدیث نہی کی نہ پونہچی ہوگی جب منع فرمایا اُتار ڈالا پ ح

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا تحفہ بھیجی گئی واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قبائے ریشمی پس پہنا اُسکو پھر نماز پڑھی اُسمین پھر پھرے پس اُتارا اُسکو سخت مانند

مکروہ رکھنے والے کے اُسکو پھر فرمایا نہین لائق یہ واسطے بچنے والونکے یعنی شرک اور کفر سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فروج اُس قبا کو کہتے ہین کہ اُسمین پیچھے چاک ہوتا ہے وہ فروج اکیدر بادشاہ دومہ کے نے یا بادشاہ اسکندریہ نے حضرتؐ کو بطور تحفے کے بھیجی تھی اور حضرتؐ نے جو پہنی جب تک پہننا ریشم کا حرام منوا تھا اور مکروہ جانکر جو اُتاری سبب یہ تھا کہ اُسمین عوف پائی جاتی تھی پس گویا فرمایا کہ اگرچہ مباح ہے لیکن متقیون کو کہ عمل عزیمت پر کرتے ہین افضل یہ ہے کہ نہ پہنین پھر جب حریر پہننا حرام ہوا اسکو حرام ہوا متقی ہو یا غیر متقی اور ہو سکتا ہے کہ نہی اِسی حالت مین ہوئی ہو تو اسصورت مین متقی عن الشرک مراد ہوگا یعنی مسلمان کو پہننا اِسکا نہ چاہیے **ف** طیبی رح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ**

فصل دوسری **عَنْ** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَصِیْدُ اَفَاُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَاَزْرُرْہُ وَلَوْ بِشَوْکَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ روایت ہے سلمۃ بن الاکوع سے کہا کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین ایک شخص ہون کہ شکار کرتا ہون کیا پس نماز پڑھون مین ایک کُرتے کے فرمایا کہ ہان اور گھنڈی لگالے اُسمین اگرچہ ساتھ کانٹے کے ہو روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اِسکے **ف** یعنی مین شکار کیا کرتا ہون اور اُسوقت فقط کُرتا ہی پہنتا ہون کُنگی اُسکے نیچے نہین ہوتی پس لیے کہ شکار کے پیچھے دوڑنا آسان ہو پس اُسی ایک کُرتے مین نماز پڑھ لیا کرون فرمایا ہان لیکن گھنڈی لگالیا کر یعنی گریبان اُسکا اگر فراخ ہو کہ ستر اُسمین سے وقت رکوع و سجود کے معلوم ہوتا ہو تو بند کر لیا کر اگرچہ کانٹے ہی سے ہو تا ستر نہ معلوم ہو **ف** ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یُّصَلِّیْ مُسْبِلٌ اِزَارَہٗ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْھَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَھَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَکَ اَمَرْتَہٗ اَنْ یَّتَوَضَّأَ قَالَ اِنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ وَھُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبَلُ صَلٰوۃَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسوقت کہ ایک شخص نماز پڑھتا تھا لٹکائے ہوئے ازار اپنی فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جا پس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پھر آیا پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے کیا ہو واسطے تمھارے کہ حکم کیا تمنے اُسکو یہ کہ وضو کرے فرمایا تحقیق وہ نماز پڑھتا تھا اور وہ لٹکائے ہوئے تھا ازار اپنی اور تحقیق اللہ نہین قبول کرتا نماز اُس شخص کی کہ لٹکائے ہوئے ہو ازار اپنی روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** مسبل کہتے ہین اصل مین اُسکو کہ کپڑا دراز پہنے کہ زمین تک لٹکتا ہو بطور ناز و تکبر کے اور یہ مخصوص ساتھ ازار ہی کے نہین لیکن اکثر استعمال اسکا ازار مین ہوتا ہے پس ٹخنون سے نیچا کرنا دامن کا اور ازار کا مکروہ ہے اِس لیے فرمایا کہ نہین قبول کرتا اللہ نماز اُسکی یعنی کمال نماز کا نہین قبول کرتا اور ثواب نہین دیتا اُسکو اگرچہ اصل نماز ہو جاتی ہے اور وہ شخص باوجودیکہ باوضو تھا اور پھر اُسکو وضو کرنے کو فرمایا بعید اسمین یہ تھا کہ تا فکر کرے وہ شخص بیچ سبب امر کرنیکے پس معلوم کرے بُرائی اِس فعل کی اور اللہ تعالےٰ بسبب برکت حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طہارت ظاہر کے پاک کردے باطن اُسکا تا بہتر و نازے اِس لیے کہ طہارت ظاہر کی تاثیر رکھتی ہے بیچ طہارت باطن کے ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کی جاتی نماز عورت بالغہ کی مگر ساتھ اوڑھنی کے یعنے بغیر سر و ٹھانکنے کے نماز نہین ہوتی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** مراد یہان حائض سے عورت بالغہ ہے کہ پونہچے سن حیض کو خواہ حیض آوے یا نہ آوے اور اسمین دلیل ہے اِسپر کہ سر اور بال عورت کے ستر ہین پس اگر ننگے سر نماز پڑھے نہین ہوتی نماز اُسکی اور اسی طرح اگر باریک کپڑا اوڑھے ہو کہ رنگ ٹال یا بدن کا معلوم ہوتا ہو اُسمین بھی نماز نہین ہوتی اور یہ حکم آزاد عورت کا ہے اور لونڈی کی نماز ننگے سر ہو جاتی ہے اِسلیے کہ اُسکا سر ستر نہین ہے ستر اُسکا نیچے ناف سے زانو کے نیچے تک ہے

مانند مرد کے اور پیٹ اور پیٹھ اور پہلو بھی پس سیدو عالمگیری **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ قَالَ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَدَوَّدَ كَرَجَمَاعَةٌ وَقَفُوْهُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ اُنھون نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا نماز پڑھے عورت بیچ کُرتے کے اور اوڑھنی کے کہ نہو اُسپر تہہ بند فرمایا جسوقت کہ ہو کُرتا پورا کہ ڈھانکے پشت قدم اُسکے کو یعنی تب نماز بغیر لُنگی کے ہوجائے گی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ذکر کیا ابوداؤد نے ایک جماعت محدثین کی کہ کہ موقوف کیا اُنھون نے اِسکو ام سلمہؓ پر یعنی کہا ہے کہ قول ام سلمہؓ کا ہے حضرتؐ کی حدیث نہین دلیل ہے اِسپر کہ پشت قدم عورت کی بھی ستر ہی واجب ہے ڈھانکنا اُسکا نماز مین پس **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سدل سے نماز مین اور منع کیا اِس سے کہ ڈھانکے آدمی مُنھ اپنا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف معنی سدل کے یہ ہین کہ اوڑھے کپڑا سر پر یا مونڈھون پر اور دونون طرفین اُسکی لٹکتی رہین یعنی بَکل نہ مارے پس یہ منع ہے مطلق اِس لیے کہ شان تکبر کی ہے اور نماز مین بہت بُرا ہے نماز اِس سے مکروہ ہوتی ہے اور عرب پگڑی کے کونے سے ڈھاٹا باندھتے تھے کہ وہ نہ چھپ جاتا تھا اُس سے بھی منع فرمایا اِس لیے کہ قرارت اچھی طرح اِس سے نہین ادا ہوتی اور سجدہ پورا نہین ہوتا اور جو کوئی جمائی لے یا ڈکار لے اور اُسکے مُنھ سے بدبو آتی ہو اُسکو نماز مین ڈھانکنا مُنھ کا ہاتھ سے مستحب ہے پس فرح **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خلاف کرو یہودیون کا یعنی ساتھ ادا کرنے نماز کے جُوتون مین اور مُوزون مین پس تحقیق وہ نماز نہین پڑھتے اپنے جُوتون مین اور نہ مُوزون مین روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اِس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنا ایک چیز مُباح پر واسطے ظاہر کرنے خلاف گمراہون کے اچھا ہے اگرچہ وہ چیز مباح ہے لیکن ازبسکہ اُسکے کرنے مین خلاف اُنکا لازم آتا ہے حکم عزیمت یعنی اَولویت کا پیدا کرتی ہے فرح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا اَوْ قَالَ اَذًى وَقَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا اَوْ اَذًى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُسوقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے اپنے یارون کو ناگاہ اُتارین دونون پاپوشین اپنی پس رکھا اون کو بائین طرف اپنے یعنی دُور رہا کر بائین طرف رکھین پس جبکہ دیکھا یہ قوم نے نکالڈالین اُنھون نے پاپوشین اپنی پس جبکہ پڑھ چکے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز اپنی فرمایا کیا باعث ہوا تمکو اوپر نکالدینے تمھارے کے پاپوشون کو کہا اُنھون نے دیکھا ہمنے آپکو کہ نکالڈالین آپنے پاپوشین اپنی پس نکالڈالین ہمنے بھی پاپوشین اپنی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جبرئیل آئے میرے پاس پس خبر دی مجھکو کہ تحقیق بیچ دونون پاپوشون کے نجاست ہے جسوقت کہ آوے ایک تمھارا مسجد مین پس چاہیے کہ دیکھے پس اگر دیکھے پاپوشون مین نجاست

پس چاہیے کہ پونچھ ڈالے اُسکو اور نماز پڑھے اُنمین یعنی پاپوشین پہنے ہوئے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے **ف** قذر ساتھ زبر قاف اور ذال معجمہ کے اصل مین کہتے ہین اُسکو کہ طبیعت مکروہ رکھے اُسکو پس ظاہر یہ ہے کہ جُوتے مین نجاست ایسی نہ لگی ہوگی کہ نماز اُس سے درست نہو بلکہ کچھ گھِناؤنی چیز لگی ہوگی مانند رینٹ وغیرہ کی والّا نماز مسنون پڑھتے کیونکہ بعض نماز اُس سے پڑھی تھی حضرت جبرئیلؑ نے جو خبر دی اور حضرتؐ نے اُسکو اُتار ڈالا سبب تھا کہ حضرتؐ کے مزاج مین ستھرائی بہت تھی لگا رہنا اُسکا مناسب مزاج شریف کے نہ تھا اور بعض شافعیہ کہتے ہین کہ اگر نجاست کپڑے وغیرہ کو لگی رہے اور مُصلّی کو علم اُسکا نہو تو نماز ہو جاتی ہے یہ قول قدیم شافعیؒ کا ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اِسپر کہ متابعت حضرتؐ کی واجب ہے اِسلیے کہ صحابہؓ نے بمجرد اِسکے کہ حضرتؐ کو جُوتا اُتارتے دیکھا آپ بھی اُتار ڈالے موقوف پوچھنے سبق نہ رکھا اور حضرتؐ نے اُسکو جائز رکھا پس ن ج **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا یَضَعْ نَعْلَیْهِ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلَا عَنْ یَّسَارِهٖ فَتَكُوْنَ عَنْ یَّمِیْنِ غَیْرِهٖ اِلَّا اَنْ لَّا یَكُوْنَ عَلٰی یَسَارِهٖ اَحَدٌ وَلْیَضَعْهُمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَوْ لِیُصَلِّ فِیْهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ نماز پڑھے ایک تمھارا پس نرکھے اپنی پاپوشون کو داہنے اپنے اور نہ بائین اپنے پس ہونگی اپنے غیر اُسکے کے مگر یہ کہ نہو بائین اُسکے کوئی اور چاہیے کہ رکھے اُنکو درمیان دونون پاؤن اپنے کے یعنی آگے اپنے قریب پاؤن کے اور بیچ ایک دایت کے یہ ہے کہ یا نماز پڑھے اُنمین یعنے اگر پاک ہون تو اُتارے نہین روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے معنی اسکے **ف** یعنی جس صورت مین کہ نمازی کے بائین طرف کوئی کھڑا ہوگا اور یہ بائین طرف جُوتا رکھے گا تو اُسکے داہنی طرف پڑیگا پس جب اپنے داہنی طرف رکھنا خوش نرکھا تو اُسکے داہنی کیون روا رکھتا ہے لازم ہے مُومن کو کہ دوست رکھے اپنے یار کے لیے جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے اور مکروہ رکھے اُسکے لیے جو کہ مکروہ رکھتا ہے اپنے لیے پس **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ یَّسْجُدُ عَلَیْهِ قَالَ وَرَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ داخل ہوا مین اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا مین نے اُنکو کہ نماز پڑھتے تھے بوریے پر کہ سجدہ کرتے تھے اُسپر کہا راوی نے اور دیکھا مین نے اُنکو کہ نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے مین بطور بدہی کے یعنی جیسیکہ پہلی حدیث باب کی مین صورت اُسکی مذکور ہوئی روایت کی یہ مسلم نے **ف** اِسمین دلیل ہی اِسپر کہ جائز ہے نماز اُسپر کہ حائل ہو درمیان مُصلّی اور زمین کے خواہ قسم نباتات یعنی زمین کے اُگی ہوئی چیزونسے ہو مثل بوریہ وغیرہ کے یا قسم نباتات سے نہ ہو مثل کپڑے اور صوف وغیرہ کے اگرچہ اِمین ذکر بوریے ہی کا ہی لیکن علما دلیلین اور رکھتے ہین کہ سوا بوریے کے صوف وغیرہ پر بھی جائز ہی اور کہا قاضی عیاض نے کہ نماز پڑھنی زمین پر بغیر بچھانے کسی چیز کے افضل ہے اِسلیے کہ تواضع اور خشوع شرط ہی نماز مین اور زمین پر پڑھنے مین حاصل ہی مگر کچھ حاجت ہو مانند سردی اور گرمی کے یا نجاست زمین کے تو بچھا لینا ہی بہتر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جو چیز زمین کی اُگی ہوئی نہو اُسپر نماز پڑھنی خوب نہین یعنی بوریہ اور مانند اُسکے پر خوب ہے اور کپڑے اور مانند اُسکے پر خوب نہین پس ن ج **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ حَافِیًا وَّمُنْتَعِلًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے یا سے اُسنے اپنے دادا سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے کبھی ننگے پاؤن اور کبھی پاپوشون سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰی بِنَا جَابِرٌ فِیْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِیَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ

عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَإِنَّا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے محمد بن منکدر سے کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے جابرؓ نے بیچ ایک تہبند کے کہ تحقیق باندھا تھا اُسکو جانب گدی اپنی کے اور کپڑے اُنکے رکھے ہوئے تھے سہ پایہ پر پس کہا جابرؓ کو کہنے والے نے کہ نماز پڑھتے ہو ایک تہبند مین پس کہا اُنھون نے کہ سوائے اِسکے نہین کہ کیا مین نے یہ تاکہ دیکھے مجکو احمق مانند تیرے اور کونسا تھا ہم مین کہ ہون واسطے اُسکے دو کپڑے بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ بخاری نے ف شمجب اُسکو کہتے ہین کہ اُسپر کپڑے رکھا کرتے ہین اور کبھی مشک پانی کی پانی ٹھنڈا ہونیکے لیے لٹکا دیتے ہین کہ اُسکو سہ پایہ کہتی ہین مانند گھڑیال کے ہوتا ہے پس جابرؓ نے اُسپر کپڑے رکھدیے تھے اور نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے مین کہ اُسکا تہبند کیا تھا اور اُسی کو بلند کر کر گردن پر گرہ لگائی تھی پس ایک دیکھنے والے نے اُسکو بُرا اور خلاف سنت کے جان کر جابرؓ سے پوچھا کہ کپڑونکے ہوتے ہوئے ایک کپڑے مین تم نماز پڑھتے ہو اُنھون نے کہا کہ یہ مین نے اِس لیے کیا ہے تا مجکو کوئی جاہل مانند تیرے دیکھے اور جانے کہ نماز ایک کپڑے مین جائز ہے اور خلاف سنت کے نہین چنانچہ اِسی لیے ڈانٹا اُسکو اور احمق کہا کہ اِسکو کیون تو بُرا جانتا ہے حضرتؐ کے زمانے مین کونسا ہم مین کہ تھا کہ اُسپاس دو کپڑے تھے اور اجماع ہے علما کا کہ نماز دو کپڑونمین پڑھنی افضل ہے واجب نہین اِسلیے کہ ہمین حج ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہؓ نے جو ایک کپڑے مین نماز پڑھی ہے کبھی تو بسبب نہونے دوسرے کپڑے کے پڑھی ہے اور کبھی بیان جواز کے لیے پس حاصل یہ کہ اگر ایک کپڑے مین بسبب نہونے دوسرے کپڑے کے یا واسطے غرض تعلیم جواز کے پڑھے تو جائز ہے اور اگر بطریق کاہلی و حقارت کے پڑھے تو اچھا نہین اور اسمین تنبیہ ہے اُسپر صحابہؓ کرام پر طعن اور اعتراض نکرے ترک سنت پر اور گمان نیک کھو اُنکے ساتھ یعنی یہ جانے کہ یہ مربیان جواز کے لیے کیا ہوگا یا کچھ اور عذر ہوگا بس شرح

وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے اُبی بن کعب سے کہ کہا نماز ایک کپڑے مین سنت ہی تھے ہم کرتے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ عیب کیا جاتا تھا ہم پر پس کہا ابن مسعودؓ نے سوائے اِسکے نہین کہ تھی یہ بات جسوقت کہ تھی بیچ کپڑون کے قلت پس جسوقت کہ کشادگی کی اللہ نے پس نماز دو کپڑونمین بہتر روایت کی یہ احمد نے

بَابُ السُّتْرَةِ باب بیچ بیان سُترہ کے ف مراد سترہ سے یہان وہ چیز ہے کہ نمازی کے آگے کھڑی کی جاوے مانند دیوار یا ستون یا لکڑی وغیرہ کے تا جگہ سجود کی بسبب اُسکے متمیز ہو اور گذرنے والا آگے اُسکے سے کہ گنہگار نہووے اور درازی اُسکی کم ایک ہاتھ سے نہو اور پرکار کی کم ایک انگشت سے نہو اور سترہ امام کا سترہ مقتدیون کا ہے یعنی اگر امام کے آگے سترہ ہو تو مقتدیونکے آگے سے گذرنا جائز ہے اگرچہ اُنکے آگے کوئی چیز حائل نہو اور سترہ کے ورے سے گذرنا جائز نہین مگر یہ کہ پاوے آنے والا فرجہ یعنی خالی جگہ صف پہلی مین تو جائز ہے اُسکو یہ کہ گذرے آگے صف دوسری کے سے کیونکہ دوسری صف والونکا قصور ہے کہ آگے نہ بڑھے اور احکام اُسکے آگے حدیثون مین مذکور ہین شرح ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتے اوّل روز مین طرف عیدگاہ کے اور برچھی آگے اُنکے اُٹھائی جاتی اور کھڑی کی جاتی عیدگاہ مین آگے اُنکے پس نماز پڑھتے طرف اُسکے روایت کی یہ بخاری نے ف معمول یہ تھا کہ خادم اکثر اوقات برچھی حضرتؐ کے ساتھ رکھتے تھے واسطے سترہ کرنے اور دیکھئے

توڑنے اور مانند انکے کے ۔ ع **وَعَنْ** اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ وَھُوَ بِالْاَبْطَحِ فِیْ قُبَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَاَیْتُ النَّاسَ یَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِکَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْہُ شَیْئًا تَمَسَّحَ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یُصِبْ مِنْہُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ یَدِ صَاحِبِہٖ ثُمَّ رَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَۃً فَرَکَزَھَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰی اِلَی الْعَنَزَۃِ بِالنَّاسِ رَکْعَتَیْنِ وَرَاَیْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ یَمُرُّوْنَ بَیْنَ یَدَیِ الْعَنَزَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ مکے کے اور وہ بیچ البطح مین بیچ خیمہ سُرخ کے کہ چمڑیکا تھا اور دیکھا مین نے بلال رضؓ کو کہ لیا پانی بچا ہوا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکھا مین نے لوگون کو کہ جلدی سے لیتے تھے اُس پانی کو پس جسکو کہ پونچ گیا اُسمین سے کچھ پانی مل لیا اُسکو مُنھ اور بدن اپنے پر اور جسکو نہ پونچا اُس نے لی اُسنے طراوت ہاتھ یا اپنے کے سے پھر دیکھا مین نے بلال رضؓ کو کہ لی برچھی پس گاڑ دیا اُسکو اور نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جوڑے سُرخ کے کہ تھا خط دار دامن اُٹھائے ہوئے نماز پڑھی طرف برچھی کے ساتھ لوگون کے دو رکعت اور دیکھا مین نے لوگون کو اور چارپایون کو کہ گذرتے تھے پرے برچھی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف البطح نام ایک نالے کا ہی نزدیک مکے کے بیچ راہ منا کے اُسکو محصب اور ابطح بھی کہتے ہین اُس نالے کو البطح اِسلیے کہتے ہین اُس مین سنگریزے ہین اور حلّہ کہتے ہین دو کپڑون کو ایک لُنگی اور ایک چادر اُسمین سُرخ خط تھے جیسے کہ یہان بھاگلپور کی لُنگیان ہوتی ہین پس نر اُسرخ مراد نہین ہے کہ اُسکا پہننا مکروہ تحریمی ہے مَردون کو اور اِس سے معلوم ہوا کہ سُترہ کے پرے سے گذرنا آدمیون اور جانورون کا درست ہے ۔ ع **وَعَنْ** نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْرِضُ رَاحِلَتَہٗ فَیُصَلِّیْ اِلَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ قُلْتُ فَرَاَیْتَ اِذَا ھَبَّتِ الرِّکَابُ قَالَ کَانَ یَاْخُذُ الرَّحْلَ فَیُعَدِّلُہٗ فَیُصَلِّیْ اِلٰی اَثَرِھَا اور روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سامنے بٹھاتے اونٹ اپنی سواری کا پس نماز پڑھتے طرف اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے کہا نافع نے کہ کہا مین نے ابن عمرؓ سے کہ خبر دو مجکو کہ جب جاتے اونٹ چرنے اور پانی پینے کو تو کیا کرتے تھے حضرتؐ یعنی پھر کس چیز کو سترہ کرتے تھے لیتے کجاوہ پس درست کر کر آگے رکھ لیتے اُسکو پھر نماز پڑھتے طرف پچھلی لکڑی اُسکی کے یعنی وہ بلند ہوتی ہے اُسکو سترہ کرتے تھے ۔ **وَعَنْ** طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلَ مُؤَخِّرَۃِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُبَالِ مَنْ مَّرَّ وَرَاءَ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکھے ایک تمھارا آگے اپنے سترہ مانند پچھلی لکڑی کجاوے کی کے پس نماز پڑھی اور نہ پرواکرے جو کوئی گذرے پرے اُسکے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی پرواکرے نمازی گذرنا کسی کا اِسکے نماز کے خشوع کو قطع نہین کرتیکا یعنی یہ مین کہ پرواکرے گذرنے والا گنہگار نہین ہونے کا گذرنے سے ۔ ع **وَعَنْ** اَبِیْ جُھَیْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ اَبُوْ النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَھْرًا اَوْ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابوجُہیم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے گذرنے والا آگے نمازی کے سے کہ کیا گناہ ہے اُسپر البتہ ہووے ٹھیرا رہنا اور نہ گذرنا آگے نمازی کے سے چالیس تک بہتر اُسکے لیے گذرنے سے آگے نمازی کے کہا ابونضر نے کہ ایک راوی اِس حدیث کا ہے کہ نہین جانتا مین کہ کہا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا امام طحاوی نے مشکل الآثار مین کہ مراد چالیس برس مین نہ چالیس مہینے اور نہ چالیس دن اور یہ بات ثابت کی ہے اُنھون نے

حدیث ابی ہریرہ کی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانے وہ شخص کہ گذرتا ہے آگے بھائی اپنے کے عرض مین اُس حال مین کہ وہ سرگوشی کرتا ہے رب اپنے سے یعنی اگر گناہ اُسکا جانے تو البتہ ہووے ٹھیرے رہنا جگہ اپنی پر تو برس بہتر واسطے اُسکے قدم سے کہ رکھے اُسکو س **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلْیَدْفَعْہُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاہُ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمھارا طرف ایک چیز کے کہ ڈھانکے اُسکو لوگونسے یعنی سترہ کھڑا کرے کہ حائل ہو درمیان اِسکے اور درمیان لوگون کے پس اراد کرے کوئی یہ کہ گذرے آگے اُسکے یعنی سترہ کے درمیانے چاہیے کہ مارے اُسکو پھر اگر نہ مانے پس قتل کرے اُسکو پس سوا اسکے نہین کہ وہ شیطان ہے یہ لفظ بخاری کے ہین اور واسطے مسلم کے معنی اسکے **ف** قتل کرے اسکی یہ معنی نہین کہ جائز ہے قتل اُسکا بلکہ مراد یہ ہو کہ بہت بُرا ہی اُسکے آگے سے گذرنا بزور اُسکو ہٹاوے اور کہا قاضی عیاض نے کہ پس اگر دفع کرے اُسکو ساتھ اُسیچیز کے کہ جائز ہے دفع کرنا ساتھ اُسکے اور وہ مرجاوے پس نہین تحاصل اُسپر ساتھ اتفاق علما کی اور دیت واجب ہی نہین اختلاف ہے، بعضے کہتے ہین واجب ہوتی ہے بعضے کہتے ہین نہین پس وہ شیطان ہے یعنے شیطان نے یہ کام اُسسے کروایا یا مراد یہ ہے کہ وہ شیطان آدمیونکا ہے سلیے کہ شیطان کے معنی کرش کے ہین خواہ جنونمین سے ہو خواہ آدمیونمین سے اسی لیے شریر آدمی کو شیطان انس کہتے ہین پھر **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ الْمَرْاَۃُ وَالْحِمَارُ وَالْکَلْبُ وَیُجْزِءُ ذٰلِکَ مِثْلُ مُؤَخَّرَۃِ الرَّحْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑتی ہین نماز کو عورت اور گدھا اور کتا اور بچاتا ہے اس توڑنے کو رکھنا اُسچیز کا کہ مانند لکڑی پچھلی کجاوہ کی ہو روایت کی یہ مسلم نے **ف** جمہور علماے صحابہؓ وغیرہم کا یہ مذہب ہے کہ کوئی چیز یا کوئی شخص اگر مصلی کے آگے سے گذرے نماز نہ ٹوٹتی نہین خواہ یہ تینون چیزین ہون یا غیر انکے اور حدیثین جو اس باب مین آئی ہین محمول ہین اوپر مبالغہ اور تاکید کے بیچ کھڑا کرنے سترے کے یا مراد یہ ہو کہ یہ چیزین خشوع اور حضور نماز کو کہ سرور روح نماز کے ہین کھو دیتی ہین یا مراد یہ ہو کہ قریب ہے کہ ٹوٹ جاوے بسبب مشغول ہونے دل مصلی کے ساتھ انکے اور حاصل ان تینون چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ انمین دل بہت مشغول ہو جاتا ہے عورت کا حال تو ظاہر ہے اور گدھے کے ساتھ شیاطین اکثر ہوتے ہین اسی لیے مستحب ہے اعوذ پڑھنی وقت رینکنے اُسکے کے اور کتا نجس نہایت ہوتا ہے **ف** حق **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَۃٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ کَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات کو اور مین عرض مین ہوتی درمیان حضرتؐ کے اور درمیان قبلے کے یعنی سامنے مانند عرض مین ہونے جنازے کے آگے نمازیونکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ اشارہ ہو طرف اُسکے کہ تمام سامنے ہوتی نہ ایک گوشے مین اور باوجود اُسکے حضرتؐ نماز ادا کرتے پس معلوم ہوا کہ آگے آنا عورت کا نمازمین نماز کو نہین توڑتا **ف** ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاکِبًا عَلٰی اَتَانٍ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْ نَاھَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ بِمِنًی اِلٰی غَیْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِکَ عَلَیَّ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا مین سوار گدھی پر اور مین تھا نزدیک قریب بلوغ کے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ساتھ لوگون کے منا مین بدون دیوار کے یعنی بدون سترہ کے پس گذرا مین آگے بعض صف کے پس اُترا مین اور چھوڑ دی مین نے گدھی کہ چرتی تھی اور داخل ہوا صف مین پس انکار نہ کیا اسکا کسیکسی نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** غرض ابن عباسؓ کی یہ ہو کہ گدھی کے آگے گذرنے سے نماز نہ ٹوٹی اور یہ ہنوز بالغ نہ ہوئے تھے

اِس لیے کسی نے اِنکے آگے گذرنے پر بھی انکا رنکیا ف اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ شَیْئًا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَنْصِبْ عَصَاهُ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَهٗ عَصًا فَلْیَخُطَّ خَطًّا ثُمَّ لَا یَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ نماز پڑھے ایک تم مین سے پس چاہیے کہ رکھے سامنے مُنھ اپنے کے ایک چیز یعنی ستون یا دیوار یا مانند اِنکے اور کچھ پس اگر نپاوے کچھ پس چاہیے کہ کھڑا کرے عصا اپنا پس اگر نہو ساتھ اُسکے عصا پس چاہیے کہ کھینچے خط پھر نہ ضرر کریگا اُسکو وہ کہ گذریگا آگے اُسکے یعنی خشوع نماز مین خلل نہین ڈالنے کا روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اگر زمین نرم ہووے عصا گاڑدے اور اگر زمین سخت ہو عصا لنبا سامنے رکھدوے تاکہ مشابہ گاڑدینے کے ہو شرح منیہ مین لکھا ہے کہ اگر رکھ لے عصا اپنا آگے اپنے اور نہ گاڑے بعضون نے کہا ہو کہ کفایت کرتا ہے اُسکو سترہ سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین کفایت کرتا اور کفایہ مین کہا ہے کہ طول مین رکھ لے نہ عرض مین اور خط کھینچنا قول قدیم امام شافعیؒ کا اور قول امام احمدؒ کا ہے اور بعضے متاخرین ہمارے مشائخ کے بھی ساتھ اِسکے قائل ہوے ہین اور نزدیک اکثر مشائخ ہمارے کے اور نزدیک مالکؒ کے خط معتبر نہین اور شافعیؒ نے بھی قول جدید مین انکار اِسکا کیا ہے اور کہا ہے حدیث جو اس باب مین وارد ہوئی ہے ضعیف اور مضطرب ہے اور خط حائل ہونے مین اعتبار نہین رکھتا اور دور سے معلوم اور متمیز نہین ہوتا اور مختار صاحب ہدایہ کا بھی یہی ہے اور شیخ ابن ہمام نے کہا ہے کہ اَولیٰ ہے اتباع سنت کا کرنا اور فی الجملہ ظہور اور امتیاز بھی رکھتا ہے اور موجب جمعیت خاطر کا ہوتا ہے اور بعد اِسکے اختلاف کیا ہے وصف خط مین کہ سطرح کا خط کھینچے بعضون نے کہا ہے کہ بشکل ہلال کے اور بعضون نے لنبا جانب قبلے کے لکھا ہے اور بعضون نے عرض مین کہ دائین طرف سے بائین طرف کو لیجاوے اور مختار لنبا ہی خط ہے کذا فی بعض الشروح ف وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی سُتْرَةٍ فَلْیَدْنُ مِنْهَا لَا یَقْطَعُ الشَّیْطٰنُ عَلَیْهِ صَلٰوتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ نماز پڑھے ایک تمھارا طرف سترہ کے پس چاہیے کہ نزدیک ہو اُس سے تا نہ توڑے شیطان اُسپر نماز اُسکی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف نزدیک سترہ کے اتنا ہووے کہ سجدہ قریب اُسکے کر سکے تا نہ توڑے شیطان نماز اُسکی یعنی اگر دور ہوگا تو احتمال ہوگا کسی گذرنے کا آگے سے پس شیطان وسوسہ اِسکا دل مین ڈالیگا اور حضور قلب مین فرق آویگا جب حضور نماز مین نہوا تو گویا ٹوٹ گئی نماز اُسکی کیون کہ ثواب بدون حضور قلب کے نہین ہوتا اور نزدیک ہونے مین اِس آفت سے بچتا ہے ف وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلٰی عُوْدٍ وَّلَا عَمُوْدٍ وَّلَا شَجَرَةٍ اِلَّا جَعَلَهٗ عَلٰی حَاجِبِهِ الْاَیْمَنِ اَوِ الْاَیْسَرِ وَلَا یَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے طرف لکڑی کے اور نہ ستون کے اور نہ درخت کے مگر کرتے اُسکو اپنی داہنی بھونپ یا بائین بھونپ اور نہ قصد کرتے واسطے اُسکے قصد کرنا یہ کار روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی سترہ کو بیچون بیچ پیشانی کے سامنے نہ کرتے بلکہ داہنی یا بائین بھونون کے سامنے کرتے تا مشابہت بت پرستی کے ساتھ نہو ف وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِیْ بَادِیَةٍ لَنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰی فِیْ صَحْرَآءَ لَیْسَ بَیْنَ یَدَیْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَکَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَیْنَ یَدَیْهِ فَمَا بَالٰی بِذٰلِکَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلنَّسَائِیْ نَحْوَهٗ اور روایت ہے فضل بن عباسؓ سے کہ کہا آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیچ جنگل اپنے کے اور ساتھ اُنکے تھے عباسؓ پس نماز پڑھی جنگل مین کہ نہ تھا آگے حضرتؐ کے سترہ اور ہماری گدھی اور کتیا

کھیلتے تھین آگے حضرتؐ کے پس نہ پروا کی اسکی روایت کی یہ ابو داؤد نے اور نسائی نے مانند اسکے ف عرب مین رسم تھی کہ چند روز جنگل مین جاکر خیمے کھڑے کرتے تھے اور وہان رہتے تھے اور ہر ایک جماعت کا ایک جنگل معین ہوتا تھا پس جو لوگون کہ عباسؓ جنگل مین گئے ہوئے تھے حضرتؐ وہان رونق افروز ہوئے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ سترہ کھڑا کرنا نماز کے آگے واجب نہین بلکہ مستحب ہے اگر لوگون کی گذرگاہ مین نماز پڑھنا موجب

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین توڑتی نماز کو کوئی چیز کہ گذرے آگے نمازی کے اور دور کرو جب تک کہ ہو سکے یعنی اُس چیز کو کہ آگے گذرے نماز کے یعنی تا خضوع و خشوع نماز کے مین خلل نہ آوے پس سوا اسکے نہین کہ وہ گذرنے والا شیطان ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ عورت اور گدھا نماز کو نہین توڑتے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَنَامُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَایَ فِیْ قِبْلَتِہٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُھُمَا قَالَتْ وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَیْسَ فِیْھَا مَصَابِیْحُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی مین سوتی آگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پانون میرے طرف قبلے اُنکے کے یعنی جگہ سجدے اُنکے کے ہوتے پس جب سجدہ کرتے ٹھونکتے مجکو پس سمیٹ لیتی مین پانون اپنے اور جسوقت کہ کھڑے ہوتے کھولدیتی مین پانون اپنے کہا حضرت عائشہؓ نے اور گھر اُن دنون مین نہ تھے اُنمین چراغ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گویا یہ عذر بیان کیا حضرت عائشہؓ نے حضرتؐ کے سجدہ گاہ مین پانون پھیلانیکا کہ بسبب نہ ہونے چراغ کے سجدے کی جگہ حضرتؐ کے مین پانون پھیلے رکھتی تھی اور بعد ٹھونکنے کے دوبارہ پھیلا دیتی تھین پس تھا یہ واسطے تقرر حضرتؐ کے یعنی جائز رکھنے حضرتؐ کے اُنکو اوپر اس حالت کے پس **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُکُمْ مَالَہٗ فِیْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْ اَخِیْہِ مُعْتَرِضًا فِی الصَّلٰوۃِ کَانَ لَاَنْ یَّقِیْمَ مِائَۃَ عَامٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنَ الْخَطْوَۃِ الَّتِیْ خَطَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جانے ایک تمھارا کہ کیا گناہ ہے واسطے اُسکے بیچ گذر نیکے آگے بھائی اپنے کے عرض مین بیچ حالت نماز کے ہووے البتہ کھڑا رہنا اُسکو بہتر واسطے اُسکے اُس قدم سے کہ رکھے روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** کَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ اَنْ یُّخْسَفَ بِہٖ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَھْوَنَ عَلَیْہِ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے کعب احبار سے کہا کہ اگر جانے گذرنے والا آگے نماز پڑھنے والے کے کہ کیا گناہ ہی اُسپر البتہ ہووے دھنسایا جانا اُسکو بہتر واسطے اُسکے گذرنے سے آگے اُسکے اور بیچ ایک روایت کے بجاے بہتر کے یہ ہے کہ آسان ہو اُسپر روایت کی یہ مالکؒ نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی غَیْرِ السُّتْرَۃِ فَاِنَّہٗ یَقْطَعُ صَلٰوتَہُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِیْرُ وَالْیَھُوْدِیُّ وَالْمَجُوْسِیُّ وَالْمَرْاَۃُ وَیُجْزِءُ عَنْہُ اِذَا مَرُّوْا بَیْنَ یَدَیْہِ عَلٰی قَذْفَۃٍ بِحَجَرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمھارا بدون سترہ کے پس تحقیق توڑتا ہی نماز اُسکی کو گدھا اور سور اور یہودی اور مجوسی اور عورت اور کفایت کرتی ہین یہ چیزین اُس کو گذرنے آگے اُسکے اوپر قدر پھینکنے پتھر کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی جتنی دور پتھر جاکر پڑتا ہے آتی دور پر سے نماز پڑھنے والے کے آگے سے یہ چیزین کہ مذکور ہوئین اگر گذر جاوین تو کفایت کرتی ہین نہ ٹوٹنے نماز سے یعنی قصور نماز مین نہین آتا اور کہا ہے علمانے کہ مراد پتھر پھینکنے سے رمی جمار ہی جمع کے یعنی وہ کنکر کہ جمع مین مارے پتھر

مارتے ہین مقدار اُسکی تین ہاتھ کی لکھی ہے اور تاویل اس حدیث کی پہلی فصل مین گذر چکی ہے کہ مراد نماز کے ٹوٹنے سے کیا ہو ترجمہ **بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ** یہ باب ہے بیچ بیان صفت نماز کے **ف** یعنی اوصاف نماز کے لکھے ہین کہ کیونکر پڑھے اور ارکان اور اجزا اُسکے کیا ہین ترجمہ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کونے مسجد کے مین پس نماز پڑھی اُس شخص نے یعنی اور رعایت تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسے کی خوب کی پھر آیا پس سلام کیا حضرتؐ پس فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تجھ پر ہے سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نہین نماز پڑھی پس پھر گیا وہ پس نماز پڑھی یعنی جسطرح کہ پہلی پڑھی تھی پھر آیا پس سلام کیا پھر فرمایا حضرتؐ نے اور تجھ پر ہے سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نماز نہین پڑھی پس کہا اُس شخص نے بیچ تیسری بار کے یا اُس کے بعد تیسری کے ہے یعنی چوتھی بار مین سکھلا مجھکو اے رسول خدا کے پس فرمایا جسوقت کہ کھڑا ہو تو طرف نماز کی یعنی ارادہ کرے تو نماز کا پس پورا کر وضو پھر سامنے کھڑا ہو قبلے کے پھر تکبیر کہہ پھر پڑھ جو آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پھر رکوع کر یہانتک کہ ٹھیرے تو رکوع مین پھر اُٹھ یعنی سر رکوع سے یہانتک کہ سیدھا ہو تو کھڑا پھر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اُٹھا سر یہانتک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو پھر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اُٹھا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو اور بیچ ایک روایت کے یہ ہو کہ پھر اُٹھا تو یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو تو یعنی دوسری رکعت کے لیے اِس روایت مین جلسۂ استراحت کا ذکر نہین پھر کر یہ اپنی ساری نماز مین روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اِس حدیث سے دلیل پکڑی ہے امام شافعیؒ اور احمدؒ اور ابو یوسفؒ نے اوپر فرض ہونے طمانینت کے رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسے مین اِسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے نہونے سے نفی کی نماز کی اور یہ نشان فرضیت کا ہی کہ ایک فعل بسبب نہونے اُسکے کے منتفی اور باطل ہو جاوے اور طمانینت اُسکو کہتے ہین کہ خاطر جمع سے رکوع وغیرہ مین ٹھیرے کہ جوڑ بدن کے اپنی اپنی جا قرار پکڑ جاوین اور طمانینت کو رکوع اور سجود مین نزدیک ابو حنیفہؒ اور محمدؒ کے واجب ہے نہ فرض اور قومہ اور جلسے مین سنت ہی اور یہ توجیہ اِس حدیث کی یون کرتے ہین کہ مراد نہ ہونے نماز سے نہونا اُسکا کمال اُسکی کا ہے کیونکہ بیچ اخراس حدیث کے ساتھ روایت ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی کے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمام کیا تو نے اِسکو تمام ہوئی نماز تیری اور جو کچھ کہ ناقص کیا تو نے اِس سے ناقص کیا نماز اپنی سے اور یہ نشان وجوب اور سنیت کا ہی کہ فعل بغیر اُسکے ناقص اور ناتمام ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ نماز پھیرنے کو اُس شخص کو اِسلیے فرمایا تا نماز بے کراہیت اور نقصان کے ہووے اِسلیے کہ باطل اور معدوم تھی اور اگر فرض ہوتی تو اول سو منع کرتے اور اُسے بار رکھتے اور نہ چھوڑتی اُسکو بغیر ادا کرے اور اِسی حدیث مین دلیل ہی اِس پر کہ نرمی کرے جاہل پر مسائل سکھانے مین اور دلیل ہی اِس پر کہ مستحب ہی سلام کرنا وقت ملنے کے اگرچہ کر رہا ہو اور تھوڑی دیر کے بعد ہو اور دلیل ہی اِس پر کہ جو کوئی خلل کرے بعضے واجبات نماز مین تو نہین صحیح ہوتی نماز اُسکی اور وہ تصلی نہین کما لا ینبغی

کہ نہیں نماز پڑھی اور پہلی روایت میں جلسۂ استراحت کا مذکور ہوا یعنی پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد بیٹھکر اُٹھتے ہیں یہ سنت ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اور امام اعظمؒ کے نزدیک سنت نہیں تحقیق اسکی آگے ہوگی فرع پس **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى اَنْ يَّفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز ساتھ تکبیر کے اور شروع کرتے قرأت ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کے اور تھے جب رکوع کرتے نہ بلند کرتے سر اپنا اور نہ پست کرتے سر کو ولیکن درمیان اسکے یعنی نہ بہت بلند نہ بہت پست بلکہ گردن اور پیٹھ برابر رکھتے اور تھے جسوقت کہ اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے نہ سجدہ کرتے یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہوتے اور تھے جسوقت کہ اُٹھاتے سر اپنا سجدہ سے نہ سجدہ کرتے یعنی دوسرا یہانتک کہ سیدھے بیٹھتے اور تھے پڑھتے بعد دو ہر رکعتوں کے اَلتَّحِيَّاتُ اور تھے بچھاتے بایاں پاؤں اپنا یعنی اور بیٹھتے اُسپر اور کھڑا رکھتے داہنا پاؤں اپنا اور تھا منع کرتے عقبۂ شیطان سے اور منع کرتے یہ کہ بچھاوے آدمی دونوں ہاتھ اپنے بچھانا درندے کا سا اور تھے ختم کرتے نماز ساتھ سلام کے روایت کی اسکو مسلم نے **ف** شروع کرتے قرأت ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کے یعنی ساری سورۂ فاتحہ پڑھتے اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ چپکے پڑھتے ہونگے جیسے کہ مذہب حنفی ہے اور تھے بچھاتے بایاں پاؤں اور کھڑا رکھتے داہنا پاؤں اپنا ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ دونوں قعدوں میں یوں ہی بیٹھتے تھے اور یہی ہے قول امام اعظمؒ کا اور بیچ حدیث ابی حمید کے افتراش یعنی پاؤں بچھانا پہلے قعدے میں اور تورک یعنی کولے پر بیٹھنا دوسرے قعدہ میں بھی آیا ہے اور قول امام شافعیؒ کا بھی یہی ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک دونوں قعدوں میں تورک ہی ہے اور امام احمدؒ کے نزدیک جس نماز میں دو تشہد ہیں بیچ تشہد اخیر اُسکے تورک ہے اور جسمیں ایک ہی تشہد ہے افتراش ہے اور وجہ قول امام ابو حنیفہؒ کی یہ ہے کہ بہت حدیثوں میں مطلق بچھانا پاؤں کا واقع ہوا ہے اور آیا ہے کہ سنت تشہد میں یہ ہے اور بیٹھنا حضرتؐ کا تشہد میں اسی طرح تھا بلا تید قعدہ پہلے اور دوسرے کے اور جسطرح کا بیٹھنا کہنے اختیار کیا ہے وہ دشوار ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ افضل اعمال کے دشوار اُنکے ہیں اور بعضی حدیثوں میں قعدۂ اخیرہ میں کہ کولے پر بیٹھنا آیا ہے جیسے کہ مذہب شافعیؒ ہے محمول اسپر ہے کہ حضرتؐ حالت ضعف اور کبر سن میں اسطرح بیٹھتے تھے اسلیے کہ قعدۂ اخیرہ میں بیٹھنا زیادہ ہوتا ہے آسانی کے لیے اسطرح بیٹھتے تھے اور عقبۂ شیطان یہ ہے کہ دونوں کولے زمین کو لگاوے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کرے اور رکھے دونوں ہاتھ زمین پر جیسے کہ کتا بیٹھتا ہے پس اسطرح اَلتَّحِيَّات میں بیٹھنا ساتھ اتفاق علما کے مکروہ ہے اور طیبی نے کہا ہے کہ عقبۂ شیطان یہ ہے کہ دونوں کولے دونوں پاشنوں پر رکھے یہ معنی ساتھ لفظ عقبہ کے بہت مناسب ہیں اور منع کیا یہ کہ بچھاوے مرد دونوں پونچھے ہاتھوں کے زمین پر یعنی وقت سجدے کے مانند بچھانے درندے یعنی کتے وغیرہ کے اور قید مرد کی اسمیں اسلیے ہے کہ عورت کو پونچھے بچھانے ہی چاہییں کہ اسمیں ستر خوب ہوتا ہے اور ختم کرتے نماز کو ساتھ سلام کے یہ سلام امام شافعیؒ کے نزدیک فرض ہے اور ہمارے نزدیک واجب **فع** **وَعَنْ** اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ حَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ اسْتَوٰى

حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَکَانَہٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْہِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِھِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ قَدَّمَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْاُخْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِہٖ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہ کہا مین ایک جماعت کے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسے مین خوب یاد رکھتا ہون تم مین سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکھا مین نے اُنکو جبوقت کہ تکبیر کہتے کرتے دونون ہاتھ اپنے مقابل دونون مونڈھون اپنے کے اور جبوقت کہ رکوع کرتے محکم پکڑتے دونون زانو ساتھ دونون ہاتھون کے پھر جھکاتے پیٹھ اپنی یعنی تا برابر گردن کے ہووے پس جبوقت کہ اُٹھاتے سر اپنا کھڑے ہوتے سیدھے یہان تک کہ پھر آتا ہر جوڑ اپنے جھکانے اپنے پس جبوقت کہ سجدہ کرتے رکھتے دونون ہاتھ اپنے زمین پر یعنی مقابل مُنھ کے نہ بچھاتے اور نہ سمیٹتے اُنکو طرف پہلو کے اور سامنے رکھتے اُنگلیان پانُون اپنے کی طرف قبلے کے پس جبوقت کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کے بیٹھتے اوپر بائین پانُون اپنے کے اور کھڑا کرتے داہنا پس جبوقت کہ بیٹھتے بیچ رکعت اخیر کے آگے نکالتے بایان پانُون اپنا اور کھڑا کرتے دوسرا یعنے داہنا اور بیٹھتے کُولے اپنے پر روایت کی یہ بخاری نے ف جب تکبیر کہتے کرتے ہاتھ اپنے مقابل دونون مونڈھون اپنے کے مذہب شافعی رحمہ اللہ ہین ہی کرتے ہین اور ہمارے نزدیک مقابل لَو کا نون کے رکھے کہ یہ بھی آیا ہے حدیثونمین اور بعضی روایتونمین اوپر کی جانب کا نون تک بھی آیا ہے پس امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے متوسط کو اختیار کیا اور امام شافعی رحمہ اللہ نے بیچ تطبیق ان روایات کے کہا ہے کہ ہتھیلیان ہاتھ کی مقابل کاندھے کے رہین اور انگوٹھے برابر لَو کے اور سر انگلیونکے مقابل اوپر کی جانب کان کے رکھے کہ اِسطرح مین عمل سب روایتون پر ہو جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ اوقات مختلفہ مین ہون یعنی کبھی کسیطرح اُٹھاتے ہون کبھی کسی طرح اور محکم پکڑتے دونون زانو ساتھ دونون ہاتھونکے اور کشادہ رکھتے تھے اُنگلیان اور کہا ہے علمانے کہ اُنگلیان رکوع مین کشادہ رکھے اور سجود مین بند ملی ہوئی اور بیچ تکبیر تحریمہ اور تشہد کے بطور خود چھوڑے اور نہ سمیٹتے اُنکو یعنی اُنگلیان اور ہتھیلیان زمین پر رکھے اور پونچھے اور بازو اُٹھائے ہوئے الگ پہلو سے رکھے کہ اگر بکری کا بچہ چاہے تو نیچے سے نکل جاوے اور اس حدیث مین یہ نہ مذکور ہوا کہ قومہ سے کہ سجدے مین جاوے پہلے زانو زمین پر رکھے یا ہاتھ دونون طرح درست ہے مگر پہلے زانو رکھنے افضل اور مختار اکثر ائمہ کے ہین ۞ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اُٹھاتے ہاتھ اپنے برابر مونڈھونکے جبکہ شروع کرتے نماز اور جبوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جبوقت اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے اُٹھاتے دونون ہاتھ اِسی طرح سے اور کہتے سُنا اللہ نے واسطے اُسکے کہ حمد کی اُسکی یعنی قبول کی تعریف اُسکی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے حمد اور تھے حضرت نہین کرتے تھے یہ بیچ سجدونکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے تیرے ہے حمد یعنی جو کوئی کسی کی تعریف کرتا ہے تیری ہی تعریف کرتا ہے کیونکہ پیدا کرنے والا سبکا تو ہی ہے پس تعریف مصنوع کی حقیقت مین صانع ہی کی ہوتی ہے اور اِس سے معلوم ہوا کہ ہر نماز پڑھنے والا سَمِعَ اللّٰہُ اور رَبَّنَا دونون کہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ تنہا پڑھنے والے کے حق مین ہے اور جماعت مین پڑھتا ہو تو امام سَمِعَ اللّٰہُ کہے اور مقتدی رَبَّنَا اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک امام بھی دونون چیزون کہے اور اِسی کو اختیار کیا ہے امام طحاوی نے اور ایک روایت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی اِسی طرح منقول ہے اور مقتدی فقط رَبَّنَا ہی کہے اِنکے نزدیک بھی اور رخین کرتے تھے سجدونمین یعنی جب سجدونمین جاتے اور سر اُٹھاتے

سجدون سے تو ہاتھ نہ اُٹھاتے مختار شافعیہ کا یہی ہے کہ ان وقتونمین ہاتھ نہ اُٹھاوے شافعیہ کے نزدیک جو رفع یدین صحت کو پہونچا ہے اِن ہی جگھون مین وقت تکبیر تحریمہ کے اور رکوع کے جانے کے وقت اور وقت سر اُٹھانے کے رکوع سے سواے اِن تین جگھونکے ثابت نہین ہوا ہے کذا فی سفر السعادۃ ۱۲ **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ کَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَفَعَ ذٰلِکَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی نافع سے کہ تحقیق ابن عمرؓ تھے جبوقت کہ داخل ہوتے نماز مین تکبیر کہتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور جبوقت رکوع کرتے اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور جبوقت کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور جب اُٹھتے دو رکعتون سے اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور مرفوع کیا اِسکو ابن عمرؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی روایت کیا کہ حضرتؐ نے اِسطرح کیا روایت کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا اُذُنَیْہِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی مالک بن حویرث سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت تکبیر کہتے اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے اُنکو اپنے کانونکے اور جبوقت اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے پس کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کرتے مانند اسکے یعنی دونون ہاتھ برابر کانونکے اُٹھاتے اور بیچ ایک روایت کی یون آیا ہی یہانتک برابر کرتے دونون ہاتھون کو اوپر کی جانب کانون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ اُٹھانا ہاتھونکا سوا تکبیر تحریمہ کے مختلف فیہ ہی درمیان ہمارے اور شافعیہ کے اور حق یہ ہے کہ حدیثین اور آثار دونون جانب مین موجود ہین پس یا تو یہ ہی کہ کبھی اُٹھاتے ہون اور کبھی نہین یا یہ کہ اول اُٹھاتے ہون آخر مین منسوخ ہوا لیکن اب ہاتھ نہ اُٹھانے کی ذکر کی جاتی ہین تا حق ظاہر ہو جاتا چاہیے کہ ترمذی کجامع ترمذی مین دو باب لکھے ہین اوّل باب رفع یدین کا ہے نزدیک رکوع کے اِسمین حدیث ابن عمرؓ کی لایا ہی جو کہ اوپر گذری اور دوسرا باب لکھا ہی کہ نہین دیکھا گیا ہاتھ اُٹھانا مگر نزدیک شروع نماز کے اِس باب مین حدیث علقمہ کی عبد اللہ بن مسعودؓ سے لایا ہی کہ ابن مسعودؓ نے اپنے ہاتھ اونسے فرمایا کہ ادا کی ہین نے ساتھ تمھارے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ادا کی ابن مسعودؓ نے نماز اور نہ اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے مگر اوّل بار اور اُسی باب مین کہا کہ براء بن عازب سے بھی یون ہی آیا ہے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث ابن مسعودؓ کی حسن ہی اور ساتھ اسکے قائل ہین اکثر اہل علم صحابہؓ اور تابعین سے اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعودؓ کی ابو داؤد اور نسائی سے اور حدیث براء بن عازب کو بھی ابو داؤد سے لایا ہی کہ کہا ابن مسعودؓ نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب نماز شروع کرتے اوٹھاتے دونون ہاتھ اپنے دونون کندھونکے نزدیک تک پھر نہ عود کرتے اور ایک روایت مین ہی کہ پھر نہ اُٹھاتے اُن دونون کو یہانتک کہ فارغ ہوتے نماز سے اور ابو داؤد نے جو کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہین ہی احتمال رکھتا ہے کہ مراد نہ صحیح ہونا ساتھ اس طریق خاص کے ہووے پس ضرر نہین کرتا بیچ صحت اصل حدیث کے اور احتمال رکھتا ہی کہ ثابت کرنا حدیث حسن کا ہووے موافق اُسکے کہ ترمذی نے کہا ہی اور حدیث حسن بلا خلاف لائق دلیل کے ہے جیسے کہ مقدمے مین معلوم ہوا اور امام محمدؒ نے بیچ مؤطا اپنی کے بعد ذکر روایت کرنے حدیث ابن عمرؓ کے کہ بیچ رفع یدین کے نزدیک رکوع کے اور نزدیک سر اُٹھانے کے رکوع سے آئی ہے کہا ہے کہ سنت یہ ہی کہ تکبیر کہے ہر نیچے ہونے اور اُٹھنے مین لیکن رفع یدین سواے ابتداے نماز کے ایک بار سے زیادہ نہو اور یہ قول ابو حنیفہؒ کا ہے اور بیچ اِسکے آثار بہت آئے ہین بعد اُسکے عاصم بن کلیب جرمی سے کہ اُسے روایت کی اپنے باپ سے کہ وہ یاد ہین

حضرت علیؓ کے سے ہے ساتھ تعدد روایت کے لایا ہے کہ حضرت علیؓ رفع یدین سواے تکبیر اُولیٰ کے نکرتے تھے اور عبد العزیز بن حکیم سے لایا ہے کہ کہا دیکھا مین نے ابن عمرؓ کو کہ اُٹھاتے تھے ہاتھ بیچ اوّل تکبیر افتتاح کے اور نہین اُٹھاتے تھے سواے اُسکے اور مجاہد سے روایت کی ہے کہ کہا اُنھون نے پڑھی مین نے نماز پیچھے ابن عمرؓ کے پس ہاتھ اُٹھاتے تھے مگر تکبیر اُولیٰ مین اور اسود نے روایت کی ہے کہ دیکھا مین نے عمرؓ بن الخطاب کو کہ نہین اُٹھاتے تھے ہاتھ اپنے مگر تکبیر اُولیٰ مین پس حضرت عمرؓ اور علیؓ اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ کہ نہایت قرب حضرتؐ سے رکھتے تھے جب اُنکا عمل عدم رفع پر ہوا تو پس جو کچھ کہ خلاف اِسکے نقل کرین اُولیٰ اور لائق ساقط قبول کے نہو اور شرح ابن ہمام مین لایا ہے حدیث دار قطنی سے اور ابن عدی سے کہ نقل کی محمد بن جابر سے اُسنے حماد بن ابی سلیمان سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہ کہا ادا کی مین نے نماز ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابی بکرؓ اور عمرؓ کے پس اُٹھائے اُنھون نے ہاتھ اپنے مگر نزدیک شروع نماز کے اور منقول ہوا کہ جب ہوئے امام ابو حنیفہؒ ساتھ اوزاعی کے مکے مین بیچ دار الخیاطین کے پس کہا اوزاعی نے کیون نہین ہاتھ اُٹھاتے ہو تم نزدیک رکوع کے اور سر اُٹھانیکے رکوع سے امام ابو حنیفہؒ نے کہا اس سبب سے کہ صحت کو نہین پونچا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اِس باب مین کچھ پس کہا اوزاعی نے کہ حدیث کی مجکو زہری نے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھاتے تھے ہاتھ جسوقت کہ شروع کرتے تھے نماز اور نزدیک رکوع کے اور سر اُٹھانیکے اُس سے پس کہا ابو حنیفہؒ نے حدیث کی مجکو حماد نے ابراہیم سے اُسنے علقمہ اور اسود سے کہ دونون نے نقل کی عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اُٹھاتے تھے ہاتھ اپنے مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے پھر نہ عود کرتے تھے ساتھ کسی چیز کے اِس سے اوزاعی نے کہا مین روایت کرتا ہون زہری سے کہ اُسنے نقل کی سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے اور تو اُسکے مقابلے مین روایت کرتا ہے حماد سے کہ اُسنے نقل کی ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے یعنی یہ اسناد تیری ساتھ اُس اسناد میری کے کہ عالی ہے کمان پونچنی ہے پس ابو حنیفہؒ نے کہا حماد فقیہ تر ہے زہری سے اور ابراہیم فقیہ تر ہے سالم سے اور علقمہ کم ابن عمرؓ سے نہین فقیہ مین اگرچہ ابن عمرؓ ساتھ فضیلت صحبت حضرتؐ کے مخصوص ہے اور اسود کو بھی بہت فضیلت ہے اور عبد اللہ تو خود عبد اللہ ہی ہین یعنی اُسکی کیا تعریف کی جاوے کہ درجہ اُسکا بیچ فقہ کے اور قُرب کے ساتھ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور ہے پس اوزاعی نے ترجیح دی حدیث کو بسبب عالی ہونے اسناد کے اور ابو حنیفہؒ نے بسبب فقیہ ہونے راویونکے اور نہ مذہب اُنکا یہی ہے کہ راویون فقیہ کو ترجیح دیتے ہین فقیہ کو جیسیکہ اصول فقہ مین لکھا گیا ہے اور بیچ نہایہ شرح ہدایہ کے کہا ہے کہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ دیکھا اُنھون نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا مسجد حرام مین اور اُٹھاتا تھا دونون ہاتھ اپنے نزدیک رکوع کے اور نزدیک سر اُٹھانیکے رکوع سے پس کہا ابن زبیر نے کہ ایسا مت کر یہ ایک چیز ہے کہ کیا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد اسکے ترک کیا یعنی یہ حکم اوائل مین تھا پھر منسوخ ہوا اور کہا ابن مسعودؓ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے ہمسے بھی اُٹھائے اور حضرت نے ترک کیے ہمنے بھی ترک کیے اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اکثر اُنھون نے اُٹھاتے تھے ہاتھ مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے اور جو مجاہد نے ابن عمرؓ سے کہ حدیث رفع یدین کی نزدیک شافعیؒ کے اُس سے روایت کی گئی ہے عمل برخلاف اُسکے روایت کیا کہ کہا سالم نے پیچھے ابن عمرؓ کے نماز ادا کی مین نے اور ہرگز نہ دیکھا مین نے کہ رفع یدین کیا ہو مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے عمل ساتھ اس حدیث کے ساقط ہوگا اِسلیے کہ مقرر ہوا ہے اصول حدیث مین کہ جو راوی برخلاف روایت کے عمل کرے عمل ساتھ اُس روایت کے ساقط ہوگا انتہی اب معلوم ہوا کہ اخبار و آثار بیچ جانب ہاتھ اُٹھانے اور نہ اُٹھانیکے دونون کے ثابت ہین اور ایک جماعت صحابہؓ و غیرہم خصوصًا ابن مسعودؓ اور تابعین اُنکے بیچ جانب نہ ہاتھ اُٹھانیکے ہین محمل اسکا سواے اِسکے نہووے کہ کہین ہم اوقات مختلفہ مین دونون فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وجود مین آئے اور جو علم فقہ ابو حنیفہؒ کا اور اسناد اُنکی منتہی طرف ابن مسعودؓ اور تابعین اُنکے کی ہے اور طریقہ اُنکا

عدم رفع کا ہے پس ابو حنیفہؒ نے بھی یہی اختیار کیا ہم آپ اس عقیدے پر ہین اور علماء مذہب ہمارے کے ساتھ اسقدر کی اکتفا نہین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ حکم ہاتھ اُٹھانے کا منسوخ ہے اسلیے جب ابن عمرؓ کو کہ راوی حدیث رفع یدین کے ہین دیکھا کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل خلاف اُسکے کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منسوخ ہی باوجود کثرت روایات اور احادیث کے اس باب مین واللہ اعلم انتہیٰ یہ خلاصہ شرح سفر السعادۃ کا ہے جو کہ حضرت شیخ عبد الحقؒ نے تصنیف کی ہے جسکو تفصیل اس مقام کو دیکھنا منظور ہو اُسمین دیکھلے اور حال اُنکی تحقیق کا یہ ہو کہ اُنکے نزدیک ہاتھ اُٹھانے اور نہ اُٹھانے دونون سنت ہین لیکن نہ اُٹھانا ہاتھون کا اولیٰ اور راجح ہوا اور علماء حنفیہ نے کہا ہے کہ ہاتھ اُٹھانے منسوخ ہوئے واللہ اعلم **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَاِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اُن ہی مالکؓ سے کہ تحقیق اُنھون نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے پس جبوقت ہوتے چہ طاق رکعت کے نماز اپنی سے نہ کھڑے ہوتے یہانتک کہ سیدھے بیٹھتے روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی پہلی رکعت مین و تیسری یعنی بعد سر اُٹھانیکے سجدے دوسرے سے بیٹھتے تھے بعد اُسکے اُٹھتے تھے اُسکو جلسہ استراحت کا کہتے ہین کہ شافعیہ کے نزدیک سنت ہی اور کیفیت اُسکی مثل کیفیت بیٹھنے کے ہے پہلے قعدے مین اور بعد بیٹھنے کے ساتھ دونون ہاتھونکے تکیہ مین پر کر کر اُٹھتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ کے ساتھ روایت مختار کے بلا سبب عذر کبر سن وغیرہ کے تھا پس جسکو حاجت اُسکی نہو اُسکے حق مین سنت نہین اور سند امام شافعیؒ کی یہی حدیث ہی اور دلیل ہماری حدیث ابی ہریرہ کی ہے کہ ترمذی بھی لایا ہے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھتے اوپر پشت قدمون کے یعنی بغیر سکے کہ بیٹھین اور اگرچہ بعضی طرق اس حدیث کے ضعیف ہین ولیکن صحیح الاصل ہے کذا قال الشیخ ابن الہمام اور ابن ابی شیبہ ابن مسعودؓ سے لایا ہی کہ وہ اُٹھتے تھے نماز مین اوپر پشت قدمون اپنے کے بغیر اسکے کہ بیٹھین اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ سے بھی اسیطرح لایا ہوا ونعمان بن ابی عیاشؓ سے لایا ہے کہ پایا مین نے بہت صحابہؓ کو کہ جب سر اُٹھاتے تھے دوسرے سجدے رکعت پہلی و تیسری کی سے اُٹھتے تھے جیسیکہ ہوتے تھے بغیر اسکے کہ بیٹھین اور اخبار و آثار اس باب مین بہت ہین و بعضی حدیثین کہ خلاف اِنکے آئی ہین محمول اوپر کبر سن اور ضرورت کے ہین پ

وَعَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْهِ حِیْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ کَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ اَخْرَجَ یَدَیْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَکَبَّرَ وَرَکَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ یَدَیْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَیْنَ کَفَّیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ تحقیق اُسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے اُسوقت کہ داخل ہوئے نماز مین تکبیر کہی پھر ڈھانک لیے ہاتھ کپڑے اپنے مین پھر رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائین ہاتھ پر پھر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کرین نکالے دونون ہاتھ اپنے کپڑے سے پھر اُٹھایا اُن کو اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ اُٹھائے اپنی دونون ہاتھ پھر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان دونون ہاتھون اپنے کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** ڈھانک لیے ہاتھ کپڑے مین ظاہر یہ ہے کہ چادر مین ڈھانک لیے اور بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ آستین مین ہاتھ چھپائے لکھا ہے علمانے کہ یہ شاید بسبب تنگ جاڑے کے تھا اور رکھنا داہنے ہاتھ کا بائین پر متفق علیہ ہے درمیان امامونکے مگر امام مالکؒ کے نزدیک چھوڑے رکھنا ہاتھونکا ہوا و جائز ہے باندھنا بھی لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ رکھے اور امام شافعی کے نزدیک برابر سینے کے یعنی ناف سے اوپر اور حدیثین دونون جانب مین آئی ہین اور لکھا ہے علمانے کہ امر اس باب مین واسع ہے جو کچھ کرے درست ہوا اور ناف کے نیچے رکھنا ہاتھونکا یا سینے پر خاص کر ثابت نہین ہوا ہے اور تعین نہین یعنی خاص ایک ہی چیز ثابت نہین بلکہ دونون طرح آیا ہے پس جبکہ ایسا تھا امام ابو حنیفہؒ نے جو کچھ کہ مقرر اور متعاد

بیچ صورت ادب کے ہی اختیار کیا کہ وہ ناف کے نیچے رکھنا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھ نکو وقت تکبیر کہنے کے اور اُٹھانیکے کپڑے سے نکال لیوے ۱۲ **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا تھے لوگ حکم کیے جاتے یہ کہ رکھے آدمی ہاتھ داہنا اوپر بائین ہاتھ نیز کے نمازمین روایت کی یہ بخاری نے **ف** یمین اشارہ ہے اسپر کہ لائق ہے کھڑے ہونے والے کو آگے جبار کے کہ ادب کو ہاتھ سینے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر رکھے اور سر جھکا رکھے جیسیکہ بادشاہون کے آگے کھڑے ہوتے ہین پس **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتے کھڑے ہونیکا طرف نماز کے تکبیر کہتے یعنی تکبیر تحریمہ جسوقت کہ کھڑے ہوتے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ رکوع کرتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جسوقت اُٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے پھر کہتے کھڑے ہوئے اے رب میرے واسطے تیرے ہی سب تعریف پھر تکبیر کہتے جسوقت جھکتے یعنی سجدے کے لیے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ اُٹھاتے سر اپنا یعنی سجدے سے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ اُٹھاتے سر اپنا پھر کرتے یہ بیچ تمام نماز اپنی کے یہانتک پورا کرتے اُسکو اور تکبیر کہتے اُسوقت کہ کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھکر پیچھے بیٹھنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث مین فقط ذکر تکبیرات کا ہے اور ہاتھ اُٹھانے کا ذکر نہین ۱۲ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر نمازون مین وہ نماز ہے کہ اُسمین دراز ہو قیام روایت کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نمازمین قیام طویل افضل ہے اسلیے کہ اُسمین مشقت اور خدمت اور طاعت زیادہ ہے اور علمانے اختلاف کیا ہے کہ قیام نمازمین افضل ہے یا سجود اور یہ حدیث مسند اُس جماعت کی ہے کہ کہتے ہین قیام افضل ہے اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ قیام مین قرآن پڑھا جاتا ہے اور قرآن افضل ہے تسبیح سے مذہب حنفیہ بھی یہی ہے ۱۲

الْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ وَلَا يُصَوِّبُ رَاْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ

حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِیْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ حَتّٰی اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِیْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰی وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰی شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ حُمَيْدٍ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ وَنَحّٰی يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَخِذَيْهِ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰی وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰی عَلٰی قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰی عَلٰی رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰی وَكَفَّهُ الْيُسْرٰی عَلٰی رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ يَعْنِیْ السَّبَّابَةَ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ وَاِذَا قَعَدَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلٰی بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰی وَنَصَبَ الْيُمْنٰی وَاِذَا كَانَ فِی الرَّابِعَةِ اَفْضٰی بِوَرِكِهِ الْيُسْرٰی اِلَی الْاَرْضِ اَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَّاحِيَةٍ وَّاحِدَةٍ

اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا پیچ دس شخصوں کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ میں خوب جانتا ہوں تم سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو کہا صحابیوں نے پس بیان کر و کہا ابی حمید نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ وقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک برابر کرتے اُنکو مونڈھوں اپنے کے پھر تکبیر کہتے پھر قرآن پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور اُٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہانتک برابر اُٹھاتے اُن دونوں کو مونڈھوں اپنے کے پھر رکوع کرتے اور رکھتے دونوں ہتھیلیاں اپنی اپنے گھٹنوں پر پھر سیدھی کرتے کمر پس نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنی پیٹھ اور سر ہموار رکھتے پھر اُٹھاتے سر اپنا پس کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پھر اُٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے دونوں مونڈھوں اپنے کے درحالیکہ سیدھے کھڑے ہوتے پھر کہتے اللّٰہُ اَکْبَر پھر جھکتے طرف زمین کے سجدے کیلیے پس دُور رکھتے دونوں ہاتھ اپنے دونوں پہلوؤں سے اور موڑتے انگلیاں پاؤں اپنے کی یعنی اسطرح کہ سر انگلیوں کے قبلے کی طرف ہوتی پھر اُٹھاتے سر اپنا سجدے سے اور موڑتے بایاں پاؤں اپنا یعنی بچھاتے پس بیٹھتے اُسپر پھر سیدھے ہوتے یہانتک کہ پھرتی یعنی ہو جاتی ہر ہڈی یعنی طرف ٹھکانے اپنے کے درحالیکہ برابر ہوتی یعنی یہ تاکید ہے لفظ یَعْتَدِلُ کی پھر سجدہ کرتے یعنی تکبیر کہتے ہوئے پھر کہتے اللّٰہُ اَکْبَر اور اُٹھتے اور موڑتے بایاں پاؤں اپنا بیٹھ پھر بیٹھتے اُسپر یعنی جلسۂ استراحت کرتے پھر اعتدال کرتے یعنی ٹھیرتے خاطر جمع سے یہانتک کہ پھرآتی ہر ہڈی اپنی ٹھکانے اپنے پر پھر کھڑے ہوتے پھر کرتے دوسری رکعت میں مانند اسکے یعنی سوائے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوْذُ کے شروع رکعت میں پھر جسوقت کہ کھڑے ہوتے دُو رکعت پڑھ کر یعنی بعد تشہد کے اللّٰہُ اَکْبَر کہتے اور اُٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک جیسیکہ تکبیر کہتے تھے نزدیک شروع کرنے نماز کے پھر کرتے اسیطرح بیچ باقی نماز اپنی کے یہانتک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچھے اُسکے ہے سلام یعنی اخیر رکعت کا دوسرا سجدہ ہوتا کہ اُسکے بعد تشہد اور سلام ہے نکالتے بایاں پاؤں اپنا اور بیٹھتے کُولے پر اور پائین جانب اپنی کے پھر سلام پھیرتے کہا اُن دس صحابیوں نے کہ سچ کہا تو نے اسیطرح تھے حضرت نماز پڑھتے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ نے معنی اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے حدیث ابی حمید کی سے یہ آیا ہے کہ پھر رکوع کیا پھر رکھے دونوں ہاتھ اپنے اوپر دونوں زانوؤں اپنے گویا کہ پکڑے ہوئے ہیں اُنکو اور مانند چلّے کے کیا دونوں ہاتھوں اپنے کو یعنی دُور کیا کُہنیوں کو پہلوؤں سے گویا کہ کُہنیاں شاخیں چلّے کے ہیں اور پہلو شاخ کمان کے جیسیکہ آگے کہا پس دُور رکھا کُہنیوں کو دونوں پہلوؤں اپنے سے اور کہا راوی نے پھر سجدہ کیا پس ٹھیرایا ناک اپنی کو اور پیشانی اپنی کو

زمین پر اور سکیوکیا دونون ہاتھون اپنے کو یعنی کہنیون کو پہلوون اپنے سے اور رکھے دونون ہاتھا اپنے برابر مونڈھون اپنے کے اور کشادگی
کی درمیان دونون رانون اپنی کے نہ لگانیوالے تھے پیٹ اپنے کو کسی چیز پر رانون اپنی سے یہانتک کہ فارغ ہوئے سجدونسے پھر بیٹھے پھر بچھایا
بایان پانؤن اپنا اور متوجہ کی پشت داہنے پانؤن اپنے کو قبلے کیطرف اور داہنا ہاتھ اوپر گھٹنے داہنے کے اور بایان ہاتھ اپنا اوپر بائیں گھٹنے
کے اور اشارت کی ساتھ انگلی اپنی کے یعنے سبابہ کو اور بیچ اور روایت ابی داؤد کی یون ہے ماور جسوقت کہ بیٹھتے بیچ دو رکعتون کے بیٹھتے اوپر تلوی پانؤن بایان
اپنے کے اور کھڑا کرتے داہنا پانؤن اپنا اور جسوقت کہ ہوتے بیچ چوتھی رکعت کے لگاتے بایان کو لاطرف یمین کے اور نکالتے دونون پانؤن اپنے ایک
طرف ف مین خوب جانتا ہون تمسے نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کو اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی دعوی زیادتی علم کا ملوافق واقع کو واسطے
ایک مصلحت کے کرے بغیر نقصانیت کے تو درست ہے اور پھر تکبیر کہتے اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ تکبیر تحریمہ پیچھے ہاتھ اٹھانیکے کہتے تھے جیسا کہ
مذہب امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور پس ٹھیرایا ناک اور پیشانی کو زمین پر اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ ساتھ ناک اور پیشانی کے دونونکے کرنا چاہیے
کہ آنحضرتؐ اسی پر مواظبت کرتے تھے اور اور حدیثین بھی موافق اسی کے ہین پس پورا سجدہ ہوتا ہی ساتھ رکھنے پیشانی اور ناک کے اگر ایک کو ان دونون
مین سے رکھا بسبب عذر کے مکروہ نہین اور اگر بغیر عذر کے ایک کو رکھا پس اگر پیشانی رکھی زمین پر اور ناک نرکھی تو جائز ہے اجماعاً لیکن مکروہ ہے
اور اگر اسکے بعکس کیا یعنی ناک رکھی اور پیشانی نرکھی پس جائز ہے بکراہت نزدیک امام اعظمؒ کے اور نزدیک صاحبینؒ کی نہین جائز و علیہ الفتوی
آور اشارت کی ساتھ انگلی کے یعنی سبابہ کے سبابہ کہتے ہین شہادت کی انگلی کو یہ نام جاہلیت کا ہو کہ عرب وقت گالی دینے کے اس انگلی کو اٹھاتے
تھے اسلیے اسکو سبابہ کہتے تھے کہ سب کے معنی گالی کے ہین اسلام مین اسکا نام مسبحہ اور سباحہ ہوا کہ وقت تسبیح اور توحید کے اسکو اٹھاتے ہین پس
اسمیں حضرتؐ نے اشارہ کیا وقت پڑھنے کلمۂ شہادت کے التحیات مین کہ وقت کہنے نفی کے یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ کے انگلی اٹھائی اور وقت اثبات
یعنی اِلَّا اللّٰہُ کہنے پر رکھدی ح ہ س فتاوی عالمگیری وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَامَ
اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِیَالِ مَنْکِبَیْهِ حَاذٰی اِبْهَامَیْهِ اُذُنَیْهِ ثُمَّ کَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ
رِوَایَةٍ لَهٗ یَرْفَعُ اِبْهَامَیْهِ اِلٰی شَحْمَةِ اُذُنَیْهِ اور روایت سے وائل بن حجرؓ سے یہ کہ دیکھا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوقت کہ کھڑے
ہوئے طرف نماز کے اٹھائے دونون ہاتھ اپنے یہانتک ہوئے مقابل دونون مونڈھون انکے کے اور اٹھائے انگوٹھے اپنے برابر کانون اپنے کے
پھر تکبیر کہی روایت کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے یہ ہی کہ اٹھاتے تھے انگوٹھے اپنے کانون کی لوون تک ف یہ حدیث بھی
موافق مذہب ابو حنیفہؒ کے ہے کہ تکبیر کہتے تھے پیچھے ہاتھ اٹھانے کے اور انگوٹھے کانون کی لوون تک اٹھاتے تھے ح وَعَنْ
قَبِیْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّنَا فَیَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِیَمِیْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے کہ وہ روایت کرتے ہین باپ اپنے سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے
ہماری پس پکڑتے بایان ہاتھ اپنا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنی قیام مین روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ
رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَعِدْ صَلَاتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اُصَلِّیْ قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَی الْقِبْلَةِ فَکَبِّرْ ثُمَّ
اِقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَاَ فَاِذَا رَکَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَیْكَ عَلٰی رُکْبَتَیْكَ وَمَكِّنْ رُکُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ
فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰی تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰی مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُوْدِكَ فَاِذَا رَفَعْتَ

فَاجْلِسْ عَلٰی فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ
كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ

اور روایت ہو رفاعہ بن رافع سے کہ کہا آیا ایک شخص پس نماز پڑھی مسجد مین پھر آیا پس سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پڑھ نماز اپنی اسواسطے کہ تو نے نماز نہین پڑھی پس کہا اُسنے سکھلاؤ مجکو اے رسول اللہ کے کہ کسطرح پڑھونگین نماز فرمایا جبوقت متوجہ ہو تو طرف قبلے کے پس اللہ اکبر کہہ پھر پڑھ سورۂ فاتحہ اور جو کچھ چاہا اللہ نے یہ کہ پڑھے تو یعنی سورۂ فاتحہ کے ساتھ اور سورۃ جو چاہے پڑھ پس جبوقت کہ رکوع کرے پس رکھ ہاتھونکو اپنے زانوؤنپر اور پھیر تو رکوع اپنے مین اور پھیلا اور برابر رکھ پیٹھ اپنی کو پس جبوقت اُٹھاوے تو سر اپنا پس سیدھی کر پیٹھ اپنی اور اُٹھا سر اپنا
یعنی سیدھا کھڑا ہو یہانتک کہ پھر آوین ہڈیان طرف اپنے جوڑون کے پس جبوقت کہ سجدہ کرے تو پس ٹھیرا اسطے سجدے کے پس جبوقت کہ اُٹھائی تو
سر اپنا پس بیٹھ اوپر بائین ران اپنی کے پھر کر یہ ہیچ ہر رکوع اور سجدے کے یہانتک کہ اطمینان کرے تو یعنی رکوع اور تومہ اور سجدہ اور جلسے مین
یہ لفظ ہین مصابیح کے اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے ساتھ تھوڑے تغیر کے اور روایت کی ترمذی اور نسائی نے معنی اسکے اور ایک روایت ترمذی
کی مین یون آیا ہی کہ کہا جبوقت چاہے تو کہ کھڑا ہو تو طرف نماز کے پس وضو کر جیسا حکم کیا تجکو اللہ نے ساتھ اُسکے پھر کلمۂ شہادت پڑھ یعنی جیسا کہ وضو کے
بعد پڑھنا آیا ہے کہ بڑی فضیلت رکھتا ہی یا معنی تشہد کے یہ ہین کہ اذان کہہ پھر بھی طرح نماز ادا کر یا اقم کے یعنی ہین کہ تکبیر کہہ پس اگر ہو ساتھ تیرے
قرآن یعنی یاد ہو پس پڑھ قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ واللہ اَکْبَرُ کہہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ پھر رکوع کر کف اِس سے معلوم ہوا کہ جسکو
قرآن یاد نہو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ بجاے قرآن کے پڑھے جیسیکہ کوئی مسلمان ہوا تو نماز کے آنیکے وقت تک فرض ہے
یا وکر نا قرآن کا یعنی اُسقدر کہ نماز مین پڑھنا فرض ہے اور اِس عرصے مین اگر یاد نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کرے ۷۔ نخ وَعَنِ الْفَضْلِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهَّدُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشَّعُ
وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْكَنُ ثُمَّ تَقْنَعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ
يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو فضل بن عباس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز دو دو رکعت ہی التحیات ہی ہیچ ہر دو رکعت کی اور خشوع ہی اور عاجزی ہی اور ظاہر کرنا غریبی کا ہے
پھر اُٹھا تو دونون ہاتھ اپنے کہا فضل نے ہیچ تفسیر لفظ ثُمَّ تَقْنَعُ يَدَيْكَ کے یہ کہ کہتے تھے حضرتؐ اور مراد رکھتے تھے اِس قول سی یہ کہ بلند کرتو
اُنکو طرف پروردگار اپنے کے سامنے کرنے والا ہو ہتھیلیان دونون ہاتھونکی مُنہ اپنے کے یعنی جیسے کہ ادب دعا کا ہی اور کہہ تو اے رب میرے
اے رب میرے اور جس شخص نے نکیا یعنی جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا نہ کی پس وہ شخص یا نماز اُسکی ایسی اور ایسی ہے یعنی ناقص ہے اور ایک روایت مین یون ہی
پس وہ ناقص ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف نماز دو دو رکعت ہی یعنی نماز نفل مین افضل یہ ہی کہ دو دو رکعت پڑھے خواہ دن مین خواہ رات
امام شافعیؒ نے اِسی پر عمل کیا ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک چار چار رکعت افضل ہین رات مین بھی اور دن مین بھی اور صاحبینؒ کے نزدیک
رات مین دو دو اور دن مین چار چار رکعت افضل ہین دلیل امام شافعیؒ کی تو یہی حدیث ہی اور صاحبینؒ قیاس کیا ہی تراویح پر اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہین
کہ صحت کو پہنچا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد عشا کے چار رکعت پڑھتے تھے اور نماز چاشت مین بھی چار رکعت پڑھی آئی ہین اور یہ
بھی ہی کہ چار رکعت مین مشقت زیادہ ہوتی ہی بسبب دیر تک ہونے تحریمہ کے اور جس عبادت مین مشقت زیادہ ہوتی ہی فضل ہوتی ہے اور یہ جو فرمایا

کہ نماز دو دو رکعت ہے مراد اس سے یہ ہے کہ نماز نفل طاق نہیں بلکہ ادنیٰ درجہ دو رکعتیں ہیں آخر خشوع ہے یعنی عاجزی کرنی ہے باطن میں اور تضرع عاجزی کرنی ظاہر میں شرح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ صَلّٰى لَنَا اَبُوْسَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سعید بن حارث بن معلی سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو ابو سعید خدری نے پس پکار کر کہی تکبیر سوقت کہ اُٹھا یا سر اپنا سجدہ سے اور جسوقت کہ سجدہ کیا اور اُسوقت کہ اُٹھے دو رکعت پڑھ کر اور کہا اسیطرح دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہ بخاری نے **ف** مقصود یہ ہے کہ امام سب تکبیریں پکار کر کہے اور خاص یہی چند تکبیریں اتفاقاً بیان کیں شاید کہ مذکور انکا ہوا ہوگا اسلیے یہی بیان کیں اور بیچ روایت اسمٰعیل کے ذکر باقی تکبیرات کا بھی آیا ہو کہ کہا بیمار ہوئے یا غائب ہوئے ابو ہریرہ پس اول کی نماز ابو سعید نے پس پکار کر کہیں تکبیرات وقت شروع نماز کے اور رکوع کے بیان کی ساری حدیث شرح **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ایک بوڑھے کے یعنی ابی ہریرہ کے مکے میں پس کہیں بائیس تکبیریں پس کہا میں نے واسطے ابن عباسؓ کے کہ تحقیق یہ شخص احمق ہے پس کہا ابن عباسؓ نے گم کرے تجکو ماں تیری یہ سنت ہے ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے روایت کی یہ بخاری نے **ف** یہ بائیس تکبیریں چار رکعتوں میں ہوتی ہیں مع تکبیر تحریمہ کے اور مروان و بنی امیہ نے یہ تکبیریں پکار کر کہنی چھوڑ دیں تھیں اسلیے عکرمہ نے ابو ہریرہ کے پکار کر تکبیریں کہنی پر تعجب کیا شرح **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے علیؓ بن حسینؓ سے بطریق ارسال کے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز میں جب جھکتے یعنی رکوع سجدہ میں اور اُٹھتے یعنی وقت قومہ اور جلسہ اور قیام کے پس ہمیشہ رہی یہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ سے یعنی فات پائی روایت کی یہ مالکؒ نے **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ لَكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرَةٍ اِفْتِتَاحٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اور روایت ہے علقمہ سے کہا کہا واسطے ہمارے ابن مسعودؓ نے کیا نہ پڑھاؤں تمکو نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھائی اور نہ اُٹھائے دونوں ہاتھ اپنے مگر ایک بار ساتھ تکبیر شروع کرنے نماز کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ابو داؤد نے یہ صحیح نہیں اوپر اس معنوں کے **ف** ترمذی نے دو باب لکھے ہیں اوّل تو رفع یدین میں اور دوسرا باب عدم رفع یدین میں اور اس دوسرے باب میں یہ حدیث لایا ہے اور کہا کہ اس مقدمے میں براء بن عازبؓ سے بھی حدیث آئی ہے اور حدیث ابن مسعودؓ کی حسن ہے اور ساتھ اسکے قائل ہیں بہت صحابہؓ اور تابعین اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی ہے لیکن ہاں عبداللہ بن مبارک نے پہلے باب میں نقل کیا ہے کہ حدیث رفع یدین کی ثابت ہے اور ابن مسعودؓ کی حدیث بیچ عدم رفع یدین کے ثابت نہیں اور سوائے اس حدیث بیچ مقدمہ عدم رفع کے اخبار اور آثار بہت ہیں چنانچہ پہلے مذکور ہوئیں شرح **وَعَنْ** اَبِيْ حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے سامنے ہوتے قبلے کے اور اُٹھاتے

باتھ اپنے اور کہتے اللہ اکبر روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِیْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَاَسَاءَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا فُلَانُ اَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ اَلَا تَرٰی کَیْفَ تُصَلِّیْ اِنَّکُمْ تَرَوْنَ اَنِّیْ لَا اَرٰی مَا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی اور بیچ اخیر صف کے ایک شخص تھا پس بُری طرح پڑھتا تھا نماز پس جب سلام پھیرا اُسنے پکارا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے فلانے کیا نہیں ڈرتا تو اللہ سے کیا نہیں دیکھتا تو کسطرح پڑھتا ہی تو نماز تحقیق تم گمان کرتے ہو یہ کہ پوشیدہ رہتی ہی مجھپر کوئی چیز تم سے کہ کرتی ہو تم قسم ہی اللہ کی تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں پیچھے اپنے سے جیسا کہ دیکھتا ہوں آگے اپنے سے روایت کی یہ احمد نے **ف** دیکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آگے اور پیچھے سے بطریق خرق عادت یعنی معجزے کے تھا ساتھ وحی یا الہام کے اور کبھی کبھی تھا نہ ہمیشہ اور مؤید اسکی یہ حدیث ہی کہ جب اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہوئی اور معلوم نہوا کہ کہاں گئی منافقوں نے کہا کہ محمد کہتا ہی میں خبر آسمان کی پونچہتا ہوں اور نہیں جانتا کہ اونٹنی اسکی کہاں ہے پس فرمایا حضرتؐ نے واللہ نہیں جانتا میں مگر جو کچھ کہ معلوم کروادے مجکو پروردگار میرا اب دکھا دیا مجکو پروردگار میرے نے کہ وہ ایسی ایسی جگہ ہے اور ہمارا اسکی ایک درخت کی شاخ میں اٹکی ہوئی ہی اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میں دلبستر ہوں نہیں جانتا میں یعنی بغیر معلوم کروائے حق کے کہ اس پر وار کے پیچھے کیا ہی پس حالت نماز افضل و اعلیٰ حالتوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی ظاہر ہوا حقائق اشیا کا اور مطلع ہونا آپ اسرار حالات میں بہت کامل تھا اور شہود حضرتؐ کا موجب غیبت کا کائنات سے نہ تھا یعنی حالت حضوری میں اور چیزوں حضرتؐ سے پوشیدہ نہوتی تھیں حضور کاملین کا ایسا ہی ہوتا ہے اور شارح نے کہا ہی کہ نماز مقام کشف و حضور کا ہے نہ محل غیبت اور استغراق کا اور بعضوں نے کہا ہی کہ حضرت کے دو نوں نڈھو کے درمیان دو سوراخ تھے اُنسے بھی دیکھتے تھے یہ بات غریب ہے اور روایت صحیح سے ثابت نہیں ؛ **بَابُ مَا یُقْرَأُ بَعْدَ التَّکْبِیْرِ** باب ہے بیچ بیان اُس چیز کے کہ پڑھے بعد تکبیر تحریمہ کے **ف** صحیح حدیثوں میں آیا ہی کہ بیچ وقت شروع کرنے نماز کے دعا ذکر کا پڑھنا مسنون ہی تحقیق ثابت ہوئی آخر تک کے اور سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ اور سوائے اسکے کے مستحب ہے پڑھنا اذکار یکشانفیہ کے بیچ فرائض اور نوافل کے رکعت بھی یا بعض اوقات دیکھا ابوحنیفہؒ اور مالکؒ و احمدؒ کے قنوط سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھے اور جو کچھ کہ سوائے اسکے روایت کیا گیا ہی معمول اوپر نوافل کے ہی یعنی نفلوں میں حضرتؐ پڑھتی تھے کذا فی الہدایہ اور نزدیک ابو یوسف کے سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ اور اِنِّیْ وَجَّهْتُ دونوں پڑھے اور مختار طحاوی کا بھی یہی ہی اب نمازی اختیار رکھتا ہی کہ اِنِّیْ وَجَّهْتُ بعد سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ کے پڑھے یا پہلے اسکے اور مشہور یہی ہی کہ اِنِّیْ وَجَّهْتُ بعد سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ کے پڑھے ؛ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْکُتُ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ الْقِرَاءَةِ اِسْکَاتَةً فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْکَاتُکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہتی یعنی پکار کر نہ پڑھتے درمیان تکبیر کے اور درمیان قرات کے چپ رہنا پس کہا میں نے قربان ہو باپ میرا تمہارے اور ماں میری اے رسول خدا کے پوچھتا ہوں تم سے چپ رہنی تمہارا کو درمیان تکبیر اور درمیان قرات کے کہ کیا کہتی ہو تم یعنی فرمایا کہتا ہوں میں یا الٰہی دُوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسا کہ دُوری رکھی تو نے درمیان

مشرق اور مغرب کے یعنی بہت بخش گناہ میرے یا الٰہی پاک کر مجکو گناہونسے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سے یعنی خوب پاک کرنا ہونسے یا الٰہی دھو ڈال گناہ میرے ساتھ پانی اور برف اور اولونکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اخیر کے جملے سے مراد یہ ہی کہ پاک کر مجکو گناہونسے ساتھ طرح کی بخششون کے پس یہان مبالغہ منظور ہی بخششون مین ان چیزون سے دھونا حقیقۃً نہین مراد ہے **وَعَنْ عَلِیٍّ** قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ کَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاِذَا رَکَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ وَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُّ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَکُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَھُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلشَّافِعِیِّ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ لَا مَنْجَا مِنْکَ وَلَا مَلْجَاءَ اِلَّا اِلَیْکَ تَبَارَکْتَ

اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے اور ایک روایت مین یہ ہی کہ تھے جبوقت کہ شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہتے پھر کہتے متوجہ کیا مین نے مُنھ اپنا واسطے اُسکے کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو درحالیکہ متوجہ ہونے والا ہون طرف حق کے اور نہین ہون مین مشرکون کے بیشک نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ ہی کے ہے کہ پروردگار ہی عالمونکا نہین کوئی شریک اُسکا اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون مسلمانونسے یا الٰہی تو بادشاہ ہے نہین کوئی معبود مگر تو ہی ہے پروردگار میرا اور مین بندہ تیرا ہون ظلم کیا مین نے نفس اپنے پر اور اقرار کیا مین نے ساتھ گناہ اپنے کے یعنی اور تو نے فرمایا ہی ہے کہ جو بندہ اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہو آوے میری درگاہ مین بخشونگا مین اُسکو پس بخش واسطے میرے گناہ میرے سارے واسطے کہ نہین بخشتا گناہون کو مگر تو اور راہ دکھا مجکو واسطے بہترین اخلاق کے راہ نہین دکھاتا واسطے بہترین خلقونکے کوئی مگر تو اور پھیر مجھسے اخلاق بدنہین پھیرتا مجھسے اخلاق بد مگر تو حاضر ہون خدمت تیری مین اور حکم بجا لانے تیرے مین اور خیر تمام مجموعہ ہاتھ تیرے کے ہے اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیرے مین قائم ہون ساتھ قوت تیری کے اور رجوع تیری طرف رکھتا ہون بابرکت ہوا تو اور بلند ہو تو یعنی متقل کسی کی کمنہ ذات اور صفات تیری کو نہین پونہچتی بخشش مانگتا ہون تجھسے اور توبہ کرتا ہون طرف تیرے اور جبوقت کہ رکوع کرتے حضرتؐ کہتے یا الٰہی واسطے تیرے رکوع کیا مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین اور واسطے تیرے اسلام لایا مین عاجزی کی واسطے تیرے شنوائی میری نے اور بینائی میری نے

اور گودے میرے نے اور ہڈی میری نے اور پٹھے میرے نے پس جسوقت کہ اُٹھاتے سر اپنا کہتے یا الٰہی اے رب ہمارے تیرے ہی لیے حمد ہی آسمانون بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرائی اُسچیز کے کہ درمیان اِنکے ہے اور بھرائی اُسچیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیدا کرنا بعد اسکے یعنی بعد آسمان اور زمین وغیرہ کے اور بعد دم چیزون جو پیدا کرنی چاہے اور جسوقت کہ سجدہ کرتے کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے سجدہ کیا مین نے اور ساتھ تیر ایمان لایا مین اور تیرے ہی لیے اسلام لایا مین سجدہ کیا مُنھ میرے نے واسطے اُسکے کہ پیدا کیا اُسکو اور صورت دی اُسکو اور کھولی کان اُسکی اور آنکھین اُسکی بہت بابرکت ہے اللہ نیک ترین پیدا کرنیوالا پھر ہوتی آخر اُسچیز کی کہ کہتے درمیان التحیات اور سلام کے یہ دعا یا الٰہی بخش میری لیے وہ گناہ کہ آگے کیے مین نے اور جو پیچھے کیے مین نے اور جو پوشیدہ کیے مین نے اور جو ظاہر کیے مین نے اور جو کہ زیادتی کی مین نے یعنی اعمال مین اور خرچ کرنے مال مین اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہے اُنکو مجھسے تو ہی آگے کرنے والا جسکو چاہے بندون اپنے سے قدر اور عزت مین اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا جسکو چاہے نہین کوئی معبود مگر تو روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت شافعی کے بعد لفظ فی یدیک کے یون آیا ہے اور شر منسوب نہین طرف تیرے اور ہدایت کیا گیا وہ جسکو ہدایت کیا تو نے مین قائم ہون ساتھ قوت تیرے کی اور رجوع طرف تیرے رکھتا ہون نہین نجات تجھسے اور نہین پناہ مگر طرف تیرے بابرکت ہے تو اور بلند ہے نہین نسبت کیجاتی طرف تیرے یعنی از راہ ادب اور تعظیم کے اگرچہ سب تیری ہی پیدائش سے ہے اور حقیقت مین بیچ پیدا کرنیکے بُرائی نہین ہے کہ حق سبحانہ کو ہر چیز کے پیدا کرنے مین حکمتین ہین بُرائی اگر ہے تو مخلوقات مین ہے جیسیکہ فرمایا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنے پناہ مانگتا ہون بُرائی مخلوق کی سے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی الشر لیس الیک کے یہ ہین کہ شر نہین نزدیک کرنے والی طرف تیری کہ اُسے تیری درگاہ مین نزدیکی حاصل کی جاوے یا شر نہین چڑھتی طرف تیرے یا مقبول نہین ہوتی جیسیکہ فرمایا اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ یعنی اُسکی طرف چڑھتی ہین باتین پاکیزہ ۞ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِالْکَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِالْکَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِهَا فَاِنَّهٗ لَمْ یَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِیْ النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ اِثْنَیْ عَشَرَ مَلَکًا یَبْتَدِرُوْنَهَا اَیُّهُمْ یَرْفَعُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے یہ کہ آیا ایک شخص پس داخل ہوا صف مین اور تحقیق پڑھا تھا اُسکا دم پس کہا اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف واسطے اسکے تعریف بہت پاکیزہ بابرکت کی گئی اُسمین پس جب ادا کر چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی کہا کون تم مین کہنیوالا ان کلمونکو پس چپ ہی قوم یعنی جبکہ حاضر تھے بلحاظ اسکے کہ شاید مجھسے خطا ہوئی کہ اُسکے سبب سے خطاب وعتاب کیجاؤن پھر فرمایا حضرتؐ نے کون تھا تم مین کہنیوالا ان کلمونکو پس چپ ہی قوم پھر فرمایا حضرتؐ نے کون تھا تم مین سے کہنیوالا ان کلمونکو پس تحقیق اُسنے نہین کی قباحت کی بات پس کہا ایک شخص نے کہ آیا تھا مین اور تحقیق چڑھ گیا تھا دم میرا پس کہی مین نے یہ کلمات پس فرمایا حضرتؐ نے تحقیق دیکھے مینے بارہ فرشتے جلدی کرتے تھے ان کلمونکو کہ کونسا اُنمین سے اُٹھا کر لیجاوے اُنکو یعنی جناب الٰہی مین روایت کی یہ مسلم نے ف اُس شخص نے جو ذکر دم چڑھنے کا کیا یہان واقع تھا الا بیچ کہنے ان کلمات کے وغیرہ کر چکے اُس سے دخل نہین رکھتا ان **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ عَلِیٍّ وَقَدْ تَکَلَّمَ فِیْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتے نماز کہتے پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے مین ہم ساتھ تعریف تیری اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے

ابی سعید سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت حارثہ کی سے اور تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اُسکے بسبب حفظ اُسکے کے
ف طیبی شافعی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن مشہور ہی عمل کیا ہی اسپر خلفاء راشدین سے عمر بن الخطاب اور یہ حدیث مسلمین بھی ہی انتہا اور بہت سی تقریر اس
حدیث کی تقویت مین کی ہے جو چاہے اُسمین دیکھ لے وَعَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَاوَةً
قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ
لَمْ يَذْكُرِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَذَكَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ قَالَ عُمَرُ نَفْخُهٗ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ
اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق اُنھون نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے نماز کہتے تھے یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے اللہ بہت بڑا ہی بہت بڑا ہی
بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہی واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہی واسطے اللہ کے بہت اور پاکی بیان کرتا ہون اللہ
کی صبح اور شام یعنی ہمیشہ تین بار یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا کو بھی تین بار پڑھتے مثل پہلے کلمات کی پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے شیطان سے تکبر اُسکے
سے اور شعرون اُسکے سے اور وسوسے اُسکے سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے مگر ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا لفظ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا کا اور ذکر کیا بیچ
آخر اُسکے کے مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور کہا حضرت عمرؓ نے نفخ شیطان کا کبر ہے و نفث اُسکا تبیین ہین اور ہمز اُسکا جنون ف مراد نفخ شیطان سے
تکبر اور خود پسندی ہے کہ اُسمین آدمی کو ڈالتا ہے یعنی تکبر کرواتا ہے اور اُسکو اُسکی نظر مین اچھا کرکر دکھاتا ہی گویا کہ تکبر اُسمین پھونکتا ہے اور مراد
نفث سے کہ یعنی دم کرنیکے ہے سحر رکھا ہے کہ شیطان آدمی پر کرتا ہے یا اُس سے کرواتا ہی اور یہ معنی مناسب تر ہین ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ کہ مراد نفاثات سے عورتین سحر کرنے والیان ہین و بعضون نے کہا کہ مراد نفث سے شعر ہے بعضون ہین کہ آدمی کے تبین
ڈالتا ہی اور اُسکے مُنھ سے نکلواتا ہے مانند بُرے منتر ونکے اور اُن شعرونکے کہ تبین ہجو مسلمانون کی اور الفاظ کفر و فسق کے ہون اور مراد ہمز سے غیبت اور
طعن کرنا اور بعضون نے کہا کہ مراد ہمز شیطان سے وسوسہ اُسکا مراد ہے جیسیکہ ہمزات سے اس آیت مین اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ
وسوسے اُسکے مراد رکھے ہین پس یہ معانی جب مراد ہونگے کہ معنی ذکر کیے گئے تین حدیث مین حضرت عمرؓ سے ثابت نہون اور قول کسی اور کا ہوا اور اگر تفسیر
اسکی حضرت عمرؓ سے صحت کو پہنچے گی تو مراد وہی معنی ہون گے نہ اور کچھ پس فتح وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَصَدَّقَهٗ اُبَيُّ بْنُ
كَعْبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سے کہ تحقیق اُسنے یاد رکھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یعنی چُپ رہنا ایک چُپ رہنا جسوقت کہ تکبیر تحریمہ کہہ چکتے اور دوسرا چُپ رہنا جسوقت کہ فارغ ہوتے پڑھنے غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کیسی پس سچا کیا اُسکو ابی بن کعب نے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے مانند
اُسکے ف پہلے سکتے سے مراد نہ پکار کر پڑھنا ہے پس وہ متفق علیہ ہی درمیان سب علما کے واسطے پڑھنے دعاء استفتاح کے اور سکتہ دوم سنت ہے
نزدیک شافعی کے تا مقتدی سورۂ فاتحہ پڑھین اور منازعت امام کے ساتھ لازم نہ آوے کہ وہ ممنوع ہی اور مذہب حنیفہ اور مالکیہ مین یہ سکتہ مکروہ ہی پس
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَذَكَرَ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِهٖ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهٗ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے دوسری رکعت پڑھ کر شروع کرتے پڑھنا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا اور نہ چپ رہتے اسیطرح سے صحیح مسلم مین ہے اور ذکر کیا اسکو حمیدی نے بیچ کتاب فرد اپنی کے اور اسیطرح ذکر کیا جامع الاصول والی نے فقط مسلم سے ف یعنی جب دو رکعت کے بعد دوسرا شفعہ شروع ہوا تو جگہ توہم پڑھنے استفتاح کی تھی اسلیے بیان کیا کہ جب دوسرا شفعہ شروع کرتے تو سکتہ واسطے پڑھنے دعاے استفتاح کے نہ کرتے بلکہ الحمد ہی شروع کر دیتے اور یہ بھی احتمال ہو کہ معنی یہ ہون کہ جب کھڑے ہوتے واسطے رکعت دوسری کے شروع کرتے پڑھنا الحمد کا ع س **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے جابرؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہتے پھر کہتے تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ پروردگار عالمونکے ہے نہین کوئی شریک اسکا اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون اول مسلمانون کا یا الٰہی راہ دکھا مجکو واسطے بہترین عمال اور اخلاق کے اگر تو بچا مجکو بُرے عملون سے اور بُرے خُلقون سے نہین بچاتا بُرے عملون اور بُرے خُلقون سے مگر تو روایت کی یہ نسائی نے ف مین ہون اول مسلمانون کا لکھا ہے علما نے کہ یہ بات خاص حضرتؐ ہی کے لیے ہے کہ اول سب سے اسلام اُن ہی کا ہی کیونکہ ہر پیغمبر سابق ہوتا ہی اسلام مین اپنی اُمت پر اور قرآن مین حضرتؐ کو حکم ہوا ہے کہ یون کہین اور سواے حضرتؐ کے اور یہ بات درست نہین آتی جھوٹ لازم آتا ہی پس بعضون نے کہا ہے کہ نماز اس سے فاسد ہوتی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ اگر قصد تلاوت آیت قرآنی کا کرے نہ خبر دینا حالت اپنی سے تو نماز فاسد نہین ہوتی آور کہتا بندۂ ضعیف کہ اگر اس جملے کو نبیرہ مراد کہین اور مقصود انشا ہو تجدید ایمان واسلام سے اور ظاہر کرنا اطاعت کا ہو ایک وجہ رکھتا ہے جیسے کہ تابعدار بادشاہون کے وقت اُنکے حکم کے کہتے ہین جو حکم ہو اور پہلے جو فرمانبرداری کرونگا مین ہونگا مقصود ظاہر کرنا اور انشا رغبت اور اطاعت کا ہے واللہ اعلم ع **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے محمد بن مسلمہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے پڑھتے نفل کہتے اللہ بہت بڑا ہی متوجہ کیا مین نے منھ اپنا واسطے اُسکے کہ پیدا کیے آسمان اور زمین درحالیکہ مین توحید کرنے والا ہون اور نہین مین مشرکون سے اور ذکر کی حدیث مانند حدیث جابرؓ کے مگر یہ کہا محمد نے واَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ یعنی اور جابرؓ نے وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ کہا تھا پھر کہا یا الٰہی تو ہی بادشاہ ہے نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو اور تعریف ہی تجکو پھر پڑھتے قراءت یعنی بعد اعوذ و بسملہ کے روایت کی یہ نسائی نے **بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ** باب قراءت کا بیچ نماز کے ف قراءت نماز مین نزدیک سب علما کے فرض ہی نزدیک شافعیؒ کے ساری نماز مین اور نزدیک مالکؒ کے تین رکعت مین باعتبار اللاکثر حکم الکل کے اور ہمارے نزدیک دو رکعت مین اور مذہب امام احمد کا بیچ قول مشہور کے موافق شافعیؒ کے ہے اور ایک روایت مین موافق ہمارے اور نزدیک حسن بصریؒ اور زفرؒ کی ایک رکعت مین فرض ہی ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَاعِدًا روایت ہی عُبادۃ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتی نماز پوری اُس شخص کی کہ نہ پڑھے الحمد روایت کی

یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ نہین ہے نماز اُسکی کہ نہ پڑھے الحمد اور زیادہ اوروں یعنی الحمد اور ساتھ اُسکے کچھ اور بھی پڑھنا ضرور ہے سند پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے امام شافعیؒ نے اور احمدؒ نے بیچ ایک روایت کے اوپر فرضیت پڑھنے فاتحہ کے نماز مین اسلیے کہ نفی کی نماز کی اُس سے کہ فاتحہ نہ پڑھے اور نزدیک ہمارے نفی کمال کی ہے یعنی بغیر اسکے نماز پوری نہین ہوتی دلیل ہماری قول اللہ تعالیٰ کا ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یعنی پڑھو جو کہ آسان ہو قرآن سے اور حضرتؐ نے بھی ایک اعرابی کو فرمایا وَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یعنی پڑھو جو کہ آسان ہو ساتھ تیرے قرآن کے پس فرض کہ نماز بغیر اُسکے روا نہو پڑھنا ایک آیت یا تین آیت کا ہی قرآن سے خواہ فاتحہ ہو یا سوا اُسکے اور کچھ اور پڑھنا فاتحہ کا واجب ہے کہ نماز بغیر اُسکے ناقص ہوتی ہے ۞ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ قَالَ اقْرَاْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلَیَّ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے اور نہ پڑھے اُسمین الحمد پس وہ نماز ناقص ہو کہا اسکو تین بار نہین پوری ہوتی پس کہا گیا واسطے ابوہریرہ کے تحقیق ہوتے ہین ہم پیچھے امام کے یعنی جب بھی پڑھین کہا اُنھون نے پڑھ تو اسکو آہستہ اسطرح کہ آپ سُنے اسلیے کہ سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تقسیم کی مین نے نماز درمیان اپنے اور درمیان بندے اپنے کے آدھون آدھ یعنی حمد و ثنا میرے لیے ہے اور دعا بندے کے لیے اور واسطے بندے میرے کے ہے جو مانگے پس جب کہتا ہی بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تعریف کی میری بندے میرے نے اور جبوقت کہ کہتا ہی بندہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ثنا کی مجھپر بندے میرے نے اور جبوقت کہ کہتا ہے بندہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تعظیم کی میری بندے میرے نے اور جبوقت کہ کہتا ہی بندہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یہ درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے ہی یعنی عبادت اللہ کی لیے ہی اور مدد انکی بندے کے لیے ہے اور واسطے بندے میرے ایک ہے جو مانگا یعنی مدد اُسکی کرتا ہون اور جبوقت کہتا ہے بندہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فرماتا ہے اللہ یہ واسطے بندے میرے کے اور واسطے بندے میرے کے جو مانگے روایت کی یہ مسلم نے ف تقسیم کی مین نے نماز مراد نماز سے یہان سورۂ فاتحہ ہے اور یہی وجہ ہے دلیل پکڑنے ابوہریرہ کی ساتھ اس حدیث کیواسطے پڑھنے فاتحہ کے مقتدی کو یعنی جب فضیلت فاتحہ کی ایسی ہے تو ضرور ہوا پڑھنا اُسکا نمازی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ سورۂ فاتحہ کی سات آیتین ہین تین خاص اللہ کی ثنا مین یعنی مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ تک اور ایک آیت یعنی اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ مشترک ہی درمیان بندے اور خدا کے کہ آدھی آیت مین یعنی اِيَّاكَ نَعْبُدُ مین اقرار اُنکی عبادت کا ہے اور آدھی آیت مین یعنی اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ مین طلب حاجت ہی بندے کی اور تین جو اُسکے بعد مین اُنمین خاص بندے کی ہی اللہ تعالیٰ سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ بسملہ داخل فاتحہ کے اور جزو اُسکا نہین جیسیکہ یہ مذہب ہی کیونکہ اگر داخل اُسکے گنین تو آٹھ آیتین ہوتی ہین پس تقسیم صحیح نہین ہونے کی ایک طرف ساڑھے چار ہونگی ایک طرف ساڑھے تین پس آدھون آدھ کہان رہا اور اسپر بھی دلالت

کرتی ہے کہ ایک سات آیتون مین سے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ہے بخ **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ رضی اللہ عنہم کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ و عمرؓ تھے شروع کرتے نماز ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ حضرت المحرم کے پہلے بسم اللہ نہ پڑھتے تھے ولیکن پڑھنا اُسکا متفق علیہ ہے کہ کسی کو خلاف اُسمین نہین اور احدیثون سے پڑھنا اُسکا ثابت ہوا ہی خواہ بسملہ کو جزو فاتحہ کا کہین جیسا کہ شافعی کہتے ہین یا جزو نہ کہین جیسیکہ حنفیہ کہتے ہین پس شافعیہ تاویل کرتے ہین اِس حدیث کی کہ مراد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے سورۂ فاتحہ ہی جیسیکہ کہتے ہین کہ آلٓمٓ پڑھی اور سورۂ بقرہ مراد ہوتی ہی پچھ اِس سے نہ نکلا کہ بسملہ نہ پڑھتے تھے اور ہم کہتے ہین کہ مراد نفی جہر کی ہو کہ بسملہ باکار کرنہ پڑھتے تھے نفی مطلق پڑھنے کی نہین کیونکہ ثابت ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خلفاے راشدین سے اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کہ باکار کرنہین پڑھتے تھے بسم اللہ کو اگرچہ نماز جہریہ ہوتی اور شیخ ابن ہمام نے بعضے حفاظ سے یعنی جنکو بہت سی حدیثین یاد ہوتی ہین نقل کیا ہو کہ کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی ہو کہ صریح ہو بیچ جہر کرنے بسملہ کے مگر کہ اُسکی اسناد مین کلام ہے انتہی اور کتنے ہی صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہم سے اُن کی گنت منقول ہو کہ جہر نہین کرتے تھے اور احیاناً اگر بعضون سے جہر روایت کیا گیا ہے تو واسطے تعلیم کے تھا یا بسبب کمال قرب کے مقتدیون نے سُنا اور ترمذی نے دو باب لکھے ہین ایک مین حدیثین جہر کرنے بسملہ کی لکھی ہین اور دوسرے مین ترک جہر کی اور ترجیح دی ہے حدیثون ترک جہر کی کو اور کہا ہو کہ بیچ اس جانب کے ہین اکثر اہل علم کے اصحابؓ سے مثل ابی بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور علیؓ وغیرہم کے اور تابعین وغیرہم سے بخ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آمین کہے امام پس آمین کو یعنی جب امام بعد قرات فاتحہ کے آمین کہتا ہے اُسوقت فرشتے بھی آمین کہتے ہین پس تم بھی اُسوقت آمین کہو اسلیے کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہو جاوے آمین اُسکی اور آمین فرشتون کی بخشا جاتا ہے اللہ واسطے اُسکے جو آگے گذرے گناہ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے جسوقت کہی امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ف پس کہو آمین پس تحقیق جو شخص کہ مطابق ہو کہنا اُسکا کہنے فرشتون کے بخشے جاوینگے واسطے اُسکے جو آگے کیے گناہ یہ لفظ بخاری کے ہین و مسلم مین مانند اسکے اور بیچ اور روایت کے بخاری مین کہا جسوقت آمین کہے پڑھنے والا قرآن کا یعنی امام یا مطلق پڑھنے والا پس آمین کہو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہین پس جو شخص کہ موافق ہو آمین اُسکی آمین فرشتون کی کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ کہ اگلے ہین گناہ اُسکے ف معنی آمین کے یہ ہین کہ یا اللہ قبول کر دعا میری اور مراد فرشتون سے حفظہ یعنی فرشتے عمل لکھنے والے ہین اور بعضون نے کہا کہ اور فرشتے ہین سوا اُنکے بخ پس **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ یُجِبْکُمُ اللّٰهُ فَاِذَا کَبَّرَ وَرَکَعَ فَکَبِّرُوْا وَارْکَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ یَرْکَعُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعُ اللّٰهُ لَکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَتَادَةَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا

اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھو تم نماز پس سیدھی کرو اپنی صفون کو پھر امام ہو ایک تمھارا پس جسوقت اللہ اکبر کہے امام پس اللہ اکبر کہو اور جسوقت کہے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ پس کہو آمین مقبول کریگا دعا تمھاری اللہ پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے امام اور رکوع کرے پس اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پس تحقیق امام رکوع کرتا ہے پہلے تمھارے اور اُٹھتا ہے پہلے تمسے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس یہ بدلے اُسکے فرمایا حضرتؐ نے اور جسوقت کہ کہے امام سُنا اللہ نے واسطے اُسکے کہ حمد کرتا ہے اُسکو پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے حمد ہے سُنتا ہے اللہ حمد تمھاری روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ابوہریرہ اور قتادہ سے یہ لفظ زیادہ ہے اور جسوقت پڑھے پس چُپ رہو صرف پس بدلے اُسکے یعنی چاہیے کہ مقدار رکوع مقتدی اور امام کی برابر ہو پس فرمایا وہ لحظہ کہ سبقت کی ہے امام نے ساتھ اُسکے اوپر بیچ پہلے رکوع کرنے کے پورا ہو جاتا ہے ساتھ اُس لحظے کے کہ تاخیر کی اُس سے تمنے بعد سر اُٹھانے اُسکے کے رکوع سے یعنی جیسے امام کے بعد رکوع مین گئے تھے ویسے ہی اُٹھے بھی بعد اُسکے پس مقدار رکوع امام کی اور مقتدی کی برابر ہوئی اور پس کہو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور ایک روایت مین رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ساتھ واو کے بھی آیا ہے اور ایک روایت مین اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بھی اور اس حدیث مین دلیل ہے ابوحنیفہؒ کے لیے کہ وہ کہتے ہین امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونون کلمے کہے امام بھی اور مقتدی بھی اور منفرد بھی اور نزدیک صاحبینؒ کے امام بھی دونون کہے مثل منفرد کے اور امام ابوحنیفہؒ سے بھی ایک روایت مین اسی طرح ہے لیکن رَبَّنَا چپکے کہے اور اکیلا نمازی دونون کلمے کہے بالاتفاق اور اکتفا کرنا ایک پر بھی جائز ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اکتفا رَبَّنَا پر کرے اور سَمِعَ اللّٰهُ اُٹھتے ہوئے کہے اور رَبَّنَا حالت قیام مین اور اخیر حدیث کا دلیل ہے امام ابوحنیفہؒ کے لیے کہ مقتدی امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھے چپکا کھڑا رہے نماز جہری ہو یا سری ۔ ش وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ فِی الْاُوْلَیَیْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَفِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَةَ اَحْیَانًا وَیُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی مَا لَا یُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ وَهٰكَذَا فِی الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِی الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے ظہر مین بیچ پہلی دو رکعتونکے سورۂ فاتحہ اور دو سورتین یعنی ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ اور سورہ پڑھتے اور دو رکعتون پچھلی مین سورۂ فاتحہ فقط اور سُناتے ہمکو آیت کبھی اور دراز کرتے قرات پہلی رکعت مین اُسقدر کہ نہ دراز کرتے دوسری رکعت مین اور اسی طرح عصر مین کرتے اور اسی طرح سے صبح مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ یہ سُنانا آیت کا قصداً تھا تا لوگ جانین کہ بعد فاتحہ کے سورۃ پڑھتے ہین یا فلانی سورۃ پڑھتے ہین اور تخصیص ظہر کی اتفاقی ہے اور پہلی رکعت دراز پڑھنی تینون اماموں کے مذہب مین ہے سب نمازون مین اور مذہب امام محمدؒ کا بھی یہی ہے ظہر اور عصر اور صبح مین حدیث سے ثابت کیا ہے اور مغرب اور عشا کو قیاس اوپر کیا ہے اور عبدالرزاق بیچ آخر اس حدیث کے لایا ہے کہ ہم گمان کرتے ہین کہ مقصود آنحضرتؐ کا اس دراز پڑھنے سے یہ تھا کہ لوگ پہلی رکعت پا وین اور ابوداؤد اور ابن خزیمہ نے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہؒ اور ابویوسفؒ کے یہ مخصوص ساتھ نماز فجر کے ہے کہ وقت تغلیس اور غفلت کا ہے ورنہ دونون رکعتین بیچ استحقاق قرات کے برابر ہین پس مقدار مین بھی برابر ہون چنانچہ ایک حدیث مین بیان اسکا آیا ہے کہ حضرتؐ ہر رکعت مین بقدر تیس آیت کے پڑھتے اور دراز پڑھنا جو اس حدیث مین آیا ہے محمول ہے اسپر کہ دعائے استفتاح اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھتے تھے اور تین آیتون سے کم زیادتی ہوتی تھی اور خلاصہ مین کہا ہے کہ قول امام محمدؒ کا احب ہے یعنی اچھا ہے کذا فی الشرح ابن الہمام ۔ ش وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِیَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِیَامَهٗ فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِیْنَ اٰیَةً

وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے ہم اندازہ کرتے کھڑے ہونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر مین اور عصر مین پس اندازہ کرتے ہم کھڑے ہونے حضرتؐ کا بیچ دو رکعتون پہلی کے ظہر سے مقدار پڑھنے الٓمٓ تنزیل السجدہ کے اور ایک روایت مین یون ہے کہ پڑھتے تھے ہر رکعت مین بقدر تیس آیتونکے اور اندازہ کیا ہمنے کھڑے رہنے آنحضرتؐ کا پچھلی دو رکعتون مین مقدار آدھے کے اس سے اور اندازہ کیا ہمنے کھڑی ہنے آن حضرتؐ کا بیچ پچھلی دو رکعتونکے نماز عصر سے اوپر مقدار کھڑی ہونے اُنکے کے پچھلی دو رکعتون ظہر کے اور بیچ پچھلی دو رکعتونکے عصر سے اوپر مقدار آدھے اُسکے کے روایت کی یہ مسلم نے ف مقدار پڑھنے الٓمٓ تنزیل السجدہ کے یعنی دونون رکعتون مین اسقدر پڑھتے تھے یا ہر رکعت مین اور اخیر دو رکعتونکے موافق ہی روایت آیندہ کہ بقدر تیس آیتونکے پڑھتے تھے اسلیے کہ سورۂ مذکورہ مین تیس آیتین ہین اور بر تقدیر بعضون اقوال کے روایت آیندہ مخالف ہوتی ہے اس روایت کے اور بیچھلی دو رکعتون مین مقدار آدھی کے اُس سے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کی اخیر کی دو رکعتون مین بھی سورہ پڑھتے تھے مختصر پہلی سے قول جدید امام شافعیؒ کا موافق اسی کے ہے لیکن فتویٰ قول قدیم پر ہے کہ وہ موافق مذہب امام ابو حنیفہؒ کے ہی پس عمل کیا جاویگا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان جواز پر یہ سنت پر یعنی کبھی اسطرح پڑھتے تھے تا لوگ اسکا جائز ہونا معلوم کرین جاننا چاہیے کہ سب امام قائل ہین کہ اخیر کی دو رکعتون مین اختصار کرنا سورۂ فاتحہ پر سنت ہی اور ہمارے نزدیک اگر تسبیح کہے یا سکوت کرے تو بھی جائز ہی لیکن قرات افضل ہی اور نخعی اور ثوری اور تمام علماء کوفہ کے اسی پر ہین اور محیط مین کہا ہے کہ اگر تعمداً سکوت کرے برا ہی واسطے مخالفت سنت کے اور بیچ روایت حسن بن زیاد کے ابو حنیفہؒ سے آیا ہی کہ قرات اخیر کی رکعتون مین واجب ہے اور ابن ابی شیبہ نے حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہی کہ قرات پڑھے پہلی دونون رکعتون مین اور تسبیح کہے اخیر کی دونون مین کذا ذکر النخعی اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر اخیر کی دونون رکعتون مین سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے سجدہ سہو کا واجب نہین ہوتا صحیح یہی ہے اسلیے کہ پڑھنا ری سورۂ فاتحہ کا اخیر کی رکعتون مین سنت ہی اور ترک کرنا سورۃ کا واجب نہین اور صحیح تر نزدیک ائمہ کے یہ ہی کہ پڑھنا سورۃ کا اخیر مین مکروہ نہین کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا ہی کہ کبھی کبھی زیادہ کرتے تھے سورۂ فاتحہ پر بیچ دو رکعتون اخیر کے ولیکن مستحب ہے ترک کرنا سورۃ کا نح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَفِي رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ظہر مین وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى اور ایک روایت مین ہے کہ پڑھتے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور عصر مین مانند اسکے اور صبح مین دراز اس سے روایت کی یہ مسلم نے ف بعضی حدیثون مین جو واقع ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فلانی نماز مین فلانی سورۃ اور بیان نہین کیا کہ پہلی مین پڑھتے تھے یا دونون مین یا ایک رکعت مین بلا تعین پہلی یا دوسری کے پس عبارت ان سب احتمالات کو شامل ہی لیکن بیچ عمل کرنے کے اوپر پڑھنے ایک سورۃ کے دونون رکعت مین تکرار لازم آویگی یا تبعیض سورۃ کی یعنی تھوڑی سی ایک مین پڑھی تھوڑی ایک مین اور یہ دونون بعید ہین اگرچہ جائز ہین اسلیے کہ وقوع انکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نادر ہے اور فقہا نے لکھا ہی کہ پڑھنا تمام سورۃ کا اگرچہ تھوڑی ہو افضل ہی پڑھنے بعض سورہ کے سے اگرچہ طویل ہو یہ حکم سوائے تراویح کے ہے کہ اُمین ختم کرنا سارے مہینے مین افضل ہی چھوٹی سورۃ پڑھنے سے اور عمل کرنا اوپر پڑھنے کے بیچ ایک رکعت کے خواہ اول ہو خواہ دوسری ظاہر ترین احتمالات کا ہی بسبب عبارت کے اور سنا مین نے بعضے ثقات فقہاے مکہ کے سے کہ پیشوا حنفیون کے تھے کہ یہ جو فقہا نے تعین کی ہے طوال مفصل اور اوساط مفصل اور قصار مفصل کی یہ معتبر ہے پہلی رکعت مین پ ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے

جبیر بن مطعم سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے مغرب مین سورۂ طور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اُمّ الفضل بنت الحارث قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالمرسلات عرفا **متفق علیہ** اور روایت ہے ام فضل بیٹی حارث کی سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے مغرب مین سورہ مرسلات عرفا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیثین اور وہ حدیث کہ اُسمین آیا ہے کہ حضرتؐ نماز مغرب مین سورۂ اعراف اور انفال دو دن پڑھتے تھے اور ایسی ہی اور حدیثین کہ شل اُنکے واقع ہوئی ہین دلالت کرتی ہین اوپر نہ مقرر ہونے قرارت کے جیسیکہ فقہانے لکھا ہیکہ طوال مفصل فجر مین اور اوساط عصر اور عشا مین اور قصار مغرب مین پڑھے پس اصل دلیل فقہا کی بیچ تعین قرارت کے یہ ہو کہ حضرت امیر المؤمنین عمرؓ نے نامہ ابو موسیٰ اشعری کو کہ حاکم کوفے کے تھے لکھا اُسمین یہ تفصیل لکھی تھی اُسپر امر قرارت کا قرار پایا یا حاصل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین امر قرارت کا بیچ طول و قصر کے مختلف تھا ساتھ اختلاف احوال اوقات کے اور مصلحت جواز کے بعد اُسکے مقرر ہوا امر اور نامہ حضرت عمرؓ کا ور ضرور ہی کہ اُنکو کچھ دلیل و سماع حضرتؐ سے اس باب مین ہوگا اور شاید کہ اکثر اوقات حضرتؐ اسطرح پڑھتے ہونگے جیسیکہ حضرت عمرؓ نے لکھا اور کبھی کبھی خلاف اُسکے ہوگا غرض کہ ہمکو کافی ہی قول حضرت عمرؓ کا دلیل ہونے مین پ ح **وعن** جابر قال کان معاذ بن جبل یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یأتی قومہ فیؤمہم فصلی لیلۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم اتی قومہ فامہم فافتتح بسورۃ البقرۃ فانحرف رجل فسلم ثم صلی وحدہ وانصرف فقالوا لہ انافقت یا فلان قال لا واللہ ولآتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاخبرنہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا اصحاب نواضح نعمل بالنہار وان معاذا صلی معک العشاء ثم اتی قومہ فافتتح بسورۃ البقرۃ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی معاذ فقال یا معاذ افتان انت اقرأ بالشمس وضحٰہا والضحٰی واللیل اذا یغشٰی وسبح اسم ربک الاعلٰی **متفق علیہ** اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا تھے معاذؓ بن جبل نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آتے پس امام ہوتے اپنی قوم کے پس نماز پڑھی معاذؓ نے ایک رات ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی پھر آئے اپنی قوم مین پس امام ہوئے اُنکے پس شروع کی سورۂ بقرہ پس پھرا ایک شخص نماز سے پس سلام پھیرا پھر نماز پڑھی اکیلے اور چلا گیا پس کہا لوگون نے اُسکو کیا منافق ہوگیا تو اے فلانے یعنی یہ فعل منافقون کا سا کیا تو نے اے فلانے کہ جماعت سے نکلا اور کاہل ہوا بہبودی کی نماز سے کہا اُسنے نہین منافق ہوا مین قسم ہے اللہ کی اور البتہ آؤنگا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دونگا اُنکو پس آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے رسول خدا کے ہم اونٹ والے ہین کہ پانی کھینچتے ہین ساتھ اُنکے یعنی درختون اور کھیتون مین دیتے ہین محنت کرتے ہین ہم دن کو اور تحقیق معاذؓ نے نماز پڑھی ساتھ آپکے عشا کی پھر آئے اپنی قوم کے پاس پس شروع کی سورۂ بقرہ یعنی مجھے اسمین رنج ہوا کہ دن کا تھکا ہوا تھا پس متوجہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف معاذؓ کے پس فرمایا اے معاذؓ کیا فتنے مین ڈالنے والا ہی تو یعنی لوگونسے جماعت چھڑوا کر دین مین خلل ڈلواتا ہے پڑھ والشمس وضحٰہا اور والضحٰی اور واللیل اذا یغشٰی اور سبح اسم ربک الاعلٰی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس سلام پھیرا یعنی اگرچہ محل سلام کا نہ تھا لیکن اُسنے چاہا کہ نماز سے ساتھ سلام کے نکلے تا مشابہت ہو ساتھ تمام ہونے نماز کے اور ایک روایت مین بعد سبح اسم ربک الاعلٰی کے یہ سورتین بھی روایت کی گئی ہین اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت اور بروج اور طارق اور شافعیہ نے ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے اسپر کہ فرض پڑھنے والے کو اقتدا کرنا نفل پڑھنے والے کا جائز ہی اسلیے کہ معاذؓ جو حضرت کے

ساتھ نماز پڑھتے تھے فرض ادا ہو جاتا تھا پس نماز جو قوم کی ساتھ پڑھتے تھے نفل ہوتی تھی اور قوم کی نماز فرض تھی پس معاذؓ کے اس فعل کی آنحضرتؐ نے تقریر کی یعنی روا رکھا منع نہ فرمایا اور حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں پس جواب شافعیہ کو حنفیہ یہ دیتے ہیں کہ نیت ایک امر ہے کہ نہیں مطلع ہوتا اُسپر کوئی مگر ساتھ خبر دینے نیت کرنے والے کے پس جائز ہے کہ معاذؓ حضرتؐ کے ساتھ نماز بہ نیت نفل پڑھتے ہوں تا سکیں حضرتؐ سے طریقہ نماز کا اور برکت و فضیلت حضرتؐ کی نماز کی حاصل کریں اور دفع کریں اپنے نفس سے تہمت نفاق کی پھر آتے ہوں قوم کے پاس اور پڑھاتے ہوں اُنکو نماز فرض واسطے حاصل کرنے دونوں فضیلتوں کے پس حمل کرنا اسپر اولیٰ ہے اسلیے کہ یہ سب کے نزدیک جائز ہی بخلاف پہلی بات کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ امام کو سنت ہے تخفیف کرنی نماز مین اور رعایت کرنی ضعیفون کی ف خ ع **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء سے کہ کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے عشا مین والتین والزیتون اور نہین سُنا مین نے کسی کو زیادہ خوش آواز حضرتؐ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دونون رکعتون مین سے ایک رکعت مین والتین پڑھتے اور دوسری مین اور کبھی خ ع **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ بَعْدُ تَخْفِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتے فجر مین سورۂ ق والقرآن المجید اور مانند اُسکے اور تھی نماز حضرتؐ کی پیچھے نماز فجر کے ہلکی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی فجر کی نماز مین قرارت دراز پڑھتے اور اور نمین اُس سے کم اسلیے کہ وہ وقت قبولیت دعا اور برکت کا ہوتا ہے خ ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن حُریث سے کہ تحقیق اُنھون نے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے نماز فجر مین والیل اذا عسعس یعنی اذا النفست سورت روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى اَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن سائب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فجر کے مکہ مین یعنی بعد فتح مکہ کے پس شروع کی سورۂ مومنین یعنی قد افلح المؤمنون یہانتک کہ آیا ذکر حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کا یا ذکر حضرت عیسیٰؑ کا درمیان آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی پس رکوع کیا روایت کی یہ مسلم نے ف ذکر حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کا اس آیت مین ثم ارسلنا موسیٰ واخاہ ہارون اور ذکر حضرت عیسیٰؑ کا اس آیت مین وجعلنا ابن مریم وامہ ایۃ درمیان آئی کھانسی یعنی اُنکے ذکر سے روے یہانتک کہ غالب ہوئی اُنپر کھانسی پس سورۃ تمام نکر سکے رکوع کر دیا خ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے فجر کی نماز مین دن جمعے کے الم تنزیل پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین ھل اتی علی الانسان روایت کی بخاری اور مسلم نے ف شافعیہ کا عمل اسی پر ہے اور حنفیہ نے جو قرارت مقرر کرنے کو منع کیا ہے تو اس صورت مین کیا ہے کہ لوگ سکو لازم اور واجب جانکر پڑھین اور اُسکے سوا اور کچھ پڑھنے کو مکروہ جانین اور اگر واسطے برکت حاصل کرنیکے ساتھ قراءت حضرتؐ کے اور اتباع سنت کے پڑھین مضائقہ نہین بشرطیکہ سوائے اُسکے اور بھی کچھ کبھی کبھی پڑھین تا جاہل گمان نہ لیجاوین کہ سوائے اسکے جائز نہین اور دلیل حنفیہ کی یہ بھی ہے کہ دوام اس عمل کا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین ہوا ہے بلکہ کبھی کبھی پڑھتے ہونگے پس کبھی کبھی پڑھنا ہر کسی کو افضل ہے اور صحیح کی

نماز میں سورۂ سجدہ پڑھے تو سجدہ تلاوت کا بھی کرے اگرچہ بعضے شافعیہ نے بعض ایام میں امام کے لیے ترک کو اولیٰ لکھا ہے لیکن حضرت سے ثابت ہوا ہے ۔ ع ۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِى السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِى الْاٰخِرَةِ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبید اللہ بن ابی رافع سے کہ کہا خلیفہ کیا مروان نے ابو ہریرہ کو مدینے پر اور نکلا مروان طرف مکے کے پس نماز پڑھائی ہمکو ابو ہریرہ نے جمعے کی پس پڑھی سورۂ جمعہ پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں سورۂ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ پس کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یہ دونوں سورتیں دن جمعے کے یعنی نماز جمعے میں، روایت کی یہ مسلم نے وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الْعِيْدَيْنِ وَفِى الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِىْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ قَرَاَ بِهِمَا فِى الصَّلٰوتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے دونوں عیدوں میں اور جمعے میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ کہا نعمان نے اور جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایک دن میں پڑھتے یہ دونوں سورتیں دونوں نمازوں میں یعنی عید میں اور جمعے میں روایت کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنا ان دونوں سورتوں کا ان نمازوں میں مستحب مؤکد ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سورۂ جمعہ و منافقون نماز جمعہ میں ہمیشہ نہ پڑھتے تھے ۔ ع ۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَاُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبید اللہ سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ کیا پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان میں اور عید فطر میں پس کہا تھے پڑھتے ان دونوں میں سورۂ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ روایت کی یہ مسلم نے ف مقصود حضرت عمرؓ کو اس پوچھنے سے یہ تھا کہ حاضرین اسکو سُنیں اور اُنکے ذہن میں قرار پکڑے والا باوجود اس قرب کے کہ حضرتؐ سے رکھتے تھے اور حضرتؐ کے احوال و اقوال سے واقف تھے نہ جانا اُنکا بعید تھا ۔ ع ۔ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِىْ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بیچ دو رکعتوں سنت فجر کے قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ روایت کی یہ مسلم نے ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِىْ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَالَّتِىْٓ فِىْٓ اٰلِ عِمْرٰنَ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بیچ دونوں رکعتوں سنت فجر کے قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا کہ سورۂ بقر میں ہے اور وہ آیت کہ سورۂ آل عمران میں ہے قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ روایت کی یہ مسلم نے ف پہلی آیت ساری یوں ہے قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور دوسری آیت آل عمران کی یوں ہے قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

ظاہر یہ ہے کہ کبھی کبھی یہ دو آیتیں پڑھتے ہونگے اور قل یا اورقل ہو اللہ اکثر پڑھتے ہونگے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پڑھنا بعض سورۃ کا خصوصاً سورۃ کے درمیان میں سے مکروہ نہیں ف ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِی** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز اپنی ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکی ایسی یعنی قوی ف شروع کرتے نماز اپنی ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے یعنی بسم اللہ چپکے سے پڑھتے پھر قرات شروع کرتے قید چپکے کی اسلیے لگائی تا یہ حدیث مخالف اوپر کی حدیثوں کے نہو کہ شروع کرتے نماز ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے اور میرک شاہ نے کہا ہو کہ اس حدیث کو جو ضعیف کہا اسمیں نظر ہے بلکہ یہ حدیث حسن ہو اور اسناد اسکی صحیح ہے ف ع **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پس کہا آمین دراز کی ساتھ اسکے آواز اپنی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف دراز کی ساتھ اُسکے آواز دراز کی آواز سے پکار کر کہنا مراد ہو یا مد کرنا الف آمین کو جاننا چاہیے کہ آمین کہنی بعد پڑھنے فاتحہ کے سنت ہو بالاتفاق خواہ منفرد ہو یا امام یا مقتدی اگرچہ امام آمین نکسے اور پکار کر کہنا اسکا سنت ہو امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پکار کر نکسے وہ کہتے ہیں کہ حدیثیں پکار کر کہنے کی محمول ہیں بسبب کہ یہ ابتدا میں تھا واسطے تعلیم کے پھر جبکہ صحابہؓ سیکھ لیے چپکے کہنے لگے چنانچہ کہا ابن ہمام نے کہ روایت کی احمدؒ اور ابو یعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے حدیث شعبہ کی سے کہ اُن نے نقل کی علقمہ بن وائل سے اُنہے اپنے باپ سے کہ اُنسے نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پونہچے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پر کہی آمین اور چپکے کہی اور پیروی کی ہے اُنھوں نے ابن مسعودؓ کی کہ وہ چپکے کہتے تھے اور حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ کہا اُنھوں نے چار چیزیں ہیں کہ امام سمین اخفا کرے اعوذ و بسملہ و سبحانک اللھم و آمین اور صال عاجز چپکے پڑھنے واسطے قول اللہ تعالیٰ کے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً یعنے دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور شک نہیں ہے اسمیں کہ آمین دعا ہے پس نزدیک تعارض کے راجح ہوا چپکے کہنا اوسکا اور آمین قرآن سے نہیں ہو ایما عاجز پس نہیں لائق ہے یہ کہ ہو ساتھ آواز قرآن کے جیسکہ نہیں جائز ہے لکھنا اُسکا مصحف میں واللہ اعلم ف ع **وَعَنْ** اَبِیْ زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ قَالَ حَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِى الْمَسْئَلَةِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِاَىِّ شَىْءٍ يَخْتِمُ قَالَ بِاٰمِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہو ابی زہیر نمیری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات پس آئے ہم ایک شخص پر کہ تحقیق بہت مبالغہ کرتا تھا سوال کرنے میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب کیا اگر ختم کیا پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے ساتھ کس چیز کے ختم کرے فرمایا حضرتؐ نے ختم کرے ساتھ آمین کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف واجب کیا یعنی جنت کو اپنے لیے یا مغفرت کو یا قبولیت دعا کو اگر مُہر کی یا تمام کیا دعا کو اور معنی اول مناسب ہیں بسبب اس حدیث کے اٰمین خاتم رب العالمین یعنی آمین مُہر ہے رب العالمین کی کہ آفات و بلیات دفع ہوتے ہیں بسبب اسکے جیسکہ مُہر سے محفوظ رہتا ہے خط اور ہر چیز کہ اُسپر مُہر کرتے ہیں پس فرمایا ساتھ آمین کے ختم کرے کہ بمنزل مُہر کے ہے اور تمام و کامل ہوتی ہے دعا ساتھ اُسکے ع ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَقَّمَهَا فِى الرَّكْعَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِىُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے

کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مغرب کی ساتھ سورۂ اعراف کے متفرق پڑھا اس سورہ کو دونون رکعتون مین روایت کی
ہ نسائی نے ف حضرتؐ مغرب مین قرارت مختصر پڑھتے تھے اور بیان جواز کے لیے دراز قرارت بھی پڑھی کہ جائز یون بھی ہے اور اس مین
شک نہین کہ وقت مغرب کا گنجایش اسکی رکھتا ہے خصوصًا جبکہ شفق نام سفیدی کا ہو ع ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ
أَقُودُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ
قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا
فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ انْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا تھا مین کھینچتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونٹنی اُنکی سفر مین پس کہا واسطے میرے اے عقبہ نہ سکھلاؤن تجکو بہتر سورتین کہ پڑھی گئین پس سکھلائین مجکو قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ النَّاسِ کہا عقبہ نے پس نہین دیکھا حضرتؐ نے مجکو کہ خوش کیا گیا مین ساتھ اُن دونون کے بہت پس جب اُترے واسطے نماز صبح کے نماز
پڑھی ساتھ اُن دونون کے نماز صبح کی واسطے لوگون کے پس جب فارغ ہوئے پھرے طرف میرے پس فرمایا اے عقبہ کیا دیکھا تو نے روایت کی یہ
احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے ف بہتر سورتین کہ پڑھین گئین یعنی مقدمۂ تعوذ یعنی پناہ مانگنے مین بہتر ہین حضرتؐ نے عقبہ سے سوال کر کر جب سورتین
سکھائین تو دیکھا انکو کہ کچھ بہت خوش نہوے اسلیے کہ سمین بیان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور باقی وغیرہ کا مانند اور سورتونکے نہین پس حضرتؐ نے صبح کی نماز مین
اُنکو پڑھ کر فرمایا کہ اے عقبہ کیسی دیکھی تو نے فضیلت اُنکی کہ صبح کی نماز مین کہ افضل نمازون کی ہے اور قرارت دراز سمین مستحب ہے اسکو پڑھا مین نے ش ح
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز مغرب مین جمعے کی رات قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ
روایت کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے مگر تحقیق اُسنے نہین ذکر کیا شب جمعہ کا ف نماز مغرب سے مراد فرض اُسکا ہے اور
احتمال ہو کہ سنت مراد ہو اور ابن حبان نے بعد لفظ قُلْ هُوَ اللّٰهُ کے باقی حدیث یون نقل کی ہے وَفِي أَثْنَاءِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقُونَ
یعنے شب جمعے کی عشا مین یہ دونون سورتین پڑھتے تھے اور کہا ہے ابن ملکنے یہ اور مثل اسکے محمول دوام پر نہین ہے بلکہ کبھی کچھ پڑھتے کبھی کچھ
تا لوگ جواز اُسکا معلوم کرلین ع ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا نہین گن سکتا مین کہ کسقدر سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ بیچ دو رکعتون سنت کے کہ پیچھے مغرب کے ہین اور دو رکعتون مین کہ پہلے نماز فجر کے ہین روایت کی ترمذی نے اور روایت کیا
اسکو ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے مگر اُسنے نہین ذکر کیا پیچھے مغرب کے ف نہین گن سکتا مین یعنی اکثر با حضرتؐ کو یہ پڑھتے دیکھا کہ بسبب کثرت کے
گن نہین سکتا ع ع وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ

الْعَصْرِ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ اور روایت ہے سلیمان بن یسار سے اُن نے نقل کی ابی ہریرہ سے کہ کہا
ابوہریرہ نے نہین نماز پڑھی مین نے پیچھے کسی کے کہ بہت مشابہ ہو نماز کے پڑھنے مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فلانے شخص سے
کہا سلیمان نے نماز پڑھی مین نے پیچھے اُنکے یعنی فلانے کے پس تھے دراز کرتے پہلی دو رکعتین ظہر کی اور ہلکی کرتے تھے دو پچھلی اور ہلکی کرتے تھے نماز
عصر کو اور پڑھتے تھے مغرب مین سورتین چھوٹی مُفصل کی اور پڑھتے تھے عشا مین بیچ کی سورتین مفصل کی اور پڑھتے تھے صبح مین یعنی سورتین مفصل کی
روایت کی یہ نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ تک ف مراد فلانے شخص سے بعضون نے کہا ہے حضرت علیؓ ہین
اور بعضون نے کہا ہے کہ کوئی اور شخص حاکم تھا مدینے کا مروان کیطرف سے وہ مراد ہے اور نماز ظہر مین طوال مفصل پڑھنی نہ بیان کین بلکہ محمل کہا
کہ دراز کرتے تھے اور عصر مین بھی تخفیف ذکر کی اور یہ نہ کہا کہ قصار پڑھتے تھے یا اوساط اور اب فقہا کا عمل اسپر ہے کہ صبح اور ظہر مین طوال
مفصل یعنی دراز سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل یعنی بیچ کی سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور مغرب مین قصار مفصل یعنے
چھوٹی سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور مراد مفصل سے اوپر قول مشہور کے سورتین اخیر قرآن کی ہین سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل اُنکو اسلیے کہتے ہین
معنی فصل کے ہین جُدا ہونا پس یہانسے سورتین چھوٹی چھوٹی ہین کہ ایک دوسرے سے جدا ہین بسبب میان مین ہونے بسم اللہ کے اور سورتین اسمین
تین قسم کی ہین دراز اور بیچ کے درجے کی اور چھوٹی پس حجرات سے بروج تک جو سورتین ہین اُنکو طوال مفصل کہتے ہین یعنی دراز مفصل کی اور بروج سے
لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنے بیچ کے درجے کی اور باقی کو قصار مفصل ف وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ اِمَامِكُمْ قُلْنَا
نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ مَالِيْ يُنَازَعُنِي الْقُرْاٰنَ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ
مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہے عبادۃ بن صامت سے کہ کہا تھے ہم پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
نماز فجر مین پس پڑھا حضرتؐ نے قرآن پس بھاری ہوا اُنپر پڑھنا پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا شاید کہ تم پڑھا کرتے ہو پیچھے امام اپنے کے کہا ہمنے
البتہ اے رسول خدا کے فرمایا نہ کیا کرو تم یعنی نہ پڑھا کرو کچھ مگر سورۂ فاتحہ پس تحقیق نہین نماز اُس شخص کی کہ نہ پڑھے یہ سورۃ روایت کی اسکو ابو داؤد
اور ترمذی نے اور واسطے نسائی کے معنی اسکے اور بیچ روایت ابی داؤد کے کہا اور مین کہتا تھا یعنی اپنے دل مین جبکہ قرارت مجھپر بھاری ہوئی کیا ہے
واسطے میرے کہ نزاع کرتا ہے مجھسے قرآن یعنی دشوار ہوتا ہے پڑھنا اُسکا پھر پس جانا مین نے کہ یہ تمھارے پڑھنے کے سبب سے تھا پس نہ پڑھو
کچھ قرآن سے جسوقت کہ مین پکار کر پڑھون مگر سورۂ فاتحہ ف بھاری ہوا پڑھنا سبب بھاری ہونیکا یہ تھا کہ لوگون نے حضرتؐ کے پیچھے قرارت
پڑھی اور پیچھے ہوکر حضرتؐ کی قرارت نہ سُنی اس سے اُنکی نماز مین نقصان آیا اسنے تاخیر کی حضرتؐ کی قرارت مین کہ کامل مین بھی کبھی تاخیر
ناقص کی ہوجاتی ہے جیسیکہ کتاب الطہارۃ مین گذرا کہ ایک روز آنحضرتؐ نے صبح کی نماز مین قرارت شروع کی اور رُکے پھر بیان سبب رکنے کا
کیا کہ ایک قوم میرے پیچھے کھڑی ہوتی ہے کہ وضو خوب نہین کرتی یعنی اُسنے مجھ مین تاثیر کی اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض ہی
پڑھنا سورۂ فاتحہ کا نماز مین اور علمانے اسمین اختلاف کیا ہے امام اعظمؒ صاحب کے مذہب مین امام اور اکیلے نمازی کو پڑھنا اسکا واجب ہے اور امام کے
پیچھے نہ پڑھے نماز سِرّی ہو یا جہری دلیل اُنکی آیت کلام اللہ کی ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا یعنے جب قرآن پڑھا جاوے

پس سنو اور چپکے رہو اور اس حدیث کو معمول کرتے ہیں ابتدا پر یعنی یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور باقی ائمہ کا اختلاف آگے مذکور ہے ف ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِیْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مَعِیْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهٰی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا جَهَرَ فِیْهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھرے اُس نماز سے کہ پکار کر پڑھی آہستہ قراءت پس فرمایا کیا پڑھا ہے ساتھ میرے کسی نے تم میں سے ابھی پس عرض کیا ایک شخص نے کہا ہاں اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق میں کہتا تھا کیا ہے واسطے میرے کہ چھینا جھپٹی کرتا ہوں قرآن سے کہا ابوہریرہ نے پس باز رہے لوگ پڑھنے سے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ اُس نماز کے کہ پکار کر پڑھتے تھے ساتھ آہستہ قرات نمازوں میں سے اُسوقت کہ سنا یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے ف اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت جہر میں امام کے پیچھے مطلق نہ پڑھتے تھے نہ الحمد نہ اور کچھ شاید کہ یہ حدیث مانع پہلی حدیث کی ہو کیونکہ ابوہریرہ متاخر الاسلام تھے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلْیَنْظُرْ مَا یُنَاجِیْهِ بِهٖ وَلَا یَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عمرؓ اور بیاضی سے کہ کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھنے والا سرگوشی کرتا ہے پروردگار اپنے سے پس چاہیے کہ فکر کرے اُسچیز کو کہ سرگوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اُسکے یعنی ذکر اور قرآن حضور قلب اور تامل اور خضوع اور شوع سے پڑھے اور نہ بلند کرے آواز بعض پر ساتھ پڑھنے قرآن کے یعنی خواہ نماز میں ہو یا خارج نماز سے روایت کی یہ احمد نے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ ٹھہرایا گیا ہے امام تو کہ پیروی کی جاوے ساتھ اُسکے پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے پس تم بھی اللہ اکبر کہو اور جسوقت پڑھے قرات پس چپ رہو روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف جب تکبیر کہے تکبیر کہو کہا ابن حجر نے کہ تکبیر امام کے بعد کہے نہ ساتھ اُسکے اور نہ پہلے اُسکے یہ بات تکبیر احرام میں واجب ہے اور تکبیر رکن میں مستحب آہستہ قرات پڑھے ظاہر یہ ہے کہ پڑھنا مطلق مراد ہے یعنی پکار کر پڑھنا ہو یا چپکے اسی لیے فَاَنْصِتُوْا فرمایا یعنی چپکے رہو اور نہ فرمایا فَاسْتَمِعُوْا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ یعنے جب قرآن پڑھا جاوے پس سنو یعنی حالت جہر میں وَاَنْصِتُوْا اور چپکے رہو یعنی حالت سر میں جاننا چاہیے کہ مذہب فعی میں واجب ہے قرات فاتحہ کی مقتدی پر نماز سریہ اور جہریہ میں اور جائز ہے پڑھنا سوائے فاتحہ کا اور مذہب امام احمدؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ کا بھی بیچ ایک قول کے وجوب قرات فاتحہ کا بیچ نماز سریہ کے ہے فقط اور بیچ جہریہ کے سننا قرات امام کا کافی ہے اور مذہب امام ابو حنیفہؒ کا یہ ہے کہ نہ پڑھے نہ جہریہ میں اور نہ سریہ میں اور صاحبینؒ کے نزدیک بھی پڑھنا مکروہ ہے اور کہا امام محمدؒ نے کہ فاسد ہوتی ہے نماز بیچ قول ایک جماعت کے صحابہؓ سے پس احتیاط بیچ عمل کرنے کے ہے ساتھ قوی تر دلیل کے اور دلیل ہماری یہی حدیث ہے اور یہ حدیث مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ قِرَاءَةٌ لَّهٗ اور یہ حدیث صحیح ہے سوائے بخاری اور مسلم کے سب نے اسکو روایت کیا ہے اور ہمارا یہ کہنا ہے عَلَیْهِ اِمَامُ الصَّحَابَةِ ع ف ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْئًا فَعَلِّمْنِیْ مَا یُجْزِئُنِیْ فَقَالَ قُلْ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا ذَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ وَقَبَضَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِلَّا بِاللّٰهِ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق مین نہین طاقت رکھتا یہ کہ سیکھون مین قرآن مین سے کچھ یعنی اسوقت پس سکھلا مجکو وہ چیز کہ کفایت کرے مجکو فرمایا کہ پاک ہے اللہ اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اور نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہین پھرنا کھانون سے اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے کہا اے رسول خدا کے یہ تو واسطے اللہ کے ہے پس کیا ہے میرے لیے فرمایا کہ یا الٰہی رحم کر مجھپر اور عافیت سے رکھ مجکو اور ہدایت کر مجکو اور روزی دے مجکو پس اشارہ کیا اُسنے اِسطرح سے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے اور بند کیا اُن کو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیکن اِس شخص نے پس بھرے ہاتھ اپنے نیکی سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور تمام ہوئی روایت نسائی کی قول اُنکے اِلَّا بِاللّٰہِ تک **ف** مصنف یہ حدیث

چوباب القراءۃ مین لایا اِس قرینے سے یہ معلوم ہوا کہ مراد یہ ہے کہ وہ شخص قرآن مین سے اسقدر نہ یاد کر سکتا تھا کہ جسسے نماز درست ہوتی لیکن یہ تعجب ہے کہ ایک شخص عربی زبان ہو کر اسقدر نہ یاد کر سکے اگر بقدر ان کلمات کے آیت قرآن کی یاد کرتا تو کافی تھی جواب اِس شبہے کا یہ ہے کہ وہ شخص ابھی مسلمان ہوا تھا اور وقت نماز کا آگیا تھا اور قرآن اُتنا یاد نہین کر سکتا تھا آسانی کے لیے یہ سکھا دیا یا حمل کی جاویگی یہ حدیث ابتدای اسلام کہ اُن دنون مین بنا امر کی آسانی پر تھی اور اِسی توجیہ ہے اور بند کیا ہاتھون کو یعنی اشارہ کیا اُسنے کہ یاد رکھا مین نے اور نگاہ رکھا جو کہ آپنے فرمایا جیسیکہ کسی کو کوئی چیز نفیس ملا تھ لگتی ہے تو اُسکو مٹھی مین بند کر لیتا ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ پڑھتے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فرماتے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** معنی سورۃ کے سر یکے یہ ہین کہ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے کی جو کہ بلند مرتبہ ہے پس اِس حکم بجا لانے کے لیے فرماتے تھے کہ پاکی بیان کرتا ہون اپنے رب کی جو کہ بلند مرتبہ ہے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى اِلٰى اٰخِرِ الْاَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تم مین سے سورہ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پس پہنچے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ یعنے کیا عین ہے اللہ بڑا حاکم سب حاکمون کا پس چاہیے کہ کہے بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ یعنے ہان اور مین اِسپر شاہدونمین سے ہون اور جو شخص پڑھے لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ پس پہنچے اِس آیت تک اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى یعنے کیا نہین یہ خدا قادر اِسپر کہ زندہ کرے مُردونکو پس چاہیے کہ کہے بَلٰى یعنے ہان قادر ہے اور جو کوئی پڑھے وَالْمُرْسَلٰتِ پس پہنچے اِس آیت تک فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ یعنے پس ساتھ کس بات کے پیچھے اِسکے ایمان لاوینگے پس چاہیے کہ کہے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ یعنی ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے روایت کی یہ ابوداؤد و نسائی و ترمذی نے روایت کی اِس قول تک وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ یعنے والتین کی آیت کے جواب تک **ف** پیچھے جواب نہین ان آیتون کے

اور مانند انکے کے اختلاف سے علما کا تر دیک امام شافعی کے نماز مین بھی کہے خواہ فرض ہو یا نفل اور باہر نماز کے بھی کہے اور نزدیک امام مالک کے باہر نماز کے کہے اور نماز نفل مین بھی اور فرضون مین نکہے اور امام اعظم کے نزدیک ہر نماز کے کہے اور نماز مین نکہے نہ نفلون مین نہ فرضون مین تا توہم نمود ے کہ یہ الفاظ قرآن کے ہین اور تورپشتی نے کہا کہ اگر کوئی گمان کرے کہ یہ نماز مین تھا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کے تو کہین گے ہم کہ یہ نماز نفل مین ہو گا نہ فرض مین جیسا کہ بیچ حدیث حذیفہ کے آیا ہے کہ جب آنحضرتؐ نماز شب کی ادا کرتے تھے نہ پونچتے تھے آیت رحمت پر مگر کھٹھرتے تھے اور طلب رحمت کی کرتے تھے اور نہ پونچتے تھے آیت عذاب پر مگر کھٹھرتے تھے اور پناہ مانگتے تھے عذاب سے اور کسی نے اُن نمازون مین کہ جہر کرتے تھے فرائض سے روایت نہین کی **ع**

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحابؓ پر پس پڑھی اُنپر سورہ الرحمن اول سے آخر تک پس صحابہؓ سب چپکے رہے پھر فرمایا حضرتؐ نے تحقیق پڑھی تھی مین نے یہ سورۃ جنون پر اُس رات کہ جمع ہوئے تھے جن یعنی ایمان لانے کے لیے اور قرآن سُننے کے لیے پس تھے وہ اچھے جواب دینے مین تمسے تھا مین جبکہ پونچتا تھا اوپر رکنے اِس آیت کے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ یعنے پس کونسی نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کی سے جھٹلاتے ہو تم اے جن وانس تو کہتے جواب مین کہ لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ یعنے نہین کوئی چیز نعمتون تیرے سے اے رب ہمارے جھٹلاتے ہین پس تیرے ہی لیے سب تعریف ہو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ جُهَيْنَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

روایت ہے مُعاذ بن عبداللہ جُہنی سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا جہینہ مین کہ خبر دی اُسنے مُعاذ کو یہ کہ سُنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی نماز صبح مین سورۂ اذا زلزلت دونون رکعتون مین پس نہین جانا مین نے کہ بھول گئے یا پڑھی یہ قصداً روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی ساری سورۃ پہلی رکعت مین پڑھی پھر ساری دوسری مین ظاہر یہ ہے کہ اسطرح قصداً حضرتؐ نے پڑھا بیان جواز کے لیے کہ اصل سنت اِسمین ادا ہو جاتی ہے اور فضل عدم تکرار ہے یعنی ایک سورۃ دو رکعتونمین مکرر نہ پڑھے خصوصاً فرائض مین **ع**

وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ اِنَّ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا تحقیق ابوبکر صدیقؓ نے نماز پڑھی صبح کی پس پڑھی دونون رکعتونمین سورۂ بقرہ روایت کی یہ مالکؒ نے **ف** یعنی متفرق ایک سورۃ دونون مین پڑھی کہ کچھ ایک مین پڑھی کچھ ایک مین یہ بھی بیان جواز کے لیے کیا مداومت اُسپر حضرتؐ سے ثابت نہین ہوئی اکثر پوری ہی سورۃ پڑھتے تھے اور یہ تفرق پڑھنا نادر تھا **ع**

وَعَنِ الْفَرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرِ نِ الْحَنَفِيِّ قَالَ اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہے فرافصہ بن عمیر حنفی سے کہ کہا نہین سیکھی مین نے سورۂ یوسف مگر پڑھنے عثمانؓ بن عفان کے سے اُسکو نماز صبح مین بسبب بہت پڑھنے اُنکے کے اُسکو روایت کی یہ مالکؒ نے **ف** اگر کوئی کہے کہ علما کروہ کہتے ہین مداومت کرنے کو سورۂ معینہ پر اسلیے کہ اِسمین ترک کرنا باقی قرآن کا لازم آتا ہے پس جواب مناقی اس حدیث کے معلوم ہوتا ہی جواب اُسکا یہ ہے کہ علما جو مکروہ کہتے ہین مراد اُنکی مداومت کرنی تمام نمازون مین ہے اور حضرت عثمانؓ سے جو ثابت ہوا ہی یہ نہین ہے بلکہ کثرت خاص صبح ہی کی نماز مین

تھی اور بعضے علما نے لکھا ہے کہ مداومت کرنی سورۂ یوسف کے پڑھنے پر باعث ہو حاصل ہونے سعادت شہادت کا **وعن** عامر بن ربیعۃ قال صلینا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فیہا بسورۃ یوسف وسورۃ الحج قراءۃ بطیئۃ فقیل لہ اذا لقد کان یقوم حین یطلع الفجر قال اجل رواہ مالک اور روایت ہو عامر بن ربیعہ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے عمر بن الخطاب کے صبح کی پس پڑھی انہون سورۂ یوسف اور سورۂ حج پڑھنا ٹھیر ٹھیر کر کہا گیا واسطے عامر کے اُسوقت البتہ کھڑے ہوتے ہونگے حضرت عمرؓ وقت طلوع فجر کے یعنی اوّل وقت کھڑے ہوتے ہونگے کہ اسقدر پڑھتے تھے کہا کہ ہان روایت کی یہ امام مالکؒ نے **ف** اوّل وقت صبح کے نماز پڑھنی جائز ہی انہون کچھ خلاف نہین پس حدیث محمول ہے جواز پر نہ مختار یعنی اولویت پر اسلیے کہ حدیث بین نہین ہے دلالت اوپر ہمیشگی اسکے کے **ع** **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال ما من المفصل سورۃ صغیرۃ ولا کبیرۃ الا قد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم بہا الناس فی الصلوٰۃ المکتوبۃ رواہ مالک اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُن نے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اُن نے نقل کی اپنے دادا عبداللہ سے کہ کہا اُسنے نہین مفصل سے کوئی سورۃ چھوٹی اور نہ بڑی مگر کہ مین نے سُنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ امامت کرتے تھے ساتھ اُسکے لوگون کی نماز فرض مین روایت کی یہ مالکؒ نے **ف** یہ بیان جواز کے لیے تھا کہ لوگ معلوم کرین ہر سورہ پڑھنی نماز مین جائز ہے **ع** **وعن** عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ المغرب بحم الدخان رواہ النسائی مرسلا اور روایت ہے عبداللہ ابن عتبۃ بن مسعود سے کہ کہا پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب مین حٰمٓ دخان روایت کی یہ نسائی نے بطریق رسال کے **ف** حٰمٓ دونون یعنون مین پڑھی ساری حٰمٓ یا بعض **ع** **باب الرکوع** باب ہے بیچ بیان رکوع کے **ف** معنی رکوع کے لغت مین جھکنا اور یہ یکن ہے نماز کا ساتھ کتاب اور سنّت کے اور خاص ہماری ہی نماز مین نہین ہے اور امتون کی نماز مین نہین **ع** **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتموا الرکوع والسجود فوالله انی لاراکم من بعدی متفق علیہ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کرو رکوع اور سجود کو پس قسم ہے اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون تم کو پیچھے اپنے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد سیدھا کرنے سے ٹھیر ٹھیر کر کرتا ہے یعنی سجدہ اور رکوع کے ادا کرنے مین جلدی نکرے اور دیکھتا ہون پیچھے اپنے سے یہ دیکھنا از راہ معجزہ کے تھا تحقیق اس کی باب صفۃ الصلوٰۃ کی تیسری فصل مین گذر چکی ہے **ع** **وعن** البراء قال کان رکوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسجودہ بین التسجدتین واذا رفع من الرکوع ما خلا القیام والقعود قریبا من السواء متفق علیہ اور روایت ہے براء سے کہ کہا تھا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ اُنکا اور بیٹھنا اُنکا درمیان دو سجدون کے اور جسوقت کہ اُٹھتے رکوع سے سوائے کھڑے رہنے اور بیٹھنے کے یہ چارون چیزین ہوتی تھین قریب برابر کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قیام کہ آیین قرأت پڑھتے تھے البتہ دراز ہوتا تھا اور قعود کہ جسمین التحیات پڑھتے تھے وہ بھی دراز ہوتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور تو مسا اور سجدہ اور جلسہ آپسمین قریب برابر کے ہوتے تھے مقدار مین **ع** **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوہم ثم یسجد ویقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوہم رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کھڑے رہتے یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پھر سجدہ کرتے اور بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کیا سجدہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے بعد رکوع کے دیر تک کھڑے رہتے حتی کہ ہم

گمان کرتے کہ یہ رکعت کہ جسکا رکوع کیا ہے ترک کردی اور قیام از سر نو شروع کیا اسی طرح بعد سجدہ کے اتنی دیر ٹھہرتے کہ ہم جانتے کہ سجدہ کیا ہوا ترک کر دیا اور ظاہر یہ ہو کہ یہ درازگی نوافل مین ہوتی ہوگی یا فرضون مین ہوتی ہو کبھی کبھی واسطے بیان جواز کے ۲ ح ۲ ع **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہت کہتے رکوع اپنے مین اور سجدہ اپنے مین پاک ہو تو یا الٰہی اے پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہین ہم ساتھ تعریف تیری کے یا الٰہی بخش مجکو عمل کرتے تھے موافق قرآن کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قرآن مین جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ یعنے پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اُس سے اِس مرکو بجا لاتے تھے کہ رکوع و سجود مین تسبیح اور تعریف کرتے اور بخشش مانگتے اِسلیے کہ رکوع و سجود افضل احوال خضوع و خشوع کے ہین اور اور حدیثو نسے معلوم ہوتا ہو کہ سوائے رکوع و سجود کے بھی اسکو پڑھتے تھے آیا ہو کہ اکثر ذکر آنحضرتؐ کا آخر عمر مین بعد اُترنے سورۂ اذا جاء کے یہی تھا ۲ ح **وَعَنْهَا** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اُن ہی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے رکوع اپنے مین اور سجدہ اپنے مین بہت پاک ہی نہایت پاک ہی پروردگار فرشتو کا اور روح کا یعنی جبرئیل کا روایت کی اسکو مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق مین منع کیا گیا ہون یہ کہ پڑھون مین قرآن رکوع کی حالت مین یا سجدے کی حالت مین پس اے پر رکوع جو ہے پس بڑائی بیان کرو اُسمین رب کی اور سجدہ جو ہے پس کوشش کرو دعا مانگنے مین پس لائق ہے یہ کہ قبول کی جاوے تمھارے لیے روایت کی یہ مسلم نے ف نہی قرآن پڑھنے کی رکوع و سجود مین تنزیہی ہے اور بعضون نے کہا تحریمی اور موافق قیاس کے یہی ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ہیئت کو ہیئتون نماز سے مقرر کیا ہو واسطے ایک نوع کے انواع ذکر سے پس قیام کو کہ اول ہیئت اور اعظم اُسکی ہی مقرر کیا واسطے قرآن کے کہ افضل ذکر فرض کا ہے اور بعد مقرر کرنے اللہ تعالیٰ کے گنجائش اسکی نہین رکھتا کہ خلاف اُسکا کرین اور اگر کرینگے تو حرام ہوگا یا مکروہ اور یہ امر تعبدی ہے کہ عقل ہماری کنہ اُسکی نہین معلوم کر سکتی اور بڑائی بیان کرو رب اپنے کی رکوع مین یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھو اور سجدہ مین جو دعا کرنے کو فرمایا تو دعا دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے مطلب اپنا مانگے اور دوسرے یہ کہ ثنا اور حمد اور تکبیر اُسکی کرے کہ یہ بھی تعریف و غیرہ کرنی بھی حقیقت مین دعا ہی ہوتی ہی پس سجدے مین جو بہت دعا کرنے کو فرمایا دونو قسمون کو شامل ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ نے کہ اقتصار ذکر ہی پر کیا اور صریح دعا سے منع کرتے ہین وہ بھی بجا لانے امر دعا کے سے خالی نہین کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْئَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ یعنے جسکو باز رکھا میرے ذکر نے سوال کرنے میرے سے دیتا ہون اُسکو افضل اُس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والونکو لیکن چاہیے یون کہ اسوقت مین ذکر خلوص سے کرے اور بعضے محققین حنفیہ نے تطبیق اِسمین یون بیان کی ہی کہ نوافل مین دعا صریح کرے اور فرائض مین اقتصار تسبیحات پر کرے ۲ ع ۲ ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہتا ہو امام سُنا اللہ نے واسطے اُسکے کہ تعریف کی اُسکی

پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی حمد ہے پس تحقیق جو شخص کہ موافق ہو کہنا اُسکا کہنے فرشتوں کے بخشے جاتے ہیں واسطے
اُس کے گناہ اُسکے جو کہ پہلے کیے ہیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کلام متعلق اس مقام کا باب القراءۃ کی پہلی فصل میں گذر چکا اور
گناہ صغیرہ موافق وعدے کے بخشے جاتے ہیں اور کبائر بھی ازراہ فضل کے چاہے تو بخشدے فرح **ع** **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَھْرَہٗ مِنَ الرَّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ
اَلْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی
کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اُٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے کہتے سُنا اللہ نے واسطے اُسکے کہ تعریف کی اُسکی یا الٰہی اے رب
ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف آسمانوں بھر اور زمینوں بھر اور بقدر اُس چیز کے کہ چاہے تو بعد اسکے یعنی بعد آسمان وزمین کے
اور چیز ہیں کہ ہو زمین پیدا کی ہیں پیدا کرے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کلمات جو بعد رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے ہیں نماز نفل میں پڑھتے ہیں حنفیہ کے
نزدیک **ع** **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرَّکُوْعِ قَالَ اَللّٰھُمَّ
رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا
قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ
الْجَدُّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے
کہتے یا الٰہی اے پروردگار ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بقدر اُسکے کہ چاہے تو کسی چیز سے
پیچھے آسمانوں اور زمین کے اے لائق تعریف اور بزرگی کے لائق تر ہے اُسچیز سے کہ کہا بندے نے یعنی حضرت نے یا سب بندوں نے اور
سب ہم تیرے ہی بندے ہیں یا الٰہی نہیں کوئی روکنے والا اُسچیز کو کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اُس چیز کو کہ منع کیا تو نے اور نہیں
نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ وَرَاءَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقَالَ رَجُلٌ وَّرَاءَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ
حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ اٰنِفًا قَالَ اَنَا قَالَ رَاَیْتُ بِضْعَۃً
وَّثَلٰثِیْنَ مَلَکًا یَبْتَدِرُوْنَھَا اَیُّھُمْ یَکْتُبُھَا اَوَّلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے
کہ کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سُنا اللہ نے واسطے اُسکے کہ تعریف کی اُسکی
پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرت کے اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تعریف بہت پاک یعنی آمیزش شرک ریا سے
برکت کی گئی اُسمیں یعنے ساتھ کثرت اور اخلاص وحضور کے پس جب پھرے حضرت نماز سے فرمایا کون تھا بولنے والا اب یعنی اِن کلموں کا
پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ میں تحقیق فرمایا کہ دیکھا میں نے کتنے اوپر تیس فرشتے ہیں کہ جلدی کرتے ہیں میں کونسا اُنمیں سے لکھے ثواب اُن کلموں کا
پہلے روایت کی یہ بخاری نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِیُٔ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَھْرَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہے ابی مسعود انصاری سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کفایت کرتی اور قبول نہیں ہوتی نماز آدمی کی یہانتک کہ سیدھی کرے پیٹھ اپنی رکوع میں اور

سجدے مین روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف شرح منیۃ المصلی مین لکھا ہے کہ تعدیل ارکان کی یعنے رکوع سجود مین اتنا ٹھہرنا کہ سب اعضا اپنے ٹھکانے پر آجاوین فرض ہے نزدیک ابو یوسفؒ کے اور تینون امامونکے بموجب اس حدیث کے اور ادنی مقدار اسکی بقدر ایک تسبیح کے ہے اور واجب ہے نزدیک ابو حنیفہؒ اور محمدؒ کے پھر کہا شرح منیہ مین کہ اسیطرح قومہ رکوع سے اور جلسہ دونون سجدونمین اور طمانینت سب فرض ہین نزدیک ابو یوسفؒ کے اور نزدیک امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کے سنت ہین اور ابن ہمام نے کہا ہے لائق ہے کہ ہووے قومہ اور جلسہ واجب ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عُقبہ بن عامر سے کہ کہا جب اتری یہ آیت پس پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے بڑے کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم مضمون اس آیت کا رکوع اپنے مین یعنی کہو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پھر جب اتری آیت پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے بلند کی فرمایا کرو تم مضمون اسکا سجدے اپنے مین یعنی پڑھو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى روایت کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُودٍ اور روایت ہے عون بن عبد اللہ سے اُسنے نقل کی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکوع کرے ایک تمھارا پس کہے اپنے مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اُسکا اور یہ ہے ادنی درجہ اُسکا اور جسوقت کہ سجدہ کرے پس کہے سجدے اپنے مین پاک ہی پروردگار میرا بلند تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اُسکا اور یہ ادنی درجہ اُسکا ہے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہین سند اسکی متصل سوا اسکے کہ تحقیق عون نے نہین ملاقات کی ابن مسعود سے ف یعنی ادنی درجہ کمال سنت کا تین بار ہے والا اصل سنت ایک بار ہین بھی ادا ہو جاتی ہے اور اوسط درجہ کمال کا پانچ بار ہے اور اعلی درجہ سات بار اور نہایت کمال کی کچھ حد نہین اور بعضون نے دس تک کہا ہے اور بعضون نے قریب مقدار قیام کے لیکن امام کو رعایت مقتدیون کی لازم ہے اور ساتھ حدیث منقطع کے دلیل پکڑنا ضرر نہین رکھتا اسلیے کہ اُسپر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہے اجماعًا ف ع **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ الْأَعْلَى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے حذیفہ سے یہ کہ انھون نے نماز پڑھی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرتؐ کہتے رکوع اپنے مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدے اپنے مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى اور نہین آتے تھے کسی آیت رحمت پر مگر کہ ٹھیرتے اور مانگتے دعا اور نہین آتے کسی آیت عذاب پر مگر کہ ٹھیرتے اور پناہ مانگتے عذاب سے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نے قول اُنکے الْأَعْلَى تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف حل کیا ہے اس حدیث کو علما ہمارے نے اور مالکیہ نے اسپر کہ یہ نماز حضرتؐ کی نفل تھی اسلیے کہ وہ جائز نہین رکھتے ہین پناہ مانگنی اور دعا مانگنی درمیان قرارت کے نماز فرض مین اور ممکن ہے حمل اسکا جواز پر کہ کبھی حضرتؐ نے بیان جواز کے لیے یون بھی

کیا ہو فرضون مین اور لکھا ہے شیخ جزری نے کہ یہ حدیث مسلم نے بھی روایت کی ہے پس اسکو صحیحین نہ لانا تھا بلکہ صحاح مین لانا مؤلف نوع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

روایت ہے عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ رکوع کیا ٹھیرے بقدر سورۂ بقر کے اور کہتے تھے رکوع اپنے مین پاک ہے صاحب قہر اور بادشاہت کا اور بڑائی اور بزرگی کا روایت کی نسائی نے ف یہ نماز تہجد کی تھی اور بعضون نے کہا ہے کہ نماز کسوف کی تھی ش **وَعَنِ** ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَسُجُوْدَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے ابن جبیر سے کہ کہا سنا مین نے انس بن مالک سے کہ کہتے تھے نہین پڑھی مین نے نماز پیچھے کسی کے بعد وفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ بہت مشابہ ہو نماز مین ساتھ نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس نوجوان سے یعنی عمر بن عبد العزیز سے کہا ابن جبیر نے کہ ہم نے پس اندازہ کیا ہمنے حضرت کے رکوع یا عمر کے رکوع کا دس تسبیحین اور سجود اُنکے کا دس تسبیحین روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنی قتبی یہ مین کہ وہ رکوع کرتے یا سجدہ کرتے اتنی دیر مین ہم دس تسبیحین پڑھ لیتے تھے پس وہ بھی دس تسبیحین پڑھتے ہونگے یا کم یا زیادہ ش **وَعَنْ** شَقِيْقٍ قَالَ اِنْ حُذَيْفَةَ رَاٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا تحقیق حذیفہ نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہین پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑھچکا وہ نماز اپنی بُلایا اُسکو اور کہا اُسکو حذیفہ نے نہین نماز پڑھی تو نے یعنی پوری کہا شقیق نے اور گمان کرتا ہون حذیفہ کہ کہا اُس شخص کو یہ بھی کہا اور اگر مرے یعنی بغیر توبہ کے ایسی نماز سے تو مرتا اور غیر فطرت کے یعنی غیر طریقہ اسلام کے وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مرتا روایت کی یہ بخاری نے ف تشبیہ رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تھا اُسپر مبالغۃً اور تشدیداً فرمایا کہ جب نماز پوری نہوئی تو گویا بالکل ہی نہوئی پس جو کوئی ترک کرتا ہے نماز قصداً وہ کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر صحابہؓ اور تابعین کے اور نزدیک اکثر ونکے جب کافر ہوتا ہے کہ حلال جانکر ترک کرے غرضکہ ہر نوع اسکی وعید مین تامل کرے اور رکوع و سجود اچھی طرح کیا کرے اسکے ترک کو سہل نجانے ش **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت بُرا لوگون مین باعتبار چُرانے کے وہ شخص ہے کہ چوری کرے نماز اپنی سے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ اور کیونکر چُراتا ہے نماز اپنی سے فرمایا نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اُسکا روایت کی یہ احمد نے ف چور نماز کا مال کے چور سے بُرا اسلیے ہے کہ مال کا چرانیوالا دنیا مین اُس سے فائدہ اُٹھاتا ہے اور بخشوالیتا ہے اُسکے مالک یا کاٹے جاتے ہین ہاتھ اُسکے پس نجات پاتا ہے عذاب سے آخرت مین بخلاف اِس چور کے کہ وہ مجرا تا ہے حق نفس اپنے کا ثواب سے اور بدل کرتا ہے اُس سے عذاب کو اور ہاتھ کچھ لگتا نہین سوائے ضرر کے ش **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِيْ وَالسَّارِقِ وَذٰلِكَ

ف ترجمہ یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے نعمان بن مرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا گمان کرتے ہو پنج حق شراب پینے والے کے اور زنا کرنے والے کے اور چوری کرنے والے کے یعنی گناہ انکا کسقدر ہے اور یہ پوچھنا پہلے نازل ہونے حدود کے تھا کہا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اُسکا داناتر ہے کہا کہ یہ ہین گناہ کبیرہ اور انمین ہے سزا اور بہت بُری چوری چوری اُسکی ہے کہ چُراوے نماز اپنی مین سے کہا صحابہؓ نے اور کسطرح چُراوے نماز اپنی مین سے اے رسول خدا کے فرمایا نہ پورا کرے رکوع اُسکا اور نہ سجدہ اُسکا روایت کی یہ مالک نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے **ف** لفظ تَرْوَنَ ت کے زبر سے ہے معنی اُسکے یہ ہین کہ کیا اعتقاد کرتے ہو اور ایک نسخے مین ت کے پیش سے ہے معنی اُسکے یہ ہین کہ کیا گمان کرتے ہو اور یہ پہلے نازل ہونے حدونکے تھا یہ راوی نے بیان کیا وجہ سوال کو کہ حضرتؐ نے یہ سوال پہلے اُترنے حدونکے کیا تھا کہ جبتک بُرائی ان افعال کی اچھی طرح نہ معلوم تھی اور بعد اُترنے حدونکے شک نرہا انکی بُرائی مین ؏ **بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِهٖ** باب ہے بیچ بیان کیفیت سجدہ کرنیکے اور بزرگی اُسکی کے **ف** معنی سجد کے لغت مین ہین سر زمین پر رکھنا اور عاجزی کرنی اور شرع مین معنی اسکے یہ ہین کہ سر زمین پر رکھنا اوپر وجہ مخصوص کے ؏ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر پیشانی پر اور دونون ہاتھون پر اور گھٹنون پر اور پنجون پر دونون قدمونکے اور نہ اکٹھا کرین ہم کپڑون کو اور نہ بالون کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سجدہ کرون سات ہڈیون پر یعنے سجدے کے وقت یہ سب زمین پر رکھون اور اکثر امامون کا مذہب ہے کہ سجدہ پیشانی اور ناک سے دونون سے کرے بغیر اسکے سجدہ روا نہین ہوتا اور امام ابوحنیفہؒ اور صاحبینؒ کے نزدیک اگر پیشانی سے فقط کرے جائز ہے لیکن مکروہ ہے بغیر عذر کے اور اگر ناک سے فقط کرے تو صاحبینؒ اور شافعیؒ کے نزدیک جائز نہین مگر جبکہ پیشانی مین عذر ہو تو ناک سے جائز ہے اور امام ابوحنیفہؒ سے دو روایتین ہین ایک روایت مین جائز نہین اور ایک روایت مین جائز ہے لیکن مکروہ اور رکھنا قدمونکا سجدے مین ضرور ہے اگر دونون پانون سجدے مین اُٹھالے تو نماز فاسد ہوتی ہے اور اگر ایک اُٹھالے تو مکروہ ہے اور سجدے مین فرض ہے رکھنا اُنگلی قدم کا طرف قبلے کے اگرچہ ایک ہو اور اگر نہ رکھے تو نہین جائز اور لوگ اس مین غافل کذا فی الدر المختار اور اور جگہ در مختار مین ذکر کیا ہے کہ فرض ہے سجدہ کرنا ساتھ پیشانی کے اور دونون قدمونکے رکھنا ایک اُنگلی کا دونون قدمون مین سے شرط ہے اور رکھنا ہاتھون کا اور زانونکا سنت ہے نزدیک حنفیہ اور شافعیہ کے اور نہ اکٹھا کرین کپڑون کو یعنی سجدے مین جاتے وقت کپڑے سمیٹین تا خاک آلودہ نہون اس سے بھی منع فرمایا بغیر اس غرض کے یون ہی سمیٹین یا دامن باندھلین یہ بھی منع ہے اور نہ اکٹھا کرنا بالوں کا یہ ہے کہ جمع کر کر دستار وغیرہ مین رکھ لے یہ بھی مکروہ ہے چاہیے یون کہ چھوڑے رکھے تا وہ بھی سجدہ کرین ؏ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھیرو تم سجدے مین اور نہ بچھاوے ایک تمھارا دونون ہاتھ اپنے ہاتھ بچھانے کتے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ مراد اعتدال سے طمانینت ہے یعنی خاطر جمعی سے سجدہ مین ٹھہرنا اور طیبی نے

کہا ہے کہ مراد اعتدال سے سجدے مین یہ ہے کہ ہموار رکھے پیٹھ اور زمین پر رکھے دونون ہاتھ اور اُٹھائے رکھے زمین سے دونون کہنیان اپنی اور الگ رکھے پیٹ کو رانون سے ؛ ح **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سجدہ کرے تو پس رکھ زمین پر دونون ہاتھ اپنے اور بلند کر دونون کہنیان اپنی روایت کی اسکو مسلم نے ف سجدے مین ہاتھ زمین پر کانونکے سامنے رکھے اور اُنگلیان ملی رکھے اور ہاتھ کھلے رکھے کہ کپڑے سے ڈھنکے مکروہ ہین اور بلند کر کہنیان یعنے زمین سے یا دونون پہلوون سے یہ حکم خاص مردون ہی کے لیے ہے عورتون کو چاہیے کہ کہنیان زمین پر رکھین اور پہلوون سے ملی رکھین کہ ستر اسمین خوب ہوتا ہے ؛ ع ح **وَعَنْ** مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ هٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ كَمَا صَرَّحَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِاِسْنَادِهٖ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ اور روایت ہے میمونہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سجدہ کرتے فرق سے رکھتے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ اگر بچہ بکری کا چاہتا گذرنا نیچے ہاتھون اُنکے کے تو گذر جاتا یہ لفظ ابو داؤد کے ہین جیسا کہ خود بیان کیا بغوی نے شرح السنہ مین ساتھ اسناد اپنی کے اور مسلم مین بمعنی اسکے ہین یعنی لفظ اُسکے اور مین کہ وہ یہ ہین کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت سجدہ کرتے اگر چاہتا بچہ بکری کا گذرنا آگے ہاتھون اُنکے کے البتہ گذر جاتا ف فرق سے رکھتے دونون ہاتھ اپنے یعنے دونون بازو پہلو سے اور پیٹ انسے الگ رکھتے اور بکری کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اُسکو سخلہ کہتے ہین اور جب ذرا بڑا ہوتا ہے اور راہ چلنے لگتا ہے تو اسکو بہمہ کہتے ہین اور یہ الفاظ ابو داؤد کے مین مقصود مولف کا اعتراض کرنا ہے صاحب مصابیح پر کہ الفاظ ابو داؤد کو پہلی فصل مین لانا مناسب نہ تھا کیونکہ اُمین شیخین ہی کی روایتین ہوتی ہین ؛ ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مالک بن بُحینہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سجدہ کرتے فرجہ کھولتے ہاتھ اپنے یہان تک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلون اُنکے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بُحینہ نام عبد اللہ کی نانکا ہی اور مالک باپ عبد اللہ کا ہی اسی لیے مالک کو ساتھ تنوین کے پڑھتے ہین اور الف درمیان مالک اور ابن کے ثابت رکھتے ہین تا جانین لوگ کہ مالک بیٹا بُحینہ کا ہے بلکہ عبد اللہ ہی کی دو نوع صفتین ہین ابن مالک بھی اور ابن بُحینہ بھی اور ظاہر یہ ہے کہ جس زمان زمین کہ عبد اللہ نے حضرت کو دیکھا اُسمین بدن مبارک پر کپڑا نہ تھا یا مراد یہ ہے کہ جگہ بغل کی معلوم ہوتی تھی اور سفیدی بغلون کی اسلیے کہی کہ بغلین حضرت کی سفید تھین جیسا کہ تمام بدن تھا کہ مکدر اور سیاہ نہ تھین جیسے اور لوگون کی ہوتی ہین ؛ ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے سجدے اپنے مین یا الٰہی بخش میرے لیے گناہ میرے سب چھوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور چھپے روایت کی اسکو مسلم نے ف یعنی کبھی یہ دعا پڑھتے تھے پھر احتمال ہے کہ تسبیح کے ساتھ پڑھتے ہون یا مراد اُسکے اور چھپے گناہ ہونسے وہ مراد ہین کہ لوگونسے چھپے ہوتے ہین وَاِلَّا اللہ تعالیٰ کے آگے دونون برابر ہین یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی یعنے جانتا ہے وہ پوشیدہ اور بہت پوشیدہ کو ؛ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ

ل ۰ مخطوطہ الفتح ۱۲ روح جلد ۲ ۱۲۵ م

وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہ پایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات پھیرنے پر پس ڈھونڈا میں نے اُنکو پس جا پڑا ہاتھ
میرا حضرتؐ کے قدموں پر اُس حالمیں کہ وہ سجدے میں تھے اور دونوں قدم کھڑے تھے اور وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں
ساتھ رضامندی تیری کے غضب تیرے یعنی اُن افعال سے کہ لازم کرے غصے کو مجھپر یا میری اُمت پر اور ساتھ عافیت تیری کے عذاب
تیرے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے مجھسے یعنی ساتھ رحمت تیری کے قہر تیرے نہیں گن سکتا میں تعریف تجھپر تو ویسا ہی ہے کہ جیسی تعریف کی
تو نے اوپر ذات اپنی کے روایت کی یہ مسلم نے ف اَعُوذُ بِكَ مِنْكَ حاصل پہلے فقرونکا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا عورت کے چھونے
سے وضو مرد کا نہیں ٹوٹتا جیسیکہ مذہب ہمارا ہے اور نہیں گن سکتا میں تعریف تجھپر یعنے میں طاقت نہیں رکھتا کہ تیری تعریف کرسکوں جیسا کہ تو
مستحق ہے اسکا تو ویسا ہی ہے جیسیکہ تعریف کی تو نے اپنی ذات پر یعنی اس آیت میں فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ
الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے کہ وہ پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا
پروردگار سارا جہانوں کا اور اُسی کے لیے ہے بزرگی آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ غالب دانا ہے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک ہوتا بندیکا اپنے رب سے متحقق ہے اُسحال میں کہ وہ سجدے میں ہوتا ہے پس بہت کرو
دعا روایت کی یہ مسلم نے ف اللہ تعالیٰ بہرحال بندے سے نزدیک ہے اور سجدے میں سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے یعنی راضی ہوتا ہے بندے سے
اور دعا قبول کرتا ہے اسی لیے حکم دعا کا فرمایا ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ
السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطٰنُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَا وَيْلٰى اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ
فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھتا ہے بیٹا آدم کا
آیت سجدے کی پھر سجدہ کرتا ہے یعنی پڑھنے والا یا سُننے والا ایک طرف ہو جاتا ہے شیطان روتا ہوا کہتا ہوائے مصیبت مجھے حکم کیا گیا بیٹا
آدم کا ساتھ سجدے کے پس سجدہ کیا پس اُسکو بہشت ہے اور حکم کیا گیا میں ساتھ سجدے کے پس نافرمانی کی میں نے پس میرے لیے آگ ہے روایت کی یہ
مسلم نے وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ سَلْ
فَقُلْتُ اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ربیعہ بن کعب سے کہا تھا میں کہ رات گذارتا تھا میں ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا میں حضرتؐ کے پاس پانی
وضو کا اور حاجت اُنکی یعنی مسواک اور مصلّی وغیرہ پس کہا مجکو مانگ یعنی جو چاہ خیر دنیا اور آخرت کی پس کہا میں نے مانگتا ہوں آپسے رفاقت بہشت
میں کہا یا سوا اسکے یعنی سوال تیرا ایسی ہے یا سوا اسکے اور یعنی یہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہے بہت بڑا ہے کچھ اور چاہ کہا میں نے مطلب میرا وہی ہے کہ عرض کیا
میں نے فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کے ساتھ بہت کرنے سجدونکے روایت کی یہ مسلم نے ف پس فرمایا مانگ بسبب خوش ہونے کے
فرمایا بیچ مقام مکالمات کے یعنی بدلے میں خدمت کے اور پس مدد کر میری یعنی اگر مصر ہی ہے تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر
حصول مطلب اپنے کے ساتھ بہت کرنے سجدونکے یعنی بسبب نماز پڑھنے اور دعا کرنے کے سجدو نمیں قابل اس مرتبے کا ہو گا یعنی میں دعا
کرتا ہوں اور حاصل ہونے شفاعت تیری میں کوشش کرتا ہوں بشرطیکہ جو کچھ فرماؤں تو بھی اُسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفاعت کی یہی ہے

ف فتح تفعل رچکلیدست اے عزیز پرچنبش زدست تو می خواہند نیز پر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگوں کی اور رضی کرنا انکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہی خصوصاً رضاے سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات کے ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور یہین تنبیہ ہی اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب سوائے نعمتون آخرت کے کہ باقی اور دائم ہین نرکھے اور طرف لذتون دنیاے فانی کے التفات نکرے لیکن شرط یہ ہی کہ بندگی مین اپنی طرف سے قصور نکرے نری ہوس اور آرزو کافی نہین کرتی کہ بیکار بیٹھنا اور آرزو رکھنی نوہاسہ کرنا ہی

ع کارکن کار بگذار از گفتار ۔ کاندرین راہ کاردار دکار ۔ ع وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ عَمِلَهُ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معدان بن طلحہ سے کہ کہا ملاقات کی مین نے ثوبان سے کہ چیلہ آزاد تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا مین نے خبر دو مجکو ساتھ ایک عمل کے کہ کر ونمین اسکو تا داخل کرے مجکو اللہ سبب اسکی بہشت مین پس چپ ہا پھر پوچھا مین نے اسکو پس چپ ہا پھر پوچھا مین نے اُس سے تیسری بار پس کہا پوچھا تھا مین نے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا لازم کر اپنے پر بہت سجدے کرنے واسطے خدا کے پس تحقیق تو نہین سجدہ کریگا واسطے اللہ کے کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجکو اللہ بسبب اُسکے باعتبار درجے کے اور دور کریگا تجسے بسبب اُسکے گناہ کہا معدان نے پھر ملاقات کی مین نے ابو درداء سے پس پوچھا مین نے اُنسے پس کہا واسطے میرے مانند اُسچیز کے کہ کہا مجھسے ثوبان نے روایت کی مسلم نے ف ثوبان نے دو بار مین جواب یا تا رغبت اور شوق سائل کو زیادہ ہو اور مراد سجدہ نسے سجدے نماز کے ہین یا تلاوت کے یا شکر کے ۔ ع الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ ارادہ کرتے سجدہ کرنیکا رکھتی دونون گھٹنے اپنے پہلے ہاتھون اپنے سے اور جسوقت کہ ارادہ اُٹھنے کا کرتے اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پہلے گھٹنون اپنے سے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہی قول ہی ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کا اور ایک روایت ابو داؤد کی مین آیا ہی کہ اُٹھتے تھے حضرت گھٹنون اپنے پر اور مٹیکتے تھے ہاتھ اپنے ران اپنی پر اور لکھا ہی علما نے کہ رکھنا اعضاے سجدہ کا زمین پر باعتبار قرب کے ہی کہ جو عضو زمین سے نزدیک تر ہے رکھنا اُسکا پہلے ہی اور اُٹھانے مین برخلاف اسکے اور بیچ رکھتے پیشانی اور ناک کے ترتیب نہین کہ دونون بیچ ہر ایک عضو کے مین اور نزدیک بعضون کے ناک پہلے رکھے کہ نزدیک تر ہی ساتھ زمین کے اور مٹی نے کہا ہی کہ اگر دشوار ہو رکھنا زانوؤن کا پہلے ہاتھ کے بسبب کسی عذر کے مانند موزہ وغیرہ کے تو رکھے ہاتھ پہلے زانو کے ۔ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ثَبَتُ مِنْ هٰذَا وَقِيلَ هٰذَا مَنْسُوخٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سجدہ کرے ایک تمھارا پس نہ بیٹھے جیسا بیٹھتا ہی اونٹ اور چاہیے کہ رکھے دونون ہاتھ اپنے پہلے زانوون اپنے سے روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے کہا ابو سلیمان خطابی نے کہ حدیث وائل بن حجر کی

بہت ثابت ہے اس حدیث سے اور کہا گیا یہ حدیث منسوخ ہے ف نہ بیٹھے مانند بیٹھنے اونٹ کے یعنی گھٹنے نہ رکھے پہلے ہاتھوں کے جیسیکہ اونٹ بیٹھتا ہے مشابہت دی اسکو ساتھ بیٹھنے اونٹ کے باوجودیکہ اونٹ رکھتا ہے ہاتھ پہلے پاؤں کے اسلیے کہ گھٹنا آدمی کا پاؤں نہیں ہوتا ہی اور گھٹنا جانور کا ہاتھ ہیں پس جب گھٹنے پہلے رکھے تو مشابہ ہوا اونٹ کے بیٹھنے کے پس یہ حدیث مخالف ہوئی حدیث اول کی کہ وہ دلالت کرتی ہے اوپر رکھنے زانوؤں کے پہلے ہاتھوں کے اور درمیان ائمہ کے بھی اختلاف ہے جمہور ائمہ اور ابو حنیفہؒ و شافعیؒ و احمدؒ بن حنبل عمل حدیث وائل بن حجرؓ پر کہ پہلے گذری کرتے ہیں کہ زانو پہلے ہاتھوں کے رکھتے اور مالکؒ اور اوزاعیؒ اور ایک اور جماعت علما کی عمل حدیث ابوہریرہؓ پر کرتے ہیں کہ ہاتھ پہلے زانوؤں کے رکھتے ہیں پس لکھا ہے علما نے کہ حدیث وائل کی صحیح تر اور مشہور تر ہے حدیث ابوہریرہ کی سے اور ایک جماعت نے حفاظ سے اسکو تصحیح کیا ہے اور ترجیح دیا ہے اور جب دو حدیثیں مختلف آتی ہیں تو عمل حدیث قوی تر اور صحیح تر پر کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ حدیث وائل کی ناسخ ہے حدیث ابی ہریرہ کی اور صحیح ابن خزیمہ کے بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو ابتدا کرتے تھے ساتھ گھٹنوں کے پس ان ہی دونوں وجہوں پر اشارت کی مولف نے ساتھ قول اپنے کے قال ابو سلیمان آخر تک ۱۲ منہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان ہیں دونوں سجدوں کے یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سے رکھ مجکو یعنی بلیات دارین اور امراض ظاہر اور باطن سے اور روزی دے مجکو روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے درمیان دونوں سجدوں کے اے رب میرے بخش مجکو روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے ف ابن ماجہ کی روایت ہیں اس کلمے کو تین بار کرنا آیا ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَّقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُّوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے عبدالرحمن بن شبل سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھونگ مارنے کوے کی سے اور بچھا دینے درندے کے سے اور یہ کہ جگہ مقرر کر رکھے آدمی مسجد میں جیسا کہ مقرر کرتا ہے اونٹ روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے ف یعنی مسجد سے جلدی تر اٹھا لیوے کرے جیسیکہ کوا دانا اٹھانے کے وقت جلدی سے چونچ زمین پر مار کر دانا اٹھا لیتا ہے اور سجدے کے وقت پونچھے زمین پر نہ بچھاوے جیسیکہ درندے جانور ہاتھ بچھا کر بیٹھتے ہیں مثل کتے بھیڑیے وغیرہ کے اور مسجد میں نماز کے لیے ایک جاے نہ مقرر کرے کہ اپنے سوا کسی کو وہاں نہ بیٹھنے دے جیسے اونٹ ایک جاے مقرر کر لیتا ہے کہ اور اونٹ وہاں نہیں بیٹھتا مسجد جگہ سب مسلمانوں کی ہے اپنے لیے ایک مکان خاص مقرر کرنا اور اوروں کو اس سے منع کرنا مکروہ اور ممنوع ہے اور حلوائیؒ سے منقول ہے کہ ہمارے علما کے نزدیک مکروہ ہے یہ کہ پکڑے مسجد میں مکان معین کہ اسمیں نماز پڑھے اسلیے کہ عبادت عادت ہو جاتی ہے اسمیں اور بھاری ہوتی ہے اسکے غیر میں اور عبادت جب عادت ہو تو ترک کرے اسکو پس بچے اسلیے مکروہ ہے روزہ ہمیشہ کا انتہی پس کیا حال ہے اسکا کہ مسجد میں جگہ مقرر کرے واسطے غرض فاسد کے ۱۲ منہ

وَعَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تَقَعْ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں تیرے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہوں اپنے نفس اپنے کے اور مکروہ

رکھتا ہون تیرے لیے وہ چیز کہ مکروہ رکھتا ہون واسطے نفس اپنے کے نہ اتعار کر درمیان دو سجدون کے روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی اتعار کے یہ ہین کہ لگا وے آدمی سرین اپنی زمین سے اور رکھڑا رکھے ران اور پنڈلیون کو اور رکھے ہاتھ اپنے زمین پر مانند کتے کے قول صحیح منے اتعاء کے مین یہی ہے اور بعضون نے یہ معنی کیے ہین کہ بیٹھے کھڑے کر کر ایڑیون پر درمیان مین سجدون کے بیٹھے اور اور بھی معنی اتعا کے علما نے لکھے ہین غرضکہ یہ مکروہ ہے سب علما کے نزدیک ع ع **وَعَنْ** طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ لَّا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهٗ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے طلق بن علی حنفی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھتا اللہ عزت والا اور بزرگی والا طرف نماز اس بندے کے کہ نہین سیدھی کرتا اسمین پیٹھ اپنی وقت رکوع کے اور سجدے کے روایت کی یہ احمد نے ف یعنی نماز قبول نہین کرتا ہے اللہ اسکی کہ رکوع اور سجدے مین پیٹھ اپنی سیدھی اور درست نہین رکھتا ع ع **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَّضَعَ جَبْهَتَهٗ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهٗ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافع سے یہ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ تھے کہتے جو شخص کہ رکھے پیشانی اپنی زمین پر یعنی سجدہ کرے پس چاہیے کہ رکھے دونون ہاتھ اپنے اسی جگہ پر کہ رکھے ہے اسپر پیشانی اپنی پھر جب اٹھے پس اٹھاوے دونون ہاتھون کو اسلیے کہ دونون ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہین جیسا کہ سجدہ کرتا ہے منہ روایت کی یہ مالک نے ف رکھے دونون ہاتھ اسی جگہ پر کہ رکھے ہے اسپر پیشانی اپنی یعنی ہاتھ برابر پیشانی کی جگہ کے رکھے جیسیکہ مختار ہمارے نزدیک ہے نہ برابر بونڈھون کے جیسیکہ مختار شافعی کا ہے یا معنی یہ ہین کہ ہاتھ بھی زمین پر اسطرح رکھے کہ جسطرح پیشانی رکھی ہے یعنی قبلہ رخ ع ع **بَابُ التَّشَهُّدِ** باب ہے بیچ بیان تشہد کے ف یعنی شہادت کے ہین خبر سچ دینی کہ اسمین دل ساتھ زبان کے موافق ہو اور گواہی دینی اور تشہد گواہ ہونا اور الٰہیار کرنا اس علم کا کہ دل مین ہے اور شرع مین تشہد کہتے ہین اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو اور ذکر کو کہ قعدۂ نماز مین پڑھتے ہین یعنی انتہاۃ کو تشہد اسلیے کہا کہ اسمین کلمہ شہادتین کا بھی ہوتا ہے ع ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹھتے بیچ تشہد کے رکھتے بایان ہاتھ اپنا بائین گھٹنے اپنے پر اور رکھتے داہنا ہاتھ اپنا داہنے گھٹنے اپنے پر اور بند کرتے ہاتھ ساتھ گنتی ترپن کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی شہادت کی اور ایک روایت مین یون ہے کہ تھے جسوقت کہ بیٹھتے نماز مین رکھتے دونون ہاتھ اپنے اوپر گھٹنون اپنے کے اور اٹھاتے انگلی اپنی داہنی وہ جو نزدیک انگوٹھی کے ہے دعا مانگتے ساتھ اسکے یعنی اشارہ وحدانیت کا کرتے ساتھ اسکے اور رکھتے بایان ہاتھ اپنا اوپر زانو اپنے کے کھلا ہوا اسپر روایت کی یہ مسلم نے ف ہاتھ کھلا ہوا قبلہ رخ قریب زانو کے یعنی ران پر رکھتے اور بند کرتے ہاتھ ساتھ گنتی ترپن کے یعنی اہل حساب گنتی کیوقت انگلیان بند کرتے جاتے ہین اور ہر ایک کو واسطے عدد معین کے مقرر کیا ہے کہ اکائیون کے لیے یہان رکھے اور دہائیون کے لیے یہان اور سکڑون کے لیے یہان اور ہزارون کے لیے یہان پس کہا راوی نے کہ حضرت نے اشارے کے لیے اسطرح انگلی بند کی جسطرح ترپن کے لیے بند کرتے ہین صورت اسکی یہ ہو کہ بند کرلے چھنگلیا اور اسکے پاس کی انگلی اور بیچ کی انگلی اور انگلی شہادت کی کھلی رکھے اور رکھے انگوٹھے کے سرکو انگلی شہادت کی جڑ مین

امام شافعیؒ نے اور امام احمدؒ نے ایک روایت میں اسی حدیث پر عمل کیا ہے اور ایک عقد تسعین ہے یعنی نوے کی اسکی صورت یہ ہے کہ بند کرے چھنگلیا اور اُسکے پاس کی انگلی اور کھولے انگلی شہادت کی اور رکھے سر انگوٹھے کا اوپر بیچ کی انگلی کے اور حلقہ کرنے نزدیک حنفیہ کے اور مختار مذہب امام احمدؒ میں یہی ہے اور شافعی بھی بیچ قول قدیم کے ساتھ اسکے قائل ہیں اور یہ بیچ حدیث مسلم کے عبداللہ بن زبیر سے کہ آگے مذکور ہوگا اور بیچ حدیث احمدؒ اور ابو داؤد کے بھی وائل بن حجر سے آیا ہے اور نزدیک مالکؒ کے بند کرے سب انگلیاں اپنے ہاتھ کی اور کھلی رکھے انگلی شہادت کی اور بیچ بعضی حدیثوں کے اشارہ بغیر عقد کے بھی آیا ہے اور مختار بعضے حنفیہ کا بھی یہی ہے غالباً عمل آنحضرتؐ کا بھی مختلف تھا کبھی ہر طرح اور کبھی اسطرح اور وجہ تطبیق کی بیچ اکثر جگہوں کے کہ روایت مختلف آئی ہیں یہی ہے اور جاننا چاہیے کہ حنفیہ ماوراء النہر اور ہندوستان کے نے اس عمل عقد اور اشارت کو ترک کیا ہے اور متقدمین کرتے تھے اور اسکے متاخرین میں اختلاف ظاہر ہوا ہے لیکن مختار نزدیک علماے حرمین کے اور اکثر عرب کے کرنا اسکا ہے اور شیخ ابن الہمام محقق حنفیہ کے نے کہا ہے کہ بیچ اول تشہد کے شہادتین تک کھلا رکھے اور بیچ وقت تہلیل کے انگلیاں بند کرے اور اشارہ کرے اور کہا ہے کہ منع کرنا اشارہ کو خلاف روایت اور درایت کے ہے اور محیط میں لکھا ہے کہ اٹھانا وہ تین سبابہ کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمدؒ کے سنت ہے اور اسی طرح ابو یوسفؒ سے روایت کیا گیا ہے اور علامہ نجم الدین زاہدی نے کہا کہ متفق ہیں روایات اصحاب ہمارے کہ یہ سنت ہے پس جب مذہب ائمہ کا محدثین اور فقہا اور بہت صحابہؓ اور تابعین اور علماے کوفہ اور مدینے کا کرنا اشارے کا ہوا وجہ حدیثوں اور اقوال صحابہؓ کے یعنی وارد ہوئے ہوں تو عمل کرنا اُسپر اولیٰ اور راجح ہے اور صورت اشارے کی یہ ہے کہ اٹھاوے اُنگلی وقت کہنے لا الٰہ اللہ کے نزدیک شافعیہ کے اور ہمارے نزدیک اٹھاوے وقت کہنے لا الٰہ کے اور رکھدے نزدیک کہنے الا اللہ کے اور چاہیے کہ اشارہ اوپر کی جانب کرے تا وہم نہ ہو لاوے جہت کا اور دعا مانگتے یعنی اشارہ ساتھ وحدانیت حق کے کرتے نزدیک کہنے لا الٰہ الا اللہ کے جیسا کہ مذکور ہوا اور ذکر کو دعا بھی کہتے ہیں اسلیے کہ اُس سے بھی لائق انعام اور اکرام کے ہوتا ہے ع ع ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى اِصْبُعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ بیٹھتے یعنی نماز میں تشہد پڑھنی کو رکھتے داہنا ہاتھ اپنا اوپر داہنی ران اپنی کے اور بایاں ہاتھ اپنا اوپر بائیں ران اپنی کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی شہادت اپنی کے اور رکھتے انگوٹھا اپنا اوپر بیچ کی انگلی اپنی کے اور پکڑتے بائیں ہاتھ اپنے سے گھٹنا اپنا یعنی کبھی یوں بھی کرتے روایت کی یہ مسلم نے **ف** ہمارے مذہب میں اشارے کے وقت اسی طرح حلقہ کرتے ہیں اور شافعیہ کے یہاں جب سے التحیات کے لیے بیٹھے اُسوقت سے حلقہ کرے اور ہمارے نزدیک اشارے کیوقت حلقہ کرے ع ع ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ لَا تَقُوْلُوا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے

کہ کہا تھے ہم جبوقت نماز پڑھتے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہتے ہم یعنی بیچ بیٹھنے تشہد کے پہلے شروع ہونے اُسکے کے سلام ہے اللہ پر پہلے سلام بھیجنے کے اوپر بندون اُسکے کے سلام ہے جبرئیل پر سلام ہے میکائیل پر سلام ہے اوپر فلانے کے یعنی اور فرشتے پر فرشتون مین سے یا نبی پر انبیامین سے پس یہ کلمات عوض التحیات کے پڑھا کرتے تھے پس جبکہ پھرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم یعنے فارغ ہوئے نماز سے متوجہ ہوئے کیطرف ساتھ مُنھ اپنے کے یعنے نہ ساتھ نرے کلام کے فرمایا نہ کہو سلام اللہ پر اسلیے کہ اللہ خود سلام ہے یعنی سالم ہے سب نقصانونسے اور آفتون سے اور دیتا ہے سلامتی بندون کو آفات ظاہر اور باطن کے سے پس سلامتی اُسکے لیے ثابت ہے اور اُسی سے ہے اور دعا کرنی ساتھ سلامتی کے اُسکے لیے چاہیے کہ جسکو احتیاج ہوا در خوف ہو نقصان کا پس جب بیٹھے ایک تمھارا نماز مین پس چاہیئے کہ کہے بندگی مُنھ سے کہنے کی یعنی جو کچھ کہ مُنھ سے پڑھتے ہین اور اچھی بات مُنھ سے نکالتے ہین واسطے اللہ کے ہے اور بندگی بدن کی یعنی نماز وغیرہ اور بندگی مال کی یعنی زکوٰۃ وغیرہ بھی اللہ ہی کے لیے ہے سلامتی ہے تیپر سب آفتونسے اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکی سلام ہمپر یعنے جو کہ حاضر ہین قسم انسان اور ملائکہ کو رجنا تسے اور اوپر بندون نیکبخت اللہ کے پس تحقیق جب کہتا ہی یہ دعا نمازی پونہچتی ہے برکت اُسکی ہر بندے نیک کو کہ آسمان مین ہے اور زمین مین ہو بعد اُسکے ختم شہادتین پر کیا کہ خلاصہ کار اور اصل تمام اعمال کا ہے فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہ نہین کوئی معبود قابل بندگی کے سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد بندے اُسکے ہین اور رسول اُسکے پھر چاہیے کہ اختیار کرے دعا مین سے جو کہ خوش آوے اُسکو پس دعا مانگے اللہ سے اور یہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ روایت کی گئی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو ثنا کی اللہ تعالیٰ کی ساتھ ان کلمات کے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ پس کہا جبرئیل نے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ انتہی اور قید صالح کی اسلیے لگائی کہ سلام کرنا مین لائق ہر مفسد کو اور بندہ صالح وہ ہی کہ قائم ہو ساتھ حقوق اللہ تعالیٰ کے اور بندونکے اور حضرت شیخ عبد الحق دہلوی نے فرمایا ہی کہ صلاح ایک حالت ہی کہ زوال ہوا رادے اپنے کا اور قائم ہو مراد حق پر چاہیے کہ ایسا راضی برضا اور سونپنے والا امور اپنے کا طرف اللہ تعالیٰ کے ہو جیسے لڑکا بیچ ہاتھ دایہ کے اور میت بیچ ہاتھ نہلانے والیکے انتہی جب بندہ اِس حال کو پہنچا ہی تو ضرور سب آفات نفسانی اور زمانے کے سے امن مین ہوتا ہے اور التحیات پڑھنی دونون قعدونمین اور قعدہ بیچ کا واجب ہوا اور قعدہ اخیر کا فرض ع ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبٰرَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رواہ مُسْلِمٌ وَلِاَحْمَدَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ اَلِفٍ وَلَامٍ وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ سکھاتے ہمکو تشہد جیسے کہ سکھاتے ہمکو سورۃ قرآن سے پس تھے کہتے یہ کہ عبادتین مُنھ سے کہنی کی بابرکت اور بندگیان بدن کی اور بندگیان مال کی اللہ ہی کے لیے ہین سلام ہو تیپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون اللہ کے کہ نیکبخت ہین گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد رسول خدا کے ہین روایت کی یہ مسلم نے اور نہین پائے مین نے صحیحین مین اور جمع بین الصحیحین مین لفظ سلام علیک اور سلام علینا کے بغیر الف ولام کے ولیکن روایت کیا ہے اسکو جامع الاصول والے نے ترمذی سے ف اِس تشہد بن عباس رض کو

عمل کرشافعیہ کا ہے اور ہمارے مذہب مین عمل ہی ابن مسعود کے تشہد پر جو کہ پہلے مذکور ہوا لکھا ہی محدثین نے کہ تشہد ابن مسعودؓ کا صحیح تر ہے اور شیخ ابن حجر شافعی نے کہا کہ صحیحین مین حدیث کہ روایت کی گئی ہے تشہد مین حدیث ابن مسعودؓ کی ہی اور مذہب امام احمدؒ کے مین بھی یہی ہے اور اکثر اہل علم صحابہ و تابعین سے اسی پر ہین اور امر فرمایا ہی حضرتؐ نے اُسکے سیکھنے اور سکھانے کے لیے امام احمدؒ کی مسند مین آیا ہی کہ حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعودؓ کو کہ تعلیم کرین اُسکو لوگون کو اور ایک روایت مین آیا ہے کہ کہا ابن مسعودؓ نے کہ پکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اپنے ہاتھ مین اور تعلیم کیا مجکو تشہد جیسیکہ تعلیم کرتے تھے مجکو قرآن اور حدیث ابن مسعودؓ کی بخاری اور مسلم مین ہی اور حدیث ابن عباسؓ کی افراد مسلم سے اور تشہد امام مالک کا تشہد عمرؓ کا ہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ اَلزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ آخر تک اور لکھا ہے علما نے کہ جائز ہے جسطرح کہ پڑھے کلام اولی اور افضل مین ہے اور بیچ تشہد ابن عباسؓ کے مصابیح والے نے سلام علیک و صلام علینا بغیر الف و لام کے ذکر کیے مین اُسپر مؤلف مشکوٰۃ کے نے اعتراض کیا ساتھ اس قول اپنے کے وَلَمْ اَجِدْ اٰخِرَ تک حاصل اُسکا یہ کہ لانا صاحب مصابیح کا اُسکو پہلی فصل مین صحیح نہو اور اللہ اعلم بالصواب ۔ ش اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَصَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وائل بن حجر سے روایت ہے اُن نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھر بیٹھے حضرتؐ یعنی بعد اُٹھانے سر کے سجدہ پس بچھایا بایان پاؤن اپنا اور رکھا بایان ہاتھ اپنا اوپر بایین ران اپنی کے اور الگ رکھی کہنی دائین اوپر دائین ران اپنی کے یعنی کہنی پہلو سے ملائی نہین وقت رکھنے اُسکے کے ران پر اور بند کیے دو نون انگلیان یعنے چھنگلیا اور اُسکے پاس کی انگلی اور حلقہ کیا حلقہ کو یعنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے جیسیکہ حنفیہ کرتے ہین پھر اُٹھائی انگلی اپنی یعنی شہادت کی پس دیکھا مین نے اُنکو کہ ہلاتے تھے اُسکو دعا مانگتے یعنی اشارہ توحید کرتے تھے ساتھ اُسکے ف لفظ ثم جلس سے تک حدیث کا ہے کہ باقی یہان نہین مذکور ہوئی آمین حضرتؐ کی ساری نماز کا طور ذکر کیا ہے یہان فقط کیفیت جلسے کی ذکر کی ہے اور امام مالکؒ کے یہان وقت اشاریکے اُنگلی ہلاتے جاتے ہین اور امام اعظمؒ کے یہان نہین ہلاتے کیونکہ حدیث مابعد کی مخالف اسکی ہے کہ آمین ہی لایحرکہا اور ممکن ہی کہ مراد حرکت دینے سے اس حدیث مین اُٹھانا انگلی کا مراد ہو کیونکہ اُٹھانے مین ہلنا لازم ہے پس اس توجیہ سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہے اس حدیث مین اور حدیث آگے کی مین ۔ ش وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ اِشَارَتَهُ اور روایت ہی عبداللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے ساتھ اُنگلی اپنی کے جسوقت دعا کرتے یعنی کلمہ شہادت پڑھتے قعدہ مین اور نہ ہلاتے تھے اُسکو روایت کی ہے ابوداؤد و نسائی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اور نہین تجاوز کرتی تھی نظر اُنکی اشارے اُنکے سے ف یعنی جس اُنگلی سے کہ اشارہ کرتے نظر اُس سے تجاوز نکرتی یعنی وقت اُنگلی اُٹھانیکے نظر اُنگلی ہی پر رکھتے اور طرف نہ دیکھتے تا مضمون توحید کا دل مین حاضر رہے اور خضوع اور خشوع حاصل رہے ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا اشارہ کرتا ساتھ دو انگلیون کے یعنی دونون شہادت کی انگلیون سے وقت پڑھنے تشہد کے پس فرمایا

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کرساتھ ایک انگلی کے اشارہ کرساتھ ایک انگلی کی روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف مراد شخص سے سعدؓ بن ابی وقاص صحابی ہین جیسا کہ ابوداؤد اور نسائی کی روایت مین آیا ہے ۱۲ ع **وَعَنِ** ابن عمرؓ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِى الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ نَهٰى اَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ فِى الصَّلٰوةِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیٹھے آدمی نماز مین اور وہ تکیہ کرنے والا ہو اپنے ہاتھ پر یعنی منع فرمایا اس سے کہ تشہد کے وقت زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا اٹھتے وقت ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھے روایت کی یہ احمدؒ اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی مین ہے کہ منع فرمایا حضرتؐ نے یہ کہ ٹیکے آدمی اپنے ہاتھون پر جبکہ وقت کہ اٹھے نماز مین ف یعنی سجدہ وغیرہ سے جو اٹھے تو ہاتھ ٹیک کر نہ اٹھے یون ہی اٹھ کھڑا ہو امام اعظمؒ کا عمل اسی پر ہے اور امام شافعیؒ کے یہان ہاتھ ٹیک کر اٹھنے مین سند انکی یہ حدیث ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اعتماد کیا یعنی ہاتھ ٹیکا زمین پر اور ہمارے نزدیک حدیث محمول ہے بڑھاپے کی حالت پر کہ حضرتؐ بسبب کبر سن کے اسطرح سے اٹھتے تھے نہ کہ بلا عذر ۱۲ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ فِىْ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتون پہلی کے یعنی پہلے قعدے مین کہ تشہد کے لیے بیٹھتے گویا کہ اوپر پتھر گرم کے بیٹھنے والے تھے یہان تک کہ کھڑے ہوتے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف مراد یہ ہے کہ پہلے قعدے مین کم بیٹھتے تھے درود و ثنا نہ پڑھتے تھے التحیات پڑھتے ہی اٹھ کھڑے رہتے جیسے کوئی گرم پتھر پر زیادہ بیٹھ نہین سکتا جلد اٹھ کھڑا ہوتا ہے ۱۲ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جابرؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ اَلصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ النَّسَائِىُّ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو تشہد جیسے سکھاتے ہمکو سورۃ قرآن سے یعنی اسکے بھی الفاظ مختلف ہین جیسے کہ الفاظ قرآن کے مختلف ہین باعتبار روایت کے چنانچہ اس روایت مین یون ہی شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ توفیق اللہ کے بندگی مُنہ سے کہنے کی واسطے خدا کے ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی بھی اللہ ہی کے لیے ہے سلام ہو تیرے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت اللہ کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمدؐ بندے اُسکے اور بھیجے ہوئے اُسکے ہین مانگتا ہون مین اللہ سے بہشت اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے دوزخ سے روایت کی یہ نسائی نے **وَعَنْ** نافعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَؓ اِذَا جَلَسَ فِى الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ وَاَتْبَعَهٗ بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِىَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِى السَّبَّابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہو نافع سے کہ کہا تھے عبداللہ بن عمرؓ جبکہ بیٹھتے نماز مین رکھتے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون گھٹنون اپنی کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی اپنی کے اور دیکھتے رہتے انگلی کو پھر کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بہت سخت ہو شیطان پر لوہے سے کہا راوی نے مراد رکھتے تھے حضرتؐ ساتھ ضمیر لہی کے انگلی شہادت کی یعنی اشارہ کرنا شہادت کی انگلی سے سخت تر ہی شیطان پر تیز وغیرہ

مارنے سے روایت کی یہ احمدؒ نے ف کیونکہ بسبب اشارہ کرنے توحید کے طمع شیطان کی منقطع ہوجاتی ہے واقع ہونے مصلّی کے سے شرک اور کفر مین ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا سنت سے ہے آہستہ پڑھنا تشہد کا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف جب ایک صحابی ایک فعل کو کہے کہ سنت یون ہے تو وہ بیچ حکم اِس قول اُسکے کے ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حدیث مرفوع کے حکم مین ہے یہی مذہب ہے جمہور محدثین اور فقہا کا ع بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا باب ہے بیچ بیان درود کے اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور فضیلت اُسکی کے ف صلوٰۃ کے معنی ہین دعا اور رحمت اور استغفار اور درود حضرت پر بندونکی طرف سے طلب کرنا ہے رحمت کا جناب باری تعالیٰ سے اُنکے لیے کہ وہ رحمت شامل ہو بھلائی دنیا اور آخرت کی کو اور اللہ تعالیٰ نے امر کیا ہی بندون کو ساتھ صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اِس آیت مین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اور اجماع کیا ہے علمانے اِسپر کہ یہ امر وجوب کے لیے ہے پس بعضون نے کہا ہے کہ واجب ہے درود بھیجنا ہر بار کہ نام مبارک سُنے اور بعضون نے کہا ہے ایکبار فرض ہے ساری عمر مین جیسے گواہی دینی ساتھ نبوت اُنکی کے اور زیادہ اِسپر مستحب و مسنون ہے مندوب اور شعار اسلام سے ہے اور قاضی ابوبکر نے کہا کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نے مومنون پر کہ صلوٰۃ وسلام بھیجین اُسکے پیغمبر پر اور نہین کیا اُسکے لیے وقت معیّن پس واجب ہے کہ بہت کہا جاوے درود اور غفلت نکی جاوے اُسمین بعضے علمانے قول اول کو صحیح کہا ہی اور شافعیؒ نے فرض کہا ہی اُسکو تشہد مین اور کہا ہی علمانے کہ یہ قول شافعیؒ سے شاذ ہے موافقت نہین کی ہے اُنکی بیچ اِسکے کسی نے اور معتمد نزدیک ابوحنیفہؒ کے یہ ہے کہ کئی بار ایک مجلس مین نام مبارک حضرتؐ کا سُنے تو ایکبار واجب ہوتا ہی درود بھیجنا اور ہر بار مستحب اور التحیات مین درود پڑھنا سنت ہی اور اختلاف کیا ہے علمانے کہ آیا صلوٰۃ وسلام جائز ہے غیر انبیا پر بالاستقلال یا نہین مختار نزدیک جمہور کے یہ ہے کہ مخصوص ہی ساتھ انبیا کے اور شریک نہین ساتھ اُنکے سوای اُنکے اُسمین کوئی بلکہ دورون کے نام پر غفرہُ اللہ اور رحمہُ اللہ اور رضی اللہ عنہُ کہے اور نقل کیا ہی طیبی نے کہ سوای انبیا کے اور وپر درود بھیجنا خلاف اولیٰ کا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حرام ہی یا مکروہ کراہت تحریمی یا تنزیہی کراہتی اور صحیح یہ ہی کہ غیر انبیا اور ملائکہ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا ابتداءً مکروہ تنزیہی ہے اِسلیے کہ شعار اہل بدعت کا ہی اور اُنکے ساتھ اور پر بھیجنا جائز ہے جیسے کہین صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ واللہ اعلم ع فصل پہلی الْفَصْلُ الْاَوَّلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَاَهْدِ هَا لِيْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ روایت ہے عبدالرحمٰنؒ بن ابی لیلیٰ سے کہ کہا ملاقات کی مجھسے کعب بن عجرہ نے پس کہا کیا مین نہ بھیجون مین واسطے تیرے ایک تحفہ یعنی کلام کہ سُنا مین نے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا مین نے ہان پس بھیجو اُس شخص کو میرے لیے پس کہا کعب نے پوچھا ہمنے یعنی اصحابؓ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر اے اہل بیت نبوت کے پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے سکھلائی ہمکو کیفیت سلام بھیجنے کی آپ پر فرمایا کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمدؐ کے

اور اوپر آل محمدؐ کے جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ یا الٰہی برکت بھیج محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کیا یہ بخاری اور مسلم نے مگر مسلم نے نہیں ذکر کیا علیٰ ابراہیمؑ کو دونوں جگہ ف کسطرح درود بھیجیں ہم آپ پر جواب اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمکو فرمایا ہے آپ پر درود اور سلام بھیجنے کو تو کیفیت سلام بھیجنے کی ہمنے معلوم کی کہ آپنے التحیات مین سکھائی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ پس درود کیونکر بھیجین اور یہ جو کہا کہ اللہ نے سکھائی کیفیت سلام بھیجنے کی تو مراد یہ ہو کہ حضرتؐ کی زبانی تعلیم کروائی اسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی اسلیے کہی کہ حضرتؐ کی تعلیم اللہ تعالیٰ ہی کی تعلیم ہو کیونکہ وہ احکام نہین بیان کرتے تھے مگر وحی کے اور آل محمدؐ پر آل یعنی اہل و عیال کے ہے اور اسکے معنی تابعدار کے بھی آتے ہین اور بعضون نے کہا کہ ہر مومن آل ہے اور بعضون نے کہا کہ ہر مومن متقی آل ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حدیث مین مراد آل سے تابعدارین اور بعضون نے آل کو تفسیر کیا ہو ساتھ اہل بیت کے یعنی وہ کہ جن پر صدقہ حرام ہے یعنی بنی ہاشم اور امام فخر رازی نے کہا کہ ولی یہ ہو کہ اہل بیت ازواج اور اولاد حضرتؐ کی ہین اور حضرت علیؓ بھی داخل ہین ہین بسبب اختلاط انکے کے ساتھ حضرت فاطمہؓ کے اور اسمین ذکر حضرت ابراہیمؑ ہی کا کیا اور نبی کا نہ کیا اسلیے کہ جد امجد حضرتؐ کے ہین اور حکم کیا ہے ساتھ متابعت انکی کے اصول دین مین اور برکت بھیجے یعنی ہمیشہ رکھ اور ثابت رکھ انکے لیے جو بزرگی کہ دی ہو تو نے انکو اور مگر مسلم نے نہین ذکر کیا علیٰ ابراہیمؑ کو دونون جگہ یعنی نہ پہلے درود مین نہ دوسرے مین الفاظ اسکے یون ہین كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اور کما بارکت علی اٰل ابراھیم ح ع وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا صحابہؓ نے اے رسول خدا کے کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو یا آلہی رحمت بھیج محمدؐ پر اور انکی بیبیون اور انکی اولاد پر جیسی رحمت بھیجی تو نے ابراہیمؑ پر اور برکت بھیج محمدؐ پر اور انکی بیبیون پر اور انکی اولاد پر جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیمؑ پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف الفاظ صلوٰۃ کے مختلف آئے ہین اور پڑھنا ان درودونکا کہ اول حدیث مین مذکور ہوئے کافی ہے کذا سمعنا من المشایخ اور بعضی روایتونمین جو وَارْحَمْ كَمَا رَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ واقع ہوا ہے صحت کو نہین پونچا کذا قالوا اور بعضے محدثین نے کہا ہے کہ روایت زیادتی وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ کی حدیث حسن ہے و اللہ تعالیٰ اعلم ح ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے گا مجھ پر ایکبار رحمت بھیجے گا اللہ اسپر دس بار روایت کی یہ مسلم نے ف دس رحمتین بحکم اس آیت کے ہوتی ہین مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنی جو کوئی کرے ایک نیکی پس اسکے لیے دس برابر اسکے ہے ع ف الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بھیجے مجھپر درود ایک بار رحمت بھیجے گا اللہ اسپر دس رحمتین اور بخشے جاوینگے اس سے دس گناہ اور بلند کیے جاوینگے اس کے لیے دس درجے یعنی بیچ قرب حق کے روایت کی یہ نسائی نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ

عَلَیَّ صَلٰوۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک لوگون کے ساتھ میرے دن قیامت کے اکثر اُنکے ہین مجھپر درود پڑھنے والے روایت کی یہ ترمذی نے ف کہا ابن حبان نے پیچھے اِس حدیث کے کہ اِس خبر مین بیان صحیح ہے اِسپر کہ قریب تر لوگون کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت مین ہونگے اصحاب حدیث کے اِسلیے کہ نہین ہی اِس اُمت مین کوئی قوم محدثین سے زیادہ درود بھیجنے والی حضرتؐ پر ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے کتنے فرشتے ہین پھرنیوالے زمین مین پہونچاتے ہین مجھکو میری اُمت کی طرف سے سلام روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے ف اُمت کیطرف سے سلام بھیجتے ہین مجھپر قلیل ہو یا کثیر اور یہ مخصوص ہے اُسکے لیے کہ دُور سے مزار شریف سے یعنی جو وہان جاکر بھیجتا ہے تو بلا واسطہ حضرتؐ سُنتے ہین احتیاج فرشتونکے پوہنچانے کی نہین اور اسمین اشارہ ہے طرف حیات دائمی حضرتؐ کی اور خوش ہونے اُنکے بسبب پوہنچنے سلام اُمت کے اور اشارہ ہے طرف قبول سلام کے کہ قبول کرتے ہین اُسکو فرشتے اور اُٹھالیجاتے ہین طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آگے آوے گا کہ حضرتؐ جواب بھی سلام کا دیتے ہین اُسکو کہ سلام بھیجتا ہے آپ پر اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرشتے نام لیتے ہین اُسکا مثلاً کہتے ہین یا رسول اللہ بیچارہ مسکین محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین ابن محمد وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یعنی وہ سلام عرض کرتا ہے خدمت بابرکت مین ع جان میدہم در آرزوی قاصد آخر باز گوید در مجلس آن نازنین حرفی کہ از ما میرود ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ سلام بھیجے مجھپر مگر کہ بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ مجھپر روح میری یہان تک کہ جواب دیتا ہون اُسپر سلام کا روایت کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف عقیدہ ہے اہل سنت جماعت کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین عالم برزخ مین اسی لیے حیات النبیؐ کہتے ہین اور اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ زندہ نہین ہین وقت سلام کرنے کسی کے روح بدن مبارک مین لے آتے ہین جواب اِس اشکال کا یہ ہے کہ مراد روح بھیجنے سے یہ نہین ہے کہ روح بدن مبارک مین نہین بھیجے اب بھیجتے ہین بلکہ مراد یہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدۂ رب العزت مین مستغرق ہے اُسکو اُس حالت سے افاقت دیکر اِس عالم کیطرف متوجہ کرتے ہین تا صلوٰۃ وسلام سُنے پس اِس توجہ اور آگاہ کرنے روح کو یون کہا کہ بھیجتا ہے اللہ روح مجھپر والا انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین قبرونمین آپ کی کلام اسمین رہا کہ یہ فضیلت خاص زیارت کرنے والون ہی کے لیے ہے یا عام ہے ظاہر یہ ہے کہ عام ہے یعنی خواہ دُور سے سلام بھیجے یا مزار مبارک پر جاکر مگر یہ کہ سلام زیارت کرنے والون کا بیواسطہ ملائکہ کے سُنتے ہین اور اور دنکا بواسطہ ملائکہ کے جیسا کہ حدیث ابو ہریرہؓ کی تیسری فصل مین ہے ظاہر ہوتا ہے ع وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ ٹھہراؤ گھرون کو مانند قبرون کے اور مت ٹھہراؤ قبر میری کو عید اور درود بھیجو مجھپر پس تحقیق درود تمھارا پوہنچتا ہے مجھکو جہان ہو تم روایت کی یہ نسائی نے ف نہ ٹھہراؤ گھرون کو مانند قبرون کے کہ مثل مُردون کے اُنمین پڑے اور سوئے رہو اور کچھ عبادت اور نماز اُنمین نکرو بلکہ جیسے سجدونمین عبادت کر کر انوار حاصل کرتے ہو اُنمین سے

گھر وںمیں بھی کچھ کرتے رہو تا انوار اور برکات اُسکے گھر اور گھر والوں کو پہنچیں اور فرائض مسجد وںمیں ادا کرو اور نوافل گھر وںمیں کہ نوافل گھر میں ادا کرنے افضل ہیں ادا کرنے سے مساجد میں یا مراد یہ ہے کہ گھر وںمیں مُردے دفن نکرو اور دفن ہونا حضرتؐ کا گھر میں خصائص حضرتؐ کے سے ہے اور کو نہ چاہیے اور ممکن ہے کہ معنی یہ ہوں کہ قبر وںکو جگہ سکونت کی نہ بھیراؤ یعنی جیسے اسوقت میں خادموں نے اختیار کیا ہوتا کہ زمی دل کی اور رحمت نہ جاتی رہے بلکہ زیارت کر کرا اپنے گھر وںمیں پھر آیا کرو اور مت ٹھیراؤ قبر میری کو عید یعنی میری قبر کو مثل عید گاہ کے نہ کرو کہ جمع ہو اُسپر ساتھ زینت اور سرور اور لہو ولعب کے کہ موجب غفلت کا ہی جیسیکہ یہود اور نصاریٰ اپنے انبیا کی قبر وںپر کرتے ہیں پس جیسے یہاں قبر وں پر عرسوں میں جا کر خرافات کرتے ہیں بہت بُرا ہے کرنا اُنکا اور بعضوں نے کہا ہی مراد یہ ہے کہ میری زیارت کو مثل عید کے نہ کرو کہ برس میں ایکدفعہ ہی حاضر ہوا کرو بلکہ اکثر حاضر ہوا کرو پس اس صورت میں رغبت دلائی اوپر کثرت زیارت اپنی کے اور حاضر ہونے کے اُس درگاہ پشت پناہ میں رَزقنا اللہ اور آگے اسکے فرمایا کہ درود بھیجو مجھپر اور اندیشہ بُعد مسافت کا نکرو اسلیے کہ درود تمھارا پہنچتا ہی مجکو جہاں کہ پڑھوتم آمین تسلی فرمائی بعضے مشتاقوں کو پس اگرچہ بسبب ضرورت کے دُور ہوں لیکن چاہیے کہ توجہ اور حضور قلبی سے غافل نہوں ع قرب جانی چو بود بُعد مکانی سہل ست ۞ ح ۞ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اُس شخص کی کہ ذکر کیا گیا مین نزدیک سکے پس نہ بھیجا درود مجھپر اور خاک آلودہ ہو ناک اُس شخص کی کہ آیا اُسپر رمضان پھر گذر گیا پہلے اس سے کہ بخشش کی جاوے واسطے اُسکے یعنی عبادت اور حق اُسکے نہ ادا کیے کہ سبب بخشش اُسکی کے ہوتے اور خاک آلودہ ہو ناک اُس شخص کی کہ پایا نزدیک اُسکے ماں باپ اُسکے نے بڑھاپے کو یا ایک نے اُنمین سے پس داخل کیا اُنھوں نے اُسکو بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے ف خاک آلودہ ہو یعنی خوار اور ہلاک ہو وہ شخص کہ ذکر کیا جاؤں مین یعنی لیا جاوے نام میرا اُسکے سامنے اور درود نہ بھیجے مجھپر ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ ہر بار کہ مجلس مین نام حضرتؐ کا لیا جاوے درود بھیجنا واجب ہوتا ہی اسلیے کہ اُسکے ترک پر وعید آئی ہے مگر یہ کہ کہین کہ دلیل وجوب کی وعید آخرت کی ہوتی ہی اور یہ وعید اُس قبیل کی نہین ہے نہایت یہ ہے کہ دلالت کرتی ہے اعتبار افضلیت پر اور اخیر جملے کا حاصل یہ ہے کہ نیکی ماں باپ کے ساتھ کی اور اُنکے حق نہ ادا کیے اور رضامندی اُنکی نہ حاصل کی کہ سبب داخل ہونے بہشت کے ہوتے ۞ ح **وَعَنْ** اِبْنِ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ مَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی طلحہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یعنی یارون کے پاس وخوشی معلوم ہوتی تھی بیچ چہرۂ مبارک اُنکے کے پس فرمایا یعنی پہلے سوال کرنے اُنکے کے یا بعد سوال کے کہ تحقیق آیا میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہے کیا نہین راضی کرتا تجکو اے محمد یہ کہ نہ بھیجے درود تجپر کوئی اُمت تیری سے مگر کہ رحمت بھیجونگین اُسپر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجپر کوئی اُمت تیری سے مگر کہ سلام بھیجونگین اُسپر دس بار روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے ف خوش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بشارت کے واسطے حاصل ہونے ثواب کے اُمت کے لیے تھا کہ نہایت غرض اور خواہش آنحضرتؐ کی طلب خیر کی تھی واسطے اُمت کے ہے

وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے اُبی بن کعبؓ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین بہت بھیجتا ہون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطے درود آپکے کے اُسوقت مین سے کہ اپنی دعا کے لیے مقرر کیا ہی پس فرمایا جسقدر چاہے تو کہا مین نے چوتھائی فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہے تیرے لیے کہا مین نے آدھا مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہے واسطے تیرے کہا مین نے پس دو تہائی فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہے تیرے لیے کہا مین نے مقرر کیا مین نے واسطے درود آپکے کے سارا وقت دعا اپنی کا فرمایا اب کفایت کیا جاوے گا تو اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کے اور بخشے جاوینگے تیرے لیے گناہ تیرے روایت کی یہ ترمذی نے ف بہت بھیجتا ہون درود آپ پر یعنی چاہتا ہون کہ بہت بھیجون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطے آپکے صلوٰۃ اپنی سے مراد صلوٰۃ سے یہان دعا ہی یعنی ایک وقت معین رکھتا ہون کہ اُسمین اپنے نفس کے لیے دعا کرتا ہون چاہتا ہون کہ درود بھیجون آپ پر اور بہت بھیجون پس کسقدر اُسوقت مین سے درود بھیجنے مین صرف کرون پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے اختیار پر چھوڑا فرمایا جسقدر چاہ وقت دعا اپنی مین سے درود مین صرف کر اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کے سبب بے سکایہ ہی کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اُسکے سب مہمات کو مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہے اُسکو جب شیخ بزرگوار عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ نے اس مسکین کو یعنے شیخ عبدالحق کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کے نصیحت کیا فرمایا کہ جاتو اور آگاہ ہو کہ نہین ہے اس راہ مین کوئی عبادت بعد ادائے فرائض کے مانند درود کے اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہیے کہ تمام وقات اپنی کو اسمین صرف کرنا اور چیز مین نہ مشغول ہونا عرض کیا گیا کہ اسکے لیے کچھ عدد معین ہو فرمایا یہان معین کرنا عدد کا شرط نہین آنا پر ہو کہ ساتھ اُسکے رطب اللسان ہو اور اُسکے رنگ مین رنگین ہو اور مستغرق ہو اُسمین کذا ذکر الشیخ اور محصن حصین کے مصنف نے مفتاح مین لکھا ہے کہ فوائد درود بھیجنے کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اُسکے اَن گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضاے حاجات مین بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف و ہلاکتون کی جگہ مین پڑا مین نہ نجات دی مجکو مگر درود بھیجنے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وَعَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اور روایت ہی فضالہ بن عُبید سے کہ کہا اُسوقت کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس نماز پڑھی پھر کہا یعنی بعد نماز کے یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے اے نماز پڑھنے والے یعنی اسلیے کہ ترک کی تو نے ترکیب دعا کی جسوقت پڑھے تو نماز پس بیٹھ یعنی بعد فراغ نماز کے دعا کے لیے

پس تعریف کر اللہ کی ساتھ اُس چیز کی کہ وہ لائق اُسکی ہی اور درود بھیج پھر مانگ اللہ سے جو چاہ یعنی حضرتؐ نے یہ ادب دعا کا سکھایا اور احادیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کی بعد بھی حمد وصلوٰۃ پڑھی کما راوی نے پھر نماز پڑھی ایک اور شخص نے بعد اسکے پس تعریف کی اللہ کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اور دعا نہ کی پس فرمایا اُسکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے نماز پڑھنے والے دعا کر قبول کیجاویگی روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابو داؤد اور نسائی نے مانند اسکے **وَعَنْ** عبداللہ بن مسعودؓ قال کنت اصلی والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وابو بکر وعمر معہ فلما جلست بدأت بالثناء علی اللہ ثم الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سل تعطہ سل تعطہ رواہ الترمذی × اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھا میں نماز پڑھتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ ساتھ اُنکے حاضر تھے پس جب بیٹھا میں بعد ادا کرنے نماز کے شروع کی میں نے تعریف اللہ پر پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے واسطے اپنے پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ دیا جاویگا مانگ دیا جاویگا روایت کی یہ ترمذی نے ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی اذا صلی علینا اھل البیت فلیقل اللھم صل علی محمد النبی الامی وازواجہ امہات المؤمنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید رواہ ابو داؤد روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ خوش لگے اُسکو یہ کہ دیا جاوے ثواب ساتھ پیمانہ پوری کی یعنی جسکو خواہش ہو کہ ثواب پورا اور بہت سا ملے جس وقت کہ بھیجے درود ہم پر کہ اہلبیت نبوۃ کے ہیں پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی رحمت بھیج محمد پر کہ نبی امی ہیں اور اُنکی بیبیون پر کہ مائیں مسلمانون کی ہیں اور اولاد اُنکی پر اور اہلبیت اُنکی پر جیسے کہ رحمت بھیجی تونے اوپر اولاد ابراہیمؑ کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اُمی لقب خاص آنحضرتؐ کا ہے کہ مذکور ہے توریت اور انجیل میں اور تمام کتابون میں جو کہ آسمان سے اُتری ہیں اُمی لغت میں اُسکو کہتے ہیں کہ نہ لکھ جانے اور نہ لکھے کو پڑھ سکے اور مکتب میں نہ گیا ہو اور کسی سے سیکھا نہ ہو یہ منسوب ہے اُم کی یعنی ماں کی طرف یعنی جیسا کہ ماں کے پیٹ سے نکلا ہے ویسا ہی ہے کہ کسی نے لکھوایا پڑھوایا نہیں ۵ نگار من کہ بمکتب نرفت وخط نہ نوشت ۵ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد ۵ تبسمی کہ ناکردہ قرآن درست ۵ کتب خانہ چند ملت بشست ۵ بتعلیم وادب آراستہ ۵ کہ خود ز آغاز تا انجام بوده ۵ اور بعضون نے کہا ہے کہ امی منسوب طرف امی القریٰ کی یعنی مکہ کی کہ وہ اصل ہے ساری زمین کی ۵ **وَعَنْ** علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علی رواہ الترمذی ورواہ احمد عن الحسین بن علیؓ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت بخیل وہ ہے کہ ذکر کیا گیا میں یعنی نام لیا گیا میرا نزدیک اُسکے پس نہ درود بھیجا مجھ پر روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ احمد نے حسین بن علیؓ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف یعنی مال کی خواہش کے سبب اسکی بحکم جبلت طبیعی کے آدمی بخل کرتا ہے کہ کسی کو مال نہیں دیتا پس اُسکا بخل تو یہی ہے بڑا بخیل وہ ہے کہ ساتھ حکم کسل اور غفلت کے ایک کلمہ بنام آنحضرتؐ کی نفس اپنی سے نہیں نکال سکتا اور ادا ے حق اور شکر نعمت کا نہیں کرتا احسان وانعام اُنکے ایسے ہی کہ اگر جانیں اُنکے نام پر فدا کریں بجا ہے چہ جاے ایک کلمہ ۵ مرجا اے پیک مشتاقان بدہ پیغام دوست ۵ تا کنم جان از سر رغبت فدا ے نام دوست ۵ **وَعَنْ** ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ عند قبری

سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھپر نزدیک قبر میری کے سنتا ہون مین اُسکو اور جو درود بھیجے مجھپر دور سے پونچایا جاتا ہون اُسکو روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی پاس والے کا درود خود سنتا ہون بلا واسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ سیار حین پونچاتے ہین اور جواب سلام کا بہرصورت دیتا ہون اِس سے معلوم کیا چاہیے کہ حضرتؐ پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضرتؐ پر سلام بھیجنے والے کو خصوصًا بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے اگر تمام عمر کی سلامون کا ایک جواب آوے سعادت ہے چہ جائے کہ ہر سلام کا جواب آوے ۵ ہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب ؛ کہ صد سلام مرا بس یکے جواب ز تو ؛ ح ؛ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا جس نے درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ اُسپر اور فرشتے اُس کے ستر رحمتین روایت کی اِس کو احمدؒ نے ف شاید کہ یہ ثواب مخصوص ساتھ دن جمعہ کے ہو اِس لیے کہ وارد ہوا ہے کہ ثواب اعمال کا جمعہ مین ستر حصہ ہوتا ہے اسی لیے حج اکبر ستر حج کے برابر ہوتا ہے اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے یعنی قول ابن عمر کا ہے لیکن حکم مرفوع مین ہے اِس لیے کہ ثواب اعمال کا بغیر سُننے کے حضرتؐ سے نہین کہہ سکتے ؛ ع ؛ **وَعَنْ** رُوَيْفِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے رویفع سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی درود بھیجے اوپر محمدؐ کے اور کہے یعنی بعد درود بھیجنے کے یا اللہ تُو اُسکو پہنچ جگہ کے کہ مقرب ہے نزدیک تیرے دن قیامت کے واجب ہوتی ہے اُسکے لیے شفاعت میری روایت کی یہ احمد نے ف مراد جگہ سے مقام محمود ہے اور شفاعت حضرتؐ کی ثابت ہے سب مسلمانون کے لیے لیکن اِسکو درجہ خاص حاصل ہوتا ہے کہ شفاعت واجب ہوتی ہے اُسکے لیے اور اسمین اشارہ ہے ط بشارۃ کے ساتھ حسن خاتمہ کے ؛ ح ؛ ع ؛ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفّٰاهُ قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا لَكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ اَلَا اُبَشِّرُكَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ ؛ اور روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک کہ داخل ہوے باغ کھجورون کے مین پھر سجدہ کیا پس دراز سجدہ کیا یہان تک کہ ڈرا مین یہ کہ اللہ تعالیٰ نے وفات دی اُنکو کہا عبدالرحمن نے پس آیا مین دیکھتا تھا مین کہ آیا وہ زندہ ہین یا مردہ پس اُٹھایا حضرتؐ نے سر اپنا پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے یعنی کونسی چیز پیش آئی تجکو پھر علامت غم اور گھبراہٹ کے پائی جاتی ہے پس ذکر کیا مین نے یہ یعنی ڈرنا اپنا واسطے اُنکے کہا راوی نے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے کہا مجکو کیا نہ خوشخبری دون مین تجکو یہ کہ اللہ عزت والا بزرگی والا فرماتا ہے تیرے لیے کہ جو شخص درود بھیجے تجھ پر رحمت بھیجون گا مین اُسپر جو سلام بھیجے تجھپر سلام بھیجون گا مین اُسپر روایت کی یہ احمد نے ف اور زیادہ کیا احمد نے بیچ بعض روایات اپنی کے کہ فرمایا حضرتؐ نے پس سجدہ کیا مین نے واسطے اللہ کے انتہی کہا سخاوی نے کہ نقل کی یہ بیہقی نے بیچ خلافیات کے حاکم سے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور نہین جانتا مین بیچ سجدہ شکر کے کوئی حدیث صحیح تر اِس سے اور اُسکے لیے طرق متعددہ ہین ؛ ع ؛ **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا تحقیق دعا ٹھہری رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے نہیں چڑھتی اُسمین سے کچھ یہان تلک
کہ درود بھیجے تو اوپر نبی اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہے درود بھیجنے پر اور درود خود مقبول ہے
بطفیل اور توسل اُسکے کے دعا بھی مقبول ہوتی ہے ؎ مور مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد ؛ دست در پائے کبوتر زدہ ناگاہ سیدہ
اور حصن حصین مین ہے کہ کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے کہ جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے حاجت اپنی پس ابتدا کر ساتھ درود کے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو چاہ پھر ختم کر ساتھ درود کے اُمید اِس لیے کہ اللہ سبحانہ اپنے کرم سے قبول کرتا ہے دونون درودون کو اور وہ بزرگ تر ہے
اِس سے کہ چھوڑ دے اُس دعا کو کہ درمیان اُن دونون کے ہے یعنی اُسکے کرم سے بعید ہے کہ اُنکے درمیان مین کی دعا نہ قبول کرے اور
کہا طیبی نے کہ احتمال ہے کہ یہ کلام حضرت عمرؓ کا ہو پس حدیث موقوف ہوگی یا یہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا اور صحیح یہ ہے
کہ یہ موقوف ہے لیکن کہا ہے محققین نے علماء حدیث سے کہ مثل اسکے راوی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا ہے پس یہ مرفوع ہے حکماً اور
اور یہ مرفوع ہے روایت کی گئی ہے ؛ شرح ؛ ع ؛ **بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ** + باب ہے بیچ دعا کے بیچ تشہد کے
یعنی بعد التحیات اور درود کے کہ سُنّت ہے اُس وقت دعا کا کرنا اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہے کہ بعد پڑھنے التحیات اور درود کے دعا کرے جو کہ
خوش آوے اُسکو لیکن مشابہ کلام لوگون کے نہ ہو مثلاً یون نہ کہے کہ یا اللہ روٹی دے مجکو وغیر ذلک اور بیچ باب التشہد کے حدیث ابن مسعودؓ
کی مین بھی گذرا کہ پھر اختیار کرے دعا سے جو کہ خوش آوے اُسکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائین خاص بھی وارد ہوئی ہین
تشہد مین پڑھنے کے لیے پس مراد دعاؤن خوش آیندہ سے یہی دعائین کہ حضرتؐ سے منقول ہوئی ہون گی حاصل یہ کہ خچگل مارنا ساتھ
اِن دعاؤن کے اولیٰ اور افضل ہے کیونکہ جامع ہین مقاصد دنیا اور آخرت کو ؛ شرح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ
وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ؛ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے نماز مین یعنی بعد تشہد کے
کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہون
ساتھ تیرے فتنہ زندگی کے سے اور فتنہ موت کے سے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ سے اور قرض سے پس کہا
واسطے اُنکے ایک کہنے والے نے بہت تعجب ہے پناہ مانگنا تمھارا قرض سے پس فرمایا تحقیق جسوقت آدمی قرضدار ہوتا ہے
بات کرتا ہے پس جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے پس خلاف کرتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دجال اخیر زمانے مین
پیدا ہوگا اور دعویٰ خدائی کا کرے گا اور لوگون کو گمراہ کرے گا اخیر کتاب مین ذکر اُسکا آوے گا اور مسیح دجال کو اِس لیے کہتے ہین
کہ ایک آنکھ اُسکی ملی ہوئی ہوگی یعنی کانا ہوگا یا ممسوح ہوگا یعنی بعید ہوگا تمام بھلائیون سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح اِسلیے
ہے کہ اصل اُسکی میسحا ہے یعنی مبارک کے زبان عبرانی مین یا مسیح کے معنی ہین بہت سیر کرنیوالا پس لفظ مسیح دونون پر اطلاق کیا جاتا ہے
لیکن جب نرا مسیح بولتے ہین تو حضرت عیسیٰ مراد ہین اور جب وہ ملعون مراد ہوتا ہے تو مقید کرتے ہین ساتھ دجال کے یعنی مسیح دجال کہتے ہین

اور فتنہ زندگانی کا یہ ہے کہ گرفتار ہو بلا مین ساتھ نہ ہونے صبر اور رضا کے اور امور کہ باعث پھرنے کے راہ راست سے ہون اور فتنہ موت کا یہ ہے کہ شیطان وسوسے ڈالے حالت نزع مین اور سوال منکر نکیر کا اور عذاب قبر اور عذاب عقبیٰ کی اور لفظ ماثم یا تو مصدر ہے یعنی گناہ کرنا یا وہ امر کہ باعث گناہ کا ہو اور آدمی جب قرضدار ہوتا ہے بات کرتا ہے یعنی تقصیر جو اُسکی ادا مین ہوتی ہے زمانہ گذشتہ مین اُسکے عذر کے تمہید مین جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے اُسکے ادا کا زمانہ آیندہ مین پس خلاف کرتا ہے ؛ ع ح ؛ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ فارغ ہو ایک تمھارا التحیات پچھلی سے پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے چار چیزون سے عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے اور برائی مسیح دجال کے سے روایت کی یہ مسلم نے ف پناہ پکڑے یعنی یون پڑھے اللّٰھم انی اعوذبک من عذاب جہنم آخر تک **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا یُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھاتے صحابہ اور اہلبیت کو یہ دعا جیسے سکھاتے سورہ قرآن کی فرماتے کہو یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ سکھلاؤ مجکو دعا کہ دعا مانگون ساتھ اُسکے اپنی نماز مین یعنی بعد تشہد و درود کے فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق ظلم کیا مین نے نفس اپنے پر ظلم بہت اور نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو پس بخش مجکو بخشنا خاص نزدیک اپنے سے اور رحم کر مجھپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ کثیرا اس روایت مین ساتھ ثے مثلثہ کے ہے اور بعضی روایت مسلم کی مین کبیرا ساتھ بے موحدہ کے آیا ہے پس کبھی پڑھے کثیرا اور کبھی کبیرا ؛ ع **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنْتُ اُسَایِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ حَتّٰی اَرٰی بَیَاضَ خَدِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عامر بن سعد سے نقل کی اُسنے اپنے باپ سے کہ کہا تھا مین دیکھتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سلام پھیرتے دائین اور بائین اپنے یہان تک کہ دیکھتا مین سفیدی رخسارہ اُنکے کی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی چہرۂ مبارک تنا پھیرتے کہ رخسارہ منور معلوم ہوتا زہے سعادت اُنکی کہ پہلو اُنکے مین ہوتی ؎ کاشکے اندر نمازم جا شود پہلوے تو تا بہ تقریب سلام افتد نظر بر روے تو **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نماز پڑھ چکتے متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ منھ اپنے کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی جب نماز پڑھ چکتے تو مقتدیون کی طرف منھ کر بیٹھتے ؛ ع ح ؛ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْصَرِفُ عَنْ یَمِیْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرتے یعنی کبھی صلے سے داہنے اپنے سے روایت کی یہ مسلم نے ؛ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

قَالَ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا نہ مقرر کرے ایک تمہارا واسطے شیطان کے حصہ نماز اپنی مین سے اعتقاد کرے یہ کہ لازم ہے اُسپر یہ کہ نہ پھرے مگر داہنے اپنے سے تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پھرتے تھے بائین طرف اپنی سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ بعد سلام پھیرنے کے کبھی تو پھرتے تھے دائین طرف سے اور بیٹھتے تھے بائین طرف اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سلام پھیرتے اور دعا مانگتے اور جانب حجرۂ شریف کے کہ بائین طرف ہی تشریف لیجاتے اور کبھی برعکس اسکے کرتے کہ بائین طرف سے پھرتے اور دائین طرف بیٹھتے اول کو عزیمت یعنی اولویت پر حمل کیا ہی کہ اُسمین دائین طرف سے شروع کرنا ہوتا ہے اور فعل آنحضرتؐ کا اکثر اسی طرح تھا لیکن ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ دوسری صورت یعنی بائین طرف سے پھرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز ہے اور کم تر لیکن سنّت ہین اعتقاد واجب ہونے کا نکرے یعنی پہلی صورت کو واجب نجانے اور رخصت شارع کی سے کہ دوسری صورت ہے اعراض نکرے کہ حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ عمل کیا جاوے رخصتون اُسکی پر جیسا کہ دوست رکھتا ہے کہ عمل کیا جاوے عزیمتون پر اور شافعیہ نے ان دونون حدیثون سے نکالا ہے کہ مصلی کو چاہیے کہ پھرے طرف حاجت اپنی کے اگر حاجت دائین طرف ہے یعنی مثلاً مکان اُسکا اُدھر ہے یا کچھ اور کام رکھتا ہے اُسطرف تو دائین طرف پھرے اور اگر بائین طرف ہو بائین طرف پھرے اور حضرت علیؓ سے بھی اسیطرح منقول ہے کہ کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقتدیون کی طرف بھی مُنہ کرکے بیٹھتے اور پشت قبلے کی طرف جیسا کہ اوپر حدیث مین گذرا اور حصہ شیطان کا اسمین اسلیے کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنے پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا پس جاتا رہا کمال نماز اوسکی کا کما طیبی نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جسنے اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اوسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر پس تحقیق پونہچا اُسپر شیطان گمراہ کرنے کو پس کیا حال ہے اُسکا کہ اصرار کرے بدعت اور خلاف شرع پر اور یہ چارون حدیثین یعنے حدیث عامر کی اور سمرہ کی اور انس کی اور عبداللہ کی متعلقات اس باب کے سے ہین ح ع **وَعَنِ الْبَرَاءِ** قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھے ہم جب نماز پڑھتے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست رکھتے تھے ہم یہ کہ ہون داہنے حضرتؐ کے تو متوجہ ہون ہمپر ساتھ مُنہ اپنے کے یعنی وقت سلام کے اوّل ہمارے ہی طرف متوجہ ہون کہا براء نے پس سُنا مین نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے بعد سلام کے اے رب میرے بچا مجکو عذاب اپنے سے اُسدن کہ اُٹھا ویگا تو یا جمع کریگا اپنے بندون کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور تجمع شک راوی ہے کہ حضرتؐ نے یوم تجمع فرمایا یا تبعث و عباد ک اور یہ دعا حضرتؐ نے تعلیم اُمت کی لیے یا انداہ تواضع کی مع **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ** قَالَتْ إِنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا تحقیق عورتین بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھین جبوقت کہ سلام پھیرتین نماز فرض سے کھڑی ہوتین یعنی اپنے گھر جانے کے لیے اور بیٹھے رہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جو شخص کہ نماز پڑھتے مردونمین سے جسقدر کہ چاہتا اللہ تعالیٰ پس جب کھڑے ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے مرد روایت کی بخاری نے **ف** یعنی حضرتؐ بیٹھے رہتے اور عورتین اُٹھ جاتین تا مرد عورت راستے مین مل نجاوین پس کبھی اسقدر بیٹھتے کہ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ آخر تک پڑھتے اور کبھی

آنا بیٹھتے کہ دعا کرتے اور قرآن پڑھتے اور احکام الٰہی بیان کرتے اور کبھی مصلے مین بیٹھتے آفتاب نکلنے تک بیٹھا ممتلف تھا بحسب اختلاف اوقات کے اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے امام کو بیٹھے رہنا اس غرض کے لیے اور مستحب ہو مقتدیون کو کہ نہ اُٹھین پہلے امام کے ف ع وح وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِيْ بَابِ الضُّحٰى اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر بن سمرہ کی بیچ باب الضحک کے انشاء اللہ تعالیٰ یعنے مصابیح والے نے وہ یہان ذکر کی ہے کہ اسمین ذکر ہے بیٹھنے آنحضرتؐ کا بعد نماز سے آفتاب نکلنے تک اور ہم اُنکو باب الضحک مین ذکر کرین گے اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّ اَبَا دَاوٗدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَّاَنَا اُحِبُّكَ روایت ہے مُعاذ بن جبل سے کہ کہا پکڑا ہاتھ میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون تجکو اے مُعاذ پس کہا مین نے اور مین بھی دوست رکھتا ہون آپ کو یا رسول اللہ فرمایا جب دوست رکھتا ہے تو مجکو تو پس نہچھوڑ اسکو کہ کہے تو بعد ہر نماز کے اے رب میرے مدد کر میری اوپر ذکر کرنے اپنے کے اور شکر کرنے اپنے کے اور اچھی کرنے عبادت اپنی کے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے مگر یہ کہ ابوداؤد نے نہین ذکر کیے یہ الفاظ کہ کہا مُعاذؓ نے وَاَنَا اُحِبُّكَ ف اچھی عبادت یہ ہے کہ عبادت کمال حضور قلب سے کرے گویا کہ دیکھتا ہے تو اللہ کو جیسیکہ اوّل کتاب مین بیچ ایک حدیث کے معنی حُسن عبادت کے یہی فرمائے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو دوست رکھے تو مستحب ہے کہ اُس سے اظہار اپنی محبت کا کردے اور یہ حدیث مسلسل ہی ساتھ اس فعل و قول کے اَخَذَ بِيَدِيْ وَيَقُوْلُ اَنَا اُحِبُّكَ محدثین اس اصطلاح کو سمجھ لین گے عوام دربارے اسکے سمجھنے کے نہون بیچ بیچ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَّسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے سلام پھیرتے داہنے اپنے کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ یعنی سلام تمپر اور مہربانی اللہ کی یہان تک کہ دکھلائی دیتی سفیدی داہنے رخسارے اُنکے کی اور سلام پھیرتے بائین اپنے کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ یہان تک کہ دکھلائی دیتی سفیدی بائین رخسارے کی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور نہین ذکر کیا ترمذی نے حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ اور روایت کی ابن ماجہ نے عمار بن یاسر سے ف یعنی ترمذی نے حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ نہین نقل کیا ہے دونون جاے اسی قدر کہا کَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَنْ يَّسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اور ظاہر یہ ہے کہ ابن ماجہ نے بھی ساری حدیث روایت کی ہے نہ بعض اُسکی مانند ترمذی کے بع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ اِلٰى حُجْرَتِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھا بہت پھرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز اپنی سے جانب بائین کے طرف حجرے اپنے کے روایت کی یہ شرح السنہ مین ف دروازہ حجرۂ مبارک کا تھا طرف مسجد کے بائین طرف محراب کے پس وہ پھرتے تھے بائین جانب اپنی اور داخل ہوتے تھے حجرے اپنے مین ع وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ

صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يَرْوِ إِلَّا الْمُغِيرَةُ اور روایت ہے عطاء خراسانی سے اُن نے نقل کی مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نماز پڑھے امام اوس جگہ کہ نماز پڑھ چکا ہے اُسمین یہان تک کہ سرک جاوی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور کہا ابوداؤد نے کہ عطاء خراسانی نے نہین ملاقات کی مغیرہ سے یعنی پس یہ حدیث منقطع ہے ف یعنی جہان فرض پڑھے نہین وہان سنت نہ پڑھے بلکہ جگہ بدل کر اور جاوے پڑھے اور یہ حکم خاص امام ہی کے لیے نہین ہے بلکہ سب مقتدیون کے لیے بھی ہے اور منع اِس سے اِسلیے کیا کہ تا آنیوالا یہ گمان نکرے کہ مصلّی ہنوز نماز فرض ہی مین ہین یا اِس لیے کہ دونون جگہین گواہی دین قیامت کو اِسکی طاعت کی کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نے لکھا ہے کہ کہا ہے بعضون نے کہ یہ حکم اُن نمازون مین ہے کہ بعد اُنکے سنتین راتبہ نہین اور جنکے بعد سنت نہین ہے مانند صبح اور عصر کے یہ حکم نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ حکم سب نمازون مین ہے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهٰهُمْ اَنْ يَّنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے صحابہؓ کو نماز پڑھنے پر اور منع کیا اُنکو یہ کہ پھرین وہ پہلے پھرنے حضرتؐ کے نماز سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف رغبت دلانے نماز پر یعنی تاکید کرتے اور رغبت دلاتے ملازمت نماز جماعت کی پر یا مطلق نماز پر اور منع فرمایا کہ پہلے حضرتؐ کے نماز سے نہ پھرین تا مرد و عورت راستے مین نہ مل جاوین جیسکہ اوپر حدیث مین گذرا کہ حضرتؐ اور لوگ بیٹھے رہتے تھے یہانتک کہ عورتین چلی جاتی تھین پھر اُٹھتے حضرتؐ اور لوگ اُس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی اور احتمال ہے کہ مراد پھرنے سے اُٹھ کھڑے رہنا مسبوق کا ہے پہلے سلام امام کے پس یہ حرام ہے ہمارے نزدیک **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے نماز اپنی مین یعنی بعد تشہد کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے ثابت رہنا دین کے مقدمے مین اور قصد کرنا ہدایت پر اور مانگتا ہون تجھسے شکر نعمت تیری کا اور خوبی بندگی تیری کی اور مانگتا ہون تجھسے دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہون تجھسے بھلائی اوس چیز کی سے کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بُرائی اُس چیز کی سے کہ جانتا ہے تو اور بخشش مانگتا ہون تجھسے واسطے اُن گناہون کے کہ جانتا ہے تو روایت کی یہ نسائی نے اور روایت کی احمد نے مانند اِسکے ف قصد کرنا ہدایت پر یعنی لازم کرون ہدایت کو اور ہمیشہ ہدایت پر رہون اور مانگتا ہون شکر نعمت تیری کا یعنی توفیق ہو کہ صرف کرون نعمت کو تیری طاعت مین یعنی قائم رہون تیرے حکمون پر اور بچون ممنوع چیزون سے اور خوبی عبادت تیری کی یعنی ادا کرون اُسکو ساتھ شرائط اور ارکان اُسکے کے اور قلب سلیم یعنی پاک بُرے عقیدون سے اور مُیّل کرنے سے خواہشون نفسانی پر اور خالی ہو ماسوی اللہ سے **وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ** لفظہ ما اس جملے مین موصولہ ہے یا موصوفہ اور عائد محذوف ہے او مِنْ زائدہ ہے یا بیانیہ اور بَيِّنٌ محذوف ہے تقدیر اسکی یون ہے اسألك شيئًا هو خير ما تعلمه یعنے مانگتا ہون مین تجھسے ایک چیز کو وہ اچھی ہو جو کہ جانتا ہے تو کہ وہ اچھی ہے نہ جو کہ مین بھی جانتا ہون اسلیے کہ بندہ ایک چیز کو اچھا جانتا ہی اور نفس الامر مین وہ بُری ہوتی ہے پس دعا حضرتؐ نے تعلیم اُمت کے لیے کی ہے کہ یون کیا کرین والا حضرتؐ کو سب بھلائیان حاصل تھین اور بُرائیون سے محفوظ تھے اور گناہ اگلے پچھلے بخشے گئے تھے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے اپنی نمازمین بعد التحیات کے بہترین کلامون کا کلام اللہ کا ہے اور بہترین
طریقون کا طریقہ محمدؐ کا ہے روایت کی یہ نسائی نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي
الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سلام پھیرتے نماز مین ایک سلام سامنے مُنہ اپنے کے پھر جُھکتے طرف دائین جانب کے تھوڑا سا روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے
ابتدا سلام کی قبلہ رُخ کرتے پھر درمیان سلام مین کچھ دائین طرف مائل ہوتے ایسا کہ سفیدی رخسارۂ مبارک کی معلوم ہوتی جیسیکہ پہلی روایتون
مین گذرا اور تمام کرتے سلام کو امام مالک کے مذہب مین ایک ہی سلام ہے بظاہر اس حدیث کے اور تینون امام اور اور علما قائل دو
سلامون کے ہین واسطے وارد ہونے بہت حدیثون کے اس باب مین اور تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ پکار کر کہتے تھے ایک سلام اور دوسرا
چپکے سے بح وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى
بَعْضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سمرہ سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہین ہم وقت سلام پھیرنے کے
جواب سلام امام کے کی اور یہ کہ محبت کرین ہم آپسمین اور یہ کہ سلام کرے بعض ہم مین کا بعض کو روایت کی یہ ابوداؤد نے ف نیت کرین ہم
یعنے مقتدی جو سلام پھیرین نیت کرین کہ امام کے سلام کا جواب دیتے ہین جو کہ امام کے دائین طرف ہون دوسرے سلام مین نیت جواب کی
کرین اور جو کہ بائین طرف ہون پہلے سلام مین نیت کرین اور جو کہ مقابل امام کے ہون دونون سلامون مین نیت کرین اور اس سے معلوم ہوا
کہ امام کو بھی سلام پھیرتے ہوئے نیت کرنی چاہیے کہ مقتدیون پر سلام کرتا ہون اور محبت کرین ہم آپسمین یعنی نماز یونسے اور تمام مؤمنونسے
محبت کرین اور خوش خلقی سے پیش آوین آگے اسکے فرمایا کہ سلام پھیرنے مین بیچ نماز کے آپسمین ایک دوسرے کی بھی نیت کرین یعنی دائین
طرف مین دائین طرف والون کی اور بائین طرف مین بائین طرف والون کی نیت کرے اور ہر نمازی کو دونون سلامون مین نیت ملائکہ کی
بھی کرنی چاہیے کہ یہ بھی حدیثون مین آیا ہے کہا ہے بعض علما ہمارے نے کہ یہ سنت ہے اور لوگون نے اسکو ترک کر دیا ہے ہوح ۱۲

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

باب ہے بیچ بیان ذکر کے پیچھے نماز کے ف مراد ذکر سے عام ہے دعا ہو یا غیر اُسکے اور اختلاف ہے آہستہ کہ مصلی
بعد اُن نمازون کے کہ سنتین ہین کسقدر بیٹھے درمختار مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے تاخیر کرنی سنتون کی یعنی بعد فرضون کے مگر بقدر اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ
آخر تک کے اور کما حلوانی نے نہین مضائقہ ساتھ فصل کے ساتھ اوراد کے اور اختیار کیا اُسکو کمال نے کما حلبی نے اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ کراہت
کے کراہت تنزیہی تو اُٹھ جاتا ہی خلاف کتابون مین اور بیچ یا دمیری کے ہے حمل کرنا پڑھنے کا قلیل پر اور مستحب ہے یہ کہ استغفار کرے تین بار اور
پڑھے آیۃ الکرسی اور معوذات اور کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ تینتیس ۳۳ تینتیس ۳۳ بار اور پڑھے تہلیل پورے سو کرنے کو اور
دعا مانگے اور ختم کرے ساتھ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ آخر تک کے یہ ترجمہ ہے بعینہ عبارت درمختار کا اور مستحب ہے کہ قوم توڑ ڈالین صفون کو
اور امام آگے یا پیچھے ہٹ کر کھڑا رہے تا مشتبہ نہووے آنیوالون پر کہ ہنوز جماعت مین ہین اور کوئی آنیوالا اسی توہم پر اگر اقتدا کرے تو فاسد
ہووے اقتدا اسکی اور اختلاف ہے اسمین کہ افضل پھرنا دائین طرف ہے یا بائین طرف اور صحیح یہ ہے کہ اختیار رکھتا ہے جس طرف چاہے پھرے
اور اکثر اسپر ہین کہ بائین طرف پھرے تا یاران اُسکا دایان ہووے اور بیچ مسجد خریف نبوی کے بائین طرف کہ حجرۂ شریف اُدھر ہی ہے پھرنا
افضل ہے بالاتفاق اور پہلے پڑھ لینا سنتون ہمعمولی کا منافی نہین ہے اُس بحدیث کے بیچ باب بعضی دعاؤن اور اذکار کے حدیثون مین

واقع ہوئی ہے اور تعجیل قیام کی واسطے سنتون مغرب کے منافی نہین ہے پڑھنا آیۃ الکرسی اور اُس کے مانند کا جیا کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ پڑھے بعد از فجر اور مغرب کے دس بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور بعضے آدمی جو جلدی کرتے ہین کہ آیۃ الکرسی مغرب کی سنتون مین پڑھتے ہین کچھ نہین اور مخالف سنّت کے ہے کہ پڑھنا قُلْ یا اور قل ہو اللہ احد کا بیچ سنت مغرب کے وارد ہوا ہے ۔ ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھا مین پہچانتا تمام ہونا نماز کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ کہنے اللہ اکبر کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اختلاف کیا ہے شارحین نے بیچ بیان کرنے مراد کے ساتھ تکبیر کے بعضون نے کہا ہے کہ مراد تکبیر سے یہان ذکر ہے جیسا کہ صحیحین مین ابن عباسؓ سے آیا ہے کہ آواز بلند کرنی ساتھ ذکر کے وقت فارغ ہونے لوگون کے نماز فرض سے بیچ زمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر تھی کہا ابن عباسؓ نے کہ بیچ نتا تھا مین تمام ہونے نماز کو ساتھ اُسکے پھر لایا ہے بخاری اس حدیث کو پس معلوم ہوا کہ مراد تکبیر سے مطلق ذکر ہے اور حمل کیا ہے شافعیؒ نے حضرتؐ کے اس جہر کو اپسر کہ تھا واسطے تعلیم مقتدیون کے چنانچہ بیہقی وغیرہ نے دلیل پکڑی ہے جیسے ذکر کرنے پر ساتھ خبر صحیحین کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صحابہؓ کو ساتھ ترک کرنے چلّانے کے کہ تہلیل تکبیر پکار کر کرتے تھے اور فرمایا کہ تم نہین پکارتے ہو بہرے کو اور نہ غائب کو تحقیق وہ ساتھ تمھارے ہے سُنتا ہے قریب ہے انتہی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد تکبیر سے وہ تکبیر ہے کہ بعد نماز کے تسبیح تحمید کے ساتھ دس بار یا تین بار پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرتؐ کے زمانے مین بعد نماز کے تکبیر کہتے تھے ایک بار یا تین بار اور بعضون نے کہا کہ یہ ایام منا مین تھا کہ تکبیرات تشریق کی کہتے تھے اور بہر تقدیر مشکل یہ ہے کہ یہ قول ابن عباسؓ کا کیا معنی رکھتا ہے کہ سلام سے تمام ہونا نماز کا نہ جانتے تھے اور تکبیر سے جانتے جواب اسکا یہ ہے کہ وہ چھوٹے تھے شاید کہ ہمیشہ جماعت مین حاضر نہ ہوتے ہون گے اور احتمال یہ بھی ہے کہ جماعت مین ہوتے ہون لیکن پچھلی صف مین کھڑے ہوتے ہون پس نہ پہچانتے تھے تمام ہونے نماز کو ساتھ سلام کے ۔ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر مقدار اُس چیز کے کہ کہتے یا الٰہی تو ہے سالم یعنی سب عیبون سے اور تجھی سے ہے سلامتی یعنی بندون کی سب فتونے بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جن نمازون کے بعد سنتین ہین اُنکے سلام کے بعد نہین بیٹھتے مگر مقدار کہ جسمین یہ پڑھ لین اور جن نمازونکے بعد سنتین نہین ہین مثل صبح کے اور عصر کے ثابت ہوا ہے بیٹھنا حضرتؐ کا زیادہ اس سے اور مستحب ہے ذکر طلوع اور غروب آفتاب تک اور اس دعا مین جو وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ زیادہ کیا ہے پس نہین ہے اصل اسکی یعنی حدیث سے ثابت نہین اور ایک توجیہ نہ بیٹھنے کی یہ ہے کہ یہ ہیئت نماز نہ بیٹھتے تھے مگر مقدار کہ جسمین یہ دعا پڑھین یا نہ بیٹھتے تھے یعنی احیانا مگر اسقدر ۔ مولانا اسحٰق ۔ ع **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت پھرتے اپنی نماز سے استغفار کرتے تین بار اور کہتے یا الٰہی تو ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** استغفار کرنے تین بار یعنی کہتے استغفر اللہ تین بار اور بعضی روایتون مین یا ہے

کہ کہتے تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ح وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے پیچھے ہر نماز فرض کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا الٰہی نہیں کوئی مانع واسطے اُس چیز کے کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اُس چیز کو کہ منع کی تو نے اور نہیں فائدہ دیتی دولتمند کو تیرے عذاب سے دولتمندی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات اور اوراد اذکار کہ حدیثوں میں آئے ہیں پڑھتے تھے اور لکھا ہے علمانے کہ بعضے اوقات حضرت سلام پھیرتے اور اُٹھ کھڑے ہوتے بغیر اسکے کہ کچھ پڑھیں اور بعضے اوقات یہ اذکار کُل یا بعض انمیں سے پڑھتے اور بعضوں نے بیچ ترتیب پڑھنے کے کہا ہے کہ اول استغفار کرنے بعد اُسکے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ بعد اُسکے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ آخر تک پڑھے اور اوراد اذکار اور دعائیں بہت ہیں کہ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں روایت میں آیا ہے کہ اُنکو بعد نماز کے پڑھتے تھے اور بعد سے یہی مراد نہیں ہے کہ متصل فرضوں کے پڑھے بلکہ اگر بعد سنتوں کے پڑھے تو بھی بعد ہی پڑھنا کہلائیگا ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِہٖ یَقُوْلُ بِصَوْتِہٖ الْاَعْلٰی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سلام پھیرتے اپنی نماز سے کہتے ساتھ آواز بلند کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں بازگشت گناہوں سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ اللہ کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نہیں عبادت کرتے ہم مگر اُسی کو اسی کے لیے ہے نعمت یعنی سب نعمتیں اُسی کی طرف سے ہیں اور اُسی کے لیے ہے بزرگی اور اُسی کے لیے ہے تعریف نیک نہیں کوئی معبود مگر اللہ خالص کرنے والے ہیں ہم واسطے اُسکے بندگی کو اگرچہ مکروہ رکھیں کافر روایت کی یہ مسلم نے ف یہ کلمے بھی حضرت پکار کر پڑھتے تھے واسطے تعلیم امت کے اور نووی نے کتاب مہذب میں لکھا ہے کہ افضل چپکے پڑھنا ہے بیچ اس دعا کے اور اُسکے سوا کے خواہ امام ہووے یا منفرد مگر یہ کہ حاجت ہووے ساتھ تعلیم کی اُس کے تو پکار کر پڑھے اور اسی پر حمل کیا ہے پکار کر پڑھنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اسکو اور بعد اسکے کہ یاد ہوا لوگوں کو چپکے پڑھنا افضل ہے ع ح وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّہٗ کَانَ یُعَلِّمُ بَنِیْہِ ھٰؤُلَآءِ الْکَلِمَاتِ وَیَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَعَوَّذُ بِھِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سعد سے یہ کہ سعد تھے تعلیم کرتے اپنی اولاد کو یہ الفاظ اور کہتے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پناہ پکڑتے ساتھ ان لفظوں کے پیچھے نماز کے یا الٰہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے نامردی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے ناکارہ عمر سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ سے دنیا کے اور عذاب سے قبر کے یعنی جو چیزیں کہ سبب عذاب قبر کی ہیں روایت کی یہ بخاری نے ف مراد جبن سے

یہان نہ جرات کرنا طاعت پر ہے اور مراد بخل سے یہ ہے کہ نہ نفع پہونچاوے غیر کو ساتھ مال کے یا علم کے یا خیر خواہی کے وغیر ذلک اور نا کارہ عمر یہ ہے کہ عقل مین خلل آجاوے اور اعضا ضعیف ہوجاوین ایسی عمر سے پناہ مانگے اس لیے کہ مقصود عمر سے یہ ہے کہ شکر اللہ تعالی کی نعمتون کا اچھی طرح ادا کرے اور ایسی عمر مین یہ غرض فوت ہوتی ہے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِیْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ فَقَالَ وَمَاذَاكَ قَالُوْا یُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَیُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَیْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا یَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِیْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلَیْسَ قَوْلُ اَبِیْ صَالِحٍ اِلٰی اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ تُسَبِّحُوْنَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَّتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق فقیر مہاجرین کے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اُنھون نے تحقیق لے گئے دولت والے درجے بلند یعنی ثواب اور قرب اور رضاے حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہے یعنی اُنھون نے بڑا ثواب حاصل کیا اور لائق بہشت کی نعمتون کے ہوئے پس ہمارا کیا حال ہے پس فرمایا حضرت نے کیا سبب عرض کیا فقرا نے نماز پڑھتے ہین وہ جیسے ہم نماز پڑھتے ہین اور روزے رکھتے ہین وہ جیسے ہم روزے رکھتے ہین اور اللہ دیتے ہین وہ اور ہم نہین للہ دے سکتے اور وہ آزاد کرتے ہین اور ہم نہین آزاد کر سکتے یعنی بسبب فلاس کے پس انکا ثواب ان ہی کو حاصل ہے اور ہم محروم ہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھاؤنگا تمکو ایسی چیز کہ پہونچ جاؤ بسبب اُسکے اُن شخصون کے درجے کو کہ بڑھ گئے ہین تم سے یعنی پہلے تمھارے اسلام لائے ہین اور بڑھ جاؤ تم بسبب اُسکے اُن لوگون پر کہ پیچھے تھا سے ہین یعنی ایمان مین یا پیدا ہوتے ہین اور نہ ہوگا کوئی یعنی اعتبار مین سے بہتر تم سے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اُس چیز کے کہ کرو تم یعنی مگر جو عینی کہ یہ تسبیح پڑھے گا اُس سے تم بہتر نہین ہونگے بلکہ وہ تم سے بہتر ہوگا یا مانند تمھارے ہوگا کہا اُنھون نے بہتر فرمایے یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ پڑھو اور اللہ اکبر پڑھو اور الحمد للہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار کہا ابو صالح نے پس پھر آئے فقرا مہاجرین کے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا اُنھون نے کہ سنا بھائیون نے ہمارے کہ مالدار ہین اُس چیز کو کہ کی ہم نے پس کیا اُنھون نے مانند اُسکے یعنی پھر فضل ہی ہوئے وہ ہم پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے وہ جسکو چاہتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور نہین قول ابی صالح کا آخر تک مگر نزدیک مسلم کے اور بیچ ایک روایت بخاری کے یہ ہے کہ سبحان اللہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے دس بار اور الحمد للہ پڑھو دس بار اور اللہ اکبر پڑھو دس بار بدلے تینتیس ۳۳ بار کے ف پہلی روایت مین جو آیا ہے کہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار اس عبارت مین تین احتمال ہین یا تو یہ کہ تینون ملکر تینتیس ۳۳ بار ہون یعنی سبحان اللہ گیارہ بار اور الحمد للہ گیارہ بار اور اللہ اکبر گیارہ بار یا یہ کہ ہر ایک تینتیس ۳۳ بار ہو چنانچہ عمل مشایخ کا اسی پر ہے اور یہ افضل ہے اور بعضی روایت مین صریح بھی آیا ہے یا یہ کہ تینون ملکر تینتیس ۳۳ بار پڑھے کہ اسمین بھی ہر ایک تینتیس ۳۳ بار ہو جائے گا اور یہ فضل اللہ کا ہے یعنے فضیلت دینا اغنیا کو تم پر فضل اللہ کا ہے کہ دیتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے صبر کرو اور قضاے الٰہی پر راضی رہو کہ اُس نے بزرگی دی ہے بعضے بندون کو

بعضون پر اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن خالی نہین ہے غنی طرح طرح کے خوف سے گناہ کے اور فقیر امن مین ہے اس سے کہا ہے امام غزالی رح نے احیاء العلوم مین کہ لوگون نے اختلاف کیا ہے اس مسئلے مین پس گئے ہین جنید اور خواص اور اکثر لوگ طرف فضیلت فقر کے اور کہا ہے ابن عطاء رح نے کہ غنی شاکر کہ حق غنا کا ادا کرتا ہو افضل ہے فقیر صابر سے ۳۲ ع ع **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے الفاظ ہین نماز کے پیچھے کے کہنے کے ناامید نہین ہوتا ثواب سے کہنے والا اُنکا یا فرمایا کرنے والا اُنکا پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہنا اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ کہنا اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہنا روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہے تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس ۳۳ بار پس یہ ننانوے ہوئے اور کہے واسطے پورا کرنے سیکڑے کے یہ کلمہ نہین کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے بخشے جاوینگے گناہ اُسکے اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کے یعنی بہت روایت کی یہ مسلم نے **ف** بعضی روایتون مین بعد وَلَهُ الْحَمْدُ کے یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ اور بعضی مین بِیَدِهِ الْخَيْرُ بھی زیادہ آیا ہے اور یہ کلمات کہ نماز کے پیچھے پڑھے جاتے ہین عدد اِنکے مختلف آئے ہین کبھی حضرت کسی طرح پڑھتے تھے کبھی کسی طرح انمین سے جس طرح پڑھیگا سنت ادا ہو جاویگی اور کہا ہے حافظ زین عراقی نے کہ یہ سب اچھے ہین اور جو زیادہ ہین پس وہ پسندیدہ ترین طرف اللہ تعالیٰ کے اور ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گنتے تھے تسبیح کو ساتھ داہنے ہاتھ کے اور آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے شمار کرو ساتھ انگلیون کے اس لیے کہ وہ پوچھی جاوینگی اور طلب گویائی کی کیجاوینگی اور صحابہ سے کھجور کی گٹھلیون پر بھی پڑھنا ثابت ہوا ہے پس افضل انگلیون پر ہی پڑھنا ہے اور جائز گٹھلیون وغیرہ پر بھی ۳۲ ع ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی اُمامہ سے کہ کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ تمکو ن سے وقت دعا بہت قبول ہوتی ہے فرمایا درمیان رات کے کہ جانب اخیر مین ہے یعنی سحر کے وقت اور فرض نمازون کے پیچھے روایت کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پڑھون مین معوذات پیچھے ہر نماز کے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** معوذات وہ سورتین ہین کہ جنکے سرے پر لفظ اعوذ کا ہے یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور لفظ معوذات کا جمع اس لیے لائے کہ اقل جمع دو ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ یا بھی معوذات مین داخل ہین تغلیبا یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو غلبہ دیکر کل کو بتعبیر معوذات کر لیا اگرچہ اُن دو مین لفظ اعوذ کا نہین ہے پس بموجب اس قول کے چار سورتین پڑھنے کو فرمایا قُلْ یا اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۞ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِّنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بیٹھنا میرا ساتھ ایک قوم کے کہ یاد کرین اللہ کو وقت صبح کے آفتاب نکلنے تک بہت بہتر ہے نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کرون مین چار غلام اولاد حضرت اسمٰعیلؑ کی سے اور البتہ بیٹھنا میرا ساتھ اُس قوم کے کہ یاد کرین اللہ کو وقت نماز عصر کے سے آفتاب غروب ہونے تک بہت بہتر ہے نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کرون چار غلام روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ اخیر مین بھی چار غلام اولاد حضرت اسمٰعیلؑ کی سے مراد ہون اور احتمال یہ ہے کہ مطلق ہون اور تخصیص اولاد حضرت اسمٰعیلؑ کی اس لیے ہے کہ افضل عرب کے ہین اور حضرتؐ انکی اولاد مین ہین ۱۲ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے فجر کی جماعت مین پھر بیٹھے یاد کرے اللہ کو آفتاب نکلنے تک پھر پڑھے دو رکعت نماز ہوگا ثواب اُسکے لیے مانند ثواب حج کے اور عمرے کے کہا راوی نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے حج کا پورے حج وعمرے کا پورے حج وعمرے کا روایت کی یہ ترمذی نے **ف** پھر بیٹھے یاد کرے اللہ کو یعنی ہمیشہ ذکر مین رہے بیچ جگہ نماز اپنی کے اور مسجد اپنی کے کہ جسمین نماز پڑھی ہے پس نہین منافی ہے اُٹھنا واسطے طواف کے یا طلب علم کے یا مجلس وعظ کے مسجد مین اور اسی طرح اگر گھر مین چلا آوے اور ذکر کرتا رہے اُسکا بھی یہی ثواب ہوگا اور آفتاب نکلنے تک پھر نماز پڑھے یعنی بعد بلند ہونے آفتاب کے بقدر نیزے کے نماز پڑھے کہ وقت کراہت کا جاتا رہے اور اس نماز کو نماز اشراق کہتے ہین اور اکثر حدیثون مین اسکا نام صلوٰۃ لضحیٰ بھی آیا ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ دونون نمازین ایک ہین اول وقت اسکا نزدیک بلند ہونے آفتاب کے ہے اور آخر وقت پہلے زوال کے اول کو اشراق کہتے ہین اور دوسری کو چاشت اور ثواب حج کا بسبب ادا کرنے فرائض کے ساتھ جماعت کے موتا ہے اور ثواب عمرے کا بسبب ادا کرنے نفل کے ۱۲ ع

الفصل الثالث

مفصل تیری **عَنِ** الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اِمَامُ لَنَا يُكْنٰى اَبَا رِمْثَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ اَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهٗ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَاِنَّهٗ لَنْ يَّهْلِكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ فَقَالَ اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ازرق بن قیس سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو امام ہمارے نے کہ کنیت تھی اُسکی ابو رمثہ کہا ابو رمثہ نے کہ پڑھی مین نے یہ نماز یا مانند اس نماز کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو رمثہ نے اور تھے ابو بکرؓ و عمرؓ کھڑے ہوے پہلی صف مین داہنی طرف حضرتؐ کے اور تھا ایک شخص کہ تحقیق وہ حاضر ہوا تھا تکبیر پہلی مین نماز سے پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سلام پھیرا داہنے اپنے اور

بائین اپنے یہان تک کہ دیکھی ہم نے سفیدی رخسار دن حضرتؐ کی پھر پھرے نماز اپنی سے مانند پھرنے ابو رشہ کے مادر کھتا تھا نفس اپنے کو پس کھڑا ہوا وہ شخص کہ جس نے پائی تھی ساتھ حضرتؐ کے تکبیر اولیٰ نماز سے شروع کین دو رکعتین پس جلدی سے اُٹھ کھڑے ہوئے عمر پس پکڑے دونون مونڈھے اُسکے پس ہلایا اُسکو پھر کہا بیٹھ اس لیے کہ نہین ہلاک ہوئے اہل کتاب مگر کہ نہ تھا درمیان نماز اُنکی کے فرق پس اُٹھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اپنی پس فرمایا ہو نچا یا اللہ نے بھلکو راہ حق پر اے بیٹے خطابؓ کے روایت کی اِیہ داؤد نے ف پڑھی مین نے یہ نماز یہ اشارہ کیا ابو رشہ نے اُس نماز کی طرف کہ پڑھی تھی ظہر یا عصر مثلاً اور یا مانند اس نماز کے یہ شک راوی ہے کہ ابو رشہ نے ہذہ الصلوٰۃ کہا یا مثل ہذہ الصلوٰۃ اور یہ جو کہا کہ پائی تھی ساتھ حضرتؐ کے تکبیر اولیٰ فائدہ اس قید کا یہ ہے کہ وہ شخص مسبوق نہ تھا کہ واسطے تمام کرنے نماز کے اُٹھا ہو بلکہ پہلی ہی رکعت مین ملا تھا اور واسطے ادا کرنے سنت راتبہ کے اُٹھا تھا اور مراد فرق سے یا تو فرق کرنا ہے ساتھ سلام پھیرنے کے یا جگہ بدلنی ہے جیسے کہ حدیث ابی ہریرہؓ کی مین آیا ہے کہ کیا عاجز کرتا ہے ایک تمھارے کو جو نماز ادا کرے کہ آگے بڑھ جاوے یا پیچھے ہٹ جاوے یا داہنی یا بائین ہٹ کھڑا ہو یا مراد کلام کرنا ہے یا نکلنا ہے مسجد سے جیسا کہ مسلم کی روایت مین آیا ہے سائب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا نے کہ وصل نکرین ہم نماز کو یہانتک کہ کلام کرین ہم یا باہر نکلین ہم اور لانا اس حدیث کا بابالذکر بعد الصلوٰۃ مین دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد تفرق کرنے سے ترک کرنا ذکر کا بعد نماز کے ہو یعنی بعد نماز فرض کے چاہیے کہ ذکر کرے جو کہ وارد ہوا ہے حدیثون مین بعد اُسکے اُٹھے پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر نہ وصل کرنے نفل کے ساتھ فرض کے ۔ ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقِيلَ لَهُ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي مَنَامِهِ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْلِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا حکم کیے گئے ہم یہ کہ تسبیح کرین ہم پیچھے ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار اور احمد اللہ کہین تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہین چونتیس ۳۴ بار پس دیکھا ایک شخص نے انصار مین سے خواب مین ایک فرشتے کو پس کہا اُس فرشتے نے اُسکو کیا حکم کیا ہے تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تسبیح کرو پیچھے ہر نماز کے اتنی اور اتنی کہا انصاری نے اپنے خواب مین کہ ہان کہا اُس فرشتے نے کہ مقرر کرو ان تینون کلمات کو پچیس پچیس بار اور داخل کرو اُسمین لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پچیس بار یعنی تا گنتی سو کی پوری ہو جاوے پس جب صبح ہوئی آیا وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرتؐ کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس عمل کرو اسطرح روایت کی اِیہ احمدؒ اور نسائیؒ اور داریؒ نے ف پس کرو تم اسی طرح شاید مراد یہ ہے کہ اسطرح بھی پڑھو اور یہ بسبب تقریر آنحضرتؐ کے ایک وجوہ ذکر سے ہوا اور اگر آنحضرتؐ تقریر نکرتے تو اخواب حجت نہوتا ۔ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَعْوَادِ هَذَا الْمِنْبَرِ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ أَمَّنَهُ اللَّهُ عَلَى دَارِهِ وَدَارِ جَارِهِ وَأَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا سُنا مین نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر لکڑیون اس منبر کے یعنی منبر پر فرماتے تھے جو کہ پڑھے آیۃ الکرسی پیچھے ہر نماز کے نہین منع کرتی اُسکو داخل ہونے بہشت کے سے مگر موت اور جو پڑھے اُسکو اُسوقت کہ جاوے خوابگاہ اپنی مین امن دیتا ہے اُسکو اللہ اُسکے گھر پر اور اُسکے ہمسایہ کو یعنی جو گھر اُسکے گھر سے ملے ہوئے ہین اور کتنے گھر گرد اُسکے یعنی اگرچہ اُسکے گھر سے نہ ملے ہوئے ہون روایت کی یہ بیہقی نے

شعب الایمان مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے اول مضمون حدیث کے بر ظاہر مین ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ موت مانع دخول جنت کی نہین ہے بلکہ پہنچانے والی ہے جنت مین ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یون کہتے اِلَّا الْجَنَّۃُ اس لیے کہ حیات مانع دخول جنت کی ہے کہ اس عالم مین آدمی پابند اُسکا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ موت پردہ ہے درمیان دخول جنت کے پس جب آئی موت اور ہوچکی حاصل ہوتا ہے دخول جنت کا گذا ذکر الطیبی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد موت سے ہونا بندے کا قبر مین ہے پہلے اُٹھنے کے جب اُٹھیگا قبر سے جاویگا بہشت مین بلا توقف اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہے اور اول جملہ حدیث کا نسائی اور ابن حبان اور طبرانی نے بھی روایت کیا ہے اور ایک روایت مین قل ہو اللہ بھی اُسکے ساتھ پڑھنی آئی ہے شرح ۲ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ وَیَثْنِیَ رِجْلَیْہِ مِنْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کُتِبَ لَہٗ بِکُلِّ وَاحِدَۃٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِیَتْ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِّنْ کُلِّ مَکْرُوْہٍ وَّحِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَلَمْ یَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَہٗ اِلَّا الشِّرْکَ وَکَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا یَفْضُلُہٗ یَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اِلٰی قَوْلِہٖ اِلَّا الشِّرْکَ وَلَمْ یَذْکُرْ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد الرحمن بن غنم سے اُن نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہے پہلے پھرنے کے جگہ نماز سے اور پہلے موڑنے پانون اپنے کے نماز مغرب اور صبح سے یعنی جسطرح تشہد کے لیے بیٹھتا ہے اُسی ہیئت پر پڑھے بعد مغرب اور صبح کے یہ کلمہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہے نہین کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے تعریف اُسی کے ہاتھ مین ہے بھلائی وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے دس بار لکھی جاتی ہے واسطے اُسکے ساتھ ہر ایک کے دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اُس سے دس برائیان اور بلند کیے جاتے ہین واسطے اُسکے دس درجے اور ہوتے ہین یہ کلمات واسطے اُسکے امان ہر بُری چیز سے اور پناہ شیطان راندے ہوئے سے اور نہین پہنچتا واسطے کسی گناہ کے یہ کہ ہلاک کرے اُسکو یعنی بہ سبب توفیق استغفار یا مغفرت کردگار کے مگر شرک یعنی اگر شرک کریگا نہین بخشا جائیگا اور ہوگا بہترین لوگون کا از روے عمل کے مگر وہ شخص کہ زیادہ ہووے اُس سے یعنی زیادہ کہے اُس چیز سے کہ کہا اُسنے روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے ابو ذر سے تا قول اُنکے اِلَّا الشِّرْکَ اور نہین ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بِیَدِہِ الْخَیْرُ کا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ کَثِیْرَۃً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا لَمْ نَرَ مَا رَاَیْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَۃً وَلَا اَفْضَلَ غَنِیْمَۃً مِّنْ ھٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِیْمَۃً وَّاَفْضَلَ رَجْعَۃً قَوْمٌ شَھِدُوْا صَلٰوۃَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰئِکَ اَسْرَعُ رَجْعَۃً وَّاَفْضَلُ غَنِیْمَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِیْ حُمَیْدٍ الرَّاوِیْ ھُوَ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجی فوج طرف ملک نجد کے پس غنیمت لائے غنیمت بہت اور جلدی کی اُنھون نے پھرنے مین یعنی طرف مدینے کے پس کہا ایک شخص نے ہم مین سے کہ نہ نکلا تھا نہین دیکھی ہمنے کوئی فوج کہ جلد ہو پھرنے مین اور زیادہ ہو غنیمت مین

اس فوج سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ تبلاؤن مین تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت مین اور زیادہ ہو پھرنے مین مراد رکھتا ہون مین وہ قوم کہ حاضر ہوئی نماز صبح مین پھر بیٹھی یا دکرتی رہی اللہ کو یہان تک کہ نکلا آفتاب پس یہ لوگ مین بہت جلدی پھرنے مین اور زیادہ غنیمت مین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور حماد بن ابی حمید راوی وہ ضعیف ہے حدیث کے نقل کرنے مین **ف** یعنی اُن لوگون کو متاع دنیا ہاتھ لگی اور وہ فانی ہے اور اُنکو ملا تھوڑی سی دیر مین بہت سا ثواب عقبیٰ کا اور وہ باقی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ** یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہے فانی ہے اور جو اللہ کے پاس ہے باقی ہے پس یہ ہوئے افضل اُسسے غنیمت مین اور پھرے جلدی اُسنے **ع** **بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ** باب ہے بیچ بیان اُس چیز کے کہ نہین جائز کرنا اُسکا نماز مین اور اُسچیز کے کہ جائز ہے نماز مین **ف** یعنی اس باب مین مکروہات اور محرمات اور مبطلات نماز کے مذکور ہین **ع** **الفصل الاوّل** فصل پہلی

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَّاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَّتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَّجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَّخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ هٰكَذَا وَجَدْتُّ فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصَحِيْحٍ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ بِلَفْظَةِ كَذَا وَقَفَ لٰكِنِّيْ

روایت ہے معاویہ بن حکم سے کہا اُس وقت کہ مین نماز پڑھتا تھا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان چھینکا ایک شخص نے قوم مین سے پس کہا مین نے یرحمک اللہ پس گھورا مجکو قوم نے ساتھ آنکھون اپنی کے جو اُس لیے کہ نماز مین ہو کر جواب چھینک کا دیتا ہے پس کہا مین نے یعنی دل مین گم کیجو مان میری کیا ہے حال تمھارا کہ دیکھتے ہو طرف میرے پس شروع کیا قوم نے کہ مارتے تھے ہاتھ اپنے اُوپر اپنے یعنی واسطے چپ کرنیکے اور تعجب کرنے کے پس جب دیکھا مین نے اُنکو کہ چپ کرتے ہین مجکو غصے ہوا مین یعنی بسبب جاننے بُرائی اس فعل کے لیکن چپ رہا مین پس جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس قربان ہو باپ میرا اُنکے اور مان میری نہین دیکھا مین نے کسی سکھلانیوالے کو پہلے حضرتؐ کے اور نہ پیچھے حضرتؐ کے کہ بہت اچھا ہو سکھلانے مین اُس آنحضرتؐ سے پس قسم ہے اللہ کی نہ ڈانٹا مجکو اور نہ مارا مجکو اور نہ بُرا کہا مجکو فرمایا بیشک یہ نماز نہین لایق ہے اسمین کوئی چیز پاتون آدمیون کی سے سوائے اسکے نہین کہ نماز تسبیح اور تکبیر ہے اور پڑھنا قرآن کا ہے یا مانند اسکے فرمایا یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ الفاظ حدیث کے حضرتؐ نے یون ہی فرمائے یا اور طرح مانند اسکے اور کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق مین نومسلم ہون یعنی نہین جانتا مین ابتک سب احکام دین کے اور تحقیق دیا اللہ نے ہمکو اسلام اور تحقیق ہم مین سے کتنے شخص ہین کہ آتے ہین کاہنون پاس فرمایا حضرتؐ نے پس مت جاؤ اُنکے پاس کہا مین نے اور ہم مین سے کتنے شخص لیتے ہین شگون بد فرمایا یہ ایک چیز ہے کہ پاتے ہین اُسکو

اپنے دلون مین یعنی یہ وہم ہے کہ پیدا ہوا ہے نفسون اِنکے سے نہین تاثیر اُسکو نفع اور ضرر مین پس بازنہ رکھے اُنکو یعنی کام کرنے سے بازنہ رہین اُس وہم سے کہا معاویہ نے کہ کہا مین نے اور ہم مین سے کتنے شخص ہین کہ خط کھینچتے ہین یعنی جیسے رمال خط کھینچکر احکام اور احوال غیب کے بتاتے ہین فرمایا تھے ایک نبی انبیا مین سے خط کھینچتے تھے پس جو شخص کہ موافق ہو خط اُسکا اُس پیغمبر کے پس وہ پہنچتا ہے اُس بات کو روایت کی یہ مسلم نے کہا مولف نے کہ قول اُسکا اَلکَنِیُّ سَکَتَ اسی طرح پایا مین نے صحیح مسلم مین اور کتاب حمیدی مین اور صحیح کیا گیا ہے یہ لفظ اَلکَنِیُّ سَکَتَ کا جامع الاصول مین ساتھ لکھنے لفظ کذا کے اوپر لکنی کے ف ثم کہیو مجکو مان تیری یہ لفظ عرب مین وقت تعجب کے اور بعید جاننے ایک امر کے استعمال کرتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ چھینکنے والے نے اَلحَمدُ لِلّٰہ کہا ہوگا معاویہ نے اُسکے جواب مین یرحمک اللہ کہا اور اس سے معلوم ہوا کہ چھینک کے جواب مین یرحمک اللہ کہنا حرام ہے نمازمین اور مفسد نماز کا ہے اور حضرتؐ نے اُس شخص کو نماز کے پھیرنے کا حکم اس لیے نہ کیا کہ وہ جاہل تھا اور نہ سُنا تھا کہ کلام کرنا نمازمین منسوخ ہوا اور کہا نووی نے کہ جب کہے نمازی یرحمک اللہ باطل ہوتی ہے نماز اُسکی اس لیے کہ خطاب کیا اُسکو اور اگر کہے یَرحَمُہُ اللہُ نہین باطل ہوتی اور کہا ابن ہمام نے اگر کہے اپنے نفس کے لیے یَرحمک اللہ نہین فاسد ہوتی ہے جیسے یَرحَمُنِی اللہ کے کہنے مین نہین فاسد ہوتی اور نہین لایق ہے اسمین باتون آدمیون کی سے اس لیے فرمایا کہ تانکل جاوے اس سے تسبیح اور ذکر کہ یہ اگرچہ کلام ہین لیکن نہین ارادہ کیا جاتا ساتھ انکے خطاب کرنا لوگون کو اور سمجھانا اُنکو اور مراد باتون آدمیون کی سے وہ کلام ہے کہ خطاب کرسکین ساتھ اُسکے لوگون کو اور تانک سکین اُسکو لوگون سے لکھا ہے فقہا نے کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے سے کوئی پوچھے کہ کس جنس کا ہے مال تیرا اور وہ کہے اَلخَیلُ وَ البِغَالُ وَالحَمِیرُ یا نماز پڑھنے والے کے آگے کتاب دھری ہے اور ایک شخص یحیی نامی کھڑا ہے اور اُسنے کہا یَایَحیٰی خُذِ الکِتٰبَ یعنی اے یحیی لے کتاب پس دونون اگرچہ آیتین قرآن کی ہین لیکن از بسکہ بقصد خطاب کے پڑھین فاسد ہوگئی نماز اور اگر ارادہ قرارت کا ہو فاسد نہین ہوتی اور کاہن عرب مین اُنکو کہتے تھے کہ وہ ساتھ جنات اور شیاطین اور ارواح خبیثہ کے مناسبت رکھتے تھے اور شیاطین خبر بن سچ اور جھوٹ اُنکو کہہ جاتے تھے اور وہ دعوی علم غیب کا کرکر لوگون کو خبر بن دیتے تھے پس اُنکے پاس جانے سے منع فرمایا چنانچہ اور روایت مین بھی آیا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جاوے اپنے عرّاف کے پاس یا کاہن پاس پس سچ مانے اُنکے کہنے کو پس تحقیق وہ کافر ہوا ساتھ اُسچیز کے کہ اُتاری گئی محمد پر یعنی قرآن یا امام احمدؒ نے روایت کی ہے ساتھ سند صحیح کے ابو ہریرہؓ سے اور معنی کاہن کے تو معلوم ہوئے اور عرّاف اُسکو کہتے ہین کہ بیان کرتا ہے معرفت چورون کی اور چوری کی چیزون کا اور مکان گم ہوئی چیز کا اور ایک نبی خط کھینچتے تھے یعنی حضرت ادریس یا دانیال علیہما السلام اور اس عبارت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ علم رمل جائز ہے بلکہ یہ تعلیق بالمحال ہے کہا خطابی نے کہ حضرتؑ نے فَمَنْ وَافَقَ خَطَّہٗ ازراہ زجر کے فرمایا ہے اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین موافق ہوسکتا خط کسی کا ساتھ خط اُس نبی کے اس لیے کہ خط اُنکا معجزہ تھا انتہی اور موافقت خطکی غیر معلوم ہے اس لیے کہ نہین معلوم ہوتی موافقت مگر تواتر سے یا نص سے کہ منقول ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی رمال جیسے خط کھینچتے ہین کیونکر معلوم ہو کہ وہ نبی بھی بسطرح کھینچتے تھے اُسکو ثابت کرنا نص سے یا تواتر سے چاہیے اور یہ محال ہے پس جب موافق اُسکے نہوا تو کرنا بھی اُسکو درست نہوا اور اشکال تکسیر کے اور اعمال کہ اسی قبیلے کے ہین نزدیک علماے متقدمین اور مشایخ محققین کے یہی حکم رکھتے ہین اور اخیر عبارت کا مطلب یہ ہے کہ لفظ کذا علامت تصحیح کی ہے جو چاہتے ہین کہ اوپر ایک لفظ کہ نظنہ عدم صحت کا رکھتا ہے نشان صحت کا رکھین تو لفظ کذا کا اُسپر لکھتے ہین جیسے کہ صاد یا صح لکھتے ہین حاصل یہ کہ لفظ لکنی کا ثابت ہے اصول مین اور ساقط ہے مصابیح مین پس نظنہ عدم صحت کا اُسپر کرنا چاہیے کہ جامع الاصول مین لفظ کذا لکھکر تصحیح کی کردی ہے کہ اصول مین یون ہی ہے ۱۲ منہ ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا

مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فِی الصَّلٰوۃِ فَتَرُدُّ عَلَیْنَا فَقَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم سلام کرتے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے نماز مین پس جواب دیتے ہمکو پس جبکہ پھر کر آئے نجاشی کے پاس سے سلام کیا ہم نے اُنپر پس نہ جواب دیا ہمکو پس کہا ہم نے اے رسول خدا کے تھے ہم سلام کرتے آپ پر نماز مین پس جواب دیتے تھے آپ ہمکو یعنی اب آپنے جواب کیون نہ دیا پس فرمایا حضرتؐ نے تحقیق نماز مین البتہ شغل ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بخاشی بادشاہ حبشہ کا اوپر دین نصاریٰ کے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا حق ہونا توریت اور انجیل اور غیر ہما سے معلوم کر کر حضرتؐ پر اسلام لایا تھا اور سن نو ہجری مین انتقال اُسکا ہوا اور حضرتؐ نے صحابہؓ کے ساتھ کھڑے ہو کر غائبانہ اُس کے جنازے کی نماز پڑھی پس وہ از بس کہ حضرتؐ سے عقیدت نہایت رکھتا تھا صحابہؓ نے جب کفار کے ہاتھ سے بذلہ مین پائی تو اُسکے ملک مین اکثر صحابہؓ کے آنے کو غنیمت جانکر خوب خدمتگاری کی جب صحابہؓ نے حضرتؐ کی خبر سنی کہ ہجرت کر کر مدینہ مین رونق افروز ہوئے ہین وہ بھی حاضر ہوئے پس اُسوقت کا حال ابن مسعودؓ بیان کرتے ہین کہ مین بھی اُسی قافلے مین تھا موافق پہلی عادت کے مین نے سلام حضرت پر کیا حضرت نے جواب نہ دیا اور نماز کے بعد فرمایا کہ نماز مین شغل ہے یعنی شغل پڑھنے قرآن کا اور تسبیح کا اور دعا کا اور مناجات کا ہے وہ مانع ہے کلام کرنے سے ساتھ آدمیون کے پس اس سے معلوم ہوا کہ جواب سلام کا دینا یا اور کلام کرنا نماز مین حرام ہے اور شرح منیہ مین لکھا ہے کہ اگر جواب سلام کا ہاتھ سے یا سر سے دے یا کوئی اُس سے کچھ طلب کرے پس وہ اشارہ کرے سر سے یا آنکھون سے ہان کایانہ کا نہین فاسد ہوتی نماز اُسکی لیکن مکروہ ہوتی ہے ع ش ح وَعَنْ مُعَیْقِیْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ یُسَوِّی التُّرَابَ حَیْثُ یَسْجُدُ قَالَ اِنْ کُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے معیقیبؓ سے اُن نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ پوچھا اُسنے حال نفس اپنے کا کہ مین برابر کرتا ہون یعنی نماز مین مٹی کو سجدے کی جگہ مین فرمایا یعنی اُسکے جواب مین اگر ہے تو کرنیوالا ضرور پس کرایکبار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شرح منیہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے لنکر سجدے کے آگے سے ہٹانے مگر جبکہ سجدہ نکر سکے بسبب نشیب و فراز کے تو برابر کرلے ایک بار یا دو بار زیادہ اس سے نکرے ع ش ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِی الصَّلٰوۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھنے سے پہلو پر نماز مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ ھُوَ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُہُ الشَّیْطَانُ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَبْدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ادھر اُدھر دیکھنے سے نماز مین پس فرمایا کہ وہ اُچک لینا ہے اُچک لیتا ہے اُسکو شیطان نماز بندے کی سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ادھر اُدھر دیکھنے سے شیطان اُچک لیتا ہے نماز بندے کی سے کمال اُسکا اور مراد ادھر اُدھر دیکھنے سے یہ ہے کہ گردن پھیر کر کے ادھر اُدھر دیکھے اس طرح کہ منہ قبلے کی طرف سے پھر جاوے پس یہ مکروہ ہے اور اگر اس طرح دیکھے کہ سینہ بھی بالکل قبلے سے پھر جائے نماز فاسد ہوتی ہے اور کن انکھیون سے ادھر اُدھر دیکھے تو نہین فاسد ہوتی اور نہ مکروہ ہوتی ہے لیکن خلاف اولیٰ ہے ع ش ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِھِمْ اَبْصَارَھُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوۃِ اِلَی السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ باز رہین لوگ اُٹھانے نگاہ اپنی کی سے وقت دعا کے نماز مین طرف آسمان کے یا اُچکی جاوینگی

آنکھین اُنکی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی چاہیے کہ باز آوین اُٹھانے نگاہ کی سے والا اُچکی جاوین گی آنکھین اُنکی اور نماز مین مطلق نظر اوپر اُٹھانی مکروہ ہے خصوصًا وقت دعا کے اس لیے کہ وہم جاتا ہے اسکا کہ اللہ تعالی کے لیے مکان معین ہے اوپر حالانکہ وہ پاک ہے مکانیت سے اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھاتے تھے نماز مین نظر اپنی جب نازل ہوئی یہ آیت وَالَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ پست کیا حضرتؐ نے سر مبارک اپنا اور خارج نماز سے وقت دعا کے نگاہ اوپر اُٹھانے مین اختلاف ہے بعضے مکروہ کہتے ہین بعضے جائز صحیح یہ ہے کہ نہ اُٹھاوے ح ع وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ امامت کرتے تھے لوگون کی اور امامہ بیٹی ابو العاص ابو پر مونڈھے حضرتؐ کے پس جس وقت کہ رکوع کرتے بٹھا دیتے یعنی ساتھ اشارے کے اور جس وقت کہ اُٹھتے سجدے سے اُٹھا لیتے اُسکو اپنے پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو العاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے خاوند حضرت زینب بیٹی آنحضرتؐ کی اُنکی بیٹی تھین اُمامہ اور اسپر ایک شبہہ وارد ہوتا ہے کہ یہ اُٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمامہ کو اور رکھنا زمین پر اور پھر اُٹھانا فعل کثیر ہوا اور اگر قلیل بھی ہو مکروہ تو ضرور ہوگا پس خطابی کہتا ہے کہ اُٹھانا آنحضرتؐ کا اُمامہ کو قصدًا نہ تھا بلکہ وہ بسبب نہایت الفت کے کہ حضرتؐ سے رکھتی تھین نماز مین بھی نکر حضرتؐ سے چمٹ جاتی تھین اور کندھے پر چڑھ بیٹھتین اور وقت رکوع کے کندھے شریف سے گر پڑتین حضرتؐ اُنکو ایسے اتارتے تھے پس اُٹھانا اور اُتارنا حضرتؐ سے نہوا اور نسبت کرنا ان فعلون کا طرف حضرتؐ کے مجازًا ہے پس حاجت نہین ہے اسکی کہ کہین کہ یہ فعل کثیر تھا فعل کثیر وہ ہوتا ہے کہ پے در پے ہو اور یہ ایسا نہ تھا یا توجیہ اسکی یہ ہے کہ یہ حالت پہلے حرام ہونے فعل کثیر سے تھی یا مخصوص ساتھ آنحضرتؐ کے ہو واللہ اعلم ع ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَاسَبَ اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَا فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جمائی لی ایک تمھارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جب تک کہ ہو سکے پس تحقیق شیطان گھس جاتا ہے یعنی منہ مین روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت بخاری کے ابو ہریرہ سے ہے کہ کہا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمھارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جبتک کہ ہو سکے اور نہ کہے لفظ ہا کا یعنی جیسے جمائی کے وقت بے اختیار یہ لفظ کبھی منہ سے نکلجاتا ہے سو اسکے نہین کہ یہ شیطان سے ہے ہنستا ہے وہ اس سے ف جمائی بسبب پیٹ بھرنے اور کدورت حواس اور ثقل بدن کی ہوتی ہے اور باعث کسل کی ہے عبادت مین اس لیے اُسکو نسبت شیطان کی طرف کی کہ جمائی لینے مین منہ مین گھس جاتا ہے یعنی ایسی حالت مین بہکانا اور باز رکھنا عبادت سے خوب اُسکو میسر ہوتا ہے اور ہنسنے سے اُسکے یہ مراد ہے کہ خوش ہوتا ہے ایسی حالت دیکھکر کہ یہ باعث کسل کی ہے عبادت مین پس فرمایا کہ جہان تک ہو سکے روکے اُسکو اور منہ بند کرے اور طور منہ بند کرنے کا یہ ہے کہ ہونٹ بھینچے اور نیچے کا ہونٹ دانتون مین پکڑے یا پشت بائین ہاتھ کی منہ پر رکھے ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِيْ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِيْ سُلَيْمٰنَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک دیو جنون مین سے یعنی شیطان سرکش جھٹ آیا آجکی رات تاکہ توڑے مجہ نماز میری پس قدرت دی مجکو اللہ نے اُسپر پس پکڑا مین نے اُسکو پس ارادہ کیا مین نے یہ کہ باندہ رکھون اُسکو ایک ستونون سے ستونون مسجد کے سے یعنی مسجد نبوی کے سے تاکہ دیکھ لو طرف اُسکے سب پس یاد کی مین نے دعا بھائی اپنے سلیمانؑ کی اے رب بخش میرے لیے ملک کہ نہ لایق ہو واسطے کسی کے پیچھے میرے پس ہانکا مین نے اُسکو خوار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جھٹ آیا یعنی جنون مین سے کہ بند کیا ہے اُنکو حضرت سلیمانؑ نے یعنی جزائر وغیرہ مین اور تاکہ توڑے مجہ نماز میری یعنی وسوسے ڈال کر کمال نماز میری کا کھووے اور مراد ملک سے مسخر کرنا جن اور شیاطین کا اور تصرف کرنا انمین ہے از بسکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی اور یہ ملک خاص اپنے ہی لیے چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ ظہار اپنے تصرف کا اُسمین کرین اور کارخانہ ملک سلیمانؑ کا توڑین والا بالقوۃ تصرف اور قدرت اور سلطنت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ اُس سے تھی اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ چھوٹا شیطان کا نماز کو توڑتا نہین ✤ ح ✤ ع **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ درپیش آوے اسکو کچھ نماز مین پس چاہیے کہ سبحان اللہ کہے پس سوا اسکے نہین کہ دستک مارنی واسطے عورتون کے ہے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے مردون کے اور دستک مارنی واسطے عورتون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف درپیش آوے کچھ یعنی جیسے کہ نماز گھر مین پڑھتا ہے اور اُسکو کسی نے پکارا یا اذن مانگا گھر مین آنے کے لیے اور وہ جانتا نہین کہ یہ نماز مین ہے تو اس صورت مین مرد کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہکر آگاہ کردے اور عورت دستک بجا دے اس لیے کہ اُسکی آواز بھی عورت ہے اور دستک یون بجاوے کہ ہتھیلی داہنی ہاتھ کی بائین ہاتھ کے پشت پر مارے اور ہتھیلی ہتھیلی پر نہ مارے جیسے کہ گانیوالی مارتی ہین اگر اسطرح مارینگی تو نماز فاسد ہو جاویگی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ نَّاْتِيَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ اَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَاِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَاْنُكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم سلام کرتے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے نماز مین پہلے اس سے کہ آوین ہم زمین حبشہ کی مین پس جواب سلام کا دیتے ہمکو پھر جب کہ پھر کر آئے ہم زمین حبشہ کی سے آیا مین اُن پاس پس پایا مین نے حضرتؐ کو نماز پڑھتے پس سلام کیا مین نے اُنپر پس نہ جواب دیا مجکو یہان تک کہ جسوقت پڑھ چکے نماز اپنی فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے حکم اپنے سے جو چاہتا ہے اور تحقیق اُس چیز سے کہ ظاہر کیا یہ ہے کہ نہ بولا کرو نماز مین پھر جواب دیا مجھ سلام کا اور فرمایا سوا اسکے نہین کہ نماز واسطے پڑھنے قرآن کے اور ذکر خدا کے ہے پس جسوقت کہ ہووے تو نماز مین پس چاہیے کہ ہووے یہ حال تیرا یعنی پڑھنا قرآن کا اور ذکر کرنا روایت کی یہ ابو داؤد نے ف کہا ابن ملک نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے جواب دینا سلام کا بعد فراغ کے نماز سے اور اسی طرح اگر بانخانہ پھرتا ہو یا قرآن پڑھتا ہو اور کوئی سلام کرے تو مستحب ہے بعد فارغ ہونیکے جواب دینا اُسکے سلام کا ✤ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ

نَحْوَہٗ وَعِوَضُ بِلَالٍ صُہَیْبٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا مین نے واسطے بلالؓ کے کس طرح تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے صحابیونؓ کو جبوقت کہ سلام کہتے آپنر اور وہ ہوتے نماز مین کہا تھے اشارہ کرتے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت نسائی کے مانند اسکے اور بدلے بلالؓ کے صہیبؓ ہے یعنی ترمذی کی روایت مین ہے کہ ابن عمرؓ نے بلالؓ سے پوچھا اور نسائی کی روایت مین ہے کہ صہیبؓ سے پوچھا ف اشارہ اسطرح کرتے تھے کہ پنجہ ہاتھ کا کھول کر ہتھیلی زمین کی طرف کرتے جیسا کہ حدیث ابوداؤد وغیرہ کی مین آیا ہے اور کبھی اکتفا کرتے ساتھ اشارہ اُنگلی کے فتاوی ظہریہ مین ہے کہ اگر اشارہ کرے سلام کے جواب مین ساتھ سر کے یا ہاتھ کے یا اُنگلی کے نہین فاسد ہوتی نماز اور خلاصے مین ہے کہ سر یا ہاتھ سے اگر جواب سلام کا دیوے فاسد ہوتی ہے نماز اور شرح منیہ مین ہے کہ مکروہ ہے یہ کہ جواب سلام کا دے مصلی ساتھ اشارے ہاتھ کے یا سر کے پس اس حدیث کو حمل اسپر کرینگے کہ یہ اشارے سے جواب دینا پہلے نسخ ہونے کلام کے سے نماز مین تھا جب کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوا جواب دینا زبان سے اور اشارے سے بھی منع ہوا اس لیے کہ اشارہ بھی بیچ معنی کلام کے ہے ۔ ح ۔ ع **وَعَنْ** رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَتَکَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَہَا الثَّانِیَۃَ فَلَمْ یَتَکَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَہَا الثَّالِثَۃَ فَقَالَ رِفَاعَۃُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ص فَقَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدِ ابْتَدَرَہَا بِضْعَۃٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَکًا اَیُّہُمْ یَصْعَدُ بِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس چھینکا مین نے پھر کہا مین نے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالص بابرکت اور برکت کی گئی اُسپر جیسے کہ دوست رکھتا ہے رب ہمارا اور پسند کرتا ہے یعنی تعریف پس جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھرے پس فرمایا کون ہے کلام کرنیوالا نماز مین پس بولا کوئی یعنی اس ڈر سے کہ غصہ نکرین پھر فرمائی یہ بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی پھر فرمائی یہ تیسری بار کہا رفاعہ نے مین ہون یا رسول اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری ہاتھ اُسکے مین ہے البتہ تحقیق جلدی کرتے تھے اس کلمے کے لیجانیکے لیے کتنے اوپر تیس فرشتے کہ کونسا اُنمین سے لیجاوے اُسکو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے حمد کرنی نماز مین واسطے چھینکنے والے کے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ حمد دل مین کرے یا سکوت کرے واسطے نکلنے کے خلاف سے جیسے کہ شرح منیہ مین ہے ۔ ع **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّثَاءُبُ فِی الصَّلٰوۃِ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ وَلِابْنِ مَاجَۃَ فَلْیَضَعْ یَدَہٗ عَلٰی فِیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی لینی نماز مین شیطان سے ہے پس جبوقت کہ جمائی لے ایک تمھارا پس چاہیے کہ روکے اُسکو جہتک کہ ہوسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابن ماجہ کے یہ ہے پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا منہ اپنے پر ف شیطان سے ہے اس لیے کہ باعث کسل اور نیند اور سستی کی ہے اور شیطان اُن چیزون سے خوش ہوتا ہے ۔ ح ۔ **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُکُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَہٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یُشَبِّکَنَّ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ فَاِنَّہٗ فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

جسوقت کہ وضو کرے ایک تم مین سے پس اچھا کرے وضو اپنا پھر نکلے قصد کر کر طرف مسجد کے پس نہ تشبیک کرے درمیان انگلیون اپنی کے اس لیے کہ تحقیق وہ نماز مین ہے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور داری نے ف اچھا وضو کرے یعنی ساتھ آداب اور شرائط اور حضور کے کرے اور لکھا ہے علما نے کہ جسقدر تو جا در حضور وضو مین حاصل ہوگا اُسی قدر نماز مین بھی ہوگا اور تشبیک نہ کرے یعنے انگلیان ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین نہ ڈالے اس لیے کہ جب بنیت نماز کے جاتا ہے تو گویا نماز ہی مین ہوتا ہے اور تشبیک نماز مین ممنوع ہے اس لیے کہ منافی ہے خشوع اور خضوع کے پس راہ مین بھی ممنوع ہوئی اور اسی قیاس پر جو چیز کہ حالت نماز مین ممنوع ہے راہ مین بھی نہ کرنی چاہیے اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ بندے کو چاہیے کہ نماز کی راہ مین ساتھ حضور اور خشوع اور ادب اور وقار کے جاوے اور بخاری نے صحیح بخاری مین ایک باب عقد کیا ہے واسطے تشبیک کے مسجد مین اور اسمین دو حدیثین لایا ہے کہ دلالت کرتی ہین اُسکے جواز پر پس علما نے لکھا ہے کہ نہی اُس صورت مین ہے کہ بطریق کھیلنے کے ہو اور جائز ہے بطریق تمثیل کے یا ممکن ہے کہ حل کرین اُسکو کہ پہلے نہی سے تھی ❊ ح

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ وَھُوَ فِیْ صَلَاتِہٖ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے اللہ عزت والا بزرگی والا متوجہ بندے پر اُس حالت مین کہ وہ نماز مین ہوتا ہے جبتک کہ ادھر اُدھر نہین دیکھتا یعنی گردن پھیر کر پس جب کہ ادھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ بھی اُس سے منہ پھیر لیتا ہے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور داری نے ف کہا ابن ملک نے کہ مراد منہ پھیرنے سے کم دینا ثواب کا ہے اور ترمذی حدیث انس سے لایا ہے اور تصحیح کی ہے کہ جب کھڑا ہوتا ہے بندہ نماز مین متوجہ ہوتا ہے اُسپر پروردگار تعالی ساتھ ذات بزرگ اپنی کے اور جب ادھر اُدھر دیکھتا ہے اور غیر کی طرف دیکھتا ہے بندہ تو فرماتا ہے اللہ تعالی کہ اے ابن آدم کسکی طرف دیکھتا ہے تیرے لیے کوئی ہے بہتر مجھسے کہ اُسکی طرف دیکھتا ہے منہ اپنا میری طرف لا اور جب دوبارہ ادھر اُدھر دیکھتا ہے تو پھر جل وعلا اسی طرح فرماتا ہے اور جب تیسری بار دیکھتا ہے تو پھیر لیتا ہے اللہ تعالی اپنا روے مبارک اس سے ❊ ح ع

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَکَ حَیْثُ تَسْجُدُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ سُنَنِ الْکُبْرٰی مِنْ طَرِیْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ رَفَعَہٗ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس لگا تو نگاہ اپنی جس جگہ سجدہ کرتا ہے تو روایت کی یہ بیہقی نے سنن کبیر مین طریق حسن سے انس سے کہ رفع کیا ہے اسکو ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ مستحب ہے نظر رکھنی سجدے کی جگہ ساری نمازمین اور یہی ہے عمل شافعیہ کا ولیکن طیبی نے کہا ہے کہ مستحب ہے کہ قیام مین نظر سجدے کی جگہ رکھے اور رکوع مین پشت قدم پر اور سجدے مین ناک کی طرف اور التحیات مین گود کیطرف اور یہی مذہب ہے حنیفہ کا ساتھ زیادتی اسکے کہ سلام مین کندھون پر نظر رکھے اور بعضے علما نے کہا ہے کہ حرم شریف مین نظر کعبے پر رکھے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنکھ بند کرنی نماز مین مکروہ ہے اور اصل مشکوٰۃ مین بعد لفظ رَوَاہُ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے کسی شارح نے یہ عبارت ملا دی ہی البیہقی آخر تک ❊ ح ع

وَعَنْہُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِیَّاکَ وَالِالْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ الِالْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ ھَلَکَۃٌ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِیْضَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے بچ تو ادھر ادھر دیکھنے سے نماز مین اس لیے کہ ادھر اُدھر دیکھنا نماز مین یعنے گردن پھیر کر سبب ہے ہلاکی کا پس اگر ہو ضرور تو نفلون مین نہ فرضون مین روایت کی یہ ترمذی نے ف سبب ہلاکی کا ہے یعنی آخرت مین اسلیے

نماز کی بڑی خرابی

کہ اطاعت شیطان کی کی پس اگر ہو ضرور یعنی اگر راضی ہوتا ہے ساتھ نقصان نماز کے اور فوت ہونے کمال کے پس نماز نفل میں کہ کار اُسکا بہ نسبت فرض کے سہل ہے نہ نماز فرض میں کہ اہتمام کامل کرنے اُسکے کا ضرور ہے اور حقیقت میں نقصان نفلوں کا باعث نقصان فرضوں کا ہے اس لیے کہ نوافل مکملات فرائض کے ہیں پس غرض اس سے یہ نہیں ہے کہ نفلوں میں ادھر اُدھر دیکھنا مکروہ نہیں ہے بلکہ رغبت لانی اوپر کہ فرضوں میں یہ فعل نکرے خوب احتیاط کرے اُسمیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ کراہت اس فعل کی نفلوں میں کم ہے بہ نسبت فرضوں کے ✤ ح ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلْحَظُ فِی الصَّلٰوۃِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا وَلَا یَلْوِیْ عُنُقَہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عباس ؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کن انکھیوں سے دیکھتے نماز میں دائیں اور بائیں اور نہ پھیرتے تھے گردن اپنی پیچھے پیٹھ اپنی کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف اسطرح دیکھنا اس لیے تھا کہ لوگ معلوم کریں کہ یہ نماز کو باطل نہیں کرتا یا واسطے دیکھنے احوال مقتدیوں کے تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ مکروہ پھیرنا گردن کا ہے نہ کن انکھیوں سے دیکھنا اگرچہ ترک اولیٰ ہے ✤ ح **وَعَنْ** عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَفَعَہٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِی الصَّلٰوۃِ وَالْحَیْضُ وَالْقَیْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عدی بن ثابت سے اُن نے نقل کی اپنے باپ سے اُن نے نقل کی عدی کے دادا سے کہ اُن نے پونہچائی حضرت تک کہ فرمایا حضرت نے کہ چھینکنا اور اونگھنا اور جمائی یعنی نماز میں اور حیض آنا اور قے آنی اور نکسیر پھوٹنی شیطان سے ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی یہ سب چیزیں کہ نماز میں واقع ہوں شیطان سے ہیں یعنی خوش ہوتا ہے ان چیزوں سے اور مراد چھینکنے سے چھینکنا بلکہ ثرت ہے پس یہ نہیں منافی ہے اس حدیث کی کہ اللہ دوست رکھتا ہے چھینکنے کو اس لیے کہ مراد اُس سے چھینکنا معتدل ہے اور چھینکنا معتدل یہ ہے کہ تین سے کم ہو اور ظاہر وجہ تطبیق دونوں حدیثوں کی یہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ چھینکنے کو خارج نماز کے اور چھینکنا کہ مکروہ ہے اندر نماز کے ہے اور ان چیزوں سے شیطان خوش اس لیے ہوتا ہے کہ چھینکنا مانع قرارت اور حضور کا ہے اور اونگھ اور جمائی باعث کسل اور سستی کی ہیں عبادت میں اور حیض اور قے اور نکسیر مفسد نماز کی ہیں اور پہلے تین چیزوں کے بعد لفظ فِی الصَّلٰوۃِ کا ذکر کر کر جدا کر دیا اُنکو تین چیزوں اخیر سے اس لیے کہ تین چیزیں اخیر کی مفسد نماز کی ہیں بخلاف تین چیزوں پہلی کے کہ وہ مفسد نہیں ✤ ح **وَعَنْ** مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَلِجَوْفِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ یَعْنِیْ یَبْکِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَفِیْ صَدْرِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الرَّحٰی مِنَ الْبُکَاءِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی النَّسَائِیُّ الرِّوَایَۃَ الْاُوْلٰی وَاَبُوْدَاوٗدَ الثَّانِیَۃَ اور روایت ہے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے اُن نے نقل کی اپنے باپ سے کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس حالت میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے اور اُنکے اندر سے آواز آتی تھی مانند آواز جوش کرنے دیگ کے یعنی روتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے اور سینہ اُنکے میں آواز تھی مانند آواز چکی کے رونے سے روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی نسائی نے روایت پہلی اور ابو داؤد نے دوسری ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر آہ کھینچے یا آواز سے روئے اگر یاد کرنے بہشت اور دوزخ سے ہے نہیں ٹوٹتی نماز اور اگر درد اور مصیبت سے ہے ٹوٹ جاتی ہے ✤ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَۃَ تُوَاجِھُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھڑا ہووے ایک تمھارا طرف نماز کے پس نہ دور کرے ہاتھ سے کنکری کو پس تحقیق رحمت سامنے ہوتی ہے
اُسکے روایت کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابو داؤدؒ اور نسائیؒ اور ابن ماجہؒ نے ف رحمت سامنے ہوتی ہے پس نہین لائق ہے کہ اس مقام مین بے ادبی
کرے اور کھیلے ساتھ کنکری کے تا پانے انوار فضل و رحمت کے سے محروم نہ ہووے ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاٰى النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا اَفْلَحُ اِرْبُدْ وَجْهَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے
کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ ہمارا تھا کہا جاتا تھا اُسکو افلح جسوقت کہ سجدہ کرتا پھونک مارتا یعنی زمین پر تا مُنہ گرد مین نہ بھرے
پس فرمایا حضرتؐ نے اے افلح خاک آلودہ کر مُنہ اپنے کو روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی پھونک نہ مار تا مُنہ خاک آلودہ ہووے کہ یہ قریب تر
ہے طرف عاجزی کے اور بہت ثواب حاصل ہوتا ہے اسمین ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلٰوةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پہلو پر ہاتھ رکھنے نماز مین یہ صورت ہے راحت دوزخیون کی روایت کی یہ شرح السنہ مین ف یعنی دوزخی رنج اُٹھاوین گے سبب بہت
کھڑے رہنے کے محشر مین پس آرام طلب کرین گے ساتھ ہاتھ رکھنے کے پہلو پر پس حالت نماز مین اس طرح کھڑے ہونے کو منع فرمایا تا مشابہت
ساتھ دوزخیون کے نہو ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ
فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مار دو کالون کو نماز مین مراد دو کالون سے سانپ اور بچھو ہین روایت کی یہ احمدؒ اور ابو داؤدؒ
اور ترمذیؒ نے اور نسائیؒ نے معنی اسکے ف کہا ابن ملک نے کہ جائز ہے مارنا اُنکا ساتھ ایک چوٹ یا دو چوٹ کے نہ زیادہ اس سے اس لیے
کہ عمل کثیر توڑ دیتا ہے نماز کو اور شرح مینیہ مین لکھا ہے کہ کہا بعض مشایخ نے کہ یہ اُس صورت مین ہے کہ محتاج ہو طرف بہت چلنے کے یعنی تین قدم
پے در پے رکھنے کے اور نہ طرف کام بہت کے یعنی تین چوٹون پے در پے کے پس جب محتاج ہوا انکا اور چلا اور کام کیا بہت فاسد ہو جائیگی
نماز اس لیے کہ یہ عمل کثیر ہے ذکر کیا اسکو سرخسی نے مبسوط مین پھر کہا اور ظاہر تر یہ ہے کہ نہ فرق کیا جاوے اسمین اس لیے کہ یہ رخصت ہے مانند
چلنے کے بیچ پیش آنے حدیث کے اور صحیح تر یہ ہے کہ نماز اسمین فاسد ہو جاتی ہے لیکن مباح ہے فاسد کرنا اُسکا بسبب عذر کے جیسے کہ مباح
ہے واسطے فریاد رسی کسی مظلوم کے یا واسطے بچانے کسی کے ہلاک سے جیسے کہ کوئی گرا پڑتا ہے چھت سے یا جلا جاتا ہے یا ڈوبا جاتا ہے تو توڑے
نماز اور بچاوے اُنکو اور اسی طرح جب خوف ہو ضائع ہونے ایک چیز کا کہ اسکی ہو یا غیر کی اور قیمت اُسکی ایک درہم ہو تو جائز ہے کہ نماز توڑ ڈالے
اور لے وہ چیز اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جائز ہے ہر طرح کے سانپ کو مارنا تخصیص کالے ہی کی نہین اور حدیث مین قید کالے کی تغلیباً ہے ع
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيَّ
مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَتْ اَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز
پڑھتے نفل اور دروازہ ہوتا اُنپر بند پس مین آئی اور کھلوائی پس چلتے حضرتؐ اور کھول دیتے میرے لیے پھر پھرتے طرف نماز کی جگہ اپنی کے اور ذکر
کیا حضرت عائشہؓ نے یہ کہ دروازہ تھا جانب قبلے کے روایت کی یہ احمدؒ اور ابو داؤدؒ اور ترمذیؒ نے اور روایت کی نسائیؒ نے مانند اسکے ف
دروازہ تھا جانب قبلے کے یعنی دروازہ کھولنے کیلیے جو حضرتؐ تشریف لاتے تھے تو قبلے سے منہ نہ پھرتا تھا اس لیے کہ سامنے تھا قبلہ اور مصلے پر

پھر جو آتے تو پچھلے پانوں ہٹ کر آتے تا پشت بہ قبلہ نہوں اور لکھا ہے علما نے کہ گھٹنک تھا ایک دو قدم سے زیادہ چلنا نہ پڑتا تھا کہ فعل کثیر ہوتا لیکن اشکال پھر بھی باقی رہتا ہے کہ دو قدم چلنا اور دروازہ کھولنا اور پھر آنا یہ سب ملکر فعل کثیر ہین جواب یہ ہے کہ یہ افعال پے درپے نہوتے تھے کہ فعل کثیر ہوتا ۱۲ ح ۱۲ ع **وَعَنْ** طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَنْصَرِفْ وَلْیَتَوَضَّأْ وَلْیُعِدِ الصَّلٰوۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ مَعَ زِیَادَۃٍ وَّنُقْصَانٍ اور روایت ہے طلق بن علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکلے بائی بلا آواز کسی کی تم مین سے نماز مین پس چاہیے کہ پھرے اور وضو کرے اور پھر پڑھے نماز روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے ساتھ زیادتی اور نقصان کے ف جب بائی آپ سے نکلے تو وضو کرکر از سر نو نماز پھیرنی افضل ہے جیسے کہ اِس حدیث سے معلوم ہوا اور بنا کرنی ساتھ شرائط کے کہ فقہ مین مذکور ہین جائز ہے امام اعظمؒ کے نزدیک کہ اور حدیث سے انھون نے ثابت کی ہے اور تینون اماموں کے نزدیک نہیں ہے اور اگر قصداً بائی نکالے تو واجب ہے از سر نو پڑھنا نماز کا ۱۲ ح ۱۲ ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِہٖ ثُمَّ لِیَنْصَرِفْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے یہ کہ انھون نے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ٹوٹے ایک تمھارے کا وضو نماز اُسکی مین پس چاہیے کہ پکڑے ناک اپنی پھر پھیرے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی ایسی صورت مین ناک پکڑکر وضو کے لیے جاوے تا لوگ گمان کرین کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ اس لیے فرمایا کہ اسمین عیب چھپتا ہے اور نہون ہی چلا جاوے تو اسمین بیحیائی لازم آوے گی اس لیے کہ عادۃً اس فعل کو لوگ داخل نقصان کے رکھتے ہین اور لوگ غیبت مین پڑینگے اسی لیے لکھا ہے علما نے کہ جو کوئی نفس الامر مین محق ایک بات کا ہو اور ظاہر مین محل اعتراض کا اُسکو چاہیے کہ اپنے دل مین اُسکو پوشیدہ رکھے تا لوگ بے آبروئی نہ کرین اور ساتھ اُس عیب کے کہ نہ رکھتا ہو منسوب نہ کرین اور یہ جھوٹ کے قبیلے سے نہین ہے بلکہ قبیلہ معاریض سے ہے ۱۲ ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ جَالِسٌ فِیْ اٰخِرِ صَلٰوتِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُہٗ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِیْ اِسْنَادِہٖ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو ٹوٹے ایک تمھارے کا اُس حالت مین کہ تحقیق بیٹھ چکا ہے بیچ آخر نماز اپنی کے یعنی مقدار تشہد کے پہلے اس سے کہ سلام پھیرے پس تحقیق جائز ہوئی نماز اُسکی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہے کہ اسناد اسکی نہین قوی اور تحقیق اضطراب کیا ہے بیچ اسناد اسکی کے ف اس صورت مین امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قصداً وضو توڑے گا تو نماز تمام ہووے گی اس لیے کہ خروج بفعل مصلی فرض ہے اُنکے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک آپ سے وضو ٹوٹ جاوے گا تو بھی نماز تمام ہو جاوے گی پس امام اعظمؒ کے نزدیک یہ حدیث محمول ہے قصداً وضو توڑنے پر اور صاحبینؒ کے نزدیک مطلق پر پس یہ حدیث مؤید ہے مذہب ہمارے کی خصوصاً مذہب صاحبینؒ کی بخلاف شافعیؒ کے کہ اُنکے نزدیک لفظ سلام سے نکلنا فرض ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک واجب اور حدیث مضطرب وہ ہے کہ روایت کی گئی ہو بوجہ مختلفہ پر اور یہ علامت ضعف کی ہے اس لیے کہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ راویون کو ضبط نہین ہوئی کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ اس حدیث کے لیے طرق ہین کہ ذکر کیا ہے اُنکو طحاوی نے اور تعدد طرق کا ہونا چاہیے حدیث ضعیف کو طرف حدسن کے ۱۲ ح ۱۲ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا کَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمٰی اِلَیْھِمْ اَنْ کَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِھِمْ

فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيتُ أَنْ أَغْتَسِلَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے طرف نماز کے پس جب ارادہ تکبیر کہنے کا کیا پھرے اور اشارہ کیا طرف صحابہؓ کے یہ کہ ٹھہرے ہو جس طرح سے کہ ہو تم پھر نکلے مسجد سے پس نہائے پھر آئے اور سر حضرتؐ کا ٹپکتا تھا پس نماز پڑھائی انکو پس جب نماز پڑھا چکے فرمایا تحقیق تھا میں جنبی پس بھول گیا میں یہ کہ نہاؤں روایت کی یہ احمدؒ نے اور روایت کی مالکؒ نے عطا بن یسار سے بطریق ارسال کے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصَى لِتَبْرُدَنِي كَيْ أَضَعَ الْجَبْهَةَ أَسْجُدُ عَلَيْهِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھا میں نماز پڑھتا ظہر کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لیتا میں مٹھی کنکریوں سے تاکہ ٹھنڈی ہو جاویں میرے ہاتھ میں رکھتا تھا میں کنکریوں کو واسطے پیشانی اپنی کے کہ سجدہ کروں میں اوپر واسطے شدت گرمی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اتنا کام کرنا نماز میں معاف ہے اور فعل کثیر بھی نہیں ✦ ح **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ الْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَخُذَهُ وَاللَّهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتے تھے پس سنا میں نے انکو کہتے تھے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے تجھ سے پھر فرمایا لعنت کرتا ہوں میں تجکو ساتھ لعنت خدا کے تین بار اور کھولے ہاتھ اپنے گویا کہ پکڑتے ہیں کسی چیز کو پس جب فارغ ہوئے نماز سے کہا ہم نے یا رسول اللہ تحقیق سنا ہم نے آپکو کہ کہتے تھے نماز میں ایک چیز کہ نہیں سنا ہم نے آپ کو کہتے پہلے اس سے اور دیکھا ہم نے آپ کو کہ کھولتے تھے ہاتھ اپنا فرمایا تحقیق دشمن خدا کا ابلیس لایا شعلۂ آگ کا تاکہ ڈالے اسکو منہ میرے پر پس کہا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے تجھ سے تین بار پھر کہا میں نے لعنت کرتا ہوں میں تجکو ساتھ لعنت خدا کے ایسی کہ پوری ہے پس نہ ہٹا کہا میں نے یعنی جو کہ مذکور ہوا تین بار پھر ارادہ کیا میں نے یہ کہ پکڑوں میں اسکو قسم ہے اللہ کی اگر نہ ہوتی دعا بھائی ہمارے سلیمانؑ کی البتہ صبح کرتا شیطان بندھا ہوا یعنی ستون سے کھیلتے ساتھ اسکے لڑکے اہل مدینہ کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا جنات کے مسخر ہونے کی اور تصرف کی انپر کی تھی چنانچہ شرح اسکی بیچ آخر فصل اول کے حدیث ابو سعید کی میں گذر چکی اور آمین دلیل قوی ہے اسپر کہ ابلیس جنوں میں سے ہے برخ برخ

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ إِذَا سُلِّمَ عَلَى أَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق عبداللہ بن عمرؓ گذرے ایک شخص پر اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتا تھا پس سلام کیا اسپر پس جواب دیا سلام کا اس شخص نے ابن عمرؓ کو بول کر پس پھرے طرف اسکے عبداللہ بن عمرؓ پھر کہا واسطے اسکے جسوقت کہ سلام کیا جاوے اوپر ایک تمہارے کے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو پس بولے اور چاہیے کہ اشارہ کرے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ مالکؒ نے **ف** بیان اس اشارے کا دوسری فصل میں بیچ حدیث ابن عمرؓ کے

گذر چکا کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا **بَابُ السَّهْوِ** باب ہے بیچ بیان سجدۂ سہو کے ف جاننا چاہیے کہ سہو و نسیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اقوال کے جو کہ متعلق ساتھ تبرد نیے کے اور پہونچانے حکموں کے ہین جائز ہین اور افعال مین ہوتا تھا تاکہ لوگ مسائل اسکے سیکھین ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَآءَهُ الشَّیْطَانُ فَلَبَسَ عَلَیْهِ حَتّٰى لَا یَدْرِیْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ پھر روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک تمھارا جسوقت کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے آتا ہے اُسکو شیطان پس شبہہ ڈالتا ہے اُسپر یہانتک کہ نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑھی پس جسوقت کہ پاوے یہ ایک تمھارا پس چاہیے کہ کرے دو سجدے اُس حالت مین کہ وہ بیٹھا ہو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ صورت شک کی ہے اور فرق درمیان شک اور سہو کے یہ ہے کہ سہو مین یقین ہوتا ہے ایک جانب کا اور شک مین تردد ہوتا ہے کہ یہ ہے یا وہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک مین ہرگز نہین پڑے بسبب اسکے کہ شیطان سے ہوتا ہے لیکن سہو و نسیان البتہ ہوا ہے بسبب غلبہ استغراق اور توجہ کے طرف اُس عالم کے اور حکم شک کا بھی مثل حکم سہو کے ہے بیچ واجب ہونے سجدہ سہو کے اور حکم اسکا بتفصیل حدیث آئندہ مین مذکور ہوگا ح **وَعَنْ** عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْیَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِیْمًا لِّلشَّیْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَآءٍ مُرْسَلًا وَّفِیْ رِوَایَتِهٖ شَفَعَهَا بِهَاتَیْنِ السَّجْدَتَیْنِ اور روایت ہے عطا ابن یسار سے ان نے نقل کی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ شک کرے ایک تمھارا نماز اپنی مین پس نجانے کہ کتنی نماز پڑھی ہے تین رکعت یا چار رکعت پس چاہیے دور کرے شک اور بنا کرے اُس چیز پر کہ یقین رکھتا ہے پھر کرے دو سجدے پہلے اس سے کہ سلام پھیرے پس اگر نماز پڑھی ان نے پانچ رکعت جفت کرینگی یہ پانچ رکعتین بسبب دونون سجدون کے واسطے اُسکے نماز اُسکی کو اور اگر نماز پڑھی ان نے پوری چار ہونگے یہ سجدے سبب ذلت کے واسطے شیطان کے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی مالک نے عطا سے بطریق ارسال کے اور بیچ ایک روایت مالک کے یون ہے کہ جفت کردیگا نمازی اُن پانچ رکعتون کو بسبب ان دو سجدون کے ف پس چاہیے کہ دور کرے شک کو یعنی اُس رکعت کو کہ اُسمین شک ہے اور بنا کرے اُس چیز پر کہ یقین ہے ہونا اُسکا یعنی کمتر پر مثلاً شک ہو کہ تین پڑھی ہین یا چار تو تین ٹھہراوے اور اُسپر بنا رکھے پھر دو سجدے کرے جیسے کہ سہو کے کرتے ہین پہلے اس سے کہ سلام پھیرے بخاری کی روایت مین یہ قید نہین ہے اسی سبب سے اختلاف کیا ہے اماموں نے بیچ ہونے سجدۂ سہو کے پہلے سلام کے یا بعد اُسکے چنانچہ تفصیل اسکی بیچ شرح اور حدیث کے مذکور ہوگی بعد اُسکے فائدہ دونون سجدون کا بیان فرمایا کہ اگر نماز پڑھی ان نے پانچ رکعت یعنی شک ہوا کہ تین پڑھی ہین یا چار اور بنا رکھے تین پر اور واقع مین چار پڑھی تھین جبکہ ایک رکعت اور پڑھی تو پانچ رکعتین ہوئین شفع کردینگی یہ پانچ رکعتین بسبب اُن دونون سجدون کے کہ بیچ حکم ایک رکعت کے ہین مصلی کے لیے نماز اُسکی کو یعنی یہ پانچ رکعتین ساتھ ان دو سجدون سہو کے بیچ حکم چھ رکعتون کے ہوتی ہین اور اگر نماز پڑھی ان نے پوری چار رکعت جیسے کہ واقع ہین بھی تین تھین ساتھ اس رکعت کے کہ بنا تین پر رکھ کر ایک رکعت اور پڑھی چار رکعت تمام ہوئین تو ہون گے یہ دو سجدے سبب ذلت کے شیطان کے لیے یعنی اگرچہ اس صورت مین احتیاج سجدہ تین کی نہین ہے کہ جفت کرین نماز کو جیسے کہ پہلی صورت مین تھی لیکن فائدہ سجدہ تین کا

دلیل کرنا شیطان کا ہے کہ وہ چاہتا تھا کہ شک مین ڈالے اور عبادت سے باز رکھے اور مصلی نے برعکس اُسکے سجدہ کیا اور عبادت مین بڑھتی کی جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہے کہ بیچ صورت شک کے بنا اقل پر کرے کہ یقینی ہے اور عمل ساتھ تحری کے یعنی غالب ظن کے نکرے اور مذہب جمہور ائمہ کا بھی یہی ہے اور ترمذی کہتا ہے کہ نزدیک بعضون کے اہل علم سے بیچ صورت شک کے اعادہ کرے نماز کو اور امام ابوحنیفہؒ کہتے ہین کہ اگر شک اول بار ہووے یعنی شک کرنا عادت اُسکی نہین ہوا ہے تو از سر نو نماز پڑھے ورنہ اگر تحری یعنی اُتکل کرے اور بعد تحری کے اگر غلبہ ظن کا ایک جانب پر ہو اُسی پر عمل کرے اور اگر غلبہ ظن کا حاصل نہو بنا اقل پر رکھے اور سجدہ سہو کا کرے اس لیے کہ بنا رکھنی ظن غالب پر ایک اصل مقرر ہے شرع مین جیسیکہ قبلہ اور مانند اُسکے مین ہے اور صحیحین مین ابن مسعود سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت شک کرے ایک تمھارا پس چاہیے کہ تحری کرے صواب کی اور تمام کرے اُسپر لایا ہے اس حدیث کو شمنی بیچ شرح لقایہ کے اور جامع الاصول مین حدیث نسائی بھی بیچ تحری صواب کے لایا ہے اور امام محمدؒ نے مؤطا مین کہا ہے کہ آثار بیچ باب تحری غالب ظن کے بہت آئے ہین اور کہا اگر ایسا نہ کیا جاوے پس نجات سہو اور شک سے مشکل ہو اور اعادہ مین بیچ صورت کثرت شک کے حرج عظیم ہے انتہی کہتا ہے بندۂ ضعیف یعنی شیخ عبدالحق کہ حاصل مقام کا یہ ہے کہ اس باب مین تین حدیثین آئی ہین اول تو یہ کہ جب شک کرے پس از سر نو پڑھے دوسرے یہ کہ جو کوئی شک کرے اپنی نماز مین پس تحری کرے صواب کی تیسری یہ حدیث کہ اس باب مین مذکور ہے اور پر نار رکھنے کے یقین پر پس جمع کیا ابوحنیفہؒ نے درمیان تینون حدیثون کے اسطرح کہ حمل کیا اول کو اوپر پیش آنے شک کے اول بار مین اور دوسری کو اوپر صورت واقع ہونے تحری کے ایک جانب پر اور تیسری کو اوپر نہ واقع ہونے تحری کے اور یہ کمال جامعیت اور نہایت تحقیق ہے بیچ مذہب امام اعظمؒ کے واللہ اعلم ✤ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِى الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِىْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطے اُن کے کیا زیادتی کی گئی نماز مین پس کہا کیا سبب عرض کیا صحابہؓ نے پڑھی آپ نے نماز پانچ رکعت پس سجدے کیے حضرتؐ نے بعد سلام کے دو سجدے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا سوائے اسکے نہین کہ مین ہون آدمی مانند تمھارے بھولتا ہون جیسے تم بھولتے ہو پس جسوقت بھولون مین پس یاد دلاؤ مجھکو اور جس وقت کہ شک کرے ایک تمھارا نماز اپنی مین پس چاہیے کہ قصد کرے صواب کا پس چاہیے کہ پورا کرے اُسپر پھر سلام پھیرے پھر سجدے کرے دو سجدے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین ذکر بنا کا اوپر اقل کے نہین ہے اور مراد وہی ہے یعنی اگر تحری فائدہ نہ کرے بنا اقل پر رکھے اور تمام کرے اور شافعیہ جو قائل نہین ہین ساتھ تحری کے مراد تحری صواب سے اقل ٹھہرانا رکھتے ہین اور حنفیہ کے نزدیک بیچ صورت داخل کرنے پانچ رکعت کے تفصیل ہے کہ اگر سہو کیا قعدۂ اخیرہ سے اور اُٹھ کھڑا رہا واسطے پانچوین رکعت کے پھر آوے طرف قعدے کے جبتک کہ سجدہ نہین کیا ہے پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا باطل ہوئے فرض اور بیفائدہ گئی پانچوین رکعت اور اگر قعدۂ اخیرہ کر کر اُٹھا پہلے سلام سے رجوع کرے طرف قعدے کے جبتک کہ سجدہ نہین کیا ہے پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا تمام ہوئے فرض اُسکے اور ملاوے ساتھ اُسکے چھٹی رکعت اور سجدے کرے واسطے سہو کے سلام سے اور یہ حدیث محمول ہے اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد چار رکعت کے بھکر پانچوین کے لیے اُٹھے تھے اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملائی نہین چھٹی رکعت اور اکتفا کیا ساتھ سجدۂ سہو کے جیسے کہ مذہب شافعی ہے

جواب اسکا یہ ہے کہ احتمال ہے کہ حضرتؐ نے یہ بیان جواز کے لیے کیا ہو ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ سَمَّاهَا اَبُوْهُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا فَقَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَّعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاعَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى فَخَرَجَتْ سَرْعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور روایت ہے ابن سیرین سے اُن نے نقل کی ابی ہریرہ سے کہا ابوہریرہ نے نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دو نمازوں مین سے کہ بعد زوال کے ہین یعنی ظہر یا عصر کہا ابن سیرین نے کہ تحقیق نام لیا اِس نماز کا ابوہریرہ نے ولیکن بھول گیا مین کہا ابوہریرہ نے پس نماز پڑھی ساتھ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پھر سلام پھیرا یعنی تیسری رکعت کے لیے نہ اُٹھے پھر کھڑے ہوئے طرف لکڑی کے کہ عرض مین تھی بیچ مسجد کے پس تکیہ کیا اُسپر گویا کہ غصے تھے اور رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائین پر اور اُنگلیان اُنگلیون مین ڈالین اور رکھا رخسارہ اپنا داہنا اوپر پشت بائین ہاتھ اپنے کی اور نکلے جلد باز لوگونمین سے دروازون مسجد کے سے یعنی جو لوگ کہ بعد ادا کرنے نماز کے ذکر اور دعا کے لیے نہین ٹھہرتے تھے وہ چلے گئے پس کہا صحابہؓ نے کیا کم ہوگئی نماز یعنی چار سے دو ہی ہوگئین کہ حضرت نے دو پڑھین اور صحابہؓ مین یعنی جو کہ مسجد مین باقی رہے ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے پس ڈرے دونون حضرتؐ سے یہ کہ کلام کرین اُنسے اور صحابہؓ مین تھا ایک شخص بیچ ہاتھ اُسکے کے تھی دراز کی کہا جاتا تھا اُسکو ذوالیدین یعنی صاحب دو ہاتھون کے بسبب درازی ہاتھون کے یہ بہ لقب اُسکا ہوا تھا کہا اُن نے اے رسول خدا کے کیا بھول گئے آپ یا کم ہوئی نماز پس فرمایا حضرتؐ نے نہین بھولا مین اور نہ کم ہوئی نماز پھر فرمایا یعنی صحابہؓ سے کیا تم بھی کہتے ہو جیسا کہتا ہے ذوالیدین پس کہا صحابہؓ نے کہ ہان یون ہی ہے جیسے کہتا ہے وہ پس آگے بڑھے حضرت پھر نماز پڑھی وہ کہ چھوڑ دی تھی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدے اپنے کے کہ نماز مین کیا تھا یا دراز تر پھر اُٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدہ اپنی اصلی کے یا دراز تر پھر اُٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی پس اکثر سوال کیا لوگون نے ابن سیرین سے پھر سلام پھیرا پس کہتے تھے ابن سیرین خبر دیا گیا ہون مین یہ کہ عمران بن حصین نے کہا پھر سلام پھیرا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے اور بیچ اور روایت ان دونون کے یہ ہے کہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ کے سب یہ نہ تھا پس کہا ذوالیدین نے تھا کچھ اِس مین سے لے رسول خدا کے ف پس اکثر سوال کیا ابن سیرین سے یعنی یہ جو حدیث مذکور ہوئی اسکو ابن سیرین جب روایت کر چکے تو اُنسے بطریق استفہام کے اکثر لوگون نے پوچھا ثُمَّ سَلَّمَ یعنی آیا کہا ابوہریرہ نے ثُمَّ سَلَّمَ یعنی سجدے سہو کے بعد سلام کے کیے یا پہلے پس اُسکے جواب مین ابن سیرین نے کہا کہ خبر دیا گیا ہون مین کہ عمران بن حصین نے اپنی حدیث مین کہا ثُمَّ سَلَّمَ یعنی یہ لفظ حدیث ابی ہریرہؓ کی سے نہین یاد رکھتا مین ولیکن مجکو خبر پہونچی ہے کہ عمران

بن حصین نے کہ اُسنے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اُسمین ثُمَّ سَلَّمَ کہا اور مین نے جو حدیث ابی ہریرہ کی مین ثُمَّ سَلَّمَ ذکر کیا ہے عمران کی روایت سے ہے کہ اس جگہ لایا ہون اور شرح اس حدیث کی فتح الباری نے بہت دراز لکھی ہے اگر سب لکھی جائے کلام طویل ہوتا ہے ولیکن اسپر دو شبہے وارد ہوتے ہین بیان کرنا اُنکا ضرور پڑا اوّل تو یہ کہ علما کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ حضرتؐ کو سہو ہونا جایز نہین اور افعال مین خلاف ہے اور یہان جو حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قصر ہوا نہ نسیان پس یہ اخبار ہے خلاف واقع کے اور دوسرا یہ کہ کلام اور افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے درمیان مین واقع ہوئے اور باوجود اُسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی نماز پوری کی از سر نو نہ پڑھی جواب اول شبہے کا یہ ہے کہ نہ جایز ہونا نسیان کا بیچ اُن اقوال اور اخبار کے ہے کہ متعلق ہین ساتھ تبلیغ شرائع اور احکام اور وحی کے نہ سب خبرون مین اور دوسرے اشکال کا جواب علما نے یہ کہا ہے کہ کلام اور فعل کہ مفسد نماز کے ہین اُس صورت مین ہین کہ قصداً ہون نہ ساتھ سہو کے جیسا کہ مذہب شافعی ہے لیکن یہ جواب خالی ضعف سے نہین اور موافق مذہب حنفی کے بھی نہین کیونکہ اُنکے نزدیک کلام عمداً اور سہواً مطلق مفسد نماز کا ہے پس وہ یہ جواب دیتے ہین کہ واقع ہونا اس قضیے کا پہلے نسخ ہونے جواز کلام اور افعال کے سے ہے نماز مین اور مذہب امام احمدؒ کا یہ ہے کہ کلام نماز مین قصداً اور سہواً مفسد نماز کا ہے مگر یہ کہ واسطے مصلحت نماز کے ہو امام سے یا مقتدی سے تو مفسد نہین جیسا کہ یہان ہوا

ع ۵ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ اِبْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن بحینہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی صحابہؓ کو ظہر کی پس کھڑے ہوئے پہلی دو رکعتون مین نہین بیٹھے یعنی قعدۂ اولی کے لیے پس کھڑے ہوئے لوگ ساتھ حضرتؐ کے یہان تک کہ جب پڑھ چکے نماز اور منتظر ہوئے لوگ سلام پھیرنے کے تکبیر کہی حضرتؐ نے اُس حالت مین کہ وہ بیٹھے تھے پس کیے دو سجدے پہلے سلام پھیرنے سے پھر سلام پھیرا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مذہب شافعی مین سجدے سہو کے سلام سے پہلے ہی کرتے ہین بموجب اس حدیث کے لیکن اور روایتون مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے سجدہ بعد سلام کے کیا اور ثابت ہوا ہے سجدہ کرنا حضرت عمرؓ کا بھی بعد سلام کے پس وہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ حدیث منسوخ ہے

ع ۱۰ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهٰى فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی لوگون کو پھر بھول گئے پھر سجدے کیے دو سجدے پھر التحیات پڑھی پھر سلام پھیرا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف پھر سجدے کیے دو سجدے یعنی بعد سلام پھیرنے کے جیسے کہ تیسری فصل کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اس حدیث مین جگہ سہو کی نہ بیان کی اور ذکر تشہد کا کیا اور اور حدیثون مین ذکر تشہد کا نہین ہے اور یہ حدیث موافق مذہب ہمارے کے ہے اور مذہب امام احمدؒ کا بھی یہی ہے اور بعضے مالکیہ اور شافعیہ بھی اسی پر ہین اور اختلاف ہے اسمین کہ درود اور دعا کہ التحیات مین آئی ہین اُس تشہد مین پڑھے کہ پہلے سجدے سے ہے یا اُسمین پڑھے کہ بعد سجدے کے ہے کرخی نے تو یہ اختیار کیا ہے کہ دوسرے تشہد مین پڑھے اور ہدایہ مین کہا ہے صحیح یہی ہے اور بعض شروح ہدایہ کے مین لکھا ہے کہ صواب یہ ہے کہ اول مین پڑھے اور طحاوی نے کہا کہ دونون مین پڑھے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ قول طحاوی کے مین خوب احتیاط ہے کذا فی فتاوی قاضی خان ع ۵ ع **وَعَنِ**

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنْ ذَكَرَ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَاِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مغیرۃ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھڑا ہوا امام دو رکعت پڑھ کر یعنی اور قعدہ پہلا نہ کیا پس اگر یاد آوے پہلے اس سے کہ سیدھا کھڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے اور اگر سیدھا کھڑا ہو چکا پس نہ بیٹھے اور سجدہ کرے دو سجدے سہو کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ معتبر پورا کھڑا ہونا اور نہ ہونا ہے اور ظاہر مذہب ہمارا یہ ہے کہ اگر قریب تر بیٹھنے کے ہو بیٹھ جاوے اور تشہد پڑھے اور اگر قریب تر ہو قیام کے نہ بیٹھے اور قریب تر بیٹھنے کے اسکو کہتے ہین کہ نیچے کا بدن سیدھا نہو جاوے اور اگر سیدھا ہو جاوے تو قریب قیام کے ہے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اعتبار اقربیت مین ایک روایت ابو یوسف کی سنے ہے کہ اختیار کیا ہے اسکو مشایخ بخاری نے لیکن ظاہر مذہب یہ ہے کہ جبتک پورا نہ کھڑا ہو جاوے بیٹھ جاوے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور تائید کرتی ہے اسکی یہ حدیث بھی پس اگر پہلے کھڑے ہونے کے بیٹھ جاوے گا تو سجدہ نہین آنے کا اور کھڑا ہو جاویگا تو آویگا اور بعد کھڑے ہونے کے بیٹھنے نہین اگر بیٹھ جاوے گا تو نماز ٹوٹ جاوے گی ح ح ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ صَنِيْعَهٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يُّجَرُّ رِدَاءَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی عصر کی اور سلام پھیرا تین رکعتون مین پھر داخل ہوئے اپنے گھر مین پس کھڑا ہوا طرف اُنکے ایک شخص کہ کہا جاتا تھا واسطے اُسکے خرباق اور تھی اُسکے ہاتھون مین درازی پس کہا اُسنے اے رسول خدا کے پس ذکر کیا واسطے اُنکے کام اُسکا یعنی سلام پھیرنا تین رکعت مین پس نکلے حضرتؐ غصے مین کھینچتے ہوئے چادر اپنی یہان تک کہ پہونچے طرف لوگون کے پس فرمایا کیا سچ کہتا ہے یہ عرض کیا صحابہؓ نے کہ ہان پس پڑھی حضرت نے ایک رکعت پھر سلام پھیرا پھر سجدے کیے دو سجدے پھر سلام پھیرا روایت کی یہ مسلم نے ف پھر داخل ہوئے گھر مین اسمین منھ قبلے سے پھیرا اور چلنا بہت واقع ہوا یہ افعال از راہ سہو کے بھی ہمارے نزدیک نماز توڑ دیتے ہین پس یہ محمول ہے ہمارے نزدیک اسپر کہ یہ منسوخ ہے مانند کلام کے نماز مین یعنے یہ افعال اور کلام کرنا نماز مین پہلے جائز تھے پھر منسوخ ہوئے اور خرباق نام اُسی ذوالیدین کا ہے جو پہلے مذکور ہوا اور یہ حدیث اوپر کی حدیث سے دو ایک باتون مین مخالف ہے اس سبب سے علما نے لکھا ہے کہ واقعے متعدد ہین اور دونون واقعون مین کلام کرنیوالا ذوالیدین ہے اور پھر سجدے کیے دو سجدے پھر سلام پھیرا کہا طیبی نے کہ یہی مذہب ابوحنیفہؒ کا ہے کہ وہ سجدہ کرتے ہین واسطے زیادتی اور نقصان کے بعد سلام کے پھر تشہد پڑھتے ہین اور سلام پھیرتے ہین ع ح ع **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً يَّشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عبدالرحمن بن عوفؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے نماز کہ شک کرتا ہو کمی مین پس چاہیے کہ نماز پڑھے یہان تک کہ شک کرے زیادتی مین روایت کی یہ احمدؒ نے ف یعنی جسکو ظن غالب ایک جانب حاصل ہوا اور شک ہو کمی مین جیسے کہ چار رکعت کی نماز مین شک ہووے کہ تین پڑھی ہین یا چار پس چاہیے کہ نماز پڑھے یہان تک کہ شک کرے

زیادتی ہین یعنی بنا کم پر کرے کہ صورت مذکورہ مین تین رکعت ٹھیرا وے اور ایک رکعت اور پڑھے تا شک کرے کہ چار ہوئین یا پانچ اور جاننا چاہیے کہ سہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند جگہون مین واقع ہوا ایک تو قعدۂ اول سے جیسا کہ حدیث عبداللہ بن بحینہ کی مین وارد ہوا دوسرے دو رکعت اخیر سے جیسے کہ حدیث ذوالیدین مین واقع ہوا تیسرے ایک رکعت اخیر سے جیسا کہ حدیث خرباق مین آیا ہے چوتھے بیچ زیادہ ہونے پانچون رکعت کے جیسا کہ بیچ حدیث عبداللہ بن مسعود کے ہے پس مجتہدون نے اسپر قیاس کر کر کہا کہ جو کوئی بھول جاوے ایک واجب اجہات نماز کے سے اُسپر سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے اور حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین اُنسے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے بعضی جگہ سجدہ سہو کا پہلے سلام کے کیا اور بعضی جگہ بعد سلام کے ظاہر یہ ہے کہ فعل حضرتؐ کا کبھی اُس طرح ہو کبھی اسطرح اور دونون جائز ہون ولیکن مذاہب ائمہ مین معین ہے امام شافعیؒ سب جگہ پہلے سلام کے کہتے ہین اور حدیثین کہ وارد ہوئی ہین اسمین انکو ترجیح دیتے ہین اور امام اعظمؒ سب جائے بعد سلام کے کہتے ہین اس لیے کہ بہت حدیثین اسمین آئی ہین اور قوی ہین اور ابوداودؒ اور ابن ماجہؒ اور احمدؒ اور عبدالرزاقؒ ثوبانؓ سے لائے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ہر سہو کے دو سجدے ہین بعد سلام پھیرنے کے پس جب افعال حضرتؐ کے مختلف آئے متمسک ساتھ قول کے کیا ہم نے اور قول قوی ہے فعل سے نزدیک ابوحنیفہؒ کے جیسے کہ اصول فقہ مین مذکور ہے اور مذہب امام احمد کا یہ ہے کہ جس جگہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ پہلے سلام کے کیا ہے پہلے سلام کے کرے اور جس جگہ بعد سلام کے کیا ہے بعد سلام کے کرے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ قول قوی تر اور قریب تر ساتھ صواب کے ہے اور جاننا چاہیے کہ اختلاف مذکور سجدے مین کہ بعد سلام کے کرے یا پہلے بیچ افضلیت کے ہے اور بیچ اصل جواز کے اختلاف نہین مذکور ہے یہ کتابون ائمہ اربعہ کی مین اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ دونون طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کا کرے بیچ **بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ** باب ہے بیچ بیان سجدون قرآن کے ف سجدہ تلاوت کا واجب ہے نزدیک امام اعظمؒ کے پڑھنے والے اور سننے والے پر اگرچہ قصداً نہ سنے اور امامون کے نزدیک سنت ہے وہ ایک سجدہ ہے درمیان دو تکبیرون کے شرط ہے اُسمین وہ چیز کہ شرط ہے نماز مین یعنی طہارت وغیرہ بدون رفع یدین کے اور تشہد اور سلام کے بیچ **الْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَہُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم مین اور سجدہ کیا ساتھ اُنکے مسلمانون نے اور مشرکون نے اور جنون نے اور آدمیون نے روایت کی یہ بخاری نے ف سورۂ والنجم مین جب حضرتؐ آیت سجدہ کو پہونچے سجدہ کیا واسطے فرمانبرداری امر الٰہی کے اور مسلمانون نے بھی سجدہ کیا واسطے متابعت حضرتؐ کے اور مشرکون نے اس لیے سجدہ کیا کہ اپنے بتون کے یعنی لات اور عزیٰ اور منات کے نام سنے یا سبب اُس کا یہ تھا کہ جب حضرتؐ ان آیتون کو پڑھنے لگے اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی آخر تین آیتون تک تو شیطان نے اپنی آواز حضرت کی آواز کے مشابہ کر کر پڑھا تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجیٰ یعنی یہ بت مرغابیان بلند ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید کی گئی ہے پس مشرکون نے گمان کیا کہ حضرتؐ نے ہمارے بتون کی تعریف کی پس خوش ہوئے اور حضرتؐ نے جب سجدہ کیا انھون نے بھی کیا اور یہ جو بعض مفسرون نے نقل کیا ہے کہ حضرتؐ نے عیاذاً باللہ بھولے سے یہ الفاظ پڑھے یہ غیر صحیح اور محض باطل ہے اور مراد مسلمانون اور مشرکون اور جن اور انس سے وہ ہین کہ جو حضرتؐ پاس حاضر تھے اور یہ قصہ مکے کا ہے سجدۂ الحام مین اور لفظ انس تعمیم بعد تخصیص ہے بیچ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے

کہ کہا سجدہ کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ مین روایت کی یہ مسلم نے ف اسمین روے امام مالکؒ کا کہ وہ کہتے ہین مفصل مین سجدہ نہین ۞ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ہی اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے سجدہ یعنی آیت سجدے کی اور ہم ہوتے نزدیک اُنکے پس سجدہ کرتے حضرتؐ اور ہم بھی سجدہ کرتے ساتھ اُنکے پس ازدحام کرتے ہم یہانتک کہ نہ پاتا بعض ہمارا واسطے پیشانی اپنی کے جگہ کہ سجدہ کرے اُسپر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اتنے لوگ کثرت سے سجدے کے لیے جمع ہوتے کہ بسبب تنگی جگہ کے بعض کو اُنکے ساتھ سجدہ کرنا نہ میسر ہوتا پس تاخیر کرنا سجدے کو اُسنے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ واجب ہے سجدہ تلاوت کا اگر واجب نہوتا تو کاہے کو لوگ اتنا اہتمام اور ازدحام کرتے اور سجدے کے ادا کرنے مین سنت یہ ہے کہ آگے بڑھے پڑھنے والا اور صف باندھین پیچھے اُس کے سُننے والے پس یہ اقتدا صورۃً ہے نہ حقیقۃً ۞ ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا پڑھی مین نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سورۂ والنجم پس نہ سجدہ کیا اُسمین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا امام شافعیؒ نے کہ سجدہ اسمین بیان جواز کے لیے حضرتؐ نے نکیا اور کہا امام مالکؒ نے کہ مفصل مین سجدہ نہین ہے اسلیے نکیا اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہین کہ اسلیے نکیا کہ باوضو نہ تھے یا وقت کراہت کا تھا یا ترک کیا اسوقت تا معلوم ہوجاوے کہ فرض نہین ہے اور یہی تو ہے کہ سجدہ کرنا نفل ہی واجب نہین کسی اور وقت کیا ہو پس اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ سجدہ ہمکا واجب نہین کیونکہ اوپر کی حدیث مین گذر ہی چکا ہے کہ حضرتؐ نے اور مسلمانون وغیرہ نے اسمین سجدہ کیا ۞ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ سَجْدَةُ ص لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍؓ اَسَجَدَ فِيْ ص قَالَ نَعَمْ وَمَعَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اُمِرَ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا سجدہ سورۂ ص کا نہین ہے بہت تاکیدی سجدونمین سے اور تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سجدہ کرتے تھے اُسمین اور ایک روایت مین ہے کہ کہا مجاہد نے کہا مین نے واسطے ابن عباسؓ کے کیا سجدہ کرو مین ص مین پس پڑھی مین نے یہ آیت اور اولا دنوح کی سے داؤدؑ اور سلیمانؑ یہانتک کہ آئے اس قول اللہ تعالیٰ تک پس ساتھ طریقے اُنکے کے پیروی کر پس کہا ابن عباسؓ نے نبی تمھارے صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگون مین سے ہین کہ حکم کیے گئے ہین کہ پیروی کرین اُن انبیا کی روایت کی یہ بخاری نے ف نہین بہت تاکیدی سجدونمین سے معنی اسکے بموجب مذہب حنفی کے یہ ہین کہ یہ سجدہ فرائض سے نہین ہے بلکہ واجبات تلاوت سے ہے لکھا ہے علمانے کہ سجدہ کرنا آنحضرتؐ کا اسمین واسطے موافقت داؤدؑ علیہ السلام کے اور شکر کرنے قبول توبہ اُنکی کے تھا چنانچہ حدیث مین بھی آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ سجدہ کیا بھائی میرے داؤدؑ نے واسطے قبول توبہ کے اور ہم سجدہ کرتے ہین واسطے ادائے شکر کے اور کہا ابن عباسؓ نے بعد پڑھنے آیت کے واسطے دلیل پکڑنے کے سجدہ کرنے پر کہ نبی تمھارے صلی اللہ علیہ وسلم اُنمین سے ہین کہ حکم کیے گئے ہین کہ پیروی کرین اُن انبیا کی یعنی جب حضرتؐ کو اُنکی پیروی کا حکم ہوا تو تجھے بطریق اولیٰ اُنکی پیروی کرنی چاہیے یعنی جب داؤد علیہ السلام نے سجدہ کیا اور آنحضرتؐ نے اُنکی پیروی کے لیے سجدہ کیا ہمکو بھی کرنا چاہیے ۞ ح ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ** قَالَ اَقْرَاَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا ثَلٰثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

سَجْدَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عمرو بن العاص سے کہا پڑھائے اُسکو یعنی عمرو کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سجدے قرآن مین اُنمین سے تین مفصل مین ہین اور سورہ حج مین ہین دو سجدے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنے نسخہ مین بجاے اَقْرَأَهُ کے اَقْرَأَنِیْ ہے یعنی حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون مین اُنپر اور تین مفصل مین یعنی سورہ نجم اور انشقت اور اقرأ مین اور سورہ حج مین دو سجدے ہین ایک بعد یَشَآءُ کے اور دوسرا بعد تُفْلِحُوْنَ کے اور باقی دس سجدے یہ ہین کہ سورہ اعراف مین اخیر سورۃ پر اور رعد مین بعد اٰصَالِ کے اور نحل مین بعد یُؤْمَرُوْنَ کے اور بعضون نے کہا بعد یَسْتَكْبِرُوْنَ کے لیکن یہ قول رد کیا گیا ہے کہ یہ بعید ہے اور سبحان الذی مین بعد خُشُوْعًا کے اور مریم مین بعد بُكِيًّا کے اور فرقان مین بعد نُفُوْرًا کے اور نمل مین بعد الْعَظِيْمِ کے اور بعضون نے کہا ہے بعد تُعْلِنُوْنَ کے اور الم تنزیل السجدہ مین بعد یَسْتَكْبِرُوْنَ کے اور ص مین بعد مَاٰبٍ کے اور فصلت مین بعد یَسْأَمُوْنَ کے اور بعضون نے کہا ہے تَعْبُدُوْنَ پر اور اختلاف کیا ہے علما نے پنج گنتی سجدون قرآن کے کہا امام احمدؒ نے کہ پندرہ ہین جیسے کہ مذکور ہوے عمل کیا ہے اُنھون نے ظاہر اس حدیث پر اور امام شافعیؒ نے کہا چودہ ہین اس طرح کہ حج مین دو ہین اور ص مین نہین اور باقی بدستور اور کہا امام ابوحنیفہؒ نے کہ چودہ سطرح ہین کہ دوسرا سجدہ حج مین نہین اور ثابت کیا ہے سجدہ ص کا اور باقی بدستور اور کہا مالکؒ نے کہ گیارہ ہین ساقط کیا ہے اُنھون نے سجدہ ص کو اور تینون سجدون مفصل کے اور قول قدیم شافعیؒ کا بھی یہی ہے اور لکھا ہے اور علما نے کہ یہ حدیث عمرو بن العاص کی ضعیف ہے اور لائق دلیل پکڑنے کے نہین اور بعضے راوی اسکے مجہول ہین اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ سجدہ قرات کا کیا جاوے نماز فرض اور نفل مین اور گئے ہین بعضے علما اسپر کہ جو سجدہ آخر سورۃ مین ہو پس رکوع کفایت کرتا ہے سجدے سے یعنی رکوع کرنے مین ادا ہو جاتا ہے یہ قول ابن مسعودؓ کا ہے اور یہی مذہب ابوحنیفہؒ کا ہے اور تفصیل اسکی شرح منیہ مین اسطرح مذکور ہے کہ جو سجدہ واجب ہوا نماز مین پس رکوع کیا اور نیت سجدے کی اُسمین کی ادا ہو جاتا ہے یا نیت نکی پھر سجدہ نماز کا کیا ساقط ہو جاتا ہے سجدہ قراءۃ کا جبکہ نہ پڑھی ہون بعد اُسکے تین آیتین اور تین آیتین پڑھنے مین اختلاف ہے پس اگر پڑھین بعد اُسکے تین سے زیادہ پس ضرور ہے سجدہ کرنا واسطے اُسکے قصداً اور نہین ادا ہوتا ساتھ رکوع کے ورنہ ساتھ سجود نماز کے اور سجدہ جو نماز مین لازم آوے خارج نماز کے نہ کیا جاوے ع ح وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ص فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلْيَقْرَأْهَا كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عقبۃ بن عامر سے کہا کہا مینے یارسول اللہ بزرگی دیگئی ہے سورہ حج بسبب اسکے کہ اُسمین دو سجدے فرمایا کہ ہان اور جو سجدے نکرے وہ دونون پس نہ پڑھے اُن دونون آیتون سجدے کی کو روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہین اسناد اسکی قوی اور مصابیح مین بالفاظ ہین پس نہ پڑھے اس سورۃ کو جیسے کہ کتاب شرح السنہ مین ہے ف پس نہ پڑھے اُن دونون آیتون سجدے کی کو تا کہ نہ گنہگار ہو بسبب ترک سجدے کے یعنی سجدہ شروع ہوا ہے پنج حق پڑھنے والے کے بسبب تلاوت اُسکی کے اور کرنا سجدے کا حق تلاوت سے ہے پس جبکہ ہو دے پے ضائع کرنیکے پس اولیٰ ہے ترک تلاوت کا اس لیے کہ سجدہ واجب ہے پس گنہگار ہوگا بسبب ترک اُسکے کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین بجاے فَلَا يَقْرَأْهُمَا کے فَلَمْ يَقْرَأْهُمَا ہے یعنی جسنے اسکے سجدے نکیے گویا وہ دونون آیتین ہی نہ پڑھین اسلیے کہ عمل نکیا اُنپر اور دوسرا سجدہ حج کا امام اعظمؒ کے نزدیک واجب نہین وہ کہتے ہین کہ وہ سجدہ نماز کا ہے اسلیے کہ قرینہ موجود ہے کہ لفظ ارکعوا اُسکے ساتھ مذکور ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے جیسے کہ ترمذی نے کہا ہٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ

قرأ والنجم فلم يسجد فيها رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا نماز ظہر میں پھر کھڑے ہوئے پس رکوع کیا پس گمان کیا لوگوں نے کہ تحقیق حضرتؐ نے پڑھی الٓمٓ تنزیل السجدۃ روایت کی یہ ابو داود نے ف صحابہؓ نے فقط سجدہ کرنے پر پڑھنا اس سورۃ کا نہیں معلوم کیا بلکہ ایک آیت سورۃ کی سنی اُس سے جانا کہ یہ سورۃ پڑھی چنانچہ آیا ہے کہ آنحضرتؐ کبھی ایک آیت سورۃ سے سنا دیتے تھے تا معلوم کریں کہ فلانی سورۃ پڑھی یا بے اختیار بسبب نہایت شوق اور حضور کے جہر ظاہر ہو جاتا تھا اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اس پر کہ بعد سجدہ کرنے اور اُٹھنے کے باقی سورۃ نہ پڑھی اور رکوع میں گئے اور یہ جائز ہے اگرچہ افضل یہ ہے کہ باقی سورۃ پڑھے بعد اُسکے رکوع میں جاوے پس شاید کہ یہ بیان جواز کے لیے کیا باوجود یکہ نفس نہیں ہے حضرتؐ سے بیچ نہ پڑھنے باقی سورۃ کے مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے اور حضرتؐ نے اکتفا ساتھ رکوع کے نہ کیا جیسے کہ ہمارے مذہب میں رکوع میں سجدہ ادا ہو جاتا ہے اس لیے کہ یہ افضل ہے ع ع وعنہ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا معہ رواہ ابو داود اور روایت ہے اُن ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ اُنھوں نے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہم پر قرآن پس جسوقت کہ گذرتے آیت سجدے کی پر تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور سجدہ کرتے ہم ساتھ اُنکے روایت کی یہ ابو داود نے ف پس معلوم ہوا کہ سجدہ قاری اور سامع دونوں پر ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ نہ تکبیر ہے مگر سجدے کے لیے اسی پر عمل ہے ابو حنیفہؒ کا اور شافعیؒ کے نزدیک یہ ہے کہ ہاتھ اُٹھاوے اور تکبیر کہے احرام کے لیے پھر تکبیر کہے سجدے کیلیے اور مستحب ہے یہ کہ کھڑا ہووے پھر سجدہ کرے یہ حضرت عائشہؓ سے روایت کیا گیا ہے ع ع وعنہ انہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ عام الفتح سجدۃ فسجد الناس کلھم منھم الراکب والساجد علی الارض حتی ان الراکب لیسجد علی یدہ رواہ ابو داود اور روایت ہے اُن ہی سے یہ کہ اُنھوں نے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی سال فتح مکہ کے آیت سجدے کی پس سجدہ کیا سب لوگوں نے بعضے سجدہ کرنیوالے سوار تھے اور بعضے سجدہ کرنے والے زمین پر یہاں تک کہ سوار سجدہ کرتا تھا اوپر ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ابو داود نے ف پڑھی آیت سجدے کی یعنی ایک آیت اول یا آخر اُسکے ساتھ ملا کر پڑھی یا نرمی آیت پڑھی بیان جواز کیلیے اسلیے کہ نرمی آیت پڑھنی خلاف استحباب کے ہے ہمارے نزدیک اور سوار سجدہ کرتا تھا اوپر ہاتھ اپنے کے یعنی ہاتھ زین وغیرہ پر رکھکر سجدہ کرتا تھا کہ پاؤں سختی زمین کی سے حالت سجدے میں کہا ابن ملک نے کہ یہ دلالت کرتی ہے اس پر کہ جو کوئی سجدہ کرے ہاتھ پر صحیح ہے جبکہ جھکاوے گردن اپنی نزدیک ابو حنیفہؒ کے نزدیک شافعیؒ کے انتہی اور یہ غیر مشہور ہے اُنکے مذہب میں پس شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر سجدہ کرے بسبب ازدحام کے اپنی ران پر جائز ہے اور اسطرح سولے ران کے اور چیز جائز ہے اگر ہو اُسکو عذر کہ منع کرے سجود سے اور نہیں جائز ہے بلا عذر بموجب روایت مختار کے کذا فی الخلاصۃ اور اگر رکھے ہاتھ زمین پر اور سجدہ کرے اس پر جائز ہے بموجب روایت صحیحہ کے اگرچہ بلا عذر ہو مگر مکروہ ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ جسوقت پڑھے آیت سجدے کی سوار یا پیادہ کہ نہ قادر ہو سجود پر کفایت کرتا ہے اُسکو اشارہ ع ع وعن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یسجد فی شیء من المفصل منذ تحول الی المدینۃ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سجدہ کیا ہیچ کسی سورۃ کے مفصل میں سے جب سے کہ پھرے طرف مدینے کے روایت کی یہ ابو داود نے ف جب سے کہ پھرے طرف مدینے کے یعنی اگرچہ پہلے اس سے کے میں سجدہ کیا اور تمام آدمیوں وغیرہ نے اُنکے ساتھ سجدہ کیا یہ حدیث مخالف ہے حدیث ابی ہریرہؓ کے کہ کہا سجدہ کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اذا السماء انشقت کے اور اقرأ باسم ربک الاعلیٰ کے اور اسلام ابو ہریرہؓ کا بعد آنے مدینے کے ہے ساتویں سال ہجری میں اور ابو ہریرہ کی صحبت تو اور اجح ہے اور بہت صحابہؓ نے روایت کیا ہے

سجدہ مفصل ہیں اور مثبت مقدم ہے نافی پر حاصل یہ کہ سجدہ مفصل ہیں ثابت ہے حضرتؐ سے کرنا چاہیے اور مفصل کہتے ہیں چھوٹی سورتوں کو کہ وہ سورۂ حجرات سے آخر تک ہیں ۱۲ منہ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے بیچ سجود القرآن کے رات کو سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اُسکے کہ پیدا کیا اُسکو اور بنائے کان اُسکے اور آنکھیں اُسکی ساتھ قدرت اور قوت اپنی کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف قیدرات کی اتفاقی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یہ دعا آنحضرتؐ سے رات کو سنی تھی وہی بیان کیا اور پڑھنا اس دعا کا آنحضرتؐ سے مطلق سجدۂ تلاوت میں بلا قید رات یا دن کے بھی آیا ہے اور یہ دعا بھی روایت کیگئی ہے رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا سجدۂ تلاوت میں کفایت کرتا ہے لیکن اسمیں شبہہ نہیں کہ جو دعائیں حدیث سے ثابت ہوئی ہیں پڑھنا اُنکا اولیٰ ہے ۱۲ منہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِيْ اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُّ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص یعنی ابوسعید خدری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یا رسول اللہ دیکھا میں نے اپنے تئیں آجکی رات اُس حال میں کہ سوتا تھا گویا کہ میں نماز پڑھتا ہوں پیچھے ایک درخت کے پس سجدہ کیا میں نے یعنی سجدۂ تلاوت کا پھر سجدہ کیا درخت نے وقت سجدے میرے کے پس سُنا میں نے اُس درخت کو کہ کہتا تھا یا اللہ لکھ میرے لیے بسبب اس سجدے کے نزدیک اپنے ثواب اور دور کر مجھ سے بسبب اسکے گناہ اور کر اسکو واسطے میرے نزدیک اپنے ذخیرہ اور قبول کر اسکو مجھ سے جیسا قبول کیا تو نے اسکو اپنے بندے سے کہ داؤد ہے کہا ابن عباسؓ نے پس پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدے کی یعنی اُسی مجلس میں بقصد پڑھنے اس دعا کے یا اور وقت اور پھر سجدہ کیا پس سُنا میں نے اُنکو کہ وہ کہتے تھے مانند اُس خبر کے کہ خبر دی تھی اُنکو اُس شخص نے کہنے درخت کے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر کہا ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیے یہ الفاظ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر تر یہ ہے کہ اُسنے آیت سجدے کی جو سورۂ ص میں ہے پڑھی ہوگی اور حضرتؐ نے بھی وہی آیت پڑھی یا سورۂ سجدہ پڑھی ۱۲ منہ ع **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا مِّنْ قُرَيْشٍ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی سورۂ نجم پھر سجدہ کیا اسمیں اور سجدہ کیا اُن لوگوں نے کہ تھے ساتھ اُنکے مگر ایک بوڑھا تھا قریش میں سے لی اُس نے مٹھی کنکریوں سے یا مٹی سے پس اُٹھایا اُسکو طرف پیشانی اپنی کے اور کہا کافی ہے مجکو یہ کہا عبداللہ بن مسعود نے پس تحقیق دیکھا میں نے اُسکو بعد اس قصے کے

کہ مارا گیا کا فر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت مین کہ وہ بوڑھا امیتہ بن خلف تھا ف اُسنے ازراہ تکبر کے یہ حرکت کی اور یہ قصہ فتح مکہ کے پہلے کا ہے ۱۲ ع ش وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْ صٓ وَقَالَ سَجَدَھَا دَاوٗدُ تَوْبَۃً وَنَسْجُدُھَا شُکْرًا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کما تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا صٓ مین اور فرمایا کہ کیا سجدہ صٓ کا داؤدؑ نے یعنی بیچ قصے کے کہ سورۂ صٓ مین اُسنے مذکور ہے واسطے توبہ کے اور کرتے ہین ہم وہ سجدہ واسطے شکر گذاری قبول توبہ اُنکی کے روایت کی یہ نسائی نے بَابُ اَوْقَاتِ النَّھْیِ یہ باب ہے بیچ بیان اُن وقتون کے کہ منع کی گئی ہے نماز اُنمین ف یہ شامل ہے تینون وقتون کو کہ حرام ہے نماز اُنمین کہ وہ وقت طلوع اور غروب اور استوا یعنی ٹھیک دوپہر کا ہے اور شامل ہے اُن وقتون کو کہ نماز نفل اُنمین مکروہ ہے کہ وہ مابعد فجر اور عصر کا ہے اور ہمارے مذہب مین نہی شامل ہے فرض اور نفل کو پس پہلے تین وقتون مین جائز نہین ادا نہ قضا مگر عصر اُسی دن کی اور نہین جائز ہے نماز جنازے کی اور نہ سجدہ تلاوت کا اور جائز ہے نماز جنازے کی جبکہ حاضر ہووے ان ہی وقتون مین اور جائز ہے سجدہ تلاوت کا جو پڑھی جاوے آیت سجدے کی ان ہی وقتون مین لیکن اولیٰ تاخیر ہے انکی ان وقتون سے اور جائز ہین یہ دونون یعنے نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کا اور قضا بعد نماز فجر اور عصر کے اور نفل ان وقتون مین بھی مکروہ مین لیکن شروع کریگا تو لازم ہونگے چاہیے کہ توڑ ڈالے اور قضا کرے وقت غیر مکروہ مین اور اگر تمام کرے عہدہ اُسکے سے برآتا ہے لیکن توڑنا افضل ہے کذا فی شرح ابن الہمام عن المبسوط اور نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے جائز ہے قضا اور نماز جنازے کی جو حاضر ہووے اور تحیۃ المسجد اگر اتفاق ہووے داخل ہونیکا مسجد مین ولیکن اگر ساتھ قصد تحیۃ کے ان وقتون مین آوے اور یا تاخیر کرے قضا کو تا کہ ان وقتون مین ادا کرے جائز نہین اسلیے کہ قصد کر کے ان وقتون مین پڑھنا بموجب حدیث کے منع ہے اور بسطیح جائز ہے اُنکے نزدیک نماز مکسوف کی اور دو رکعتین بعد وضو کے اور دو رکعتین احرام کی اور طواف کی اور سجدہ تلاوت کا جو پڑھا جاوے ان وقتون مین اور کراہت ہمارے نزدیک ہر زمانہ اور ہر مکان مین ہے اور نزدیک شافعیؒ کے اور اور علما کے کہ موافق اُنکے ہین دن جمعے کے وقت استوا کے جائز ہے اور مکہ معظمہ مین بھی جائز ہے سبب وقات مین اور مذہب حنفیہ کا احوط ہے اسلیے کہ جب مبیح اور محرم جمع ہون ترجیح محرم کو ہے واللہ اعلم ۱۲ ع ش

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَحَرَّی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ وَلَا تَحَیَّنُوْا بِصَلٰوتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَھَا فَاِنَّھَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصد کرے ایک تمھارا پس نماز پڑھے نزدیک نکلنے آفتاب کے اور نہ نزدیک ڈوبنے آفتاب کے اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکلے کنارہ آفتاب کا پس چھوڑ دو نماز کو یہانتک کہ خوب ظاہر ہو یعنی بلند ہو بقدر نیزہ کے اور جسوقت کہ غائب ہو کنارہ آفتاب کا پس چھوڑ دو نماز کو یعنی مطلق نماز نہ پڑھو نہ فرض اور نہ نفل یہانتک کہ خوب غائب ہو آفتاب اور نہ قصد کرو اپنی نمازون کا وقت نکلنے آفتاب کے اور نہ غائب ہونے آفتاب کے اسواسطے کہ آفتاب نکلتا ہے درمیان دونون سینگون شیطان کے روایت کی بخاری و مسلم نے ف نہ قصد کرے اس سے امام شافعیؒ کہتے ہین کہ تحیۃ المسجد اور قضا نماز قصد کر کے ان وقتون مین پڑھنی جائز نہین اور اگر اتفاقاً پڑھ لے جائز ہے اور ہم کہتے ہین کہ مقصود حدیث سے منع کرنا ہے نماز سے ان وقتون مین مطلق اور درمیان سینگون شیطان کے یعنی دونون جانبون سر اُسکے کے کھڑا رہتا ہے سامنے آفتاب کے تا کہ نکلے درمیان دونون جانبون سر اُسکے کے پس ہووے قبلہ آفتاب پرستون کا اسوقت مین نماز کو منع فرمایا

تمام مشابہت اُنکے ساتھ نہووے ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰنَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تُضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا تین وقت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو کہ نماز پڑھین ہم اُنمین یا دفن کرین ہم اُنمین مُردون اپنے کو یعنی نماز جنازے کی پڑھین ۱۲ الّا دفن ہر وقت جائز ہے وقت نکلنے آفتاب کے ظاہر ہونا تک کہ بلند ہووے اور اُسوقت کہ کھڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنی ٹھیک دوپہر کو یہانتک کہ ڈھلے آفتاب اور اُسوقت کہ مَیل کرے آفتاب واسطے ڈوبنے کے یہانتک کہ ڈوب جاوے آفتاب روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز پیچھے صبح کے یہانتک کہ بلند ہو آفتاب یعنی بقدر نیزے کے اور نہین نماز پیچھے نماز عصر کے یہان تک کہ غائب ہو آفتاب روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نفی کامل نماز کی ہے اس لیے کہ ان دو وقتون مین نماز مکروہ ہے نہ حرام ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَيَمْضِمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین پس آیا مین بھی مدینے مین پس داخل ہوا حضرتؐ کے پاس پس کہا مین نے خبر دو مجکو وقت نماز دن کے سے پس فرمایا پڑھ نماز صبح کی پھر بند رہ نماز سے جسوقت کہ نکلے آفتاب یہان تک کہ بلند ہو اس لیے کہ تحقیق آفتاب نکلتا ہے جس وقت کہ نکلتا ہے درمیان دونون سینگون شیطان کے اور اُس وقت سجدہ کرتے ہین اُسکو کافر یعنی آفتاب پرست پھر نماز پڑھ یعنی اشراق اس لیے کہ نماز اُسوقت کی مشہود ہے یعنی گواہی دیتے ہین فرشتے مصلّی کے لیے اور حاضر ہوتے ہین اُسمین فرشتے یہانتک کہ چڑھ جاوے سایہ نیزے برابر اور نہ پڑے زمین پر یعنی ٹھیک دوپہر ہو جاوے پھر بند رہ نماز سے اسلیے کہ تحقیق اُسوقت جھونکی جاتی ہے دوزخ پس جس وقت کہ پھرے سایہ پس نماز پڑھ یعنی ظہر اور جو چاہ قسم نوافل سے اس لیے کہ نماز حاضر کی گئی ہے حاضر ہوتے ہین فرشتے یہانتک کہ پڑھے تو نماز عصر کی

پھر بندرہ نماز سے یہان تک کہ غروب ہو آفتاب پس تحقیق آفتاب غروب ہوتا ہے درمیان دونون سینگون شیطان کے اور اُسوقت سجدہ کرتے ہین طرف اُسکے کفار کہا عمرو بن عبسہ نے کہ کہا مین نے اے نبی اللہ کے پس وضو خبر دو مجکو فضیلت اُسکی سے فرمایا نہین تمسے کوئی شخص کہ نزدیک کرے پانی وضو اپنے کا پس کلی کرے یعنی بعد دھونے ہاتھون کے اور بسم اللہ کہنے اور نیت کرنے کے اور ناک مین پانی دے پھر جھاڑے ناک کو مگر کہ گرتے ہین گناہ یعنی صغیرہ چہرہ اُسکے کے یعنی چہرے کے اندر کے اور مُنہ اُسکے کے اور نتھنون اُسکے کے پھر جبکہ دھوتا ہے چہرہ اپنا جیسا کہ حکم کیا اُسکو اللہ تعالیٰ نے مگر کہ گرتے ہین گناہ چہرے اُسکے کے کنارون داڑھی اُسکی سے ساتھ پانی کے پھر دھوتا ہے دونون ہاتھ اپنے کُہنیون تک مگر کہ گرتے ہین گناہ دونون ہاتھون اُسکے کے سر اُنگلیون اُسکی سے ساتھ پانی کے پھر مسح کرتا ہے سر اپنے کو مگر کہ گرتے ہین گناہ سر اُسکے کے طرفون بالون اُسکے سے ساتھ پانی کے پھر دھوتا ہے دونون پانون اپنے ٹخنون تک مگر کہ گرتے ہین گناہ دونون پانون اُسکے کے سر انگلیون اُسکی سے ساتھ پانی کے پس اگر وہ کھڑا ہوا پھر نماز پڑھی پس تعریف کی اللہ کی یعنی بعد نماز کے اور ثنا کی اللہ پر یعنی ذکر اللہ کیا بہت اور ساتھ بزرگی کے یاد کیا اُسکو ساتھ اُس بزرگی کے کہ وہ لائق اُسکے ہے اور فارغ یعنی متوجہ کیا دل اپنا واسطے اللہ کے مگر کہ پھرتا ہے نماز سے پاک ہو کر گناہ اپنے سے مانند ہیئت اُسدن سے کہ جنا اُسکو مان اُسکی نے روایت کی یہ مسلم نے ف چڑھ جاوے سایہ زمینے پر یہ بات مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اُنکے کے ہوتی ہے کہ بڑے دونون مین سایہ زمین پر بالکل نہین پڑتا اور اخیر عبارت سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونون بخشے جاتے ہین مگر صغیرہ بالضرور بخشے جاتے ہین اور کبیرہ موقوف ہین خواہش ایزدی پر ۱۲ **وعن** کُرَیْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَزْهَرِ اَرْسَلُوْهُ اِلٰی عَائِشَةَ فَقَالُوْا اِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ قَدْ خَلَتُّ عَلٰی عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِیْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰی عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِیْ لَهٗ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰی عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ اَبِیْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِیْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِیْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے کُریب مولی ابن عباسؓ کے سے کہ تحقیق ابن عباسؓ اور مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن ازہر نے بھیجا اُسکو یعنی کریب کو طرف حضرت عائشہؓ کے پس کہا ان تینون نے کہ اُسے سلام اور پوچھ اُسنے حال دو رکعتون کا کہ بعد عصر کے ہین کہا کُریب نے پس گیا مین حضرت عائشہؓ کے پاس پس پونہچایا مین نے اُنکو وہ پیغام کہ بھیجا تھا اُنھون نے مجکو اُسکے لیے پس کہا حضرت عائشہؓ نے کہ پوچھ ام سلمہؓ سے پس نکلا مین طرف اُن تینون صحابیون کے پس پھر بھیجا اُنھون نے مجکو طرف ام سلمہؓ کے پس کہا ام سلمہؓ نے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے اِن دونون رکعتون سے پھر دیکھا مین نے حضرتؐ کو کہ پڑھتے ہین دو رکعتین پھر داخل ہوئے حضرت یعنی گھر مین مسجد سے پڑھ کر یا صحن مین سے پڑھ کر اندر مکان کے آئے پس بھیجا مین نے طرف اُنکے لونڈی کو پس کہا مین نے کہہ تو واسطے اُنکے کہتی ہے ام سلمہ یا رسول اللہ سُنا مین نے آپکو کہ منع کرتے تھے اِن دو رکعتون کو اور دیکھا مین نے آپکو کہ پڑھتے تھے یعنی کیا ہے بھید اِسمین کہا اے بیٹی ابی اُمیہ کی پوچھا تو نے دو رکعتون سے پیچھے عصر کے اور تحقیق شان یہ ہے کہ آئے میرے پاس کتنے شخص عبد القیس مین کے یعنی واسطے سیکھنے احکام دین کے پس باز رکھا مجکو دو رکعتون سے جو کہ بعد ظہر کے ہین پس یہ تھین وہ دونون روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حال دو رکعتون کا

کہ بعد عصر کے یعنی حضرتؐ یہ پڑھتے تھے باوجودیکہ منع بھی فرمایا تھا نماز سے بعد عصر کے سبب اُسکا کیا تھا پس کُریب نے یہ بات حضرت عائشہؓ سے پوچھی اُنھون نے حوالہ حضرت اُم سلمہؓ کا اس لیے کیا کہ وہ خوب جانتی ہین کہ اُنھون نے تحقیق اُسکو کیا تھا پھر کُریب پاس اُن کے تینون صحابیون پاس آئے جب اُنھون نے یہ احوال سُنکر حضرت اُم سلمہؓ پاس بھیجا کریب نے جاکر وہ پیام اُنکو پونچایا اور منع کرتے تھے اُن دونون رکعتون سے یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتون سے مراد اُنکی یہ تھی کہ مطلق نماز نفل سے منع کرتے تھے اُسی کے ضمن مین نبی اُنکی بھی تھی یا بالخصوص اُنسے منع کیا ہو اور کہا اے بیٹی ابو امیہ کی یعنی حضرت نے لونڈی سے فرمایا کہ اُم سلمہؓ سے اُسکے سوال کا یہ جواب کہہ یا اُم سلمہؓ ہی کو خطاب کرکر فرمایا اور ابی اُمیہ نام اُم سلمہؓ کے باپ کا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اِسپر کہ تعلیم علم دین کی اور احکام شریعت کی اور ہدایت کرنا خلق کو مقدم ہے نماز نفل پڑھنے پر اگرچہ سنتین معمولی ہون اور دلالت کرتی ہے اِسپر کہ اگر نوافل وقتیہ فوت ہون قضا کیجاوے اُنکی بعد وقت کے جیسا کہ مذہب شافعیہ مین ہے اور حنفیہ کے تردیک اُنکے وقت مین پڑھے نہ غیر وقت مین اور تاویل اِسمین وہ یہ کرتے ہین کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کی ہون اور بسبب ضرورت تعلیم کے توڑ دی ہون اِس سبب سے قضا اُنکی کی واللہ اعلم اور اگر کوئی کہے کہ اِس حدیث سے تو اتنا ہی معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے بعد عصر کے سنتین ظہر کی پڑھین بسبب شغل جماعت عبد القیس کے لیکن اور حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرتؐ ہمیشہ یہ دو رکعتین پڑھا کرتے تھے چنانچہ حضرت عائشہؓ سے صحیح بخاری مین آیا ہے کہ قسم ہے اُس خدا کی کہ لیگیا حضرتؐ کو اِس عالم سے ترک نکرین حضرتؐ نے دو رکعتین بعد عصر کی یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے سے اور بسطرح کئی روایتین آئی ہین پس سبب اسکا کیا تھا جواب اسکا یہ ہے کہ حدیثون صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ نماز بعد عصر کے مکروہ ہے اور جمہور علما بھی اسی پر ہین اور حضرت عمرؓ منع کرتے تھے اِس سے اور مارتے تھے اِسپر پس یہ خصائص حضرتؐ کے سے تھا اُمت کو درست نہین جیسے کہ آپ وزے وصال کے رکھتے تھے اور لوگون کو منع فرماتے تھے

ح ۱۰ ع **الفصل الثانی** دوسری فصل

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ إِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهٗ

روایت ہے محمد بن ابراہیم سے اُن نے نقل کی قیس بن عمرو سے کہ دیکھا اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا بعد نماز فرض صبح کے دو رکعتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز صبح کی دو ہی رکعت دو ہی رکعت پس کہا اُس شخص نے تحقیق مین نے نہ پڑھین تھین دو رکعتین یعنی سنت کہ پہلی دو رکعتین صبح کی ہین پس پڑھتا ہون مین اُنکو اب پس چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور کہا اِسناد اِس حدیث کی نہین متصل اسواسطے کہ محمد بن ابراہیم نے نہین سُنا قیس بن عمرو سے اور بیچ شرح السنۃ کے اور نسخون مصابیح کے قیس بن قہد سے مانند اسکے ف تقدیر جملہ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ کی یہ ہے اِجعلوا صلوٰۃ الصبح رکعتین اور لفظ رکعتین جو مکرر ہے واسطے تاکید نفی زیادتی کے ہے یعنی فرض صبح کی دو ہی رکعت پڑھو بعد اُسکے اور نماز نہ پڑھو اور چپ رہے حضرتؐ اسکو تقریر کہتے ہین محدثین کی اصطلاح مین کہ ایک کام حضرتؐ کے سامنے ہوا اور حضرتؐ نے اُسپر سکوت فرمایا گویا راضی ہوے پس معلوم ہوا کہ اگر سنتین فجر کی پہلے فرض سے نہ پڑھی جاوین بعد اُسکے قضا کرے چنانچہ مذہب امام شافعیؒ کا یہی ہے اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے قضا نہین ہے سنتون فجر کی نہ پہلے طلوع کے اور نہ بعد اُسکے لیکن اگر فرضون کے ساتھ فوت ہون تو قضا کیجاوین ساتھ فرض کے پہلے زوال کے اور امام محمد نے کہا کہ قضا کی جاوین نری سنتین بھی

بعد طلوع آفتاب کے وقت زوال تک اور دلیل امام ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کی یہ ہے کہ اصل نہی تحریمی ہیں عدم قضاء ہے وقضا مخصص ساتھ واجب کے ہے اور حدیث وارد نہیں ہوئی ہے مگر بیچ قضا اُنکے کے ساتھ تحریمی فرض کے پس باقی رہی سوا اُسکے اصل پر کہ عدم قضاء ہے اور یہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف ہے قابل سند پکڑنے کے نہیں اور اسی طرح اور سنتیں بھی قضا نہ کیجاویں بعد وقت کے تنہا اور بیچ قضا اُنکی کے ساتھ تحریمی فرض کے اختلاف ہے کذا فی الہدایہ ع ح **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اولاد عبد مناف کی نہ منع کرو کسی کو کہ طواف کرے اس خانۂ کعبہ کا اور نماز پڑھے جس وقت کہ چاہے رات کو یا دن کو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف عبد مناف کے بیٹوں کو خانۂ کعبہ کے کاروبار کی خدمت تھی اُنکو حضرتؐ نے یہ احکام فرمائے اور طواف کرنے میں ہر ساعت خواہ وقت طلوع کا ہو خواہ استواء کا خواہ غروب کا اور سوا ان کے کسی کو خلاف نہیں خلاف وہاں نماز پڑھنے میں ہے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک بنظر ظاہر اس حدیث کے ہر وقت جائز ہے جو نماز کہ ہو خواہ دو رکعتیں طواف کی ہوں یا سوا اسکے اور نزدیک امام احمدؒ کے جائز ہیں دو رکعتیں طواف کی فقط اور ہمارے نزدیک جائز نہیں کوئی نماز اور حکم کے کا تمام شہروں کا سا ہے بیچ حرمت اور کراہت کے اس لیے کہ حدیثیں نہی کی عام ہیں اور مراد اس قرار سے کہ نماز پڑھے جس وقت چاہے یہ ہے کہ سوائے اوقات مکروہہ کے جب چاہے پڑھے اس سے موافقت حاصل ہو جاتی ہے سب حدیثوں میں واللہ اعلم ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے وقت دوپہر کے یہانتک کہ ڈھلے آفتاب مگر دن جمعے کے روایت کی یہ شافعیؒ نے ف مذہب امام شافعیؒ کا یہی ہے کہ اُنکے نزدیک دوپہر کو دن جمعے کے نماز پڑھنی درست ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نہیں درست اس لیے کہ حدیثیں مطلق نہی کی مشہور ہیں اور یہ حدیث ضعیف ہے انکا مقابلہ نہیں کر سکتی پایہ کہ محرم راجح ہے مسیح پر ع ح **وَعَنْ** اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ اَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ اور روایت ہے ابو الخلیل سے اُسنے نقل کی ابی قتادہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے نماز دوپہر کو یہانتک کہ ڈھلے آفتاب مگر دن جمعے کے اور فرمایا کہ تحقیق دوزخ بھونکی جاتی ہے ہر روز دوپہر کو سوائے دن جمعے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور کہا ابو الخلیل نہیں ملا ابا قتادہ سے یعنی پس اسناد اسکی متصل نہیں **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عبد اللہ صنابحی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آفتاب نکلتا ہے ساتھ اُسکے ہوتا ہے سینگ شیطان کا پس جس وقت بلند ہوتا ہے جدا ہو جاتا ہے اُس سے پھر جس وقت دوپہر ہوتی ہے نزدیک ہوتا ہے آفتاب کے شیطان پھر جب ڈھلتا ہے آفتاب جدا ہوتا ہے اُس سے پھر جب قریب ہوتا ہے غروب کے نزدیک ہوتا ہے اُس سے شیطان پس جب غائب ہو چکتا ہے جدا ہوتا ہے اُس سے

اور منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے نماز کے سے ان وقتوں مین یعنی آفتاب نکلتے اور ڈوبتے اور ٹھیک دوپہر کو روایت کی یہ مالکؒ اور احمدؒ اور نسائیؒ نے ف منع کیا نماز سے نماز خواہ حقیقۃً ہو یا حکماً مانند نماز جنازے اور سجدۂ تلاوت کے اور امام مالکؒ نے باوجود یکہ یہ حدیث روایت کی ہے اور پھر قائل نہین ساتھ حرام ہونے نماز کے وقت دوپہر کے اور کہا کہ نہین پایا ہمنے اہل فضل کو مگر کوشش کرتے تھے اور ادا کرتے تھے نماز دوپہر مین ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ بَصْرَۃَ الْغِفَارِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ صَلٰوۃٌ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْھَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَ لَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَھَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاھِدُ وَالشَّاھِدُ النَّجْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بصرہ غفاری سے کہ کہا پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کی مخمص مین کہ نام ایک جگہ کا ہے پھر فرمایا تحقیق یہ نماز لازم کیگئی تھی اُن لوگون پر کہ تھے پہلے تمسے پس ضایع کیا اُنھون نے اُسکو یعنی حق اُسکا ادا نہ کیا اور مداومت نکی اُسپر پس جو شخص کہ حفاظت کرے اوسپر ہوگا واسطے اُسکے ثواب اُسکا دوہرا اور نہین نماز پیچھے اُسکے یہانتک کہ نکلے شاہد اور شاہد ستارا ہے روایت کی یہ مسلم نے ف دوہرا ثواب ایک تو اِس سبب سے کہ یہ عمل نیک ہے اور ہر عمل نیک پر ثواب ملتا ہے اور دوسرا ثواب بسبب محافظت اُسکی کے بخلاف اُنکے اور شاہد ستارے کو اِسلیے کہا کہ حاضر ہوتا ہے رات کو اور مقصود اِس سے یہ ہے کہ آفتاب غروب ہوتے ح وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ اِنَّکُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوۃً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْنَاہُ یُصَلِّیْھَا وَلَقَدْ نَھٰی عَنْھُمَا یَعْنِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے معاویہؓ سے کہ کہا تحقیق تم البتہ پڑھتے ہو نماز البتہ تحقیق صحبت مین رہے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہین دیکھا ہمنے اُنکو کہ نماز پڑھتے ہون یہ دو رکعتین اور تحقیق منع کیا اُن دونون سے یعنی پڑھنے اِن دو رکعت کی سے پیچھے عصر کے روایت کی یہ بخاری نے ف اور جو ایک حدیث مین آیا ہے کہ حضرتؐ یہ دو رکعتین پڑھا کرتے تھے اور یہان نفی کی تو مراد یہان یہ ہے کہ باہر نہ پڑھتے ہونگے گھر مین پڑھتے ہونگے تاکہ لوگ اُسمین اُن کی پیروی نہ کرین اِسلیے کہ یہ خاص حضرتؐ ہی کو پڑھنی درست تھین اور دون کو نہین اور کہا طحاوی نے کہ حضرتؐ سے حدیثین متواتر آئی ہین کہ آپ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے پھر صحابہؓ کا عمل بھی اِسی پر ہا پس نہین لایق کسیکو کہ مخالفت کرے اِسکی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰی دَرَجَۃِ الْکَعْبَۃِ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلصَّلٰوۃُ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَکَّۃَ اِلَّا بِمَکَّۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَزِیْنٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا اُنھون نے اُس حالت مین کہ چڑھے اوپر زینہ کعبہ کے جس شخص نے کہ پہچانا مجکو یعنی نام میرا پس تحقیق پہچانا مجکو یعنی پہچان میرا اور جسنے کہ نہین پہچانا مجکو پس مین ہون جندب سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین نماز بعد نماز صبح کے یہانتک کہ نکلے آفتاب اور نہین نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ غایب ہو آفتاب مگر مکے مین مگر مکے مین روایت کی یہ احمدؒ اور رزینؒ نے ف کعبے کا دروازہ بلند ہے اُسپر چڑھنے کیلیے زینہ تھا چنانچہ اب بھی چوبی زینہ ہے بشکل منبر کے نزدیک زمزم کے سامنے کعبے کے رکھا رہتا ہے جب داخلی ہوتی ہے تو اُسکو لگا دیتے ہین آگے دروازہ کعبہ کے اور بعد داخلی کے پھر وہین رکھدیتے ہین پس احتمال ہے کہ اُسوقت مین بھی اِسی طرح کا ہو یا اور طرح کا اور ابوذرؓ نے کہ نام اُنکا جندب تھا زینے پر چڑھ کر یہ بات کہی تا لوگ بسبب سچا پن اُنکی کے یقین کرین حدیث کا گویا اشارہ کیا اِسپر کہ حضرتؐ نے اُنکے حق مین فرمایا تھا کہ نہ سایہ ڈالا آسمان نے اور نہ اُٹھایا زمین نے کوئی راست گو زیادہ ابوذر سے اور یہ حدیث ضعیف ہے ع ۱۲ ح بَابُ الْجَمَاعَۃِ وَفَضْلِھَا باب ہے بیچ بیان جماعت کے اور بزرگی اُسکی کے ف اختلاف کیا ہے علمانے کہ جماعت سنت ہے یا واجب یا فرض

عین یا فرض کفایہ بعضون نے کہا کہ فرض عین ہے مگر بعذر یہ قول امام احمدؒ اور داؤدؒ اور عطاؒ اور اگر ٹوٹر کا ہے اور یہ کہتے ہین کہ جو کوئی سُنے بانگ نماز کی اور نہ حاضر ہو مسجد مین درست نہین نماز اُسکی اور امام شافعیؒ نے کہا کہ فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہؒ اور یارون اُنکے نزدیک سنت مؤکدہ ہے قریب واجب کے اور شیخ ابن الہمام نے نقل کیا کہ اکثر مشائخ ہمارے اسپر ہین کہ جماعت واجب ہے اور سنت اُسکو اسلیے کہتے ہین کہ ثبوت اسکا سنت سے ہے جیسے نماز عید کی اور مبانع مین لکھا ہے کہ واجب ہے اوپر ہر عاقل بالغ غیر معذور کے حاضر ہونا مسجد مین جماعت کیلیے اور اگر پاوے ایک مسجد مین واجب نہین پھرنا اور مسجد و نہین اور اگر جاوے اچھا ہے اور قدوری نے لکھا ہے کہ بصورت مین جمع کرے اہل و عیال کو اور گھر مین جماعت سے پڑھے اور اختلاف کیا ہے کہ جماعت مسجد محلہ مین افضل ہے یا مسجد جامع مین اور اگر دو مسجدین ہون محلے مین اختیار کرے قدیمی کو اور اگر دونون برابر ہون اختیار کرے قریب تر کو اور اتفاق رکھتے ہین کہ جماعت بسبب عذر کے ساقط ہو جاتی ہے اور عذر ہمارے ہے اور دونون طرفسے ہاتھ پانون کٹے ہونے اور فالج اور چھینا بادشاہ سے اور ضعف کہ اُس سے راہ نہ چل سکے اور نہ ہاپن اور بعضون نے کہا کہ نیفہ اور کیچڑ اور بہت جاڑا اور بہت اندھیری بھی باتفاق عذر ہے قول صحیح مین پ ح ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل اول **عَنِ** ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی زیادہ ہوتی ہے یعنی ثواب مین نماز اکیلے کی سے ستائیس درجے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضی روایت مین پچیس درجے آیا ہوا اور لکھا ہے علما نے کہ اکثر روایتون مین پچیس ہی درجے آیا ہے سولے حدیث ابن عمرؓ کے کہ اسمین ستائیس درجے آیا ہے پس تطبیق اسمین یہ ہے کہ پہلے پچیس درجے کی وحی ہوئی ہوگی بعد اسکے زیادتی کیگئی ازراہ فضل و انعام کے اور یہ بھی ہے کہ اختلاف بسبب تفاوت احوال مصلی کے ہے اور اختلاف اسمین کہ یہ فضیلت مخصوص ساتھ جماعت کے مسجد مین ہے یا عام ہے بعضون نے کہا کہ مخصوص ساتھ جماعت کے مسجد مین ہے اور بعضون نے کہا عام ہے ث ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَشْھَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُھُمْ اَنَّہٗ یَجِدُ عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَھِدَ الْعِشَآءَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَہٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم مین اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے البتہ قصد کیا مین نے یہ کہ حکم کرون مین یعنی کسی خادم کو ساتھ جمع کرنے لکڑیون کے پس جمع کیجاوین لکڑیان پھر حکم کرون مین ساتھ اذان کہنے کے نماز کے لیے یعنی نماز عشا کے لیے پس اذان دیجاوے اُسکے لیے پھر حکم کرون مین ایک شخص کو پس امامت کرے لوگون کی پھر جاؤن مین طرف اُن لوگون کے کہ حاضر نہین ہوتے مین نماز کے لیے یعنی بغیر عذر کے تا بکرون مین اُنکو اچانک اور ایک روایت مین ہے کہ جاؤن مین طرف اُن لوگون کے کہ نہین حاضر ہوتے نماز مین پس جلا دون مین اُنپر گھر اُنکے اور قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے اگر جانے ایک اُنکا یعنی جو کہ نہین حاضر ہوتے جماعت مین یہ کہ پاوے یعنی مسجد مین ہڈی گوشت کی فربہ بلکہ دو کھر گائے یا بکری کے اچھے البتہ حاضر ہون نماز عشا مین روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے مانند اسکے ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے امام کو بسبب عذر کے یہ کہ خلیفہ پکڑے کسی اور کو اور آپ جاوے ضرورت کیلیے اور اسمین مبالغہ ہے بیچ اہتمام کرنے عذاب دینے اُن لوگون کے کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتے کہ حضرتؐ نے بذاتہ ارادہ فرمایا کہ امامت ترک کرون اور اُنکو عذاب دون اور اخیر حدیث مین بیان دون ہمتی اُنکی کا کیا کہ ایسے امر حسین دنیاوی مین حاضر ہوتے ہین اور واسطے ثواب آخرت کے اور حاصل کرنے قرب حق کے نہین آتے ح ع **وَعَنْہُ** قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰی فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ

لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اندھا یعنی عبداللہ بن ام مکتوم پس کہا اُسنے اے رسول خدا تحقیق نہیں ہے میرے لیے کوئی کھینچنے والا کہ کھینچکر لیجاوے مجکو طرف مسجد کے پس پوچھا اُسنے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دین واسطے اُسکے پس نماز پڑھے اپنے گھر مین پس رخصت دی حضرتؐ نے واسطے اُسکے پس جبکہ پیٹھ پھیر کر چلا بُلایا اُسکو اور فرمایا کہ سُنتا ہے تو اذان نماز کی کہا اُسنے ہان فرمایا کہ پس حاضر ہو نماز مین روایت کی یہ مسلم نے ف حدیث صحیحین مین آیا ہے کہ جب عتبان بن مالک نے شکوہ کیا بینائی اپنی کا حضرتؐ نے رخصت دی یہ کہ نماز اپنے گھر مین پڑھ لیا کرے اُس سے معلوم ہوا کہ اندھے کو اجازت ہے ترک جماعت کی اور ابن ام مکتوم کو اجازت ندی اسلیے کہ وہ فضلاے مہاجرین سے تھے لائق ترحال اُنکے لیے یہی تھا کہ عمل اَولیٰ پر کرین پس پہلے اجازت دی پھر وحی کے یا بسبب وحی کے یا بسبب متغیر ہونے اجتہاد کے اور اُسمین کمال مبالغہ ہے پنج حاضر ہونے مسجد کے ساتھ سُننے اذان کے ۴ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ اُنھون نے اذان دی نماز کی پنج ایک رات کے کہ سردی تھی اور باد تھی پھر کہا یعنی بعد فراغ اذان کے کہ خبردار ہو نماز پڑھو گھرون مین اپنے پھر کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے مؤذن کو جبوقت کہ ہوتی رات سردی کی اور مینھ کی کہے خبردار ہو نماز پڑھو اپنے گھرون مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ ہوا و رجاڑا سخت اور مینھ بھی عذر ہے ترک جماعت کیلیے اور کہا ابن ہمامؒ نے کہ کہا ابو یوسفؒ نے کہ پوچھا مین نے ابو حنیفہؒ سے حال جماعت کا کیچڑ مین پس کہا نہین درست رکھتا مین ترک اُسکا ۲ پنج ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَؓ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَأْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُن ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ رکھا جاوے کھانا عشا کے وقت کا ایک تمھارے کا اور قائم کی جاوے نماز تو شروع کرو کھانا اور نہ جلدی کرو یہان تک کہ فارغ ہو اُس سے اور تھے ابن عمرؓ رکھا جاتا واسطے اُنکے کھانا اور قائم ہوتی نماز پس نہ آتے نماز کو یہان تک کہ فارغ ہوتے اُس سے اور تحقیق وہ سُنتے قرات امام کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ نماز پڑھنے والا بھوکا ہو جانتا ہے کہ نماز پڑھون گا تو دھیان کھانے ہی مین رہیگا تو وہان اولیٰ یہی ہے کہ پہلے کھانے کو کھاوے بشرطیکہ وقت بھی وسیع ہو ۲ پنج ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق اُنھون نے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین پوری نماز ہوتی روبرو کھانے کے اور نہ اُس حالت مین کہ دفع کرین اُسکو یعنی حضور نماز اُسکی کو دونون خبیث یعنی حاجت بول و براز کی روایت کی یہ مسلم نے ف کہا نووی نے کہ مکروہ ہے نماز جبکہ کھانا سامنے آوے اور خواہش رکھتا ہو اُسکی اور اسی طرح جب تقاضا ہو بول و براز کا اور اسی کے حکم مین ہے بالی اور قے یعنی اُنکو بھی روک کر نماز نہ پڑھے اسلیے کہ حضور نماز مین فرق آتا ہے مگر ان سب مین

فراغ ہونا وقت کا شرط ہے اور اگر وقت تنگ ہو تو بہر حال پڑھ لے ف ع **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ کھڑی کی جاوے نماز یعنی تکبیر ہو فرضوں کی پس نہ چاہیے کوئی نماز سوائے فرض کے روایت کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ بعد تکبیر کہنے مؤذن کے سنت فجر کی بھی نہ پڑھے بلکہ شریک ہووے امام کے ساتھ فرضوں میں جیسا کہ مذہب شافعیؒ ہے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ اگر فجر کی سنت پڑھنے میں ایک رکعت بھی فرض کی ہاتھ لگے تو سنت پڑھ لے بعد اُسکے شریک جماعت میں ہونا ثواب سنتوں کا بھی ہاتھ سے نجاوے اور ثواب جماعت کا بھی لیکن صف سے الگ ہو کر اور پیروانے مسجد کے پیچھے صف میں پڑھے اور اگر ڈر ہو فوت ہونے دو رکعت کا تو جماعت ہی میں ملجاوے سنتیں ترک کرے کہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہے اور کہا ابن ملک نے کہ سنتیں فجر کی مستثنیٰ ہیں اس سے بسبب قول صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوھا وان طردتکم الخیل یعنی پڑھو سنتیں فجر کی اگرچہ ہانکے تمکو لشکر پس اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنتوں کی بڑی تاکید ہے انکو چھوڑے نہیں اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت فجر کی قوی تر سنتوں کی سے یہانتک روایت کیا ہے حسنؒ نے امام ابی حنیفہؒ سے کہ اگر پڑھے انکو بیٹھکر بغیر عذر کے نہیں جائز ہے ع ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَۃُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ پروانگی مانگے عورت ایک تمھارے کی طرف مسجد کے پس نہ منع کرے اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ یہ نہی محمول ہے کراہت تنزیہی پر اور کہا مظہر نے کہ یہی دلیل ہے اوپر جائز ہونے نکلنے عورتوں کے طرف مسجد کے نماز کے لیے لیکن ہمارے زمانے میں مکروہ ہے خوف فتنے کے لیے چنانچہ مؤید ہے اسکی حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہؓ سے کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے اُس چیز کو کہ پیدا کی ہے عورتوں نے البتہ منع کرتے انکو جیسے کہ منع کی گئیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ منع کیا عورتوں کو نکلنے سے مگر بڈھیوں کو پیچ پڑوں کا روبار کے یعنی میلے پرانے کپڑوں میں حاصل یہ کہ عورتیں بڑھیاں بغیر بناؤ سنگار اور خوشبو کے مسجد میں جاویں تو جائز ہے اور جوانوں کو نہیں جانا اور اوسوقت میں عورتیں واسطے تعلیم احکام دین کے مسجد میں جاتی تھیں اور اب چندان احتیاج نہیں کیونکہ احکام دین کے مشہور و معلوم ہیں ع ع **وَعَنْ** زَیْنَبَ امْرَأَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَہِدَتْ اِحْدٰکُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زینب بیوی عبداللہ بن مسعود کی سے کہ کہا فرمایا واسطے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ حاضر ہو ایک تم میں سے مسجد میں پس نہ لگاوے خوشبو روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْہَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت لگاوے بخور یعنی خوشبو پس نہ حاضر ہو ساتھ ہمارے وقت عشا کے روایت کی یہ مسلم نے ف بخور کہتے ہیں خوشبودار چیز کے دھوان لینے کو مثل اگر وغیرہ کے اور خاص وقت عشا ہی کا ذکر کیا اسلیے کہ وقت اندھیرے کا ہوتا ہے خوف فتنے کا اسمیں زیادہ ہے اور اوپر گذر ہی چکا ہے کہ مطلق خوشبو لگا کر مسجد میں آنے سے بھی منع فرمایا ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَکُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُیُوْتُہُنَّ خَیْرٌ لَّہُنَّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے اور گھر اُنکے بہتر ہیں واسطے اُنکے یعنی نماز کے لیے روایت کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْمَرْاَۃِ فِیْ بَیْتِہَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِہَا

فِی حُجْرَتِہَا وَصَلَاتُہَا فِی مَخْدَعِہَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِہَا فِی بَیْتِہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عورت کی اپنے گھر مین یعنی دالان مین بہتر ہے نماز اُسکی سے پیچ صحن گھر کے اور نماز اُسکی کوٹھری مین بہتر ہے نماز اُسکی سے پیچ مکان کھلے ہوئے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی عورت جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑھے بہتر اور انسب ہا سلیے کہ بنا کار اُسکے کی پردے پر ہے اِسی لیے کہا گیا ہے نِعْمَ الْمَخْدَعُ الْقَبْرُ یعنی اچھی سسرال قبر ہے ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ حَبِیْبِیْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ امْرَاَۃٍ تَطَیَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰی تَغْتَسِلَ غُسْلَہَا مِنَ الْجَنَابَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق سُنا مین نے محبوب اپنے سے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم مین فرماتے تھے نہین قبول کیجاتی نماز اُس عورت کی کہ خوشبو لگا دے واسطے جانے مسجد کے یہانتک کہ غسل کرے مانند غسل جنابت کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی احمد اور نسائی نے مانند اسکے ف یعنی سارا بدن پانی سے دھووے اگر خوشبو لگائی ہے سارے بدن کو تاکہ جاتی رہے خوشبو اور اگر خاص ایک ہی جگہ لگائی ہے اُسی جگہ کو دھووے اور اگر کپڑون کو لگائی ہے بدل ڈالے کپڑے یا دور کرے خوشبو اور یہ حکم جب ہے کہ ارادہ کرے مسجد مین جانے کا اور نہین تو نہین کہا ابن ملک نے کہ یہ مبالغہ ہے زجر مین اسلیے کہ اس سے فتنہ اُٹھتا ہے اور رغبت زیادہ ہوتی ہے اُسکی طرف لوگون کی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ وَاِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَھِیَ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آنکھ ہے زنا کرنیوالی ہے یعنی جو آنکھ کہ نظر کرے شہوت سے طرف عورت بیگانہ کے وہ زنا کرنیوالی ہے اِس لیے کہ زنا اُس کا دیکھنا ہے اجنبیہ کو اور تحقیق عورت جسوقت کہ خوشبو لگائی ہے پھر گذرتی ہے کسی مجلس مین یعنی مردون کی مجلس مین اور چاہے کہ اپنے تئین اُنکو دکھاوے پس وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زنا کرنیوالی روایت کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد اور نسائی نے مانند اسکے ف یعنی اپنی خوشبو سے لوگون کو رغبت دلائی کہ اُسکو دیکھا پس اُنکو زنا آنکھون کا حاصل ہوا اور یہ جو باعث اُسکی ہوئی گویا اسی نے زنا کیا ۱۲ ع وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یَعْنِی الصُّبْحَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَشَاھِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاھِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ ھَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِیْھِمَا لَاَتَیْتُمُوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الرُّکَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِیْلَتُہٗ لَابْتَدَرْتُمُوْہُ وَاِنَّ صَلٰوۃَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ وَصَلٰوتُہٗ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا کَثُرَ فَھُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے اُبی بن کعب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن صبح کی پس جب سلام پھیرا فرمایا کیا حاضر ہے فُلانا یعنی نام اُسکا لیا عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کیا حاضر ہے فُلانا یعنی کسی اور کا نام لیا عرض کی صحابہ نے کہ نہین فرمایا تحقیق یہ دونون نمازین یعنی فجر اور عشا کی بہت گران ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کیا کچھ ثواب ہے ان دونون مین البتہ آتے تم ان دونون نمازون کو اگرچہ چلتے گھٹنون پر یعنی افتان وخیزان اور تحقیق صف پہلی مانند صف فرشتونکی ہے یعنی ثواب اور بزرگی مین اور قرب مین ساتھ اللہ کے اور اگر جانتے تم کہ کیا ثواب ہے اُسکا البتہ جلدی کرتے تم اُسمین پہنچنے کیلیے اور تحقیق نماز آدمی کی ساتھ ایک شخص کے ثواب زیادہ رکھتی ہے نماز اُسکی سے اکیلے اور نماز اُسکی ساتھ دو شخصون کے زیادہ ثواب رکھتی ہے نماز اُسکی ساتھ ایک شخص کے اور جسقدر زیادہ ہون پس وہ زیادہ تر محبوب ہے طرف اللہ کے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یہ دونون نمازین

منافقون پر اس لیے بھاری ہوتی ہین کہ کسل اینمین بہت ہوتا ہے اور ریا کو دخل کم ہے ۱۲ **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَّلَا بَدْوٍ لَّا تُقَامُ فِیْہِمُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطَانُ فَعَلَیْکَ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تین شخص بستی مین اور نہ بادیہ مین کہ نہ جماعت کیجاوے اُنپر نماز کی مگر تحقیق غالب ہوتا ہے اُنپر شیطان پس لازم کر اپنے پر جماعت پس سوا اسکے نہین کہ کھاتا ہے بھیڑیا اُس بکری کو کہ دور ہو ریوڑ سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنے اگر تین شخص بستی مین یا بادیہ مین یعنی جنگل مین رہتے ہون اور جماعت نکرین تو شیطان اُنپر غالب ہوتا ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعْہُ مِنِ اتِّبَاعِہٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ صَلّٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سُنے اذان اذان کہنے والے کی پس نہ بازرکھے اسکو مؤذن کی تابعداری سے کوئی عذر کہا صحابہؓ نے اور کیا ہے عذر کہا ڈر نا یعنی دشمن سے یا بیماری نہین قبول کیجاتی اُس سے نماز جو کہ بغیر جماعت کے پڑھے یعنی اگرچہ مسجد مین پڑھے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارقطنی نے ف کہا صحابہؓ نے کیا ہے عذر یعنی جب ابن عباسؓ نے یہ حدیث بیان کی تو لوگون نے پوچھا کہ عذر کیا ہے اُنھون نے کہا ڈر یعنی ڈر جان کا ہو یا آبرو کا یا مال کا اور کہا ابن ملک نے کہ ڈر ظلم کا ہو یا قرضدار کا اور مویٰ مفلس اور اور عذر اوپر بیان ہی ہو چکے ہین کہ منجملہ ہو اور بہت جاڑا ہو یا کھانا موجود ہو یا حاجت استنجے کی ہو پس یہ سب چیزین عذر ہین اور عذر بیماری ہے یعنی ایسی بیماری کہ پہونچ نہ سکے مسجد مین کذا فی شرح المنیۃ پس حاصل یہ کہ جو کوئی اذان سُنے اور پھر مؤذن کی تابعداری نکرے یعنی جماعت مین بلا عذر نہ حاضر ہو تو نماز اُسکی نہین قبول ہوگی اور اگر عذر سے نہ حاضر ہوا تو قبول ہے اور معنی نہ قبول ہونے نماز کے یہ ہین کہ ثواب نہین پاتا وہ اُس نماز کا اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہے جیسکہ نماز زمین غصب کیگئی مین پڑھنی اور اسیطرح حج کرنا ساتھ مال حرام کے اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ نہین رخصت ہے بیچ ترک جماعت کے کسی کے لیے مگر عذر سے بسبب اس حدیث کے اور اُسکے کہ پہلے گذری ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَوَجَدَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِکٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اور روایت ہے عبداللہ بن ارقم سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے جسوقت کہ قائم کیجاوے نماز اور پاوے ایک تمھارا حاجت پاخانہ کی پس چاہیے کہ ابتدا کرے ساتھ پاخانے کے یعنی اگرچہ جماعت فوت ہو روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے مانند اسکے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَّا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّفْعَلَہُنَّ لَا یَؤُمُّ مِنْ رَجُلٌ قَوْمًا فَیَخُصُّ نَفْسَہٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَہُمْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ خَانَہُمْ وَلَا یَنْظُرْ فِیْ قَعْرِ بَیْتٍ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ خَانَہُمْ وَلَا یُصَلِّیْ وَھُوَ حَقِنٌ حَتّٰی یَتَخَفَّفَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلتِّرْمِذِیِّ نَحْوُہٗ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ نہین حلال واسطے کسی کے یہ کہ کرے اُنکو نہ امام ہو آدمی کسی قوم کا پس خاص کرے ذات اپنی کو ساتھ دعا کے بدون اُنکے یعنی بدون شریک کرنے اُنکے کے پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اُنسے اُنکی اور نہ نظر کرے اندر گھر کسی کے پہلے اس سے کہ اذن مانگے پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اُنکی اور نہ نماز پڑھے اُس حالت مین کہ بند کیے ہو پیشاب یا پاخانے کو یہانتک کہ ہلکا ہو یعنی استنجے سے فارغ ہو روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ترمذی نے مانند اسکے **وَعَنْ** جَابِرٍ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَیْرِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تاخیر کرو نماز کو یعنی اُسکے وقت سے واسطے کھانیکے اور نہ واسطے غیر اُسکے کے روایت کی یہ شرح السنہ مین ف اوپر جو گذرا ہے کہ کھانا پہلے کھالیا کرے اور نماز بعد پڑھے اور یہان فرمایا کہ نماز کو تاخیر نہ کرو طعام وغیرہ کیلیے تو یہ محمول ہے اسپر کہ تاخیر کرنیمین وقت جاتا ہو تو جب یہی حکم ہے کہ تاخیر کرے اور وہ حکم اُسصورت مین ہے کہ وقت فراغ ہو اور کھانا حاضر ہو اور خواہش ہو اُسکی تو جب یہی چاہیے کہ پہلے کھالے پس تعارض نہ باقی رہا دونون حدیثونمین ؛ ح اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوۃِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُہٗ اَوْ مَرِیْضٌ اِنْ کَانَ الْمَرِیْضُ لَیَمْشِیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ حَتّٰی یَاْتِی الصَّلٰوۃَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی الصَّلٰوۃَ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُؤَذَّنُ فِیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَیْثُ یُنَادٰی بِھِنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ ھٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِہٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَّتَطَھَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ یَعْمِدُ اِلٰی مَسْجِدٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خَطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا حَسَنَۃً وَّرَفَعَہٗ بِھَا دَرَجَۃً وَّحَطَّ عَنْہُ بِھَا سَیِّئَۃً وَّلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ کَانَ الرَّجُلُ یُؤْتٰی بِہٖ یُھَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین اور صحابہؓ کو اُس حالت مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا نماز با جماعت سے مگر منافق کہ معلوم اور ظاہر تھا نفاق اُسکا یعنی جو کہ نفاق پوشیدہ رکھتا تھا وہ بھی نہین باز رہتا تھا جماعت سے یا بیمار یعنی جو کہ اصلا طاقت مسجد مین آنے کی نہ رکھتا ہو وہ بھی نہین باز رہتا تحقیق تھا بیمار کہ البتہ چلتا درمیان دو شخصون کے یہان تک کہ آتا نماز مین اور کہا ابن مسعودؓ نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہمکو طریقے ہدایت کے اور تحقیق طریقون ہدایت کے سے ہے نماز پڑھنی یعنی جماعت سے اُس مسجد مین کہ اذان دی جاتی ہو اُسمین اور ایک روایت مین یون ہے کہ کہا ابن مسعود نے جس شخص کو خوش آوے یہ کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے کل کو پورا مسلمان چاہیے کہ محافظت کرے اِن پانچون نمازون پر اُس جگہ کہ اذان دیجاوے واسطے اُنکے یعنی جماعت سے ادا کرے مسجد مین پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے مقرر کیے واسطے نبی تمہارے کے طریقے ہدایت کے اور تحقیق یہ نمازین پانچون جماعت سے پڑھنی طریقون ہدایت کے سے ہین اور اگر تحقیق تم نماز پڑھو اپنے گھرون مین یعنی اگرچہ جماعت سے پڑھو جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر مین البتہ چھوڑو گے سنت نبی اپنے کی اور اگر چھوڑو گے تم سنت نبی اپنے کی البتہ گمراہ ہوگے اور نہین کوئی شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی واجبات اور آداب اُسکے بجالاوے پھر قصد کرے طرف مسجد کے ان مساجد مین سے مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے بدلے ہر قدم کے کہ قدم رکھتا ہے ایک نیکی اور بلند کرتا ہے اُسکو بسبب اُس قدم کے ایک درجہ اور دور کرتا ہے اُس سے بسبب اُسکے ایک بُرائی اور البتہ تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین اور صحابہؓ کو اُس حالت مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا جماعت سے مگر منافق ایسا کہ معلوم تھا نفاق اُسکا اور تحقیق تھا آدمی بیمار کہ لایا جاتا نماز مین اُس حالت مین کہ تکیہ کرتا درمیان دو آدمیون کے یعنی بسبب نہایت ضعف کے یہان تک کہ کھڑا کیا جاتا صف مین روایت کی یہ مسلم نے ف سنن ہدیٰ یعنی وہ طریقے کہ عمل کرنا اُنپر موجب ہدایت اور پہونچنے کا درگاہ قرب اور رضاے باریتعالیٰ کا ہو افعال حضرتؐ کے دو طرح کے تھے ایک وہ کہ حضرتؐ بطریق عبادت کے کرتے تھے اور ایک وہ کہ بطریق عادت کے کرتے جو بطریق عادت کے کرتے اُنکو سنن زوائد

کہتے ہیں اور جو بطریق عبادت کے کرتے تھے اُنکو سنن ہدیٰ کہتے ہیں پھر آگے سنن ہدیٰ کی دو قسمیں ہیں سنن مؤکدہ اور سنن غیر مؤکدہ سنن مؤکدہ وہ ہیں کہ حضرتؐ نے بطریق مواظبت کے کہیں یا تاکید فرمائی اور غیر مؤکدہ وہ کہ جسپر مواظبت و تاکید نہ کی اور یہاں سنن ہدیٰ سے سنن مؤکدہ مراد ہیں اور جو کہ جماعت کو واجب کہتے ہیں اُنکے بھی یہ منافی نہیں اسلیے کہ واجب بھی سنن ہدیٰ میں داخل ہے لغۃً اور روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق مرفوع کہ فرمایا ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق وہ ہے کہ سُنا اللہ کے پکارنیوالے کو کہ پکارتا ہے طرف نماز کے پس جواب دیا اُسکو روایت کی یہ احمدؒ و طبرانیؒ نے پس معلوم ہوا کہ یہ وعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اوپر ترک کرنے جماعت کے مسجدمیں اور یہ جو کہا کہ جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا ظاہر ہے ایک شخص تھا کہ جماعت میں نہیں حاضر ہوتا تھا ع ش ح مولانا **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِی الْبُیُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فَتَیَانِیْ یُحَرِّقُوْنَ مَا فِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ اگر نہ ہوتیں گھر میں عورتیں اور اولاد حکم کرتا میں برپا کرنے نماز عشا کا اور حکم کرتا میں خادموں اپنے کو کہ جلاتے اُس چیز کو کہ گھروں میں ہے ساتھ آگ کے روایت کی یہ احمدؒ نے ف یعنی عورتیں اور بچے گھر میں ہوتے ہیں اور اُنپر جماعت واجب نہیں اگر یہ گھروں میں نہ ہوتے تو حکم کرتا نماز عشا کے برپا کرنے کا اور صحابہؓ کو کہتا کہ جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوئے اُنکو اور اُنکے اسباب کو جلادیں اِس سے معلوم ہوا کہ تارک جماعت بڑا گنہگار ہوتا ہے کہ جسکی سزا یہ ہوئی کہ حضرتؐ نے ارادہ اُسکے جلانے کا کیا ع ش ح **وَعَنْهُ** قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا یَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت ہوتم مسجد میں پس اذان دیجاوے نماز کی پس نہ نکلے ایک معنا رہا یہاں تک کہ نماز پڑھے روایت کی یہ احمدؒ نے ف یہ نہی ہمارے نزدیک مذہب میں اُسکے لیے ہے کہ وہ شخص منتظم نہو کہیں کی جماعت کا یعنی اگر امام اور مسجد کا چلا جاوے بعد اذان کے مکروہ نہیں اور اگر نماز پڑھ چکا ہے تو نکلنا مکروہ نہیں مگر جس صورت میں کہ مؤذن تکبیر شروع کردے تو ظہر اور عشا میں چاہیے کہ شریک ہو جاوے تا متہم نہووے ساتھ ترک جماعت کے اور اور اماموں کے نزدیک ہر نماز میں شریک ہو جائے ؛ ح **وَعَنْ** اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَمَا اُذِّنَ فِیْهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی شعثا سے کہ کہا نکلا ایک شخص مسجد سے بعد اسکے کہ اذان کہی گئی اُسمیں پس کہا ابوہریرہ نے اِس شخص نے تحقیق نافرمانی کی ابوالقاسم کی درود اللہ کا اُنپر اور سلام روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ یَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَّهُوَ لَا یُرِیْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عثمانؓ بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پایا اُسکو اذان نے مسجد میں پھر نکلا نہ نکلا واسطے کسی حاجت کے اور وہ نہیں ارادہ رکھتا پھر آنے کا پس وہ منافق ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی گنہگار ہے بسبب ترک کرنے جماعت کے مانند منافق کے ہوا ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یُجِبْهُ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسنے سُنی اذان پس نہ جواب دیا اُسکو پس نہیں نماز یعنی کامل یا مقبول واسطے اُسکے مگر عذر سے یعنی جو عذر کہ اوپر مذکور ہوئے اگر اُنکے سبب سے مسجد میں نہ آیا خیر کچھ مضائقہ نہیں روایت کی یہ دارقطنی نے ف پس نہ جواب دیا یعنی زبان سے جواب نہ دیا اور مسجد میں نہ آیا اور اصل جواب یہی ہے کہ مسجد میں آوے ع ش **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِیْنَةَ كَثِیْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ

وَاَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِيْ مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَ لَمْ يُرَخِّصْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن ام مکتوم سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق مدینے مین بہت موذی جانور ہین اور درندے ہین اور مین ہون اندھا پس آیا پاتے ہو میرے لیے رخصت کہ جماعت مین نہ آؤن فرمایا کیا سنتا ہے تو حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہا کہ ہان فرمایا پس حاضر ہو اور نہ رخصت دی چھوڑنے جماعت کی روایت کی یا بوداؤد اور نسائی نے ف سنتا ہے تو آخر تک یعنی اذان تو سنتا ہے اِن کلمون کو خاص اِس لیے ذکر کیا کہ اِنمین معنی طلب کے ہین ع وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ام درداء سے کہ کہا آئے مجھپر اوبدردار یعنے خاوند اِن کے اور وہ غصے تھے پس کہا مین نے کس چیز نے غصے مین ڈالا تجکو کہا قسم اللہ کی نہین جانتا مین اِمامت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کچھ مگر تحقیق وہ نماز پڑھتے ہین جماعت سے یعنی اور اب اُسکو بھی ترک کرتے ہین روایت کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاَنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ اَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے کہ کہا تحقیق عمر بن خطابؓ نے نہ پایا سلیمان ابی حثمہ کو نماز صبح مین اور تحقیق حضرت عمرؓ صبح کو گئے طرف بازار کے اور مکان سلیمان کا تھا درمیان مسجد اور بازار کے پس گذرے اوپر شفاء کے کہ نام سلیمان کی مان کا ہے پس کہا عمرؓ نے واسطے اُسکے نہین دیکھا مین نے سلیمان کو نماز صبح مین پس کہا مان سلیمان کی نے تحقیق سلیمان نے رات گذاری تھی نماز پڑھتے پس غلبہ کیا آنکھون اُسکی نے یعنی نیند اُسکی نے پس کہا حضرت عمرؓ نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت مین بہتر ہے طرف میرے قیام کرنے سے میرے سے رات کو روایت کی یہ مالکؒ نے ف اِس سے معلوم ہوا کہ نماز صبح کی جماعت سے پڑھنی افضل ہے نماز رات اور تہجد کی سے ع وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص اور زیادہ اُن سے جماعت ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی اگر دو آدمی ہو دین ایک امام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہے ع وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَتْكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهٗ سَبًّا مَا سَمِعْتُهٗ سَبَّهٗ مِثْلَهٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بلال بن عبداللہ بن عمرؓ سے اُن نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم عورتون کو اُنکے حصے مسجدون سے جبکہ پروانگی مانگین تم سے مسجد کے جانے کی یعنی بسبب حاضر ہونے مسجدون کے جو ثواب اُنھین ملتا ہے اُسکے حاصل کرنے سے روکو نہین یعنی نماز کے لیے مسجد مین جانے دو پس کہا بلال نے قسم ہے اللہ کی البتہ منع کرینگے ہم اُنکو پس کہا بلال کو عبداللہ نے کہتا ہون مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے البتہ منع کرینگے ہم اُنکو اور بیچ روایت سالم کے روایت کیا اُن نے اپنے باپ سے کہا پھر متوجہ ہوئے

بلال پر عبد اللہ پس بُرا کہا اُسکو بُرا کہنا نہیں سُنا مین نے اُنکو کہ بُرا کہا ہو اُسکو مانند اُسکے کبھی اور کہا کہ خبر دیتا ہون مین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ منع کرینگے ہم اُنکو روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ عبد اللہ غصے اِس لیے ہوے کہ اِسطرح جواب دینے مین مقابلہ معلوم ہوتا تھا حدیث کا ساتھ راے کے اگر غدر فساد وقت کا بیان کرتے اور کہتے کہ اِسوقت مین مناسب نہین ہے عورتون کو نکلنا تو وہ خفا نہ ہوتے اور اسی لیے اتباع کیا ہے اُنکا علما نے منع کرنے نکلنے عورتون کے پس ہدایہ مین لکھا ہے کہ نہ نیت کرے امام عورتون کی ہمارے زمانے مین کہا ابن ہمام نے اِس لیے کہ وہ منع کی گئی ہین حضور جماعات سے اور پہلے گذر ہی چکا ہے مظہر ہے کہ یہ نکلنا اُنکا طرف مسجد کے نماز کے لیے ہمارے زمانے مین مکروہ ہے ؛ ح ؛ ع **وَعَنْ** مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهٗ اَنْ يَّاْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے مجاہد سے اُن نے نقل کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ منع کرے کوئی شخص اہل اپنے کو اِس سے کہ آوین مسجدون مین پس کہا ایک بیٹے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے یعنی بلال نے ہم منع کرین گے اُنکو پس کہا عبد اللہ نے مین حدیث بیان کرتا ہون تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہے یہ کہا مجاہد نے پس نہ بولے اُس سے عبد اللہ یہانتک کہ وفات ہوئی روایت کی یہ احمد نے ف اِس حدیث سے معلوم ہوا ترک کرنا ملاقات کا اولاد سے واسطے ترک کرنے سنت کے ؛ ح **بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ** باب ہے بیان برابر کرنے صف کے ف یعنی آپسمین ملکر کھڑے رہین درمیان مین چھدراپن نرکھین اور آگے پیچھے ہٹکر نہ کھڑے رہین برابر کھڑے رہین اور اگر صفین کئی ہون اِسطرح کھڑے ہون کہ فرق درمیان مین برابر رہے ؛ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے صفین ہماری یہان تک کہ گویا برابر کرتے ساتھ اُنکے تیرون کو یہان تک کہ دیکھا تحقیق سمجھے ہم اُسنے یعنی برابر کرنا صفون کا پھر نکلے ایک دن پس کھڑے ہوئے یہان تک کہ قریب تھے تکبیر کہین پس دیکھا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہوا ہے سینہ اُسکا صف سے پس کہا اے بندے اللہ کے برابر کرو اپنی صفون کو یا خلاف ڈالے گا اللہ درمیان ذاتون تمھاری کے روایت کی یہ مسلم نے ف گویا برابر کرتے ساتھ اُنکے تیرون کو یہ مثل ہے بیچ راستی اور ہمواری کے کہ تیرون سے خبردن کو ہموار اور سیدھا کرتے ہین یہان مبالغہ ہے کہ صفون کو ایسا سیدھا اور برابر کرتے کہ تیرون کو اُنسے سیدھا کرسکین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ عبارت محمول قلب پر ہے پس معنی یہ ہونگے کہ گویا برابر کرتے اُن کو ساتھ تیرون کے اور حاصل اخیر جملے کا مظہر نے یہ بیان کیا ہے کہ ادب ظاہر کا علامت ہے ادب باطن کا پس اگر نہ اطاعت کروگے اللہ اور رسول کے حکم کی ظاہر مین تو یہ پونچادے گا طرف اختلاف قلوب کے پس باعث ہوگا کہ ورت کا پھر سرایت کریگی یہ طرف ظاہر تمھارے کے پس واقع ہوگی درمیان تمھارے عداوت اِس طرح کی کہ اعراض کریگا بعض تمھارا بعض سے ؛ ح ؛ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا قائم کی گئی نماز پس متوجہ ہوئے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ منہ اپنے کے پس فرمایا سیدھی کرو اپنی صفوں کو اور آپس مین نزدیک کھڑے رہو پس تحقیق مین دیکھتا ہون تم کو پیچھے پیٹھ اپنی کے سے یعنی نماز کی حالت مین مکاشفے سے مصلیون کا حال معلوم کرتا ہون روایت کی یہ بخاری نے اور پنج بخاری اور مسلم کے یہ ہے کہ پورا کرو صفون کو پس تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو پیچھے پیٹھ اپنی کے سے **ف** پورا کرو صفون کو یعنی جب تک پہلی صف بھر نہ لے دوسری صف نہ قائم کرو ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفون اپنی کو پس تحقیق برابر کرنا صفون کا تمام کرنے نماز مین سے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ نزدیک مسلم کے لفظ مِنْ اِقَامِ الصَّلٰوةِ کا ہے **ف** یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ یعنی پڑھو نماز ساتھ تعدیل ارکان اور رعایت سنن اور آداب کے پس فرمایا کہ برابر کرنا صفون کا بھی اُسمین سے ہے ع **وَعَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے ہاتھ اپنے ہمارے مونڈھون پر نماز مین یعنی جس وقت ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا اور فرماتے برابر ہو جاو اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہونگے دل تمھارے چاہیے کہ متصل ہون میرے تم مین سے صاحبان بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہین اُنکے پھر وہ لوگ کہ قریب ہین اُنکے کہا ابو مسعود نے پس تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور نہ اختلاف کرو یعنی بدن برابر رکھو ورنہ دلون مین اختلاف پڑیگا تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ درمیان قلب اور اعضا کے تعلق عجیب اور تاثیر غریب ہے کہ سرایت کرتی ہے مخالفت ہر ایک کی طرف دوسرے کے کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ ٹھنڈک ظاہر کی تاثیر کرتی ہے باطن مین اور اسیطرح باطن کی ظاہر مین آپ آگے ترتیب جماعتون کی بیان کی کہ متصل ہون میرے یعنی پہلی صف مین کھڑے ہون صاحبان بلوغ کے اور عقل کے تا یاد کرین کیفیت نماز کی اور احکام اُسکے اور پہنچا دین اُمت کو پھر دوسری صف مین وہ کہ قریب اُنکے ہین یعنی لڑکے اور جو کہ قریب بلوغ کے ہین کہ اُنکو مراہق کہتے ہین پھر تیسری صف مین وہ کہ قریب اُنکے ہین یعنی خناثی کہ علامت مردی اور زنانی دونون کی رکھتے ہین اور بعد انکے صف عورتون کی کھڑی رہے وہ نہین ذکر کی اِس لیے کہ منہیّ ہین کہ بعد انکے وہی ہین اور پس تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو یعنی سبب اس اختلاف اور فتنون کا یہی ہے کہ صفین اپنی برابر نہین کرتے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلٰثًا وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہیے کہ نزدیک ہون میرے تم مین سے صاحب بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہین اُنکے تین بار فرمایا اور بچو تم شور کرنے بازارون کے سے یعنی مسجدون مین شور مانند شور بازارون کے نہ کرو روایت کی یہ مسلم نے **ف** تین بار فرمایا یعنی اس حدیث مین ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ کو تین بار فرمایا پس مراتب صفون کے چار ہوے پہلی حدیث مین جماعت عورتون کی نہین مذکور ہوئی اور یہان مذکور ہوئی ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوْا وَاْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا دیکھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

یا رون اپنے مین تاخیر پس فرمایا واسطے اُنکے آگے بڑھو اور اقتدا کرو میری اور چاہیے کہ اقتدا کرین ساتھ تمھارے وہ کہ ہون پیچھے تمھارے ہمیشہ ہمیشگی ایک قوم تاخیر کرتی یہان تک کہ پیچھے ڈالیگا اُنکو اللہ یعنی رحمت و فضل اپنے سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یا رون اپنے مین تاخیر یعنی دیکھا کہ پہلی صف سے پیچھے رہے جاتے ہین اُنکو فرمایا کہ آگے بڑھو اور پہلی صف مین کھڑے رہو اور اقتدا کرو میری یعنی پیچھے میرے متصل کھڑے رہو تا افعال میرے دیکھو اور تمھاری متابعت وہ کرین کہ تمھارے پیچھے کھڑے ہون اس لیے کہ صف پیچھے کی متابعت اگلون کی کرتی ہے یعنی افعال اُنکے دیکھتے ہین اور اسیطرح وہ بھی کرتے ہین پس یہ متابعت باعتبار ظاہر کے ہے اور حقیقت مین سب تابع امام ہی کے ہین ع **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِيْ أَرَاكُمْ عِزِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھا ہمکو کہ بیٹھے ہین حلقے حلقے بنائے ہوئے پس فرمایا کیا ہے واسطے میرے دیکھتا ہونہین تکو جماعتین الگ الگ یعنی یون نہ بیٹھنا چاہیے کہ علامت افتراق کی ہے پھر نکلے ہمپر یعنی اور دفعہ بعد اسکے پس فرمایا کیا نہین صف باندھتے تم یعنی نماز مین مانند صف فرشتون کے نزدیک پروردگار اپنے کے یعنی جیسا بندگی کیلیے کھڑے ہوتے ہین پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے اور کسطرح صف باندھتے ہین فرشتے نزدیک پروردگار اپنے کے فرمایا پورا کرتے ہین پہلی صفونکو اور ملکر کھڑے ہوتے ہین صف مین روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صف مردون کی پہلی صف اور بدترین صف مردون کی پچھلی اور بہترین صف عورتون کی پچھلی صف اور بدترین صف عورتون کی پہلی صف روایت کی یہ مسلم نے **ف** مراد بہتر سے کثرت ثواب کی ہے یعنی پہلی صف والے بہت ثواب پاتے ہین اور مردونکی پہلی صف بہتر اس لیے ہوتی ہے کہ امام سے قریب ہوتے ہین اور عورتون سے دور اور اخیر کی بری اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے دور ہوتے ہین اور عورتون سے نزدیک اور عورتون کی اول صف بری اسلیے ہوتی ہے کہ مردون سے نزدیک ہوتی ہین اور اخیر کی بہتر ہوتی ہے اسلیے کہ مردونسے دور ہوتی ہین پس مردون کو اول صف کی رغبت کرنی چاہیے اور عورتون کو پچھلی صف کی ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملی ہوئی رکھو صفین اپنی یعنی آپسمین خوب بھر کر کھڑے رہو اور نزدیکی کرو درمیان صفون کے یعنی دو صفونمین اتنا فرق نرہے کہ ایک صف بیچ مین اور کھڑی ہوسکے اور برابر رکھو گردنین یعنی کوئی تم مین سے بلند جگہ پر نہ کھڑا رہے بلکہ برابر جگہ پر کھڑے رہو تا گردنین برابر رہین پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے تحقیق مین دیکھتا ہون شیطان کو داخل ہوتا ہے بیچ شگافون صف کے گویا کہ وہ سیاہ بچا ہے بکری کا روایت کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرو صف پہلی کو پھر اسکو کہ نزدیک ہے اُسکے پھر جو کچھ کہ ہو نقصان پس ہو پچھلی صف مین روایت کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنِ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ

یَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَمَا مِنْ خَطْوَۃٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ خَطْوَۃٍ یَمْشِیْھَا یَصِلُ بِھَا صَفًّا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تحقیق اللہ اور فرشتے اُسکے رحمت بھیجتے ہین اُن لوگون پر کہ قریب ہوتے ہین پہلی صفون کے اور نہین کوئی قدم بہت محبوب طرف اللہ کے اُس قدم سے کہ چلے اور ملاوے ساتھ اُسکے صف کو یعنی اگر صف مین جگہ خالی رہ گئی ہو وہان جا کھڑا رہے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** قریب ہوتے ہین پہلی صفون کے جب حضرتؐ نے فضیلت پہلی صف کی بہت بیان فرمائی تو اشارے کے ساتھ فضیلت دوسری صف کی بھی کہ بعد صف اوّل کے اُسکو بھی فضیلت ہے اور صفون پر کہ بعد اُسکے ہین ذکر کی **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مَیَامِنِ الصُّفُوْفِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ اور فرشتے اُسکے رحمت بھیجتے ہین اوپر داہنی طرف والی صفون کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ کھڑے رہنا داہنی طرف امام کے اگرچہ دور ہو امام سے افضل ہے کھڑے ہونے سے بائین طرف اگرچہ نزدیک ہو اور اگر بائین طرف خالی ہو نمازیون سے تو افضل ہے بائین طرف کھڑے رہنا واسطے رعایت دونون طرفون کے **ف** ع **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاِذَا اسْتَوَیْنَا کَبَّرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے یعنی ہاتھ یا زبان سے ہماری صفون کو جسوقت کہ کھڑے ہوتے ہم طرف نماز کے پس جب برابر ہو چکتی تکبیر تحریمہ کہتے روایت کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَعَنْ یَّسَارِہٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے داہنی طرف اپنے سیدھے کھڑے رہو اور برابر رکھو صفین اپنی اور بائین طرف فرماتے سیدھے کھڑے رہو اور برابر رکھو صفین اپنی روایت کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِیَارُکُمْ اَلْیَنُکُمْ مَنَاکِبَ فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین تمھارے وہ ہین کہ بہت نرم ہون مونڈھے اُنکے نماز مین روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسکے معنی علما نے کتنی طرح پر لکھے ہین ایک تو یہ کہ اگر صف مین کھڑا ہو اور حکم کرے اُسکو کوئی مونڈھے پر ہاتھ رکھکر برابر کھڑے ہونے کیلیے تو تکبر نہ کرے اور کہنا مانے اُسکا اور دوسرے یہ کہ اگر کوئی چاہے کہ صف مین در آوے تو منع نہ کرے اُسکو خصوصاً کہ جگہ خالی ہو اور صف بھرنے کیلیے آوے اور تیسرے یہ کہ نرم کرنا مونڈھون کا کنایہ ہے سکون اور خشوع ووقار سے یعنی نماز ساتھ خاطر جمعی کے اور حضور دل اور وقار کے پڑھے ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرٰکُمْ مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰکُمْ بَیْنَ یَدَیَّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے برابر ہو برابر ہو برابر ہو پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون تمکو پیچھے اپنے سے جیسے کہ دیکھتا ہون تمکو آگے اپنے سے سیٹھے ساتھ مشاہدہ اور مکاشفہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اِبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَی الثَّانِیْ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَی الثَّانِیْ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَی الثَّانِیْ قَالَ وَعَلَی الثَّانِیْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَحَاذُوْا بَیْنَ مَنَاکِبِکُمْ

وَلِيْنُوْا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِيْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی اُمامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور فرشتے اُسکے رحمت بھیجتے ہین پہلی صف پر عرض کیا صحابہؓ نے یارسول اللہؐ دوسری پر بھی یعنی فرماؤ کہ پہلی اور دوسری پر رحمت بھیجتے ہین فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتے اُسکے رحمت بھیجتے ہین پہلی صف پر یعنی اِس بار بھی دوسری صف کو نہ ذکر کیا عرض کیا صحابہؓ نے یارسول اللہؐ اور دوسری پر بھی فرماؤ فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتے اُسکے رحمت بھیجتے ہین پہلی صف پر عرض کیا صحابہؓ نے یارسول اللہؐ دوسری پر بھی فرماؤ فرمایا اور دوسری پر بھی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو اپنی صفون کو اور برابری کرو درمیان صفون کو اور برابری کرو درمیان مونڈھون اپنے کے یعنی برابر جگہ مین کھڑے رہو ایک دوسرے سے اونچا ہو کر نہ کھڑا رہے اور نرم ہو آگے ہاتھون بھائیون اپنے کے یعنی اگر کوئی مونڈھے پر ہاتھ رکھکر صف مین برابر کرے کہنا مانو اور نہ کرو صف کی شگافون کو اس لیے کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہے درمیان تمھارے مانند حذف کے یعنی چھوٹے بچے بھیڑ کے روایت کی یہ احمدؒ نے **ف** لفظ وَعَلَى الثَّانِيْ مین جو عطف ہے اِسکو عطف تلقین کہتے ہین یعنی پہلی صف کے لیے تو فرمایا دوسری کے لیے بھی یہی فرمائے اور حضرتؐ نے جو چوتھی بار مین دوسری صف کو فضیلت مذکورہ پہلی صف کی مین شریک کیا اِس سے معلوم ہوا کہ درجہ دوسری صف کا کم ہے اول سے **وعن** ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مِنْهُ قَوْلَهٗ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدھا کرو صفون کو اور برابری کرو درمیان مونڈھون کے اور بند کرو فرجون کو اور نرم ہو بیچ ہاتھون بھائیون اپنے کے اور نہ چھوڑو تم فرجے شیطان کے اور جسنے کہ ملائی صف یعنی خالی جگہ مین جا کھڑا رہا ملا دیگا اُسکو اللہ یعنی ساتھ فضل اور رحمت اپنی کے اور جسنے توڑی صف توڑیگا اُسکو اللہ یعنی دور ڈالیگا مقام قرب سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کیا نسائی نے اِس حدیث مین سے قول اُنکا مَنْ وَّصَلَ صَفًّا آخر تک یعنی انکی روایت مین مَنْ وَّصَلَ کی اوپر کی عبارت نہین ہے **ف** نرم ہو بیچ ہاتھون بھائیون اپنے کے یعنی ہاتھون سے پکڑ کر برابر کریں صف مین تو کہنا مانو اُنکا ۱۲ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَوَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مین رکھو امام کو یعنی دائین بائین طرف امام کے آدمی برابر ہون اور بند کرو شگافون کو روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعن** عَائِشَةَؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَّتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے گی قوم کہ پیچھے ہٹی رہے گی پہلی صف سے یہان تک کہ پیچھے ڈالے رکھے گا اُنکو اللہ دوزخ مین روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ یعنی کرے گا آخر الامر اُنکو دوزخ مین یا کریگا اُنکو پیچھے رہنے والا دوزخ مین حاصل یہ کہ سبقت کرنی چاہیے تھی پہلی جماعت کی طرف اِسنے جو اپنے کو ایسے ثواب سے محروم رکھا کہ پیچھے کھڑا رہا اُسکے بدلے مین یہ سزا پاویگا ۱۲ **وعن** وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے وابصہ بن معبد سے کہ کہا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا پیچھے صف کے اکیلا پس حکم کیا اُسکو یہ کہ پھر پڑھے نماز روایت کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ نے اور کہا

ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ف پہلی صف مین جگہ خالی تھی اور پھر وہ شخص پیچھے کھڑا ہوا تھا اُسکو نماز پھیرنے کو فرمایا ازراہ استحباب کے اِس لیے کہ مرتکب امر مکروہ کا ہوا امام احمدؒ کے نزدیک نماز نہین ہوتی اکیلے پڑھنے والے کی پیچھے صف کے اور تینون امامون کے نزدیک نماز ہوجاتی ہے لیکن اکیلے پڑھنی چاہیے نہین کہ مکروہ ہے ۱۲ ع **بَابُ الْمَوْقِفِ** باب ہے بیچ بیان جگہ کھڑے رہنے امام کے اور مقتدی کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ فَعَدَلَنِيْ لِذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۱۲ روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ کہا رات گذاری مین نے بیچ گھر اپنی خالہ میمونہ کے پس کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے یعنی تہجد کی پس کھڑا ہوا مین بائین طرف حضرتؐ کے پس پکڑا ہاتھ میرا پیچھے پیٹھ اپنی سے پس پھیرا مجکو اس طرح یعنی ہاتھ پکڑ کر پیچھے پیٹھ اپنی سے طرف پہلو داہنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اس حدیث سے کئی مسائل نکلے ایک تو یہ کہ جائز ہے نماز نفل جماعت سے اور دوسرے یہ کہ مقتدی ایک ہو تو امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور تیسرا یہ کہ جائز ہے تھوڑا سا عمل نماز مین اور چوتھا یہ کہ مقتدی کو جائز نہین کہ آگے ہو امام کے اِس لیے کہ آنحضرتؐ نے ابن عباسؓ کو پیچھے سے پھیرا اور پانچوین یہ کہ جائز ہے امامت پیچھے اُس کے کہ نیت کرے امامت کی اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر اکیلا نمازی امام کے پیچھے یا بائین طرف نماز پڑھے تو جائز ہے لیکن بُرا ہے ۱۲ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدَيَّ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھین پس آیا مین یہان تک کہ کھڑا ہوا مین بائین طرف حضرتؐ کے پس پکڑا ہاتھ میرا پھر پھیرا مجکو یہان تک کہ کھڑا کیا مجکو داہنی طرف اپنے یعنی داہنا ہاتھ پکڑ کر پیٹھ کے پیچھے سے کھینچکر دائین طرف کھڑا کیا پھر آیا جابر بن صخر پس کھڑا ہوا بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پکڑے حضرتؐ نے دونون ہاتھ ہمارے اٹھائے یعنی اپنے داہنے ہاتھ سے بایان ہاتھ ایک کا پکڑا اور بائین ہاتھ سے دایان ہاتھ دوسرے کا پھر ہٹایا ہمکو یہان تک کہ کھڑا کیا ہمکو پیچھے اپنے روایت کی یہ مسلم نے ف اِس سے معلوم ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہو تو دائین طرف کھڑا رہے اور اگر ایک سے زیادہ ہون تو پیچھے کھڑے رہین اور کہا قاضی نے کہ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہاتھ سے ایک بار حرکت کرنی یا دو بار متصل نہین باطل کرتی نماز کو اور اِسی طرح زیادہ بھی اگر فرق سے ہو ۱۲ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے اور یتیم نے بیچ گھر اپنے کے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اُم سُلیم پیچھے ہمارے تھی روایت کی یہ مسلم نے ف اُم سُلیم نام ہے انس کی مان کا اور یتیم اُن کے بھائی تھے بعضے کہتے ہین کہ نام اُنکا یہی تھا اور بعضے کہتے ہین کہ نام اُسکا ضمیرہ تھا اور اِس سے معلوم ہوا کہ مردون کی صف آگے ہو عورتون کی صف سے ۱۲ ع **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْ خَالَتِهٖ قَالَ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ساتھ اُن کے اور مان اُسکی کے یعنی اُم سُلیم کے یا کہا خالہ اُسکی کے کہا اُس نے پس کھڑا کیا مجکو داہنے اپنے اور کھڑا کیا عورت کو یعنی انکی مان یا خالہ کو پیچھے ہمارے روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ

فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی بکرہ سے یہ کہ وہ پونچے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس حالت مین کہ وہ رکوع مین تھے پس رکوع کیا پہلے اس سے کہ پونچین طرف صف کے یعنی ہنوز صف مین نہ پونچے تھے کہ نیت اور تحریمہ کرکر رکوع مین شریک ہوگئے تاکہ رکعت ہاتھ سے بجاوے پھر چلے طرف صف کے پس ذکر کیا گیا یہ واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا زیادہ کرے تجکو اللہ حرص یعنی طاعت پر اور پھر نکرنا اسطرح روایت کی یہ بخاری نے **ف** چلے طرف صف کے یعنی ساتھ دو قدمون کے یا زیادہ غیر متوالیہ کے یعنی پے درپے قدم نرکھے بلکہ ٹھیر ٹھیر کر پس ایک دو قدم چلنے مین نماز پھیر نہین آتی لیکن اولیٰ یہ ہے کہ اس سے بھی احتراز کرے اور لفظ لَا تَعُدْ مین کئی قول آئے ہین ایک تو ساتھ زبرت کے اور پیش عین کے عود سے یعنی اسطرح پھر نہ کرنا اور دوسرا ساتھ سکون عین کے اور پیش دال کے عدد سے یعنی جلدی نکرنا چلنے مین طرف نماز کے بلکہ صبر کریہان تک کہ صف مین پونچے پھر شروع کرنماز اور تیسرا ساتھ پیش ت کے اور زیر عین کے اعادے سے یعنی نہ پھیر نماز جو پڑھ چکا ہے اور قول اول صحیح تر ہے از راہ عقل و نقل کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ اکیلے کھڑے ہونا پیچھے صف کے باطل نہین کرتا نماز کو اسلیے کہ حضرت نے نماز پھیرنے کو نہ فرمایا لیکن کراہیت بلاشبہہ ہے ع ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَ مِنَّا اَحَدُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہون ہم تین آدمی یہ کہ آگے ہووے ہمارے یعنی امام ہو ایک ہمارا روایت کی یہ ترمذی نے **ف** دو آدمیون کا بھی یہی حکم ہے ایک امام ہو اور ایک مقتدی ع ع ح **وَعَنْ** عَمَّارٍ اِذَا اَتَّمَّ النَّاسُ بِالْمِائَتَيْنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُصَلِّيْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتّٰى اَتٰى حُذَيْفَةَ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِّنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَّقَامِهِمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمار سے یہ کہ وہ امام ہووے لوگون کے شہر ائن مین کہ قریب کوفے کے ہے اور کھڑے ہوئے چبوترے پر نماز پڑھنے اور مقتدی نیچے تھے اُن سے پس آگے بڑھے حذیفہ یعنی صف سے پس پکڑے دونون ہاتھ عمار کے یعنی اور کھینچا اُنکو پیچھے تاکہ اُتر کر برابر مقتدیون کے کھڑے ہون پس متابعت کی حذیفہ کی عمار نے یہان تک کہ اُتارا اُنکو حذیفہ نے چبوترے سے پس جبکہ فارغ ہوے عمار نماز اپنی سے کہا واسطے اُسکے حذیفہ نے کیا نہین سُنا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ امام ہو آدمی ایک قوم کا پس نہ کھڑا ہو اُس جگہ کہ بلند ہو جگہ مقتدیون کے سی یا فرمایا مانند اسکے پس کہا عمار نے اسی لیے اتباع کیا مین نے تمھارا جسوقت کہ پکڑے تم نے ہاتھ میرے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** کھڑے ہوے چبوترے پر یعنی اکیلے کھڑے ہوے پس اگر کھڑا ہووے امام ساتھ بعضے مقتدیون کے بلند جگہ پر تو نہین مکروہ اور اگر مقتدی اونچے پر ہون اور امام اکیلا نیچے کھڑا ہو تو اختلاف کیا ہے مشایخ نے کہا طحاوی نے کہ یہ نہین مکروہ اسلیے کہ نہین مشابہت ہوتی ہے ساتھ اہل کتاب کے کیونکہ وہ کھڑا کرتے تھے امام اپنے کو خاص کر بلند جگہ پر پس وہ منع ہے اُنکی مشابہت سے نہ یہ اور ظاہر روایت مین یہ بھی مکروہ ہے اس لیے کہ انمین حقارت امام کی لازم آتی ہے اور بلندی کہ چہار انگلی کھڑے رہنا امام کو مکروہ ہے مقدار اُسکی کیا ہے بعضون نے کہا ہے کہ بقدر قد آدم کے اور بعضون نے کہا کہ بقدر اٹھ کے ہوا اور فتویٰ اسی پر ہے کذا فی شرح المنیۃ اور نماز پڑھنے یعنی عمار نماز پڑھتے کھڑے ہوئے حقیقۃً یا ارادہ نماز کا کیا چنانچہ ظاہر تر یہی ہے اور یا مانند اسکے یعنی حذیفہ کو لفظ حضرت ؐ کے بعینہٖ یاد نہ تھے اس لیے یہ کہا کہ یہی لفظ فرمائے تھے یا مانند انکے اور آخر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ عمار جانتے تھے اور حضرت ؐ سے سُنا تھا پس یہان اعتراض وارد ہوتا ہے

کہ دیدہ و دانستہ کیون ایسی حرکت کی جواب اسکا یہ ہے کہ شاید عمار یہ بھول گئے ہونگے جب تعرض کیا حذیفہ نے یاد آیا انکو ع ع وعن سهل بن سعد الساعدي انه سئل من اي شيء الي المنبر فقال هو من اثل الغابة عمله فلان مولى فلانة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقام عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم حين عمل ووضع فاستقبل القبلة وكبر وقام الناس خلفه فقرأ وركع الناس خلفه ثم رفع رأسه ثم رجع القهقرى فسجد على الارض ثم عاد الى المنبر ثم قرأ ثم ركع ثم رفع رأسه ثم رجع القهقرى حتى سجد بالارض هذا لفظ البخاري وفي المتفق عليه نحوه وقال في اخره فلما فرغ اقبل على الناس فقال يا ايها الناس انما صنعت هذا لتأتموا ولتعلموا صلاتي اور روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق وہ پوچھے گئے کس چیز سے یعنی کس لکڑی کا تھا ممبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا سہل نے وہ تھا جھاؤ بیشہ کے سے بنایا تھا اُس کو فلانے شخص نے کہ غلام آزاد کیا ہوا فلانی عورت کا تھا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کھڑے ہوئے اُس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ طیار کیا گیا اور رکھا گیا یعنی مسجد مین پس مُنہ کیا حضرتؐ نے طرف قبلے کے اور تکبیر تحریمہ کہی نماز کے لیے اور کھڑے ہوے لوگ پیچھے حضرتؐ کے پس پڑھا حضرتؐ نے قرآن اور رکوع کیا اور رکوع کیا لوگون نے پیچھے حضرتؐ کے پھر اُٹھایا سر مبارک اپنا رکوع سے پھر ہٹے پچھلے پانؤن پس سجدہ کیا زمین پر پھر تشریف لے گئے منبر پر پھر پڑھا قرآن پھر رکوع کیا پھر اُٹھایا سر اپنا پھر ہٹے پچھلے پانؤن یہان تک کہ سجدہ کیا زمین پر یہ لفظ بخاری کے ہین اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے ہے مانند اسکے اور کہا راوی نے بیچ آخر اُس حدیث کے پس جب فارغ ہوئے حضرتؐ متوجہ ہوئے لوگون پر پس فرمایا اے لوگو نہین کیا مین نے یہ مگر تا کہ پیروی کرو میری اور تا کہ جانو نماز میری ف جھاؤ بیشہ کے سے یعنی ایک جنگل تھا لوگون کو پر مدینے سے وہان درخت بہت سے تھے وہان کے جھاؤ کا منبر بنا تھا اور فلانے کا نام یا قوم رومی تھا اور فلانی کا نام عائشہ انصاریہ اور لکھا ہے مظہر نے کہ اُس منبر کے تین زینے تھے پاس پاس پس اُترنا اُسپر سے آسان ہوتا تھا ساتھ ایک یا دو قدم کے پس فعل کثیر نہین لازم آتا تھا کہ اُس سے نماز باطل ہوتی اور اسمین دلالت ہے اسپر کہ امام جب ارادہ کرے تعلیم قوم کا کہ قریب اور دور والے دیکھ کر سیکھین تو جائز ہے اُسے اونچی جگہ پر کھڑے ہونا اور یہ لفظ بخاری کے ہین اشارہ کیا مؤلف نے ساتھ اس عبارت کے اور عبارت مابعد کے اسپر کہ یہ حدیث پہلی فصل مین لانی چاہیے تھی لیکن یہان جو ذکر کی واسطے تابعداری صاحب مصابیح کے کہ ذکر کیا اُنھون نے اسکو حسان مین ع وعن عائشة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجرته والناس يأتمون به من وراء الحجرة رواه ابو داود اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حجرے اپنے کے اور لوگون نے اقتدا کیا حضرتؐ کا باہر حجرے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف حضرتؐ نے رمضان شریف مین اعتکاف کے لیے بوریہ کا حجرہ بنا لیا تھا اُسمین چند شب نماز تراویح کی پڑھی اور لوگون نے اقتدا کیا ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابي مالك الاشعري قال الا احدثكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقام الصلوة ووصف الرجال ووصف خلفهم الغلمان ثم صلى بهم فذكر صلوته ثم قال هكذا صلوته قال عبد الاعلى لا احسبه الا قال متى رواه ابو داود روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا کیا نہ خبر دوون مین تمکو ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو مالک نے کہ قائم کی حضرتؐ نے نماز اور صف باندھی مردون کی اور کھڑا کیا پیچھے اُنکے لڑکون کو پھر نماز پڑھائی اُنکو پس ذکر کی ابو مالک نے کیفیت نماز آنحضرتؐ کی پھر فرمایا آنحضرتؐ نے اسیطرح سے ہے نماز کہا عبد الاعلی نے کہ راوی حدیث کا ہے ابو مالک سے نہین گمان کرتا مین ابو مالک کو مگر کہا امت میری کی یعنی روایت کیا ابو مالک نے آنحضرتؐ سے کہ فرمایا اسیطرح سے ہے نماز امت میری کی روایت کی

ابوداؤد نے ف معنی یہ ہین کہ لائق ہے اُنکو یہ کہ نماز پڑھین اسطرح اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ جو کوئی نہ نماز پڑھے اس طرح نہین ہے حضرت کی
امت تابعدارمین سے ع وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِي رَجُلٌ
مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللَّهِ مَا عَقَلْتُ صَلَوٰتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ إِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُؤْكَ
اللَّهُ إِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَأْتِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعَقَدِ
وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى وَلٰكِنْ آسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا تَعْنِي بِأَهْلِ الْعَقَدِ
قَالَ الْأُمَرَاءُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے قیس بن عُباد سے کہ کہا اُسوقت کہ مین بیچ مسجد کے تھا پہلی صف مین پس کھینچا مجکو ایک شخص نے
پیچھے میرے سے کھینچا پھر ایک طرف کیا مجکو اور کھڑا ہوا میری جگہ پس قسم ہے اللہ کی نہین سمجھا مین نماز اپنی کو یعنی نہ جانا مین نے کہ کس طرح پڑھتا ہون
اور کتنی رکعتین پڑھی ہین بسبب غصے کے کہ آیا مجکو کھینچنے سے مکان افضل سے باوجود پہلے کھڑے ہونے میرے کے وہان پس جبکہ پھرا وہ شخص
کھینچنے والا نماز سے اور تمام کی نماز ناگہان وہ ابی بن کعب تھے پس کہا اُنھون نے اے جوان نہ غم مین ڈالے تجکو اللہ یعنی بسبب اُس چیز کے
کہ کی مین نے ساتھ تیرے تحقیق یہ وصیت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہمارے یہ کہ نزدیک کھڑے ہوین ہم اُنکے یعنی پس اُسیطرح بعد اُنکے
امامون کے ساتھ کھڑے ہوتے ہین پھر سامنے ہوئے قبلے کے پس کہا ہلاک ہوئے سردار قسم ہے پروردگار کعبہ کی تین بار کہا یہ پھر کہا قسم ہے
اللہ کی نہین سردارون پر غم کرتا مین ولیکن غم کرتا ہون مین اُن شخصون پر کہ گمراہ کرتے ہین سردار اُن کو یعنی رعایا کہ متابعت کرتی ہین سردارونکی
کہتا ہے قیس بن عُباد کہ کہا مین نے ابی بن کعب کو اے ابا یعقوب کیا مُراد رکھتے ہو تم ساتھ اہل عقد کے کہا کہ امراء روایت کی یہ نسائی نے
ف یہ کہ نزدیک کھڑے ہوین ہم یہ اشارہ ہے اس حدیث پر لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى یعنی قریب کھڑے ہوین میرے
تم مین سے صاحب بلوغ اور عقل کے پس قیس کو ایسا نہ پایا اس لیے اُنکو وہان سے ہٹا دیا اور ہلاک ہوئے اہل عقد یعنی امراء کہ رعایت لوگون کے
کاموں کی اور اہتمام تمام احکام دنیا اور دین کا حتی کہ رعایت صفوف کی نمازمین اور کھڑے رہنا اُسمین اُن ہی کے ہاتھ مین ہے شاید یہ
ابی بن کعب نے طعن کیا اپنے زمانے کے امیرون پر کہ انتظام جماعت کا اچھی طرح نہین کرتے تھے لیکن موت اُنکی بیچ خلافت حضرت عثمانؓ
کے ہوئی ہے پس شاید شکایت بعضے حاکمون اُنکے کی ہو واللہ اعلم ع ش ح بَابُ الْإِمَامَةِ باب ہے بیچ بیان امامت کے یعنی اولی
امامت کے لیے کون ہے الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ
الْقَوْمَ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ
هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ
وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ
روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ہو قوم کا جو اُنمین اچھا پڑھتا ہو کتاب اللہ کو یعنی خوب تجوید جانتا ہو
بعد اس کے کہ عالم ہو ساتھ احکام اور ارکان نماز کے اگرچہ تفصیل سے مسائل نہ جانتا ہو پس اگر ہون پڑھنے مین برابر پس
امامت کرے زیادہ جاننے والا اُنکا سنت کو یعنی احکام نماز اور مسائل اُسکے کو بعد اس کے کہ خوب پڑھ سکے قرأت مسنونہ پس اگر ہون
سنت کے جاننے مین اور قرأۃ مین برابر پس امامت کرے وہ کہ پہلا ہوا اُنکا ہجرت مین یعنی جو کہ پہلے ہجرت کر کر مدینے مین آیا پس اگر ہون
علم قرأت اور ہجرت مین برابر پس امامت کرے بڑا اُنکا عمر مین اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اُسکی کے اور نہ بیٹھے بیچ گھر اُسکے کے مسند

اُسکی پر گر ساتھ حکم اُسکے کے روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ گھر اُس کے کے یعنی اگرچہ یہ افضل ہو اُس سے مگر ساتھ اذن اُسکے کے **ف** کہا طیبی نے کہ مراد سنّت سے حدیثین ہین پس جو خوب حدیثین جانتا تھا وہ بڑا فقیہ ہوتا تھا عہد صحابہؓ مین اور عمل امام احمدؒ کا اور ابو یوسفؒ کا اسی حدیث پر ہے کہ اُنکے نزدیک امامت مین قاری مقدم ہے عالم پر اور مذہب امام اعظمؒ اور محمدؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ کا یہ ہے کہ بہت علم والا اور فقیہ مقدم ہے بڑے قاری پر اس لیے کہ احتیاج قرات کی ایک رکن مین ہے اور علم کی سب ارکان مین اور حدیثین کہ دلالت کرتی ہین تقدیم اقرا پر اُنکا جواب وہ یہ دیتے ہین کہ اُس زمانے مین اقرا اعلم تھے اس لیے کہ وہ سیکھتے تھے قرآن ساتھ احکام کے اسی سبب سے مقدم کیا ہے اقرا کو حدیث مین اور ہمارے زمانے مین ایسا نہین ہوتا پس مقدم کیا جانے اعلم کو اور بڑی دلیل ہماری یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین حضرت ابوبکرؓ سے نماز پڑھوائی کہ وہ اعلم تھے باوجودیکہ قاری اُن سے زیادہ زیادہ موجود تھے اور کہا ابن ملک نے کہ ہجرت منقطع ہے آج کے دن پس معتبر اُسکی جائے ہجرت معنوی ہے یعنی ہجرت معاصی سے اسی لیے فقہانے بعد مساوات کے علم اور قرات مین پرہیزگار کو مقدم رکھا ہے اور اس حدیث مین اتنے ہی مراتب مذکور ہوئے لیکن علمانے لکھا ہے اگر سن مین بھی برابر ہون پس امامت کرے خوش خلق اُنکا پس اگر اسمین بھی برابر ہون اچھے چہرے والا اُنمین سے امامت کرے پس اگر اسمین بھی برابر ہون شریف ترنسب کا امامت کرے پھر اگر سب باتون مین برابر ہون قرعہ ڈالین آپس مین یا اختیار قوم کو ہے کذا ذکر الشیخ ابن الہمام اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اُسکی کے اور نہ اُس جگہ مین کہ وہ مالک ہو اُسکا جیسے کہ دوسری روایت مین آیا ہے فِیْ اَهْلِهٖ پس پہل نکرے امامت مین حاکم پر یا اُسکے نائب پر کہ ولایت مین ہے مثل امام اور خلفا اور حاکمون اُسکے کے خصوصاً عمدون اور حجون مین اور پہل نہ کرے امام حی پر اور صاحب خانہ پر مگر ساتھ اذن اُنکے کے اس لیے کہ یہ باعث ہوتا ہے پست کرنے امر سلطنت کا اور آپس کے بغض اور ترک ملاقات اور ظہور خلاف کا باوجودیکہ مشروع ہونا جماعت کا ہے واسطے دفع ان چیزون کے منقول ہے کہ حضرت ابن عمرؓ باوجود اُس شرف وفضل کے حجاج کے پیچھے نماز پڑھتے تھے کہ بے شبہ ظالم اور فاسق تھا ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَاُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہون تین آدمی پس امام ہو اُنکا ایک اُنمین کا اور بہت حقدار ہے اُنکا ساتھ امامت کے اچھا پڑھا ہوا اُنکا روایت کی یہ مسلم نے **ف** قید تین آدمیون کی اسمین اتفاقی ہے اس سے کم وزیادہ کا بھی یہی حکم ہے کہ ایک امام ہو باقی مقتدی اور کہا طیبی نے کہ اکثر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہوے بڑی عمر مین پس سیکھتے تھے علم دین پہلے پڑھنے قرآن کے اور جو کہ بعد اُن کے ہوئے سیکھنے لگے قرآن چھوٹی عمر مین پہلے سیکھنے علم دین کے پس نہین تھا صحابہ مین قاری مگر وہ کہ فقیہ ہوتا تھا انتہی پس اعتبار اُس فقہ کا ہے کہ جو متعلق ہو ساتھ امر صلوٰۃ کے پس بڑا علم رکھنے والا معاملات کا نہین ہے اولیٰ ساتھ امامت کے اچھے قاری سے ع ح **وَذُكِرَ حَدِيْثُ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِیْ بَابِ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْاَذَانِ اور ذکر کی گئی حدیث مالک بن حویرث کی بیچ باب کے کہ پیچھے باب فضیلت اذان کے ہے یعنی مصابیح مین یہان مذکور تھی اور رہنے دہان ذکر کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاءُكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ اذان دین تمھارے لیے اچھے تمھارے اور امامت کرین تم مین سے جو خوب پڑھے ہون تم مین سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** محافظت وقات نماز وروزے کی موذن کے ہاتھ ہوتی ہے اور اذان بلند جگہ پر کہتا ہے لوگون کے گھرون پر نظر پڑتی ہے

پس اگر وہ دیندار ہوگا تو رعایت اوقات نماز و روزے کی بھی کریگا اور نظر محرم سے بھی بچاوے گا ۱۲ **وَعَنْ** اَبِیْ عَطِیَّۃَ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ یَاْتِیْنَا اِلٰی مَصَلَّانَا فَیَقُمْنَ حُضَرَتِ الصَّلٰوۃُ یَوْمًا قَالَ اَبُوْ عَطِیَّۃَ فَقُلْنَا لَہٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّ قَالَ لِنَافِدٌ مُوَارِحِلًا مِنْکُمْ یُصَلِّیْ بِکُمْ وَسَاُحَدِّثُکُمْ لِمَ لَا اُصَلِّیْ بِکُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یَؤُمُّھُمْ وَلْیَؤُمَّھُمْ رَجُلٌ مِّنْھُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ اقْتَصَرَ عَلٰی لَفْظِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے ابی عطیہ عقیلی تابعی سے کہ کہا تھا مالک بن حویرث صحابی آتا ہماری ملاقات کے لیے طرف مسجد ہماری کے حدیث کرتا یعنی حدثین حضرتؐ کی بیان کرتا اور اور باتین کرتا پس آیا وقت نماز کا ایک دن کہا ابوعطیہ نے پس کہا ہمنے واسطے مالک کے آگے ہو اور نماز پڑھا کہا مالکؓ نے واسطے ہمارے آگے کرو کسی شخص کو اپنے مین سے کہ نماز پڑھائے تمکو اور خبر دونگا مین تمکو کہ کیون نہین نماز پڑھاتا مین سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کرے کسی قوم کی پس نہ امامت کرے اُنکی اور چاہیے کہ امامت کرے اُنکی کوئی شخص اُن ہی مین سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے مگر کہ نسائی نے اقتصار کیا اوپر لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** یعنی اُسنے فقط حضرتؐ ہی کی حدیث نقل کی ہے مَنْ زَارَ آخر تک اور قصہ مالک کے آنے کا مسجد مین اور انکار کرنا امامت سے نہین ذکر کیا اور مالک نے باوجود اذن کے انکار کیا امامت سے واسطے عمل کرنیکے ظاہر حدیث پر شرع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَؤُمُّ النَّاسَ وَھُوَ اَعْمٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے انس سے کہا کہ خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن اُم مکتوم کو کہ امامت کرین لوگون کی اور تھے وہ اندھے روایت کی یا بوداؤد نے **ف** اس حدیث مین دلیل ہے اسکی کہ جائز ہے امامت اندھے کی بلا کراہت اور روایتین فقہیہ بھی ہمارے مذہب مین آئی ہین کہ اگر اندھا پیشوا قوم کا ہو جائز ہے امامت اُسکی اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر وہ علم خوب رکھتا ہو پس وہ اولی ہے کذا فی شرح الکنز نقلا من المبسوط اور اسیطرح ہے کتاب اشباہ والنظائر مین شرح **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُجَاوِزُ صَلٰوتُھُمْ اٰذَانَھُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ وَامْرَاَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی اُمامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی نماز اُنکی کانون اُنکے سے یعنی قبول نہین ہوتی ایک تو غلام کہ بھاگا ہو مالک اپنے سے یہانتک کہ پھر آوے یعنی طرف مالک اپنے کے اور دوسرے وہ عورت کہ رات گذاری ہو اُس حالت مین کہ خاوند اُسکا ہو اُس سے خفا اور تیسرا وہ کہ امام ہو قوم کا اور وہ اُسکو مکروہ رکھتے ہون روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** غلام کے حکم مین داخل ہے لونڈی بھی یعنی اگر وہ بھاگے گی اُسکا بھی یہی حال ہوگا اور عورت کے حق مین جو فرمایا یہ جب ہوگا کہ خاوند خفا ہوا ہوگا بسبب خلقی اُسکی کے یا بے ادبی اُسکی کے یا کم اطاعت کرنے اُسکی کے اور اگر خاوند ناحق خفا ہوا ہوگا تو عورت پر نہین ہے گناہ بلکہ خاوند گناہگار ہوگا اور امام کے حق مین ابن ملک نے کہا ہے کہ یہ گناہ جب ہوگا کہ لوگ اُس سے ناراض ہون بسبب بدعت اُسکی کے یا فسق اُسکے کے یا جہل اُسکے کے اور اگر پس مین کراہت اور عداوت ہو بسبب امر دنیوی کے پس نہین اُسکے لیے یہ حکم بلکہ اُس سے ناحق ناراض ہونگے تو وہی گناہگار ہونگے اور مراد امام سے عام ہے یعنی خواہ حاکم ہو یا امام نماز کا ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا تُقْبَلُ مِنْھُمْ صَلٰوتُھُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَھُمْ لَہٗ کٰرِھُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَی الصَّلٰوۃَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ یَّاْتِیَھَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَ وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے

ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی نماز اُنکی یعنی ثواب نہین پاتے نماز کا ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اُس سے ناخوش ہون اور دوسرا وہ کہ آوے نماز کو پیچھے اور معنی پیچھے کے یہ ہین کہ آوے نماز کو بعد جاتے رہنے وقت اُسکے کے یعنی وقت مستحب کے اور تیسرا وہ شخص کہ غلام سمجھے آزاد کو روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی غلام کو آزاد کرکے بجبر خدمت لینے لگا یا آزاد کیا لیکن آزاد کرنے کو اُس سے چھپایا یا دعویٰ کیا ایک آزاد پر کہ یہ میرا غلام ہے اور تصرف مالکون کا سا اُسپر کرنے لگا یا بردہ مول لیا اور شرعاً بیع اُسکی نہ ہوئی جیسے اس وقت مین لوگ لونڈی غلام مول لیتے ہین اور پھر اُسپر تصرف مالکانہ کیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ فقہانے لکھا ہے اگر جماعت مسلمانون کی دارالاسلام سے دارالحرب مین جاکر بقہر وغلبہ کفار حربیون کو خواہ مرد ہون خواہ عورت خواہ چھوٹے خواہ بڑے بندے کرکر دارالاسلام مین لاوین یا کفار حربی ایک ملک کے کفار حربی اور ملک کے کو اسیطرح غلبہ کرکر لادین ان دونون قسمون مین بندے کرنیوالے خواہ مسلمان ہون خواہ کافر مالک اس بندے کے ہوتے ہین بیچنا اور رہن کرنا اور ہبہ اور صحبت کرنی بغیر نکاح کے اور سب تصرف مالکانہ ساتھ اُنکے جائز ہین اور لونڈی کی اولاد بھی اُن ہی کا سا حکم رکھتی ہے بشرطیکہ مالک سے یا ذی رحم مالک سے نہ پیدا ہونگے تو آزاد ہین پس سوائے ان اقسام کے اور قسمین بردے کی لکھکر بعضی قسمون مین اختلاف کیا ہے اور بعضی کو لکھا ہے کہ شرعی بردے نہین ہوتے لیکن صحیح یہ ہے کہ سوائے دونون قسمون مذکورین کے شرعی بردے نہین ہوتے پس اے بھائیو اسمین خوب احتیاط کرنی چاہیے اگر شرعی لونڈی ہو تو خدمت مین لاوے ورنہ یہ نکرے کہ پیسے نام لونڈی گری کا آوے اگرچہ شرعی لونڈی نہ ہووے اندھا دھند مثل جانورون کے اُس سے صحبت کرنے لگے کہ حرام کاری ہی ہوگی اسی طرح اور تصرفات مالکانہ بھی نہ کرے اُسکے ساتھ ۱۲ ح ومولانا **وَعَنْ** سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَّخِذَ اَفْعَالُ الْمَسٰجِدِ لَا يُحْمَدُوْنَ اِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سلامۃ بیٹی حُر کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتون قیامت کی سے ہے یہ کہ دفع کرینگے اہل مسجد کے امامت کو نہین پاوینگے امام کو کہ نماز پڑھاوے اُنکو روایت کی یہ احمد و ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے **ف** یہ کنایہ ہے ظہور جہل اور فسق سے آخر زمانے مین کہ ایسے جاہل اور نااہل پیدا ہونگے کہ کوئی لائق امامت کے نہین ہونیکا ہر کوئی اپنے نفس سے امامت کو دفع کریگا یعنی آپسمین ایک دوسرے کو کہے گا کہ تو پڑھا مین لائق امامت کے نہین وہ کہے گا تو پڑھا مین لائق اسکے نہین پس اگر اپنے سے افضل کو امام کرے اور اپنے سے امامت دفع کرے اسلیے وہ اسمین داخل نہین کیونکہ دوسرے کو افضل جانکر دفع کرتا ہے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد واجب ہے تمپر ہمراہ ہر سردار کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز واجب ہے تمپر پیچھے ہر مسلمان کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز جنازہ واجب ہے ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** جہاد واجب ہے یعنی فرض عین ہے بعضی صورت مین اور فرض کفایہ ہے بعضی صورت مین اور امامت فاسق کی جائز ہے اگر فسق اُسکا حد کفر کو نہ پہنچے لیکن مکروہ ہے اور نیک بخت کے ہوتے ہوئے فاسق کو امامت نکرنی چاہیے اور نماز جنازے پر واجب ہے یعنی فرض کفایہ ہے ۱۲ ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْاَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ

مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهٗ اَوْحٰى اِلَيْهِ لَدَ اَفْلَتْتُ اِحْفَظْ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَاَنَّمَا يَقُرُّ فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اُتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهٗ فَاِنَّهٗ اِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ اَبِيْ قَوْمِيْ بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّيْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَيِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عمرو بن سلمہ سے کہا تھے ہم رہتے کنارے ایک پانی کے کہ تھا وہ گذرگاہ لوگونکا گذرتے ہم پر قافلے پوچھتے ہم کیا ہے واسطے لوگون کے کیا ہے واسطے لوگون کے یعنی دین اسلام کیا نکالا ہے کیا صفت ہے اس شخص کی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتے لوگ دعویٰ کرتا ہے وہ یہ کہ اللہ نے بھیجا ہے اسکو وحی کی ہے طرف اُسکے وحی کی ہے طرف اُس کے اس طرح یعنی قرآن عظیم کہ پڑھتے تھے اُسکو قافلے والے پس تھا مین یاد رکھتا تھا اُس کلام کو یعنی قرآن کو کہ پڑھتے تھے اور حضرتؐ کے اوصاف کو کہ بیان کرتے پس گویا چمٹ جاتا وہ کلام میرے سینے مین یعنی خوب یاد رہتا اور تھے عرب یعنی سواے حضرتؐ کی قوم کے اکثر عرب انتظار کرتے بیچ اسلام اپنے کے فتح ہونے مکے کا یعنی کہتے تھے کہ اگر مکہ فتح ہوا ہم سب مسلمان ہوجاوینگے پس کہتے چھوڑو اسکو ساتھ قوم اُسکی کے کہ قریش ہین پس تحقیق وہ اگر غالب ہون اپنی قوم پر اور فتح کرین مکے کو پس وہ نبی سچے ہین یعنی اس لیے کہ باوجود اس ضعف کے غلبہ اُنہ پر بغیر معجزے کے متصور نہین پس جبکہ ہوئی فتح جلدی کی ہر قوم نے ساتھ اسلام اپنے کے اور جلدی کی اسلام لانے مین باپ میرے نے قوم میری پر پس جبکہ سفر سے پھر کر آیا باپ میرا کہا یعنی اپنی قوم سے آیا ہون مین تمھارے پاس قسم ہے اللہ کی نزدیک نبی برحق کے سے صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا فرمایا نبی نے پڑھو نماز ایسی فلانے وقت مین اور نماز ایسی فلانے وقت مین یعنی کیفیت نمازون کی اور اوقات اُنکے بیان فرمائے پس جبکہ آوے وقت نماز کا پس چاہیے کہ اذان دے ایک تمھارا اور امام ہو تم مین سے زیادہ جاننے والا تمھارا قرآن کو پس دیکھا قوم نے یعنی تامل کیا بیچ مقرر کرنے امام کے پس نہ تھا کوئی زیادہ جاننے والا قرآن کو مجھ سے اسلیے کہ تھا مین سیکھتا قرآن قافلے والون سے پس امام کیا اُنھون نے مجکو آگے اپنے اور مین تھا چھ برس کا یا سات برس کا اور تھی مجھپر ایک چادر تھا مین جسوقت سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر میرے بدن سے یعنی اور کھل جاتے چوتڑ پس کہا ایک عورت نے قوم مین سے کیا نہین ڈھانکتے تم ہمسے شرمگاہ امام اپنے کی پس خرید کیا قوم نے کپڑا پس بنا دیا میرے لیے کرتا پس نہ خوش ہوا مین ساتھ کسی چیز کے مانند خوشی اپنی کے ساتھ اس کُرتے کے روایت کی یہ بخاری نے ف سب سلمہ ساتھ زبر لام کے ہین مگر یہ عمرو بن سلمہ امام قوم کا ساتھ زیر لام کے ہے اور اختلاف کیا ہے علمانے کہ عمرو بن سلمہ بھی اپنے باپ کے ساتھ حضرتؐ پاس حاضر ہوا تھا یا نہین اور اسی سبب سے اختلاف ہے بیچ صحبت اُسکی کے کہ صحابی ہے یا نہین ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہین گیا اپنے باپ کے ساتھ اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے شافعیؒ نے اوپر جائز ہونے امامت لڑکے کے اور اُنسے بیچ امامت لڑکے کے جمعے مین دو قول ہین یعنی جواز و عدم جواز اور کہا مالکؒ اور احمدؒ اور ابو حنیفہؒ نے کہ نہین جائز ہے اور اختلاف کیا ہے علماے حنفیہ نے نفل مین پس جائز رکھی ہے مشائخ بلخ نے اور اسی پر عمل انکا ہے اور مصر مین اور شام مین بھی عمل اسی پر ہے اور منع کیا ہے اُسکو غیر انکے نے اور اسی پر عمل ہے علماے ماوراء النہر کا انتہیٰ کہا زیلعی نے شرح کنز مین

ف
متن ہدایہ امامت لڑکے کی مطلق اور بخاری مین ہے اور ابن ماجہ مین ہے کہ قافلہ مین عمرو ابن سلمہ تھا

کہ دلیل پکڑی ہے شافعی نے اسپر کہ اقتدا لڑکے کا جائز ہے ساتھ قول عمرو بن سلمہ کے فقہاء حنفیہ آخر تک اور ہمارے نزدیک نہین جائز ہے بسبب قول ابن مسعود کے کہ نہ امامت کرے وہ لڑکا کہ نہین واجب ہوئین اُسپر حدود اور اسی طرح قول ابن عباس کا ہے کہ نہ امامت کرے لڑکا یہانتک کہ محتلم ہو اور دلیل ہماری یہ ہے کہ لڑکا نفل پڑھتا ہے پس نہین جائز ہے کہ اقتدا کرے اُسکا فرض پڑھنے والا اور امامت عمرو کی نہین تھی ساتھ فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلکہ لوگون نے اپنے اجتہاد سے اُسکو امام کیا تھا اس لیے کہ اُسنے قرآن سیکھا تھا قافلے سے اور عرب بے شافیہ سے یہ کہ نہین پکڑتے ہین دلیل اپنی بقول ابو حنیفہ اور عمر فاروقؓ اور بڑے بڑے صحابیؓ کے قول کو اور دلیل پکڑتے ہین لڑکے کے فعل کو ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَفِيْهِمْ عُمَرُ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا جب آئے مہاجرین پہلے مدینے مین تھے امام اُنکے سالم مولی ابی حذیفہ کے اور اُنمین تھے حضرت عمرؓ اور ابو سلمہ بن عبد الاسد روایت کی یہ بخاری نے ف سالم غلام آزاد ابو حذیفہ کے قاری تھے نہایت بزرگ اور صحابی تھے قاریون مین گنے جاتے تھے چنانچہ حضرتؐ نے حکم فرمایا تھا کہ لو قرآن کو چار سے اُنمین ایک انکو بھی گنا اور وجہ انکے امام ہونے کی باوجود موجود ہونے ایسے صحابہ کبار کے یہ تھی کہ یہ قاری خوب تھے یا کچھ اور مصلحت ہو ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلٰوتُهُمْ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ قَالَ اَحْمَدُ اِنْ مُتَصَارِمَانِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی واسطے اُنکے نماز اُنکی اوپر سر اُنکے کے بالشت بھر یعنی قبول نہین ہوتی ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اُس سے ناخوش ہون یعنی امور دین مین اور دوسرے وہ عورت کہ رات گذارے اور خاوند اُسکا اُسپر خفا ہو یعنی بسبب ادا کرنے حق اُسکے کے اور تیسرے وہ کہ دو بھائی ہون آپسمین ناخوش روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف ہون آپسمین ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کو یعنی سلام وغیرہ ترک کر ڈالا ہو زیادہ تین روز سے ع بَابُ مَا عَلَى الْاِمَامِ باب ہے اُس چیز کا کہ لازم ہے امام پر یعنی رعایت کرنی مقتدیون کی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِىِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس سے کہا نہین نماز پڑھی مین نے پیچھے کسی امام کے کبھی بہت ہلکی نماز اور نہ بہت پوری نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے اور تحقیق تھے حضرتؐ البتہ سنتے رونا لڑکے کا پس ہلکی کرتے نماز ڈر اُسکے سے کہ فتنہ مین پڑے مان اُسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی اول جملہ اس حدیث کے یہ ہین کہ نماز آنحضرتؐ کی سبک ہوتی تھی باوجود تمام وکمال کے اور مراد سبک سے یہ ہے کہ قرارت اور تسبیحات حد سے زیادہ نہ پڑھتے تھے اور قرارت مین مروشہ بے محل کرتے بلکہ قرارت اُنکی بے تکلف ترتیل کے ساتھ ہوتی تھی اور خاصیت تھی حضرتؐ کی قرارت مین اگرچہ طویل ہوتی لیکن لوگون کو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہ کہ قرارت سبک ہوتی اور رکوع اور سجود اور تعدیل ارکان وغیرہ مین نقصان آتا اور ہمارے مذہب مین یہ ہے کہ نہین لائق ہے امام کو کہ طویل کرے تسبیح وغیرہ اسطرح کہ طول ہون لوگ اسلیے کہ طویل کرنا نماز کو سبب نفرت ڈالنے کا ہے لوگون کو اور یہ مکروہ ہے اور اگر راضی ہون لوگ ساتھ زیادتی کے تو مضائقہ نہین کہ زیادہ کرے اور یہ بھی نہ چاہیے امام کو کہ کمی کرے قدر اقل سنت سے قرارت مین اور تسبیح مین اسلیے کہ خلل اُنکے کے اور معنی اخیر جملے کے یہ ہین کہ تشویش مین پڑے مان اُسکی اور جانا رہے خدا کی اور حضور نماز کا بسبب رونے بچے کے کہا خطابی نے نہ ہمین دلیل ہے اسپر کہ امام جب آہٹ پاوے کسی شخص کی کہ وہ ارادہ رکھتا ہو نماز مین شریک ہونے کا اور وہ رکوع مین ہو تو جائز ہے اُسکو یہ کہ انتظار کرے اُسکا رکوع مین تاکہ وہ پالیوے رکعت

اور بعضوں نے مکروہ کہا ہے اسکو اور کہا کہ خوف رکھتا ہوں میں یہ کہ ہووے یہ شرک اور یہی مذہب امام ملک کا ہے انتہی اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ امام اگر طویل کرے رکوع کو واسطے شریک ہونے آنیوالے کے نہ واسطے نزدیکی ڈھونڈھنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکوع کے تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور خوف ہے اس سے بڑے گناہ کا ولیکن کافر نہیں ہوتا بسبب اسکے اس لیے کہ نہیں نیت کی ہے اُسنے ساتھ اسکے عبادت غیر خدا کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر نہیں پہچانتا ہے امام آنیوالے کو تو نہیں مضائقہ یہ کہ طویل کرے رکوع کو اور صحیح تر یہ ہے کہ ترک اُسکا اولیٰ ہے اور جو طویل کرے رکوع کو واسطے قرب اللہ تعالیٰ کے اور نہ خلجان ہو اُسکے دل میں کسی چیز کا سوائے قرب اللہ تعالیٰ کے پس نہیں مضائقہ ہے اور اسمیں شک نہیں ہے کہ اس حالت کا ہونا نادر ہے اور اس مسئلے کا لقب رکھا گیا ہے مسئلۃ الریا پس احتیاط اُسمیں اولیٰ ہے کذا فی شرح المنیۃ ۱۲ منہ **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ اِطَالَتَھَا فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّۃِ وَجْدِ اُمِّہٖ مِنْ بُکَائِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں البتہ داخل ہوتا ہوں نماز میں اور میں ارادہ کیا کرتا ہوں دراز کرنے نماز کا پھر سنتا ہوں رونا لڑکے کا پس کم کرتا ہوں بیچ نماز اپنی کے بسبب اُس چیز کے کہ جانتا ہوں میں شدت فکر ماں اُسکی کی بسبب رونے لڑکے کے روایت کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْھِمُ السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھاوے ایک تمھارا لوگوں کو پس چاہیے کہ ہلکی کرے نماز اسلیے کہ اُنمیں بیمار بھی ہوتا ہے اور ضعیف بھی یعنی اصل خلقت میں اور بوڑھا اور جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمھارا واسطے اپنے یعنی اکیلا پس چاہیے کہ دراز کرے جس قدر چاہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور اکیلا طویل کرے جسقدر چاہے اور اسی طرح جب لوگ حضور قلب رکھنے والے ہوں کہ درازگی سے گھبراتے نہوں اور نہ ہوا نمیں کوئی ذکر کیے گیوں میں سے تو بھی جسقدر چاہے دراز کرے **وَعَنْ** قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا یُطِیْلُ بِنَا فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوْعِظَۃٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْہُ یَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْکُمْ مُنَفِّرِیْنَ فَاَیُّکُمْ مَا صَلّٰی بِالنَّاسِ فَلْیَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِیْھِمُ الضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَذَا الْحَاجَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہ کہا خبر دی مجکو ابو مسعود نے یہ کہ ایک شخص نے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق میں پیچھے رہ جاتا ہوں نماز صبح کی سے بسبب فلانے شخص کے کہ لمبی پڑھاتا ہے نماز ہمکو پس نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ کسی وعظ کہنے کے کہ سخت غصہ میں ہوں اُسسے اُسدن پھر فرمایا تحقیق تم میں سے بعضے نفرت دلانیوالے ہیں یعنی لوگوں کو جماعت سے بسبب طویل کرنے نماز کے پس جو تم میں سے نماز پڑھائے لوگوں کو پس چاہیے کہ ہلکی پڑھے اسواسطے کہ اُنمیں ضعیف اور بوڑھا اور حاجتمند ہوتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلُّوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَکُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَکُمْ وَعَلَیْھِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھاوینگے امام واسطے تمھارے پس اگر ٹھیک طرح نماز پڑھائی پس واسطے فائدے تمھارے کے ہے یعنی اُنکے لیے بھی فائدہ ہے اور اگر خطا کی یعنی بطرح پڑھائی پس تمھارے لیے ثواب ہے اور اُنپر وبال ہے روایت کی یہ بخاری نے اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے **ف** تمھارے لیے ثواب اسلیے کہ تمنے اچھی طرح پڑھی

اور نیت جماعت کی کی اور اُنپر وبال ہے بسبب تقصیر کے یہ وصیت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بُرے حاکم جب پیدا ہون گے اور امامت کرینگے اور اُسکے ادا کرنے مین رعایت احکام وآداب کی نہین کرینگے پس اُسوقت مین تم نماز اپنی درست ادا کرنا اگر وہ بھی اچھی طرح پڑھین گے دونون کو مفید ہے والا تمھین اُس سے ضرر نہین وبال اُن ہی پر ہوگا ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عثمان بن ابی العاص **قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيَّ** رسول اللہ **صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاخْفِفْ بِهِمُ الصَّلٰوةَ** رواہ مسلم **وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا قَالَ اُدْنُهْ فَاَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ فِيْ صَدْرِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِيْ ظَهْرِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِنَّ مِنْهُمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ** روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا آخر کہ وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تھی کہ جب امامت کرے تو ایک قوم کی پس ہلکی پڑھوا اُنکو نماز روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین اسطرح آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمان کو امام ہو تو قوم اپنی کا کہا عثمان نے کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے تحقیق مین پاتا ہون پیچ نفس اپنے کے ایک چیز فرمایا نزدیک ہو پس بٹھایا مجکو آگے اپنے پھر رکھا ہاتھ اپنا بیچ سینے میرے کے درمیان دونون چھاتیون میری کے پھر کہا بیٹھ پھیر پھر رکھا ہاتھ بیچ پشت میری پر درمیان دونون مونڈھون میرے کے پھر فرمایا امام ہو قوم اپنی کا پس جو شخص کہ امام ہو قوم کا پس چاہیے کہ ہلکی پڑھاوے نماز اس لیے کہ اُنمین بوڑھا بھی ہوتا ہے اور تحقیق اُنمین بیمار بھی ہوتا ہے اور تحقیق اُنمین ضعیف بھی ہوتا ہے اور تحقیق اُنمین حاجت والا بھی ہوتا ہے پس جب نماز پڑھے ایک تمھارا اکیلا پس چاہیے کہ نماز پڑھے جس طرح چاہے ف **پاتا ہون** نفس اپنے مین ایک چیز یعنی عاجزی ادائے حقوق امامت کی سے یا کچھ اور وسوسے یا وقت امامت کے عجب وکبر پاتا ہون اُسکے دفع کے لیے حضرت نے ہاتھ پھیرا اور دست مبارک کی برکت سے وہ علت دفع ہوئی اور اکیلا جس طرح چاہے پڑھے لیکن دراز پڑھنا افضل ہے اور اسوقت کے اکثر امامون کا حال برخلاف اسکے ہے کہ لوگون کو نماز پڑھاتے ہین تو نہایت دراز پڑھاتے ہین اور جب اکیلے پڑھتے ہین تو کفایت اُسپر کرتے ہین کہ جسمین نماز درست ہو جاوے ع ح **وَعَنِ** ابن **عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّ بِنَا بِالصَّافَّاتِ** رواہ النسائی اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتے ہمکو ساتھ ہلکی نماز کے اور امامت کرتے ہماری ساتھ صافات کے روایت کی یہ نسائی نے ف ان دونون باتون مین ظاہر مین منافات ہے جواب اسکا یہ دیا گیا ہے کہ حضرت کی قرارت مین یہ خصوصیت تھی کہ بہت سی آیتین تھوڑے سے زمانے مین پڑھ لیتے تھے اور کوئی بات نہین حاصل ہو سکتی پس کچھ منافات نہ ہوئی ع

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوْقِ

باب ہے بیچ بیان اُس چیز کے کہ لازم ہے مقتدی پر متابعت امام سے اور بیچ بیان حکم مسبوق کے یعنی جو ابتداے نماز سے شریک امام کے ساتھ نہین ہوا پیچھے آکر ملا ہے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** البراء بن عازب **قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظُهُوْرَنَا حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ** متفق علیہ روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہتے سُنا اللہ نے واسطے اُس شخص کے کہ حمد کرتا ہے اُسکو نہ جھکا تا کوئی ہم مین سے پیٹھ اپنی یہانتک کہ رکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشانی اپنی زمین پر

روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل حدیث کا یہ ہے کہ ہم رکوع سے اُٹھ کر حضرتؐ کے ساتھ ہی سجدے مین نہین چلے جاتے تھے بلکہ کھڑے رہتے جب حضرتؐ سر رکھ لیتے زمین پر تو ہم بھی سجدے مین جاتے کہا مظہر نے اسمین دلالت ہے اسپر کہ سنّت ہے مقتدی کو کہ افعال صلوٰۃ کے اسقدر بعد افعال امام کے ادا کرے اور اگر اتنی ڈھیل نہ کرے تو بھی جائز ہے مگر بیچ تکبیر احرام کے ضرور ہے کہ صبر کرے یہانتک کہ فارغ ہو امام تکبیر سے انتہیٰ اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ متابعت کرنی بطریق مواصلت کے واجب ہے یعنی جو فعل امام کرے مقتدی بھی ساتھ اُسکے کرتا جاوے یہان تک کہ اگر اُٹھاوے امام سر اپنا رکوع و سجود سے پہلے تسبیح پڑھنے مقتدی کے تین بار تو صحیح یہ ہے کہ موافقت کرے امام کی اور اگر اُٹھاوے سر اپنا رکوع سے یا سجود سے پہلے امام کے تو لائق ہے یہ کہ عود کرے اور یہ دور کوع اور دو سجدے نہین ہونے کے برخ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ صَلّٰی یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُکُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پس جبکہ پڑھ چکے نماز اپنی متوجہ ہوئے ہمپر ساتھ مُنہ اپنے کے پس فرمایا اے لوگو تحقیق مین امام تمہارا ہون پس نہ سبقت کرو مجھ سے ساتھ رکوع کے اور نہ سجدے کے اور نہ ساتھ کھڑے ہونے کے اور نہ ساتھ پھرنے کے یعنی فارغ ہونے کے نماز سے پس تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو آگے اپنے سے اور پیچھے اپنے سے یعنی ساتھ مکاشفے کے یا مشاہدے کے بطریق خرق عادت کے روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِلَّا اَنَّ الْبُخَارِیَّ لَمْ یَذْکُرْ وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہل کرو امام پر جب تکبیر کہے تکبیر کہو متصل اور جب کہے وَلَا الضَّآلِّیْنَ پس کہو آمین متصل اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پس کہو اَللّٰھُمَّ اے رب ہمارے واسطے ترے ہے تعریف روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ بخاری نے نہین ذکر کیا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ ف پس کہو آمین اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ امام الحمد پڑھے اور مقتدی سُنین اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ امام مع اللہ کہے اور مقتدی ربنا جیسے کہ مذہب امام اعظم کا ہے برخ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْہُ فَجُحِشَ شِقُّہُ الْاَیْمَنُ فَصَلّٰی صَلٰوۃً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَھُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّیْنَا وَرَآءَہٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا صَلّٰی قَآئِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ قَالَ الْحُمَیْدِیُّ قَوْلُہٗ اِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا ھُوَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَہٗ قِیَامٌ لَمْ یَاْمُرْھُمْ بِالْقُعُوْدِ وَاِنَّمَا یُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ اِلٰی اَجْمَعُوْنَ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر پس گرائے گئے اُس سے پس چھل گئی داہنی کروٹ حضرتؐ کی یعنی ایسی چھلی کہ قوت کھڑے ہونے کی نماز مین نہ رہی پھر نماز پڑھی

ایک نماز نماز دن مین سے یعنی فرض اور تھے بیٹھے پس نماز پڑھی ہنسے پیچھے اُن کے بیٹھے ہوئے پس جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا سوائے اسکے نہین کہ مقرر کیا گیا ہے امام تاکہ اقتدا کیا جاوے اُسکا پس جب نماز پڑھے کھڑے ہو کر پس تم بھی نماز پڑھو کھڑے ہو کر اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب اُٹھے رکوع سے پس اُٹھو اور جب کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پس کہو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور جب نماز پڑھے امام بیٹھ کر پس نماز پڑھو بیٹھ کر سب مقتدی کہا حمیدی نے فرمایا رسول خدا کا جسوقت کہ نماز پڑھے بیٹھ کر پس پڑھو نماز بیٹھ کر یہ تھا حضرتؐ کے پہلے مرض مین پھر نماز پڑھی پیچھے اس کے یعنی مرض الموت مین ایک دن پہلے انتقال کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اور نماز پڑھی لوگون نے پیچھے اُنکے کھڑے ہو کر نہین حکم کیا اُنکو ساتھ بیٹھنے کے اور سوائے اسکے نہین کہ عمل کیا جاتا ہے ساتھ فعل آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جو آخر ہو یعنی پچھلا فعل ناسخ ہوتا ہے پہلے فعل کا یہ لفظ بخاری کے ہین اور اتفاق کیا ہے مسلم نے ساتھ بخاری کے لفظ اَجْمَعُوْنَ تک اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ ایک روایت کے پس نہ اختلاف کرو امام پر اور جب سجدہ کرے پس سجدہ کرو **ف** حمیدی جو نہ کور ہوا یہ شیخ ہے بخاری کا نہ مصنف جمع بین الصحیحین کا اور عمل اکثر امامون کا اسی پر ہے کہ امام اگر بسبب عذر کے بیٹھ کر پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھین اُن کو بیٹھے پڑھنا درست نہین ۱۲

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ یُؤْذِنُہٗ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ تِلْکَ الْاَیَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً فَقَامَ یُھَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ وَرِجْلَاہُ تَخُطَّانِ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ حِسَّہٗ ذَھَبَ یَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ فَجَاءَ حَتّٰی جَلَسَ عَنْ یَّسَارِ اَبِیْ بَکْرٍ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یُصَلِّیْ قَائِمًا وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَاعِدًا یَقْتَدِیْ اَبُوْبَکْرٍ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا یَسْمَعُ اَبُوْبَکْرٍ النَّاسَ التَّکْبِیْرَ

اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا جبکہ بہت بیمار ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے بلال خبردار کرنے کو ساتھ نماز کے پس فرمایا حکم کرو ابوبکرؓ کو یہ کہ نماز پڑھاوے لوگون کو پس نماز پڑھائی ابوبکر صدیقؓ نے اُن دنون مین یعنی شروع نماز مین پھر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائی بیچ طبیعت اپنی کے کچھ تخفیف پس کھڑے ہوئے چلائے جاتے تھے دو شخصون کے کندھون پر ہاتھ ٹیکے ہوئے اور پاؤن حضرت کے کھینچتے تھے زمین مین یعنے بسبب ناطاقتی کے یہان تک کہ داخل ہوئے مسجد مین پس جب سُنی ابوبکرؓ نے آہٹ حضرتؐ کے آنے کی شروع کیا ہٹنا یعنی تاکہ حضرتؐ اپنی جگہ کھڑے ہو وین پس اشارت کی طرف ابوبکرؓ کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ ہٹین پس آئے حضرتؐ یہانتک کہ بیٹھے بائین طرف ابوبکر صدیقؓ کے پس تھے ابوبکرؓ نماز پڑھتے کھڑے ہوئے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے یعنے بسبب ناطاقتی کے اقتدا کرتے تھے ابوبکرؓ ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لوگ اقتدا کرتے تھے ساتھ نماز ابوبکرؓ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت ان دونون کے یہ ہے کہ سُناتے تھے ابوبکرؓ لوگون کو تکبیر **ف** حکم کرو ابوبکرؓ کو آخر تک شرح لسنہ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ ابوبکرؓ افضل ہین لوگون مین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اولیٰ اُنکے ہین ساتھ خلافت حضرتؐ کے جیسا کہ کہا صحابہؓ نے کہ پسند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو واسطے دین ہمارے کے پس کیا نہ پسند کرین ہم اُنکو واسطے دنیا اپنی کے اور مراد دو شخصون سے حضرت علیؓ اور عباسؓ ہین اور اقتدا کرتے تھے ابوبکرؓ آخر تک یعنی جو کہ حضرت کرتے تھے ابوبکرؓ بھی اسیطرح کرتے تھے اور جو فعل ابوبکرؓ کرتے تھے اُنکو دیکھکر اور لوگ بھی اُسی طرح کرتے تھے اسلیے کہ حضرتؐ بیٹھے تھے اور ابوبکرؓ اُنکے پہلو مین کھڑے تھے پس معنی اقتدا کے یہ ہین نہ یہ کہ ابوبکرؓ امام قوم کے تھے

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام اُنکے اِس لیے کہ اقتدا کرنا ساتھ مقتدی کے نہین جائز ہے بلکہ امام حضرت تھے اور ابو بکرؓ اور لوگ اقتدا اُنکا کرتے تھے اور کہا ہے ابن عبدالبر نے کہ اجماع ہے اِسپر کہ حضرت جو ابو بکرؓ کے نماز پڑھانے مین امام ہو گئے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے تھا یعنی اور کو اِس طرح درست نہین ہے لیکن امام شافعیؒ نے اِسمین خلاف کیا ہے اور اِسیطرح کی صورت اقتدا کی جائز رکھی ہے مرقاۃ مین مذکور ہے جو چاہے سو دیکھ لے اور بعضون نے کہا ہے کہ اِس حدیث سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ حضرت ابو بکرؓ نماز شروع کر چکے تھے یعنی ہنوز ابو بکرؓ نے نماز نہ شروع کی تھی کہ حضرت تشریف لائے واللہ اعلم اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ نماز پڑھے کھڑا ہوا پیچھے بیٹھے ہوئے کے اور اِس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے موذنون کو بلند کرنا آواز کا جمعے مین اور عیدین وغیرہ مین یعنی تکبیرین انتقالات کی پکار کر کہین اِس لیے کہ جو دورہون امام سے وہ بھی سُنین ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین ڈرتا وہ شخص کہ اُٹھاتا ہے سر اپنا پہلے امام کے یہ کہ بدل ڈالے اللہ تعالیٰ سر اُسکا سر گدھے کا سارواہ البخاری و مسلم **ف** یعنی کر دے اسکو اللہ کم فہم مانند گدھے کے کہ وہ بہت کم فہم ہے سب حیوانون مین پس ہو گا یہ مسخ معنوی مجازاً اور جائز ہے حمل کرنا اسکا حقیقت پر اِسلیے کہ مسخ ہونا اس امت مین جائز ہے جیسے کہ ذکر کیا گیا ہے بیچ باب اشراط الساعۃ کے کذا ذکرہ بعض علمائنا اور مؤید ہے اسکا وہ جو ایک روایت مین آیا ہے ان یحول اللہ صورتہ صورۃ حمار یعنی نہین ڈرتا اُس سے کہ کر دے اللہ صورت اُسکی گدھے کی سی اور کہا خطابی نے جائز ہے مسخ اس امت مین پس جائز ہے حمل کرنا اس کا حقیقت پر اور کہا ابن حجر نے کہ یہ مسخ خاص ہے اور ممنع مسخ عام ہے چنانچہ حدیثون صحیحہ سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے اور مؤید اس کی ہے نقل ایک محدث کی کہ اُنھون نے سفر کیا طرف دمشق کے واسطے طلب حدیث کے ایک شیخ سے کہ مشہور تھا اُسمین پس پڑھا اُس سے سب کچھ لیکن وہ شیخ ڈالے رکھتا تھا درمیان اپنے اور درمیان اُس کے پردہ کہ نہین معلوم ہوتا تھا مُنھ اُسکا پس جب وہ بہت ملازمت مین رہا اُسکی اور دیکھی اُس نے حرص اُسکی حدیث پر کھول دیا واسطے اُس کے پردہ پس دیکھا منھ اُس کا گدھے کا سا پھر کہا اُس شیخ نے بیچ اے بیٹے میرے اس سے کہ سبقت کرے تو امام سے جبکہ سُنی مین نے یہ حدیث بعید جانا مین نے وقوع اُسکا پس سبقت کی مین نے امام سے پس ہو گیا مُنھ میرا جیسا کہ دیکھتا ہے تو انتہی اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ ظاہر تر یہ ہے کہ یہ تہدید شدید اور وعید مؤکد ہے یا یہ ہو گا بر نوخ مین یاد نخ مین ۱۲ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَلِیٍّ وَّ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰی حَالٍ فَلْیَصْنَعْ كَمَا یَصْنَعُ الْاِمَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے حضرت علیؓ اور معاذ بن جبلؓ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے ایک تمھارا نماز کو اور امام ایک حال پر ہو پس چاہیے کہ کرے جیسا کہ کرتا ہے امام روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اقتدا کرے امام کا اُسکے افعال مین در تقدیم اور تاخیر پر نہ کرے اور کہا ابن ملک نے مراد یہ ہے کہ موافقت کرے امام کی بیچ اُس چیز کے کہ وہ اُسمین ہے قیام مین ہو یا رکوع مین یا غیر اُنکے مین یعنی پس انتظار نکرے رکوع کرنے امام کا طرف قیام کے جیسے کہ کرتے ہین عوام اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے لیکن عمل ہے اسپر اہل علم کا اور نووی نے کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے پس تھا ترمذی کہ ارادہ کرتا تھا تقویت حدیث کا ساتھ عمل اہل علم کے جیسے کہ کہا شیخ محی الدین بن عربی نے یہ کہ پونہچا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی کہے لا الٰہ الا اللہ ستر ہزار بار مغفرت کی جاتی ہے واسطے اُس کے اور جسکے لیے پڑھا جاوے

یہ اُسکی بھی مغفرت کیجاتی ہے پس تھامین پڑھتا اس کلمے کو بقدر عدد روایت کیے گئے کے بغیر اسکے کہ نیت کرون مین واسطے کسی کے بالخصوص پس حاضر ہوا مین ایک کھانے پر ساتھ یارون کے اُنمین ایک جوان تھا مشہور ساتھ کشف کے پس ناگہان وُہ کھاتے مین رونے لگا پس پوچھا مین نے اُس سے سبب اس کا پس کہا دیکھتا ہون مین ماں اپنی کو عذاب مین پس بخشا مین نے اپنے دل مین ثواب کلمہ مذکور کا اُسکی ماں کو پس سنسا وہ اور کہا دیکھتا ہون مین اسکو جنت مین کہا شیخ نے پس پہچانی مین نے صحت اس حدیث کی ساتھ صحت کشف اُسکے کے اور صحت کشف اسکے کی ساتھ صحت حدیث کے ح ﴿ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت کی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آؤ تم طرف نماز کے اور مین سجدے مین ہون پس سجدہ کرو اور نہ حساب مین رکھو اسکو کچھ اور جسنے پایا رکوع ساتھ امام کے پس تحقیق پائی اُسنے رکعت نماز کی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی سجدے مین امام کے ساتھ ہو تو اُسکو اُس رکعت سے کہ جسمین شریک ہوئے ہو نہ گنو کچھ یعنے جیسے رکوع مین شریک ہونے سے وہ رکعت ہاتھ لگ جاتی ہے ویسے سجدے مین شریک ہونیسے رکعت ہاتھ نہین لگتی اور اُسکے مابعد کی عبارت کے علمانے رُد معنی کیے ہین ایک تو یہ کہ رکعت سے مراد رکوع ہے اور صلوٰۃ سے رکعت یعنی جس نے امام کو رکوع مین پایا تو اُس رکعت کو پایا اور رکعت مین محسوب ہوا دوسرے یہ کہ جس نے پائی ایک رکعت نماز کی پایا اسنے نماز کو ساتھ امام کے اور حاصل ہوا اسکو ثواب نماز باجماعت کا اور فضیلت اُسکی ح ﴿ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لِلّٰهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ یُدْرِكُ التَّكْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نماز پڑھی خدا کے لیے چالیس دن جماعت مین اسطرح سے کہ پاوے تکبیر اولیٰ لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے دو خلاصیان ایک خلاصی آگ دوزخ سے اور دوسری خلاصی نفاق سے روایت کی یہ ترمذی نے ف پاوے تکبیر اولیٰ یعنی وقت تکبیر تحریمہ کہنے امام کے یہ بھی تکبیر تحریمہ کے اور علمانے لکھا ہے کہ امام کی دعاے استفتاح تک شریک ہو جاوے تو بھی اسی حکم مین ہے اور دوسری خلاصی نفاق سے یعنی امن مین رکھتا ہے اُسکو اللہ دنیا مین اس سے کہ عمل کرے منافقون کے سے یعنی ریا اور کسل نماز مین اور جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنی وغیر ذلک اور توفیق دیتا ہے اہل اخلاص کے عملون کی اور آخرت مین امن دیگا اُس عذاب سے کہ عذاب دیا جاویگا ساتھ اُسکے منافق اور گواہی دی جاوے گی اسکے لیے کہ یہ منافق نہین ہے یعنی اس سبب سے کہ منافق جب کھڑے ہوتے ہین نماز مین کھڑے ہوتے ہین کسلمند اور حال اسکا برخلاف اُنکے ہوا کہ نماز مین پہلے سے آموجود ہوا اور تکبیر اولیٰ مین شریک ہوا ع ح ﴿ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا یُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا پس اچھا وضو کیا اپنا یعنی ساتھ رعایت شرائط اور آداب اور حضور دل کے پھر گیا یعنی مسجد مین پس پایا لوگون کو کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہین دیتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ مانند ثواب اُس شخص کے کہ نماز پڑھی اور حاضر ہوا جماعت مین کم نہین کرتا یہ ثواب دینا اُسکو ثوابون اُنکے سے کچھ روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنی اسکو جو ثواب ملا تو اور نمازیون کے ثواب مین سے کم ہو کر نہین ملا کہ اُنکے ثواب مین کمی ہو جاوے بلکہ اُنھون نے اجر اپنے فعل کا پایا اور اسنے ثواب بسبب نیت کے اور حسرت کرنیکے اور یہ ثواب جب پاویگا کہ قصداً حاضر ہونمین قصور نکیا ہوگا

بلکہ اتفاقاً کسی عذر سے رہ گیا اور اگر قصداً نہ آیا اور پھر جماعت کے بعد آیا تو یہ ثواب نہیں پاویگا ۱۲ **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَّقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ یَّتَصَدَّقُ عَلٰی ھٰذَا فَیُصَلِّیْ مَعَہٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰی مَعَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑھ چکے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نہیں کوئی شخص کہ اللہ دے اسکو پس نماز پڑھے ساتھ اسکے پس کھڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑھی ساتھ اسکے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اللہ دے یعنی احسان کرے اسپر کہ اسکے ساتھ نماز پڑھے تاحاصل ہو اسکو ثواب جماعت کا پس ہوگا گویا کہ اس کو اللہ دیا تعیین دلیل ہے اسپر کہ کسی کو اچھی راہ بتانے سے اور باعث ہونے سے اُسپر ثواب اللہ دینے کا حاصل ہوتا ہے اور کہا مظہر نے کہ اسکا نام صدقہ اس لیے رکھا کہ تصدق کرتا ہے اُسپر بھیجیں حصہ ثواب اس لیے کہ اگر اکیلے نماز پڑھتا نہ حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور بسبب جماعت کے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے ۱۲ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْتُ اَلَا اُحَدِّثُکِ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ فَقُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ فَقَالَ ضَعُوْا لِیْ مَآءً فِی الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَھَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا ھُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۲ قَالَ ضَعُوْا لِیْ مَآءً فِی الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَھَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا ھُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ضَعُوْا لِیْ مَآءً فِی الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَھَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا ھُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالنَّاسُ عُکُوْفٌ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَتَاہُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُکَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَّکَانَ رَجُلًا رَقِیْقًا یَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِکَ فَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ تِلْکَ الْاَیَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً فَخَرَجَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَاَبُوْبَکْرٍ یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰہُ اَبُوْبَکْرٍ ذَھَبَ لِیَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِیْ اِلٰی جَنْبِہٖ فَاَجْلَسَاہُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَّقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَہٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَیْکَ مَا حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَۃُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَدِیْثَھَا فَمَا اَنْکَرَ مِنْہُ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَکَ الرَّجُلَ الَّذِیْ کَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ ھُوَ عَلِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ کہا گیا میں حضرت عائشہؓ کے یہاں پس کہا میں نے کیا نہیں حدیث کرتیں تم مجھ کو حال بیماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ نماز کو تشریف لائے تھے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ ہاں سخت بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نماز پڑھ لی لوگوں نے پس کہا ہم نے کہ نہیں یا رسول اللہ اور نمازی انتظار کرتے ہیں تمہارا پس فرمایا کہ رکھو میرے لیے پانی لگن میں کہا حضرت عائشہؓ نے پس رکھا ہم نے پس نہائے حضرت پس ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں پس بیہوش ہوئے حضرت پھر ہشیار ہوئے پس فرمایا کیا نماز پڑھی لوگوں نے کہا ہم نے نہیں نمازی منتظر ہیں آپ کے اے رسول خدا کے پس فرمایا رکھو میرے لیے پانی لگن میں کہا حضرت عائشہؓ نے پس بیٹھے پھر نہائے پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں پس بیہوش ہوئے

حضرتؐ پھر ہشیار رہے پس فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ کہا ہمنے نہین وہ منتظر ہین آپکے یارسول اللہ فرمایا رکھو میرے لیے پانی لگن مین پس بیٹھے پھر نہائے پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہون پس بیہوش ہوئے حضرتؐ پھر ہشیار رہوئے پس فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ کہا ہمنے نہین وہ منتظر ہین آپکے یارسول اللہ اور لوگ ٹھہرے رہے تھے مسجد مین منتظر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عشا کے لیے پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو طرف ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ اس مضمون کے کہ نماز پڑھاوین لوگون کو پس آیا اُنکے پاس پیغام پونہچانیوالا یعنی بلالؓ پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین تمکو یہ کہ نماز پڑھاؤ لوگون کو پس کہا ابوبکرؓ نے اور تھے دو مرد دزم دل اے عمرؓ نماز پڑھاؤ تم لوگون کو یعنی مین متحمل حضرتؐ کی جگہ کھڑے رہنے کا نہین ہون تم پڑھاؤ پس کہا واسطے اُنکے عمرؓ نے تم ہی لائق تر ہو ساتھ اسکے پس نماز پڑھائی ابوبکرؓ نے ان دنون مین یعنی ایام مرض مین کہ شتر نماز مین پڑھاتے پھر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائی مزاج اپنے مین تخفیف اور نکلے حضرتؐ نماز ظہر کے لئے تکیہ کیے ہوئے درمیان دو شخص کے کہ ایک اُن دونون مین سے تھے عباسؓ اور ابوبکرؓ نماز پڑھاتے تھے لوگون کو پس جب دیکھا حضرتؐ کو ابوبکرؓ نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹین پس اشارت کی طرف اُنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیچھے نہ ہٹین پس فرمایا اُن دونون شخصون کو بٹھاؤ مجکو طرف پہلو اُنکے کے پس بٹھا دیا اُنکو طرف پہلو ابوبکرؓ کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور کہا عبید اللہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے پس گیا مین عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس پس کہا مین نے واسطے اُنکے کیا نہ بیان کرون مین روبرو تمھارے وہ حدیث کہ بیان کی مجھسے عائشہؓ نے بیماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا ابن عباسؓ نے کہ ہان بیان کر پس بیان کی مین نے روبرو اُنکے حدیث عائشہؓ کی پس نہ انکار کیا ابن عباسؓ نے اُسمین سے کچھ سوائے اسکے کہ اُنھون نے کہا کیا نام بیان کیا ہے عائشہؓ نے واسطے تیرے اُس شخص کا کہ تھے ساتھ عباسؓ کے کہا مین نے نہین کہا ابن عباسؓ نے کہ وہ علی تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عائشہؓ نے دوسری طرف کے آدمی کا نام جو نہ لیا تو سبب یہ تھا کہ ایک ہی شخص مقرر نہ تھا بلکہ عباسؓ کے ایک طرف مین یا کبھو نوبت بنوبت بدلتے جاتے تھے کبھی حضرت علیؓ کبھی اسامہؓ یا فضلؓ بن عباسؓ اسی لیے اور روایت مین آیا ہے کہ کہا عائشہؓ نے کہ دوسری طرف ایک آدمی تھا اہل بیت سے تا شامل ہو سبھون کو بطریق احتمال کے واللہ اعلم ؛ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَدْرَکَ الرَّکْعَۃَ فَقَدْ اَدْرَکَ السَّجْدَۃَ وَمَنْ فَاتَتْہُ قِرَاءَۃُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَہٗ خَیْرٌ کَثِیْرٌ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق وہ کہتے تھے کہ جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی رکعت وجسکی رہ گئی پڑھنی سورہ فاتحہ پس تحقیق رہ گیا اس سے ثواب بہت روایت کی یہ مالکؒ نے **ف** یعنی جس نے سورہ فاتحہ نماز مین نہ پڑھی اور اور سورۃ پڑھی تو بہت ثواب اُس سے رہ گیا پس ثواب اُسکے نماز کا ناقص ہے اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا سورۂ فاتحہ کا نماز مین فرض نہین ؛ ح **وَعَنْہُ** اَنَّہٗ قَالَ الَّذِیْ یَرْفَعُ رَأْسَہٗ وَیَخْفِضُہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِیَتُہٗ بِیَدِ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے اُن ہی سے یہ کہ کہا جو شخص کہ اُٹھاوے سر اپنے کو اور جھکاوے اُسکو یعنی رکوع وسجود مین پہلے امام کے پس سوائے اسکے نہین کہ پیشانی اُسکی بیچ ہاتھ شیطان کے ہے روایت کی یہ مالکؒ نے **بَابُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً مَرَّتَیْنِ** باب ہے بیچ بیان حال اُس شخص کے کہ نماز پڑھے دو بار بعینہٖ حقیقۃً یا صورۃً **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَاْتِیْ قَوْمَہٗ فَیُصَلِّیْ بِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے معاذ بن جبلؓ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آتے اپنی قوم پاس پس نماز پڑھاتے اُنکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سنت عشا کی یا نفل حضرتؐ کے ساتھ پھر آنے تا فضیلت حاصل کرین اُنکے ساتھ کی نماز کی اور اُنکی مسجد مین پڑھنے کی اور سکھین ادب اُنسے پھر اپنی قوم مین آن کر فرض اپنے پڑھے ؛ ح **وَعَنْہُ** قَالَ کَانَ مُعَاذٌ

یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی قَوْمِہٖ فَیُصَلِّیْ بِھِمُ الْعِشَاءَ وَھِیَ لَہٗ نَافِلَۃٌ رَوَاہُ

اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا تھے معاذ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی پھر پھرتے طرف قوم اپنی کے پھر نماز پڑھاتے اُنکو عشا کی اور وہ واسطے اُنکے نفل ہوتی روایت کی یہ ف نماز پڑھتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی یعنی وہ عشا کہ پڑھتے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہے کہ نیت کرتے تھے معاذؓ اُسمین سنت عشا کی یا نفل کی پھر پھرتے اپنی قوم کی طرف پس پڑھتے ساتھ اُنکے فرض عشا کے اور وہ یعنی نماز دوبارہ پڑھنی ساتھ جماعت کے نفل اور فرض یا پہلی نماز اُسکے لیے نافلہ ہوتی یعنی باعث زیادتی خیر اور ثواب کی ہوتی اور جنھون نے کہ معنی یہ کہے ہین کہ وہ یعنی عشا دوسرے بار کی اُسکے لیے نافلہ ہوتی تھی اور اُسکی قوم کے لیے فرض عشا کے ہوتے تھے اُنکو سند لانی چاہیے معاذؓ سے کہ اُنسے یہ بات ہمنے سنی اس لیے کہ نہین معلوم ہو سکتا یہ بغیر کہنے اُنکے کے کیونکہ نیت دل سے ہوتی تھی چنانچہ ابن ہمام نے ذکر کیا ہے کہ نیت کرنی زبان سے بدعت ہے نہین وارد ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ صحابہؓ سے اور باوجود اسکے یہ زیادتی یعنی[1] وہی لہ نافلۃ نہین ہے روایت صحیحہ مین چنانچہ بعضون نے لکھا ہے کہ یہ زیادتی کلام شافعی سے ہے بنابر اجتہاد اُنکے کے اور کتاب مشکوٰۃ مین یہان سفیہی چھوٹی ہوئی ہے پس معلوم ہوا کہ مؤلف نے بیچ کسی طریق کے سنن سے یہ لفظ نہین پایا اور تورپشتی نے کہا کہ علماے حدیث نے کہا ہے کہ قول وہی لہ نافلہ غیر محفوظ ہے حدیث جابرؓ مین بدع بدع یہ خلاصہ انکی شرحون مین سے لکھا ہے جو مفصل دیکھا چاہے وہان دیکھے اور نفل پڑھنی والے کے پیچھے فرض پڑھنے درست ہین یا نہین اسمین جو اختلاف کیا ہے امامون نے باب القراءۃ فی الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین بیچ حدیث جابرؓ کے

الْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ شَھِدْتُّ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَّتَہٗ فَصَلَّیْتُ مَعَہٗ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ وَانْحَرَفَ فَاِذَا ھُوَ بِرَجُلَیْنِ فِیْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ یُصَلِّیَا مَعَہٗ قَالَ عَلَیَّ بِھِمَا فَجِیْءَ بِھِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُھُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَکُمَا اَنْ تُصَلِّیَا مَعَنَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا قَدْ صَلَّیْنَا فِیْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّیْتُمَا فِیْ رِحَالِکُمَا ثُمَّ اَتَیْتُمْ مَسْجِدَ جَمَاعَۃٍ فَصَلِّیَا مَعَھُمْ فَاِنَّھَا لَکُمَا نَافِلَۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے یزید بن اسود سے کہا کہ حاضر ہوا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج اُنکے کے یعنی حجۃ الوداع مین پس نماز پڑھی مین نے ساتھ اُنکے نماز صبح کی مسجد خیف مین پس جب پڑھ چکے نماز اپنی اور پھرے نماز سے پس ناگہان آنحضرتؐ نے دیکھا دو شخصون کو بیٹھے ہوئے آخر قوم مین کہ نہ نماز پڑھی تھی انھون نے ساتھ حضرتؐ کے فرمایا کہ لے آؤ ان دونون کو میرے پاس پس لائے گئے وہ دونون کہ کانپتا تھا گوشت مونڈھون اُنکے کا یعنی حضرتؐ کی ہیبت سے پس فرمایا کس چیز نے باز رکھا تمکو نماز پڑھنے سے ہمارے ساتھ پس کہا اُنھون نے یہ رسول اللہ تحقیق تھے ہم نماز پڑھ چکے بیچ مکانون اپنے کے فرمایا پس مت کرو تم ایسا جو وقت کہ پڑھ چکو تم نماز اپنے مکانون مین پھر آؤ تم مسجد مین کہ اُسمین نماز جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑھو ساتھ نمازیون کے پس تحقیق یہ نماز تمھارے لیے نفل ہے روایت کی ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنی یہ جو نماز جماعت سے پڑھی نفل ہوئی گی خواہ پہلی نماز جماعت پڑھی ہو یا بغیر جماعت کے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوۃِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِیْ مَجْلِسِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلٰکِنِّیْ کُنْتُ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ اَھْلِیْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَکُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ فَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ

[1] یہ زیادتی صحیحین مین نہین پائی گئی روایت کیا ہے بیہقی اور دار قطنی نے اور کہا ہے بعضون نے یہان اضافہ ہوئی ہے

روایت ہے بُسر بن محجن سے اُن نے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ تھے ایک مجلس مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اذان دی گئی نماز کے لیے پس کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر نماز پڑھی اور پھرے اور محجن بیٹھے ہوئے تھے جگہ اپنی مین پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز نے منع کیا تجکو یہ کہ نماز پڑھے تو ساتھ لوگون کے کیا نہین تو مرد مسلمان پس کہا کہ ہان ہو نہین مسلمان یا رسولؐ اللہ ولیکن تھا مین کہ تحقیق نماز پڑھی تھی مین نے بیچ اہل اپنے کے پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے تو مسجد مین اور نماز پڑھ چکا ہو یعنی اپنے گھر مین پھر قائم کیجاوے نماز پس نماز پڑھ ساتھ لوگون کے اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو روایت کی یہ مالکؒ اور نسائیؒ نے

وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ اَسْدِ بْنِ خُزَيْمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ يُصَلِّيْ اَحَدُنَا فِيْ مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ وَنُقَامُ الصَّلٰوةُ فَاُصَلِّيْ مَعَهُمْ فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ سَاُلْتَاعَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذٰلِكَ لَهٗ سَهْمٌ جَمَعَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ وہ قبیلۂ اسد بن خزیمہ مین سے تھا یہ کہ اُن نے پوچھا ابو ایوب انصاری سے کہ کہا کہ پڑھتا ہے ایک ہمارا یعنی مین بیچ گھر اپنے کے نماز پھر آتا ہے مسجد مین اور پڑھی جاتی ہے نماز پس کیا پڑھون مین نماز ساتھ اُنکے پس پاتا ہون مین دل اپنے مین ایک چیز اس سے یعنی خدشہ اور شبہہ دل مین پاتا ہون دوبارہ نماز پڑھنے سے کہ آیا بہتر ہے میرے لیے یا برا پس کہا ابو ایوب نے پوچھا مین نے یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس واسطے اُسکے نصیبہ ہے جماعت کا روایت کی یہ مالکؒ اور ابو داؤدؒ نے **ف** یعنی دوبارہ پڑھنے سے ثواب و فضیلت جماعت کی ہاتھ لگتی ہے اس سے دل مین شبہہ نہ لاوے

وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰنِيْ جَالِسًا فَقَالَ اَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلَاتِهِمْ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ مَنْزِلِيْ اَحْسِبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَّ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَّكَ نَافِلَةً وَّهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے یزید بن عامر سے کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ نماز مین تھے پس بیٹھا مین اور نہ داخل ہوا مین ساتھ اُنکے نماز مین پس جبکہ پھرے نماز پڑھکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا مجکو بیٹھے ہوئے پس فرمایا کیا نہین تو مسلمان اے یزید کہ نماز نہ پڑھی تو نے کہا مین نے ہان یا رسولؐ اللہ تحقیق مین مسلمان ہون فرمایا اور کس چیز نے منع کیا تجکو یہ کہ داخل ہو تو ساتھ لوگون کے نماز اُنکی مین کہا تحقیق تھا مین نماز پڑھ چکا گھر اپنے مین اور گمان کیا مین نے یہ کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہو تم پس فرمایا جسوقت آوے تو نماز کو پس پاوے تو لوگون کو یعنی نماز پڑھتے پس نماز پڑھ ساتھ اُن کے اگرچہ تحقیق پڑھ چکا ہو گی یہ نماز یعنی دوبارہ کی واسطے تیرے نفل اور وہ پہلی فرض روایت کی یہ ابو داؤد نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ قَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اَيَّتُهُمَا اَجْعَلُ صَلَاتِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا اُن سے پس کہا تحقیق مین نماز پڑھتا ہون بیچ گھر اپنے کے پھر پاتا ہون مین نماز کو مسجد مین ساتھ امام کے کیا پس نماز پڑھون مین ساتھ اُس کے کہا اُسکو کہ ہان کہا اُس شخص نے کون سی ٹھیراؤن مین نماز اپنی یعنے فرض نماز کونسی ٹھیراؤن اول کی یا آخر کی کہا ابن عمرؓ نے اور یہ طرف تیرے ہے یعنی یہ مقرر کرنا تیرے سپرد نہین ہے سوا اسکے نہین کہ یہ سپرد طرف اللہ کے ہے کہ عزت والا اور

بزرگی والا ہے ٹھیراوے اُن دونون مین سے جسکو چاہے نماز تیسری روایت کی یہ مالکؒ نے ف اسمین تائید ہے اُسکی کہ جو بعضے شافعیہ نے اختیار کیا ہے اور جو اختیار کیا ہے غزالی نے کہ فرض ایک ہے اُن دونون مین سے غیر مقرر لیکن اکثر حدیثون سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اوّل فرض ہوتی ہے اور دوسری نفل اور یہ موافق قیاس کے بھی ہے اس لیے بری الذمہ ہوتا ہے ساتھ ادائے اول کے پس فرض وہی ہوئی واللہ اعلم ۔ ش ح **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سلیمانؒ مولیٰ میمونہؓ کے سے کہ کہا آئے ہم ابن عمرؓ کے پاس بلاط مین اور لوگ نماز پڑھتے تھے پس کہا مین نے ابن عمرؓ سے کیا نہین نماز پڑھتے تم ساتھ اُنکے کہا ابن عمرؓ نے کہ تحقیق نماز پڑھ چکا ہون مین اور تحقیق مین نے سُنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ پڑھو تم نماز ایک دن مین دو بار یعنی ایک وقت مین دو بار روایت کی یہ احمدؒ اور ابو داؤدؒ اور نسائی نے ف بلاط نام ایک جگہ کا ہے مدینہ منورہ مین کہ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے مسجد کے باہر بنائی تھی لوگون کے لیے کہ اگر باتین واتین کرنی منظور ہون وہان بیٹھکر کرین تا مسجد مین کلام دنیا نہ کیا جاوے اور نماز پڑھ چکا ہون مین شاید ابن عمرؓ جماعت سے پڑھ چکے ہون گے یا وقت صبح کا ہوگا یا عصر یا مغرب کا کہ انمین نماز دوبارہ نہین پڑھنی چاہیے اس لیے یہ فرمایا اور یہ حدیث ظاہر مین مخالف ہے پہلی حدیثون کے کہ دلالت کرتی ہین دوبارہ نماز پڑھنے پر تطبیق ان حدیثون مین یہ ہے کہ یہ حدیث اُس شخص کے حق مین ہے کہ پہلے جماعت سے پڑھ چکا ہو اور پہلی حدیثین اُسکے حق مین ہین کہ تنہا پڑھی ہو جیسا کہ مذہب حنفیہ ہے یا اس سے یہ مراد ہے کہ بطریق فرضیت کے دوبارہ نہ پڑھو یعنی اگر دوسری نفل جانکر پڑھو مضائقہ نہین تنبیہ اکثر حدیثین عام ہین سب نمازون مین یعنی ہر نماز کا یہی حکم معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز پڑھ آیا ہو اور جماعت دیکھے تو شریک ہو جائے لیکن مجتہدون نے نظر کی ہے اور حدیثون پر کہ جنمین بعضے اوقات نماز پڑھنی مکروہ فرمائی ہے بنظر اُنکے اُنھون نے بعضی نمازون کو خاص کر لیا ہے کہ اس نماز کو دوبار پڑھے اور اسکو نہ پڑھے چنانچہ حدیث آیندہ مین بھی تخصیص ہے ۔ ش ح **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يُعِدْهُمَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمرؓ کہتے تھے کہ جسنے نماز پڑھی مغرب کی یا صبح کی پھر پایا اُن دونون کو ساتھ امام کے پس پھر نہ پڑھے اُن دونون کو روایت کی یہ مالکؒ نے ف یہ مؤید ہے مذہب امام مالکؒ کی کہ اُنکے یہان اُن دو نمازون کا اعادہ نہین اور ہمارے نزدیک عصر کا بھی یہی حکم ہے اور شافعی کے نزدیک اعادہ سب نمازون کا جائز ہے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ پہلی نماز جماعت سے نہ پڑھی ہو یعنی اُسکا یہ حکم ہے اور اگر جماعت سے پڑھ چکا ہوگا بطریق اولیٰ اعادہ نہ کرنا چاہیے ۔ ش ح **بَابُ السُّنَنِ وَ فَضَائِلِهَا** باب ہے بیچ بیان سنتون کے اور فضیلتون یعنی بزرگیون اُنکی کے ف یعنی وہ نمازین کہ فرضون کے ساتھ پڑھی جاتی ہین دن رات مین اور وہ دو قسم پر ہین ایک تو راتب یعنی جنپر حضرتؐ نے مداومت کی اور دوسری غیر راتب یعنی جنپر مداومت نہ کی مثل سنتون عصر کے اور جاننا چاہیے کہ سنت اور نفل اور تطوع اور مندوب اور مستحب اور مرغب فیہ اور حسن یہ سب الفاظ مترادف ہین معنی اُنکے ایک ہی ہین معنی اُنکے یہ ہین کہ ترجیح دی شارع نے اُنکے کرنے کو نہ کرنے پر اگرچہ ہے بعض مسنون مؤکد تر بعض سے ۔ ش ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ روایت ہے ام حبیبہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے دن اور رات مین بارہ رکعتین بنایا جاتا ہے واسطے اُسکے گھر بہشت مین چار رکعت پہلے ظہر کے اور دو رکعت پیچھے اُسکے اور دو رکعت پیچھے مغرب کے اور دو رکعت پیچھے عشا کے اور دو رکعت پہلے نماز فجر کے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہے کہ اُم حبیبہؓ نے کہا سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہے واسطے اللہ کے ہر دن مین بارہ رکعت نفل سوائے فرض کے مگر بناتا ہے اللہ اُسکے لیے گھر بہشت مین یا فرمایا مگر بنایا جاتا ہے اُسکے لیے گھر بہشت مین ف یہ سب سنتین مؤکدہ ہین اور سنتین فجر کی سب سے زیادہ مؤکدہ ہین حتیٰ کہ حسن بصری اور بعض حنفیہ نے اُنکو واجب کہا ہے اور حسنؒ نے مغرب کی بھی دو رکعتون کو واجب کہا ہے لیکن اس حدیث سے رد کیا ہے اُنکے قول کو کہ واجب نہین بلکہ سنت ہین ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابن عمرؓ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین پہلے ظہر کے اور دو رکعتین پیچھے اُسکے اور دو رکعتین پیچھے مغرب کے بیچ گھر حضرتؐ کے یعنی حضرت حفصہؓ کے حجرے مین اور دو رکعتین پیچھے عشا کے بیچ گھر اُنکے کے کہا ابن عمرؓ نے اور حدیث کی مجکو حفصہؓ نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے دو رکعتین ہلکی جبوقت کہ نکلتی فجر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تثنیہ نہین منافی ہے جمع کی ساتھ اس توجیہ کے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق اس حدیث مین اور اُس حدیث مین کہ روایت کی گئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین چھوڑتے تھے چار رکعتین ظہر کی پہلے یہ لکھا ہے ملا علی قاریؒ نے اور حضرت شیخؒ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث سند شافعیؒ کی ہے کہ اُن کے نزدیک سنت ظہر کی دو رکعتین ہین اور ہمارے نزدیک چار رکعتین ہین اور اُسمین بھی حدیثین آئی ہین حضرت علیؓ اور عائشہؓ اور اُم حبیبہؓ سے اور ترمذی نے کہا کہ اسپر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن المبارک اور اسحٰق کا اور شافعیؒ اور احمدؒ سے بھی چار رکعتین آئی ہین ولیکن ساتھ دو سلام کے اور شاید کہ حضرتؐ گھر مین چار رکعتین پڑھتے ہون گے ازواج مطہرات نے دیکھکر روایت کین اور جب مسجد مین آتے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے اُسکو ابن عمرؓ نے سنت ظہر کی گمان کی اور از بسکہ ابن عمرؓ صبح کو حاضر ہوتے تھے اُس وقت کی سنتین پڑھتی حضرت حفصہؓ سے سنکر روایت کین وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُن ہی سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑھتے پیچھے جمعے کے یعنی کچھ یہان تک کہ پھرتے یعنی طرف گھر اپنے کے پس پڑھتے دو رکعتین گھر اپنے مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے مراد ہے اس سے سنت جمعے کی عمل شافعیہ کا اسی پر ہے بحسب ایک قول کے کہ سنت جمعے کی مانند ظہر کے ہے اور گھر مین پڑھتے تھے اس لیے کہ نوافل گھر مین پڑھنے افضل ہین اور اور حدیثون مین آیا ہے کہ حضرت پڑھتے تھے پہلے جمعے کے چار رکعت اور بعد اُس کے چار اور ایک روایت مین بعد جمعے کے چھ بھی آئی ہین چنانچہ ابو یوسف کے نزدیک یہی ہے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي

بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَدَخَلَ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ اور روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نقلون اُنکے پاس کہا حضرت عائشہؓ نے تھے حضرتؐ نماز پڑھتے میرے گھر میں پہلے ظہر کی چار رکعتیں پھر نکلتے پس نماز پڑھتے ساتھ لوگون کے یعنی فرض ظہر کے پھر داخل ہوتے یعنی گھر میں پس نماز پڑھتے دو رکعتیں اور تھے نماز پڑھتے ساتھ لوگون کے نماز مغرب کی پھر داخل ہوتے یعنی اپنے گھر میں پھر نماز پڑھتے دو رکعتیں پھر نماز پڑھتے ساتھ لوگون کے عشا کی اور داخل ہوتے گھر میرے میں پس نماز پڑھتے دو رکعتیں اور تھے نماز پڑھتے رات کو یعنی کبھی نو رکعت اُنمیں وتر بھی ہوتے اور تھے نماز پڑھتے رات کو دیر تک کھڑے اور رات کو دیر تک بیٹھے اور تھے جس وقت کہ پڑھتے کھڑے ہوکر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اُس حالت سے کہ کھڑے ہوتے اور تھے جسوقت کہ پڑھتے بیٹھکر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے بیٹھے اور جسوقت نمودار ہوتی فجر پڑھتے تھے دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے پھر نکلتے پس پڑھتے ساتھ لوگون کے نماز فجر کی ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ سنتین گھر میں پڑھنی مستحب ہیں اور اُنمیں وتر بھی ہوتے یعنے ایک رکعت یا تین رکعت اور حضرتؐ کی نماز شب میں روایتیں مختلف آئی ہیں کچھ بھی اور آٹھ بھی اور نو بھی اور دس بھی اور گیارہ بھی اور بیرہ بھی کبھی کتنی پڑھتے کبھی کتنی اور رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اُسی حالت سے کہ کھڑے ہوتے یعنی انتقال کرتے تھے رکوع وسجود میں حالت قیام سے نہ یہ کہ رکوع وسجود بیٹھکر کرتے تھے اور جب بیٹھکر پڑھتے رکوع وسجود بھی اُسی حالت میں کرتے اور اس صورت میں رکوع وسجود کھڑے ہوکر کرنا بھی آیا ہے یعنی قراءت پڑھتے بیٹھکر پھر کھڑے ہوتے اور تھوڑی سی قراءت پڑھتے پھر رکوع وسجود کرتے پس تین طرح پر تھی نماز حضرتؐ کی یا تمام کھڑے رہا تمام بیٹھے یا قراءت بیٹھکر پڑھتے بعد ازاں کھڑے ہوتے اور رکوع وسجود کرتے اور اس طرح نہ تھی کہ قراءت کھڑے ہوکر پڑھیں اور پھر بیٹھ کر رکوع وسجود کریں ۲ ح ش ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر نفلون سے بہت محافظت اور مداومت کرتے جیسے کہ محافظت کرتے دو رکعتون سنت فجر پر اور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سنتین فجر کی سب سے زیادہ مؤکد تھین کہ سفر اور حضر میں اُنکو حضرتؐ چھوڑتے اور فقہ کی کتابون میں لکھا ہے کہ بغیر عذر کے اُنکو بیٹھکر پڑھنا درست نہیں ۲ ح وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین سنت فجر کی بہتر ہیں دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا میں ہے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین اگر اللہ کی راہ میں خرچ کرے اُسپر یہ افضل ہیں اور جو چیز دنیا کی کہ اُسمیں عمل کرے اور راہ دین میں خرچ نکرے اُسمیں اچھا ہیں کہان ہے کہ اُسپر انکو بہتر کہیں اور لکھا ہے علما نے کہ سب سے زیادہ مؤکد سنتین فجر کی ہیں اور بعد انکے سنتین مغرب کی اور بعد انکے سنتین ظہر کے بعد کی اور بعد انکے سنتین عشا کی اور بعد ان سبھون کے سنتین ظہر کے پہلے کی ۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کے یعنی دو رکعتین فرمایا تیسری بار میں جو شخص کہ چاہے واسطے مکروہ جاننے اس بات کے کہ ٹھیراویں انکو لوگ سنت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تین بار حضرتؐ نے فرمایا کہ نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کے دو رکعتین اور تیسری بار میں یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے پڑھے یہ اس لیے فرمایا کہ لوگ انکو سنت مؤکدہ نہ ٹھیرالیں نہایت یہ کہ مستحب ہیں اور اکثر فقہا منع کرتے ہیں انکو چنانچہ تحقیق اسکی بیچ باب فضل اذان کے گذر چکی ہے اور فصل تیسری اس باب کی میں بھی مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل اربعا رواہ مسلم وفی اخری لہ قال اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل بعدھا اربعا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو تم میں سے نماز پڑھنے والا بعد جمعے کے پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ اور روایت مسلم کے یہ ہے کہ فرمایا جس وقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا جمعے کی پس چاہیے کہ پڑھے بعد اسکے چار رکعت **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ام حبیبۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حافظ علی اربع رکعات قبل الظھر واربع بعدھا حرمہ اللہ علی النار رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وفی روایۃ لہ من صلی اربعا قبل الظھر واربعا بعدھا لم تمسہ النار وفی روایۃ لہ من حافظ اور روایت ہے ام حبیبہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ محافظت کرے یعنی مداومت کرے اوپر چار رکعتوں کے پہلے ظہر کے اور چار پیچھے ظہر کے حرام کرتا ہے اسکو اللہ آگ پر یعنی مطلق یا ہمیشہ نہیں آگ میں رہنے کا روایت کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ ادا کرے چار رکعت ظہر کے بعد کی کو ساتھ دو سلام کے اور کلام اسمیں ہے کہ یہ چار رکعتیں سنتوں کی دو رکعتوں سمیت ہیں یا سوا انکے ظاہر یہ ہے کہ یہ چار سوائے ان دو کے ہیں کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ دو رکعت انمیں سے مؤکد ہیں اور دو مستحب اولیٰ یہ ہے کہ پڑھی جاویں ساتھ دو سلامون کے بحر **وعن** ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع قبل الظھر لیس فیھن تسلیم تفتح لھن ابواب السماء رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پہلے ظہر کے کہ نہیں انمیں سلام پھیرنا یعنے افضل یہ ہے کہ اخیر ہی سلام کو پھیرے درمیان میں نہ پھیرے کھولے جاتے ہیں انکے لیے دروازے آسمان کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی قبول ہوتی ہیں جناب باری میں اور نازل ہوتے ہیں بسبب انکے انوار رحمت کے اور اسمیں بھی اختلاف ہے کہ یہ چار رکعتیں سنتین راتبہ ظہر کی ہیں یا سوائے انکے کہ پہلے انکے پڑھی جاتی ہیں جنکو نماز فی الزوال کہتے ہیں اور مختار یہ ہے کہ یہ غیر راتب کی ہیں یعنی فی الزوال **وعن** عبداللہ ابن سائب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظھر وقال انھا ساعۃ تفتح فیھا ابواب السماء فاحب ان یصعد لی فیھا عمل صالح رواہ الترمذی اور روایت ہے عبداللہ بن سائب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے چار رکعت پیچھے ڈھلنے آفتاب کے پہلے ظہر سے یعنی نماز فی الزوال اور فرماتے تحقیق یہ وقت ہے کہ کھولے جاتے ہیں آسمان کے دروازے آسمان کے یعنی واسطے چڑھنے اعمال صالحین کے پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ چڑھے واسطے میرے آسمان عمل نیک روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساعت قبولیت کی ہے جو عمل نیک کہ اسوقت میں کرے مقبول ہے اور نماز افضل ہے اعمال میں پس پڑھنا اسکا افضل ہوگا ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعا رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اس شخص کو کہ پڑھے پہلے عصر کے چار رکعت

روایت کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابو داؤدؒ نے ف لفظ رحم اللہ مین اشارہ ہے اوپر مستحب ہونے اس نماز کے ۔ ح **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ یَفْصِلُ بَیْنَھُنَّ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پہلے عصر کے چار رکعتین فرق کرتے درمیان اُنکے ساتھ سلام کرنے کے اوپر فرشتون مقربین کے اور اُنکے کہ تابع اُنکے ہین یعنے وجود دین مسلمانون مین سے اور ایمان والون مین سے ف مراد تسلیم سے یہان التحیات پڑھنی ہے کہ دو رکعتون کے بعد التحیات پڑھتے اور چار رکعت کے بعد سلام پھیرتے ۔ ح **وَعَنْہُ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پہلے نماز عصر کے دو رکعتین روایت کی یہ ابو داؤد نے ف عصر کی سنتون مین دو روایتین آئی ہین دو کی بھی اور چار کی بھی پس مصلی کو اختیار ہے چاہے دو پڑھے چاہے چار لیکن چار افضل ہین ۔ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَھُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَہٗ بِعِبَادَۃِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ ھُوَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ وَضَعَّفَہٗ جِدًّا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے پیچھے مغرب کے چھ رکعتین کہ نہ بولے درمیان اُنکے ساتھ کلام بد کے برابر کیجاتی ہین واسطے اُسکے ساتھ عبادت بارہ برس کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عمر بن ابی خثعم کی سے اور سُنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو کہ کہتے تھے کہ عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے اور ضعیف کیا بخاری نے اسکو بہت ف اسکو لوگ صلوٰۃ الاوابین کہتے ہین یہ نام اسکا ابن عباسؓ سے منقول ہے اور حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ دو رکعتین سنت معولی کی بھی داخل چھ مین ہین اور اسی طرح جو بیس رکعتین حدیث آیندہ مین منقول ہے اُنمین بھی دو داخل ہین کہا یہ طیبی نے پس پڑھے دونون سنتین علیحدہ اور باقی مین اختیار ہے چاہے چار اکھٹی پڑھے چاہے دو اور اس حدیث کو اگرچہ ترمذی وغیرہ نے ضعیف کہا ہے لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہے اور اسکو ابن خزیمہ نے بھی اپنی صحیح مین روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے بھی اور کہا میرک نے کہ منقول ہے عمار بن یاسر سے کہ وہ بعد مغرب کے چھ رکعتین پڑھتے تھے اور کہا اُنھون نے کہ دیکھا مین نے اپنے پیارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ پڑھتے تھے بعد مغرب کے چھ رکعتین اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعتین بخشے جاتے ہین گناہ اُسکے اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کے روایت کی یہ طبرانی نے ۱۲ اور حضرت مولانا اسحٰق زاد اللہ شرفاً نے فرمایا کہ تحقیق ہماری یہ ہے کہ چھ اور بیس سوائے سنتون مؤکدہ کی ہین واللہ اعلم **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے بیس رکعتین بناتا ہے اللہ اُسکے لیے گھر بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے ف محدثین نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے اور لکھا ابن حجر نے کہ اسمین ایک حدیث اور آئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتے کہ یہ نماز اوابین کی ہے پس جسنے پڑھی یہ مغفرت کیگئی اُسکی اور تھے سلف صالح پڑھتے اُسکو کہا ایک جماعت علما کی نے کہ روایت کی گئین ہین چار رکعتین بھی اور دو بھی پس اقل اس کی دو رکعت ہین اور اکثر بیس اور روایت کی گئین ہین اس مین حدیثین بہت ۱۲ ح **وَعَنْھَا** قَالَتْ صَلّٰی

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَیَّ اِلَّا صَلّٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَکْعَاتٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ

اور روایت ہے اُن ہی عائشہؓ سے کہ کہا نہیں نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا کی کبھی پھر آئے ہوں نزدیک میرے مگر نماز پڑھتے چار رکعتیں یا چھ رکعتیں روایت کی یہ ابو داؤد نے ف چار رکعتیں یعنی دو رکعتیں مؤکدہ اور دو مستحب اور اَوْ سِتَّ رکعات میں لفظ اَوْ کا احتمال کہتا ہے کہ شک کے لیے ہے یا تنویع کے لیے ہے اور مشہور روایتوں میں بعد عشا کے دو رکعتیں آئی ہیں اور بعضی روایتوں میں چار بھی آئی ہیں اور چھ رکعتیں سوا اس حدیث کے نہیں آئی ہیں واللہ اعلم اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کوئی پڑھے پہلے عشا کے چار رکعتیں ہوتا ہے گویا کہ تہجد پڑھی اُس رات اور جو کوئی پڑھتا ہے چار رکعت بعد عشا کے ہوتا ہے گویا کہ پڑھیں چار رکعتیں لیلۃ القدر میں رواہ سعید بن منصور فی سننہ ع ز ہ

و برہان شرح مواہب الرحمٰن **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ الرَّکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارَ السُّجُوْدِ الرَّکْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد ساتھ تسبیح ادبار النجوم کے دو رکعتیں فجر کے پہلے کی ہیں یعنی سنتیں فجر کی اور مراد ساتھ تسبیح ادبار السجود کے دو رکعتیں مغرب کے بعد کی ہیں روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی سورۂ طور کے آخر میں جو آیا ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ یعنی اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف رب اپنے کے جبکہ کھڑا ہووے تو اور کچھ رات کو پس تعریف کر اُسکی اور وقت پیٹھ پھیرنے ستارون کے پس فرمایا کہ مراد ادبار النجوم سے یعنے تسبیح کرنیسے وقت پیٹھ پھیرنے ستارون کے مراد سنتین فجر کی ہیں اور یہ جو آیا ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ السُّجُوْدِ یعنے اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے ڈوبنے کے اور کچھ رات کو پس پاکی بیان کر اُسکی اور پیچھے سجود کے پس سجود سے مراد اس آیت میں فرض مغرب کے ہیں اور ادبار السجود سے یعنی تسبیح کرنیسے پیچھے سجود کے سنتین مغرب کی ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَبِّ قَبْلَ الظُّہْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِہِنَّ فِیْ صَلٰوۃِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا وَہُوَ یُسَبِّحُ اللّٰہَ تِلْکَ السَّاعَۃَ ثُمَّ قَرَأَ یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلّٰہِ وَہُمْ دَاخِرُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے چار رکعتیں پہلے ظہر کے پیچھے دوپہر کے یعنی نماز نفی الزوال یا سنتین ظہر کی حساب کیجاتی ہیں اور برابر رکھی جاتی ہیں یعنی فضیلت اور ثواب میں ساتھ چار رکعت کے کہ نماز تہجد میں پڑھی جاویں یعنی تہجد کی چار رکعت کا ثواب ہوتا ہے اُنکا اور نہیں کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہے اللہ کی اُسوقت پھر پڑھی یہ آیت پھرتے ہیں سائے ہر چیز کے داہنی طرفے اور بائیں طرفے اور سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور وہ ذلیل ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف حضرتؐ نے واسطے رغبت لانیکے اس نماز پر اور بطور دلیل کے دعوے پر آیت مذکورہ پڑھی اور مراد سجدے سے تابعداری ہے خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سب تابعدار اُسکے حکم کے ہیں اُس بات میں کہ پیدا کیا جسکے لیے ع ح ط **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِیْ قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَتْ وَالَّذِیْ ذَہَبَ بِہٖ مَا تَرَکَہُمَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ

اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا نہیں چھوڑیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پیچھے عصر کے نزدیک میرے یعنی میرے گھر میں کبھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں یہ ہے کہا عائشہؓ نے قسم ہے اُس ذات کی کہ رفع قبض کی حضرتؐ کی نہیں چھوڑیں حضرتؐ نے یہ دونوں رکعتیں یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ سے ف یہ دو رکعتیں پڑھنی حضرتؐ کی خصوصیات سے تھیں کہ حضرتؐ ہی کو

پڑھنی جائز تھین اور کو عصر کے بعد نفل پڑھنے درست نہین کہ بہت حدیثین اسکے منع مین وارد ہوئی ہین ؛ ع **وَعَنِ الْمُخْتَارِ** بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلَى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے مختار بن فلفل سے کہ کہا پوچھا مین نے انس بن مالک سے حال نفل کا پیچھے عصر کے پس کہا تھے حضرت عمرؓ مارتے تھے اُسکے ہاتھون کو کہ نیت باندھتا نماز کی پیچھے نماز عصر کے یعنی منع کرتے تھے لوگون کو بعد عصر کے نماز پڑھنے سے اور تھے ہم پڑھتے نماز زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین دو رکعتین پیچھے غروب ہونے آفتاب کے پہلے نماز مغرب کے پس کہا مین نے انس کو کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ان دونون رکعتون کو کہا کہ تھے دیکھتے ہمکو نماز پڑھتے پس نہ حکم فرماتے ہمکو اور نہ منع کرتے ہمکو روایت کی یہ مسلم نے **ف** نہ حکم فرماتے نہ منع کرتے ہم سے تقریر حضرت سے ثابت کی یعنی حضرتؐ نے روا رکھی اور خلفاے راشدین ان دونون رکعتون کے قائل نہین تھے پس اقتدا اُنکا کافی ہے اور اکثر فقہا بھی منع کرتے ہین اسلیے کہ لازم آتی ہے اس کے پڑھنے مین تاخیر مغرب کی ؛ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم مدینے مین پس جس وقت اذان دیتا اذان دینے والا واسطے نماز مغرب کے دوڑتے یعنی بعض صحابہؓ یا ہمارے بعینہٖ طرف ستونون کے پس پڑھتے دو رکعت یہانتک کہ آدمی مسافر آتا مسجد مین پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑھ چکے بسبب کثرت اُن لوگون کے کہ پڑھتے نماز دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی گمان کرتا کہ فرض مغرب کے لوگ پڑھ چکے ہین اور اُسکی سنتین پڑھ رہے ہین اور کہا طیبی شافعیؒ نے کہ اس حدیث مین دلیل ظاہر ہے اور اثبات اِن دونون رکعتون کے انتہیٰ اور کہا ملا علی قاری حنفیؒ نے کہ نہین شک ہے کہ یہ تھا نادر اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتے تھے واسطے نماز مغرب کے اجماعاً اور لازم آتی ہے اس سے تاخیر مغرب کی بلکہ خروج اسکا وقت اپنے سے نزدیک بعضے علما کے پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض سے ایک وقت مین یا تھی یہ نماز پہلے پھر چھوڑ دیا اُس کو جیسے کہ کہا بعضون نے ؛ **وَعَنْ** مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مرثد بن عبد اللہ تابعی سے کہا آیا مین عقبہ جہنی صحابی کے پاس پس کہا مین نے کیا نہ تعجب مین ڈالون مین تمکو فعل ابی تمیم تابعی کے سے کہ پڑھتا ہے دو رکعتین پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق تھے ہم یعنی گروہ صحابہؓ یعنی بعض اُنکے پڑھتے یہ نماز بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی کبھی کبھی کہا مین نے کس چیز نے منع کیا تجکو اب کہا شغل دنیا نے روایت کی یہ بخاری نے **ف** اسمین اشارہ ہے طرف مباح ہونے اس نماز کے درنہ شغل نہ مانع ہوتا صحابی کو سنت سے **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَأَوْهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ

اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے مسجد بنی عبدالاشہل کی مین کہ ایک قبیلہ تھا انصار مین سے پس پڑھی اُسمین نماز مغرب یعنی فرض وسنت پس جب پڑھ چکے یعنی بعض قوم اپنی نماز فرض دیکھا اُنکو حضرتؐ نے کہ پڑھتے ہین نفل یعنی سنتین مغرب کی بعد نماز مغرب کے پس فرمایا کہ یہ یعنی سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گھر مین پڑھنے کی ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کے یون ہے کہ کھڑے ہوئے لوگ نفل پڑھنے لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم ہے تمکو پڑھنا اس نماز کا گھر وہین **ف** یہ نوافل نماز گھر دن کی ہے یعنی افضل ہے پڑھنا نکا گھرون مین اس لیے کہ دور تر ہے ریا سے اور قریب تر ہے طرف اخلاص کے اور گھر وہین برکت ہوتی ہے اور ظاہر ایہ ہے کہ یہ حکم اُسکے لیے ہے کہ ارادہ کرتا ہے پھرنے کا طرف گھر اپنے کے بخلاف اعتکاف کرنے والے کے مسجد مین کہ وہ پڑھے مسجد ہی مین اور نہین کراہت ہے بالاتفاق جاننا چاہیے کہ افضل یہ ہے کہ نماز نفل سوائے فرضون کے گھر مین ادا کرے اور اسی طرح تھا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر کسی سبب یا عذر سے ہوا ہو تو خیر خصوصاً سنت مغرب کی کہ اکثر گھر مین پڑھتے اور بعضے علما نے کہا ہے کہ اگر سنتین مغرب کی مسجد مین ادا کرے سنت سے واقع نہین ہوتین اور بعضون نے کہا ہے گنہگار ہوتا ہے اور جمہور اسپر ہین کہ گنہگار نہین ہوتا اور امر استحباب کے لیے ہے اور حاشیہ ہدایہ کے مین جامع صغیر سے لکھا ہے کہ اگر نماز مغرب کی مسجد مین ادا کرے اگر ڈرتا ہے بعد پھرنے کے گھر مین شغل پیش آویگا کہ مانع ہوگا سنت پڑھنے سے پس صحن مسجد مین ادا کرے اور اگر یہ ڈر نہین ہے افضل یہ ہے کہ گھر مین جاکر پڑھے ۱۲ منہ ح **وعن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطیل القراءۃ فی الرکعتین بعد المغرب حتی یتفرق اھل المسجد رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتے قرات کو یعنی کبھی دونون رکعتون مین پچھے مغرب کے یہانتک کہ متفرق ہوتے اہل مسجد روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنتین مغرب کی حضرتؐ مسجد مین پڑھتے تھے پس محمول کسی سبب اور عذر پر ہے کہ گھر مین جانیسے مانع آیا مسجد مین پڑھین اور ظاہر تر یہ ہے کہ حمل کیا جاوے بیان جواز پر یعنے اس لیے پڑھین کہ لوگ معلوم کرلین کہ جائز یون بھی ہے یا اعتکاف مین پڑھی ہون اور احتمال ہے کہ گھر مین پڑھی ہو اور گھر متصل مسجد کے تھا کہ دروازہ طرف مسجد کے تھا ابن عباسؓ نے حضرتؐ کو سامنے سے پڑھتے دیکھا ہو اور بیان اُسکا کیا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ درازگی قرات کی بھی کبھی ہوئی ہو اس لیے کہ ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونون رکعتون مین قل یا اورقل ہو اللہ پڑھتے تھے ۱۲ منہ ح **وعن** مکحول یبلغ بہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی بعد المغرب قبل ان یتکلم رکعتین وفی روایۃ اربع رکعات رفعت صلوتہ فی علیین مرسلاً اور روایت ہے مکحول تابعی سے کہ پونچاتا ہے اس حدیث کو حضرتؐ تک یعنی روایت کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے پیچھے مغرب کے پہلے بولنے کے یعنی پہلے بولنے کلام دنیا کے دو رکعتین اور ایک روایت مین چار رکعتین بلند کی جاتی ہے نماز اُسکی علیین مین روایت کی یہ مکحول نے بطریق ارسال کے **ف** بعد مغرب کے یعنی مغرب کے فرضون کے بعد یا سنتون کے بعد اور دو رکعتین یعنی سنتین مغرب کی یا سوا اُنکے اور چار رکعتین دو اونمین سے سنت مغرب کی اور دو سوا اُنکے یا چارون سوائے سنتون کے پس یہ دو یا چار کہ سوائے سنتون کے ہون انکو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہین اور بلند کیجاتی ہے نماز اُسکی یعنے نفل اُسکی یا فرائض سمیت علیین مین یہ کنایہ ہے کمال قبول ہونے اس نماز کے سے اور رہبت ثواب اُسکے سے اور علیین نام ایک مقام کا ہے ساتوین آسمان پر کہ اُسمین ارواح مومنون کی جاتی ہین اور عمل اُنکے لکھے جاتے ہین ۱۲ منہ ح **وعن** حذیفۃ نحوہ وزاد فکان یقول عجلوا الرکعتین بعد المغرب فانھما ترفعان مع المکتوبۃ رواھما رزین وروی البیھقی الزیادۃ عنہ نحوھا فی شعب الایمان

اور روایت ہے حذیفہ سے مانند اسکے اور زیادہ کیا پس تم حضرتؐ فرماتے جلدی پڑھو دو رکعتین پہلے مغرب کے یعنے سنتین اُس کی اس لیے کہ تحقیق وہ دونوں اُٹھائی جاتی ہین ساتھ فرضون کے روایت کیا ان دونون کو رزین نے اور روایت کی یہ بیہقی نے زیادتی حذیفہ سے مانند اسکے شعب الایمان مین ف اس لیے کہ یہ دونون رکعتین اُٹھائی جاتی ہین علیتین مین پس جلدی پڑھو بغیر فاصلے کے فرضون سے تاملائکہ عمل لیجانے والے منتظر نہون اور ظاہر یہ ہے کہ بعد اسکے پڑھنا دعا کا یا ذکر کا کہ صحیح ہوا ہے پڑھنا اُسکا بعد فرضون کے منافی تعجیل کے نہین یا یون کہا چاہیے کہ پڑھنا اُسکا بعد دونون رکعتون کے منافی بعدیت کے نہین لیکن یہان ایک اور شبہ آتا ہے کہ فضیلت ان دونون رکعتون کے پڑھنے کی گھر مین ثابت ہوئی ہے پس اگر گھر دور ہو تو جلدی نہین ہو سکتی پس اس صورت مین کیا کرے جواب یہ ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ گھر اختیار کرے کہ تاکید اُسکی بہت ہے واللہ اعلم ؏ وَعَنْ عُمَرَ وبْنِ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ يَسْئَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهٗ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَّا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن عطا تابعی سے کہ کہا تحقیق نافع بن جبیر تابعی نے بھیجا اُسکو یعنی عمرو کو طرف سائب صحابی کے کہ پوچھے اُن سے اُس چیز سے کہ دیکھا اُسکو اُسنے معاویہ نے نماز مین پس کہا سائب نے کہ ہان نماز پڑھی مین نے ساتھ معاویہ کے جمعے کی مقصورہ مین پس جب سلام پھیرا امام نے کھڑا ہوا مین پنج مقام اپنے کے یعنی جہان جمعہ پڑھا تھا پس نماز پڑھی مین نے یعنی سنتین جمعے کی بغیر اسکے کہ فرق کرون مین فرض وسنت مین کچھ پس جب کہ داخل ہوے معاویہ گھر مین بھیجا ایک شخص کو طرف میرے پس کہا پھر نہ کرنا یہ کام کہ کیا تو نے یعنی نماز نفل فرضون کی جگہ بغیر فرق کے نہ پڑھنا جو وقت کہ پڑھے تو نماز جمعے کی پس نہ ملا اُسکو ساتھ اور نماز کے لیے نماز نفل ہو یا قضا یہان تک کہ بولے تو یا نکلے تو یعنی مسجد سے اس لیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہمکو ساتھ اسکے یعنی جو کہ اوپر نہ کرو ہمکو یہ کہ نہ ملاوین ہم نماز کو ساتھ نماز دوسری کے یہان تک کہ بولین ہم یا نکلین ہم روایت کی یہ مسلم نے ف جس وقت کہ پڑھے تو نماز جمعے کی بطور مثال کے فرمایا اس لیے کہ سواے جمعے کے اور نماز کا بھی یہی حکم ہے کہ فرض کے ساتھ نفلون کو ملا کر نہ پڑھے چنانچہ مومید ہے اسکی حدیث جو معاویہ نے ذکر کی اور مقصورہ نام ہے ایک جگہ کا کہ مسجد مین بنا دیتے تھے واسطے نماز پڑھنے بادشاہ کے اور یہان تک کہ بولے تو یعنے کسی آدمی سے کلام کرے تو پس اس سے حاصل ہو جاتا ہے فرق اور ذکر اللہ کرنیسے فرق نہین حاصل ہوتا یا نکلے تو یعنے حقیقۃً نکلے یا حکماً نکلے کہ سرک جاوے فرضون کی جگہ سے ؏ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ اَرْبَعًا وَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا اور روایت ہے عطا سے کہا تھے ابن عمرؓ جس وقت کہ پڑھ چکتے نماز جمعہ مکے مین آگے بڑھتے پھر پڑھتے دو رکعتین پھر آگے بڑھتے پڑھتے چار رکعتین اور جس وقت کہ ہوتے مدینے مین پڑھتے نماز جمعہ پھر پھرتے طرف گھر اپنے کے پھر پڑھتے دو رکعتین اور نہ پڑھتے مسجد مین پس کہا گیا واسطے اُنکے کہ کیون گھر مین پڑھین نہ مسجد مین پس کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے یہ روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ کہا

عطا نے دیکھا مین نے ابن عمرؓ کو پڑھتے پیچھے جمعے کی دو رکعتین پھر پڑھتے پیچھے اُسکے چار رکعتین ف آگے بڑھ جانا بمنزلہ نکلنے کے تھا جیسے کہ قول معاویہ مین مذکور ہوا اور لکھا ہے علمانے کہ شاید فرق درمیان مکے اور مدینے کے اس لیے تھا کہ گھر ابن عمرؓ کا مدینے مین نزدیک مسجد کے تھا وہان بحسب سنت کے گھر مین پڑھتے اور مکے مین مسافر تھے اور مکان حرم سے دور تھا بس آگے بڑھنے کو قائم مقام گھر کے کیا اور زیادتی نماز کی مکے مین یعنے چھ رکعت اس لیے تھی کہ وہان زیادہ ثواب ہوتا ہے اور سنت نزدیک ابو حنیفہؒ کے بعد جمعے کے چار ہین چنانچہ ملا علی قاری نے مثلے اس جملے کے کہ پڑھتے پیچھے جمعے کے دو رکعتین پھر پڑھتے پیچھے اُسکے چار رکعتین یہ لکھی ہین کہ پہلے دو پڑھا کرتے تھے اور بعد اُسکے چار پڑھنے لگے یعنی دو اور زیادہ کرلین اُن ہی دو رکعتون مین اس لیے کہ ثابت ہوئی اُسمین نزدیک اُنکے حدیث انتہی اور صاحبینؒ کے نزدیک سنت بعد جمعے کے چھ رکعتین ہین اول چار پھر دو ۔ ح **بَابُ الصَّلٰوۃِ اللَّیْلِ** باب ہے بیچ بیان نمازات کے ف یعنی تہجد وغیرہ نمازات کی مین حضرتؐ سے روایتین مختلف آئی ہین جو تم اُنمین سے اختیار کرلے بزرگی اتباع کی پاوے گا اور اگر کبھی کسی طرح پڑھے کبھی کسی طرح بہت مناسب ہے اور موافق ترہے ساتھ سنت کے اور رکعتین اُسکی تیرہ بھی اور گیارہ بھی اور نو بھی اور سات بھی آئی ہین اور بعضے علمانے پانچ بھی کہی ہین اور تیرہ سے زیادہ ثابت نہین پس بعضون نے فجر کی سنت سمیت کہی ہین اور بعضون نے بغیر اسکے بہت صحیح قول یہی ہے اور کبھی وتر ساتھ ایک رکعت کے اور کبھی ساتھ تین رکعتون کے اور بعضی روایتون مین عدد وتر کو داخل اُسکے کیا ہے اور بعض مین خارج اور بعضی مین اطلاق کیا ہے وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی مین تین پر تا پانچ اور سات اور بعضی مین تمام نمازات کو وتر کہا ہے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُسَلِّمُ مِنْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ فَیَسْجُدُ السَّجْدَۃَ مِنْ ذٰلِکَ قَدْرَ مَا یَقْرَأُ اَحَدُکُمْ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً قَبْلَ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَہٗ فَاِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَتَبَیَّنَ لَہُ الْفَجْرُ وَقَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَۃِ فَیَخْرُجُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یعنی اکثر زمان اسکے کہ فارغ ہون نماز عشا سے فجر تک گیارہ رکعتین سلام پھیرتے ہر دو رکعت پر اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے پھر کرتے سجدہ اس رکعت مین قدر اس چیز کی کہ پڑھے ایک شخص پچاس آیتین پہلے اس سے کہ اُٹھاتے سر اپنا پس جسوقت کہ چپ ہوتا موذن اذان دینے فجر کی سے اور ظاہر ہوتی واسطے اُنکے فجر یعنے روشنی ہوتی کھڑے ہوتے پس پڑھتے دو رکعتین ہلکی یعنے سنتین فجر کی پھر لیٹتے اپنی داہنی کروٹ پر یہانتک کہ آتا اُنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اذان دینے والا واسطے تکبیر کے یعنی اذن چاہتا واسطے تکبیر کے پس نکلتے نماز کیلیے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے یعنی وہ رکعت ملی ہوئی ہوئی تھی اپنے اوپر کے دوگانہ سے یہ کہا ابن ملک نے اور ابن حجر شافعی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اقل وتر کی ایک رکعت ہے علیحدہ اور سلام پھیرنا ہے ہر دوگانے پر اور یہی مذہب ہے تینون اماموں کا اور پھر سجدہ کرتے اظہار امر اوپر یہ ہے کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتون کا بقدر مذکور کے کرتے یا یہ مراد ہے کہ ایک سجدہ وتر کے سجدون مین سے یا سب سجدے اُسکے اسقدر کرتے تھے اور یہ جو بعضے شہرون مین بعد وتر کے دو سجدے کرتے ہین ساتھ کیفیت معروفہ کے اور بعضی روایات ضعیفہ فقہی ہین بھی فضیلت اُنکی واقع ہوئی ہے کچھ اصل اُنکی حدیثون سے ثابت نہین اور نہین وارد ہوئین اُنمین روایات فقہیہ مختار اور عمل نہین ہے اُنپر حرمین شریفین مین بھی بلکہ تمام شہرون عرب کے مین اور ایک بحث اس باب مین روایت کی گئی ہے کہ حکم کیا ہے ساتھ وضعی ہونے اُسکے کے اور نہین گیا ہے کوئی امام مذہب اربعہ سے نہ ساتھ سنت ہونے اُنکے کے

نہ ساتھ مستحب ہونے اُنکے کے اور اکثر حنفیہ دیار عرب کے جانتے بھی نہین انکو اور بعضون نے نقل کی ہے کراہت اُنکی اور سنتین فجر کی ہلکی پڑھتے کہ آمین قل یا اور قل ہو اللہ پڑھتے اور لیٹتے سنتون کے بعد اس لیے کہ بسبب قیام رات کے کہ بیچ اُٹھا تے تھے اُس سے استراحت ہو وے اور فرض پہ نشاط ادا ہون پس مختار یہ ہے کہ یہ لیٹنا مستحب ہے ۱۲ منہ ع وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑھ چکتے دو رکعتین سنتین فجر کی پس اگر ہوتی مین جاگتی بات کرتے مجھ سے اور اگر مین سوتی ہوتی لیٹ رہتے روایت کی یہ سلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ فرق کرنا درمیان سنتون صبح کے اور فرضون کے جائز ہے اور دلیل ہے اسپر کہ باتین کرنی ساتھ اہل کے مستحب ہین انتہی یعنے جو کہتا ہے کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کے باطل کر دیتا ہے نماز کو یا اُسکے ثواب کو پس قول اُسکا باطل ہے لیکن ہان اسمین شبہ نہین کہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام آخرت کا ہوتا تھا اور کلام دنیا کا بلاشبہ خلاف اولیٰ ہے ہمیشہ خصوصاً دو نماز و نہین اس لیے کہ حکمت بیچ مقرر کرنے سنت کے یہ ہے کہ مستعد ہووے بسبب اُسکے واسطے کمال حالت کے اور دور ہووے غفلت سے پھر داخل ہووے فرضون مین ساتھ کمال حضور کے اور لذت کے کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ مکروہ رکھا ہے بعضے علمانے اصحاب و غیرہ مین سے کلام کرنا بعد طلوع فجر کے تا ادا کرنے نماز فجر کے مگر جو کہ ذکر اللہ تعالیٰ کا ہو یا کلام ضروری ہو مضائقہ نہین اور یہی قول ہے اسحٰق اور احمدؒ کا اور کلام کرنا حضرتؐ کا اسی قبیلے کا تھا چنانچہ قول حضرت عائشہؓ کا اِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي مشعر ہے ساتھ اسکے وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتے دو رکعتین سنتین فجر کی لیٹتے داہنی کروٹ اپنی پر یعنے رو بقبلہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات کو تیرہ ۱۳ رکعتین اسمین وتر بھی ہوتے اور دو ۲ رکعتین سنتین فجر کی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی تین ۳ رکعتین اسمین سے وتر کی ہوتی تھین یہ اس لیے کہا کہ افضل سبھون کے نزدیک یہی ہے اور ترمذی نے بھی شمائل مین ایک روایت حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے ثُمَّ يُصَلِّي تِسْعًا یعنی پھر پڑھتے تین رکعتین وتر مسلمین ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ آیا ہے یعنی پھر وتر پڑھتے تین ۳ رکعتین اور تیرہ ۱۳ رکعتین جو رات کی نماز کی کہین اور دو ۲ رکعتین سنت فجر کی بھی اُن ہی مین گنی گئین تو واسطے قریب ہونے تہجد کے ساتھ اُنکے اور اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی گیارہ ۱۱ رکعتین تھین مع وتر کے جیسا کہ در روایتہ نہین آیا ہے ۱۲ منہ ع وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہؓ سے احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو پس کہا کبھی سات رکعتین تھین اور کبھی نو اور کبھی گیارہ ۱۱ سوا سنت فجر کے روایت کی بخاری نے ف سوائے دو رکعت فجر کے ظاہر یہ ہے کہ یہ متعلق ساتھ اِحْدَى عَشْرَةَ کے ہے اور اُسمین اشارہ ہے اسپر کہ تیرہ ۱۳ رکعتین مع دو رکعتون سنت فجر کے ہوتی تھین کذا ذکر الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے ایک روایت مین جو آیا ہے کہ پندرہ ۱۵ رکعتین بھی پڑھی ہین وہ محمول ہے اسپر کہ دو رکعتین سنت فجر کو بھی اسی مین گنا ہے یعنی تیرہ ۱۳ تہجد کی تھین اور دو سنت فجر کی باوجود اسکے مانع نہین ہے اس سے کہ ہون رکعتین حضرتؐ کی تہجد کے بارہ ۱۲ اور تین وتر کی چنانچہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث کہ جب غالب ہوتین آنکھین حضرتؐ کی اور سو جاتی

تہجد اپنے سے پڑھتے دن کو بارہ رکعتیں **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے رات کو تاکہ نماز پڑھیں یعنی تہجد کی شروع کرتے نماز اپنی ساتھ دو رکعتوں ہلکی کے روایت کی یہ مسلم نے ف کتاب الزہار میں لکھا ہے کہ مراد ساتھ دو رکعتوں کے دو رکعتیں وضو کی ہیں مستحب ہے اُنمیں تخفیف اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں تہجد ہی میں کی ہوتی تھیں کہ قائم مقام تحیۃ الوضو کے تھیں اسلیے کہ وضو کے لیے نماز علٰحدہ نہیں ہے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُٹھے ایک تمھارا یعنی نیند سے رات کو پس چاہیے کہ شروع کرے نماز ساتھ دو رکعتوں ہلکی کے روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَقَرَاَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى الْقِرْبَةِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّاْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَتَمَّتْ صَلَاتُهٗ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاٰذَنَهٗ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّذَكَرَ وَعَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا رات گذاری میں نے یعنی رات کو رہا میں خورد سالی میں نزدیک خالہ اپنی کے کہ میمونہ تھیں ایک رات اور نبی صلعم نزدیک اُنکے تھے یعنی اُنکی نوبت میں پس باتیں کیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اہل اپنے کے یعنی میمونہ سے تھوڑی سی دیر پھر سو رہے پس جب باقی رہی تہائی رات پچھلی یا کچھ اُسمیں سے یعنی کم تہائی سے اُٹھ بیٹھے پس دیکھا طرف آسمان کے پس پڑھی یہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کے اور اختلاف رات اور دن کے یعنی کبھی اندھیرا اور کبھی اُجالا کبھی گرمی کبھی جاڑا کبھی درازی کبھی کوتاہی البتہ نشانیاں ہیں واسطے عقلمند دن کے یہانتک کہ تمام کی سورۃ پھر کھڑے ہوئے طرف مشک کے پس کھولا بند اُسکا پھر ڈالا پانی پیالے میں پھر کیا وضو اچھا درمیان دو وضوؤں کے یعنی نہ بہت پانی بہایا کہ حد اسراف کو پونہچے اور نہ کم ڈالا کہ اعضا تر نہ ہوویں بلکہ بیچ کے درجے کا اچھا وضو کیا جیسے کہ راوی کہتا ہے نہ بہتایت کی پانی کی اور تحقیق پونہچایا پانی یعنے جہاں فرض تھا پونہچانا پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی اور کھڑا ہوا میں یعنے سوتے سے یا طرف مشک کے اور وضو کیا میں نے یعنی مانند وضو حضرتؐ کے پھر کھڑا ہوا میں یا ئیں طرف حضرت کے پس پکڑا کان میرا پھیرا مجکو یا ئیں طرف سے دائیں طرف اپنے پس پوری ہوئی نماز حضرتؐ کی تیرہ ۱۳ رکعت پھر لیٹ رہے اور سوئے یہانتک کہ خراٹے لیے

اور تھے حضرتؐ جسوقت کہ سوتے خراٹے لیتے پس آگاہ کیا حضرتؐ کو بلالؓ نے ساتھ نماز کے یعنی ساتھ پونچنے وقت معمولی نماز کے اور طیار ہونے جماعت کے پس نماز پڑھی یعنی سنت اور نہ وضو کیا اور تھے پنج وقتہ دعا انکی کہ درمیان سنت اور فرض کے پڑھتے یہ الفاظ یا الٰہی گردان میرے دلمین نور یعنے زیادہ ایمان اور یقین اور میری آنکھون مین نور اور میرے کانون مین نور اور دہنے میرے نور اور بائین میرے نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچھے میرے نور اور گردان اور پیدا کر واسطے میرے نور اور زیادہ کیا بعضے راویون نے اور پیدا کر میری زبان مین نور اور ذکر کیا بعضے نے اور گردان پٹھے میرے مین نور اور گوشت میرے مین نور اور خون میرے مین نور اور بالون میرے مین نور اور جلد میری مین نور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور پنج ایک روایت بخاری اور مسلم کے اور گردان میری جان مین نور اور بڑا کر واسطے میرے نور اور پنج اور روایت مسلم کے یا الٰہی دے مجکو نور ف حضرت میمونہؓ بیوی تھین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ کلام کرنا بعد عشا کے مکروہ نہین جسوقت کہ ہو کلام آخرت سے یا قبیلہ نصیحت سے یا بطریق اختلاط کے گھر کے لوگون سے اور پس پوری ہوئی نماز حضرتؐ کی تیرہ رکعت یہ تیرہ وتر سمیت ہونگی ولیکن سنتین فجر کی الگ ہین اسنے پس یہ مخالف ساتھ حدیث عائشہؓ کے کہ کہا دو رکعتین فجر کی داخل تیرہ مین نہین پس نماز حضرتؐ کی مختلف تھی کبھی اُس طرح کبھی اِس طرح اور خراٹے لینے علامت ہین کشادگی دم آنے کی جگہ کے اور صفائی قوائے جسمانی کی اور دعائے مذکور اکثر مشائخ کے عمل مین ہے اور پڑھنا اسکا بعد تہجد کے بھی آیا ہے اور اسکو دعائے طویل کہتے ہین شیخ امام شہاب الدین سہروردیؒ نے عوارف مین لکھا ہے کہ نہ دیکھا مین نے کسی کو کہ مواظبت کی ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اُسکے ایک برکت ہوئی ہے اور یہ دعا دراز ہے اُسکے آخر مین یہ کلمات ہین جو کہ اس روایت مین مذکور ہوئے پنج پنج **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ وَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ تحقیق وہ سوئے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جاگے اور سواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑھتے تھے یہ آیت تحقیق پنج پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے یہانتک کہ ختم کی سورۃ پھر کھڑے ہوے پس نماز پڑھی دو رکعت دراز کیا پنج اُسکے کھڑے رہنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پھر پھرے اور سوئے یہانتک کہ خراٹے لیے پھر کیا یہ یعنی جو کہ مذکور ہوا تین بار چھ رکعتون تین بار اُن تین بار مین سے مسواک بھی کرتے اور وضو بھی کرتے اور پڑھتے یہ آیتین پھر وتر پڑھتے تین رکعتین روایت کی یہ مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ مذہب ابوحنیفہؒ کا یہی ہے اور نہین مخالف ہین اسمین شافعیؒ بھی اس لیے کہ مکروہ ہے اُنکے نزدیک اقتصار کرنا ایک رکعت پر پنج **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا اَرْبَعُ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَاَفْرَادِهٖ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّا مَالِكٍ وَسُنَنِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ

اور روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ اُنھون نے کہا البتہ دیکھتا رہونگا نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو آجکی رات پس پڑھین دو رکعتین ہلکی پھر پڑھین دو رکعتین لمبی لمبی سی پھر پڑھین دو رکعتین اور یہ دوم تھین اُن دو رکعتون سے کہ پہلے اُنسے تھین پھر پڑھین دو رکعتین اور یہ دو کم تھین اُن دو رکعتون سے کہ پہلے اُنسے تھین پھر پڑھین دو رکعتین اور یہ دونون کم تھین اُن دونون سے کہ پہلے اُنسے تھین پھر پڑھین دو رکعتین اور یہ دونون کم تھین اُن دونون سے کہ پہلے اُنسے تھین پھر وتر پڑھے پس یہ تیرہ رکعتین ہوئین روایت کی یہ مسلم نے قول زید کا پھر پڑھین دو رکعتین اور وہ دونون کم تھین اُنسے کہ پہلے پڑھین چار بار ہے اسی طرح سے صحیح مسلم مین ہے اور افراد مسلم مین کتاب حمیدی سے اور کتاب مؤطا امام مالک کی مین اور سنن ابو داؤد مین اور جامع الاصول مین **ف** پس یہ تیرہ رکعتین ہوئین اگر دو رکعتین خفیف داخل اس نمازین رکھین وتر تین رکعت کا ہوگا اور اگر داخل رکھین ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی ہے اور کتاب حمیدی کہ جمع بین الصحیحین ہے اُسمین تین قسم کی حدیثین ہین ایک تو متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم دونون نے روایت کی ہین دوسرے افراد بخاری کہ فقط بخاری نے روایت کی ہین اور تیسرے افراد مسلم کہ فقط مسلم ہی نے روایت کی ہین پس یہ عبارت یعنی ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَهُمَا من صحیح مسلم مین چار بار ہے اور کتاب حمیدی مین بھی اسی طرح اور مؤطا اور سنن ابی داؤد اور جامع الاصول مین بھی اسی طرح مؤلف نے جو اس مبالغے سے بیان کیا ہے روے صاحب مصابیح پر کہ اُسنے اسکو تین بار ذکر کیا ہے کہ سب گیارہ رکعتین ہوتی ہین ؛ ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهٖ جَالِسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ صاحب بڑی ہوئی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بھاری ہوا بدن مبارک بسبب بڑھاپے کے تھی اکثر نماز نفل حضرتؐ کی بیٹھے ہوئے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِیْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَاْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِیْ رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق جانتا ہونمین اُن سورتون کو کہ آپس مین ایک مانند دوسری کے ہین کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان اُنکے پھر ذکر کیین بیس سورتین اول مفصل مین سے موافق جمع کرنے ابن مسعود کے اور جمع کرتے حضرتؐ اس طرح کہ پڑھتے دو سورتین ایک رکعت مین آخر اُنھین سورتون کی یعنی دو اخیر کی بیس مین سے حٰمٓ الدُّخَانِ اور عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ تھین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آپسمین مانند دوسرے ہین یعنے درازی اور کوتاہی مین آپس مین برابر ہین اور مفصل کے باب القرارت مین معلوم ہوے کہ بموجب قول مشہور کے ابتدا اُسکی سورہ حجرات سے ہے تا آخر اور یہ سورتین کہ ایک مانند دوسری کے ہین بموجب تالیف ابن مسعود کے کہ کلام اللہ جمع کیا تھا اُسنے تھین اور تفصیل اِن بیس سورتون کی بیچ کتاب ابو داؤد کے مذکور ہے وہ اس طرح سے ہے کہ پڑھتے پیغمبر خدا دو سورتین ایک رکعت مین سورۃ الرحمٰن اور نجم ایک رکعت مین اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ایک رکعت مین اور طور اور ذاریات ایک رکعت مین اور اذا وقعت اور الواقعۃ اور سورۂ نون ایک رکعت مین اور سأل سائل اور والنازعات ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک رکعت مین اور مدثر اور مزمل ایک رکعت مین اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیامۃ ایک رکعت مین اور عم یتسائلون اور مرسلات ایک رکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت مین کہا ابو داؤد نے یہ ہے موافق جمع کرنے ابن مسعود کے انتہی اور آخر اس حدیث کا منافی ہے ظاہر حدیث متفق علیہ کے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ تقدیر یون ہے کہ آخر بیس سورتون کے حم الدخان اور ہم مثل اُسکے جو اذا الشمس کورت ہے اور عم یتسائلون اور ہم مثل اُسکے جو والمرسلات ہے

واللہ اعلم اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ نہ پڑھا جاوے کلام اللہ مگر جس طرح کہ مرتب ہے اب اور چھوٹوں کو درست ہے کہ پڑھیں اخیر کی طرف سے واسطے ضرورت تعلیم کے اور اگر نماز میں پڑھے غیر مرتب تو خلاف اولیٰ ہے اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ ہے یہی مذہب امام احمدؒ کا ہے اور اگر پہلی رکعت میں سورۂ ناس پڑھے تو دوسرے میں کیا پڑھے کہا ابوحنیفہؒ نے کہ وہی پھر پڑھے اور کہا شافعیؒ نے کہ شروع کرے اول سورۂ بقر سے مفلحون تک یہ امام ابوحنیفہؒ سے بھی منقول ہے اور اظہر یہی ہے شرح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** حذیفۃ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل فکان یقول اللہ اکبر ثلاثا ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ ثم استفتح فقرأ البقرۃ ثم رکع فکان رکوعہ نحوا من قیامہ فکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثم رفع رأسہ من الرکوع فکان قیامہ نحوا من رکوعہ یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہ فکان یقول فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثم رفع راسہ من السجود وکان یقعد فیما بین السجدتین نحوا من سجودہ وکان یقول رب اغفر لی رب اغفر لی فصلی اربع رکعات قرأ فیھن البقرۃ وآل عمران والنساء والمائدۃ او الانعام شک شعبۃ رواہ ابوداؤد روایت ہے حذیفہ سے کہ اُس نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے رات کو پس تھے کہتے یعنی بعد نیت قلبی کے اللہ بڑا ہے تین بار اور کہتے صاحب ملک کا اور غلبے کا اور بڑائی کا اور زرگی کا پھر سبحانک اللھم پڑھتے پھر پڑھے سورۂ بقرہ پھر رکوع کیا پس تھا اندازہ رکوع اُنکے کا مانند یعنی قریب قیام اُنکے کے پس تھے کہتے اپنے رکوع میں پاک ہے رب میرا بڑا پھر اُٹھایا سر اپنا رکوع سے پھر تھا کھڑا رہنا اُنکا یعنی قومہ قریب رکوع اُنکے کے کہتے یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کے میرے رب ہی کے لیے سب تعریف ہے پھر سجدہ کیا پس تھی مقدار سجدے اُنکے کے قریب قومہ اُنکے کے پس تھے کہتے سجدے اپنے میں پاک ہے رب میرا بلند پھر اُٹھایا سر اپنا سجدے سے اور تھے بیٹھتے درمیان دونوں سجدوں کے قریب سجدے اپنے کے اور تھے کہتے یعنی جلسے میں اے رب میرے بخش واسطے میرے اے رب میرے بخش واسطے میرے پس پڑھیں چار رکعتیں پڑھیں اُنمیں بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا انعام شک کیا شعبہ نے کہ راوی حدیث کا ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** تھا رکوع قریب قیام کے یعنی جیسے قیام کو قدر معمولی سے دراز کیا ایسے ہی رکوع کو بھی مقدار معمولی سے دراز کیا نہ یہ کہ حقیقۃً مقدار رکوع کی قریب قیام کے تھی اور کبھی دونوں برابر بھی ہوتے تھے جیسے کہ نسائی نے حدیث عوف بن مالک کی سے روایت کیا ہے اور لفظ رب اغفر لی جو دو بار کہا احتمال ہے کہ دو بار کہتے اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد بہت کہنا اُسکا ہو شرح **وَعَنْ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام بعشر آیات لم یکتب من الغافلین ومن قام بمائۃ آیۃ کتب من القانتین ومن قام بألف آیۃ کتب من المقنطرین رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے ساتھ دس آیتوں کے نہیں لکھا جاتا غافلین سے یعنی نہیں لکھا جاتا نام اُسکا صحیفۂ غافلین میں اور جو کوئی قیام کرے ساتھ سو آیتوں کے لکھا جاتا ہے فرمانبرداری کرنیوالوں سے اور جو کوئی قیام کرے ساتھ ہزار آیتوں کے لکھا جاتا ہے بہت ثواب لینے والوں سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** قیام کرے ساتھ دس آیتوں کے یعنی پڑھی دس آیتیں اپنی نماز میں سوچ کر اور ٹھیر ٹھیر کر اور کہا ابن حجر نے کہ پڑھے اُنکو دو رکعتوں میں یا زیادہ میں اور ظاہر سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد یہ ہے کہ سوا سورۂ فاتحہ کی دس آیتیں ہوں انتہیٰ اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ ثواب حاصل ہوتا ہے ساتھ پڑھنے

فاتحہ کے کہ سات آیتین ہین اور تین آیتین اور کہ ادنیٰ درجہ قرارت نماز کی ہین اور معنی قانتین کے ہین مواظبت کرنے والے طاعت پر یا دراز کرنے والے قیام کو عبادت مین اور طیبی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث مطلق ہے مقید نہین نہ ساتھ دن کے اور نہ ساتھ رات کے یعنی جب پڑھے گا یہی ثواب پاویگا اور ذکر کیا بغوی نے اس حدیث کو بیچ محل کامل ترکے یعنی باب صلوٰۃ اللیل مین یعنے رات کو پڑھے گا بہتر وغیرہ مین تو بہت سا ثواب پاویگا اور سید نے لکھا ہے کہ قیام کرنا کنایہ ہے اس سے کہ یاد کرے اُن آیتون کو اور ہمیشگی کرے اوپر پڑھنے اُنکے کے اور تفکر کرے اُنکے مضمون مین اور عمل کرے موافق اُنکے واللہ اعلم ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ یَرْفَعُ طَوْرًا وَّیَخْفِضُ طَوْرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبھی بلند اور کبھی پست روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی جیسا مناسب حال اور وقت کے جانتے ویسا پڑھتے لکھا ہے علماء نے کہ اگر تنہا ہوتے بلند آواز سے پڑھتے اور اگر وہان کوئی سوتا ہوتا پست آواز سے پڑھتے ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَدْرِ مَا یَسْمَعُهٗ مَنْ فِی الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِی الْبَیْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار اُس چیز کے کہ سنتا اُسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن مین اور حضرتؐ ہوتے حجرے مین روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی نہ بہت بلند آواز سے پڑھتے اور نہ چپکے پڑھتے کہ کوئی سُنے نہین بلکہ اس طرح پڑھتے جو کہ مذکور ہوا اور یہ بیان رات کی قرات کا ہے اور جب سجد مین پڑھتے بہ نسبت اُسکے زیادہ پکار کر پڑھتے ع **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَیْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ یُصَلِّیْ وَیَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ یُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَهٗ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَّاجَیْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا بَكْرٍ اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَیْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَیْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات پس ناگہان گذرے ابوبکرؓ پر کہ نماز پڑھتے تھے اُس حال مین کہ وہ پست کرتے تھے آواز اپنی اور گذرے عمرؓ پر اور وہ پڑھتے تھے نماز درحالیکہ بلند کرنے والے تھے آواز اپنی کہا ابوقتادہ نے پس جب کہ جمع ہوئے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا حضرتؐ نے اے ابوبکرؓ گذرا تھا مین تجھپر اور تو نماز پڑھتا تھا پست کیے ہوئے آواز اپنی کہا ابوبکرؓ نے تحقیق سُناتا تھا مین اُسکو کہ مناجات کرتا تھا مین اُس سے یا رسول اللہ یعنی مناجات کرتا تھا رب اپنے سے وہ سُنتا ہے نہین محتاج طرف بلند کرنے آواز کے اور فرمایا حضرتؐ نے واسطے عمرؓ کے گذرا تھا مین تجھپر اور تو نماز پڑھتا تھا بلند کیے ہوئے آواز اپنی پس کہا عمرؓ نے اے رسول خدا کے جگاتا تھا مین سوتے ہوون کو اور وقت عبادت کے بسبب گرانی نیند کے جاتے نہین اور چاہتے ہین کہ جاگین اور ہانکتا تھا مین شیطان کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوبکرؓ بلند کر آواز اپنی کچھ اور فرمایا حضرت عمرؓ کو پست کر آواز اپنی کچھ یعنے دونون کو رہنمائی کی طرف اعتدال کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے ع **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ بِاٰیَةٍ وَالْاٰیَةُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح تک

ساتھ ایک آیت کے اور آیت یہ تھی اگر عذاب کرے تو اُنکو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین اور اگر بخشے واسطے اُنکے پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہے
روایت کی یہ نسائی اور ابن وجہ نے ف یہ آیت حضرت عیسی علیہ السلام روز قیامت کے اپنی امت کے حق مین جناب باریتعالی مین عرض
کرینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت تہجد کے گویا بحسب حال اپنی امت کے یہ آیت پڑھی یعنی حال اپنی امت کا عرض کیا اور جوش
چاہیی وقت قیام سے صبح تک بار بار یہی پڑھتے رہے صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوٰۃ ۞ ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰى یَمِیْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پڑھ چکے ایک تمھارا دو رکعتین سنت فجر کی پس چاہیے کہ لیٹ رہے داہنی کروٹ اپنی پر روایت کی
یہ ترمذی اور ابوداود نے ف یعنی تا راحت پاوے رنج شب بیداری سے اور نماز پڑھے ساتھ خوشی خاطر کے یہ کہا ہے بعض علما ہمارے نے
اور کہا ابن ملک نے کہ یہ امر استحباب کے لیے ہے اُس شخص کے حق مین کہ تہجد پڑھے رات کو انتہی پس لائق ہے کہ پوشیدہ کرے یہ فعل یعنے
گھر مین کرے نہ مسجد مین روبرو لوگون کے اور بچاوے اپنے کو نیند سے ایسا نہ ہو کہ سو جاوے اور فرض بغیر طہارت کے پڑھے یہ کہا ہے سید
زکریا نے کہ مشائخ ہمارے سے ہین علم حدیث مین ۞ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَیُّ
الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَیَّ حِیْنٍ كَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ قَالَتْ كَانَ
یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ سے کونسا عمل تھا بہت محبوب طرف
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عمل کرنا ہمیشہ کہا مین نے پس کس وقت کھڑے ہوتے تھے رات کو نماز تہجد کے لیے فرمایا حضرت عائشہ نے
تھے کھڑے ہوتے جب سُنتے آواز مُرغ کی روایت کی یہ بخاری اور مُسلم نے ف عمل کرنا ہمیشہ یعنی وہ عمل کہ ہمیشگی کرے اُسپر کرنیوالا اُسکا اور یعنی
روایت مین آیا ہے اگرچہ وہ قلیل ہوا ور ملک عرب مین عادت بولنے مرغ کی بعد آدھی رات کے ہے ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَشَاءُ
اَنْ نَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَیْنَاهُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم کہ چاہین یہ کہ دیکھین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات مین نماز پڑھتے مگر کہ دیکھتے اُنکو اور نہ چاہین ہم یہ کہ
دیکھین اُنکو سوتے مگر کہ دیکھتے اُنکو سوتے روایت کی یہ نسائی نے ف یعنی ہر رات مین حضرت سوتے بھی تھے اور نماز تہجد کی بھی پڑھتے تھے
نہ تمام رات بیدار رہتے اور نہ تمام رات سوتے رہتے پس سوتے بھی دیکھتے ہم اور جاگتے بھی ۞ ح **وَعَنْ** حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِیْ سَفَرٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَرْمُقَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللَّیْلَةَ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا
صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِیَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هُوَیْنًا مِّنَ اللَّیْلِ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ فَنَظَرَ فِی الْاُفُقِ فَقَالَ
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ اِلٰى اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِیْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ
قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَیْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ
وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ
اور روایت ہے حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے صحابہ آنحضرت کے سے کہا کہ کہا مین نے یعنی اپنے دل مین یا بعضے

یارون اپنے سے اُس حال مین کہ مین تھا سفر مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم ہے خدا کی البتہ دیکھونگا مین بہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز کے یعنی جب تہجد کے لیے اُٹھین تا دیکھون مین فعل حضرتؐ کا یعنی اور پھر مین بھی اُسی طرح کیا کرون پس جب پڑھی حضرتؐ نے نماز عشا کی اور اُسکو عتمہ بھی کہتے ہین لیٹ رہے یعنی آرام کیا دیر تک رات مین سے پھر جاگے پس نگاہ کی آسمان مین پھر پڑھی یہ آیت اے رب میرے نہین پیدا کیا تو نے یہ یعنی آسمان یا آسمان و زمین بفائدہ یہانتک کہ پونہچے آخر آیت تک کہ وہ یہ ہے تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدہ پھر قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف بچھونے اپنے کے پس نکالی اُسمین سے مسواک پھر ڈالا پانی پیالے مین سے جاگل مین سے کہ نزدیک اُنکے تھی یعنی مسواک تر کرنے کے لیے یا وضو کے لیے پس مسواک کی پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی یعنے ساتھ نئے وضو کے یا پہلے وضو کے یہان تک کہ کہا مین نے یعنی اپنے گمان مین تحقیق نماز پڑھی موافق اندازہ اُس چیز کے کہ سوئے پھر لیٹ رہے یعنی سوئے یہان تک کہ کہا مین نے تحقیق سوئے موافق اندازہ اُس چیز کے کہ نماز پڑھی پھر جاگے پھر کیا جیسے کیا پہلی بار یعنی مسواک وغیرہ اور کہا مانند اُس چیز کے کہ کہا یعنی آیت مذکورہ پڑھی پس کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار پہلے فجر کے روایت کی یہ نسائی نے **ف** احتمال ہے کہ حضرتؐ نے اس رات مین آیت مذکورہ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ تک پڑھی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ سُننے والے نے اسکے مابعد کی آیتین نہ سنی ہون پس اس سے تطبیق ہو جاویگی اس حدیث مین اور اسمین جو کہ ابن عباسؓ سے پہلے منقول ہوئی کہ حضرتؐ نے آخر سورہ تک پڑھا **ع** **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهٗ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے یعلی بن مالک سے یہ کہ اُسنے پوچھا اُم سلمہؓ سے کہ بی بی مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اور نماز اُنکی سے یعنی تہجد سے پس کہا اُم سلمہؓ نے اور کیا ہے واسطے تمھارے ساتھ نماز اُنکی کے یعنی کیا حاصل ہوگا تمھین ساتھ بیان کرنے قرات اور نماز اُنکی کے تم کہان طاقت رکھتے ہو کہ اُنکے مثل کر سکو تھے نماز پڑھتے پھر سو رہتے موافق اندازے اُس چیز کے کہ نماز پڑھ چکے پھر نماز پڑھتے بقدر اُسکے کہ سوئے پھر سوتے بقدر اُس چیز کے کہ نماز پڑھی یہان تک کہ صبح ہوتی پھر بیان کی اُم سلمہؓ نے قرات حضرتؐ کی پس نا گہان وہ بیان کرتی تھین قرات خوب واضح حرف حرف جدا روایت کی یہ ابو داؤدؒ اور ترمذیؒ اور نسائیؒ نے

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

باب ہے بیچ بیان اُس چیز کے کہ پڑھے حضرتؐ جب کھڑے ہوتے رات کو نماز پڑھنے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کھڑے ہوتے رات کو کہ تہجد پڑھین کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہے قائم رکھنے والا

آسمانون اور زمین کا اور اُنکا کہ بیچ اِنکے ہین یعنی تو ہی محافظت اور تدبیر کرنے والا امور اُنکے کا ہے ہمیشہ کہ اگر ایک دم یہ فیض تیرا منقطع ہو تمام عالم برباد ہو جاوے اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ہے اور اُنکا کہ بیچ اُنکے ہین اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی ہے بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور اُنکا کہ بیچ اُنکے ہین اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی ہے حق یعنی ثابت و موجود کہ کبھی معدوم نہین ہونیکا اور سوا تیرے سب معدوم ہین اور وعدہ تیرا کہ بندگان خاص سے ساتھ مدد کرنے کے دنیا مین اور ثواب دینے کے آخرت مین کیا ہے حق ہے اور ملاقات تیری یعنے رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور دیدار ہونا تیرا حق ہے اور کلام تیرا حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب نبی حق ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہے یا الٰہی واسطے تیرے تابعدار ہوا مین اور سب احکام تیرے قبول کیے مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین اور بھروسا کیا مین نے سب امور اپنے مین اور تیرے ہی طرف رجوع کی مین نے سب احوال اپنے مین اور سونپے مین نے سب امور اپنے تجکو اور ساتھ مدد تیری کے جھگڑتا ہون مین دشمنان دین سے اور طرف تیرے فرد لایا مین یعنی پیش کیا مین نے امر اپنا طرف تیرے تا فیصلہ کرے درمیان میرے اور مخالفون میرے کے پس بخش میرے لیے وہ گناہ کہ آگے کیے مین اور وہ گناہ کہ پیچھے کرونگا مین اور وہ گناہ کہ پوشیدہ کیے مین نے اور وہ گناہ کہ ظاہر کیے مین اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہے اُنکو مجھسے تو ہی ہے آگے کرنیوالا اور تو ہی ہے پیچھے کرنیوالا اور پیچھے ڈالنے والا جسکو چاہے نہین کوئی معبود مگر تو اور نہین کوئی معبود سوا تیرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر تر یہ ہے کہ یہ دعا حضرت بعد افتتاح یعنی تکبیر تحریمہ کے یا بعد رکوع کے قومہ مین پڑھتے تھے جیسے کہ بعض روایات مین آیا ہے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کھڑے ہوتے رات کو شروع کرتے نماز رات کی یعنی تہجد پس کہتے یا الٰہی اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے اے پیدا کرنے والے آسمانون کے اور زمین کے اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کرے گا درمیان بندون اپنے کے اُس چیز مین کہ اختلاف کرتے ہین یعنی امر دین مین جو ایام دنیا مین اختلاف کرتے ہین فیصلہ انکا روز قیامت کے کریگا کہ اہل حق کو حکم ثواب کا کریگا اور اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کر تو مجکو طرف اُس چیز کے کہ اختلاف کیا گیا اُسمین حق سے یعنی دین حق مین جو لوگ اختلاف کرتے ہین مجھے اُسکی طرف ہدایت کر یعنی ثابت رکھ اُسپر اور زیادہ کر ہدایت ساتھ توفیق اپنی کے تحقیق تو ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبادۃ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاگے مینند سے رات کو پھر کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہے نہین کوئی شریک واسطے اُسکے اُسی کے لیے بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف ہے اللہ کے لیے اور نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتھ

مد واللہ کے پھر کہے اے رب میرے بخش میرے لیے یا فرمایا پھر دعا کرے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرتؐ نے خاص دعا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ پڑھنے کو فرمایا یا یہ فرمایا کہ جو دعا چاہے سو کرے قبول کیجاوے دعا واسطے اُسکے پھر اگر وضو کرے اور نماز پڑھے قبول کیجاویگی نماز اُسکی روایت کی یہ بخاری نے ف معنی تعارّ کے ہین جاگنے سے اور بعضون نے کہا کہ کروٹ لی اور ابن ملک نے کہا کہ جاگنے ساتھ آواز کے جیسے کہ عادت ہوتی ہے کہ وقت جاگنے کے آواز نکلتی ہے پس دوست رکھا حضرتؐ نے یہ کہ وہ آواز ساتھ تسبیح وغیرہ کے ہو اور بعضے علما نے لکھا ہے کہ اس دعا کو کہ اِسوقت مین کرتے ہین درہم الکیس کہتے ہین یعنی جیسے کوئی اپنے کیسے مین درہم رکھتا ہے اور جب چاہتا ہے لے لیتا ہے ایسے ہی یہ دعا جب وقت مذکور مین کرتا ہے قبول ہوتی ہے ۱۲ منہ ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتے رات کو کہتے نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو یا الٰہی تسبیح کرتا ہون مین ساتھ تعریف تیری کے بخشش چاہتا ہون مین تجھسے واسطے گناہون اپنے کے اور مانگتا ہون مین تجھسے رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجکو علم اور مت کج کر دل میرا بعد اسکے کہ راہ دکھائی تو نے مجکو اور بخش میرے لیے نزدیک اپنے سے رحمت یعنی توفیق اور ثابتی ایمان اور ہدایت پر تحقیق تو بخشنے والا ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ سوے رات کو اوپر ذکر اللہ کے اُس حال مین کہ پاک ہو یعنی با وضو ہو یا تیمم کیے ہو پھر جاگے رات کو اور مانگے اللہ سے بھلائی مگر کہ دیتا ہے اُسکو اللہ بھلائی یعنے دنیا مین یا آخرت مین روایت کی یہ احمدؒ اور ابوداؤدؒ نے **وَعَنْ** شَرِيْقٍ الْهَوْزَنِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَّا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَّحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا وَّقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَشْرًا وَّقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَّاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَّهَلَّلَ اللّٰهَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے شریق ہوزنی سے کہ کہا گیا مین حضرت عائشہؓ کے پاس پس پوچھا مین نے اُنسے کہ ساتھ کس چیز کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تھے جبکہ اُٹھتے رات کو پس کہا حضرت عائشہؓ نے پوچھی تو نے مجھ سے ایک چیز کہ نہین پوچھی مجھ سے وہ چیز کسی نے پہلے تیرے تھی رسول خدا جب اُٹھتے رات کو کہتے اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتے سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور کہتے سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار کرتے دس بار اور لا الٰہ الا اللہ کہتے دس بار پھر کہتے دس بار یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے تنگی یعنی سختیون دنیا کی سے اور تنگی دن قیامت کی سے پھر شروع کرتے نماز تہجد روایت کی یہ ابوداؤد نے ف محدثین کے نزدیک اسکو معشرات سبعہ کہتے ہین مقابل مسبعات عشر کے یعنی جیسے مشہور صوفیہ رحمہم اللہ کے یہان ہے کہ دس چیزین سات سات بار پڑھتے ہین اس حدیث مین سات چیزین

دس دس بار پڑھنی فرمائین ۔ ح ۔ بعبارت مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ کَبَّرَ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ بَعْدَ قَوْلِہٖ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثَلٰثًا وَفِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ثُمَّ یَقْرَأُ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کے لیے رات کو اللہ اکبر کہتے پھر کہتے پاک ہے تو یا الٰہی اور حمد کرتے ہین ہم تیری اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوائے تیرے پھر کہتے اللہ بہت بڑا ہے بڑا پھر کہتے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ سُننے والے جاننے والے کے شیطان راندے ہوئے سے وسوسے اُسکے سے اور تکبّر اُسکے سے کہ آدمی کو تکبّر مین گرفتار کرتا ہے اور شعر سکھانے اُسکے سے یعنی بُرے شعر سکھانے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے بعد قول اُنکے کے غیرک پھر کہتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تین بار اور آخر حدیث مین یعنی بعد اعوذ کے یہ ہے کہ پھر پڑھتے **وَعَنْ** رَبِیْعَۃَ بْنِ کَعْبٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ عِنْدَ حُجْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ اَسْمَعُہٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الْھَوِیَّ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہِ الْھَوِیَّ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ربیعۃ بن کعب اسلمی سے کہ کہا تھا مین رات گذارتا نزدیک حجرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھا مین سُنتا آواز حضرت کی جب کھڑے ہوتے رات کو یعنی نماز تہجد کے لیے کہتے دیر تک پاک ہے پروردگار عالمون کا پھر کہتے دیر تک پاک ہے اللہ اور بڑائی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف اُسکی کے روایت کی یہ نسائی نے اور ترمذی نے مانند اسکے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **بَابُ التَّرْغِیْبِ عَلٰی قِیَامِ اللَّیْلِ** باب ہے بیچ بیان رغبت دلانے کے قیام رات پر **ف** قیام رات سے مراد ہے قائم ہونا ساتھ عبادت کے رات کو یعنی تہجد وغیرہ پڑھنی ۔ ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ الشَّیْطٰنُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَاْسِ اَحَدِکُمْ اِذَا ھُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ عَلٰی کُلِّ عُقْدَۃٍ عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گرہ لگاتا ہے شیطان اوپر گدی سر ایک تمھارے کے جسوقت کہ وہ سوتا ہے تین گرہ مارتا ہے ہر گرہ پر یعنے ڈالتا ہے بیچ دل سونے والے کے اوپر تیرے رات دراز باقی ہے پس سوہ پس اگر جاگا وہ شخص پھر یاد کیا اللہ کو یعنے دل سے یا زبان سے کھُل جاتی ہے ایک گرہ غفلت کی پس اگر وضو کیا کھُلتی ہے دوسری گرہ یعنی نجاست کی پس اگر نماز پڑھی کھُلتی ہے تیسری گرہ یعنی گرہ کسالت اور بطالت کی پس صبح کرتا ہے شادمان پاک نفس اور اگر نہ جاگا اور ذکر نہ کیا اور وضو نہ کیا اور نماز نہ پڑھی صبح کرتا ہے پلید نفس کاہل روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ہے ابن ملک نے کہ مراد ساتھ گرہ کے گرہ کسل کی ہے یعنی باعث ہوتا ہے اُسکو کسل پر اور کہا میرک نے کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ اس گرہ کے بعضون نے کہا ہے کہ یہ محمول ہے حقیقت پر کہ حقیقۃً گرہ لگاتا ہے جیسے کہ ساحر وقت سحر کے کسی پر گرہ لگاتے ہین اور مؤید ہے اسکی ایک روایت کہ مرقات مین مذکور ہے اور بعضون نے

کہا ہے کہ محمول مجاز پر ہے گویا مشابہت دی شیطان کے منع کرنے کو ذکر اور صلوٰۃ سے سونے والے کے تین ساتھ فعل ساحر کے سحر کو کہ منع کرتا ہے مراد اُسکی سے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد ساتھ اسکے گرہ دل کی اور مصمم کرتا اُسکا ایک چیز پر ہے یعنی وہ یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ رات بہت پڑی ہے سو یا رہ پس باز رہتا ہے قیام سے اور پلید نفس یعنے غمگین دل اور متفکر اور متحیر امر اپنے مین اور کسلان یعنی نہین کر سکتا امور اپنے جو ارادہ کرتا ہے اس لیے کہ مقید ہوتا ہے ساتھ قید شیطان کے اور بعید ہوتا ہے قرب رحمٰن سے ۱۲ ع **وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ** قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مغیرہ سے کہ کہا قیام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی رات کو یہان تک کہ سُوج گئے قدم اُنکے پس کہا گیا واسطے اُنکے کس واسطے کرتے ہین یہ آپ حال آنکہ بخشے گئے واسطے تمھارے وہ گناہ تمھارے کہ پہلے ہوئے اور وہ کہ پیچھے ہوون فرمایا کیا نہ ہون مین بندہ شکر کرنے والا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اللہ تعالیٰ نے جو میرے سب گناہ بخشدیے ہین تو پس مین کیا مشقت عبادت کی چھوڑ دون پس بندہ شکر گذار نہ ہوؤن بلکہ یہ نعمت مغفرت کی اور اور نعمتین کہ مجھے عطا ہوئین ہین اُسکی شکرانے مین مجھے بہت سی عبادت کرنی چاہیے تا مین بندہ شکر گذار ہوؤن حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ فرمایا ایک قوم نے عبادت کے واسطے رغبت کی یعنی واسطے رغبت اور آرزو جنت اور ثواب کے پس یہ عبادت سوداگرون کی ہے اور ایک قوم نے عبادت کی واسطے ڈر کے یعنی ڈر دوزخ اور عذاب کے پس یہ عبادت غلامون کی ہے اور ایک قوم نے عبادت کی واسطے شکر کے پس یہ عبادت احرار یعنی آزادون کی ہے ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ اُذُنِهٖ اَوْ قَالَ فِيْ اُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حال ایک شخص کا پس کہا گیا واسطے حضرتؐ کے کہ ہمیشہ وہ شخص سوتا ہے صبح تک نہین اُٹھتا طرف نماز کے فرمایا یہ شخص ہے کہ پیشاب کرتا ہے شیطان بیچ کان اُسکے کے یا فرمایا بیچ دونون کانون اُسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین اُٹھتا طرف نماز کے یعنے نماز تہجد کے لیے یا نماز صبح کے لیے نہین اُٹھتا اور شیطان کا پیشاب کرنا بعضون نے تو کہا ہے کہ حقیقۃً ہوتا ہے چنانچہ بعض صالحین سے منقول ہے کہ وہ سو رہے نماز نہین پڑھی یعنی تہجد یا فرض اُنھون نے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک شخص آیا ہے سیاہ رنگ پس اُٹھا یا اُسنے پانون اپنا پھر پیشاب کیا اُن کے کان مین اور حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ اگر وہ لگاتا ہاتھ اپنا کان کو تو پاتا اُسکو تر اور بعضے کہتے ہین کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ شیطان اُسکو حقیر جانتا ہے اس لیے کہ عادت ہے کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہے کسی چیز کو تو پیشاب کر دیتا ہے اُسپر ۱۲ ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيْدُ اَزْوَاجَهٗ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اُم سلمہؓ سے کہ کہا جاگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو گھبرائے ہوئے فرماتے تھے سبحان اللہ کس قدر اُتارے گئے ہین آج کی رات خزانے اور کسقدر اُتالے گئے ہین فتنے کون شخص ہے کہ جگاوے حجرے والیونکو ارادہ رکھتے تھے اس سے بیویان اپنی تا کہ نماز پڑھین یعنی تا کہ نماز پڑھ کر پاوین رحمت اور خلاص ہون عذاب اور فتنے سے اکثر پہننے والیان کپڑے دنیا مین ننگی ہونگی آخرت مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو خزانے مال کے اُمت آنحضرتؐ کو پہنچے

مقدر تھے اُس رات اُترنا اُنکا حضرتؐ کو معلوم ہوا اسی طرح سے جو فتنے مقدر تھے ہونے اُمت مین وہ حضرتؐ کو پہلے سے معلوم ہوئے اور اخیر حدیث کے یہ معنی ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کے کپڑے پہنین گی اور آخرت مین عُلون سے خالی ہونگی یا یہ کہ پہنے ہوئی ہون گی کپڑے نیند کے یعنے بسبب نیند کے یا وخداسے غافل ہون گی اور آخرت مین درختون اور برگیون سے خالی ہونگی یا یہ کہ بنا بر ظاہر کے اور گہنے کے کپڑے پہنے ہوئے ہونگی دنیا مین اور حقیقت مین اور حکم آخرت مین ننگی ہونگی جیسا کہ پہننا بہت نہین کپڑے کا یا جاہلدار کا ہے مولانا اور ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ مراد خزانون سے رحمت ہے اور فتنون سے عذاب **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلٰی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ یَبْسُطُ یَدَیْهِ یَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الْفَجْرُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول فرماتا ہے رب ہمارا کہ بابرکت ہے اور بلند ہے ہر رات مین طرف آسمان دنیا یعنی نیچے کے اُسوقت کہ باقی رہتی ہے تہائی رات پچھلی فرماتا ہے کون ہے کہ پکارے مجکو پس قبول کرون مین واسطے اُسکے کون ہے کہ مانگے پس دون مین اُسکو کون ہے کہ بخشش چاہے مجھ سے پس بخشون مین اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یہ ہے کہ پھر کھولتا ہے دونون ہاتھ اپنے یعنی لطف اور رحمت اپنی ظاہر کرتا ہے فرماتا ہے کون ہے کہ قرض دے ایسے کو کہ نہ فقیر ہے اور نہ ظلم کرنے والا ہے صبح تک یہی فرماتا رہتا ہے **ف** نزول فرماتا ہے رب ہمارا تاویل اسکی ابن حجر اور امام مالکؒ وغیرہ نے یہ لکھی ہے کہ حکم اُسکا اور رحمت اُسکی یا ملائکہ اُسکے اُترتے ہین اور مؤید ہے اسکی ایک حدیث صحیح کہ مرقات مین مذکور ہے یا یہ تشابہات سے ہے کہ علم اسکا اللہ ہی کو ہے اور معنی دعا کے ہین پکارنا جیسا کہ کہے بندہ یا رب اس کے مقابلے مین اجابت اور قبول ہے جیسا کہ کہے پروردگار تعالیٰ لبیک عبدی اور سوال کے معنی ہین طلب کرنا اور اُسکے مقابلے مین عطا مطلوب ہے اور کبھی دعا اور سوال ہر ایک بجاے دوسرے کے بھی واقع ہوتی ہین اور یہ روایت منافی نہین ہین اُس روایت کی کہ وارد ہوئی ہے کہ نزول فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جب گذرتی ہے تہائی رات اول اور ایک روایت ہے کہ جب گذرتی ہے آدھی رات یا دو تہائی رات اس لیے کہ احتمال ہے یہ کہ ہو نزول بعضی راتون مین اُسطرح اور بعضی مین اِسطرح کذا قالہ ابن حجر اور قرض دے یعنے دیوے عبادت بدنیہ یا مالیہ بطریق قرض کے اور لینے عوض کے رب غنی کو کہ نہ فقیر ہے اور نہ عاجز ہے عطا سے اور نہ ظلم کرنے والا ہے کہ وفاے عہد نہ کرے یا ناقص دے ثواب یعنے کون ہے کہ عمل کرے دنیا مین بنظر امید ثواب کے آخرت مین واسطے غنی کے کہ نہین عاجز ہے ادا سے حق اُسکے سے اور واسطے عادل کے نہین ظلم کرتا قرض دینے والے پر ساتھ ناقص کرنے اُس چیز کے کہ لی ہے بلکہ کئی حصے اور بہت ثواب دیتا ہے اُسکو اور وصف کیا ذات پاک اُسکی کو ساتھ نفی ان دو وصفون کے اس لیے کہ مانع قرض دینے سے اکثر یہی دو صفتین ہوتی ہین فقیر ہونا یا ظالم ہونا اور وہ ان دونون سے پاک ہے پس معنی یہ ہوئے کہ جو کوئی کرے بھلائی دنیا مین پاویگا جزاے کامل میرے پاس عقبیٰ مین **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا فِیْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق رات مین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اُسکو مرد مسلمان اُس حال مین کہ مانگے اُسمین اللہ سے بھلائی امر دنیا کے سے اور آخرت کے سے مگر کہ دیتا ہے اُسکو وہ اور یہ ہر شب مین ہے روایت کی یہ مسلم نے **ف** دیتا ہے حقیقۃً یا حکماً اور یہ ساعت

معین ہے یا مبہم بعضے کہتے ہیں کہ مبہم ہے مثل لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعے کے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ ساعت آدھی رات کی ہے ۱۲ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین نمازوں میں طرف اللہ کے نماز داؤد کی اور بہترین روزوں میں طرف اللہ کے روزے داؤد کے تھے وہ سوتے آدھی رات اور قیام کرتے تہائی رات اور پھر سوتے چھٹے حصے رات کے مین اور روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسطرح کی نماز محبوب اس لیے ہے کہ جب نفس دو ثلث مین رات کو سو لیگا تو نشاط عبادت مین خوب ہووے گی اور روزے اسطرح کے محبوب اس لیے ہین کہ نفس پر اسمین مشقت بہت پڑتی ہے ۱۲ **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ نَعْیُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَیُحْیِیْ اٰخِرَہٗ ثُمَّ اِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ اِلٰی اَھْلِہٖ قَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ یَنَامُ فَاِنْ کَانَ عِنْدَہٗ النِّدَآءُ الْاَوَّلُ جُنُبًا وَثَبَ فَاَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَآءَ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ جُنُبًا تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہ کہا تھے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتے اوّل شب اور زندہ رکھتے آخر شب کو یعنی بیدار رہتے پھر اگر ہوتی حضرتؐ کو حاجت طرف اہل اپنے کے یعنی صحبت کی ادا کرتے حاجت اپنی پھر سوتے پس اگر ہوتے وقت پہلے اذان کے جنبی تو اُٹھتے اور ڈالتے اپنے پر پانی اور اگر نہ ہوتے جنبی وضو کرتے نماز کے لیے پھر پڑھتے دو رکعتین سنت فجر کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے مفصل روایت کی گئی ہے شمائل ترمذی مین کہ کہا حضرت عائشہ رضؓ نے تھے حضرتؐ سوتے اوّل رات یعنی بعد نماز عشا کے آدھی رات تک پھر اُٹھتے سدس رابع اور خامس مین یعنی چھٹے حصے چوتھے اور پانچوین مین تہجد کے لیے پس جب ہوتا وقت سحر کا وتر پڑھتے پھر بچھونے پر آتے یعنی سونے کے لیے اس لیے کہ وہ مستحب ہے سدس سادس مین تاکہ قوت حاصل ہو بسبب اُسکے نماز صبح پر اور اُسکے مابعد کے وظائف طاعات پر پس جب ہوتی اُنکو حاجت صحبت کرتے اہل اپنے سے پس جب سُنتے اذان اُٹھتے پس اگر ہوتے جنبی ڈالتے اپنے پر پانی یعنی نہاتے اور اگر نہ ہوتے جنبی تو وضو کرتے اور نکلتے طرف نماز کے یعنی بعد سنتین پڑھنے کے گھر مین انتہیٰ اس حدیث سے واضح ہوگئے معنی حدیث اول کے اور ظاہر یہ ہے کہ حضرتؐ بعد صحبت کرنے کے وضو کر آرام کرتے ہونگے اور مراد پہلی اذان سے اذان متعارف ہے اور دوسری اذان تکبیر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ آدھی رات آرام فرماتے اور آدھی رات بیدار کیونکہ اول سدس یعنی چھٹے حصے شب مین عشا تک جاگتے رہتے پھر دوسرے اور تیسرے سدس مین آرام فرماتے پھر چوتھے اور پانچوین سدس مین جاگتے رہتے پھر چھٹے سدس مین سوتے پس تین سدس سوتے اور تین سدس جاگتے ۱۲ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَھُوَ قُرْبَۃٌ لَّکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ وَمَکْفَرَۃٌ لِّلسَّیِّاٰتِ وَمَنْھَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی پڑھنی اس لیے کہ وہ طریقہ اچھے لوگون کا ہے کہ پہلے تھا رے تھے اور قیام رات سبب تردیکی تمھاری کا ہے طرف پروردگار تمھارے کے اور سبب دور ہونے گناہون کا ہے اور باز رکھنے والا ہے گناہون سے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** مراد اچھے لوگون سے انبیا اور اولیا ہین اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ تمھین یہ نماز بطریق اولیٰ پڑھنی چاہیے اس لیے کہ تم بہتر ہو سب امتون مین اور

اشارہ ہے اسپر کہ جو قیام رات کا نہیں کرتا وہ صالحین سے نہیں بلکہ بنزلہ ظاہر کوڑہ دینے والے کے ہے پوشیدہ ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ یَّضْحَکُ اللّٰہُ اِلَیْھِمُ الرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّیْلِ یُصَلِّیْ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِی الصَّلٰوۃِ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِیْ قِتَالِ الْعَدُوِّ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین یعنے تین طرح کے لوگ ہین کہ ہنستا ہے اللہ تعالیٰ طرف اُنکے یعنی راضی ہوتا ہے اُنسے اور دیکھتا ہے طرف اُنکے نہایت عنایت اور رحمت سے ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو کر رات کو نماز پڑھے یعنے تہجد کی اور دوسرے وہ قوم کہ صف درست کرین واسطے پڑھنے نماز کے اور تیسرے وہ قوم کہ صف درست کرین بیچ لڑنے دشمن کے یعنے وقت جہاد کے روایت کی یہ شرح السنہ مین **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَّذْکُرُ اللّٰہَ فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃِ فَکُنْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت نزدیک ہوتا ہے پروردگار کا بندے سے درمیان رات پچھلی کے ہے پس اگر تو سکے تجھ سے یہ کہ ہو تو اُن شخصون مین سے کہ یاد کرتے ہین اللہ کو اُسوقت مین پس ہو یعنی کوشش کر اسکی کہ ہووے تو اُنمین سے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے **ف** نزدیک ہونا رب کا یعنی رضا اُسکی کا اور درمیان رات پچھلی کے ابتدا اُسکی ثلث اخیر سے ہوتی ہے اور وہ وقت اُٹھنے کا ہوتا ہے تہجد کیلیے اور عمرو بن عبسہ مقرب حضرتؐ کے اور مجذوب درگاہ کبریائی کے ہین ابتدا ظہور نبوت مین کہ آنحضرتؐ کے مکہ مین تھے وہ اپنے وطن مین تھے اُنکے دلمین یکایک نور توحید کا اور کراہیت بُت پرستی اور شرک کی پڑی پس سنا کہ مکہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہے کہ لوگون کو توحید کی طرف بُلاتا ہے اور بتونی عبادت سے منع کرتا ہے وہ مکے مین آئے اور خبر آنحضرتؐ کی پوچھی آنحضرتؐ اُن دنون مین ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے نظر اعداء دین کی سے پوشیدہ تھے اُنھون نے پوچھا کہ تم مین کون شخص پیدا ہوا ہے کہ راہ ورسم تمھاری سے نکل کر اور دین کیطرف بلاتا ہے لوگون نے کہا ہان ایک دیوانہ ہے کہ طریقہ باپ دادے کا چھوڑ دیا ہے اور رسم نئی نکالی ہے ؎ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ✤ دیوانہ تو ہر دو جہانش ندہی گفتہ ✤ اُنھون نے کہا کہ پھر وہ کہان ملیگا کہا لوگون نے کہ آدھی رات کو نکلتا ہے اور گرد اس خانۂ کعبہ کے پھرتا ہے عمرو بن عبسہ آدھی رات کو نکلے اور کعبے کے پردے مین چھپ رہے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ پیدا ہوا اور کیا شخص ہے وہ کہ سب آدمی خاک آستانے اُسکے کے ہین پس وہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے اور گرد کعبے کے پھرتا ہے عمرو بن عبسہ نکلے اور سلام کیا اور پوچھا کہ کون شخص ہے تو اور دین تیرا کیا ہے حضرتؐ نے فرمایا مین رسول خدا کا ہون اور دین میرا لا الٰہ الا اللہ ہے عمرو بن عبسہ نے کہا مین بھی اس دین کو دوست رکھتا ہون پس وہ ایمان لائے وہ تیسرے یا چوتھے ہین دین مین پس حضرتؐ نے اُنکو رخصت کیا اور فرمایا کہ پروردگار میرے نے مجھ سے ایک وعدہ کیا ہے جب وہ پورا ہوگا میرے پاس آنا پس بعد اُسکے عمرو بن عبسہ مدینے مین آئے اور حضرتؐ کی صحبت مین حاضر رہے اور کمال کو پہنچے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ امْرَاَتَہٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْھِھَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰہُ امْرَاَۃً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَھَا فَصَلّٰی فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْھِہِ الْمَاءَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُس شخص کو کہ اُٹھا رات سے پھر نماز پڑھی اور جگایا اپنی عورت کو پس نماز پڑھی اُس عورت نے بھی پھر اگر عورت نہ جاگے یعنے بسبب غلبہ نیند کے اور کثرت کسل کے چھینٹے دیدے اُسنے مُنھ اُسکے پر

پانی کے رحمت کرے اللہ اُس عورت کو کہ اُٹھے رات سے پس نماز پڑھی اور جگایا خاوند اپنے کو پس پڑھی نماز خاوند اُسکے نے بھی پھر اگر نہ جاگا خاوند چھینٹے دیے مُنھ اُسکے پر پانی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور نسائی نے ف پس نماز پڑھی یعنے تہجد کی اور اگر قضا اُسکے ذمے ہو اولیٰ ہے اُسکا پڑھنا اور چھینٹے دینے سے مراد یہ ہے کہ سعی کرے اُسکے اُٹھانے مین واسطے طاعت رب اُسکے کے جسطرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہ کہ مرد عورت کو چاہیے کہ آپسمین مدد گار رہے ایک دوسرے کا طاعت پر اور اسی طرح رفیقون کو بھی آپسمین یہی چاہیے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جبر کرنا کسی کو خیر پر جائز ہے بلکہ مستحب ہے ۞ ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوٰاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا گیا اے رسول خدا کے کون سے وقت بہت قبول ہوتی ہے دعا فرمایا درمیان رات پچھلی کے یعنی تہائی رات پچھلی رہے اور پیچھے فرض نمازون کے روایت کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ غُرَفًا یُرٰی ظَاہِرُہَا مِنْ بَاطِنِہَا وَبَاطِنُہَا مِنْ ظَاہِرِہَا اَعَدَّ اللّٰہُ لِمَنْ اَلَانَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ نَحْوَہٗ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت مین بالاخانے ہین ایسے کہ معلوم ہوتے ہین باہر کی چیزین اُنکی اندر اُنکے سے اور اندر کی چیزین اُنکی باہر اُنکے سے یعنی بسبب نہایت صفائی کے تیار کیا ہے اُنکو اللہ تعالیٰ نے واسطے اُس شخص کے کہ نرمی سے کرے بات اور کھلاوے کھانا اور پے در پے روزے رکھے یعنی اکثر روزے نفل رکھتا رہے اور پڑھے نمازات کو یعنی تہجد ایسے وقت کہ آدمی سوتے ہون یعنی اکثر آدمی سوتے ہون نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور نقل کی ترمذی نے حضرت علیؓ سے مانند اس کے اور اُسکی روایت مین بجاے لمن الان الکلام کے لمن اطاب الکلام ہے معنی دونون کے ایک ہی ہین ف کہا ہے بعضون نے کہ ادنیٰ درجہ پے در پے روزے رکھنے کا یہ ہے کہ تین روزے ہر مہینے مین رکھے ۞ ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبداللہ مت ہو مانند فلانے کے کہ تھا قیام کرتا رات کو پس چھوڑ دیا قیام رات کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی چھوڑ دیا قیام رات کا بغیر عذر کے واسطے رفاہیت نفس کے پس داخل ہوا گویا پانچ سلک اُنکے کہ جلکے حق مین کہا گیا ہے تارک اور ملعون اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف عادت کے نقصان ہے بعد زیادتی کے اور اُس سے حضرتؐ نے پناہ مانگی ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنی پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے نقصان سے بعد زیادتی کے پس لائق ہے سالک کو کہ طالب زیادتی کا رہے اور اسلیے کہا گیا ہے کہ جو کوئی نہووے زیادتی مین پس وہ نقصان مین ہے ۞ ع وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَانَ لِدَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَۃٌ یُوْقِظُ فِیْہَا اَہْلَہٗ یَقُوْلُ یَا اٰلَ دَاوٗدَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَاِنَّ ہٰذِہٖ سَاعَۃٌ یَسْتَجِیْبُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْہَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھا واسطے داؤد علیہ السلام کے ایک وقت رات مین یعنی نصف آخر مین کہ جگاتے اُسمین اہل اپنے کو کہتے اے آل داؤد کے

کھڑے ہو پھر نماز پڑھو پس تحقیق یہ وقت ہے کہ قبول فرماتا ہے اللہ عزت والا بزرگ اسمیں دعا کو مگر واسطے جادوگر یا عشار کے روایت کی یہ احمدؒ نے
ف عشار یعنی چوکیدار وغیرہ کہ ناکون وغیرہ پر بیٹھے ہین اور لوگون سے مال اُنکے ازراہ ظلم کے لیتے ہین جیسے یہان محصول لینے پر لوگ مقرر ہین
پس فرمایا کہ ساحر کی اور عشار کی دعا نہین قبول ہوتی اسلیے کہ اسنے ضرر پونہچاتا ہے خلق کو اسی لیے کہا ہے بعض عارفین نے کہ عبودیت یہ ہے
کہ تعظیم کرے امر الٰہی کی اور شفقت کرے خلق اللہ پر ۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ یَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةٌ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہترین نماز بعد فرضون کے یعنی اور بعد سنتون معمولی اُسکی کی نماز درمیان رات کی ہو روایت کی
یہ احمدؒ نے ف کہا میرک نے کہ اسمین حجت ہے واسطے ابی اسحٰق مروزی شافعیؒ کے اسپر کہ نمازرات کی افضل ہے سنن روانب سے اور کہا ہے اکثر
علمائے کہ سُنن روانب افضل ہین لیکن قول اول قوی تر ہے واسطے صریح دلالت کرنے اس حدیث کے انتہیٰ اور تحقیق اسمین یون ہے کہ بعد افضل ہے
اس جہت سے کہ اسمین مشقت زیادہ ہوتی ہے نفس پر اور بعید ہے ریا سے اور سنن روانب اس جہت سے افضل ہین کہ بہت تاکید ہے اُنکے پڑھنے کی ساتھ
فرضون کے اور متہم ہین فرضون کی پس کچھ منافات نہین یا یون کہا جاوے کہ نمازرات کی افضل ہے اسلیے کہ مشتمل ہے اوپر وتر کے کہ واجب ہے
حضرت جنید بغدادیؒ کو بعد انتقال کے کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ تمھارے رب نے کیا معاملہ کیا تمھارے ساتھ اُنھون نے کہا کہ جاتی رہین
وہ باتین کہ معارف وحقائق مین کہتا تھا مین اور فنا ہوگئے اشارے کہ بیان کرتا تھا مین اور فائدہ نہ دیا مجکو مگر چند رکعتون نے کہ درمیان غسق کے
پڑھتا تھا مین رغبت دلائی طالبون کو اسکی کہ اہتمام وکوشش عبادت وریاضت مین خوب کرو اور نہ اعتماد کرو نکات تصوف پر ۵ ارکن کار
بگذار از گفتار ۱۲ کاندرین راہ کار دارد کار ۲ع **وَعَنْهُ** قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِنَّ فُلَانًا یُّصَلِّیْ بِاللَّیْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ اِنَّهٗ سَیَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق فلانا شخص نماز پڑھتا ہے رات کو پس جب صبح کرتا ہے
چوری کرتا ہے فرمایا شتاب ہے کہ باز رکھے گی نماز اُسکی اُس چیز سے کہ تو کہتا ہے روایت کی یہ احمدؒ اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی اُسکی نزدیک ہے
اللہ تعالیٰ توفیق توبہ کی نصیب کریگا اور بسبب سرایت کرنے نورانیت اور برکت اُسکی کے باز رہیگا اس فعل بد سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہے
اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ یعنی نماز باز رکھتی ہے بیحیائی اور بُری بات سے ۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا یَقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا اَوْ صَلّٰى رَكْعَتَیْنِ
جَمِیْعًا كُتِبَا فِی الذّٰكِرِیْنَ وَالذّٰكِرَاتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید وابی ہریرہ سے
کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگاوے آدمی بی بی اپنی کو رات کو پس نماز پڑھی دونون نے یا فرمایا نماز پڑھی
ہر ایک نے دو رکعتین لکھی لکھے جاتے ہین بیچ مردون ذکر کرنیوالون اور عورتون ذکر کرنیوالیون کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اہل سے
مراد بی بی ہے یا بی بی اور اولاد اور اقارب اور غلام اور لونڈیان اُسکی اور راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرتؐ نے لفظ فصلیا کا فرمایا یعنی مردنے اور
اُسکی اہل نے دو رکعتین نماز کی پڑھین لکھی یا لفظ فصلی کا فرمایا یعنی ہر ایک نے دو رکعتین نماز کی پڑھین لکھی مطلب دونون لفظون کا ایک ہی ہے
پس لکھی جاتے ہین دونون ذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات مندمین کہ جسکی فضیلت کلام اللہ مین مذکور ہے والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا یعنی اور بہت یاد کرنے والے اللہ کے مرد اور عورتین تیار کر رکھی ہے اللہ نے اُنکے لیے مغفرت اور ثواب بڑا ۲ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَافُ اُمَّتِيْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّيْلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراف یعنی بزرگ قدر امت میری کے اُٹھانے والے قرآن کے اور صاحب رات کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف اُٹھانیوالے قرآن کے یعنی جو قرآن یاد کرین اور عمل کرین امر و نواہی اُسکے پر وہ میری امت مین بزرگ قدر ہین جیسے کہ اور روایت مین آیا ہے کہ جس نے حفظ کیا قرآن پس تحقیق داخل کی گئی نبوت درمیان دونون پہلوون اُسکے کے مگر یہ کہ نہین وحی کیجاتی ہے طرف اُسکے یعنی وحی جلی پس تحقیق وحی کیجاتی ہے طرف اُسکے وحی خفی یعنی مطلب وحی جلی کا اور کہا طیبی نے کہ مراد حفظ سے یہ ہے کہ یاد کرے اُسکو اور عمل کرے موافق اُسکے والا ہوتا ہے بیچ رُتبے اُن لوگون کے کہ جنکے حق مین فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا یعنی جنکو کتاب اللہ یاد ہو وے اور پھر اُسپر عمل نہ کیا تو وہ ایسے ہین جیسے گدھے پر کتابین لادین یعنے کچھ فائدہ نہین اُنکو اُس سے اور صاحب رات کے یعنی جو مداومت کرتے ہین شب بیداری پر اور نماز و قرآن پڑھنے پر اُسمین بیچ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ لَهُمُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَتْلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْاَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ باپ اُنکے حضرت عمر بن الخطابؓ سے نماز پڑھتے رات کو جسقدر چاہتا اللہ یہان تک کہ جب ہوتی پچھلی رات جگاتے اپنے اہل کو یعنی بی بی وغیرہ کو نماز کے لیے فرماتے اُنکو پڑھو نماز پھر پڑھتے یہ آیت اور حکم کر اہل اپنے لوگون اپنے کو ساتھ نماز کے اور صبر کر اُسپر نہین مانگتے ہم تجھسے روزی ہمین روزی دیتے ہین تکو اور آخرت واسطے پرہیزگارون کے ہے روایت کی یہ مالک نے ف اور صبر کر اُسپر یعنی بہت صبر کر اور پڑا تھا نے مشقتون نماز کے اور اہل اپنے کے بسبب نماز کے پس متوجہ ہو تو ساتھ اُنکے عبادت اللہ تعالیٰ کی پر اور مدد ڈھونڈ ساتھ اُسکے اور پر غاظا ہر و باطن اپنے کے اور مت فکر کر امر رزق اپنے کی اور فارغ رکھ دل اپنا واسطے امر آخرت کے اس لیے کہ ہم قادر ہین بندون کے رزق دینے پر بجھسے رزق نہین مانگتے ہین ہم کہ بیچ حاصل کرنے رزق اور وجہ معیشت اپنے کی اور اورون کی سعی کرے اور مشقت اُٹھاوے ایسی کہ باز رکھے نماز سے ہم رزق دیتے ہین تجھکو جیسے کہ رزق دیتے ہین غیر تیرے کو اور عاقبت محمودہ یعنی انجام کار بخیر ہونا دنیا اور آخرت مین واسطے متقیون کے ہے ؕ ع ؕ ح

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

باب ہے بیچ بیان میانہ روی کرنے کے عمل مین ف یعنی عمل نفل مین چاہیے کہ میانہ روی کرے یعنی کمی زیادتی نکرے ؕ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَّيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَّكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے ایک مہینے مین سے یعنی اکثر ایام یہان تک کہ گمان کرتے ہم یہ کہ نہین روزہ رکھنے کے اسمین سے کچھ اور روزے رکھتے یعنی اکثر ایام اُسی مہینے مین سے یا اور مہینے مین سے یہان تک کہ گمان کرتے ہم یہ کہ نہ افطار کرینگے اُسمین سے کچھ اور تھی کہ نہ چاہے تو یہ کہ دیکھے اُنکو اینمین نماز پڑھتے مگر کہ دیکھے تو اور نہ چاہے تو کہ دیکھے اُنکو سوتے ہوے مگر کہ دیکھے اُنکو روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی نہ تھے حضرتؐ کو کہ ہمیشہ روزہ دار ہو وین نا افراط یعنی زیادتی لازم آوے اور نہ ہمیشہ افطار کرتے تھے تا تفریط یعنی کمی لازم آوے بلکہ ہر مہینے مین کبھی روزے رکھتے اور کبھی افطار کرتے اور اسی طرح رات کو نماز بھی پڑھتے اور سوتے بھی نہ تمام شب نماز پڑھتے اور نہ تمام شب سوتے پس تھا عمل حضرتؐ کا متوسط نہ زیادہ نہ کم ؕ ح

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت محبوب عملون کا نزدیک اللہ کے ہمیشہ کرنا عملون کا ہے اگرچہ کم ہون روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر نے کہ بسبب اس حدیث کے بُرا جانتے ہین اہل تصوف ترک اوراد کو جیسے کہ بُرا جانتے ہین ترک فرائض کو انتہیٰ اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ ترک اولیٰ ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جب بندے نے ترک کی طاعت بغیر ضرورت کے پس اُسنے گویا کہ اعراض کیا عبادت مولیٰ سے پس مستحق ہوا عتاب کا بخلاف مداومت کرنے والے کے کہ وہ مستحق ہوتا ہے اسکا کہ محبوب ہو اور اگرچہ کم ہون حاصل یہ کہ عمل قلیل ساتھ مداومت اور مواظبت کے بہتر ہے عمل کثیر سے ساتھ ترک رعایت اور محافظت کے ؛ ع وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے اُن ہی عائشہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو عملون سے اُسقدر کہ طاقت رکھو یعنی ہمیشہ کرنے کی اس لیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین تنگ ہوتا یہان تک کہ تنگ ہو تم روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی نہ لازم کرو نفسون اپنے پر بہت عبادت کہ نہ قدرت رکھو ہمیشہ کرنے اُسکے کی بلکہ اُسیقدر اختیار کرو کہ ہمیشہ کر سکو اس لیے کہ اللہ طول نہین ہوتا یعنی ترک نہین کرتا وہ دینا ثواب کا یہانتک کہ ملول ہو تم یعنی چھوڑ دو عبادت حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ ثواب عبادت پر دیے جاتا ہے ترک نہین کرتا مگر جبکہ تھک کر چھوڑ دوگے اللہ تعالیٰ ثواب بھی دینا چھوڑ دیگا پس عبادت متوسط کرو تا ہمیشہ بھی ؛ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ پڑھے نماز ایک تمھارا وقت خوشی تک اور جبوقت کہ سُست ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہ کہ چلنے والے راہ آخرت کو چاہیے کہ کوشش کرے عبادت مین بقدر طاقت کے اور اختیار کرے میانہ روی طاعت مین اور احتراز کرے ملول ہو کر عبادت کرنے سے اور جب سُست ہوا اور بیٹھ رہا عبادت سے اور مشغول ہوا کسی مباح چیز مین قسم کلام اور نیند وغیرہ سے اوپر قصد حاصل ہونے خوشی کے عبادت مین تو وہ گنا جاتا ہے طاعت اس لیے کہا گیا ہے کہ نیند عالم کی عبادت ہے اور جاننا چاہیے کہ بیچ ترک کرنے عمل کے وقت کسالت اور ملالت کے حدیثین بہت واقع ہوئی ہین اسلیے کہ گران ہونا عمل کا نفس پر آخر کو سبب ترک عمل اور نقصان اُسکے کا ہوتا ہے لیکن چاہیے کہ کوشش کرے اور نفس کو بہت عمل کرنے کی عادت ڈالے اور ساتھ مشقت اور ریاضت کے خوگر ہووے مانند کاہل وجودون اور آرام طلبون کے نہو جاوے کہ تھوڑے سے عمل مین فی الحال تھک جاتے ہین اور چھوڑ دیتے ہین اکثر ہوتا ہے کہ جنکو پہلے دو رکعت نماز کی اور ایک سپارہ قرآن کا پڑھنا گران معلوم ہوتا تھا اور ملول ہوتے تھے اُس سے اُنکو بہت عمل کی عادت ڈالنے سے سو رکعت نماز کی اور دس سپارے قرآن کے پڑھنے آسان معلوم ہوتے ہین ؛ ع ش وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اونگے ایک تمھارا اُس حال مین کہ نماز پڑھتا ہو پس چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ جاتی رہے اُس سے نیند پس تحقیق ایک تمھارا جب نماز پڑھتا ہے اونگتے ہوئے نہین جانتا وہ چیز کہ کہتا ہے غلبۂ نیند کے سے شاید کہ ارادہ کرے طلب مغفرت کا پس بددعا کرے نفس اپنے کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مثلاً ارادہ کرے کہ کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ بجاے اُسکے بسبب غلبۂ نیند کے کہنے لگے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ساتھ

عین نہلہ اور ف کے کہ معنی اُسکے ہین یا اللہ خاک آلودہ کر مجکو پس یہ بددعا ہوئی نفس پر اس لیے کہ وہ کنایہ ہے ذلت اور خواری سے ؕ ع
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین آسان ہے اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہے دین اُسپر پس میانہ روی کرو اور قریب طاقت کے اور عمل اور خوشی ہو یعنی ساتھ جنت اور سلامتی کے اور مہنگامت اور کرامت کے اس لیے کہ دیتا ہے اللہ تعالےٰ بہت سا ثواب تھوڑے عمل پر اور مدد چاہو ساتھ وقت صبح اور وقت شام کے اور کچھ اخیر رات کے روایت کی یہ بخاری نے ف دین آسان ہے یعنی احکام دین کے اللہ تعالیٰ نے آسان مقرر کیے ہین پس سخت نہ پکڑو انکو اپنے نفسون پر بطور رہبانیت کے اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہے دین اُسپر یعنی جو کوئی اپنے نفس پر غیر واجب باتونکو واجب کرتا ہے اور مشکل طرح عبادت کرنی اختیار کرتا ہے تو دین اُسپر غالب آتا ہے یعنی ادا ے حق اُسکے سے وہ عاجز ہوتا ہے پس دین غالب ہوا اور وہ مغلوب اور قاربوا کے معنی ہین ہین کہ قریب ہو وُ امر دین کے ساتھ سہولت کے اور نہ دور ہو اُس سے ساتھ سختی کے اور طیبی نے کہا ہے کہ قاربوا تاکید ہے سددوا کی پس جو معنی سددوا کے ہین سو ہی قاربوا کے اور بعضون نے یہ معنے کیے ہین کہ نزدیکی اللہ کی ڈھونڈو اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ بہت زیادہ نہ کرو عبادت کو ہر وقت عبادت کرتے رہو بلکہ غنیمت گنو عبادت ان تین وقتون مین اول روز مین اور آخر روز مین اور کچھ اخیر رات مین یہ اشارہ ہے تہجد کی نماز کا ع پرح وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهُ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّیْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہا بغیر پڑھے تمام وظیفہ اپنے کے یا بعض وظیفے کے پھر پڑھا اُسکو درمیان نماز فجر کے اور نماز ظہر کے لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے گویا کہ پڑھا اُسکو رات کہ روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی ایک شخص نے کچھ وظیفہ مقرر کیا تھا قسم کلام اللہ اور اوراد اور اذکار اور نماز سے کہ شب کو پڑھتا تھا اور وہ فوت ہو گیا پھر اُسنے مابین نماز فجر اور ظہر کے یعنی پہلے پہلے زوال کے پڑھ لیا تو اُسکے لیے ثواب رات کے پڑھنے کا سا لکھا جاتا ہے اور ایسے ہی حکم دن کے وظیفے کا ہے کہ دن کو فوت ہو گیا اور رات کو پڑھ لیا تو دن کے پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے روز و شب آپسمین خلیفہ ایک دوسرے کے ہین اور اسمین جو خاص رات کے وظیفے کا ذکر کیا اس لیے کہ اکثر واقع ہو جاتا ہے یعنی نماز تہجد کی اور اوراد بسبب غلبۂ نیند کے رہ جاتے ہین اسی لیے اس حدیث کو اس باب مین لائے ؕ ع وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کھڑے ہو کر پس اگر نہو سکے پس پڑھ بیٹھ کر پس اگر یہ بھی نہو سکے پس پڑھ کروٹ پر روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی کروٹ سے پڑھے قبلے کیطرف منھ کر کر اور اگر قبلے کیطرف منھ نہ کر سکے اور نہ کوئی قبلے کی طرف منھ پھیرنے والا ہم پونچھے تو ہر طرف جائز ہے اور ہمارے نزدیک افضل یہ ہے کہ چت لیٹے رو بقبلہ ہو کر اور تکیہ موڈھون کے نیچے رکھکر سر اونچا کر لے اور اشارہ رون سے نماز پڑھے چنانچہ دارقطنی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ اُس سے چت ہی نماز پڑھنی ثابت ہوتی ہے اور یہ حدیث حضرتؐ نے عمران سے فرمائی تھی کہ اُنکو بواسیر تھی وہ چت لیٹ سکتے تھے پس اوروں کیلیے حجت نہین ہو سکتی اسلیے کہ وہ معذور تھے اور یہ حکم حضرتؐ نے فرض نماز کا فرمایا ہے پس نفلونمین یہ بطریق اولیٰ جائز ہوگا ؕ ع وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ

نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے اُن ہی عمران سے کہ اُنھوں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نماز آدمی کا بیٹھے ہوئے یعنی نماز نفل کا باوجود قدرت کے قیام پر فرمایا اگر پڑھے کھڑے ہو کر پس وہ بہتر ہے اور جو کوئی پڑھے یعنی نفل بغیر عذر کے بیٹھے ہوئے پس واسطے اُسکے آدھا ثواب کھڑے کا اور جو کوئی پڑھے لیٹے ہوئے یعنی بغیر عذر کے پس واسطے اُسکے آدھا ثواب بیٹھے کا روایت کی یہ بخاری نے

ف یہ حدیث محمول ہے نماز نفل پر اس لیے کہ نماز فرض بیٹھ کر پڑھنی اگر بے عذر ہو درست نہیں اور اگر بعذر ہو قیام ساقط ہے پس کھڑے ہو کر پڑھنی افضل بیٹھ کر پڑھنے سے نہ ہوگی اور بیٹھ کر پڑھنے والے کو آدھ ثواب کھڑے کا نہ ہوگا بلکہ پورا ثواب پاوے گا اور کہا طیبی نے کہ آیا جائز ہے یہ کہ نماز نفل لیٹ کر پڑھے باوجود قدرت قیام یا قعود کے یا نہیں پس گئے ہیں بعضے طرف اسکے کہ نہیں جائز اور گئی ہے ایک قوم طرف جواز اسکے کے اور طرف اسکے کہ ثواب اسکو برابر آدھے ثواب بیٹھ کر پڑھنے والے کے ہوتا ہے چنانچہ قول حسن بصری کا بھی یہی ہے اور یہی صحیح تر اور اولیٰ ہے واسطے ثابت ہونے اِسکے کے حدیث سے انتہیٰ اور مذہب ابوحنیفہ کا یہ ہے کہ یہ جائز نہیں پس کہا گیا ہے کہ یہ حدیث پیچ حق فرض پڑھنے والے بیمار کے ہے ایسا بیمار کہ ممکن ہو اُسکو کھڑے ہو کر پڑھنا یا بیٹھ کر پڑھنا ساتھ شدت اور زیادتی کے مرض میں

ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ طَاہِرًا وَّذَکَرَ اللّٰہَ حَتّٰی یَنَامَ لَمْ یَنْقَلِبْ سَاعَۃً مِّنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللّٰہَ فِیْہَا خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ ذَکَرَہُ النَّوَوِیُّ فِیْ کِتَابِ الْاَذْکَارِ بِرِوَایَۃِ ابْنِ السُّنِّیْ روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص جگہ پکڑے طرف بچھونے اپنے کے پاک ہو کر یعنی باوضو ہو کر یا تیمم کر کر اور نجاستوں سے پاک ہو کر یا گناہوں سے پاک ہو کر اور یاد کرے اللہ کو یعنی زبان سے یا دل سے یہاں تک کہ غلبہ کرے اُسکو نیند نہیں کروٹیں لیتا کسی وقت رات میں اُس حال میں کہ مانگے اللہ تعالیٰ سے اُسمیں کوئی بھلائی بھلائیوں دنیا اور آخرت کی سے مگر کہ دیتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ وہ بھلائی ذکر کی یہ حدیث نووی نے کتاب الاذکار میں ساتھ روایت ابن سنی کے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَیْنِ رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِہٖ وَلِحَافِہٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّہٖ وَاَہْلِہٖ اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لِلْمَلَائِکَتِہٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِہٖ وَوِطَائِہٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّہٖ وَاَہْلِہٖ اِلٰی صَلٰوتِہٖ رَغْبَۃً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ وَرَجُلٍ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَانْہَزَمَ مَعَ اَصْحَابِہٖ فَعَلِمَ مَا عَلَیْہِ فِی الْاِنْہِزَامِ وَمَا لَہٗ فِی الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰی اُہْرِیْقَ دَمُہٗ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لِلْمَلَائِکَتِہٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ رَجَعَ رَغْبَۃً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ حَتّٰی اُہْرِیْقَ دَمُہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے عبداللہ ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوتا ہے رب ہمارا دو شخصوں سے ایک وہ شخص کہ اُٹھا رات کو نرم بچھونوں اپنے سے اور بالا پوش اپنے سے محبوبہ اور اہل اپنے کے پاس سے طرف نماز اپنی کے پس فرماتا ہے اللہ واسطے فرشتوں اپنے کے دیکھو طرف بندے میرے کے کہ اُٹھا فرش اپنے سے اور نرم بچھونے اپنے سے محبوبہ اور اہل اپنے کے پاس سے طرف نماز اپنی کے واسطے رغبت کرنیکے بیچ اُس چیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنی جنت اور ثواب اور واسطے ڈرنے کے اُس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے یعنی دوزخ اور عذاب اور دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا خدا کی راہ میں پس بھاگا ساتھ یاروں اپنے کے پھر جانا اُس گناہ کو کہ اُسپر ہے بھاگنے میں یعنی بلا عذر بھاگنے میں اور جانا اس ثواب کو کہ واسطے اُسکے ہے پھرنے میں پس پھرا اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں کو دیکھو طرف بندے میرے کے یعنی نظر تعجب سے کہ پھرا واسطے

رغبت کرنے کے اُس چیز مین کہ نزدیک میرے ہے یعنی ثواب اور واسطے ڈر نیکے اُس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے یعنی عذاب یہانتک کہ بہاخون اُسکا یعنی شہید ہوا روایت کی یہ شرح السنہ مین ف لحاف یعنی جو کپڑا کہ اوڑھا جاتا ہے اور محبوب اور اہل اپنے کے پاس سے یعنی یہ چیزین بہت پیاری ہوتی ہین باوجود اسکے اُنکے پاس سے اُٹھکر رغبت کی طرف عبادت رب اپنے کے جانا کہ یہ کچھ نفع نہین دینے کے اُسکو نہ قبر مین اور نہ حشر مین بلکہ نفع دیگی طاعت رب کی دنیا مین اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ عمل کرنا واسطے اللہ کے ساتھ امید ثواب کے کہ اُس عمل پر ملتا ہے منافی اخلاص اور کمال کے نہین اگرچہ منافی اکمل کے ہے کہ اکمل یہی ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلیے عمل کرے کچھ غرض اور نہو لیکن ہان اگر محض واسطے ثواب کے یا خوف عذاب کے کرے کہ اگر خالی ہو ثواب عذاب سے تو عبادت ہے اُسکی چھوڑ دے نہین صحیح ہوتی عبادت اُسکی بلکہ کہا ہے بعضون نے کہ یہ کفر ہے ؛ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عبد اللہ بن عمرو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوۃِ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَوَجَدْتُّہٗ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی رَاْسِہٖ فَقَالَ مَالَکَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قُلْتَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰی نِصْفِ الصَّلٰوۃِ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد اللہ ابن عمرو سے کہا حدیث کیا گیا مین یعنی پہنچی مجھے یہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آدمی کی یعنی نفل بیٹھے ہوئے یعنی بغیر عذر کے آدھی نماز ہوتی ہے یعنی یہ بہ نسبت کھڑے کے کہا راوی نے پس آیا مین حضرت کے پاس پس پایا مین نے اُنکو نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے پس رکھا مین نے ہاتھ اپنا حضرت کے سر مبارک پر پس فرمایا حضرت نے کیا ہے واسطے تیرے اے عبد اللہ بن عمرو کہا مین نے خبر دیا گیا تھا مین اے رسول خدا کے کہ تحقیق فرمایا تم نے نماز آدمی کی بیٹھے ہوئے برابر آدھی نماز کے ہے اور تم پڑھتے ہو بیٹھے ہوئے فرمایا کہان اسیطرح ہے ولیکن مین نہین مانند ایک کے تم مین سے روایت کی یہ مسلم نے ف عادت عرب کی ہے کہ جب کسی سے کوئی بات تعجب کی دیکھتے ہین تو اُسکے سر پر ہاتھ رکھدیتے ہین پس اُنکے نزدیک یہ بات خلاف ادب کے نہین بلکہ از راہ بے تکلفی و کمال الفت کے ہوتی ہے پس جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو عبد اللہ نے ہاتھ سر مبارک پر از راہ تعجب کے رکھا تعجب اسلیے کیا کہ حضرت افضل بات پر عمل کرتے ہین پھر بیٹھکر کیون نماز پڑھتے ہین پھر حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہ میری خصوصیات سے ہے کہ میری نماز کا ثواب ناقص نہین ہوتا کسی طرح پڑھون بجلو اورون پر قیاس نکرو اور نہ اورون کو مجھپر ؛ ع **وَعَنْ** سالم بن ابی الجعد قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَۃَ لَاُثَنِّیَنَّ صَلَّیْتُ فَاَسْتَرِیْحُ فَکَاَنَّھُمْ عَابُوْا ذٰلِکَ عَلَیْہِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ یَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سالم بن ابی الجعد سے کہ کہا کہا ایک شخص نے قوم خزاعہ مین سے کہ البتہ مین نماز پڑھون اور آرام پکڑون پس گویا کہ لوگون نے عیب پکڑا اُسپر پس کہا اُسنے سنا ہے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تکبیر کہہ نماز کی اے بلال راحت دے ہمکو ساتھ اُسکے روایت کی یہ ابو داود نے ف پس آرام پکڑون مین یعنی ساتھ عبادت رب اپنے کے اور مناجات اُسکی کے اور لذت پڑھنے کلام اُسکے کے اور بعض حاضرین نے عیب اس لیے پکڑا کہ یہ عبارت محتمل تھی دو معنون کو ایک یہ کہ آرام پکڑون مین ساتھ نماز کے اور دوسرے یہ کہ نماز سے آرام پکڑون یعنی نماز پڑھ کر آرام سے بیٹھون پس مراد اُنکی معنے اول تھے اور لوگ سمجھے کہ دوسرے معنی مراد ہین اور وہ خلاف اُنکے تھے پس اُنھون نے مراد اپنی بیان کی حدیث حضرت کی سُنا کر کہ حضرت نے بھی فرمایا ہے اے بلال راحت دے مجھکو ساتھ نماز کے یعنی مشغول ہونا اُنکا نماز مین راحت تھا اُنکے لیے اس لیے کہ وہ گنتے تھے سوائے نماز کے اور اعمال دنیویہ کو رنج اور آرام پکڑتے تھے ساتھ نماز کے اس لیے کہ اُسمین مناجات ہے اور اسی لیے فرمایا ہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی آرام مجھے نماز مین آتا ہے ؛ ع **بَابُ الْوِتْرِ** باب ہے بیچ بیان نماز وتر کے ف اختلاف

وترمین درمیان علما کے دو باتون مین ہے اوّل یہ کہ سنت ہے یا واجب امام ابوحنیفہؒ کہتے ہین واجب ہے اور امام کہتے ہین سنت ہے اور دوسرا اختلاف یہ ہے کہ وتر ایک رکعت ہے یا تین رکعت اکثر اماموں کے نزدیک ایک رکعت ہے اور ہمارے نزدیک تین رکعت اور حدیثین جانبین مین وارد ہین اور جو کہ ایک رکعت کہتے ہین وہ دو رکعت پہلے اُسکے پڑھ کر سلام پھیرتے ہین اور اگر نہ پڑھین مکروہ ہے ؛ ح **الفصل الاوّل** فصل پہلی **عن** ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ تُوتِرُ لہٗ ما قد صلّی متفق علیہ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازرات کی دو دو رکعت ہے پس جب ڈرے ایک تھا رانمودار ہونے صبح کے سے پڑھے ایک رکعت طاق کردیگی اُسکے لیے اُسکو کہ نماز پڑھی ہے روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے ف نمازرات کی دو دو رکعت ہے دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے شافعیؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ نے کہ رات کو نفل پڑھے تو افضل یہی ہے کہ دو دو رکعتین پڑھے اور پڑھے ایک رکعت طاق کردیگی اُسکو کہ نماز پڑھی ہے کہا ابن ملک نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ رات کی نماز مین پہلے جو دو دو رکعتین پڑھی تھین وہ نماز جفت تھی یہ ایک رکعت اسکو طاق کردیگی اور یہ حدیث حجت ہے واسطے شافعیؒ کے کہ اُنکے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے انتہیٰ اور کہا طحاوی حنفی نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ پڑھے ایک رکعت ساتھ دو رکعتون کے پہلے اُسکے پس یہ رکعت طاق کردیگی پہلی شفع کو اور کہا ابن ہمام نے کہ نہین ہے حدیث مین دلالت اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہے ساتھ تحریمہ علیحدہ کے اور دلیل حنفیہ کی یہ بھی ہے کہ نہی وارد ہوئی ہے میترا سے یعنی تنہا رکعت سے ملا علی قاریؒ نے مرقاۃ مین یہ مضمون مفصل لکھا ہے یہان اختصار کے لیے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے اُسمین دیکھ لے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر رکعۃ من آخر اللیل رواہ مسلم اور روایت ہے اُن ہی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو روایت کی ہے مسلم نے ف یعنی وتر ایک رکعت ہے ملے ہوئے ساتھ دو گانہ کے پہلے اُسکے یعنی اس لیے کہے کہ تطبیق حاصل ہو جاوے سب حدیثون مین اور وقت مختار وتر کا اخیر رات مین ہوتا ہے کذا ذکر علی اور حضرت شیخؒ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہے اور اور حدیثین کہ دلالت رکھتی ہین اوپر ہونے وتر کے تین رکعت آگے آوینگی **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ یوتر من ذلک بخمس لا یجلس فی شیء الا فی اٰخرھا متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات مین تیرہ رکعت وتر پڑھتے تھے ان مین سے ساتھ پانچ رکعت کے نہ بیٹھتے کسی رکعت مین یعنے تشہد کے لیے مگر بیچ آخر اُسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نماز آنحضرتؐ کی رات مین کئی طرح پر آئی ہے ایک اُنمین سے یہ بھی ہے کہ آٹھ رکعتین پڑھتے تھے ساتھ جماعت اسلاموں کے اور پانچ رکعتین پڑھتے تھے متصل ساتھ نبت وتر کے ساتھ ایک تشہد کے اور ایک سلام کے اور یہ حدیث صریح ہے بیچ وصل پانچ رکعتون کے ساتھ ایک جلوس کے اور یہ مختلف فیہ ہے درمیان فقہا کے اور جو کہ قائل نہین ہین اسکے تاویل عدم جلوس کی ساتھ عدم سلام کے کرتے ہین یعنی سلام نہین پھیرتے تھے مگر آخر مین چنانچہ بعضی روایت مین آیا ہے لم یسلم الا فی اٰخرہن اور بعضے یہ تاویل کرتے ہین کہ جلوس دراز نہین کرتے تھے مگر آخر مین اور وصل چار رکعت سے زیادہ ساتھ ایک سلام کے جائز ہے باتفاق اور ہمارے نزدیک جائز ہے آٹھ رکعت تک بلا کراہیت اور زیادہ اس سے جائز ہے ساتھ کراہت کے ؛ ح ؛ مولانا **وعن** سعد بن ہشام قال انطلقت الی عائشۃ فقلت یا اُمّ المؤمنین انبئینی عن خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الست تقرأ القرآن قلت بلی قالت فان خلق نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان القرآن قلت یا اُمّ المؤمنین انبئینی عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کنا نعد لہ سواکہ وطھورہ فیبعثہ اللہ

مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّاكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكْعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمُ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهٖ فِي الْاُوْلٰى فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ہشامؒ سے کہا گیا میں طرف حضرت عائشہؓ کے پس کہا میں نے اے ماں مسلمانوں کی خبر دو مجکو خلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہا حضرت عائشہؓ نے کیا نہیں پڑھا تو نے قرآن کہا میں نے کہ ہاں پڑھا ہے کہا حضرت عائشہؓ نے پس تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا قرآن یعنی جو کچھ قرآن میں اچھے اخلاق و صفات مذکور ہیں حضرتؐ نے وہ اپنے میں حاصل کیے تھے کہا میں نے اے ماں مومنوں کی خبر دو مجکو وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی وقت اور کیفیت اور عدد رکعات اُسکے سے پس کہا تھی میں تیار کرتی واسطے حضرتؐ کے مسواک اُنکی اور پانی وضو اُنکے کا پس اُٹھاتا اُنکو اللہ جب چاہتا یہ کہ اُٹھاوے اُنکو رات کو پس مسواک کرتے یعنی پہلے وضو کے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے نو رکعتیں نہ بیٹھتے اُنمیں مگر آٹھویں رکعت میں پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اللہ کی اور دعا مانگتے یعنی التحیات پڑھتے کہ التحیات میں ذکر اور حمد اور دعا ہے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھیرتے پس پڑھتے نویں رکعت پھر بیٹھتے پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اُسکی اور دعا مانگتے اُس سے یعنی دعا معارف پڑھتے پھر پھیرتے سلام کہ سُناتے ہمکو یعنے پکار کر سلام پھیرتے کہ ہم سُنتے پھر پڑھتے دو رکعت بعد سلام کے بیٹھے ہوئے پس یہ ہوئیں گیارہ رکعتیں اے بیٹے میرے پس جب کہ بڑی عمر کو پہنچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پھیل گیا گوشت پڑھتے تھے وتر سات رکعتیں اور کرتے دو رکعتوں مانند کرنے اُنکے کے پہلی صورت میں یعنی اُسی طرح بیٹھکر پڑھتے پس یہ ہوئیں نو رکعتیں اے بیٹے میرے اور تھے نبی اللہ کے صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے کوئی نماز دوست رکھتے یہ کہ ہمیشگی کریں اُسپر اور تھے جبکہ غالب ہوتی اُنکو نیند یا بیماری یعنے مانع ہوتی کھڑے ہونے رات کے سے پڑھتے اول روز میں بارہ رکعتیں اور نہیں جانتی میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھا ہو قرآن سارا ایک رات میں اور نہیں جانتی میں کہ نماز پڑھی ہو کسی رات میں صبح تک یعنی اول سے آخر تک اور نہیں جانتی میں کہ روزے رکھے ہوں سارے مہینے سوا رمضان کے روایت کی یہ مسلم نے ف جب نماز پڑھتے حضرتؐ اور اسی طرح اور عبادت کرتے تو ہمیشگی کرتے اُسپر اور ترک کرنا اُسکا ہوتا بسبب عذر کے یا واسطے بیان جواز کے اور روزے رکھے ہوں سارے مہینے اور حضرت عائشہؓ ہی سے جو روایت ہے کہ حضرتؐ سارے شعبان میں روزے رکھتے تھے تو اُسکو واضح کر دیا ہے ایک اور روایت نے کہ اُنسے ہے کہ اکثر شعبان میں روزے رکھتے پس رفع ہوا تعارض اور پڑھنا دو رکعتوں کا بعد وتر کے اکثر حدیثوں میں آیا ہے لیکن ظاہر میں یہ حدیثیں معارض معلوم ہوتی ہیں اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا پس دفع اس تعارض کا مشکل پڑا ہے بہت علما پر پس امام مالکؒ منکر ہوئے ہیں حدیث دو رکعتوں بعد وتر کی کے اور کہا ہے کہ صحیح نہیں ہے یہ حدیث اور امام احمدؒ نے کہا ہے کہ میں نہ پڑھتا ہوں ان دو رکعتوں کو اور نہ منع کرتا ہوں کسیکو اسسے اور جمہور علما قائل ہیں انکے بسبب وارد ہونے حدیثوں صحیح کے انمیں پس تطبیق انمیں دو طرح سے دی ہے ایک تو یہ کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا میں صلوٰۃ سے مراد اور نوافل ہیں سوا ان دو رکعتوں کے یعنی سوا ان دو رکعتوں کے اور نوافل بعد وتروں کے نہ پڑھا کرو اور دوسری

یہ کہ کبھی یہ دو رکعت پڑھا کرے اور کبھی فقط وتر ہی پڑھا کرے تاکہ عمل دونوں پر ہو پس حدیث اجعلوا آخر صلوتکم وتراً محمول ہے استحباب پر نہ وجوب پر پھر اختلاف ہے اسمین کہ آیا ادا کرنا دو رکعتون کا بعد وتر کے اوّل شب مین تھا یا آخر شب مین پس حدیث ابو امامہ کی مطلق واقع ہوئی ہے کہ اُسمین یہ سقدر آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین بعد وتر کے بیٹھ کر پڑھتے تھے اور یہ نہین کہا کہ اوّل شب پڑھتے تھے یا آخر شب اور حدیث ثوبانؓ کی دلالت کرتی ہے کہ یہ برتقدیر ادا کرنے وتر کے ہے اوّل شب مین اور یہ دونون حدیثین آخر باب مین آوین گی اور حدیثین بخاری اور مسلم اور مؤطا کی دلالت کرتی ہین کہ برتقدیر قیام کے تھا یعنی تہجد پڑھتے تو بعد وترون کے یہ بھی پڑھتے صحیح یہی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ دو رکعتین ملحق وتر کے ہین اور قائم مقام سنتون وتر کے ہین ۔ ح ۔ ع ۔ و مولانا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کردانو آخر نماز اپنی بیچ رات کے وتر کو روایت کی یہ مسلم نے ف امر یہین استحباب کے لیے ہے اور شرح اسکی اوپر مذکور ہو چکی ہے ۔ ع **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلدی کرو صبح سے ساتھ وتر کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی وتر صبح سے پہلے پہلے پڑھ لیا کرو ہمارے نزدیک یہ امر یہ وجوب کیلیے ہے اور اگر رات کو وتر رہ جاوین تو قضا اُنکی واجب ہے کہ دن کو پڑھ لے ۔ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرے اس سے کہ نہ اُٹھونگا آخر رات مین پس چاہیے کہ وتر پڑھ لے اوّل شب اور جو امید رکھے اُٹھنے کی آخر رات مین پس چاہیے کہ وتر پڑھے پچھلی رات کو اس لیے کہ نماز پچھلی رات کی حاضر کی گئی ہے یعنی حاضر ہوتے ہین فرشتے رحمت کے اور انوار و برکات اور یعنی وتر آخر رات کے بہتر ہین روایت کی یہ مسلم نے ف و تر آخر رات کے بہتر ہین اس لیے کہ ثواب اُسوقت بہت ہوتا ہے بسبب حاضر ہونے ملائکہ رحمت اور برکت کے اور واقع ہونے اُنکے کے افضل وقت مین ۔ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا ہر خرر ات کے مین پڑھے وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوّل رات مین بھی اور بیچ رات مین بھی اور آخر رات مین بھی اور آخر عمر مین ٹھیرا وتر پڑھنا حضرتؐ کا سحر کے وقت مین کہ وہ چھٹا حصہ رات کا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میرے نے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ تین باتون کے روزے رکھنے تین دن کے ہر مہینے مین اور پڑھنی دو رکعتین ضحی کی اور یہ کہ پڑھونگا مین وتر پہلے اس سے کہ سوؤن مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف روزے تین دن کے یعنی ایام بیض کے تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین تاریخ اور بعضون نے کہا ہے کہ ایک روزہ اول مہینے مین اور ایک درمیان مہینے مین اور ایک آخر مہینے مین اور بعضون نے کہا ہر روزہ ہر عشرے کے اول مین اور بعضون نے کہا مطلق یعنے سارے مہینے مین جب چاہے رکھ لے اور دو رکعتین ضحیٰ کی یعنی جو کہ بعد آفتاب بلند ہو جانے کے پڑھی جاتی ہین یعنی نماز اشراق یا نماز چاشت پس دو رکعت ادنیٰ مرتبہ اُنکا ہے اور اکثر اشراق کی چھ رکعتین ہین اور چاشت کی بارہ اور وتر ابو ہریرہؓ کو اوّل شب مین پڑھنے اس لیے فرمائے کہ وہ اوّل شب مین مشغول رہتے تھے حضرتؐ کی حدیثون کے یاد کرنے اور تکرار کرنے اُنکے مین پس اسمین بہت جاتی تھی اخیر

رات مین اُٹھنا مشکل تھا اور بہ سبب اسی مشغولی علم کے ضعفی کی بھی تو رکعتین پڑھنے کو فرمایا پس اس سے معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین مین افضل ہے اور عبادت سے ۔ ع ۔ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** عُضَیْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَرَاَیْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ اَمْ فِیْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِیْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ اَوْتَرَ رُبَّمَا اَوْتَرَ فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ فِیْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ کَانَ یَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ یُخْفِیْ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا خَافَتَ قُلْتُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً رواہ ابوداؤد وروی ابن ماجۃ الفصل الاخیر روایت ہے عضیف بن حارث سے کہ کہا مین نے واسطے عائشہ رضؓ کے کیا دیکھا تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تھے غسل کرتے جنابت سے اول رات یا آخرات یعنی جماع کرتے ہی نہاڈالتے تھے یا سو رہتے اور جب تہجد کے لیے اُٹھتے نہاتے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے اکثر اوقات نہاتے اول شب اور اکثر اوقات نہاتے آخر شب کہا مین نے اللہ اکبر سب تعریف اللہ ہی کیلیے کہ جسنے کی امر دین مین وسعت کہا مین نے تھے وتر پڑھتے اول شب یا آخر شب کہا حضرت عائشہ نے اکثر پڑھتے وتر اول شب اور اکثر پڑھتے وتر آخر شب کہا مین نے اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے کہ جنے گروانی امر دین مین وسعت کہا مین نے پکار کر پڑھتے تھے قرات یا آہستہ تہجد مین یا مطلق کہا حضرت عائشہ رضؓ نے اکثر پکار کر پڑھتے تھے اور اکثر آہستہ کہا مین نے اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جس نے گروانی امر دین مین وسعت روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقرہ اخیر یعنے جسمین ذکر قرات کا ہے ف لفظ اللہ اکبر غضیف نے ازراہ تعجب اور خوشی کے کہا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِکَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ قَالَتْ کَانَ یُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلٰثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلٰثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلٰثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلٰثٍ وَلَمْ یَکُنْ یُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِاَکْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبداللہ بن ابی قیس سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ ساتھ کتنی رکعتون کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے تھے وتر پڑھتے حضرت ساتھ چار رکعت کے اور تین رکعت کے اور چھ اور تین اور آٹھ اور تین اور دس اور تین کے اور نہین وتر پڑھے کم سات سے اور نہ زیادہ تیرہ سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف ساتھ چار رکعت کے اور تین کے یعنی چار رکعت تہجد کی ہوتی تھین اور تین وتر کی سب سات ہوئین تین اوپر کی رکعتون کو مجازاً وتر کہا اسی طرح چھ تہجد کی اور تین وتر کی سب نو ہوئین اور آٹھ تہجد کی اور تین وتر کی سب گیارہ ہوئین اور دس تہجد کی اور تین وتر کی سب تیرہ ہوئین اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہوتی ہین اور نہین وتر پڑھے کم سات سے یعنی غالباً الا پانچ رکعتین بھی ثابت ہوئی ہین اور نہ تیرہ سے زیادہ یعنے غالباً والا پندرہ رکعتین بھی ثابت ہوئی ہین ۔ ع **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْیَفْعَلْ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ایوب سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر حق ہے یعنی لازم ہے ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑھے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے تین رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف حق کے معنی مین ثابت اور واجب پس ابوحنیفہ حق کے معنی لیتے ہین واجب اور امام شافعی لیتے ہین ثابت یعنی ثابت ہے سنت سے اور پانچ رکعت وتر کی اختیار کی ہین سفیان ثوری اور اوزاعی اور اسحاق نے اور تین رکعت

اختیار کی ہین امام ابو حنیفہؒ نے اور ایک لعت امام شافعیؒ اور اور امامون نے ف ع ح **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا یَا اَھْلَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ وتر ہے دوست رکھتا ہے وتر کو پس وتر پڑھو اے اہل قرآن کے روایت کی یہ ترمذیؒ اور ابوداؤد اور نسائی نے ف اللہ وتر ہے یعنے یکا ہے ذات وصفات مین پس نہین کوئی مثل اُسکے اور یکا ہے اپنے افعال مین پس نہین کوئی شریک اُسکا اور نہ مددگار دوست رکھتا ہے وتر کو یعنے ثواب دیتا ہے اُسپر اور قبول کرتا ہے اُسکو حاصل یہ کہ اللہ یکا ہے اس مناسبت سے دوست رکھتا ہے عدد طاق کو پس وتر بھی طاق ہے اُسکو دوست رکھتا ہے اور ثواب دیتا ہے اُسپر اور آنحضرتؐ رعایت اس عدد کی اکثر افعال مین کرتے تھے اور اسمین اشارہ اسپر بھی ہے کہ دوست رکھتا ہے انقطاع کرنے والے کو ماسوی اللہ سے اور اہل قرآن یعنی جو کہ ایمان لائے قرآن پر اور حفظ اور تلاوت کرنے والے ہوے اسمین تنبیہ ہے اوپر لازم کرنے قیام رات کے اور پڑھنے قرآن کے اُسمین ف ع ح

وَعَنْ خَارِجَۃَ بْنِ حُذَافَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَمَدَّکُمْ بِصَلٰوۃٍ ھِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ اَلْوِتْرُ جَعَلَہُ اللّٰہُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ الْفَجْرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے خارجہ بن حذافہ سے کہ کہا نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے امداد کی تمکو یعنی زیادہ کی ہے نماز پنجگانہ پر ایک نماز کہ وہ بہتر ہے واسطے تمھارے سُرخ اونٹون سے وہ وتر ہے مقرر کیا اُسکو اللہ تعالیٰ نے واسطے تمھارے درمیان نماز عشا کے نکلنے فجر تک یعنی وقت اُسکا اُسکے مابین مین ہے جب چاہے پڑھ لے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف سُرخ اونٹون کو اہل عرب بہت عزیز رکھتے ہین اور بہت عمدہ جانتے ہین تمام اموال مین اُنکے رغبت دلانے کے لیے حضرتؐ نے یہ بات فرمائی پس مراد یہ ہے کہ یہ نماز بہتر ہے تمام متاع دنیا سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ وتر واجب ہین اور پہلے عشا سے پڑھنا اُنکا جائز نہین ع

وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِہٖ فَلْیُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے زید بن اسلمؒ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو جاوے غافل ہو کر وتر اپنے سے پس چاہیے کہ پڑھے جبوقت کہ صبح ہو روایت کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف جب صبح ہو تو پہلے فرض فجر کے قضا وتر کی پڑھے اگر صاحب ترتیب ہے اور ممکن ہے پڑھنا اُسکا یعنی اتنا وقت ہے کہ وتر پڑھ سکتا ہے اور اگر ممکن نہو پڑھنا اُسکا تو بعد نماز فجر کے پڑھے اور اگر صاحب ترتیب نہو تو اختیار رکھتا ہے چاہے اول پڑھے چاہے بعد ع

وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَاَلْنَا عَائِشَۃَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَالدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ یَذْکُرَا وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ اور روایت ہے عبد العزیز بن جریج سے کہ کہا پوچھا ہم نے حضرت عائشہؓ سے کہ کونسی سورۃ پڑھتے تھے وتر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت عائشہؓ نے کہ پڑھتے تھے پہلی رکعت مین سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری مین قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری مین قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی یہ نسائی نے عبد الرحمن بن ابزی سے اور روایت کی یہ احمدؒ نے ابی بن کعب سے اور دارمی نے نقل کی ابن عباسؓ سے اور نہین ذکر کیا احمد اور دارمی نے لفظ معوذتین کا یعنی فقط قُلْ ھُوَ اللّٰہُ ہی

تیسری رکعت مین پڑھنی روایت کی ہے ف کہا ابن ہمام نے کہ حنفیون نے اخیری روایت پر عمل کیا ہے کہ تیسری رکعت مین فقط قل ہو اللہ ہی پڑھتے ہین چنانچہ حضرت عائشہؓ سے بھی ایک روایت آئی ہے کہ حضرت تیسری رکعت مین قل ہو اللہ ہی پڑھتے تھے اور یہان جو حضرت عائشہؓ سے روایت منقول ہوئی اُسپر عمل اس لیے نہین کرتے ہین کہ اسکی سند مین کچھ خلل ہے اور دوسرے یہ کہ جو ذکر کیا خلاف عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے کہ اخیر کی رکعت کو اوپر کی رکعتون سے درازنہ کرتے تھے اور بہت سی دلیلین ملا علی قاریؒ نے لکھی ہین جو چاہے مرقاۃ مین دیکھ لے اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ وتر کی تینون رکعتین ایک ہی سلام سے پڑھتے تھے ع ح **وَعَنِ** الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حضرت حسن بن علی سے کہ کہا سکھلائے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے کلمے کہ کہون مین اُنکو بیچ قنوت وتر کے یا آخری ہدایت کر مجکو بیچ زمرے اُن لوگون کے کہ ہدایت کیا تو نے اُنکو لیخے انبیا اور اولیا اور عافیت مین رکھ مجکو آفتون دنیا کی اور آخرت کی سے بیچ ضمن اُن لوگون کے کہ عافیت مین رکھا تو نے اُنکو اور کارسازی کر میری بیچ جملے اُن لوگون کے کہ کارسازی کی تو نے اُنکی اور برکت دے میرے لیے اُس چیز مین کہ دی ہے تو نے یعنی عمر اور مال اور علوم اور اعمال اور بچا مجکو بُرائی اُس چیز کی سے کہ مقدر کی تو نے پس تحقیق تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور نہین حکم کیا جاتا بجھپر تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکھا تو نے اُسکو بابرکت ہے تو اے رب ہمارے یعنی کثرت سے ہے خیر تیری دارین مین اور بلند ہے تو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف کہون مین قنوت وترمین یہان مطلق جو قنوت الوتر کہا تو ظاہر یہ ہے کہ تمام سال مین پڑھنا مراد ہے جیسے کہ مذہب ہمارا ہے اور شافعیؒ مقید کرتے ہین قنوت کو بیچ وتر نصف اخیر رمضان کے اور ہدایت کر یعنی ثابت رکھ ہدایت پر یا زیادہ کر مجکو اسباب ہدایت کے یعنی پہنچنے کے اعلیٰ مراتب کو اور نہین ذلیل ہوتا یعنی آخرت مین یا مطلق اگرچہ باعتبار ظاہر کے مبتلا کسی بلا مین ہو کوئی اُسکو ذلیل کرے یا اور خوار جانے لیکن حقیقت مین اللہ کے نزدیک ذی عزت ہوتا ہے جیسے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو آرے سے چیرا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ذبح کیا پس یہ امتحانات اللہ تعالیٰ کے ہین غرضکہ لوگون کے ذلیل کرنے سے اولیا اللہ ذلیل نہین ہوتے اللہ کے نزدیک وہ عزت والے ہی ہین اور بعضی روایتون مین اس جملے کے بعد وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ بھی آیا ہے اور بعضی روایت مین بعد تعالیت کے نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ اور بعضی مین بعد اسکے وصلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہے اور قنوت شافعیہ یہی ہے کہ وترمین اور نماز فجر مین پڑھتے ہین اور ہمارے نزدیک اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ آخر تک ہے اور لکھا ہے علمانے کہ افضل یہ ہے کہ دونون پڑھے اور کہا ابن ہمام نے کہ بیان تحقیق تین باتین ہین ایک تو یہ کہ قنوت وترمین پہلے رکوع کے پڑھے یا بعد اسکے اور دوسرے یہ کہ قنوت وترون مین تمام سال پڑھے یا نصف اخیر رمضان مین اور تیسرے یہ کہ قنوت سوائے وترکے اور نمازمین پڑھے یا نہین پس امام شافعیؒ تو کہتے ہین کہ قنوت بعد رکوع کے پڑھے اور ابو حنیفہؒ کہتے ہین کہ پہلے رکوع کے اور دونون سند پکڑتے ہین حدیثون سے لیکن دلیل ابو حنیفہؒ کی قوی ہے جو چاہے مرقاۃ مین دیکھ لے اور بیان باقی دو باتون مختلف فیہ کا باب القنوت مین ہوویگا انشاء اللہ تعالیٰ ع **وَعَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ فِي آخِرِهِنَّ وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ

اور روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے وتر مین کہتے پاک ہے بادشاہ نہایت پاک روایت کی اسکو ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے کہ کہتے تھے حضرت تین بار بلند کرتے تھے آواز تیسری بار مین اور بیچ ایک روایت نسائی کے عبدالرحمن بن ابزیؓ سے اُن نے نقل کیا اپنے باپ سے کہ کہا تھے کہتے حضرتؐ جب سلام پھیرتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین بار اور بلند کرتے آواز اپنی تیسری بار مین ف دارقطنی کی روایت مین رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ بھی آیا ہے یعنی یون ہے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ؛ ع

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ اٰخِرِ وِتْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بیچ آخر وتر اپنے کے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ رضا تیری کے غضب تیرے سے اور ساتھ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ ذات تیری کے آثار صفات تیرے سے یعنی غضب وغیرہ سے نہین گن سکتا مین تعریف تیری یعنی مجھ مین طاقت نہین کہ تیری تعریف کرسکون تو ویسا ہی ہے جیسی تعریف کی تو نے ذات اپنی کی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یہ دعا حضرتؐ پڑھتے تھے وتر کی تیسری رکعت مین بعد رکوع کے تو مین امام مالکؒ اسی کے قائل ہین اور بعضون نے کہا بعد سلام کے پڑھتے تھے اور بعضون نے کہا پہلے سلام کے التحیات مین پڑھتے تھے اور بعضون نے کہا سجود مین اور نسائی کی ایک روایت مین آیا ہے کہ پڑھتے تھے حضرتؐ اسکو جب نماز سے اپنی فارغ ہوتے اور جگہ پکڑتے بستر اپنے پر اور کہا ابن ہمامؒ نے کہ منقول ہے ایک جماعت علما کی سے کہ توقیف نکرے دعا قنوت مین یعنی ایک ہی دعا پڑھنی نہ مقرر کرے اس لیے کہ مقرر کرنے مین دعا زبان پر جاری ہوتی ہے بغیر صدق و رغبت کے پس نہین حاصل ہوتا اُس سے مقصود اور اور علما نے کہا ہے کہ یہ حکم بیچ غیر اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ کے ہے یعنی اسکا مقرر کرنا منع نہین اسکے سوا اور دعاؤن کو مقرر نکرے کبھی کوئی پڑھے کبھی کوئی اس لیے کہ صحابہؓ نے اتفاق کیا ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ کے پڑھنے پر اور اگر سوا اسکے اور قنوت پڑھے تو بھی جائز ہے اور بسیط محیط مین اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا کو بھی مستثنیٰ کیا ہے یعنی توقیف اُسکی بھی منع نہین اور جو کوئی قنوت نہ یاد رکھتا ہو پڑھے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور کہا ابولیثؒ نے کہ تین بار پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ؛ ع ش

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيْلَ لَهٗ هَلْ لَكَ فِيْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ اَصَابَ اِنَّهٗ فَقِيْهٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهٗ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا گیا واسطے اُنکے کیا ہے واسطے تمھارے بیچ امیرالمومنین معاویہؓ کے یعنی کیا فتوی دیتے ہو اُنکے اس فعل مین کہ نہین وتر پڑھتے مگر ایک رکعت کہا ابن عباسؓ نے اچھا کیا انھون نے تحقیق وہ فقیہ ہین اور ایک روایت مین ہے کہ کہا ابن ابی ملیکہؒ نے کہ وتر پڑھے معاویہؓ نے پیچھے عشا کے ایک رکعت اور نزدیک اُنکے تھا مولی ابن عباسؓ کا پس آیا وہ ابن عباسؓ کے پاس پس خبر دی اُنکو کہا ابن عباسؓ نے چھوڑ دے اُنکو اس لیے کہ اُنھون نے صحبت رکھی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی شاید اُنھون نے دیکھی ہو حضرتؐ سے وہ چیز کہ نہین دیکھی اور نے روایت کی یہ بخاری نے ف ظاہر یہ ہے کہ حضرت معاویہؓ نے ایک ہی رکعت پڑھی ہوگی اس لیے انکار کیا دیکھنے والون نے کہ اور صحابہؓ تو تین رکعت پڑھتے ہین یہ ایک رکعت کیون پڑھتے ہین اور احتمال یہ بھی ہے کہ اُنھون نے وتر کی ایک رکعت پڑھی ہوگی ملی ہوئی ساتھ دو گانے کے پہلے اُسکے پس اسصورت مین انکار اُنپر

اس لیے کہ اکتفا کیا ہوگا اُنھوں نے وتر پر اور ترک کیا ہوگا تہجد کو یا سنت عشا کو ۔ ش **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے وتر حق ہے یعنی واجب ہے پس جو نہ پڑھے وتر پس نہین ہم مین سے یعنی ہمارے تابعین سے وتر حق ہے پس جو نہ پڑھے وتر پس نہین ہم مین سے وتر حق ہے پس جو نہ پڑھے وتر پس نہین ہم مین سے نقل کی یہ ابوداؤدؒ نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ وتر واجب ہے جیسے کہ حنفی کہتے ہین ۔ ش **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نے جو شخص کہ سو رہے وتر سے یا بھول جاوے اُسکو پس چاہیے کہ پڑھے یعنی قضا اُسکی جس وقت کہ یاد آوے یا جس وقت کہ جاگے روایت کی یہ ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ اور ابن ماجہؒ نے ف یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے وجوب پر ۔ ش **وَعَنْ** مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ وَاجِبٌ هُوَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَرُدِّدُ عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَوَتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہے مالکؒ سے پہنچی اُنکو یہ بات کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمرؓ سے حال وتر کا کہ کیا واجب ہے وہ یعنی یا سنت ہے کہا عبداللہ نے تحقیق وتر پڑھے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑھے ہین مسلمانون نے یعنی صحابہؓ نے پس شروع کیا اُس شخص نے کہ تکرار کرتا تھا اُسسے اور عبداللہ کہتے تھے وتر پڑھے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑھے ہین مسلمانون نے روایت کی یہ مُوطا مین ف اکتفا کیا ابن عمرؓ نے ساتھ دلیل کے مدلول سے گویا کہ کہا کہ وہ واجب ہے ساتھ دلیل مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اجماع اہل اسلام کے اور صریح واجب نہ کہا احتیاطاً اس لیے کہ سُنا نہ تھا حضرتؐ سے اسمین کچھ اور وہ شخص تکرار کرتا تھا واسطے طلب کرنے جواب صریح کے ۔ ش **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَاُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تین رکعت پڑھتے اُنمین نو سورتین مفصل سے پڑھتے ہر رکعت مین تین تین سورتین آخر اُنکی ہوتی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ روایت کی یہ ترمذی نے ف بعضی روایتون مین تفصیل اس مجمل کی اسطرح آئی ہے کہ پڑھتے تھے حضرتؐ پہلی رکعت مین اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اور اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ اور اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری رکعت مین وَالْعَصْرِ اور اِذَا جَآءَ اور اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ اور تیسری رکعت مین قُلْ يٰۤاَيُّهَا اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ ۔ ش **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَآءُ مُغَيَّمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَاٰى اَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافعؒ سے کہ کہا تھا مین ساتھ ابن عمرؓ کے مکے مین اور آسمان پر تھا ابر پس ڈرے صبح ہو جانے سے پس وتر پڑھا ایک رکعت پھر کھل گیا پس دیکھا یہ کہ ہے رات پس دوگانہ کیا اُس رکعت کو ساتھ ایک اور رکعت کے پھر پڑھتے گئے دو دو رکعتین پھر جبکہ خوف کیا صبح ہو جانے کا وتر پڑھا ایک رکعت نقل کی یہ مالکؒ نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَاُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ وَقَرَاَ وَهُوَ قَآئِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اخیر عمر مین نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے یعنی رات مین یا دنین پس پڑھتے قرآن بیٹھے ہوئے یعنی بسبب قرارت طویل کے پس جبوقت کہ باقی رہتا قرآن سے قدر تیس آیت کے یا چالیس آیت کے کھڑے ہوتے اور پڑھتے کھڑے کھڑے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر کرتے دوسری رکعت مین مانند اسکے روایت کی یہ مسلم نے **ف** اسطرح نماز پڑھنی جائز ہے بالاتفاق اور عکس اسکا نہین جائز بیان اسکا باب السنن مین ہوچکا ہے اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتھ باب کے نہین ظاہر ہوتی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ اسمین ذکر کیا شفع کا کہ وہ مقدمہ وترکا ہے ۱۲ **وعن** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَۃَ خَفِیْفَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے پیچھے وترکے دو رکعتین روایت کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے پڑھنی دو رکعتین ہلکی بیٹھے ہوئے **ف** شرح اسکی اوپر بیان ہوچکی **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ ثُمَّ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِیْھِمَا وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ فَرَکَعَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے وترایک رکعت پھر پڑھتے دو رکعتین پڑھتے اُنمین قرآن بیٹھے ہوئے پس جبوقت کہ ارادہ کرتے کہ رکوع کرین کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن حجرؒ نے کہ نہین منافی ہے یہ پہلی حدیث کے اس لیے کہ کبھی پڑھتے تھے اُنکو بیٹھے ہوئے بغیر کھڑے ہونے کے اور کبھی کھڑے ہوجاتے وقت ارادہ رکوع کے ۱۲ **وعن** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ھٰذَا السَّھَرَ جُھْدٌ وَثِقْلٌ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّیْلِ وَاِلَّا کَانَتَا لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ اُن نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ بیداری رات کی مشکل اور بھاری ہے پس جب وترپڑھے ایک تمھارا یعنی پہلے سونے کے یا تو برخلاف افضل کے یا واسطے نہ اعتماد ہونے کے ساتھ جاگنے کے آخررات کو پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین پس اگر اُٹھا رات کو نماز تہجد کے لیے تو بہتر ہے اور اگر نہ اُٹھا ہونگی یہ دو رکعتین کافی اُسکے لیے یعنی اصل ثواب نماز تہجد کا اُسکے لیے حاصل ہوجاتا ہے انسے روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْھِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَھُوَ جَالِسٌ یَقْرَأُ فِیْھِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے یہ دو رکعت پیچھے وترکے بیٹھے ہوئے پڑھتے اُنمین اِذَا زُلْزِلَتْ اور قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ روایت کی یہ احمدؒ نے **باب القنوۃ** باب ہے بیچ بیان قنوت کے **ف** قنوت کے کئی معنی آئے ہین طاعت کو بھی کہتے ہین اور خشوع کو بھی اور قیام نماز کو بھی اور دعا کو بھی اور اس جگہ مراد دعا مخصوص ہے پس شافعیہ کے نزدیک دعاے قنوت اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ آخر تک ہے جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور ہمارے نزدیک اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ ہے کہ ثابت کیا ہے اُسکو ہمارے علما نے ساتھ طریق صحیح کے طبرانی وغیرہ سے اور شیخ ابن ہمام ابوداؤد سے لائے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بد دعا کرتے تھے مضر پر آئے اُنکے پاس جبرئیلؑ اور اشارہ ساتھ سکوت کے کیا اور کہا اے محمد خدا تعالیٰ نے تجکو بُرا کہنے والا اور لعنت کرنیوالا نہین پیدا کیا ہے تجکو واسطے رحمت عالمین کے بھیجا ہے پھر پڑھی یہ آیت لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ یعنی نہین تجکو کچھ دخل اس چیز مین بعد ازان جبرئیلؑ نے سکھائی یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ آخر تک اور شیخ جلال الدین سیوطی بھی اسکو کتاب عمل الیوم واللیلۃ مین لائے ہین ساتھ اختلاف بعض لفظون کے **ف** **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ عَلٰی اَحَدٍ اَوْ یَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ

فَلَمَّا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اٰلِ اٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو وقت ارادہ کرتے یہ کہ بد دعا کرین کسی کو یا دعا دین کسی کو تو قنوت پڑھتے پیچھے رکوع کے پس بعضے وقت کہتے جو وقت کہ کہہ چکتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ یا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو یا الٰہی سخت کر عذاب اپنا قوم مضر پر اور کر تو اُس عذاب کو قحط مانند قحط یوسفؑ کے یعنی کر عذاب اپنا اُنپر اس طرح کہ مسلط کر اُن پر بڑا قحط سات برس کا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت مین پیش مصر کے ہوا تھا پکار کر کہتے یہ اور تھے کہتے بیچ بعضی نمازون اپنی کے یا الٰہی لعنت کر تو فلانے کو اور فلانے کو کہتے تھے یہ واسطے قبائل عرب کے کہ کافر تھے یہان تک کہ اُتاری اللہ نے یہ آیت نہین واسطے تیرے امر سے کچھ آخر تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعضے اصحابؓ کہ گرفتار عذاب کے تھے کفار کی قید مین اُنکی نجات کے لیے حضرت دعا کرتے تھے اور بعضے کفار قبائل عرب کے لیے بد دعا کرتے تھے چنانچہ ولید بن ولید قریشی مخزومی بھائی خالد بن ولید کے کہ روز بدر کے کافر تھے اُنکو عبد اللہ بن جحش نے قید کیا پس آئے بھائی اُنکے خالد اور ہشام اور فدیہ دیا چار ہزار درہم اور چھٹا کر مکے کو لے گئے وہان جا کر ولید مسلمان ہوئے لوگون نے کہا کہ مسلمانون مین تھا تو پہلے فدیے کے کیون نہ مسلمان ہوا مال بھی ہاتھ لگتا اور اسلام بھی کہا خوش نہ آیا مجھے کہ لوگ کہین قید پر صبر نہ کیا اور اسلام بے صبری سے لایا پس بھاگون نے اُسے قید کیا اور ایذا دیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے اُنکی نجات کے لیے پس وہ بھاگے اُنکے ہاتھ سے اور حضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے اور سلمہ بن ہشام بھائی ابوجہل کے قدیم الاسلام تھے اُنکو بھی کافرون نے مکے مین قید کیا تھا اور عذاب دیتے تھے وہ بھی اُنکے ہاتھ سے بھاگ کر حضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عیاش بن ابی ربیعہ بھی بھائی تھے ابوجہل کے اخیافی یعنی مان کیطرف سے اور قدیم الاسلام تھے پہلے ہجرت سے مسلمان ہو کر حبشہ مین ہجرت کر کر گئے پھر مدینے مین آئے بعد ہجرت کے پس ابوجہل مدینے مین آیا اور کہا کہ تیری مان نے قسم کھائی ہے کہ سائے مین نہین بیٹھنے کی جبتک تجھے دیکھے گی نہین پس عیاش مان کی محبت سے اُسکے ساتھ مکے مین آئے ابوجہل نے اُسکو باندھا اور بند کیا پس بھاگے اور مدینے مین آئے آخر کو تبوک مین شہید ہوئے یہ مثال اسکی تھی کہ حضرتؐ قنوت مین مومنون کے لیے دعا کرتے تھے اور بد دعا کی مثال یہ ہے اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ آخر تک اور حضرتؐ کی بد دعا سے اہل مکہ سات برس تک گرفتار قحط مین رہے کہ ہڈیان مُردار کی کھاتے تھے اور حاصل آیت کا یہ ہے کہ حضرتؐ کو بد دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی اوپر بیان ہو چکی ہے اور کہا طیبی نے کہ جب اُترے کوئی حادثہ مانند آنے دشمن کے یا قحط کے یا وبا کے یا پیاس کے یا ضرر ظاہر کے مسلمانون مین اور مانند انکے کے قنوت پڑھین لوگ تمام نمازون فرض مین انتہیٰ اور یہ حنفیون کے نزدیک بھی جائز ہے وقت اُترنے حادثے کے ع ع وَعَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اِنَّهٗ كَانَ بَعَثَ اُنَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِيْبُوْا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عاصم احول سے کہ کہا پوچھا مین نے انسؓ بن مالکؓ سے حال قنوت کا نماز مین کہ پہلے رکوع کے تھی یا بعد رکوع کے کہا پہلے رکوع کے نہین قنوت پڑھی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رکوع کے یعنی صبح مین یا سب نمازون مین مگر مہینا بھر متحقق نہ بھیجے تھے حضرتؐ نے کتنے لوگ کہا جاتا تھا انکو قرا کہ ستر شخص تھے پس شہید کیے گئے سب پس قنوت پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رکوع کے مہینا بھر بد دعا کرتے تھے اوپر قتل کرنے والون قرا کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حال قنوت کا نمازمین یعنی صبح کی نمازمین یا وترمین یا سب نمازون مین وقت ہونے حادثے کے اوپر یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ پڑھنا قنوت کا بعد رکوع کے منسوخ ہوا یہی نہ ہب ہے ابو حنیفہؒ کا اور بھیجے تھے بعضے طرف بعضے قبیلون کے واسطے تعلیم قرآن کے اور احکام ایمان کے کتنے آدمی کہ کہا جاتا تھا انکو قرا بسبب بہت پڑھنے اور یاد کرنے قرآن کے اکثر شخص تھے اہل صفہ سے غریب زاہد کہ رہتے تھے صفہ مسجد مین اور سیکھتے تھے قرآن اور علم اور باوجود اسکے تھے مددگار مسلمانون کے بسبب کمال شجاعت کے جب اُترتا اُن پر حادثہ اور بعضے لکڑیان لاکر بیچتے تھے دن کو اور خریدتے ساتھ اُسکے طعام واسطے اہل صفہ کے اور شب کو دور کرتے قرآن کا پس اُنکو بھیجا تھا حضرتؐ نے طرف اہل نجد کے تاکہ دعوت کرین اُنکو طرف اسلام کے اور پڑھین اُنپر قرآن پس جب اُترے وہ بیر معونہ پر کہ وہ ایک موضع ہے درمیان مکہ اور عسفان کے قتل کیا اُنکو عامر بن طفیل اور رعل اور ذکوان اور قارہ نے کہ نہ نجات پائی اُنمین سے مگر کعب بن زید انصاری نے سو بھی اسطرح کہ ایک رمق باقی اُنمین تھی اور اُنھون نے گمان کیا کہ مرگئے پس وہ جیتے رہے یہانتک کہ دن خندق کے شہید ہوئے اور اُنمین سے ایک عامر بن فہیرہ تھے کہ نہ پایا گیا بدن اُنکا اُنکو ملائکہ نے دفن کر دیا پس اُن پر حضرتؐ نے بہت غم کیا کہ انس کہتے تھے کہ نہ دیکھا حضرتؐ کو کہ غمگین ہوئے ہون کسی کے لیے مانند غمگین ہونے کے اُنپر اور حضرتؐ اُنکے قاتلون پر قنوت مین بد دعا کرتے رہے مہینے بھر تک اور یہ واقعہ سنہ چار ہجری مین درپیش ہوا ع اَلْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَہْرًا مُتَتَابِعًا فِی الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصَّلٰوۃِ الصُّبْحِ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ عَلٰی رِعْلٍ وَّذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ وَیُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا قنوت پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینا بھر متصل یعنے ہر روز بیچ ظہر کے اور عصر کے اور مغرب کے اور عشا کے اور نماز صبح کے جسوقت کہ کہہ چکتے لفظ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کا آخر کی رکعت مین بد دعا کرتے اوپر کتنے قبیلون کے بنی سلیم سے رعل پر اور ذکوان پر اور عُصیہ پر اور آمین کہتے جو پیچھے ہوتے یعنے مقتدی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قنوت فرض نہین نہین ہے ہر اوقات مین بلکہ جب اُترے مسلمانون پر حادثہ قحط یا غلبہ دشمن وغیرذلک سے تو پڑھے ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَہْرًا ثُمَّ تَرَکَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی مہینا بھر یعنی بعد رکوع کے پھر چھوڑ دیا اُسکو یعنی فرضون مین بالکل پڑھنی چھوڑ دی یا بعد رکوع کے پڑھنی چھوڑ دی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف اکثر اہل علم اسی پر ہین کہ نہین ہے قنوت نماز صبح مین اور نہ اور نمازون مین سوائے وتر کے سند اُنکی یہ حدیث ہے اور احادیثین بہت ہین کہ دلالت کرتی ہین ترک قنوت پر چنانچہ مرقات مین بتفصیل مذکور ہین جو چاہے دیکھ لے اور مالکؒ اور شافعیؒ کہتے ہین کہ قنوت پڑھے نماز صبح مین ہمیشہ اور سب نمازون پڑھے اگر واقع ہو کوئی حادثہ ع وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ نِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اِنَّکَ قَدْ صَلَّیْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ ھٰھُنَا بِالْکُوْفَۃِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِیْنَ اَکَانُوْا یَقْنُتُوْنَ قَالَ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی مالک اشجعی سے کہ کہا مین نے واسطے باپ اپنے کے اے باپ

میرے تحقیق پڑھی تو نے نماز پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کے پیچھے اس جگہ یعنی کوفہ مین قریب پانچ برس کے کیا تھے وہ قنوت پڑھتے کہا اے بیٹے میرے قنوت بدعت ہے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ابو مالکؒ نے اپنے باپ سے پوچھا کہ کیا حضرتؐ اور خلفاے اربعہ قنوت پڑھتے تھے صبح کی نماز مین اور اور نمازون مین جیسے کہ اب بعض آدمی پڑھتے ہین اُنھون نے کہا اے بیٹے میرے یہ جو لوگ پڑھتے ہین اور مواظبت اسپر کرتے ہین بدعت ہے اور حضرتؐ نے اُسکو پڑھا نہ تھا سواے ایک مہینے کے بعد ازان ترک کیا جیسے کہ اوپر گذرا یہ حدیث دلیل ہے امام ابو حنیفہؒ کی اور شافعیہ کہتے ہین کہ روایتین قنوت نہ پڑھنے کی سب ضعیف ہین لیکن ملا علی قاریؒ نے خوب جواب دیے ہین اور خلفاے اربعہ سے اکثر روایتین اسی طرح کی نقل کی ہین جو چاہے اُنکی شرح مین اس مقام کو دیکھ لے ع **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** الحسن ان عمر بن الخطابؓ جمع الناس علی ابی بن کعبؓ فکان یصلی لھم عشرین لیلۃ ولا یقنت بھم الا فی النصف الباقی فاذا کانت العشر الاواخر تخلف فصلی فی بیتہ فکانوا یقولون ابق ابق رواہ ابو داود وسئل انس بن مالکؓ عن القنوت فقال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرکوع وفی روایۃ قبل الرکوع وبعدہ رواہ ابن ماجۃ روایت ہے حسن بصریؒ سے یہ کہ عمر بن الخطابؓ نے جمع کیا لوگون کو ابی بن کعبؓ پر پس تھے ابی نماز پڑھاتے اُنکو بیس راتون کو اور نہ قنوت پڑھتے وترمین ساتھ اُنکے مگر بیچ آدھے اخیر رمضان کے پس جبکہ ہوتا عشرہ آخر کا پیچھے رہتے ابی پس پڑھتے نماز یعنی تراویح اپنے گھر مین پس کہتے لوگ بھاگ گئے ابی روایت کی یہ ابو داؤد نے اور پوچھے گئے انسؓ بن مالک پڑھتے قنوت کے سے پس کہا قنوت پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رکوع کے اور ایک روایت مین ہے کہ قنوت پڑھی پہلے رکوع کے اور پیچھے اُسکے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف جمع کیا لوگون کو ابی پر کہ حفظ کیا تھا اُنھون نے تمام قرآن حضرتؐ کے زمانہ مین اور بڑے قاری تھے کہ سید القراء کہلاتے تھے یعنی رمضان مین اُنکو فرمایا کہ تراویح مین امام ہووین لوگون کے اور لوگ اُنکا اقتدا کرین اور یہ دونون حدیثین حسن بصریؒ سے دلیل ہین شافعیہ کے لیے پہلی دلیل ہے اسپر کہ قنوت نصف اخیر رمضان مین پڑھی اور مشایخ ہمارے کہتے ہین کہ حدیثین قنوت پڑھنے کی وترمین یعنی بغیر تخصیص رمضان کے بہت آئی ہین پس عمل اُنپر اولیٰ اور ارجح ہوگا اور وتر ہمیشہ پڑھے جاتے ہین مخصوص ساتھ رمضان کے نہین پس قنوت بھی ہمیشہ پڑھنی چاہیے اور دوسری حدیث دلیل ہے اوپر ہونے قنوت کے بعد رکوع کے پس اُسکا جواب ہمارے علما یہ دیتے ہین کہ حدیثین بیچ قنوت پڑھنے کے پہلے رکوع کے بہت آئے ہین اور عمل صحابہؓ کا بھی موافق اُس کے نقل کیا گیا ہے اور جو کہ بعد رکوع کے آئی ہین بہ تعداد ایک مہینے کے ہین نہ ہمیشہ کذا ذکر الشیخ اور ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ قنوت پڑھنا ابی کا شاید مقید تھا ساتھ بد دعا کرنے کے کفار پر اس لیے کہ ساتھ سند صحیح کے حضرت عمرؓ سے آیا ہے کہ سنت ہے جبکہ آدھا رمضان گذر چکے یہ لعنت کرے کافرون پر وترمین اور لوگون نے مشابہت دی ابی کو ساتھ غلام بھاگنے والے کے واسطے مکروہ جاننے اس فعل کے اُنسے اور شاید کہ ابی بسبب عذر کے گھر مین نماز پڑھتے تھے اور عذر یہ تھا کہ اخیر دس مین وہ خلوت اختیار کرتے تھے تاکہ حاصل ہووے کمال خلوت مین جو کہ نہ حاصل ہوتا تھا جلوۃ مین اور قنوت پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد رکوع کے کہا ابن ہمام نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ تھا یہ ایک مہینے فقط یعنی صبح مین ساتھ دلیل اُس حدیث کے کہ صحیحین مین ہے عاصم احول سے چنانچہ اوپر گذر چکی اور ایک روایت مین پہلے رکوع کے یعنی وترمین اور بعد اُسکے یعنی صبح مین وقت حدوث حادثہ کے اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق حدیثین واللہ اعلم **باب قیام شہر رمضان** باب ہے بیچ بیان قیام کرنے کے مہینے رمضان مین ف قیام سے مراد ہے جاگتے رہنا راتون کو عبادت کیلیے یعنی نماز تراویح اور تلاوت قرآن وغیرہما کے لیے ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** زید بن ثابتؓ ان النبی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً وَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے زید بن ثابت سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا حجرہ مسجد میں بوریے کا پس نماز پڑھی اُسمیں یعنے نوافل سواے تراویح کے کئی راتین یعنی رمضان میں یہانتک کہ جمع ہوئے حضرتؐ کے پاس لوگ یعنی پس تھے حضرتؐ نکلتے حجرے سے اور نماز پڑھتے جماعت سے فرائض تراویح یہانتک کہ جمع ہوئے یعنی بہت ہوئے لوگ پھر نہ پائی آواز یعنی آہٹ حضرتؐ کی ایک رات یعنی بسبب اسکے کہ داخل ہوئے حجرے میں بعد پڑھنے فرضوں کے اور نہ نکلے طرف اُنکے بعد تھوڑی دیر کے جیسے کہ عادت اُنکی تھی اور گمان کیا لوگوں نے کہ تحقیق حضرتؐ سو رہے پھر شروع کیا بعض اُنکے نے کھنکارنا تاکہ نکلیں حضرتؐ طرف اُنکے یعنی نماز تراویح کے لیے جیسے کہ نکلتے تھے راتوں گذشتہ مین پس فرمایا حضرتؐ نے یعنی حجرے مین سے یا نکلے اور فرمایا کہ ہمیشہ رہی ساتھ تمھارے وہ چیز کہ دیکھی مین نے کارتھا رلیسے یعنی شدت حرص سے اوپر پڑھنے نماز تراویح کے جماعت سے یہانتک کہ خوف کیا مین نے یہ کہ فرض کیجاوے تمپر یعنے اگر مین ہمیشہ پڑھتا تراویح کو جماعت سے تو فرض کیجاتی تمپر اور اگر فرض کیجاتی تمپر تو نہ پڑھ سکتے اسکو پس پڑھو نماز لے آدمیو اپنے گھرون مین اسلیے کہ تحقیق بہترین نماز آدمی کی نماز اُسکی ہے گھر اُسکے مین سواے فرض کے کہ وہ مسجد ہی مین افضل ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرتؐ نے مسجد نبوی مین حجرہ بوریے کا اعتکاف کے لیے بنایا تھا اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بنانا حجرے کا مسجد مین بوریے کا یا مانند اُسکے کا لیکن شرط یہ ہے کہ رو کے جگہ زیادہ حاجت پنی سے والا احرام ہے اسلیے کہ زیادہ روکنے مین تنگی ہوگی مصلیون پر لیکن وہ جگہ ایسی ہو کہ احتیاج رکھتے ہون اُسکی لوگ اگرچہ کبھی کبھی ہو اور جو جانتا ہے قرینے سے کہ اکثر لوگ بہت بھی ہون گے مسجد مین تو نہین محتاج ہونیکے اسجگہ کے کہ گھیری ہے اِسنے پس نہین حرام اور یہ تفصیل خوب ہے دلالت کرتی ہے اسپر کہ حرام ہے تنگی کرنی لوگون پر بیچ مسجد حرام کے ایام حج مین اور اسمین بیان ہے مہربانی حضرتؐ کا اُمت پر اور دلیل ہے اسپر کہ تراویح جماعت سے سنت ہے اور پس نماز پڑھو گھر ونمین کہ یہ بعید ہے ریا سے یہ امر مستحاب کیلیے ہے اور اسلیے کہ بہتر ہے نماز آدمی کی نماز اُسکی ہے گھر اُسکے مین یہ حکم عام ہے سب نوافل اور سنتون کے لیے مگر وہ نوافل کہ اشعار اسلام ہے مین مانند کسوف اور استسقا اور عید کے کہ وہ مسجد ہی مین افضل ہین اور ظاہر یہ ہے کہ کعبہ اور مسجد نبوی مستثنیٰ ہین واسطے مسافرون کے اسلیے کہ اُنکو یہ کہان میسر ہین پس علت جانبین نماز اُنمین قیاس کیا مین نے اسکو اسپر کہ کہا ہے ائمہ ہمارے نے کہ طواف مسافرون کو افضل ہے نماز نفل سے واللہ اعلم بح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے بیچ قیام رمضان کے یعنی تراویح کے بدون اسکے کہ حکم کرین صحابہؓ کو قیام رمضان مین ساتھ تاکید کے پس فرماتے جو شخص کہ قیام کرے رمضان کا ساتھ اعتقاد صحیح کے اور واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ واسطے دکھانے سُنانے کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ گناہ صغیرہ کہ پہلے کیے ہین پس وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور امر اسیطرح پر تھا یعنی جو کوئی چاہتا واسطے ثواب کے بطور خود پڑھتا جماعت مقرر نہ تھی پھر امر اسیطر پر تھا بیچ خلافت ابی بکرؓ کے

اور تھا ابتداے خلافت حضرت عمرؓ کی میں اسطرح یعنی پھر انھون نے حکم جماعت کا کیا روایت کی یہ مسلم نے ف جو شخص کہ قیام کرے یعنی شب بیداری کرے رمضان میں ساتھ عبادت کے یا مراد یہ ہے کہ تراویح پڑھے ساتھ اعتقاد صحیح کے یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو اور سچ جانتا ہو کہ قیام رمضان کا باعث بخشدگی اللہ تعالیٰ کا ہے ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھے ایک تمھارا نماز اپنی مسجد مین پس چاہیے کہ ٹھیراوے گھر اپنے کیلیے حصہ نماز اپنی سے یعنی نفل اور سنتین بلکہ قضا بھی گھر مین پڑھے پس تحقیق اللہ تعالیٰ کردانتا ہے بیچ گھر اُسکے کے بسبب نماز اُسکی کے بھلائی روایت کی یہ مسلم نے ف بھلائی یعنی توفیق نیک دیتا ہے گھر والون کو اور برکت اُتارتا ہے اُنکے رزقون اور عمرون مین اور تراویح اس سے مستثنیٰ ہے بالاتفاق اس لیے کہ ثابت ہوا ہے پڑھنا اُسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد مین اور اجماع ہوا ہے صحابہؓ کا اُسپر اور اس حدیث کو اس باب مین جو لائے گویا اشارہ ہے اسپر کہ رمضان مین بھی کچھ نماز گھر مین پڑھنی چاہیے ع ہے ح اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوٰى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ روایت ہے ابی ذرسے کہ کہا روزے رکھے ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی رمضان مین پس نہ قیام کیا ساتھ ہمارے کچھ مہینے سے یعنی راتون کو ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی سواے فرض کے یہان تک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام کیا ساتھ ہمارے یعنی تیئیسوین رات مین یہان تک کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چھ راتین یعنی چوبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے پس جبکہ رہین پانچ راتین یعنی پچیسوین رات ہوئی قیام کیا ساتھ ہمارے یہان تک کہ گئی آدھی رات پس کہا مین نے یارسول اللہ کاش کے زیادہ کرتے ہمارے لیے قیام اس رات کا یعنی اگر قیام آدھی رات سے زیادہ کرتے تو بہتر تھا پس فرمایا تحقیق آدمی جس وقت کہ پڑھتا ہے نماز یعنی فرض ساتھ امام کے یہان تک کہ فارغ ہوتا ہے امام لکھا جاتا ہے اُسکے لیے قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہے اُسکے لیے ثواب قیام رات کا بسبب پڑھنے عشا اور فجر کے جماعت سے پس پڑھنا نوافل کا جبھی تک خوب ہے کہ جب تک دل چاہے پس جبکہ رہین چار راتین یعنی چھبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے یہان تک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنی ستائیسوین رات ہوئی جمع کیا حضرتؐ نے اہل اپنے کو اور عورتون اپنی کو اور لوگون کو پس قیام کیا ساتھ ہمارے یہان تک کہ ڈرے ہم کہ فوت ہو ہم سے فلاح کہا راوی نے کہ کہا مین نے کیا ہے فلاح کہا ابوذر نے کھانا سحر کا پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینے مین یعنی اٹھائیسوین اور انتیسوین شب روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے مگر یہ کہ ترمذی نے نہین ذکر کیا پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینے مین ف یہانتک کہ باقی رہین سات راتین اور گذر گئین بائیس راتین کہا طیبی نے کہ اس مین حساب باعتبار یقین کے ہے یعنی انتیس دن کا مہینا یقینی ہے اُسی پر حساب لگایا ہے جیسا کہ ثنائے ترجمہ مین لفظہ یعنی کرکے اشارہ کیا گیا اور سحر کو

فلاح اس لیے کہا کہ اُس سے قوت ہوتی ہے روزہ رکھنے کی کہ وہ سبب فلاح کا ہے اور تفاوت قیام کا ان راتون مین باعتبار تفاوت فضیلت کے ہوا یعنے بعضی راتون کی فضیلت کم تھی کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت زیادہ تھی اُنمین قیام موافق اُسکے زیادہ کیا حتیٰ کہ ستائیسوین شب تمام رات قیام کیا اکثرون کے نزدیک لیلۃ القدر وہی ہے اسی لیے لوگون کو بھی جمع کیا ۱۲ بزح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِكَثَرِ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ رَزِيْنٌ مِّمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہ پایا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر یعنی اپنی نوبت کے دن پس ناگہان دیکھا مین نے کہ وہ بقیع مین تھے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھپر اور رسول اُسکا کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق گمان کیا تھا مین نے یہ کہ تم گئے ہو بعضی عورتون اپنی کے پاس پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نزول فرماتا ہے رات اوھوا شعبان کی مین یعنی بہند رھوین شب شعبان کی ہن طرف آسمان دنیا کے یعنی اول آسمان پر پس بخشتا ہے گناہ زیادہ گنتی بالون ریوڑ بنی کلب کے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ بخشتا ہے اُن لوگون کو کہ مستحق ہو چکے ہین آگ کے مین یعنی مومنون سے اور کہا ترمذی نے کہ سُنا مین نے محمد یعنی بخاری کو کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو ف بقیع نام مقبرے کا ہے مدینہ منورہ مین اور مفصل اس حدیث مین نہین مذکور ہوا ایک اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ جب نہ پایا مین نے حضرتؐ کو تو پس باندھے مین نے اپنے پر کپڑے اپنے اور نکلی مین ڈھونڈتی ہوئی نقش قدم حضرتؐ کے پس ناگہان وہ سجدہ کرنیوالے تھے بقیع مین پس دراز کیا سجدہ یہانتک کہ گمان کیا مین نے کہ حضرتؐ نے وفات پائی پس جب سلام پھیرا التفات کیا طرف میرے پس فرمایا کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھپر اور رسول اُسکا یعنی تو نے یہ جانا کہ مین تیری باری مین کسی اور پاس گیا اور اس جملے مین ذکر اللہ کا زینت اور حُسن کلام کے لیے ہے اب آگے اسکے حاصل حضرت عائشہؓ کے جواب کا یہ ہے کہ نہین گمان کیا مین نے یہ کہ ظلم کیا ہوا اللہ اور رسول اُسکے نے مجھپر بلکہ گمان کیا مین نے یہ کہ تم ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے یا ساتھ جہتا دانپنے کے نکلے میرے پاس سے واسطے کسی بیوی اپنی کے کہا ابن حجر نے کہ حضرت عائشہؓ اگر جواب مین نعم کہتی تو ہوتا کفر اس لیے اس طرح جواب دیا اور عذر بیان کیا پھر حضرتؐ نے اُنکی تسلی کے لیے عذر اپنے نکلنے کا بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے یعنی متوجہ ہوتا ہے ساتھ رحمت عام کے طرف آسمان دنیا کے شب برات مین اس لیے کہ وہ رات مبارک ہے اور بنی کلب ایک قبیلہ ہے عرب مین کہ اُنکے یہان بکریان بہت ہوتی تھین پس فرمایا کہ جتنے اُنکے بال ہین اُنسے بھی زیادہ گناہ لوگون کے بخشے جاتے ہین پس حاصل یہ کہ وقت اُترنے برکات اور تجلیات رحمانیہ کا تھا مین نے چاہا کہ اپنی امت کے لیے دعا بخشش کی کرون اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن عمل کرنا حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین بالاتفاق جائز ہے اور اس حدیث کو اس باب مین اس لیے مؤلف لایا کہ یہ رات بسبب زیادتی فضیلت کے مانند مقدمہ قیام رمضان کے ہے ۱۲ بزح **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گھر اُسکے کے بہتر ہے نماز اُسکی سے اس مسجد میری مین یعنی مسجد نبوی مین مگر فرض کہ وہ مسجد ہی مین پڑھنے بہتر ہین روایت کی یہ ابو داؤدؒ اور ترمذیؒ نے ف مسجد نبوی مین ایک نماز کا ثواب برابر ثواب ہزار نماز کے ہوتا ہے پس گھر مین نوافل پڑھنے وہان کی نماز پڑھنے سے بھی بہتر ہین اسلیے کہ بعید ہے ریا سے حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا کہ چند شب قیام رمضان مین کر کر ترک کیا

اور عذر بیان کیا اور پھر فرمایا کہ جاؤ اور اپنے گھروں مین نماز پڑھو اور سُنّت یہی ہے ساتھ اسکے امام مالکؒ اور ابو یوسفؒ اور بعض شافعیہ وغیرہ نے کہ افضل نماز تراویح مین یہ ہے کہ اپنے گھروں مین تنہا پڑھین اور حضرتؒ نے جو پڑھی مسجد مین بیان جواز کے لیے پڑھی اور متکلف تھے اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور جمہور علما اُنکے اور بعضے مالکیہ وغیرہ اسپر ہین کہ افضل ہے پڑھنا اُسکا مسجد مین جیسا کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے اور اور صحابہؓ نے بعد اُنکے مقرر کیا اور ہمیشہ ہا اُسپر عمل مسلمانون کا اسلیے کہ وہ شعار دین سے اور مشابہ نماز عید کے ہے اور مختار یہ ہے کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو کہ اُسکے سبب سے کثرت جماعت مین ہوتی ہے اُسکو چاہیے کہ مسجد مین پڑھے اور اگر ایسا نہین ہے رواہے کہ گھر مین پڑھے ذکرہ کذا فی کتب الفقہ **شرح** **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ وَالَّتِي تَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے عبد الرحمن بن عبد القاری سے کہ کہا نکلا مین ساتھ عمر بن الخطابؓ کے ایک رات یعنی رمضان مین طرف مسجد کے پس ناگہان لوگ متفرق اور جُدا جُدا تھے یعنی وہ نفل پڑھتے تھے اُسمین بعد عشا کے متفرق جیسا کہ بیان اُس اجمال کا کیا کہ پڑھتا تھا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑھتا تھا ایک آدمی پس نماز پڑھتی تھی ساتھ نماز اُسکی کے ایک قوم بعضے اکیلے پڑھتے تھے اور بعضے جماعت سے پس کہا حضرت عمرؓ نے تحقیق مین اگر جمع کرون لوگونکو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پھر قصد کیا اور جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب پر یعنی اُنکو امام سب کا کیا کہا عبد الرحمن نے کہ پھر نکلا مین حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک رات اور لوگ نماز پڑھتے تھے ساتھ نماز امام اپنے کے یعنی ابی بن کعب کے کہا عمرؓ نے اچھی بدعت ہے یہ اور وہ نماز کہ سو رہتے ہو اور غفلت کرتے ہو اُس سے بہتر ہے اُس نماز سے کہ قیام کرتے ہو ارادہ کرتے آخر رات کا یعنی اس قول سے مراد اُنکی یہ تھی کہ تراویح کی آخر شب مین پڑھنی افضل ہے اوّل وقت پڑھنے سے اور تھے لوگ قیام کرتے اوّل رات روایت کی یہ بخاری نے **ف** اچھی بدعت ہے یعنی تقرّر جماعت کا اچھی بدعت ہے نہ کہ اصل جماعت اسلیے کہ وہ حضرتؐ سے ثابت ہو چکی ہے کہ حضرتؐ نے ساتھ جماعت کے کئی بار ادا کی جیسا کہ گذرا اور حق یہ ہے کہ جو کچھ کہ خلفاء راشدین نے کیا سنت ہے پس معنی بدعت کے یہان باعتبار لغت کے ہین نہ اصطلاح فقہا کے **فرغ** **شرح** **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيمًا الدَّارِيَّ أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِينَ حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعِصِيِّ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ کہا حکم کیا حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑھاوین لوگون کو رمضان مین یعنی رات کو گیارہ رکعتین اور تھا امام پڑھتا وہ سورتین کہ ہر ایک زیادہ سو آیتون سے ہین یہان تک کہ تھے ہم سہارا دیتے عصاؤن بسبب دراز ہونے قیام کے پس نہ تھے ہم پھرتے مگر قریب فجر کے روایت کی یہ مالکؒ نے **ف** اُبی اور تمیم کو حکم کیا یعنی کبھی وہ امام ہو کبھی وہ امام ہو پس احتمال ہے کہ باری باری سے پڑھانیکا حکم کیا ہو رکعات مین یا راتو نمین اور ساتھ گیارہ رکعت کے لکھا ہے علمانے کہ صحت کو پہنچا ہے کہ قیام کرتے تھے حضرت عمرؓ کے عہد مین ساتھ بیس رکعتون کے پس شاید کبھی بیس رکعت پڑھتے ہونگے اور کبھی گیارہ یا بعضی راتو نمین قصد تشبہ کا ساتھ حضرتؐ کے کیا ہو کہ حضرتؐ سے گیارہ پڑھنی ثابت ہوئی ہین اُنھون نے بھی گیارہ کا حکم دیا اور بعد اُسکے پس قرار پائی ہون جیسے کہ حضرتؐ سے بھی ایک روایت مین مُنیس آئی ہین کہ تین

رکعت اُمین وترون کی ہین اور سہارا دیتے عصا پر نفلون مین یکیہ کرنا جائز ہے خصوصاً وقت ضعف کے ۱۲ منہ وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ مَا اَدْرَكْنَا النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِ رَكْعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِيْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَاَى النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے اعرج سے کہا نہین پایا مینے لوگون کو مگر کہ وہ لعنت کرتے تھے کافرون کو رمضان مین مینے وترون مین رمضان کے کہا اور تھا پڑھنے والا پڑھتا سورۂ بقرہ آٹھ رکعتون مین پس جس وقت کہ پڑھتا سورۂ بقرہ کو بارہ رکعتون مین جانتے لوگ کہ ہلکی پڑھی روایت کی یہ مالکؒ نے ف شاید کہ یہ لعنت کرنا خاص نصف اخیر رمضان مین تھا اس تقریر سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق حدیثون مین پس نہین منافی ہوتی اُس حدیث کی کہ ثابت ہوئی ہے حضرت عمرؓ سے کہ سنت ہے جب آدھا رمضان گذرے یہ کہ لعنت کرے کافرون کو وترین اور شاید سبب لعنت کا یہ تھا کہ جب کافرون نے تعظیم نہ کی اُس چیز کی کہ بزرگی بیان کی اُسکی اللہ تعالیٰ نے یعنی اس مہینے کی اور ہدایت نہ پائی کلام اللہ سے کہ اِسمین اُترا ہے مستحق ہوئے اسکے کہ بد دعا کیجاوے اُنپر اور نصف اخیر کے بد دعا کرنے مین اشارہ ہے اُنکے زوال پر اور انتقال کرنے اُنکے پراچھے حال سے طرف بُرے حال کے اور جاننا چاہیے کہ نہین ٹھیرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح مین عدد معین بلکہ گیارہ بھی ثابت ہوئی ہین اور تیرہ بھی اور بیس بھی لیکن اجماع ہوا صحابہؓ کا اسپر کہ تراویح کی بیس رکعتین ہین ۱۲ منہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيًّا يَقُوْلُ كُنَّا نَنْصَرِفُ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السُّحُوْرِ وَفِيْ اُخْرٰى مَخَافَةَ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی بکر سے کہ کہا سُنا مین نے اُبی کو کہ کہتے تھے ہم پھرتے رمضان مین قیام سے یعنی نماز تراویح کی سے پس جلدی کرتے ہم خادمون کو کھانے کے واسطے خوف جاتے رہنے وقت سحر کے اور بیچ اور روایت کے واسطے خوف ہو جانے فجر کے روایت کی یہ مالکؒ نے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ يُكْتَبُ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثَلٰثًا قُلْتُ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى هَامَتِهٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ يَقُوْلُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جانتی ہے تو کہ کیا واقع ہوتا ہے اس رات مین یعنی رات ادھواڑ شعبان کی مین یعنے شب برات مین کہا عائشہؓ نے کیا واقع ہوتا ہے اسمین یا رسول اللہ فرمایا اس رات مین یہ ہوتا ہے کہ لکھا جاتا ہے ہر پیدا ہونیوالا بنی آدم مین سے اِس برس مین اور اِس رات مین لکھا جاتا ہی ہر نیوالا بنی آدم سے اِس برس مین اور اِس رات مین اُٹھائے جاتے ہین عمل آدمیون کے اور اِس رات مین اُترتے ہین رزق اُنکے پس کہا حضرت عائشہؓ نے یا رسول اللہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتھ رحمت خدا تعالیٰ کے پس فرمایا کہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتھ رحمت اللہ تعالیٰ کے تین بار فرمایا کہا مین نے اور نہ تم اے رسول خدا کے یعنی تم بھی بغیر اُسکی رحمت کے بہشت مین نہین داخل ہونیکے پس رکھا ہاتھ اپنا حضرتؐ نے اپنے سر پر پھر فرمایا اور نہ مین یعنے مین بھی جنت مین نہین داخل ہونے کا مگر یہ کہ ڈھانکے مجکو اپنے فضل و کرم سے اللہ

ساتھ رحمت اپنی کے کہا اس کلمے کو تین بار روایت کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ف لکھا جاتا ہے یعنی دوبارہ بعد لکھنے کے لوح محفوظ مین اور اُٹھائے جاتے ہین عمل یعنے لکھے جاتے ہین اعمال صالحہ کہ اُٹھائے جاوین گے اس سال مین یعنی سال آیندہ مین ہر روز اور مراد رزق کے نازل ہونے سے لکھنا رزق کا ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ لکھی جاتی ہین اُسمین اجلین اور رزق اور لکھے جاتے ہین حاجی کہ اس سال مین حج کرینگے اور جب حضرت عائشہؓ نے سُنا کہ اعمال صالحہ کہ سال بھر مین ہوتے ہین لکھے جاتے ہین پہلے کرنے کے سمجھین کہ داخل ہونا جنت مین ساتھ تقدیر الٰہی اور فضل اُسکے کے ہوتا ہے نہ بسبب عمل کے پس کہا یا رسول اللہ آخر تک اُنکے سوال کا حضرتؐ نے جواب دیا کہ سب اللہ ہی کی رحمت سے داخل ہوتے ہین جنت مین اور نہین معارض ہے اسکے قول اللہ تعالیٰ کا وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنی یہ جنت وہ ہے کہ دئے گئے ہو اُسکو بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے اس لیے کہ عمل سبب ظاہری ہے دخول جنت کا اور سبب حقیقی رحمت اللہ تعالےٰ کی ہے نہ اور کچھ اور علاوہ اُسکے یہ کہ عمل بھی جملہ رحمت سے ہے بندے پر پس بہر تقدیر نہین داخل ہوتا مگر ساتھ رحمت محض کے اور بعضون نے کہا ہے کہ داخل ہونا جنت کا بسبب رحمت کے ہے اور تفاوت درجات مین بسبب تفاوت اعمال کے ہے ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ نَفْسٍ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے اُنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ متوجہ ہوتا ہے پندرہ رات دھوا ڑے کے شعبان سے یعنی شب برات مین پس بخشتا ہے ساری مخلوقات اپنی مگر شرک کو یا کینہ رکھنے والے کو روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی احمدؒ نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے اور اُسکے روایت مین یہ ہے مگر دو شخص کینہ رکھنے والا اور جان کو مارڈالنے والا ف حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ درگذر کرتا ہے بندون سے حقوق اپنے مگر کفر اور حق بندون کے کہ اُنکو تا خیر دیتا ہے یہان تک کہ توبہ قبول کرے اُنکی یا عذاب کرے اُنکو اور کینہ رکھنے والے کو یعنی بے جہت شرعی بسبب نفس امارہ کے اور بعضی روایتون مین یہ بھی زیادہ آیا ہے کہ نہین بخشتا ناکا ٹنے والے کو اور بعضی مین ازار ٹخنکا نیچا یعنی ٹخنون سے نیچے اور نافرمان ماں باپ کے کو اور ہمیشہ شراب پینے والے کو اور بعضی مین زانی کو اور بعضی مین عشار کو یعنی محصول ظلم سے لینے والے کو اور ساحر کو اور کاہن کو اور عریف کو یعنی جو خبر دین غیب کی بتاوے اور صاحب عرطبہ کو یعنی باجا بجانیوالے کو ۱۲ ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہو رات اور دھوا ڑ شعبان کی پس پڑھو نماز اُس رات مین اور روزہ رکھو دن اُسکے کا یعنے بندرہوین کا ہو اسطے کہ اللہ تعالےٰ نزول فرماتا ہے اُس رات مین وقت چھپنے آفتاب کے طرف آسمان نیچے کے پس فرماتا ہے خبردار ہو کوئی بخشش مانگنے والا ہے پس بخشون مین اُسکو خبردار ہو کوئی رزق مانگنے والا ہے پس رزق دون مین اُس کو خبردار ہو ہے کوئی گرفتار بلا پس عافیت دون مین اُسکو آگاہ ہو ہے ایسا اور ایسا فرماتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو یہان تک کہ نمودار ہو فجر ف اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے یعنے متوجہ ہوتا ہے ساتھ رحمت عام کے اور ایسا اور ایسا کہ یہ ہے طرح طرح کے حاجتمندون سے چنانچہ کوئی کچھ مانگنے والا پس دون مین اُسکو اور ہے کوئی غمگین پس شاد کرون مین اُسکو اسطرح اور سمجھ لے اور اکثر سلف سے مانند عمر بن الخطابؓ اور ابن مسعودؓ وغیرہما کے منقول ہے کہ وہ پڑھتے تھے یہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا

اشقیاء فامحہ واکتبنا سعداء وان کنت کتبتنا سعداء فاثبتنا فانک تمحو من تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب اور پڑھنا اس دعا کا پندرھوین شعبان کی مین حدیث مین بھی آیا ہے لیکن حدیث قوی نہین کذا فی تفسیر السید معین الدین صفوی اور اس عاء مین پہلی کتابت سے مراد کتابت معلقہ ہے اس لیے کہ محکمہ بدلی نہین جاتی اور کتاب لاًی مین مذکور ہے کہ اس رات مین سورکعتین ساتھ دس دس قل کے کہ ولی وغیرہ نے روایت کی ہین وہ روایت موضوع ہے اور بعضے رسالون مین لکھا ہے کہ کما علی بن ابراہیم نے کہ یہ جو احداث کی گئی ہے پندرھوین شعبان کی مین نماز الفیہ کہ سو رکعتین ہین اور ہر رکعت مین پڑھتے ہین دس دس قل اور اسکو جماعت سے پڑھتے ہین اور اہتمام اسکا جمعون اور عیدون سے بھی زیادہ کرتے ہین نہین آئی اسمین کوئی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا موضوع اور نہ فریب کھاوے کوئی ساتھ ذکر کرنے صاحب قوۃ القلوب اور احیاء وغیرہما کے اور عوام بسبب اس نماز کے بڑے فتنون مین پڑے ہین یہان تک کہ لازم کی ہے بسبب اسکے کثرت چراغان کی اور مرتب ہوتے ہین اسپر بہت سے فسق یہان تک کہ ڈرتے ہین اولیا خسف سے اور بھاگے ہین اس سے طرف جنگلون کے اور اول حدوث اس نماز کا بیت المقدس مین سنہ چار سو ڈالیس مین ہوا ہے اور کہا کہ ٹھیرایا ہے اسکو اور صلوۃ الرغائب اور مانند انکے کو جاہل اماموں مساجد کے نے جال واسطے جمع کرنے عوام کے اور طلب کرنے ریاست نمود کے اور حاصل کرنے فائدے کے پھر قائم کیے اللہ تعالی نے ائمہ ہدی کہ کوشش کی انھون نے اسکے باطل کرنے مین پس جاتا رہا امر اسکا اور بالکل باطل ہوئی بیچ شہر دین مصر اور شام کے بیچ اوائل سنہ آٹھ سو کے انتہی کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ جائز ہے عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور علما نے جو انکار کیا ہے اسکا بسبب لاحق ہونے منکرات کے انکار کیا ہے حاصل یہ کہ اگر تنہا بغیر خرابیون مذکورہ کے پڑھے جائز ہے اور کہا ہے بعضون نے کہ اول حدوث چراغان کا قوم برامکہ سے ہوا کہ وہ پہلے آتش پرست تھے پس جبکہ مسلمان ہوئے داخل کیا انھون نے اسلام مین ایسی چیز کو کہ وہم مین ڈالے کہ یہ سنت اور شعار دین سے ہے یعنی چراغان جلانے لگے اس نماز کے وقت اور مقصود انکو عبادت کرنا آگ کا تھا اسواسطے کہ رکوع کرتے اور سجدہ کرتے ساتھ مسلمانون کے طرف اس آگ کے اور نہین آیا شرع مین مستحب ہونا زیادتی چراغان کا حاجت سے کسی اور جگہ پہ جو کرتے ہین عوام حاجی کہ چراغان وغیرہ جلاتے ہین جبل عرفات اور مشعر حرام پر اور منی مین پس وہ بھی اسی قبیلے سے ہے اور برا جانا ہے طرطوسی نے جمع ہونا شب ختم مین بیچ تراویح کے اور نصب کرنا منبرون کا اور بیان کیا ہے کہ یہ بدعت بد ہے کہتا ہون یعنی ملا علی رح کہتے ہین کہ رحمت کرے اللہ تعالی طرطوسی کو کہ کیا دریافت کیا اسنے حالانکہ تحقیق مبتلا ہوے ہین ساتھ اسکے اہل حرمین شریفین کے بھی یہانتک کہ راتون ختم کی مین حاصل ہوتا ہے اجتماع مردون کا اور عورتون کا اور لڑکون کا اور خلامون کا اسقدر کہ نہین ہوتا جمع ہین اور کسوف ہین اور عید ہین اور مرتب ہوتے ہین اسپر فساد بہت اور منکرات نئے نئے اور منہ کرتے ہین چراغان کیطرف اور بیٹھ کرتے ہین بیت اللہ کیطرف اور کھڑے ہوتے ہین اوپر ہیئت آتش پرستون کے بیچ عین مطاف کے یہانتک کہ تنگ ہوتا ہے طواف کرنیوالون پر کمال درتشویش مین ڈالتے ہین انکو اور ذکر کرنیوالونکو اور مصلیونکو اور قاریون قرآن کے کو اسوقت فنسأل اللہ العفو والعافیۃ والغفران والرضوان واللہ المستعان ع

باب صلوۃ الضحی

باب ہے بیچ بیان نماز ضحی کے ف ضحوا اور ضحوۃ کے معنے ہین چڑھنا دن کا پس اسوقت کے نماز کو نماز ضحی کہتے ہین اور ضحی کی دو نمازین ہین ایک کو نماز اشراق کہتے ہین اور دوسری کو نماز چاشت یعنی بعد بلند ہونے آفتاب کے ایک ونیزہ کہ وقت نماز کا ہے اسوقت نماز پڑھے تا قریب پہر کے ایک تو وقت ضحی کا ہے اسکو عرف مین اشراق کہتے ہین اور دوسرا وقت یہ ہے کہ خوب گرمی ہوا اور دھوپ پھیل جاوے ایسا کہ دوسرا پہر شروع ہو دوپہر تک اسوقت کو بھی ضحی کہتے ہین اور عرف مین اسکو نماز چاشت کہتے ہین اور عربی مین ضحوۃ صغری اور ضحوۃ کبری کہتے ہین چنانچہ نسائی مین ایک حدیث آئی ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ جب آفتاب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا عصر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دو رکعت پڑھتے تھے اور جب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا ظہر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہے تو چار رکعت پڑھتے پس اس سے معلوم ہوا کہ ضحیٰ کی دو نمازین ہین اور ادنیٰ درجہ اشراق کی دو رکعتین ہین اور اکثر چھ اور چاشت کی ادنیٰ دو ہین اور اکثر بارہ اور مختار نزدیک اکثر علما کے چار رکعت ہین اس لیے کہ حدیثین اسکی صحیح تر اور اخبار و آثار اُسمین اکثر ہین اور حدیثین اور آثار بیچ فضیلت ضحیٰ کے بہت آئے ہین اور اکثر علما اور مستحب اُسکے کہ ہین مختار قول یہی ہے اور شیخ ولی الدین بن عراقی نے کہا ہے کہ صحیح حدیثین مشہورہ بیچ باب صلوٰۃ ضحیٰ کے بہت آئی ہین یہانتک کہ کہا ہے محمد بن جریر طبرانی نے کہ اخبار اس باب مین درجہ تواتر معنوی کو پونہچتے ہین اور قاضی ابو بکر نے کہا ہے کہ یہ نماز اگلے انبیا اور رسولون کی سے ہے اور سیوطی لایا ہے دیلمی سے کہ اُسنے نقل کی حدیث ابی ہریرہ کی کہ صلوٰۃ ضحیٰ اکثر صلوٰۃ داؤد کی ہے اور ابن نجار حدیث ثوبان سے لایا ہے کہ نماز ضحیٰ ایسی نماز ہے کہ محافظت کرتے تھے اُسپر آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین ؛ مولانا

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنْ** اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَیْتَهَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَیْرَ اَنَّهٗ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی وَذٰلِکَ ضُحًی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے اُم ہانی سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُنکے گھر مین دن فتح کے کے پس نہائے اور نماز پڑھی آٹھ رکعتین پس نہین دیکھی مین نے کوئی نماز کبھی کہ بہت سُبک ہو اُس نماز سے لیکن پورا کرتے تھے رکوع اور سجدہ اور کہا اُم ہانی نے اور روایت مین اور یہ نماز چاشت کی تھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اُم ہانی بہن ہین حضرت علیؓ کی اور نام اُنکا فاختہ ہے اور آٹھ رکعتین ساتھ دو سلامون کے یا چار سلامون کے پڑھین اور ملکی پڑھین یعنی سورۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہین پڑھین ؛ ع **وَعَنْ** مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ کَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوةَ الضُّحٰی قَالَتْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَیَزِیْدُ مَا شَآءَ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاذہ سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ سے کہ کتنی رکعتین پڑھتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ضحیٰ کی کہا چار رکعتین اور زیادہ پڑھتے جس قدر چاہتا اللہ تعالیٰ روایت کی یہ مسلم نے **ف** جس قدر چاہتا اللہ اور بارہ رکعت سے زیادہ یہ نماز کسی روایت مین نہین آئی اور یہ حدیث دونون وقت کی نماز کو محتمل ہے ضحوۂ صغریٰ کو بھی اور ضحوۂ کبریٰ کو بھی یعنی اشراق اور چاشت کو اور احیا مین لکھا ہے کہ لائق ہے یہ کہ پڑھے ان مین وَالشَّمْسِ اور وَالَّیْلِ اور وَالضُّحٰی اور اَلَمْ نَشْرَحْ ؛ ع ؛ و مولانا **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ وَیُجْزِیْ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صبح ہوتے ہی لازم ہوتا ہے اوپر ہر ہڈی ایک تمھاری کے صدقہ پھر ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنے لآ الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور تکبیر یعنے اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور امر کرنا ساتھ نیکی کے صدقہ ہے اور منع کرنا بُرائی سے صدقہ ہے اور کفایت کرتی ہین ان سب سے دو رکعتین کہ پڑھے اُنکو وقت ضحیٰ کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی صبح کو جو ہر ہڈی سالم ہوتی ہے آفات سے اور لائق ہوتی ہے کاروبار کے تو اُسپر ازراہ شکرانے کے صدقہ دینا عوض ہر ایک کے لازم ہوتا ہے پس یہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتے ہین اور شکرانہ اُنکا ادا ہو جاتا ہے اور کافی ہوتی ہین ان سب سے دو رکعتین ضحیٰ کی یعنی الٰہی شکرانہ ادا ہو جاتا ہے حاجت اُنکی نہین رہتی اس لیے کہ نماز عمل ہے تمام اعضاے بدن کا پس قائم ہوتا ہے ہر عضو ساتھ شکرانے اپنے کے پس لائق ہے کہ مداومت کرے اسپر اور یہ حدیث بھی محتمل ہے

دونون نمازون پر یعنے اشراق وچاشت پر لیکن ظاہر امراد اُس سے اشراق ہے ف ع ومولانا **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق دیکھا اُنھون نے ایک قوم کو کہ نماز پڑھتے ہین وقت ضحیٰ کے پس کہا تحقیق جانتے ہین یہ لوگ یعنی احادیث واخبار سے کہ تحقیق نماز غیر اُسوقت مین بہتر ہے یعنی ثواب اُسکا بہت ہوتا ہے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز بہت رجوع رکھنے والون کی طرف اللہ کے اُسوقت کہ گرم ہون بچے اونٹون کے یعنی پانون اُنکے روایت کی یہ مسلم نے ف جانتے ہین لوگ یعنی زید نے انکار کیا اُسپر کہ اوّل وقت نماز چاشت پڑھتے تھے اور نہ صبر کیا وقت تحتار تک یعنی کیونکر نماز پڑھتے ہین باوجود علم اپنے کے ساتھ اسکے کہ نماز غیر اسوقت مین افضل ہے اور گرم ہون بچے اونٹون کے یعنی جسوقت شدت گرمی سے زمین گرم ہوجاوے کہ اونٹون کے بچون کے پانون جلنے لگین اُسوقت نماز چاشت کی پڑھنی بہتر ہے اور ایسی گرمی قریب ڈیڑھ پہر دن آنے کے ہوتی ہے اور اسوقت مین فضل اس لیے ہے کہ اسوقت دل چاہتا ہے آرام کرنے کو پس اسوقت مین نماز نہین پڑھتے مگر جو کہ رجوع رکھتے ہین درگاہ حق مین اور نام اس نماز کا صلوٰۃ الاوابین معلوم ہوا اور اس حدیث سے صریح معلوم ہوا وقت چاشت کا ع ۱۰ ومولانا **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَرٍّ رضی قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُرْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ وَاَحْمَدُ عَنْهُ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ روایت ہے ابی درداء اور ابی ذر سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درحالیکہ نقل کرنے والے تھے جناب باری تعالیٰ سے کہ وہ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے پڑھ خالص میرے لیے چار رکعتین اوّل دن مین کفایت کردن گا تجکو اُسدن کی شام تک روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابوداؤد اور دارمی نے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور احمد نے اُن سے ف کفایت کردن گا تیری حاجتون کو اور دفع کرونگا اُس چیز کو کہ بُرا جانتا ہے تو یعنی دل اپنا فارغ رکھ میری عبادت کے لیے اوّل روز مین فارغ رکھونگا دل تیرا آخر روز تک بسبب حاجت روائی تیری کے من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہ اور یہ چار رکعتین اشراق کی ہین یا چاشت کی ع **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْاِنْسَانِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوْا وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ آدمی مین تین سو ساٹھ بند ہین پس آدمی پر لازم ہے یہ کہ تصدق کرے بدلے ہر بند اپنے کے صدقہ کہا صحابہ نے کون ہے کہ طاقت رکھے اسکی اے نبی اللہ کے فرمایا تھوک کہ مسجد مین پڑا ہو دفن کردینا اُسکا یعنی یہ بھی ایک صدقہ ہے اور دور کردینا ایک چیز کو راہ سے یعنی موذی چیز کا مانند نجاست اور پتھر اور کانٹے کے یہ بھی صدقہ ہے پس اگر نہ پاوے تو یعنی کوئی چیز صدقون مین سے بقدر تین سو ساٹھ کے پس دو رکعتین ضحیٰ کی پڑھنی کفایت کرتی ہین تجکو یعنی پھر احتیاج اور صدقے کی نہین ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف لازم ہے مرد تاکید ہے نہ وجوب شرعی اس لیے کہ کسی نے واجب نہین کہا ہے دو رکعتون ضحیٰ کی کو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ واجب ہے شرعاً اور عقلاً شکر اللہ کی نعمتون پر اجمالاً اور تفصیلاً اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف نماز اشراق کے ع ومولانا **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا مِّنْ ذَھَبٍ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے وقت ضحیٰ کے بارہ رکعتیں بناتا ہے اللہ اُسکے لیے محل سونے کا بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو یعنی اسکی اسناد کو مگر اسی وجہ سے
یعنی جو کہ ذکر کی ترمذی نے اپنی کتاب مین وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُھَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِیْ مُصَلَّاہُ حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی یُسَبِّحَ رَکْعَتَیِ الضُّحٰی لَا یَقُوْلُ اِلَّا خَیْرًا غُفِرَ لَہٗ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے معاذ بن انس جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیٹھا رہے یعنی ہمیشہ رہے اپنی نماز کی جگہ مین اُسوقت سے کہ پڑھے نماز صبح کی سے یہان تک کہ پڑھے دو رکعتین ضحیٰ کی یعنی بعد طلوع اور بلند ہونے آفتاب کے نہ کہتا ہو یعنی مابین اسکے مگر نیک بات تو بخشتے جاتے ہین اُسکے لیے گناہ اُسکے اگرچہ بہت ہون جھاگ دریا کے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف جو شخص بیٹھا رہے الخ ملا علی قاریؒ کی شرح سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ہمیشہ مشغول رہے ذکر و فکر مین اور اور نیک کامون مین مثل سیکھنے سکھلانے علم کے اور وعظ اور نصیحت کے اور طواف کرنے بیت اللہ کے بعد فارغ ہونے کے نماز صبح سے یہان تک کہ پڑھے دو رکعت ضحیٰ کی خواہ مسجد مین ہو خواہ گھر مین اور اسکے مابین مین سوائے کلام نیک کے نہ کرے تو بخشے جاتے ہین صغیرہ گناہ اور احتمال ہے کہ کبیرہ بھی بخشے جاوین انتہی پس اُنکی تقریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو فرمایا کہ بیٹھا رہے نماز کی جگہ یہ بطور تمثیل کے فرمایا ہے اور مراد مشغول رہنا ذکر اللہ اور اچھے کامون مین ہے اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ مراد ضحیٰ سے نماز اشراق کی ہے اور وجہ تعیین ضحیٰ سے احتمال اشراق و چاشت دونون کا ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ثواب جب ہوتا ہے کہ نماز یہی کی جگہ بیٹھا رہے اور اگر اُٹھ کر خلوت مین جاکر مشغول عبادت مین ہو یہ ثواب نہین پانے کا اور بیچ وصیتون مشائخ کے مذکور ہے کہ اگر گرد پریشانی کا ہو بار بار اہ پاوے خلوت مین جاوے اور مشغول ہووے اور لکھا ہے علما نے کہ اسوقت مین قبلے رُخ بیٹھنے کو ہاتھ سے نہ دیوے اور اگر نیند آوے رفع کرے شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی نے کہا ہے کہ عمل کہ جزا اُسکی دنیا مین فی الحال ہے نورانیت باطن کی ہوتی ہے یہ عمل ہے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَۃِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ محافظت کرے اوپر دو گانے ضحیٰ کے تو بخشے جاتے ہین اُسکے لیے گناہ اُسکے اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کے روایت کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا کَانَتْ تُصَلِّی الضُّحٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِیْ اَبَوَایَ مَا تَرَکْتُھُمَا رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ وہ تھین پڑھتین نماز ضحیٰ کی آٹھ رکعتین پھر کہتین کہ اگر زندہ کیے جاوین میرے لیے ماں باپ میرے نہ چھوڑونگی مین اس نماز کو روایت کی یہ مالکؒ نے ف یہ تعلیق بالمحال ہے ساتھ قصد مبالغے کے کہ اس نماز کی لذت مجھے ایسی حاصل ہے کہ اگر میرے ماں باپ بھی زندہ ہون یا وجود یکہ اُنکا زندہ ہونا محال ہے اور نہایت خوشی حاصل ہوتی ہے اُنکے ملاقات کی تو بھی مین اس نماز کو نہ چھوڑون اسمین رغبت دلائی اس نماز کی محافظت و مداومت پر ینع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَدَعُھَا وَیَدَعُھَا حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُصَلِّیْھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ضحیٰ کی یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ چھوڑینگے اسکو یعنی کبھی اور چھوڑتے اُسکو یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ پڑھینگے اس نماز کو یعنی کبھی روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی جیسے کہ عادت شریف تھی ادا کرنے نوافل مین کہ ہمیشہ کرتے تھے واسطے شفقت کے اُمت پر تا اُنپر لازم نہو جاوے اور حکم اسکی فرضیت کا نہ نازل ہو اور یہ حکم فعل آنحضرتؐ ہی کا تھا کہ ایک فعل حضرتؐ کے التزام سے فرض ہو جاتا تھا اور اگر اُمت اب التزام کرین مستحب ہے ؛ ح **وَعَنْ** مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ نُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُوْبَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِخَالُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مورق عجلی سے کہ کہا کہا مین نے واسطے ابن عمرؓ کے کہ نماز پڑھتے ہو تم ضحیٰ کی کہا نہین کہا مین نے پس عمر یعنی وہ بھی پڑھتے تھے کہا نہین کہا مین نے پس ابوبکر یعنے وہ بھی پڑھتے تھے کہا نہین کہا مین نے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کہ نہین گمان کرتا مین حضرتؐ کو بھی روایت کی یہ بخاری نے ف ابن عمرؓ نے جو اس نماز کی نفی کی تو تاویل اُسکی یہ ہے کہ مراد اُنکی یہ تھی کہ مسجد مین نہ پڑھتے تھے یا یہ کہ ابن عمرؓ کو فعل آنحضرتؐ کا اور امر اُنکا نہ پہنچا ہوگا یا ہمیشہ پڑھنے کا انکار کیا کہ حضرتؐ نے ہمیشگی نہین کی اسپر واسطے خوف فرض ہو جانے کے اور اصل نماز یہ ثابت ہے حضرتؐ سے بہت روایتون سے کہا ملا حنفی نے کہ شک نہین اسمین کہ اُٹھ گیا بعد حضرتؐ کے خوف فرض ہو جانے کا پس صواب یہ ہے کہ کہا جاوے کہ مواظبت کرنی اس پر مستحب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر علما اور مشایخ کا ؛ ع **بَابُ التَّطَوُّعِ** باب ہے بیچ بیان نماز نفل کے ف طلاق تطوع کا اکثر غیر رواتب پر یعنی غیر سنتون مؤکدہ پر آتا ہے ؛ ح اسکی وجہ تسمیہ کی حضرت شیخ نے ترجمے مین لکھی ہے جو چاہے دیکھ لے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِيْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو وقت نماز فجر کے اے بلالؓ بیان کر دربر و میرے بہت امید رکھا گیا عمل کہ کیا تو نے اسلام مین یعنے کونسا عمل ہے تیرے پاس کہ امید اُسکے ثواب کی بہت رکھتا ہے اس لیے کہ تحقیق سُنی مین نے آواز پاپوشون تیری کی آگے اپنے بہشت مین عرض کیا بلالؓ نے کہ نہین کیا مین نے کوئی عمل کہ بہت امید رکھا گیا ہو نزدیک میرے اس عمل سے کہ تحقیق مین نے نہین طہارت کی کوئی طہارت کسیوقت مین رات کو یا دن کو مگر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُس طہارت کے اُسقدر کہ مقدر کی گئی میرے لیے یہ کنارا پڑھو نہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سُنی مین نے آواز یہ ایک امر تھا کہ کشف کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم غیب سے نیند مین یا جاگتے مین یا دیکھا شب معراج مین اور آگے چلنا بلالؓ کا ایسا تھا جیسے خادم چلتے ہین مخدومون کے آگے اور طہارت شامل ہے وضو اور غسل اور تیمم کو اور اس حدیث مین بیان ہے اُس نماز کی فضیلت کا کہ بعد وضو کے پڑھتے ہین کہ اُسکو شکر الوضو کہتے ہین ؛ ح ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ

اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ قَالَ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے ہمکو دعا استخارے کی بیچ سب کامون کی جیسے سکھاتے ہمکو سورۃ قرآن کی یعنی
بہت اہتمام تھا اسکے سکھانے کا فرماتے جب قصد کرے ایک تمھارا اسکی کام کا پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین سوائے فرض کے پھر چاہیے کہ کہے
یا الٰہی تحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجھسے ساتھ استعانت علم تیرے کے اور طلب قدرت کی کرتا ہون یعنی اوپر پانے خیر کے اور حاصل کرنے اُسکے
کے بواسطہ قدرت تیری کے اور مانگتا ہون تجھسے فضل تیرے سے کہ بڑا ہے پس تحقیق تو قادر ہے یعنے ہر چیز پر اور نہین مین قادر یعنی کسی چیز پر مگر ساتھ قدرت
تیری کے اور جانتا ہے تو اور نہین جانتا مین اور تو جاننے والا غیبون کا ہے یا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام کہ مین قصد اُسکا رکھتا ہون بہتر ہے
میرے لیے دین میرے مین اور دنیا میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میرے مین یا فرمایا بیچ اس جہان کے اور اُس جہان کے
پس مہیا کر اُسکو میرے لیے اور آسان کر اُسکو میرے لیے پھر برکت دے اُسمین میرے لیے اور اگر جانتا ہے تو یہ کام بُرا ہے میرے لیے دین
میرے مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میرے مین یا فرمایا اِس جہان مین اور اُس جہان مین پس پھیر اُسکو مجھ سے اور پھیر مجکو اُس سے اور
مہیا کر میرے لیے بھلائی جہان ہو پھر راضی کر مجکو ساتھ اُسکے کہا راوی نے اور نام لیوے حاجت اپنی کا یعنے نزدیک لفظ ہذا الامر کے روایت کی
یہ بخاری نے ف قصد کرے کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکھتا ہو اُسکی بھلائی مین مانند سفر اور تجارت کے اور نکاح اور مانند انکے کے نہ مانند
کھانے اور پینے مقرری کے کہ اسمین استخارہ نہین چاہیے اور اگر وہ کام خیر محض ہو استخارہ اُسمین باعتبار تعین وقت کے یا حالت مخصوص کے
ہوگا اور استخارہ نہ کیا جاوے بیچ کرنے واجب اور مستحب کے اور چھوڑنے حرام اور مکروہ کے پس استخارے کی برکت سے جو بات کہ اس کے
حق مین مناسب ہوتی ہے اُسپر دل قرار پکڑ جاتا ہے اور پڑھے دو رکعت سنتون معمولی اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو مین سے بھی پڑھکر یہ دعا
پڑھے جائز ہے لیکن اولیٰ یہی ہے کہ دو رکعت جُدی پڑھے ساتھ نیت استخارے کے اور جسوقت چاہے پڑھے سوائے اوقات مکروہہ کے اور
اور سورۃ جون سی چاہے پڑھے اور بعضی روایت مین ہے کہ قل یا اور قل ہو اللہ پڑھے اور لفظ عَاجِلِ اَمْرِیْ مین لفظ اد کا شک اوی کیلیے ہے یعنے
راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرتؐ نے فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری فرمایا ان تینون لفظون کی جگہ عاجل امری و اجلہ فرمایا اور افضل یہ ہے
کہ دونون جملے پڑھے اور نام لیوے حاجت اپنی کا یعنی لفظ ھٰذَا الْاَمْرَ کہ حدیث مین واقع ہے بطریق عموم کے استخارہ کرنیوالے کی عبادت مین وہی
امر خاص مذکور ہو مثل ھٰذَا السَّفَرَ و ھٰذَا الْاِقَامَۃَ اور مانند انکے کے اور جائز ہے کہ ھٰذَا الْاَمْرَ کہے اور جزم حاجت کا لیوے اور ایک روایت مین
استخارہ مختصر منقول ہے اگر جلدی ہو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ یعنے اے اللہ پسند کر میرے لیے اور اختیار کر
میرے لیے یعنی جو مناسب جانے تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میرے کے اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا اُنکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ اے انس جو قصد کرے تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالیٰ سے اُسکے لیے سات بار پھر دیکھ کہ جو کچھ کہ تیرے دل مین القا ہوا اُسمین
جرأت کر کہ وہی بہتر ہے ؛ ع ؛ ح ؛ فَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ وَصَدَقَ
اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَھَّرُ
ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ
ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَۃَ لَمْ یَذْکُرِ الْاٰیَۃَ روایت ہے
حضرت علیؓ سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابو بکرؓ نے اور سچ کہا ابو بکرؓ نے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص

کہ گناہ کرے گناہ کرنا پھر کھڑا ہو پس وضو کرے پھر نماز پڑھے پھر بخشش چاہے گناہوں کی اللہ سے مگر کہ بخشتا ہے اللہ اُسکو پھر پڑھی یہ آیت اور وہ لوگ کہ جس وقت کرتے ہیں گناہ بیحیائی کے یعنی کبیرہ گناہ مانند زنا اور کہنے کلمہ کفر وغیرہ کے یا ظلم کرتے ہیں اپنی جانوں پر یعنی صغیرہ گناہ کرتے ہیں مانند بوسہ لینے اجنبی عورت یا لڑکے کے اور مساس کرنے کے اور نظر حرام کرنیکے اور مانند انکے کے یاد کرتے ہیں اللہ کو یعنی عذاب اُسکے کو پس طلب بخشش کی کرتے ہیں واسطے گناہوں اپنے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ ابن ماجہ نے نہیں ذکر کی آیت ف سچ کہا ابوبکرؓ نے یہ جملہ معترضہ ہے بیان کیا اُسکو حضرت علیؓ نے واسطے اظہار بزرگی اور نہایت سچے ہونے ابوبکرؓ کے اور وہ ایسے سچے تھے جنکا نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق رکھا تھا اور آیا ہے کہ عادت حضرت علیؓ کی یہ تھی کہ قبول نکرتے تھے حدیث یہانتک کہ قسم دے لیتے راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہے میں نے یوں حضرتؐ سے سُنا ولیکن جب حضرت ابوبکرؓ سے کوئی حدیث سُنتے قبول کر لیتے بغیر قسم کے اور پس وضو کرے اور غسل افضل ہے اور ساتھ ٹھنڈے پانی کے مکمل ہے اور پھر نماز پڑھے یعنی دو رکعت پہلی رکعت میں قل یا پڑھے اور دوسری میں قل ہو اللہ اس نماز کو نماز توبہ کہتے ہیں اور پھر بخشش چاہے مراد بخشش چاہنے سے یہ کہ توبہ کرے ساتھ ندامت کے اور اُس گناہ کو چھوڑ دے اور قصد کرے کہ آئندہ کبھی نکرونگا اور تدارک کرے حقوق کا اگر اسکے ذمے پر کسی کے حق ہوں اور پڑھی حضرتؐ نے آیت بطور سند کے کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح فرماتا ہے اور بعد لفظ لِذُنُوْبِهِمْ کے یوں ہے وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ یعنی اور کون ہے کہ بخشتے گناہوں کو بغیر خدا کے اور ہمیشہ نہیں رہتے اُس چیز پر کہ کیا یعنی گناہ اور وہ جانتے ہیں یعنی ہمیشگی نہیں کرتے بُرے فعل اپنے پر جان بوجھکر بلکہ بچر وصادر ہونے گناہ کے توبہ کر ڈالتے ہیں یہ گروہ ہے جزا اُنکی بخشش ہے پروردگار اُنکے کی طرف سے اور باغ ہیں کہ چلتی ہیں اُنکے نیچے نہریں ہمیشہ رہینگے اُنمیں لفظ وَالَّذِيْنَ کہ پہلی آیت میں ہے مبتدا ہے اور لفظ اُولٰٓئِكَ کہ دوسری آیت میں ہے خبر اسکی ہے سمجھنے والا مطلب اسکا سمجھ لیگا اور جو تفصیل سے اس مقام کو دیکھا چاہے کسی تفسیر میں دیکھے ع وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ صَلّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پہنچتی اُنکو کوئی مصیبت نماز پڑھتے روایت کی یا بوداؤد نے ف یعنی جب حضرتؐ کو کوئی مصیبت درپیش آتی تو نماز پڑھتے واسطے خلاصی غم کے اور واسطے بجالانے حکم الٰہی کے کہ فرمایا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ یعنے اے ایمان والو مدد چاہو ساتھ صبر اور نماز کے اور لکھا ہے علما نے کہ حکمت اسمیں یہ ہے کہ جب مشغول ہوتا ہے آدمی عبادت میں تو کھل جاتا ہے اُسپر عالم ربوبیت کا اور جب کھل گیا عالم ربوبیت کا تو دنیا از خود بالکل حقیر ہو جاتی ہے پس آسان ہوتا ہے دلپر نہ ہونا دنیا کا اور ہونا اُسکا پس متوحش نہیں ہوتا نہ نے اُسکے سے اور نہ خوش ہوتا ہے ہونے سے جیسے کہ کہا گیا ہے کہ اگر ہے تو غم نہیں اور اگر نہیں تو غم نہیں ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَا سَبَقْتَنِيْ اِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا اَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّاْتُ عِنْدَهٗ وَرَاَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بُلایا بلالؓ کو یعنی بعد نماز صبح کے فرمایا ساتھ کس چیز کے پہل کی تو نے مجھے طرف بہشت کے نہیں داخل ہوا میں بہشت میں کبھی مگر سُنی میں نے آواز پاپوش تیرے کی آگے اپنے کہا بلالؓ نے یا رسول اللہ نہیں اذان دی میں نے کبھی مگر کہ پڑھی میں نے دو رکعتیں اور نہیں پہنچا مجھکو بے وضو ہونا کبھی مگر کہ وضو کیا میں نے اسیوقت اور اختیار کیا میں نے یہ کہ اللہ کے لیے بھی ہیں دو رکعتیں یعنی لازم کی میں نے اپنے پر دو رکعتیں اور مواظبت کی اُنپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے بسبب انھیں دو چیزوں کے پونچھا تو اُس درجے کو کہ پونچھا روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی حضرت بلالؓ کو آگے اپنے دیکھا بطور تعجب ہونے کے سبب اُسکا پوچھا کہ کون سا عمل تو نے کیا ہے کہ اُسکے سبب سے ساتھ اس خدمت خاص کے مشرف ہوا پس کے آگے چلنے سے مراد یہ ہے اور ظاہر معنی اسکے لینے درست نہیں اسلیے کہ کسی نبی کو بھی یہ رتبہ نہیں ہونے کا کہ حضرتؐ پر سبقت لیجاوے چہ جائے کہ کوئی امتی اور بسبب انھیں دو فون چیزوں کے یعنی ہمیشہ باوضو رہنے کے اور نماز پڑھنے کے کہ جسکو شکرانہ وضو کہتے ہیں ۔ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّاْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو اُسکو کوئی حاجت طرف اللہ کے یا طرف کسی بنی آدم کے یعنی حاجت دینی یا دنیوی پس چاہیے کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ رعایت آداب کے پھر پڑھے دو رکعتیں پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اور درود بھیجے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بخشش کرنیوالا پاک ہے اللہ پروردگار عرش بڑی کا اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار عالموں کا ہے سوال کرتا ہوں تجھسے عمل کہ سبب اُترنے رحمت تیری کے ہوں اور مانگتا ہوں عمل کہ حاصل و لازم ہو بسبب اُنکے بخشش تیری اور فائدہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ تیرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخش تو اُسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ کھول اُسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت کہ ہو وہ تیرے پسند مگر کہ روا کر تو اُسکو اے بہت رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالوں سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف افضل یہ ہے کہ اُسمیں درود التحیاۃ کا پڑھے اور اس نماز کو صلوٰۃ الحاجت کہتے ہیں اور کہا ابن حجر نے کہ مستحب ہے قصد کرنا ہفتے کی صبح کو حاجت اپنی کے لیے بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کوئی صبح کو جاوے ہفتے کے دن مسجد طلب حاجت کے کہ حلال ہو طلب اُسکی پس ہیں ضامن ہوں واسطے روا ہونے اُسکے کے ۔ ع حاجت اگر حافظہ درست ہونے کی ہو تو اُسکے لیے صلوٰۃ الحافظہ پڑھے جو کہ حصن حصین میں مذکور ہے اور اس عاجز نے اُسکی شرح ہندی میں ساری روایت بہ تفصیل لکھی ہے جو چاہے اُسمیں دیکھ لے **صَلٰوةُ التَّسْبِيْحِ** یہ بیان ہے صلوٰۃ تسبیح کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اُخْبِرُكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ خَطَاَهُ وَعَمْدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ تَقْرَءُ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ اَرْبَعِ

رَكْعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ نَحْوَهٗ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے عباسؓ بن عبد المطلب کے اے عباسؓ چچا میرے کیا نہ دوں میں تجکو کیا نہ دوں میں تجکو کیا نہ خبر دوں میں تجکو کیا نہ کروں میں تجکو صاحب دس خصلتوں کا جسوقت کرے تو یہ بخشے اللہ تیرے لیے گناہ تیرے پہلے اور پچھلے اور پرانے اور نئے چوک کر اور جانکر چھوٹے اور بڑے چھپے اور ظاہر یہ کہ نماز پڑھ تو چار رکعتیں پڑھ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورۃ پس جبکہ پڑھ چکے تو قرات پہلی رکعت میں اور تو کھڑا ہو کہہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ بار پھر رکوع کر پس کہہ ان کلموں کو رکوع میں دس بار یعنے بعد پڑھنے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کے پھر اُٹھا تو سر انبار کوع سے پس کہہ ان کلموں کو دس بار یعنے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کے پھر جھک تو سجدے میں پس کہہ ان کلموں کو دس بار یعنے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے پھر اُٹھ سر سجدے سے کہہ ان کلموں کو دس بار پھر سجدہ کر پھر کہہ ان کلموں کو دس بار پھر اُٹھا تو سر اپنا سجدے سے پس کہہ ان کلموں کو دس بار پس یہ تسبیحات پچھتر بار ہوئیں ہر رکعت میں کر تو یہ چار رکعت میں اگر طاقت رکھے تو پڑھنے اس نماز کی ہر دن میں ایکبار پس پڑھ پس اگر نہ پڑھ سکے ہر روز پس ہر ہفتے میں ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر ہفتے میں پس ہر مہینے میں ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر مہینے میں پس ہر برس میں ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر برس میں پس تمام عمر میں ایکبار روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں اور روایت کی ترمذی نے ابی رافع سے مانند اسکے ف کیا نہ کروں میں تجکو صاحب دس خصلتوں کا یعنی ایسی چیز بتاتا ہوں کہ اُس سے دس طرح کے گناہ تیرے جو کہ حدیث میں مذکور ہوئے بخشے جاویں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد دس خصلتوں سے دس دس بار تسبیح کہنی ہیں سوائے قیام کے اور ساقط ہوا ہے مشکوۃ میں سے لفظ عَشْرَ خِصَالٍ کا بعد لفظ وَعَلَانِيَتَهٗ کے اور اصول میں وہ موجود ہے چنانچہ حصن حصین میں بھی ہے اسی لیے طیبی نے لکھا ہے کہ بہت مناسب بنظر سیاق حدیث کے یہ ہے کہ مراد دس خصلتوں سے یہ ہوں اوّل چار رکعت پڑھنی اور دوسرے فاتحہ پڑھنی اور تیسرے ضم سورہ کرنی اور چوتھے پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام میں پانچویں دس بار کہنا انکا رکوع میں چھٹے دس بار کہنا اُنکا قومہ میں ساتویں دس بار کہنا اُنکا پہلے سجدے میں آٹھویں دس بار کہنا اُنکا جلسے میں نویں دس بار کہنا اُنکا دوسرے سجدے میں دسویں دس بار کہنا اُنکا جلسۂ استراحت میں انتہی اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اس نماز میں یہ سورتیں پڑھیں اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اور وَالْعَصْرِ اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور بعضی روایت میں اِذَا زُلْزِلَتْ اور وَالْعٰدِيٰتِ اور اِذَا جَآءَ اور سورۂ اخلاص پڑھنی آئی ہیں اور یہ تسبیحات قعدوں میں التحیات کے پہلے پڑھے بخلاف اور ارکان کے اور جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے امام احمدؒ سے کہ پڑھے صلوٰۃ تسبیح میں پہلے سلام کے یہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَّعَاصِيْكَ وَحَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حَيَآءً مِّنْكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَحُسْنَ ظَنِّيْ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اور عبد العزیز بن داؤد نے لکھا ہے کہ جو کوئی ارادہ کرے جنت کا لازم کرے اپنے پر صلوٰۃ تسبیح اور اوعثمان نہادی نے کہا ہے کہ نہ دیکھی میں نے کوئی چیز رفع سختی اور غم کے لیے مثل صلوٰۃ تسبیح کے اور اکثر اماموں اور بزرگوں کا اسپر عمل رہا ہے اور مستحب ہے پڑھنا اس کا جمعے کو دوپہر ڈھلے اور اگر اسمیں احتیاج سجدے سہو کی پڑے تو اُن سجدوں میں تسبیحات نہ پڑھے کہ تین سو سے زیادہ ہو جائیں گی اور درجہ

اعتدال کا مومن کے لیے یہ ہے کہ پڑھا کرے اس نماز کو ہر جمعے میں چنانچہ عمل عبداللہ بن عباسؓ کا اسی پر تھا کہ پڑھتے تھے اس نماز کو جمعے کے دن بعد زوال کے اور پڑھتے تھے اُسمیں سورتیں جو ذکر ہوئیں ف ع ش ع ف **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُكْمَلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ یَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی ذٰلِكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسْبِ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تحقیق اوّل عمل کہ حساب کیا جاویگا ساتھ اُسکے بندہ دن قیامت کے اعمال اُسکے سے نماز اُسکی ہے پس اگر درست ہوئی نماز یعنی صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مخلصی ہوئی اور نجات ہوئی اور اگر فاسد ہوئی نماز یعنی نہ ادا کی گئی یا ادا کی گئی غیر صحیح یا غیر مقبول پس تحقیق ناامید ہوا یعنی ثواب سے اور زیانکار ہوا یعنی بسبب واقع ہونے عذاب کے پس اگر ناقص ہوئی نماز فرض میں سے کچھ چیز یعنے کوئی فرض نماز کا یا واجب یا سنت مؤکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنی فرشتوں کو دیکھو کیا ہے واسطے بندے میرے کے کچھ سنت یا نفل یعنے صحیفۂ اعمال میں پس پوری کیجاویگی ساتھ اُسکے وہ چیز کہ ناقص ہوئی فرضوں میں سے یعنی مقدار اُسکی پھر ہونگے باقی عمل اُسکے اسی طور پر اور ایک روایت میں پھر زکوٰۃ مانند اسی کے پھر لیے جاوینگے اعمال اسی طور پر روایت کی یہ ابوداؤدؒ نے اور روایت کی یہ احمدؒ نے ایک شخص سے ف اور روایت میں آیا ہے کہ اوّل جو قیامت میں حکم کیا جاویگا درمیان بندوں کے خون ہوگا وجہ تطبیق کی ان دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ اللہ کے حقوق میں سے پہلے مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندوں کے حقوق میں سے پہلے خون کا اور باقی عمل اسی طور پر یعنے مثلاً اگر روزے فرض میں کچھ نقصان ہوا ہوگا تو روزے نفل سے اُسے پورا کر دینگے اور اگر زکوٰۃ میں نقصان ہوا ہوگا تو صدقۂ نفل سے پورا کر دینگے اور حج میں نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل یا عمرے سے پورا کرینگے اور اگر کسیکا حق اسپر ہوگا تو اُسکے اعمال صالحہ سے بقدر اُسکے لیکر حق والے کو دینگے اسیطرح حال اور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت میں ذکر زکوٰۃ کا بعد نماز کے صریح آیا بعد اُسکے ذکر باقی اعمال کا علی العموم کیا ف ع ش ع **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَیْنِ یُصَلِّیْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِیْ صَلٰوتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں متوجہ ہوتا ساتھ رحمت کے اللہ تعالیٰ واسطے بندے کے بیچ کسی عمل کے بہتر دو رکعتوں سے کہ پڑھے اُنکو یعنے نماز افضل سب اعمال سے ہے اور عنایت اللہ تعالیٰ کی بندے پر اُسمیں زیادہ ہے اور عملوں سے اور تحقیق نیکی البتہ چھڑکی جاتی ہے اوپر سر بندے کے یعنی نازل ہوتی ہے رحمت اور ثواب کہ اشرنیکی کا ہے جبتک کہ رہتا ہے نماز اپنی میں اور نہیں دیکھی حاصل کی بندوں نے طرف اللہ کے ساتھ مانند اُس چیز کے کہ نکلی اُس سے یعنی قرآن یعنی جیسے قرآن پڑھنے سے قرب کہی ہوتا ہے ایسا اور کسی چیز سے نہیں ہوتا روایت کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ نے **بابُ صَلٰوةِ السَّفَرِ** باب ہے بیچ نماز سفر کے ف کسی امام اور عالم کو خلاف نہیں ہے بیچ جائز ہونے قصر کے مسافر کو لیکن ہمارے نزدیک قصر واجب ہے اور فرض وقت مسافر پر دو رکعتیں ہیں چار کی اور امام شافعیؒ کے نزدیک قصر اولیٰ ہے ش ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِیْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ رَكْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی مدینے میں چار رکعتیں

اور پڑھی نماز عصر کی ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں بروایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث میں بیان ہے حضرتؐ کے سفر کا کہ جب حضرت نے ارادہ سفر مکے کا کیا حج کے لیے تو ظہر مدینے میں پوری پڑھی پھر جب نکلے اور ذی الحلیفہ میں پونچے کہ نام ایک جگہ کا ہے کہ تین کوس پر مدینے سے ہے نماز عصر کی قصر کی کہ دو رکعتیں پڑھیں مذہب امام اعظمؒ اور شافعیؒ کا بھی یہی ہے کہ مسافر شرعی جب نکلے شہر کے مکانات سے قصر کرے ع **وَعَنْ** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَأَمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتیں اُس حال میں کہ ہم تھے بہت ایسے کہ نہ تھے کبھی اور بہت امن میں تھے۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے کہ اُن نو میں صحابہؓ بسیار تھے اور با امن تھے کفار سے اسلیے کہا کہ مشروع ہونا قصر کا موقوف اوپر خوف فتنے کے کفار سے نہیں جیسا کہ ظاہر قرآن کا دلالت کرتا ہے بلکہ ہر حال سفر میں قصر کرنا چاہیے چنانچہ حدیث آئندہ میں ذکر اُسکا صریح واقع ہوا ہے ع **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے یعلی بن اُمیہ سے کہ کہا میں نے واسطے عمر بن الخطابؓ کے سو لے اسکے نہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ کم پڑھو نماز اگر ڈرو تم یہ کہ فتنے میں ڈالیں تمکو وہ کافر ہوئے پس تحقیق امن میں ہیں اب لوگ یعنی خوف جاتا رہا پس کیا وجہ ہے قصر کی کہا عمرؓ نے تعجب کیا میں نے اُس چیز سے کہ تعجب کیا تو نے اُس سے پس پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا احسان ہے کہ احسان کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُسکے تم پر پس قبول کرو صدقہ اُسکا روایت کی یہ مسلم نے ف الفاظ آیت کے جو ندکور ہوئی اوپر سے یوں ہیں وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ آخر تک اور پس قبول کرو صدقہ اُسکا یعنی خواہ خوف ہو یا نہ ہو اور آیت میں قید خوف کی باعتبار عادت اور اغلب کے لگائی ہے کہ اکثر مسافروں کو خوف ہوتا ہے خصوصاً اُس زمانے میں کہ کافر پے اپنا مسلمانوں کے تھے اور یہ امر یعنی فَاقْبَلُوْا وجوب کے لیے ہے پس مؤید ہے قول ابی حنیفہؒ کا کہ قصر واجب ہے اور تمام اِساءۃ یعنی پورا پڑھنا اسکا بُرا ہے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لَهُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے سے طرف مکے کے یعنی حجۃ الوداع میں پس تھے نماز پڑھتے دو دو رکعتیں یعنی چار کی دو پڑھتے یہانتک کہ پھر کر آئے ہم طرف مدینے کے کہا گیا واسطے ابن عمرؓ کے کہ کیا ٹھیرے تھے تم مکے میں کچھ یعنے ایک مدت کہا ٹھیرے تھے ہم مکے میں دس دن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دس دن یوں ہوئے کہ چوتھی ذی الحجہ کو وہاں پونچے تھے اور چودھویں کی صبح کو روانہ طرف مدینے کے ہوئے پس معلوم ہوا کہ دس روز کی اقامت سے آدمی مقیم نہیں ہوتا یہ حدیث ظاہر ہے مذہب شافعی کے کہ اُنکے یہاں اگر اقامت کرے چار دن تو واجب ہوتا ہے پورا پڑھنا نماز کا تفصیل اسکی آگے مذکور ہووے گی۔ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا سفر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر پس ٹھیرے اُنیس ۱۹ دن نماز پڑھتے تھے دو دو رکعتیں کہا ابن عباسؓ نے پس ہم نماز پڑھتے ہیں دو دو رکعت پیچ اُس منزل کے کہ درمیان

ہمارے اور درمیان مکے کے ہے اُنیس ۱۹ دن یعنی جب اقامت کرتے ہیں ایک منزل میں درمیان مکے اور مدینے کے اُنیس ۱۹ دن تو دو دو رکعت پڑھتے ہیں پس جسوقت کہ ٹھیرتے ہیں زیادہ اِس سے تو پڑھتے ہیں چار رکعت روایت کی یہ بخاری نے ف پس ٹھیرے اُنیس ۱۹ دن یعنی ٹھیرے اُنیس ۱۹ دن بغیر نیت اقامت کے کہ ارادہ کوچ کا رکھتے تھے آج کل ہیں اور ابن عباسؓ نے یہ نکالا اِس سے کہ اگر اقامت کرے اُنیس ۱۹ دن تو قصر کرے اور زیادہ رہے تو پوری پڑھے اِس بات میں منفرد ہیں ابن عباسؓ اور ونکا یہ مذہب نہیں جاننا چاہیے کہ ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ اگر پندرہ ۱۵ دن کی یا زیادہ اُس سے نیت اقامت کی کرے تو نماز پوری پڑھے اور اگر پندرہ دن سے کم نیت اقامت کی کرے تو قصر ہی کرے اور اگر بغیر نیت اقامت کے برسوں رہے تو بھی قصر کرنے اور یہ روایت کیا گیا ہے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے کہا یہ طحاوی نے اور امام محمد کتاب الآثار میں ابن عمرؓ سے لائے ہیں کہ وہ آذربیجان میں چھ مہینے رہے کہ ارادہ آج کل چلنے کا کرتے تھے اور نماز مسافر پڑھتے تھے اور اور صحابہؓ بھی اُنکے ساتھ تھے اور اُس بھی ساتھ عبدالملک بیٹے مروان کے دو مہینے شام میں رہے دو دو ہی رکعت پڑھتے رہے اور مذہب شافعیؒ میں یہ ہے کہ اگر نیت چار روز کی اقامت کی کرے سوائے دو دن آنے اور کوچ کرنیکے یا زیادہ کی تو مقیم ہو جاتا ہے اور چار رکعت پڑھے اور اگر بغیر نیت اقامت کے ساتھ قصد چلنے آجکل کے زیادہ ٹھارہ دن سے ٹھیرے تو پوری پڑھے نماز قول معتمد اُنکے یہاں یہی ہے ؛ ع وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحْلُهُ وَجَلَسَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حفص بن عاصم سے کہا رفاقت کی میں نے ابن عمرؓ کی مکے کی راہ میں پس نماز پڑھائی ہمکو ظہر کی دو رکعتوں پر اور آئے ڈیرے اپنے میں اور بیٹھے پس دیکھا لوگوں کو کھڑے ہوئے پس کہا کیا کرتے ہیں یہ کہا میں نے نفلیں پڑھتے ہیں کہا اگر ہوتا میں نفلیں پڑھنے والا پوری پڑھتا میں نماز فرض اپنی یعنے اگر یہ محل ادا کرنے نوافل کا ہو تو پورا پڑھنا فرضوں کا اہم اور اولیٰ تھا پس جب فرض قصر کیے گئے تو ترک نفل اولیٰ ہوگا کیونکہ کامل کرنا فرض کا اولیٰ ہے نفل سے صحبت رکھی میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس تھے نہ زیادہ کرتے سفر میں دو رکعتوں پر اور صحبت رکھی میں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سے اسیطرح یعنی وہ بھی سفر میں زیادہ دو رکعت سے نہ پڑھتے تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ اسمیں دلیل ہے اُسکے لیے کہ اختیار کیا ہے یہ کہ نفل نہ پڑھے سفر میں اور حکم سنن رواتب یعنی معمولی کا فصل دوم میں مذکور ہوگا ؛ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر کے اور عصر کے جسوقت کہ ہوتے سفر میں اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر اِس حدیث پر عمل ہے شافعیوں کا کہ اُنکے نزدیک سفر میں جمع کرنا درمیان ظہر اور عصر کے درست ہے خواہ ظہر کے وقت میں عصر کو پڑھ لے یا عصر کے وقت میں ظہر کو اسی طرح مغرب اور عشا میں یعنی مغرب کے وقت میں عشا پڑھ لے یا عشا کے وقت میں مغرب اور حنفیوں کے نزدیک یہ حدیث محمول ہے جمع صوری پر یعنی ظہر آخر وقت میں پڑھتے اور عصر اول وقت میں پس صورت میں جمع ہوئیں اور حقیقت میں دو نمازیں اپنے وقت میں اسی طرح مغرب اور عشا میں کہ تاخیر کرتے مغرب کو اور اول وقت پڑھتے عشا کو ؛ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے سفر میں اپنی سواری پر

جس طرف متوجہ کرتی سواری اُنکو اشارہ کرتے اشارہ کرنا پڑھتے سفر مین سواری پر نماز شب کی سوائے فرض کے اور وتر بھی پڑھتے اپنی سواری پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نماز پڑھتے سفر مین جسطرف متوجہ کرتی سواری ولیکن وقت تحریمہ کے مُنھ قبلے کیطرف کرتے جیسے کہ انس کی حدیث مین آیا ہے اور اشارہ کرتے یعنی رکوع وسجود اشارے سے کرتے اور اشارہ سجود کا پست تر اشارے رکوع سے کرتے اور اس حدیث مین دو حکم مذکور ہوئے ایک تو یہ کہ سواری پر نفل پڑھنے جائز ہین اور فرض نہین اگرچہ اس حدیث مین ذکر رات کی نماز کا واقع ہوا ہے لیکن اور حدیثون مین نفل عام آئے ہین پس شامل ہین سنتون مؤکدہ کو اور سوائے اُنکی کو اور امام ابو حنیفہؒ سے روایت ہے کہ مستحب ہے اُترنا سُنت فجر کے لیے اور ایک روایت مین واجب ہے اور اسی لیے جائز نہین ہے ادا کرنا اُنکا بیٹھے ہوئے بغیر عذر کے اور فرض سواری پر درست نہین مگر بعذر کہ جنگل مین ہو اور غالب اُسمین خوف ہلاک کا نفس پر یا مال پر ہو یعنی خوف ہو چور کا یا درندے کا یا قافلے سے دُور پڑنیکا یا راہ بھول جانیکا یا جانور سرکش ہو کہ اُسپر سوار نہو سکے بعد اُترنیکے یا مصلّی بڈھا اور ضعیف ہو کہ سوار آپ نہو سکے اور نہ کسی کو پاوے کہ سوار کر دے اُسکو یا کیچڑ ایسی ہو کہ نماز اُسپر ممکن نہو یا عذر مینھ کا ہو تو ان صورتون مین فرض سواری پر جائز ہین اور ضرورتین مستثنیٰ ہین قواعد شرع سے کذا فی شروح الہدایہ اور کہا طحاوی نے کہ وجہ پڑھنے وترون کی سواری پر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر سواری پر پہلے حکم کرنے اور تاکید کرنے وترون کے پھر جب تاکید کی بعد اسکے اور نہ رخصت دی بیچ ترک اُسکے کے اُتر کر پڑھتے ہون چنانچہ ثابت ہوا ہے ابن عمرؓ سے کہ وہ نماز پڑھتے تھے یعنی نفل سواری اپنی پر اور وتر پڑھتے تھے زمین پر اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح کرتے تھے اور امام محمدؒ اپنے مؤطا مین بہت آثار صحابہؓ اور تابعین سے لائے ہین کہ وہ اُترتے تھے وترون کے لیے اور شمنی نے کہا ہے کہ نماز جنازہ اور نماز نذر مانی ہوئی اور سجدۂ تلاوت کا کہ زمین پر پڑھا ہو سواری پر جائز نہین اور دوسرا یہ حکم ہے کہ جائز ہوتا نماز کا سواری پر ساتھ شرط سفر کے ہے چنانچہ جمہور العلماء اسی پر ہین اور ایک روایت ابی حنیفہؒ اور ابی یوسفؒ سے بھی اسیطرح ہے اور صحیح روایت مذہب ابی حنیفہؒ مین یہ ہے کہ شرط کیا گیا ہے ہونا مصلی کا باہر شہر کے مسافر ہو یا نہ ہو اور مسافر اگر اندر شہر کے ہو جائز نہین اُسکو نفل پڑھنے سواری پر نزدیک ابو حنیفہؒ کے اور نزدیک محمدؒ کے جائز ہین لیکن مکروہ اور ابو یوسفؒ نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہین اسکا بعد ازان اختلاف کیا ہے اسمین کہ کتنی دور شہر سے پونچ لے تو نماز سواری پر جائز ہے بعضون نے دو فرسخ کہے ہین بعضون نے تین فرسخ بعضون نے کہا ایک کوس اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے بعد جُدا ہونے کے گھرون شہر کے سے جیسا کہ جواز قصر مین آیا ہے ع ش ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَاَتَمَّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سب یہ تحقیق کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کم رکعتین پڑھین اور پوری بھی پڑھین روایت کی یہ شرح السنہ مین ف یعنی چار کی دو بھی پڑھین ہین اور پوری چار بھی عمل شافعیؒ کا اسی پر ہے کہ جائز ہے قصر بھی اور پورا پڑھنا بھی سفر مین اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک نہین جائز ہے پورا پڑھنا بلکہ گنہگار ہوتا ہے اور اسکی سند مین ابراہیم بن یحییٰ ہے پس حدیث ضعیف ہے دلیل کامل نہین ہو سکتی اور صاحب سفر السعادۃ نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحت کو نہین پونچتی ہے اور حضرتؒ سے اتمام وجود مین نہین آیا اور دار قطنی اور بیہقی وغیرہما نے جو جائز ہونے قصر اور اتمام کی حدیث روایت کی ہے اور دار قطنی نے کہا ہے کہ اسناد اسکی صحیح ہے پس بر تقدیر صحت اُسکی کے حمل کیجاویگی اوّل امر پر یعنے یہ بات ابتدا مین تھی پھر قصر ہی مقرر ہوا واللہ اعلم ع ش ح ایک معنی اس حدیث کے یہ بھی ہو سکتے ہین کہ قصر کیا حضرتؐ نے یعنی اُن نمازون مین کہ چار رکعت کی ہین اور پوری پڑھی یعنے وہ نمازین کہ تین رکعت اور دو رکعت کی ہین پس قصر بھی ہوا اور اتمام بھی یہ توجیہ خوب ہے کہ اور تکلف نہین کرنا پڑتا ہے ملّا نا

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ

ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا جہاد کیا مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حاضر ہوا مین ساتھ اُنکے فتح مکے مین پس رہے وہ مکے مین اٹھارہ شب نماز نہین پڑھتے تھے مگر دو رکعتین فرماتے اے اہل شہر کے پڑھو تم چار رکعتین اِس لیے کہ تحقیق ہم سفرمین ہین روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اٹھارہ شب رہے اور قصد سفر کا رکھتے تھے کہ آج چلین کل چلین اِس لیے اتنے دنون قصر پڑھتے رہے اور فرماتے یعنی بعد سلام پھرنے کے مقیم مقتدیونکو خطاب کرکے کہ تم چار پوری پڑھو اس طرح کہدینا مستحب ہے امام کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر مقیم اقتدا کرے مسافر کا تو چار رکعتین پڑھے اور متابعت امام کی نکرے باقی نماز مین اور مسافر جو اقتدا کرے مقیم کا تو متابعت اُسکی کرے کہ چار رکعتین پڑھے بدع ۱۲ ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی سفرمین دو رکعتین اور بعد اُسکے دو رکعتین یعنی سنت اور ایک روایت مین ہے کہ کہا ابن عمرؓ نے نماز پڑھی مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مین اور سفرمین پس پڑھی مین نے ساتھ حضرتؐ کے شہر مین ظہر کی چار رکعتین اور بعد اُن کے دو رکعتین یعنے سنت اور پڑھین مین نے نماز ساتھ اُنکے سفرمین ظہر کی دو رکعتین اور پیچھے اُنکے دو رکعتین یعنے سنت اور عصر کی دو رکعتین اور نہ پڑھی پیچھے اُسکے کچھ یعنی سنت اور نماز مغرب کی شہر مین اور سفرمین برابر تین رکعتین اور نہ کم کرتے تھے شہر مین اور سفرمین اور نماز مغرب کی وتر ہے دن کی اور پڑھتے تھے پیچھے اُسکے دو رکعتین یعنے سنت روایت کی یہ ترمذی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ قصر چار ہی رکعت مین ہے تین مین نہین اور وتر دن کی ہے یعنی جیسے نماز وتر وتر رات کی ہے یہ نماز وتر دن کی ہے اور اسمین تقویت ہے قول ابی حنیفہؒ کی کہ نماز وتر کی تین رکعتین ہین ساتھ ایک سلام کے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کہ سنتین معمولی سفرمین بھی پڑھے مانند حضر کے انتہیٰ اور معتمد ہمارے مذہب مین یہ ہے کہ پڑھے اُنکو منزل مین اور چھوڑ دے اُنکو راہ مین ۱۲ ع **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذٰلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین جبوقت کہ ڈھلتی دوپہر پہلے اس سے کہ کوچ کرین جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے اور اگر کوچ کرتے پہلے ڈھلنے دوپہر کے دیر کرتے ظہر کو یہانتک کہ اُترتے واسطے نماز عصر کے یعنی ظہر ساتھ عصر کے پڑھتے اور مغرب مین کرتے مانند اسی کے جب ڈوبتا آفتاب پہلے کوچ کرنے کے جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے اور اگر کوچ کرتے پہلے غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے مغرب کو یہانتک کہ اُترتے عشا کے لیے پھر جمع کرتے درمیان دونون نمازون کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف اس حدیث سے شافعیہ نے جمع تقدیم اور جمع تاخیر ثابت کی ہے بیان اسکا

اور ہو چکا ہے کہ اُنکے نزدیک سفر میں جمع کرنا دو نمازوں کا جائز ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ کہا ابو داؤد نے کہ نہیں ہے بیچ تقدیم وقت کے کوئی حدیث قوی پس کہنا ابو داؤد کا دلیل ہے اس حدیث کے ضعیف ہونے پر اور ہماری دلیل حدیث صحیحین کی ہے ابن مسعود سے کہ نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی ہو کوئی نماز غیر وقت مقرر میں پس بر تقدیر تعارض کی راج ہے حدیث ابن مسعود کی بسبب زیادتی فقرہ ادی کے اور بسبب اسکے کہ وہ بڑے احتیاط والے تھے ۔ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ وَاَرَادَ اَنْ يَّتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهٖ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهٗ رِكَابُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سفر کرتے یعنی نکلتے شہر سے مسافر ہوتے یا مقیم ہوتے اور ارادہ کرتے یہ کہ نفل پڑھیں سامنے کرتے قبلے کے اونٹنی اپنی پھر تکبیر کہتے پھر پڑھتے نماز جس طرف متوجہ کرتی اُنکو سواری اُنکی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں منہ قبلے کی طرف کرنا شرط ہے اور ہمارے نزدیک نفلوں میں شرط نہیں اور فرضوں میں شرط ہے یعنی اگر بسبب عذر کے جو کہ اوپر مذکور ہوئے فرض سواری پر پڑھے تو رو بقبلہ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنی ضرور ہے ۔ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّىْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا بھیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کسی کام کے پس آیا میں اور حضرتؐ نماز پڑھتے تھے اپنی سواری پر طرف مشرق کے اور کرتے تھے سجدہ پست تر رکوع سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی رکوع اور سجدہ دونوں اشارے سے کرتے تھے پس سجدے کے لیے زیادہ جھکتے اور رکوع کے لیے کم ۔ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** مفصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَعُمَرُ بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ صَلّٰى بَعْدُ اَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَاِذَا صَلّٰاهَا وَحْدَهٗ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتیں اور ابو بکرؓ نے بھی بعد حضرتؐ کے اور حضرت عمرؓ نے بھی بعد ابی بکرؓ کے دو رکعتیں اور حضرت عثمانؓ نے بھی پڑھیں ابتداے اپنی خلافت میں پھر پڑھیں حضرت عثمانؓ نے پیچھے چار رکعتیں پس تھے ابن عمرؓ جب پڑھتے نماز ساتھ امام کے یعنی ساتھ حضرت عثمانؓ کے پڑھتے چار رکعتیں اور جب پڑھتے اکیلے یعنی حالت سفر میں پڑھتے دو رکعتیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ حج کو آتے اور منا میں پونہچتے تو وہاں بھی نماز مسافرانہ پڑھتے اور حضرت عثمانؓ بھی اوائل خلافت میں قریب چھ برس کے مسافرانہ نماز پڑھتے رہے اور بعد اسکے چار پڑھنے لگے وجہیں اسکی کئی لکھی ہیں علما نے یا تو یہ وجہ تھی کہ وہ متاہل ہو گئے تھے مکے میں چنانچہ احمدؒ نے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے منا میں چار رکعتیں پڑھیں پس لوگوں نے اُنپر انکار کیا پس کہا اُنھوں نے اے لوگو میں متاہل یعنے قبیلہ دار ہوں مکے میں اور میں نے سُنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی متاہل ہو وے ایک شہر میں پس پڑھے نماز مقیم کی سی اور لوگوں کے انکار کرنے میں اُنپر دلیل ہے اسکی کہ حضرتؐ پوری نماز نہیں پڑھتے تھے سفر میں اور قصر لازم ہے والا لوگ انکار کاہے کو کرتے یا وجہ یہ تھی کہ موسم حج میں لوگ بہت آتے تھے اور اُنمیں سے بعضے احکام دین کے مفصل نہیں جانتے تھے اُنکے دکھانیکے لیے پڑھتے تھے تا وہ جانیں کہ نماز کی چار رکعتیں ہیں اگر دو پڑھتے تو شاید وہ جانتے کہ نماز کی دو ہی رکعتیں ہیں یا آخر کو حضرت عثمانؓ موافق حضرت عائشہؓ کے ہوئے تھے کہ اُن کے نزدیک قصر اور اتمام دونوں جائز تھے ۔ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَّتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَاَوَّلَتْ كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرض کی گئین نماز دو رکعتین یعنی اول دو رکعتین فرض ہوئین سفر اور حضر مین پھر ہجرت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرض کی گئی چار شہر مین اور چھوڑی گئی نماز سفر مین پہلے فرض پر کہا زہری نے کہا مین نے واسطے عروہ کے کیا حال ہے عائشہؓ کا کہ پوری پڑھتی ہین نماز سفر مین کہا دلیل پکڑتی ہین جیسے دلیل پکڑی عثمان نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور چھوڑی گئی نماز سفر مین پہلے فرض پر اس سے معلوم ہوا کہ دو رکعت سفر مین رخصت نہین بعد از مشروع ہونے چار رکعت کے بلکہ اصل مشروع دو ہی رکعتین ہین پس عزیمت یعنی لازم ہین نہ رخصت اور یہ مؤید ہے مذہب حنفی کی پس اگر پوری چار پڑھے گا اور پہلے قعدے مین بیٹھے گا تو سُنّی ہوگا یعنی بُرا کریگا اور ہووینگی دو رکعتین نفل اور اگر نہ بیٹھے گا پہلے قعدے مین کہ حکماً وہ قعدہ اخیرہ ہی ہے باطل ہوگا فرض اُسکا اور دلیل پکڑتی ہین جیسے دلیل پکڑی حضرت عثمانؓ نے صحیح قول پر دلیل پکڑنے عائشہؓ اور حضرت عثمانؓ کے یہ ہے کہ یہ تصرف و اتمام دونون جائز رکھتے تھے جیسا کہ کہا گیا ہے **ع ش ح** **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرض کی اللہ نے نماز اوپر زبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے کے گھر مین چار اور سفر مین دو رکعتین اور ڈر کی حالت مین ایک رکعت روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور سفر مین دو رکعتین یہ دلیل صریح ہے ہمارے مذہب کی کہ سفر مین دو ہی پڑھنی چاہئین اور خوف مین ایک رکعت عمل کیا ہے ظاہر اسکے پر ایک جماعت نے سلف مین سے کہ اُنمین سے حسن بصری اور اسحٰق بھی ہین اور کہا جمہور علماء نے کہ نماز خوف کی مانند نماز امن کے ہے پنج عدد رکعات کے اور تاویل کی اُنھون نے اس حدیث کی یہ کہ مراد یہ ہے کہ پنج دو گانہ حقیقی یا حکمی کے ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھے اور دوسری رکعت تنہا جیسے کہ آئی ہے حدیثون صحیحہ مین نماز حضرتؐ کی اور صحابہؓ کی حالت خوف مین انتہیٰ اور چار رکعتین پنج شہر کے اور تین رکعتین مطلق حالت خوف مین یعنی پڑھے کہ امام کے ساتھ دو رکعتین پڑھے اور باقی اکیلے تفصیل اس کی صلوۃ الخوف مین آوے گی انشاء اللہ تعالیٰ **ع** **وَعَنْهُ** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَالْوِتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے اور ابن عمرؓ سے کہ کہا دونون نے مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتین اور وہ پوری ہین نہین ناقص اور وتر سفر مین سُنّت ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مقرر کرنے حضرتؐ نے قصر ثابت ہے کتاب اللہ سے پس مراد یہ ہے کہ حضرتؐ نے واضح کیا ساتھ قول اور فعل کے قصر کو جو کتاب اللہ مین تھی اور نہین ناقص یعنے سفر مین مشروع بھی دو رکعتین ہین نہ یہ کہ پہلے چار تھین اب دو رکعتین کم کر دین اور وتر سفر مین سنت ہے یعنے ثابت ہے ساتھ سُنّت کے یا سُنّت ہے سُنتون اسلام سے پس یہ منافی وجوب کی نہین **ع ش ح** **وَعَنْ** مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہے مالک سے پہونچی اُنکو یہ بات کہ ابن عباسؓ تھے قصر کرتے نماز پنج مانند اُس مسافت کے کہ درمیان مکے اور طائف کے ہے اور پنج مانند اُس مسافت کے کہ درمیان مکے اور عُسفان کے ہے اور پنج مانند اُس مسافت کے کہ درمیان مکے اور جدّے کے ہے کہا مالکؒ نے اور یہ مسافت ہے چار برید کی روایت کی یہ مؤطا مین **ف** چار برید سولہ فرسخ کی ہوتی ہے اور فرسخ تین کوس کا اور کوس چار ہزار گز کا

اور گز چوبیس انگشت کا پس چار برید اڑتالیس کوس کے ہوے اگر منزل بارہ کوس کی ہو تو چار برید کی چار منزلین ہوئین اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین مسافتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین برابر ہون لیکن واقع مین برابر نہین پس اگر اشارہ اخیر کی طرف ہو یعنی مسافت مابین مکے اور جدے کے طرف تو مناسب ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حد ابن عباسؓ نے اپنے اجتہاد سے مقرر کی تھی بعد ازین جاننا چاہیئے کہ بعضے علما نے کہا ہے کہ ثابت نہین ہوئی کتاب مین اور نہ سنت مین مسافت حد سفر کی بلکہ ثابت جو ہوا ہے مطلق سفر ثابت ہوا ہے اور سفر کہ جنمین قصر واقع ہوا ہے متفاوت ہین بعضے قریب اور بعضے بعید جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے حدیثون باب کی سے صحابہؓ اور تابعین اور اُنکے بعد کے علما اُسکی تعیین مین اجتہاد اور استنباط کر کر مختلف ہوئے ہین امام شافعیؒ نے حد سفر کی ایک روز اور ایک روایت مین دو روز کہی کذا ذکرنی الہدایہ اور حاوی کہ اُنکے مذہب ہین ہے اُسمین تعیین سولہ فرسخ کی کی ہے اور مذہب امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا بھی یہی ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے تین منزلین کہی ہین کہ ہر منزل ایسی ہو کہ چھوٹے دنون مین قافلہ صبح کو چلے تو بعد دوپہر کے منزل پر پونہچ جاوے اور امام ابو یوسفؒ نے دو روز اور اکثر تیسرے دن کا کہا ہے اور اصح بظواہر نے مطلق سفر اعتبار کیا ہے دراز ہو یا کوتاہ اور دلیلین ہر ایک کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ؛ ع **وَعَنِ الْبَرَاءِ** قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے براء سے کہ کہا رفاقت کی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ دن سفر مین پس نہین دیکھا مین نے حضرتؐ کو کہ چھوڑتے ہون دو رکعتین جو وقت کہ ڈھلے آفتاب پہلے ظہر کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** شاید کہ یہ دو رکعتین شکرانہ وضو تھین یا سنتین ظہر کی کہ اقتصار دو ہی پر کرتے تھے ؛ ع **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى ابْنَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق تھا ابن عمر دیکھتے بیٹے اپنے عبید اللہ کو نفلین پڑھتے سفر مین پس نہ انکار کرتے اُسپر روایت کی یہ مالکؒ نے **ف** شاید کہ یہ سنن رواتب یعنی معمولی پڑھتے ہون گے یا دو نفل پڑھتے ہونگے بیچ وقت وسیع کے باوجود اعتقاد اسکے کہ جائز ہے ترک انکا پس حمل کیا جاویگا ابن عمر کا انکار سابق اوپر نری نفلون کے بیچ تنگ وقت کے یا بیچ فراخ وقت کے اوپر گمان التزام کرنے کے وظائف مین حتی کہ حالت سفر مین بھی باوجودیکہ امر ایسا نہین ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ الکھتا ہے مسافر کے لیے ثواب اُس عمل کا کہ کرتا تھا حضر یعنی گھر مین قسم عبادات سے اور اسی طرح مریض اور شیخ ضعیف کے لیے والا نماز بہتر چیز ہے اور منع اُس کا غیر مشروع ہے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى یعنی کیا دیکھا تو نے اُسکو کہ منع کرتا ہے بندے کو جب نماز پڑھتا ہو

؛ بَابُ الْجُمُعَةِ

باب ہے بیچ بیان جمعے کے **ف** جمعہ لغت فصیح مین ساتھ پیش جیم کے اور سیم کے ہے اور ساتھ سکون میم کے بھی آیا ہے اور اسکا نام جمعہ اس لیے ہوا کہ پیدا ئش حضرت آدمؑ کی جمع اور پوری کی گئی ہے اسمین اور بعضون نے کہا ہے کہ جمعہ اس لیے کہتے ہین کہ اسدن حضرت آدمؑ جمع ہوے ساتھ حوا کے زمین مین اور اسکو زمانہ جاہلیت مین عروبہ ساتھ زبر عین کے کہتے تھے ؛ ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ وَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

بَيْدَ اَنَّهُمْ وُدِّعُوْهُ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْهُ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پیچھے آنیوالے ہین یعنی دنیا مین اور پہلے ہونیوالے ہین دن قیامت کے یعنی شرف ومرتبے مین سواے اسکے کہ اہل کتاب دیے گئے ہین کتاب پہلے ہمسے اور دیے گئے ہم کتاب پیچھے اُنکے پھر یہ وہ دن ہے کہ فرض کیا گیا اُسپر مراد رکھتے تھے حضرتؐ ساتھ اس دن کے دن جمعے کا پس اختلاف کیا اُنھون نے اسمین پس راہ دکھائی ہمکو اللہ تعالیٰ نے واسطے اس دن کے یعنی جمعے کی اور لوگ یعنی یہود اور نصاریٰ واسطے ہمارے اسمین یعنی پیچھ اختیار کرنے اس دن کے واسطے عبادت کے تابع ہین یہود نے اختیار کیا کل کو یعنی جمعے کی کل کو کہ ہفتہ ہے اور نصاریٰ نے کل کے بعد کو یعنی اتوار کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی ہین یون ہے کہ کہا ہم پیچھے آنیوالے ہین پہلے ہونگے دن قیامت کے اور ہم ہونگے اول اُن لوگون کے کہ داخل ہونگے بہشت مین سواے اسکے کہ وہ اور ذکر کیا مانند اُسکے آخر تک اور اور روایت مسلم کی مین ابوہریرہ اور حذیفہ سے ہے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر حدیث کے ہم پیچھے آنیوالے ہین اہل دنیا مین سے اور پہلے ہونیوالے ہین دن قیامت کے ایسے پیچھے آنیوالے ہین کہ حکم کیا جاویگا واسطے اُن کے پہلے اور مخلوقات کے یعنی حساب کے لیے اور جنت مین داخل ہونے کے لیے ف دیے گئے ہم کتاب بعد اُنکے حقیقت مین یہی موجب فضل ہمارے کا ہے اس لیے کہ کتاب متاخر نا سخ پہلی کی ہے پس اس سے ظاہر ہوا کہ قول حضرتؐ کا نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ بھی واسطے بیان فضل کے ہے اور پس اختلاف کیا جان کہ شارحین نے اختلاف کیا ہے کہ مراد ساتھ فرض کرنے اللہ تعالیٰ کے روز جمعے کو یہود ونصاریٰ پر اور اختلاف کرنے اُنکے کے اُسمین کیا ہے بعضون نے تو کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا اُنپر عبادت کو روز جمعے مین بعینہٖ اور حکم کیا اُنکو ساتھ جمع ہونیکے اُسمین عبادت کیلیے جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث مین سے معلوم ہوتا ہے پس مخالفت کی اُنھون نے امر الٰہی کی اور سرکشی کی اُسمین جیسے کہ عادت اُنکی تھی اور اختیار کیا یہود نے ہفتے کے دن کو اور نصاریٰ نے اختیار کیا اتوار کو اور اُنھون نے دلیلین نکالین اپنی طرف سے چنانچہ آگے مذکور ہونگی اور اکثر اپسر ہین کہ مراد فرض کرنے سے یہ ہے کہ حکم ہوا اُنکو ساتھ نکالنے اُسدن کے ساتھ راے اور اجتہاد اپنے کے یعنی کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے تمپر اپنے علم مین ایک دن کہ فارغ ہوا اسمین واسطے فکر اور ذکر اور عبادت کے دریافت کرو اُسکو اپنے اجتہاد سے اور یہ امتحان تھا حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے انکے لیے کہ آیا حق دریافت کرتے ہین یا نہین پس یقین کیا یہود نے ہفتے کو اور کہا کہ یہ دن ایسا ہے کہ فارغ ہوا اللہ تعالیٰ شغل پیدا کرنے سے پس ہمکو بھی چاہیے کہ فارغ ہوین کار وبار دنیا سے اور مشغول ہوین عبادت پروردگار مین اور نصاریٰ نے معین کیا اتوار کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا کی اُسمین پیدایش کی پس یہ دن مبدا ہے کمالات اور نعمتون کا ہے کہ اُسمین وہ پاک ذات متوجہ ہوا خلق پر ساتھ فیض پونہچانے اور انعام کرنیکے پس وہ لائق تعظیم اور عبادت کے ہے دونونے خطا کی اور نہ پایا جو کچھ کہ علم الٰہی مین تھا یعنی دن جمعے کا اور گمراہ ہوئے راہ صواب سے پس راہ دکھائی اور معلوم کروایا ہمکو اللہ تعالیٰ نے اُس دن کو یہان بھی دونون وجہین بیان کی ہین اور اول ظاہر تر ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حکم کیا اس اُمت کو ساتھ عبادت کے روز جمعہ مین ساتھ قول اپنے کے یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ اور توفیق دی اُنکو حکم بجا لانے کی اور گمراہ نہ کیا ساتھ انکار اور سرکشی اور دلیلین نکالنے کے جیسے کہ عادت اس اُمت نیک کی ہے اور لوگ واسطے ہمارے تابع ہین کیونکہ ہرگاہ کہ تھا دن جمعے کا مبدا دوسرے انسان کا اور اول ایام اُسکے کا ہوئے اُسمین عبادت کرنے والے باعتبار عبادت کے متبوع اور عبادت کرنے والے بیچ دونون کے کہ بعد اُسکے ہین تابع اور یہ حدیث دلالت رکھتی ہے اسی پر کہ جمعہ اول ہفتے کا ہے شرعاً ولیکن زبان زد عرف کے برخلاف اُسکے ہوا ہے بشرح بزع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن کا کہ نکلا اُسپر آفتاب دن جمعے کا ہے اُسپر پیدا کیے گئے آدم یعنے تمام ہوئی پیدایش اُنکی اور اُسپر داخل کیے گئے بہشت مین اور اُسپر نکالے گئے بہشت سے اور نہین قائم ہونے کی قیامت مگر دن جمعے کے روایت کی یہ مسلم نے ف نکلا اُسپر آفتاب مراد یہ ہے کہ سب دنون مین دن جمعے کا افضل ہے اسلیے کہ کوئی دن ایسا نہین کہ اُسپر آفتاب نہ نکلے اور روز جمعے مین حضرت آدم علیہ السلام جو پیدا ہوئے اُس سے فضیلت اُسکی معلوم ہوئی یہ بات تو ظاہر ہے اور بہشت سے جو نکلے اُسپر فضیلت جمعے کی اس لیے ہوئی کہ نکلنا اُنکا سبب پیدایش انبیا اور اولیا کا اور باعث ہونے حسنات بیشمار کا اُنسے ہوا اور ایسی ہی موت حضرت آدم علیہ السلام کی سبب پونہچنے اُنکے درگاہ رب العزت مین ہوئی اور ایسے ہی قائم ہونا قیامت کا سبب ہے دخول جنت کا اُس مین وعدے حق تعالیٰ کے متیقون کے لیے ظاہر ہون گے اور مراد قائم ہونے قیامت سے یا تو پہلا نفخہ ہے کہ ہلاکت کے لیے ہوگا یا دوسرا نفخہ کہ واسطے بعث و نشر کے ہوگا اور کہا طیبی نے کہ بعضون نے کہا افضل دنون مین دن عرفے کا ہے اور بعضون نے کہا کہ جمعہ افضل ہے چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اُس صورت مین ہے کہ جب مطلق چھوڑا جاوے یعنی بہترین ایامون کا عرفہ ہے اور بہترین دن کا جمعہ ہے اور اُسوقت کہ کہا جاوے کہ بہترین دن سال مین پس وہ عرفہ ہے یا بہترین دن یعنی ہفتے مین پس وہ جمعے ہے پس کلام پورا ہوا اور حاجت تطبیق کی نہی اور جب موافق ہووے دن جمعے کا دن عرفے کے ساتھ تو ہوگا افضل دنون کا مطلق پس ہوگا عمل اُسپر افضل اور حج ہوگا اُسپر حج اکبر اور افضل ہوگا ستر حجون سے کہ غیر جمعے مین ہون اور کہا ابن مسیب نے کہ جمعہ محبوب تر ہے طرف اللہ تعالیٰ کے حج نفل سے اور جامع صغیر مین ابن عباسؓ سے ہے مرفوعاً کہ جمعہ حج المساکین ہے

ع ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ وَهِیَ سَاعَةٌ خَفِیْفَةٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ

اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پیچ دن جمعے کے ایک ساعت ہے نہین پاتا اُسکو بندہ مسلمان اُس حال مین کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اُسمین خیر مگر کہ دیتا ہے اُسکو خیر یعنی دعا اُس ساعت مین قبول ہی ہوتی ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے یہ کہ کہا حضرتؐ نے کہ وہ ساعت ہے بہت کم اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ ہے کہ کہا تحقیق جمعے مین البتہ ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اُسکو بندہ مسلمان کہ کھڑا ہو نماز کے لیے یعنی مستعد ہو نماز کا مانگے اللہ سے بھلائی مگر کہ دیتا ہے اُسکو بھلائی ف ایک ساعت سے یعنی پوشیدہ اور حکمت اُسکی اخفا مین یہ ہے کہ تا مشغول رہین لوگ عبادت مین تمام دن باسید اسکے کہ دعا اور عبادت اُنکی اُسمین واقع ہو اور کہا خرہی اوقات قبولیت کے جو آئے ہین اُنمین سے اس ساعت مین بہت امید ہے قبولیت کی انتہیٰ اور دیتا ہے اُسکو خیر یعنی یا تو جلدی دیتا ہے اُسکو دنیا مین یا ذخیرہ کرتا ہے اُسکے لیے کہ آخرت مین ثواب دیگا اور لفظ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ کے معنی یہ ہین کہ ملازمت اور مواظبت کرتا ہو نماز پر یا مراد یہ ہے کہ ملازمت کرتا ہو دعا پر یا انتظار کرتا ہو نماز کا یہ تاویلات اس لیے کی گئین تا موافقت ہو جاوے سب روایات مین

وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعَتْ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے

کہ کہا سُنا مین نے اپنے باپ سے کہتے تھے سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ شان ساعت جمعے کے کہ وہ ہے درمیان اسکے کہ بیٹھے امام منبر پر یہان تک کہ پڑھی جاوے نماز روایت کی یہ مسلم نے ف ساعت قبولیت دعا کی بیچ دن جمعے کے کہ حدیث شریف مین وارد ہوئی ہے اسمین علما کو اختلاف ہے کہ کونسی ساعت ہے بعضون نے کہا ہے کہ وہ ساعت مبہم ہے مانند شب قدر کے یا اسم اعظم کے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ساعت ہر جمعے مین انتقال کرتی ہے کسی جمعے مین اوّل روز ہوتی ہے کسی مین بیچ مین ہوتی ہے کسی جمعے مین آخر روز ہوتی ہے اور اکثر اسپر ہین کہ وہ ساعت معیّن اور معلوم ہے لیکن اسمین بھی اختلاف ہے کہ کونسی ہے اسمین پینتیس قول ہین ایک یہ کہ جسوقت کہ مؤذن دن جمعے کے نماز صبح کے لیے اذان دے دوسرا یہ کہ طلوع ہونے فجر کے سے طلوع ہونے آفتاب تک اور تیسرا وقت عصر سے غروب ہونے آفتاب تک چوتھا درمیان اُترنے امام کے منبر سے کہنے تکبیر تحریمہ تک پانچوان اوّل ساعت بعد نکل چکنے آفتاب کے چھٹا وقت نکلنے آفتاب کے ساتوان آخر ساعت تیسری کا یعنی قریب پہر دن باقی رہنے کے اسلیے کہ ساعت گھنٹے کو کہتے ہین اور اُسکا حساب دوپہر سے شروع ہوتا ہے آٹھوان وقت زوال سے یہان تک کہ سایہ ہر آدمے ہاتھ نوان زوال سے یہانتک کہ سایہ ہو ایک ہاتھ دسوان بعد ڈھلنے آفتاب کے ایک بالشت ایک ہاتھ تک گیارھوان عین وقت زوال کے بارھوان اُسوقت کہ مؤذن اذان کہتا ہے جمعے کے لیے تیرھوان وقت زوال سے یہان تک کہ داخل ہو آدمی نماز جمعے مین چودھوان زوال سے تا وقت نکلنے امام کے نماز سے پندرھوان زوال سے غروب آفتاب تک سولھوان درمیان چڑھنے امام کے منبر پر تا قائم ہونے نماز کے سترھوان وقت باہر آنے امام کے نماز سے اٹھارھوان درمیان چڑھنے امام کے منبر پر ادائے نماز تک انیسوان درمیان اذان کے ادائے نماز تک بیسوان درمیان بیٹھنے امام کے منبر پر تا تمام ہونے نماز کے اکیسوان اُسوقت سے کہ حرام ہوتی ہے بیع تا حلال ہونے بیع کے یعنی وقت اذان سے جب تک کہ نماز ہو چکے بائیسوان قریب اذان کے تیئیسوان اُسوقت سے کہ شروع کرے امام خطبے کو یہان تک کہ تمام کرے چوبیسوان اُسوقت کہ چڑھے خطیب منبر پر اور شروع کرے خطبہ پچیسوان وقت بیٹھنے کے درمیان دونون خطبون کے چھبیسوان وقت اُترنے امام کے منبر سے ستائیسوان اُسوقت کہ تکبیر کہی جاوے یہان تک کہ کھڑا ہو امام مصلے پر اٹھائیسوان وقت تکبیر سے تمام ہونے نماز تک انتیسوان اُسوقت کہ کرے نماز جمعے کی تیسوان نماز عصر سے غروب ہونے آفتاب تک اکتیسوان بیچ نماز عصر کے بتیسوان بعد نماز عصر کے تا آخر وقت مستحب کے تینتیسوان بعد نماز عصر کے مطلقاً چونتیسوان آخر ساعت بعد نماز عصر کے پینتیسوان اُسوقت کہ غروب ہونے لگے آفتاب اور آیا ہے کہ حضرت فاطمہؓ زہرا اور حضرت علیؓ اور تمام اہل بیت نبوت متعین کرتے تھے خادمون کو کہ انتظار اور نگہبانی کرین آخر ساعت روز جمعے کی اور خبر کرین تا ذکر اور دعا کرین اُسمین اور پوچھا گیا بلا یقینی سے کہ کیونکر دعا کرے خطبے کی حالت مین اُسوقت تو حکم ہے چپ رہنے کا پس جواب یا کہ نہین ہے شرط دعا سے تلفظ بلکہ حاضر کرنا اُسکا ساتھ دل اپنے کے کافی ہے اور کہا شافعیؒ نے پونچتا ہے مجکو یہ کہ دعا قبول کیجاتی ہے شب جمعہ مین بھی واللہ اعلم ۱۲

ح ۱۲ ع ۱۲ ومولانا **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَی الطُّوْرِ فَلَقِیْتُ کَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهٗ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرَاةِ وَحَدَّثْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ فِیْمَا حَدَّثْتُهٗ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُهْبِطَ وَفِیْهِ تِیْبَ عَلَیْهِ وَفِیْهِ مَاتَ وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِیَ مُصِیْخَةٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِیْنَ تُصْبِحُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَّهُوَ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ قَالَ کَعْبٌ ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ یَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ کَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ صَدَقَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُہٗ بِمَجْلِسِیْ مَعَ کَعْبٍ الْاَحْبَارِ
وَمَا حَدَّثْتُہٗ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَقُلْتُ لَہٗ قَالَ کَعْبٌ ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ یَوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ
کَذَبَ کَعْبٌ فَقُلْتُ لَہٗ ثُمَّ قَرَأَ کَعْبٌ التَّوْرٰیۃَ فَقَالَ بَلْ ھِیَ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ
صَدَقَ کَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَیَّۃَ سَاعَۃٍ ھِیَ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ
بِھَا وَلَا تَضِنَّ عَلَیَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ ھِیَ اٰخِرُ سَاعَۃٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ فَقُلْتُ
وَکَیْفَ تَکُوْنُ اٰخِرَ سَاعَۃٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَادِفُھَا
عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَھُوَ یُصَلِّیْ فِیْھَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ فَھُوَ فِیْ صَلٰوۃٍ حَتّٰی یُصَلِّیَ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ فَقُلْتُ بَلٰی قَالَ
فَھُوَ ذٰلِکَ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی اَحْمَدُ اِلٰی قَوْلِہٖ صَدَقَ کَعْبٌ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا نکلا مین طرف پہاڑطور کے پس ملا مین کعب احبار سے پس بیٹھا مین ساتھ اُنکے پس بیان کیا روبرو میرے توریت مین سے
اور مین نے بیان کی حدیث روبرو اُنکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس تھی بیچ اُن حدیثون کے کہ حدیث کی مین نے اُنکو حضرت سے یہ کہ کہا
مین نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن کہ نکلا اُسمین آفتاب دن جمعے کا ہے اُسمین پیدا کیے گئے آدم اور اُسمین اُتارے گئے جنت سے
اور اُسمین توبہ قبول کی گئی اُنکی یعنی جس جمعے مین اُترے اُسی کے اخیر مین توبہ قبول ہوئی یا اور جمعے مین اور اُسمین یعنی اور جمعے مین وفات ہوئی
اُنکی اور اُسی دن مین قائم ہوگی قیامت اور نہین کوئی جانور مگر کہ وہ کان لگائے ہوئے یعنی وہ منتظر ہے قائم ہونے قیامت کا دن جمعے کے
اُس وقت سے کہ صبح کرتا ہے یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب بسبب خوف قائم ہونے قیامت کے سوائے جن اور آدمی کے یعنی انکو غافل اس سے
کیا ہے تا سلسلہ معیشت کا نہ منقطع ہو جاوے اور جمعے مین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اُسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو یعنے حقیقۃً یا حکماً
کہ انتظار نماز کرتا ہو یا دعا کرتا ہو مانگے اللہ سے کچھ مگر کہ دیتا ہے اُسکو وہ چیز کہا کعبؓ نے یعنی دن ذکر کیا گیا کہ مشتمل ہے اس ساعت بزرگ کو
بیچ ہر سال کے ایک دن ہے پس کہا مین نے نہ بلکہ یہ دن ہر ہفتے مین ہے پھر پڑھی کعب نے توریت پس کہا بیچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہؓ نے ملا مین عبداللہ بن سلام سے پس خبر دی مین نے اُنکو اپنے بیٹھنے کی ساتھ کعب احبار کے اور خبر دی مین نے
اُس حدیث کی کہ بیان کی مین نے اُنسے بیچ حال دن جمعے کے پھر کہا مین نے واسطے عبداللہ بن سلام کے کہ کہا کعب نے یہ ہر سال مین ایکدن ہے
کہا عبداللہ بن سلام نے جھوٹ بولا کعب نے پھر کہا مین نے اُنکو کہ پھر پڑھی کعب نے توریت پھر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعے مین ہے پس کہا عبداللہ
بن سلام نے کہ سچ کہا کعب نے پھر کہا عبداللہ بن سلام نے کہ تحقیق جانتا ہون مین کونسی ساعت ہے وہ کہا ابوہریرہؓ نے پس کہا مین نے خبر دو مجھکو ساتھ اُس
ساعت کے اور نہ بخیلی کرو مجھپر پس کہا عبداللہ بن سلام نے وہ آخر ساعت ہے دن جمعے کی کہا ابوہریرہؓ نے پس کہا مین نے کس طرح ہو گی آخر
ساعت دن جمعے کی اور حال یہ کہ تحقیق فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے حق مین کہ نہین پاتا اُسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو
اُسمین یعنی اور اُسوقت نماز پڑھی جاتی نہین اسلیے کہ مکروہ ہے پس کہا عبداللہ بن سلام نے کیا نہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ بیٹھے ایک بیٹھنے کی جگہ مین منتظر ہو نماز کا پس وہ نماز ہی مین ہے یعنی حکماً یہان تک کہ نماز پڑھے یعنی حقیقۃً کہا ابوہریرہؓ نے پس کہا مین نے مقرر
یون ہی فرمایا ہے حضرتؐ نے کہا عبداللہ بن سلام نے پس وہ مراد ساتھ نماز کے یہ انتظار ہے یعنی اور یہ آخر وقت مین ہو سکتا ہے پس اگر اُسوقت دعا کرے

مستجاب ہے روایت کی یہ مالک و ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی احمدؒ نے تا قول صدق کعب ف یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب اس لیے کہ قیامت ظاہر ہوگی دن جمعے کے درمیان صبح اور طلوع آفتاب کے پس جب حیوانات اسوقت میں حضور اور ڈر رکھتے ہیں تو انسان کو بطریق اولیٰ چاہیے کہ ہو مشغول ذکر مولیٰ میں اور ڈرنیوالا ہو اُن چیزوں سے کہ دہشت آنیوالی ہیں اور اس حدیث میں بڑا معجزہ حضرتؐ کا مذکور ہوا کہ باوجود اُمّی ہونے کے خبر دی اُس چیز کی کہ پوشیدہ تھی بڑے عالم اہل کتاب کے پر یعنے کعب پر سبحان اللہ کیا علم تھا حضرتؐ کا اور کعب احبار کے کہ بڑے دانشمند تھے یہود کے پایا اُنھوں نے زمانہ حضرتؐ کا لیکن حاضر نہیں ہوئے حضرتؐ پاس پھر اسلام لائے حضرت عمرؓ کی خلافت میں اور عبد اللہ بن سلام صحابی ہیں وہ بھی یہود کے عالموں میں سے تھے ۱۲ ح ۱۲ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غُيُوْبَةِ الشَّمْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھونڈو اُس ساعت کو کہ امید ہے قبولیت (حالانکہ اُسمیں پیچ دن جمعے کے پیچھے عصر کے غائب ہونے آفتاب تک) روایت کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے اوسؓ بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر دنوں تمھارے دن جمعے کا اُسمیں پیدا کیے گئے آدم اور اُسمیں قبض کی گئی روح اُنکی اور اُسمیں ہوگا پھونکنا صور کا یعنی نفخہ دوسرا کہ واسطے زندہ کرنے مردوں کے ہوگا اور اسی میں ہے نفخہ مرنے کا یعنی پہلا نفخہ کہ اُس سے سب مرجاوینگے پس بہت بھیجو مجھپر درود اُسمدن میں اسلیے کہ تحقیق درود تمھارا عرض کیا جاتا ہے مجھپر کہا صحابہؓ نے اے رسول خدا کے کس طرح عرض کیا جاویگا درود ہمارا آپ پر اُس حال میں کہ پرانی ہوگئی ہونگی ہڈیاں آپکی کہا راوی نے مراد رکھتے تھے صحابہؓ ساتھ لفظ اَرِمْتَ کے بَلِیْتَ یعنی بوسیدہ ہوگیا ہوگا جسد مبارک آپکا فرمایا حضرتؐ نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کیے ہیں زمین پر بدن انبیا کے یعنی زمین نہیں فنا کرتی بدن انبیا کے روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہؒ اور دارمیؒ نے اور بیہقیؒ نے دعوات کبیر میں ف بہتر دنوں تمھارے سے دن جمعے کا اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ دن عرفے کا افضل ہے یا مساوی ہے جمعے کے اور بہت بھیجو درود مجھپر اُسمیں اسلیے کہ درود افضل عبادات سے ہے اور اسمیں ہر نیکی کا ثواب ستّر درجے ہوتا ہے پس اسمیں پڑھنا اُسکا اولیٰ ہے اور بہت حدیثیں پیچ فضیلت درود بھیجنے کے دن جمعے میں اور شب جمعہ میں وارد ہوئی ہیں عجیب نعمت ہے غافل ہونا اس سے نہ چاہیے اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ زندہ ہیں انبیاؑ قبروں میں یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کسی کو اسمیں خلاف نہیں کہ حیات اُنکو وہاں حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہے نہ حیات معنوی روحانی جیسے کہ شہدا کو ہے اور سوا اُنکے اور اموات بھی سنتے ہیں سلام اور کلام اور عرض ہوتے ہیں اعمال اقربا اُنکے کے بعض ایام میں ۱۲ ح ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُوا اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا اَعَاذَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يُضَعَّفُ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن موعود دن قیامت کا اور دن مشہود دن عرفے کا اور شاہد دن جمعے کا اور نہ نکلا آفتاب اور نہ غروب ہوا
کسی دن میں کہ افضل ہو دن جمعے سے اُسمیں ایک ساعت ہے نہیں پاتا اُسکو بندۂ مومن کہ دعا کرے اللہ سے ساتھ خیر کے مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ
واسطے اُسکے اور نہیں پناہ مانگتا کسی چیز سے مگر کہ پناہ دیتا ہے اُسکو اُس سے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے
نہیں معلوم کیجاتی مگر حدیث یوسیٰ بن عبیدہ کی سے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہے ف دن موعود اخ یعنے سورۂ بروج میں جو فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے
وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ پس مراد یوم موعود سے دن قیامت کا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خبر دی ہے اُسکے آنے کی اور وعدہ
کیا ہے مومنوں سے بعد آنے اُسکے کے نعمتوں بہشت کا اور مراد شاہد سے دن جمعے کا ہے کہ حاضر ہوتا ہے خلق پر اور مشہود دن عرفے کا ہے
کہ حاضر ہوتے ہیں مومن اُسمیں ہر طرف سے اور حاضر ہوتے ہیں ملائکہ اور ابو موسیٰ راوی اگرچہ ضعیف کیا گیا ہے لیکن قوت دیتی ہیں اُسکو
اور حدیثیں ۔ ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اِبْنِ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ
خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ
الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَالَمْ يَسْئَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُّقَرَّبٍ وَّلَا سَمَاءٍ وَّلَا
اَرْضٍ وَّلَا رِيَاحٍ وَّلَا جِبَالٍ وَّلَا بَحْرٍ اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ
مُعَاذٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ
قَالَ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے ابی لبابہ بن عبد المنذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق دن جمعے کا سردار ہے دنوں میں اور بڑا ہے دنوں میں نزدیک اللہ کے اور وہ بڑا ہے نزدیک خدا کے دن عید قربان اور دن عید فطر کے سے
اُسمیں پانچ باتیں ہیں پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اُسمیں آدم کو اور اُتارا اللہ تعالیٰ نے اُسمیں آدم کو طرف زمین کے اور اُسمیں وفات دی اللہ تعالیٰ نے
آدم کو اور اُسمیں ایک ساعت ہے کہ نہیں مانگتا بندہ اُسمیں کچھ مگر کہ دیتا ہے اللہ اُسکو جب تک کہ نہ مانگے حرام کو یعنی مانگنا حرام کا نہیں مقبول اور
اُسمیں قائم ہوگی قیامت نہیں کوئی فرشتہ مقرب اور نہ آسمان اور زمین اور نہ باد اور نہ پہاڑ اور نہ دریا مگر کہ وہ ڈرتے ہیں دن جمعے سے یعنی اس لیے
کہ قیامت اُسمیں ہوتی ہے مبادا ناگہان برپا ہو نقل کی یا ابن ماجہ نے اور نقل کی احمد نے سعد بن معاذ سے یہ کہ ایک شخص انصار میں سے آیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس پس کہا خبر دو ہمکو دن جمعے کے سے کہ کیا ہے اُسمیں بھلائی سے فرمایا اُسمیں پانچ چیزیں ہیں اور بیان کی ساری حدیث یعنی جو کہ
اوپر مذکور ہوئی ف اور وہ بڑا ہے دن عید قربان اور دن عید فطر کے سے اس سے معلوم ہوا کہ دن عرفے کا مساوی ہے یا افضل ہے جمعے سے
لیکن بیچ حدیث زین کے ہے کہ افضل دنوں میں دن عرفے کا ہے اور اُسمیں پانچ باتیں ہیں یہ حصر کے لیے نہیں ہے کہ پانچ ہی باتیں ہوتی ہیں اور
کچھ نہیں ہوتا بلکہ اور بعضی چیزیں بزرگ قدر بھی مثل زیارت باری تعالیٰ کے جنت میں وغیر ذالک اسمیں ہوتی ہیں ۔ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا طُبِعَتْ طِيْنَةُ اَبِيْكَ اٰدَمَ وَفِيْهَا
الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيْهَا الْبَطْشَةُ وَفِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَّنْ دَعَى اللّٰهَ فِيْهَا اسْتُجِيْبَ
لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا گیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کس چیز کے نام رکھا گیا دن جمعے کا جمعہ فرمایا اسلیئے
کہ اسمیں خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی باپ تیرے کی کہ آدم ہیں اور اُسمیں پھونکا ہوگا مرنے کا یعنی نفخہ بھلا کہ اُس سے سب اہل دنیا مر جائیں گے

اور زندہ ہونے کا یعنی دوسرا نفخہ کہ اُس سے سب جی اُٹھینگے اور اُسمین ہوگا پکڑنا سخت یعنی دار و گیر قیامت کی اور بیچ آخر تین ساعتون کے جمعے سے ایک ساعت یعنی جمعے کی اخیر ساعت ہے کہ جو کوئی دعا مانگے اللہ سے اُس ساعت مین قبول کیجاتی ہے دعا اُسکی فضل کی یا محمدؐ نے ف کہا طیبی نے کہ حاصل حضرتؐ کے جواب کا یہ ہوا کہ جمعہ اسکا نام اس لیے ہوا کہ ایسے امور بڑے اسمین جمع ہوئے ہین انتہی اور مخفی نہو جیوکہ معنی جمعیت کے ہر یک مین موجود ہین قطع نظر کرنے کر ہیئت مجموعیہ سے بزع وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو درود مجھپر دن جمعے کے اس لیے کہ تحقیق دن جمعے کا حاضر کیا گیا ہے حاضر ہوتے ہین اُسمین فرشتے اور تحقیق کوئی نہین بھیجتا مجھپر درود مگر کہ عرض کیا جاتا ہے مجھپر درود اسکا یعنی ساتھ مکاشفے کے یا واسطہ ملائکہ کے یہان تک کہ فارغ ہوتا ہے اُس سے کہا ابو درداء نے کہ کہا مین نے اور بعد مرنے کے بھی عرض کرینگے فرمایا تحقیق اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر کھانا بدنون انبیاؑ کا پس نبی اللہ کے زندہ ہین یعنی حقیقۃً مثل زندگانی دنیا کے روزی دیے جاتے ہین روایت کی اِبن ماجہ نے ف یہ حدیث تائید کرتی ہے تفسیر ابن عباسؓ کی کہ اُنھون نے کہا ہے مشہود جمعہ ہے جیسے کہ پہلی حدیث تائید کرتی ہے تفسیر حضرت علیؓ کی کہ اُنھون نے کہا کہ شاید جمعہ ہے اور وہ صحیح تر ہے اور نہین منافی ہے اطلاق مشہود کا اس جگہ جمعے پر اور اعتبار کر یعنی باعتبار حاضر ہونے ملائکہ کے اسمین اور باوجود اسکے احتمال ہے کہ ضمیر فَاِنَّہٗ کی اس حدیث مین پھیرے طرف اکثار صلوٰۃ کے کہ سمجھا گیا اَکْثِرُوْا سے اور عرض کیا جاتا ہے بحرر درود اُسکا یعنی ہمیشہ پس اس دن مین کہ افضل دن ہے بطریق اولی عرض کیا جاتا ہے اگرچہ طویل ہو مدت ابتداے شرع سے یہان تک کہ فارغ ہوا اُس سے یعنی سب درود اس مدت کے عرض ہوتے ہین آگے اسکے ابو درداء نے بطریق استفہام کے کلام مذکور عرض کیا یا گمان اسکے کہ یہ حکم خاص ساتھ حالت ظاہری ہی کے ہے اور حرام کیا ہے یعنی منع کیا ہے زمین کو کھانے بدنون اُنکے سے پس نہین فرق ہے واسطے اُنکے بیچ دونون حالتون کے یعنی حالت زندگانی اور مرنے کے اسی لیے کہا گیا ہے اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ وَلٰکِنْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ اور رزق دیے جاتے ہین یعنی رزق معنوی اور منافی نہین ہے کہ انبیاؑ کو رزق حسی بھی ہو چنانچہ ظاہر یہی بات ہے جیسا کہ ارواح شہدا کے حق مین آیا ہے کہ کھاتے ہین میوے جنت کے پس انبیاؑ تو اشرف ہین اُنکے لیے کیون یہ بات نہو بزع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَوْ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا وَقَاہُ اللّٰہُ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعے کے یا شب جمعہ مین مگر کہ بچاتا ہے اُسکو اللہ فتنے قبر کے سے یعنی سوال قبر اور عذاب اُسکے سے روایت کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکے متصل ف ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی مرے دن جمعے مین خلاص کیا جاتا ہے عذاب قبر سے اور آویگا دن قیامت کے اُس حال مین کہ اُسپر مہر ہوگی مُہر شہید دن کی انتہی اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرتا ہے دن جمعے کے لکھا جاتا ہے اُسکے لیے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہے فتنۂ قبر کے سے اور روایت مین آیا ہے کہ نہین کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مرے شب جمعہ مین یا روز جمعے مین مگر کہ بچایا جاتا ہے عذاب قبر اور فتنۂ قبر کے سے اور ملتا ہے اللہ سے اُس حال مین کہ نہین حساب اُسپر آویگا دن قیامت کے اُس حال مین کہ ساتھ اُسکے گواہی ہونگے کہ گواہی دینگے واسطے اُسکے یا مُہر ہوگی یعنے شہید دن کی

کذا ذکر السیوطی پس جسکی قبض روح اللہ تعالیٰ اس دن مین کرتا ہے تو دلیل ہوتی ہے واسطے سعادت اور بھلائی آخرت اُسکی کے ش ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَرَأَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمُ الْاٰيَةَ وَعِنْدَهٗ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا هَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَّيَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ اُنھون نے پڑھی یہ آیت آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا آخر آیت تک اور نزدیک ابن عباسؓ کے ایک یہودی تھا پس کہا اُسنے اگر اُترتی یہ آیت ہم پر البتہ ٹھیراتے ہم اُسکو یعنی اُس دن کو کہ جسمین یہ اُتری ہے عید پس کہا ابن عباسؓ نے تحقیق یہ آیت اتری بیچ دن دو عیدون کے بیچ دن جمعے کے اور دن عرفے کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف روز عرفے کے حجۃ الوداع مین یہ آیت اُتری اَلْيَوْمَ آخر تک کہ مضمون اسکا یہ ہے کہ آج کے دن پورا کیا مین نے دین تمھارا اور تمام کی مین نے تمپر نعمت اپنی اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو از روے دین کے پس ایک روز ابن عباسؓ نے یہ آیت پڑھی اور اُنکے پاس ایک یہودی تھا اُسنے کہا کہ اگر ہمپر یہ آیت اُترتی تو اُسدن کو کہ جسمین یہ اُتری عید ٹھیراتے بسبب نہایت خوشی اور شکرانے اس نعمت کے یعنی عجیب ہے کہ تمنے عید نہ ٹھیرایا اُس دن کو ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ اتری ہے اُسدن مین کہ اسمین دو عیدین ہین یعنی اللہ تعالیٰ نے اُسکو از راہ فضل واحسان کے دو عیدون کے دن مین اُتارا پھر اسکے کہ کرین ہم اپنی طرف سے عید اسلیے کہ حجۃ الوداع دن جمعے کے تھا اُسمین یہ اُتری پس ہمین حاجت عید ٹھیرانے کی کیا ہے اللہ کیطرف سے وہ دن عید کا ہے ش ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ اَغَرُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ اَزْهَرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آتا مہینا رجب کا فرماتے یا الٰہی برکت دے ہمارے لیے یعنی طاعت اور عبادت ہماری مین بیچ مہینے رجب اور شعبان کے اور پونہچا ہمکو رمضان تک کہا انس نے اور تھے فرماتے رات جمعے کی رات روشن اور دن جمعے کا دن ہے چمکتا روایت کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ف پونہچا ہمکو رمضان تک یعنی سارا رمضان پاوین اور توفیق ہو اُسکے روزون کی اور تراویح کی اور نورانیت شب جمعے کی اور روز جمعے کی معنوی ہے بالذات یا بسبب عبادت کے ہے کہ ہوتی ہے انمین ع **بَابُ وُجُوْبِهَا** باب ہے بیچ بیان واجب ہونے جمعے کے یعنی فرض ہونے اُسکے کے ف کہا ابن ہمام نے کہ جمعہ فریضہ محکمہ ہے کہ ثابت ہوا کتاب وسنت واجماع سے کافر ہوتا ہے منکر اُسکا اور مراد ساتھ ذکر کے اس آیت مین فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ نماز جمعہ اور خطبہ جمعے کا ہے ش ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا قَالَا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ اور ابی ہریرہ سے یہ کہ کہا ان دونون نے کہ سُنا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اوپر لکڑیون یعنے زینے منبر اپنے کے البتہ باز رہین قوم چھوڑنے اپنے سے جمعے کو یا مُہر کریگا اللہ اوپر دلون اُنکے کے پھر البتہ ہوجاوین گے غافلون سے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی ان دو امرون مین ایک امر مقرر ہونیوالا ہے یا تو چھوڑنا نماز جمعے کا یا مُہر کرنا دلون پر اگر چھوڑین گے نماز جمعہ مُہر نہین کیجائیگی اور اگر چھوڑین گے مُہر کیجاویگی اُنکے دلون پر اور مُہر کرنا دلون پر کنایہ ہے اس سے کہ نہایت غفلت ڈالیگا دلون پر اور بازر کھے گا قبول کرنے نصیحت کے ش ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا

طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ مَالِکٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ روایت ہے ابی الجعد ضمیری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے تین جمعے بسبب سستی کے ساتھ ان کے مُہر کریگا اللہ اُسکے دل پر روایت کی یہ ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ اور نسائیؒ اور ابن ماجہؒ اور دارمیؒ نے اور روایت کی یہ مالکؒ نے صفوان بن سلیم اور احمدؒ نے ابی قتادہ سے وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَلْیَتَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِنِصْفِ دِیْنَارٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے سمرۃ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے جمعے کو بے عذر پس چاہیے کہ تصدق کرے ایک دینار پس اگر نہ پاوے آدھا دینار روایت کی یہ احمدؒ اور ابوداؤدؒ اور ابن ماجہ نے ف دینار ساڑھے چار ماشے سونے کا ہوتا ہے اگر سونا سولہ روپے کے درکا ہو تو ایک دینار چھ روپے کا ہوا اور اس تصدق کرنیسے بالکل گناہ جمعے کے ترک کا نہیں جاتا رہتا بلکہ تخفیف اُس کے گناہ میں ہوجاتی ہے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجُمُعَۃُ عَلٰی مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جمعہ لازم ہوتا ہے اُس شخص پر کہ سُنے آواز روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جمعہ واجب ہے اُسپر کہ ہو پہنچ ایسی جگہ کے کہ درمیان اُسکے اور درمیان شہر کے فرق مقدار پہنچے آواز کے ہو یعنی اگر شہر میں کوئی پکارے تو وہاں آواز نہ پہنچے اور شرح مینہ میں ذکر کیا ہے کہ جو کوئی بیچ اطراف شہر کے ہو کہ نہ ہو درمیان اُسکے اور درمیان شہر کے فرق بلکہ مکان متصل ہوں پس لازم ہے اُسپر جمعہ یعنی اگرچہ نہ سُنے آواز اور اگر ہو درمیان اُسکے اور درمیان شہر کے فرق بسبب درمیان میں ہونے زراعت یا چراگاہ کے پس نہیں جمعہ اُسپر اگرچہ سنے آواز اور امام محمدؒ سے منقول ہے کہ اگر سنے آواز پس لازم ہے اُسپر جمعہ انتہیٰ اور فتویٰ امام محمدؒ ہی کے قول پر ہے ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجُمُعَۃُ عَلٰی مَنْ اٰوَاہُ اللَّیْلُ اِلٰی اَھْلِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جمعہ فرض ہے اُس شخص پر کہ جگہ دے اُسکو رات طرف اہل اُسکے کی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہے کہ اسناد اسکی ضعیف ہے ف یعنی جمعہ واجب ہے اُسپر کہ ہو درمیان وطن اُسکے کے اور درمیان اُس جگہ کے کہ اوا کیا جاتا ہے جمعہ اسقدر مسافت کہ بعد ادا کرنے جمعے کے ممکن ہو پھر آنا اپنے وطن کو پہلے شب سے کہ رات اپنے گھر میں کرے ع وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِھَابٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجُمُعَۃُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ جَمَاعَۃٍ اِلَّا عَلٰی اَرْبَعَۃٍ عَبْدٍ مَمْلُوْکٍ اَوِامْرَاَۃٍ اَوْصَبِیٍّ اَوْمَرِیْضٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ وَائِلٍ اور روایت ہے طارق بن شہاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں مگر چار پر واجب نہیں غلام پر کہ کسی کے ملک میں ہو اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر روایت کی یہ ابوداؤد نے اور شرح السنہ میں ساتھ لفظ مصابیح کے ایک شخص قوم بنی وائل کے سے ف جمعہ حق ہے یعنی ثابت ہے فرضیت اُسکی ساتھ کتاب اور سنت کے اور واجب ہے یعنی فرض مؤکد ہے اور جماعت جمعے میں فرض ہے بغیر جماعت کے جمعہ درست نہیں اور اختلاف کیا ہے علمائے کہ کتنے لوگ ہوں جماعت میں جنسے جمعہ درست ہو امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک تین ہوں سوائے امام کے اور ابو یوسفؒ کے نزدیک دو ہوں سوائے امام کے اور امام شافعی کے نزدیک چالیس آدمی کامل چاہئیں اور غلام اور کے تصرف میں ہوتا ہے اسلیے جمعہ اُس سے ساقط ہوا اور عورت پر فرض نہیں بسبب اسکے کہ حق خاوند کے اُسکے ذمے متعلق ہیں اور ازدحام ہوتا ہے مردوں کا جمعے میں اور لڑکا بسبب نابالغ ہونے کے

غیر مکلف ہے اُسپر اسلیے فرض نہین اور بیمار پر بسبب ضعف اور ناتوانی اور دفع ضرر کے فرض نہین اور بیماری سے مراد وہ بیماری ہے کہ بسبب اُسکے دشوار ہو حاضر ہونا جمعے مین اور دیوانہ لڑکون کے حکم مین داخل ہے اور مسافر اور اندھے اور لنگڑے پر بھی جمعہ فرض نہین یہ اور حدیثون سے ثابت ہوا ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ بوڑھا کہ جسکو ضعف لاحق ہو بیمار کے حکم مین ہے اُسپر بھی جمعہ واجب نہین اور مقعد یعنی جو چل نہ سکے اُسپر بھی واجب نہین اور واجب نہین مُرض یعنی بیمارداری کرنیوالے پر بھی اگر اُسکے جانے سے بیمار ضائع ہوتا ہو ح بنع **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی رِجَالٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ بُیُوْتَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اُن لوگون کے کہ پیچھے رہتے ہین جمعے سے البتہ تحقیق قصد کیا مین نے یہ کہ حکم کرون ایک شخص کو کہ نماز پڑھائے لوگون کو پھر جلادون گھرون اُن لوگون کے کہ پیچھے رہجاتے ہین جمعے سے یعنی بغیر ضرورت کے روایت کی یہ مسلم نے ف

اسمین بڑی وعید ہے تارک جمعہ کے لیے غور کرین لوگ اسمین اور جمعے کو کبھی ترک نکرین **و عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَۃٍ اَوْ عُذْرٍ مُّنَافِقًا فِیْ کِتَابٍ لَّا یُمْحٰی وَلَا یُبَدَّلُ وَفِیْ بَعْضِ الرِّوَایَاتِ ثَلٰثًا رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چھوڑے جمعے کو بغیر ضرورت کے لکھا جاتا ہے منافق بیچ کتاب کے کہ نہین مٹائی جاتی اور نہین بدلی جاتی اور بیچ بعض روایات کے ہے کہ جو شخص چھوڑے تین جمعے یعنی اُسکا یہ حال ہے روایت کی یہ شافعی نے ف بغیر ضرورت کے ضرورت یہ ہے کہ خوف ہو ظالم وغیرہ کا یا مینہ ہو یا برف پڑتی ہو یا کیچڑ وغیرہ ذلک پس ان صورتون مین ترک کریگا تو منافق نہین لکھا جائیگا اور اگر اس طرح کے عذر نہونگے اور ترک کریگا تو منافق لکھا جائیگا اور بیچ کتاب کے کہ نہین مٹائی جاتی یعنی نامۂ اعمال مین حاصل یہ کہ ساتھ نفاق اُسکے کے ہمیشہ ثابت ہے یہان تک کہ مرادے اللہ تعالیٰ اُسکی یا بخشدے خیال تو کرے آدمی کیا وعید شدید ہے ترک جمعہ پر عیاذاً باللہ منہ بنع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَیْہِ الْجُمُعَۃُ اِلَّا مَرِیْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَاَۃٌ اَوْ صَبِیٌّ اَوْ مَمْلُوْکٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰی بِلَھْوٍ اَوْ تِجَارَۃٍ اِسْتَغْنَی اللّٰہُ عَنْہُ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ

اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس فرض ہے اُسپر نماز جمعے کی دن جمعے کے مگر مریض ہو یا مسافر یا عورت یا لڑکا یا غلام تو نہین فرض اُنپر پس جو کوئی بے پرواہو نماز جمعے سے ساتھ کھیلنے کے یا سوداگری کے بے پرواہوتا ہے اللہ اُس سے یعنی عنایت نہین فرماتا اُسپر اور اللہ بے پرواہے تعریف کیا گیا روایت کی یہ دارقطنی نے ف

یعنی جو کوئی کھیل یا تجارت مین مشغول رہا اور نماز جمعے کی ترک کی اُس سے اللہ بے پرواہوتا ہے اور مہربانی اُسپر نہین کرتا بنع **بَابُ التَّنْظِیْفِ وَالتَّجْمِیْرِ** باب ہے بیچ بیان پاکی کرنے اور سوریے جانیکے جمعے کے لیے ف مراد پاکی کرنیسے یہان پاک کرنا بدن کا ہے ساتھ نہانے اور لبین لوانے اور ناخون کتروانے اور زیر ناف کے بال لینے اور بغلون کے بال دور کرنے کے اور پاک کرنا کپڑونکا اور استعمال کرنا خوشبو کا کہ یہ سب روز جمعے کے سُنّت ہے اور تفصیل اسکی باب السواک مین بیچ بیان فطرت کے گذر چکی ہے اور سوریے جانے سے یہ مراد ہے کہ اوّل وقت نماز جمعے کے لیے جاوے اور اگر اول روز مین جاوے افضل ہے چنانچہ امام غزالیؒ نے بعض سلف سے نقل کیا ہے کہ وہ وقت صبح کے جمعے کیلیے جاتے تھے واسطے جلدی کرنے کے طرف عبادت کے اور مسجد شریف نبوی مین عادت لوگون نے یہ پکڑی ہے کہ سوئے اگر مصلے بچھا جاتے ہین

جگہ روکنے کے لیے اور چلے جاتے ہین بیٹھتے نہین اس فعل پر بعضے علمانے کلام کیا ہے کہ اگر بیٹھ کر ذکر و فکر مین مشغول ہون تو بہتر ہے اور یون ہین پہلے سے جگہ کا روک لینا اچھا نہین کہ اور لوگ اسمین تنگ ہو ونگے ؛ ح ؛ پس اس سے معلوم ہوا کہ یہان جو لوگ جامع مسجد مین کپڑے رکھ کر چلے جاتے ہین اپنے گھرون مین کھانے پینے وغیرہ کے لیے یہ بھی خوب نہین اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَیَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِهٖ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا کُتِبَ لَهٗ ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

روایت ہے سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہاوے جو شخص دن جمعے کے اور پاکی حاصل کرے جسقدر کہ ہو سکے پاکی اور لگاوے تیل اپنے سے یعنی جو کہ میسر ہووے گھر سے بے تکلف اور لگاوے خوشبو گھر اپنے مین سے پھر نکلے طرف مسجد کے پس نہ فرق کرے درمیان دو شخصون کے پھر نماز پڑھے جو کہ مقدر کی گئی واسطے اُسکے یعنی سُنت جمعے کی یا قضا یا نوافل پھر چُپ رہے جبکہ خطبہ پڑھے امام بخشے جاتے ہین اُسکے لیے وہ گناہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان جمعے دوسرے کے ہوئے ہین یعنی گذرے ہوئے جمعے مین روایت کی یہ بخاری نے ف پاکی حاصل کرے یعنی لبین لواوے اور ناخون کتروا وے اور بال زیر بغل کے لے اور بغلون کے بال دور کرے اور کپڑے پاک کرے اور نہ فرق کرے دو شخصون مین یعنی اگر مسجد مین بیٹھے ہون باپ اور بیٹا یا دو شخص کہ آپس مین محبت رکھتے ہون اُنکے درمیان مین نہ ہو بیٹھے یا نہ فرق کرے دو شخصون مین کہ نہ جگہ ہو درمیان مین اُنکے پس اُنکو ایذا ہو ویگی اور اگر درمیان مین جگہ ہو مضائقہ نہین یا مراد یہ ہے کہ نہ فرق کرے ساتھ قدم رکھنے کے یعنی چیر پھاڑ کر لگے جانیکا ارادہ نہ رکھے بلکہ جہان جگہ پاوے وہین بیٹھ جاوے اور اگر بغیر فرق کرنے اور قدم رکھنے کے صف اول مین پونہچ سکے بہتر ہے حکم اُس صورت کا ہے کہ آگے جگہ خالی نہین لیکن جانتا ہے کہ جاون گا تو لوگ بخوشی جگہ دینگے اور اگر آگے جگہ خالی ہو تو چیر پھاڑ کر آگے جانا درست ہے اس لیے کہ قصور اُنکا ہے کیون نہ جماعت بھرلی اور حقیقت مین اس حدیث مین اشارہ ہے ساتھ اول وقت جانے کے تا حاجت فرق کرنے اور پھلانگنے لوگون کی نہ پڑے ؛ ع ؛ و در مختار وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَصَلّٰی مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی وَفَضْلُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ نہایا پھر آیا جمعے مین پس نماز پڑھی اُسقدر کہ مقدر تھی واسطے اُسکے پھر چُپ رہا یہانتک کہ فارغ ہوا خطیب اپنے خطبے سے پھر نماز پڑھی ساتھ اُسکے بخشے جاتے ہین اُسکے وہ گناہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان جمعے دوسرے کے ہوے ہین اور زیادہ تین دن کے روایت کی یہ مسلم نے ف یہ زیادتی اس لیے ہے کہ ہر نیکی کا ثواب وہ چند ہوتا ہے پس جمعے سے جمعے تک سات دن ہوتے ہین اور تین دن اور زیادہ ہوے تا دہاکا پورا ہو جاوے ؛ ع ؛ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ وضو کیا اور اچھا وضو کیا یعنے برعایت آداب پھر آیا جمعے مین اور سُنا خطبہ یعنی اگر قریب تھا اور چُپ رہا یعنی اگر دور تھا بخشے جاتے ہین اُسکے لیے وہ گناہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان جمعے دوسرے کے ہوے اور زیادہ تین دن کے اور جسنے چھوا کنکرون کو پس تحقیق بیہودہ کیا روایت کی یہ مسلم نے ف جسنے چھوا کنکرون کو

یعنی برابر کیا اُن کو سجدے کے لیے ایک بار سے زیادہ نماز مین اور بعضون نے کہا چھونے سے یہ مراد ہے کہ وقت خطبے کے کھیلا اُنسے اور سہو کیا لغو کے معنی ہین کلام باطل و بیفائدہ پس اس فعل کو مشابہ لغو کے کیا اس لیے کہ مانع ہے سُننے خطبے کے سے ۔ ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَآئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبَشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہوتا ہے دن جمعے کا ٹھیرتے ہین فرشتے دروازۂ مسجد پر لکھتے ہین اول آنیوالے کو پھر اُسکے بعد اول آنے والے کو اور مثل اُس شخص کی کہ اول وقت گیا جمعے کے لیے مانند مثال اُس شخص کے کہ بھیجتا ہے اونٹ قربانی کے لیے مکے مین کہ بہت ثواب رکھتا ہے پھر مثل اُسکی کہ بعد اُسکے آتا ہے مانند مثال اُس شخص کے کہ بھیجتا ہے گائین مکے مین قربانی کے لیے پھر جو کہ بعد اُسکے آوے مانند اُسکے کہ بھیجے دنبہ پھر جو کہ بعد اُسکے آوے مانند اُسکے کہ تصدق کرے مرغی پھر انڈا پھر جبکہ نکلتا ہے امام یعنی خطبے کے لیے لپیٹتے ہین وہ دفترانے اور سُنتے ہین خطبہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ٹھیرتے ہین یعنی صبح سے یا طلوع آفتاب سے یا وقت زوال کے اور یہ خوب ہے اور یہ ملائکہ سوائے حفظہ یعنی اعمال لکھنے والون کے ہین ۔ ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ کہے تو واسطے پاس بیٹھنے والے اپنے کے دن جمعے کے چپ رہ اُس حال مین کہ کہ امام خطبہ پڑھتا ہے پس تحقیق تو نے بھی لغو کیا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تو نے بھی لغو کیا اس لیے کہ کلام مطلقاً وقت خطبے کے اس سے معلوم ہوا کہ کلام کرنا وقت خطبے کے ممنوع ہے اگرچہ بطریق امر بالمعروف و نہی المنکر کے ہو اسلیے کہ اشارہ کرنا کافی ہے اور کلام کرنا عبث ہے اور تفصیل اس مسئلے کی یہ ہے کہ چُپ رہنا اُسوقت واجب ہے نزدیک اکثر علماے کے اور امام ابوحنیفہؒ بھی اُن مین ہین اور بعضون کے نزدیک مستحب ہے اور امام شافعیؒ اُنمین سے ہین اور مواہب لدنیہ مین لکھا ہے کہ امام شافعیؒ کے اس مسئلے مین دو قول ہین یعنی وجوب اور استحباب اور مذہب حنفی مین وقت نکلنے امام کے بھی خطبے کے لیے شروع نماز اور کلام دونون حرام ہین اور اگر کوئی نماز مین ہو اور امام شروع کرے خطبہ تو توڑ ڈالے نماز کو رکعت پر اور صاحبینؒ کے نزدیک مضائقہ نہین کلام کرنیکا بعد نکلنے امام کے پہلے شروع کرنے خطبے کے اور بعد اُترنے کے منبر سے پہلے تکبیر تحریمہ کے اس لیے کہ کراہیت بسبب اسکے ہوتی ہے کہ کلام کرنے مین خطبہ نہین سُن سکتا اور یہ مقام سُننے کے ہین نہین پس جائز ہوا کلام کرنا اور دلیل امام ابوحنیفہؒ کی اوپر حُرمت دونون چیزون کے یہ حدیث ہے **اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ فَلَا صَلٰوةَ وَلَا كَلَامَ** اور اقوال صحابہؓ کے بھی اسیطرح ہین اور قول صحابی کا حجت ہے ہمارے لیے اور واجب ہے تقلید اُسکی اور لکھا ہے علمانے کہ خطبے کیوقت قضا نماز پڑھنی صاحب ترتیب کو مکروہ نہین اور اختلاف کیا علمانے اُسکے حق مین کہ دور بیٹھا ہوا ایسا کہ خطبہ نہ سُنتا ہو مختار یہی ہے کہ اُسکو بھی واجب ہے چپ ہی رہنا اور حرام ہے خطبے کیوقت کھانا اور پینا اور کتابت اور مکروہ ہے جواب دینا چھینک کا اور جواب دینا سلام کا اور لکھا ہے درمختار مین **كُلُّ مَا حَرُمَ فِي الصَّلٰوةِ حَرُمَ فِي الْخُطْبَةِ** یعنی جو چیز حرام ہے نماز مین خطبے مین بھی اور درود دل مین بھیجے تا خلل خطبہ سُننے مین نہ آوے وہو الصواب اور اسیطرح حمد کرے وقت چھینک کے دل مین اور رد کرنا منکر کا یعنی خلاف شرع کا ساتھ اشارہ ہاتھ یا آنکھ کے مکروہ نہین وہو الصحیح اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کے یہ ہے کہ عنوان باب مقتضی ہے سویرے جانے کا کہ موجب زیادتی ثواب کا ہے اور جسوقت اس شخص نے کہ نصیحت کی اُسکو بھی بات کی

وقت خطبے امام کے تو اس سے لغو صادر ہوا ثواب سو برسے جانیکا اس سے فوت ہوا پس چاہیے کہ سو برسے جاوے اور ایسی حرکت نکرے کہ جس سے ثواب جاتا رہے ۱۲ ح ۱۲ و مولانا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ اَفْسِحُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ اٹھاوے ایک تمھارا بھائی اپنے کو دن جمعے کے پھر قصد کرے طرف جگہ اُسکی کے پس بیٹھے اُسمین ولیکن کہے کشادہ کرو جگہ کو روایت کی یہ مسلم نے ف حرام ہے کسیکو ہٹاکر اُسکی جگہ پر بیٹھنا بدون اُسکی رضا کے لیکن رضا کے حقیقۃً ہونے از راہ خوف وحیا کے اور اگر کسی کو پہلے بھیجے تا اسکے لیے جگہ روک رکھے تو بھی اُسکو اُٹھانا حرام ہوتا ہے اس لیے کہ مسجدون اور مانند اُنکے کا مستحق بسبب بھیجنے کے نہین ہوتا بلکہ جسکو بھیجا ہے بڑا حق دار اُس جگہ کا کہ جسمین بیٹھا ہے وہ ہوتا ہے بسبب پہلے جا بیٹھنے کے اُسمین اگرچہ نیت رکھتا تھا کہ یہ جگہ بھیجنے والے کے لیے ہے بلکہ مکروہ ہے اُسکو اُٹھانا وہان سے اور ایثار کرنا بھیجنے والیکا اگر ہووہ شخص کہ جسکے لیے یہ اُٹھتا ہے کم اس سے فضیلت مین یعنی اگر اپنے سے افضل کو ایثار کرے تو نہین مکروہ پس وہان سے اُٹھنا مکروہ اس لیے ہے کہ ایثار عبادات مین بلا عذر مکروہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو ایثار کرنے والون کی فضیلت بیان کی ہے اس آیت مین وَالَّذِيْنَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ تو مراد اُس سے ایثار حظون نفس مین ہے اور معنی ایثار کے ہین غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھنا اور عجیب بات یہ ہے کہ خادم بعضے ظالمون کے جامع مسجد مین جاتے ہین اور فقیرون کو اُٹھا دیتے ہین اور دھکے دیتے ہین اور مارتے ہین چنانچہ ایک عارف سے کہا گیا کہ آیا نہین دیکھتا تو ظلم انکا ہے اے مولانا کہا اُنھون نے انکی عبادت کا تو یہ حال ہے انکے ظلم اور گناہ کا کیا ٹھکانا ہے اور کشادہ کرو جگہ کو یہ کہنا جب پونچتا ہے کہ جگہ قابل فراخی کے ہو ورنہ تنگ نکرے کسی کو بلکہ پڑھے نماز جہان جگہ پاوے اگرچہ دروازۂ مسجد پر ہو اور مناسبت حدیث کو باب کے ساتھ یہ ہے کہ اسمین رغبت دلائی سو برسے جانے پر تا حاجت کسی کے اُٹھانے کی نہ پڑے ۱۲ ع اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهٖ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہاوے دن جمعے کے اور پہنے اچھے کپڑے اور لگاوے خوشبو اگر ہو اُسکے پاس پھر آوے جمعے مین پس نہ پھلانگے گردن لوگونکی پھر نماز پڑھے اُسقدر کہ مقدر کی اللہ نے واسطے اُسکے پھر چپ رہے جسوقت کہ نکلے امام اُسکا یہان تک کہ فارغ ہو نماز اپنی سے ہو گا کفارہ واسطے اُس چیز کے کہ درمیان اس جمعے کے اور درمیان اُس جمعے کے کہ پہلے اُس سے ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اچھے کپڑون سے مراد سفید کپڑے ہین کہ پسند تھے حضرتؐ کو ۱۲ ع وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنٰى مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اوس بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہلاوے دن جمعے کے اور نہاوے آپ اور سویرے جاوے اور اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے اور نہ سوار ہو اور نزدیک ہو امام سے اور سنے خطبہ اور نہ کہے بیہودہ بات ہو گا واسطے اُسکے بدلے ہر قدم کے عمل برس روزہ کا

ثواب روزے اسکے کا اور قیام اُسکے کا یعنی ہر قدم پر ثواب ایک برس کے روزون کا اور قیام راتون اُسکی کا لکھا جاتا ہے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف نہلاوے یعنی اپنی عورت کو مراد یہ ہے کہ صحبت کرے بیوی سے اور باعث اُسکے غسل کا ہو یا مراد یہ ہے کہ دُھلاوے کپڑے اپنے یا سر دھووے خطمی وغیرہ سے اور صحبت کرنی جمعے کو بہتر اس لیے ہوئی کہ اس سے خطرہ زنا کا دلمین نہین آتا اور حضور نماز مین خوب ہوتا ہے اور لفظ ثُمَّ بُرکب کی قید کا فائدہ یہ ہے کہ تمام راہ پیادہ چلے بالکل سوار نہو یہ تاکید فرمایا کہ لفظ مشی عام تھا خواہ تمام راہ پیادہ چلے یا تھوڑی دور پھر سوار ہولے ع وعن عبد اللہ بن سلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی احدکم ان وجد ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعۃ سوی ثوبی مھنتہ رواہ ابن ماجۃ وروی مالک عن یحیی بن سعید اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قباحت اوپر ایک تمھارے کے اگر مقدور ہو یہ کہ بناوے دو کپڑے واسطے دن جمعے کے سوائے کپڑے کاروبار اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی مالک نے یحیی بن سعید سے ف کپڑے کاروبار کے یعنی جو کپڑے ہمیشہ گھر مین پہنے رہتا ہے کہ اُس سے کاروبار گھر کا بھی کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کپڑے جمعے اور عید کیلیے بنا رکھے منافی زہد کی نہین چنانچہ حضرت کے بھی دو کپڑے تھے کہ خاص جمعے ہی کو پہنتے تھے ع وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احضروا الذکر وادنوا من الامام فان الرجل لا یزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنۃ وان دخلھا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے سمرۃ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہو وقت خطبے کے اور نزدیک ہو امام سے پس تحقیق آدمی ہمیشہ دور رہتا ہے یعنی بھلائیون کی جگہ سے بلا عذر یہان تک کہ پیچھے رہیگا بیچ داخل ہونے بہشت کے اگرچہ داخل ہو بہشت مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اس مین رغبت دلائی اسپر کہ طلب کرے اعلیٰ امور اور ارادہ نکرے ادنی اُنکے کا ؎ ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق ۔ بسند بقدر ہمت تو اعتبار تو ع وعن معاذ بن انس الجھنی عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرا الی جھنم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے معاذ بن انس جہنی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پھلانگے لوگون کی گردنون پر سے دن جمعے کے بنایا جاویگا پل اُسکو طرف دوزخ کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف کہا سید نے کہ لفظ عن ابیہ از راہ سہو کے کہا ہے اس لیے کہ انس باپ معاذ کے کو نہ روایت ہے اور نہ صحبت ہے بلکہ صواب عن سھل بن معاذ عن ابیہ ہے جیسے کہ ترمذی مین ہے اور بنایا جاویگا پل اُسکو بدلہ مثل فعل اُسکے کا ملیگا جیسے اِسنے لوگون کو گذرگاہ اپنا کیا تھا اسکو بھی گذرگاہ لوگون کا کرینگے ع وعن معاذ بن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے معاذ بن انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مارنے سے دن جمعے کے اُس حال مین کہ امام خطبہ پڑھتا ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف گوٹ مارنا اس نشست کو کہتے ہین کہ رانین ملاوے پیٹ سے ساتھ کپڑے کے یا ہاتھ کے اسطرح کے بیٹھنے سے منع فرمایا اس لیے کہ نیند آجاتی ہے پس خطبہ نہین سُن سکتا اور قریب ہے کہ وضو ٹوٹ جائے یعنی اکثر گر پڑتا ہے پہلو پر پس ٹوٹ جاتا ہے وضو ۔ ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم یوم الجمعۃ فلیتحول

مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اوٹھے ایک تمھارا دن جمعے کے پس چاہیے کہ بدل ڈالے وہ جگہ اپنی یعنی جس جا بیٹھا ہو وہاں سے سرک کر اور جگہ پر ہو بیٹھے کہ اس سے غلبہ نیند کا کم ہو جائیگا روایت کی یہ ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** نافع **قَالَ سَمِعْتُ** ابن **عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ وَلٰكِنْ** لِنافع **فِي الْجُمُعَةِ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہے نافع سے کہ کہا سُنا ہمین نے ابن عمرؓ سے کہ کہتے تھے منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اُٹھا دے کوئی کسیکو جگہ اُسکی سے اور بیٹھ جاوے اُسمین کہا گیا واسطے نافع کے کہ یہ منع جمعے مین ہے کہا جمعے مین اور سوائے جمعے مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ بات منع ہے اس لیے کہ ایذا ہوتی ہے مسلمان کو پس اسمین جمعہ اور غیر جمعہ برابر ہے **ع** **وَعَنْ** عبد **اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتْخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہوتے ہین جمعے مین تین طرح کے شخص ایک شخص حاضر ہوتا ہے ساتھ بیفائدہ کلام کرنے کے یا فعل باطل کے یعنی حالت خطبے کی مین پس وہ نصیبہ اُسکا ہے حاضر ہونے جمعے سے یعنی ثواب جمعے سے محروم ہے اور وبال لغو کا نصیبہ اُسکا ہے اور ایک شخص حاضر ہوتا ہے جمعے مین واسطے دعا کے یعنی مشغول دعا مین رہتا ہے حالت خطبے کی مین جی مین یا زبان کہے دعا اصل خطبے کے سُننے سے یا کمال اُسکے سے پس وہ ایک شخص ہے کہ دعا مانگی اللہ سے اگر چاہے دے اُسکو یعنی بسبب وسعت کرم اپنے کے اور اگر چاہے نہ دے اُسکو اور ایک شخص حاضر ہوتا ہے جمعے مین ساتھ چپ رہنے کے یعنی خطبہ سُننے کے لیے جب ہو نزدیک اور ساتھ چُپ رہنے کے یعنی جب ہو دور اور پھلانگے گردن مسلمان کی اور نہ ایذا دے کسیکو پس وہ جمعہ کفارہ ہے اُس جمعے تک کہ متصل ہے اُسکے یعنی پہلا جمعہ اور تین دن زیادہ اور یہ بسبب اسکے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص کہ کرے ایک نیکی پس واسطے اُسکے ہے دس برابر اُسکے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اور اگر چاہے نہ دے اُسکو یعنی بسبب نرا اس فعل بد کے کہ باز رہا سُننے خطبے کے سے بسبب کرنے دعا کے اور یہ مکروہ ہے ہمارے نزدیک اور حرام ہے اوروں کے نزدیک اور ایک نسخے مین لفظ **يَلْغُوْ** اسا صیغہ مضارع کے آیا ہے لیکن صحیح **بِلَغْوٍ** ہے کہ مطابق ہے ساتھ فقروں آیندہ کے اور نہ ایذا دی کسی کو مانند اُٹھا دینے کے جگہ اُسکی سے یا بیٹھنے کے بعض اعضا اُسکے پر یا مصلے اُسکے پر بغیر مرضی اُسکی کے یا لمس پیاز کی بوسے **ع** **وَعَنِ** ابن **عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا وَالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهٗ اَنْصِتْ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ** اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کلام کرے دن جمعے کے اُس حال مین کہ امام خطبہ پڑھتا ہو پس وہ مانند گدھے کے ہے اُٹھاتا ہے کتابین اور وہ شخص کہ کہے واسطے اُسکے کہ چُپ رہ نہین واسطے اُسکے ثواب جمعے کا روایت کی یہ احمد نے **ف** مانند گدھے کے یعنی حال اس کا مانند حال گدھے کے ہے کہ اُٹھاتا ہے کتابین اپنی پیٹھ پر یہ کنایہ ہے علم بے عمل سے اور نہ فائدہ اُٹھانے سے ساتھ علم کے باوجود رنج و مشقت اُٹھانے کے حاصل کرنے اُسکے مین اور جو اُس بولنے والے کو کہے چُپ رہ نہین اُسکو ثواب جمعے کا بسبب لغو ہونے

لغو کے اُس سے کہ وہ منع ہے جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ کی مین گذرا اور یہ جو آیا ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا حضرتؐ سے دن جمعے کے حالت خطبے مین کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال اور بھوکی ہے عیال پس دعا کرو اللہ سے ہمارے لیے پس اُٹھائے حضرتؐ نے ہاتھ اپنے اور دعا کی اور اور بعضی روایتون سے کلام کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت خطبے مین ثابت ہوا ہے پس احتمال ہے کہ وہ پہلے شروع خطبے کے یا بعد فراغ کے ہو اور احتمال اُسکے نسخ کا بھی ہے یا خصائص حضرتؐ کے سے ہو ۔ ش ع وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلًا اور روایت ہے عبید بن سباق سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک جمعے کے جمعون مین سے اے گروہ مسلمانون کے تحقیق یہ دن ہے کہ ٹھیرایا اُسکو اللہ نے عید پس نہاؤ اور جو شخص کہ ہو اُسکے پاس خوشبو پس نہین ضرر کرتا اُسکو یہ کہ لگاوے اُسمین سے اور لازم ہے تمکو کہ استعمال کرو مسواک کا روایت کی یہ مالکؒ نے اور روایت کی ابن ماجہ نے بعید سے اور اُسنے نقل کی ابن عباسؓ سے متصل ف یعنی عید دن خوشی اور زینت کرنیکا واسطے فقراء اور مساکین کے اور اولیاے صالحین کے اور نہاؤ یعنی خوب طہارت اور ستھرائی حاصل کرو اور خوشبو یعنی خوشبو مردانی کہ جسمین خوشبو ہو اور رنگ نہو یعنی مانند عطر وغیرہ کے اور کہا ابن حجر نے کہ افضل خوشبو ہے مشک کی کہ اُسمین گلاب ملا ہوا سلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر استعمال خوشبوے مشک کا کرتے تھے اور نہین ضرر کرتا اگر کہا جاوے کہ یہ وہان بولتے ہین جہان گمان گناہ کا ہوتا ہے اور خوشبو لگانی خصوصاً دن جمعے کے سنت مؤکدہ ہے پس کیا معنی اس عبارت کے جواب یہ کہ بعضے مسلمان مرد تو ہم کرتے تھے یہ کہ خوشبو لگانی عادت عورتون کی ہے پس نفی کی گناہ کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا باوجود طواف یعنی سعی صفا مروے کی واجب ہے یا رکن ہے اور لازم ہے تمکو کہ استعمال کرو مسواک کا دن جمعے کے خصوصاً نزدیک وضو اور غسل کے ۔ ش ع وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے براے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے مسلمانون پر یہ کہ نہاوین دن جمعے کے اور لگاوے ایک اُنکا خوشبوئی اہل اپنے سے پس اگر نہ پاوے پس پانی واسطے اُسکے خوشبوئی ہے روایت کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف خوشبوئی اہل اپنے کے سے یا سلیے کہا کہ عورتین اکثر خوشبو رکھتی ہین گویا یہ اشارہ ہے اسپر کہ اگر اس پاس خوشبو نہو بیوی سے مانگ لے مگر خوشبو زنانی نہو یعنی ایسی نہو کہ رنگ رکھتی ہو اور پانی خوشبو ہے یعنی اگر خوشبو نہ ملے پانی سے نہالے کہ پانی بمنزلہ خوشبوئی کے ہے سلیے کہ سبب ستھرائی کا ہے اور بہ بو اُس سے جاتی رہتی ہے اور یہ حدیث اور اوپر کی حدیث مؤید ہے مذہب امام مالکؒ کی کہ اُنکے نزدیک غسل جمعے کا واجب ہے لیکن حمل کیا ہے اسکو جمہور نے اوپر سنت مؤکدہ ہونیکے اسلیے کہ اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ واجب نہین اور کہا ہے علمانے کہ ترک کرنا اُسکا مکروہ ہے ۔ ش ع بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلٰوةِ باب ہے بیچ بیان خطبے کے اور نماز جمعے کے ف خطبہ کہتے ہین اُس کلام کو کہ خطاب کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے اور شرع مین خطبہ کہتے ہین ایک کلام کو کہ مشتمل ہو اوپر ذکر اور شہادتین اور درود اور نصیحت کے اور خطبہ شرط اور فرض ہے نماز جمعے مین اور ادنیٰ مقدار فرض کی امام ابو حنیفہ کے نزدیک سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الٰہ الا اللہ ہے اور منقول حضرتؐ سے خطبہ طویل ہے پس وہ واجب ہے یا سنت نہ شرط کہ بغیر اُس کے

نماز درست نہو اور صاحبینؒ کہتے ہین کہ ضرور ہے ذکر طویل کہ اُسکو خطبہ کہتے ہین عرف مین اور تسبیح اور تحمید کو خطبہ نہین کہتے اور شافعیؒ کہتے ہین جائز نہین جب تک کہ نہ پڑھے دو خطبے اور دلیلین بسطون کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ۔ ش **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ** روایت ہے **اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْجُمُعَۃَ حِیْنَ تَمِیْلُ الشَّمْسُ** رواہ البخاری انس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے جمعے کی جسوقت کہ ڈھلتا آفتاب روایت کی یہ بخاری نے ف جب بہت سردی ہوتی تو دوپہر ڈھلتے ہی پڑھتے اور بہت گرمی مین ٹھنڈے وقت پڑھتے جیسا کہ اور حدیث انس کی مین آگے آتا ہے ۔ ش **وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا کُنَّا نَقِیْلُ وَلَا نَتَغَدّٰی اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ** متفق علیہ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ نہ تھے ہم قیلولہ کرتے اور نہ کھاتے کھانا اوّل روز مگر بعد پڑھنے نماز جمعے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قیلولہ کہتے ہین استراحت کرنے کو دوپہر مین خواہ سوئے یا نہ سوئے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ سویرے جاتے تھے نماز جمعے کے لیے قیلولہ اور کھانے مین نہ مشغول ہو جاتے تھے بلکہ بعد نماز کے یہ کام کرتے تھے ۔ ش **وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَکَّرَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ یَعْنِی الْجُمُعَۃَ** رواہ البخاری اور روایت ہے انس رضی سے کہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی سویرے پڑھتے نماز اور جب شدت ہوتی گرمی کی دیر کر پڑھتے نماز یعنی جمعے کی روایت کی یہ بخاری نے ۔ ش **وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ النِّدَاءُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَوَّلُہٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا کَانَ عُثْمَانُ وَکَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَی الزَّوْرَاءِ** رواہ البخاری اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ کہا تھا اذان دن جمعے کی اول اُس اذان کی جسوقت کہ بیٹھتا امام منبر پر پیش زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے پس جبکہ خلیفہ ہوے حضرت عثمانؓ اور بہت ہوئے لوگ زیادہ کی اذان تیسری اوپر زوراء کے روایت کی یہ بخاری نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک مین سُنّت یہ تھی کہ جب حضرت تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی اور اذان اول کہ بعد آنے وقت کے کہتے ہین تھی اور اسی طرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین رہا جب حضرت عثمانؓ نے بہتات لوگون کی دیکھی اور دیکھا کہ حضرتؐ کے زمانے مین لوگ کم تھے اور قریب قریب رہتے تھے مسجد سے اور اکثر خدمت بابرکت مین حاضر رہتے تھے اور اب لوگ دور دور رہتے ہین مسجد سے اور اپنے کاروبار مین مشغول رہتے ہین مناسب جانا کہ جب وقت آوے نماز کا اذان کہی جاوے تا لوگ دور کے بھی آوین اور خطبے مین حاضر ہون پس مراد تیسری اذان سے یہی اذان اوّل ہے اسکو تیسری اذان کہا اگرچہ باعتبار وقوع کے اوّل ہے اس لیے کہ تیسری ہے اُن دو اذانون کے کہ حضرتؐ کے زمانے مین تھین یعنے پہلی اذان خطبے کے وقت کی ہوئی اور دوسری اذان تکبیر ہوئی اور تیسری یہ ہوئی جو اول کہی جاتی ہے پس یہ اذان حضرت عثمانؓ نے مقرر کی وہ بھی سُنّت ہوئی بدعت نہین اس لیے کہ فعل خلفاے راشدین کا بھی سُنّت ہے اور وقت پڑھنے سنتون کے جو ایک اور اذان کہتے ہین یہ نہ حضرتؐ کے زمانے مین تھی نہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانے مین تھی نہ تابعین کے زمانے مین اور نہ اب عمل ہے اکثر اسلام کے شہرونمین معلوم نہین کہ کس نے یہ نکالی ہے اور لکھا ہے علمانے کہ جب پہلی اذان ہو جمعے کی تو بیع کرنی حرام ہوتی ہے اور سعی کرنی یعنی جلدی جانا اور حاضر ہونا نماز مین واجب ہوتا ہے اور زوراء نام ایک جگہ کا ہے بیچ بازار مدینے کے ۔ ش **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ یَجْلِسُ بَیْنَہُمَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیُذَکِّرُ النَّاسَ فَکَانَتْ صَلٰوتُہٗ قَصْدًا وَخُطْبَتُہٗ قَصْدًا** رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

وُہ خطبے بیٹھتے تھے درمیان دونون کے پڑھتے تھے یعنی خطبون مین قرآن اور نصیحت کرتے تھے لوگون کو اور ذکر کرتے اُن چیزون کا کہ باعث خوف اور امید کی ہین پس تھی نماز اُنکی اوسط درجے کی اور خطبہ اُسکا اوسط یعنی نہ بہت درازنہ بہت کوتاہ روایت کی یہ مسلم نے ف بیٹھتے درمیان دونون خطبون کے اس قدر کہ قرار پکڑتا ہر عضو اپنی جگہ پر اور صحت کو نہین پہنچی دعا کرنی حضرتؐ سے اس جلسے مین اور یہ جلسہ سُنّت ہے نہ واجب ؛ ح وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمار سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق لمبی پڑھنی نماز اور کوتاہ کرنا خطبے کا یہ علامت ہے دانائی آدمی کی سے پس دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ اس لیے کہ تحقیق بعضا بیان سحر ہے روایت کی یہ مسلم نے ف خطبے کی حالت مین توجہ ہوتی ہے خلق کی طرف اور حالت نماز مین خاوند حقیقی کی طرف پس علامت دانائی کی ہے کہ جسمین توجہ رب کی طرف ہو اُسکو دراز کرے اور جسمین توجہ خلق کیطرف ہو اُسکو کوتاہ کرے اور مراد طول سے یہ ہے کہ موافق سُنّت کے ہو نہ کم اُس سے اور نہ دراز تاکہ موافقت ہو جاوے اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین اور بعضا بیان سحر ہے گویا یہ دلیلین ہین کوتاہی خطبے کی لیئے خطبہ چاہیے کہ ساتھ الفاظ مختصر اور معانی بہت کے ہو اسلیے کہ بیان کو تاثیر عظیم ہے دلون مین کہ مائل کر دیتا ہے ایک جانب جیسے کہ سحر کو تاثیر ہے پس آمین تہ لیف بھی ہے بیان کی اور مذمت بھی یعنی اگر حق کیطرف پھیرے اچھا ہے اور اگر باطل کی طرف پھیرے بُرا ہے ؛ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ فرماتے یعنی جمعے کا یا اور کوئی خطبہ سُرخ ہو جاتین آنکھین اُنکی اور بلند ہوتی آواز اُنکی اور سخت ہوتا غصہ اُنکا یہان تک کہ گویا ڈرانے والے ہین لشکر سے کہ کہتا ہو وہ ڈرانیوالا صبح کو لوٹیگا تمکو لشکر اور شام کو لوٹیگا یعنی نزدیک ہے کہ وقت صبح مین اور وقت شام مین لشکر تمپر آوے اور لوٹے اور فرماتے حضرتؐ کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ قیامت کے مانند ان دُو کے اور ملاتے دو انگلیون اپنی کو یعنی شہادت کی اُنگلی اور بیچ کی اُنگلی روایت کی یہ مسلم نے ف سُرخ ہوتین آنکھین حضرت کی بسبب تجلی کرنے انوار جلال جبار اعلیٰ کے اور بسبب دیکھنے تقصیرات امت مرحومہ کے اور بلند ہوتی آواز بسبب ڈرنے غم کے یا اس لیے کہ لوگون کے کانون مین آواز پہنچے اور تاثیر کرے اُنکے دلونمین اور سخت ہوتا غضب بسبب افعال اُمت کے پس حاصل یہ کہ جیسے ڈرانیوالا بلند کرتا ہے آواز اور سُرخ کرتا ہے آنکھین اور سخت غصہ ہوتا ہے لوگون کے تغافل پر ایسے ہی حال حضرتؐ کا تھا وقت خطبے کے بسبب غفلت اُمت کے اور اخیر جملے کا حاصل یہ ہے کہ جیسے بیچ کی اُنگلی تھوڑی سی بڑھی ہوئی ہے شہادت کی اُنگلی سے ایسے ہی مین آگے آیا ہون قیامت کے اور قیامت متصل ہے مجھ سے اور جلدی آنیوالی ہے پیچھے میرے ؛ ح وَعَنْ يَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا مُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے تھے منبر پر وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس آیت مین بیان سوال و جواب دوزخیون اور مالک کا ہے کہ روز قیامت کے دوزخی پکاریںگے مالک کو کہ داروغہ دوزخ کا ہے لے مالک پروردگار سے عرض کر کہ ہمین مار ڈالے تاہم اس عذاب سے خلاص ہون جواب اسکا آگے مذکور ہے کہ مالک کہیگا اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ یعنی یہ رزو ہمین تمھاری باطل ہین تم ٹھیرنے والے ہو آگ مین کہ ہمیشہ رہوگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے تھے ڈرانے کے لیے ؛ ح وَعَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ

حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُم ہشام بنتِ حارثہ بیٹے نعمان کے سے کہ کہا نہیں سیکھی مین نے سورۂ ق والقران المجید مگر زبان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ پڑھتے تھے یہ سورۃ ہر جمعے مین منبر پر جب خطبہ پڑھتے لوگون کے آگے روایت کی یہ مسلمؒ نے ف ساری سورہ ق پڑھی حضرتؐ سے خطبے مین ثابت نہین ہوئی پس ظاہر یہ ہے کہ ہر جمعے مین بعض سورۃ پڑھتے ہونگے یعنی تھوڑی کسی مین تھوڑی کسی مین پس ساری سورۃ اُنھون نے یاد کی تمام جمعون مین واللہ اعلم ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن حریث سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور تھی حضرتؐ کے سر مبارک پر پگڑی سیاہ تحقیق چھوڑے تھے دونون سرے اُسکے درمیان دونون مونڈھون اپنے کے دن جمعے کے روایت کی یہ مسلمؒ نے ف حدیث ضعیف ہے اور کہا ہے کہ نماز پڑھی عمامہ سے بہتر ہے ستر نمازون سے کہ بغیر عمامے کے ہون اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ زینت کا کپڑا پہننا دن جمعے کے اور عمامہ سیاہ باندھنا اور لٹکانا دونون سرون پگڑی کا درمیان مونڈھون کے سنت ہے انتہی اور میرک نے کہا کہ یہ خطبہ حضرتؐ کے مرض موت مین تھا اور کہا زملی نے کہ سنت ہے پہننا سیاہ کپڑے کا اور صاحب مدخل نے لکھا ہے کہ حضرتؐ کا عمامہ سات ہاتھ کا تھا اور نقل کیا ہے سیوطی نے باندھنا عمامے سیاہ کا بہت صحابہ اور تابعین سے اُنمین سے انس بن مالکؓ ہین اور عمار بن یاسرؓ اور معاویہؓ اور ابو درداؓ اور براءؓ اور عبد الرحمٰن بن عوفؓ اور واثلہؓ اور سعید بن مسیب اور حسن بصریؒ اور سعید بن جبیر اور سوائے انکے اور بھی ہین اور لکھا ہے نووی نے کہ جائز ہے باندھنا عمامے کا ساتھ چھوڑنے شملے کے اور بغیر چھوڑنے اُسکے کے اور نہین کراہت بیچ کسی کے ان دونون مین سے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حالت مین کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے جبکہ آوے ایک تمھارا دن جمعے کے اور امام خطبہ پڑھتا ہو پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین اور ہلکی پڑھے روایت کی یہ مسلم نے ف شافعیہ نے حمل کیا ہے اسکو تحیۃ المسجد پر کہ اُنکے نزدیک واجب ہے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور ایسے ہی امام احمدؒ کے نزدیک بھی اور ساتھ اس حدیث کے کہ دلیل پکڑتے ہین وہ اوپر تاکید وجوب اُسکے کہ وقت خطبے کے بھی اُسکا حکم فرمایا اور نزدیک حنیفہ کے جبکہ تحیۃ المسجد بیچ غیر وقت خطبے کے واجب نہین تو وقت خطبے کے بطریق اولیٰ نہوئے گی اور یہی ہے مذہب مالکؒ اور سفیان ثوریؒ کا اور اسی پر ہین جمہور صحابہؓ اور تابعینؒ کذا قال النووی اور تاویل اس حدیث کی اُنکے نزدیک یہ ہے کہ مراد خطبے سے ارادہ خطبے کا ہے یعنی امام خطبہ پڑھنا چاہتا ہو نہ یہ کہ بالفعل پڑھتا ہو یہ تاویل کرتے ہین بسبب قرینون اور حدیثون صحیحہ کے کہ دلالت کرتی ہین اوپر حرمت نماز کے بیچ وقت خطبے کے چنانچہ آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے امام پس نہین درست نماز اور نہ کلام اور حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ سے آیا ہے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے نماز اور کلام کو بعد نکلنے امام کے پس قول صحابی کا بھی حجت ہے اور واجب ہے تقلید اُسکی ہمارے نزدیک اگر منافی نہو اُسکے کوئی اور خبر سنت سے اور یہ جو صحیحین مین حدیث جابرؓ سے ساتھ طرق متعددہ کے آیا ہے کہ ایک شخص مسجد مین آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے پس فرمایا حضرت نے کہ آیا نماز پڑھی ہے تو نے اے فلانے اُس نے کہا نہین پڑھی مین نے فرمایا پڑھ دو رکعت اور ہلکی پڑھ تاویل اسکی یہ کی ہے کہ یہ واقعہ پہلے منع ہونے نماز سے وقت خطبے کے تھا یا مخصوص اُسی شخص کو تھا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ قضیہ پہلے شروع کرنے خطبے کے تھا اور شیخ ابن الہمام نے لکھا ہے کہ معارضہ اس حدیث کا ساتھ اور حدیثون کے

لازم نہیں آتا شاید کہ آنحضرتؐ نے موقوف کیا ہو خطبہ یہاں تک کہ فارغ ہوا ہو وہ شخص نماز سے بلکہ واقع میں یوں ہی ہے چنانچہ دارقطنی نے روایت کیا ہے کہ فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کرو دو رکعت پھر آنحضرتؐ چپ رہے خطبے سے یہاں تک کہ فارغ ہوا وہ نماز سے بج ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پائی ایک رکعت نماز سے ساتھ امام کے پس پائی اُسنے نماز روایت کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے ف یہ حکم عام ہے سب نمازوں کے لیے خصوصیت جمعے کی نہیں چنانچہ بیچ باب ماعلی المامومم کے بھی ایک حدیث اسی مضمون کی گذر چکی ہے مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ اور شرح اُسکی بھی وہاں بیان ہو چکی ہے ولیکن شافعیہ نے مقید کیا ہے اسکو ساتھ جمعے کے بقرینہ حدیث آئندہ کے بیچ اخیر باب کے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی پاوے امام کو دن جمعے کے ادا کرے ساتھ اُسکے جو ہاتھ لگے اور بنا کرے اُسپر جمعے کو دلیل اسکی یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے عج

اِذَا كُنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا یعنی جو کچھ پاؤ ساتھ امام کے ادا کرو اور جو رہ جاوے پورا کرو اُسکو پس اگر پاوے امام کو التحیات میں یا بسجود سہو میں بنا کرے اُسپر جمعے کو نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے اور امام محمد کہتے ہیں کہ اگر پاوے ساتھ امام کے اکثر دوسری رکعت کا بنا کرے اُسپر جمعہ اور اگر کم پاوے بنا کرے اُسپر ظہر کو انتہی اور مراد اکثر رکعت دوسرے کے پانے سے یا نا اُسکا رکوع میں ہے یعنی اگر رکوع میں بھی ملا تو اکثر پایا اور بعد سر اُٹھانے کے اکثر زہا اور شیخ ابن الہمام نے کہا ہے کہ شیخین کی دلیل بھی حدیث مطلق ہے بج ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ كَانَ یَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی یَفْرُغَ اُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ ثُمَّ یَجْلِسُ وَلَا یَتَكَلَّمُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دو خطبے تھے بیٹھتے جب چڑھتے منبر پر یہاں تک کہ فارغ ہوتا کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ کہا ابن عمرؓ نے یہاں تک کہ فارغ ہوتا موذن پھر اُٹھتے پس خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے اور نہ کلام کرتے پھر کھڑے ہوتے پس خطبہ پڑھتے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف جب پڑھتے منبر پر کہا ہے علما نے کہ مستحب ہے خطبہ پڑھنا منبر پر پھر بیٹھنے یعنی تھوڑی سی دیر کہا ابن حجر نے کہ اولیٰ یہ ہے کہ بقدر سورۂ اخلاص کے بیٹھے اور نہ کلام کرتے یعنی نہ دعا کرتے اور نہ اور کچھ پڑھتے پھر کھڑے ہوتے پس خطبہ پڑھتے شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اشد مکروہ ہے تعریف کرنی بادشاہوں کی ساتھ اُس چیز کے کہ نہوا من اسلیے کہ اسمیں ملانا عبادت کا ساتھ گناہ کے یعنی جھوٹ کے ہوتا ہے انتہیٰ اور کہا ہے بعضے امامون ہمارے نے کہ جو کوئی کہے ہمارے زمانے کے بادشاہ کو عادل کافر ہوتا ہے بج ع جو حدیث میں آیا ہے کہ دونوں خطبوں کے درمیان کے جلسے میں حضرتؐ کلام نہ کرتے تھے اُس کلام نہ کرنے کی شرح حضرت شیخؒ نے تو یہی لکھی ہے جو کہ فائدے میں مذکور ہوئی اور ملا علیؒ نے شرح طیبی سے نقل کیا ہے کہ اولیٰ ہے پڑھنا قرآن کا واسطے روایت ابن حبان کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بیچ بیٹھنے اپنے کے کتاب اللہ اور کہا بعضون نے کہ اولیٰ پڑھنا سورۂ اخلاص کا ہے انتہیٰ پس حضرت شیخؒ کو شاید یہ روایت نہ پہنچی ہوگی واللہ اعلم

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰی عَلَی الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ ضَعِیْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِیْثِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے منبر پر سامنے کرتے ہم اُنکے منہ اپنے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث محمد بن فضل کی سے اور وہ ضعیف ہے

بہلکڑ حدیث کا ف اِس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لوگون کو یہ کہ مُنہ خطیب کی طرف کر کر بیٹھین خطبہ سننے کے لیے اور خطیب بھی اُنکی طرف مُنہ کرے اور جب خطیب منبر پر بیٹھے تو سلام نہ کرے لوگون پر ہمارے نزدیک خلاف ہے اسمین شافعیؒ اور احمدؒ کا بع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَكَ اَنَّهٗ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ** رواہ مسلمؒ روایت ہے جابرؓ بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے کھڑے ہو کر پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ فرماتے کھڑے پس جو شخص کہ خبر دے تجکو یہ کہ تحقیق وہ خطبہ فرماتے بیٹھکر پس تحقیق وہ شخص جھوٹا ہے پس قسم ہے اللہ کی نماز پڑھی مین نے ساتھ حضرتؐ کے زیادہ دو ہزار نمازون سے روایت کی یہ مسلمؒ نے ف یعنی نماز جمعہ اور اور نمازین زیادہ دو ہزار سے پڑھین پس فقط دو ہزار نمازین جمعے ہی کی مراد نہین اس لیے کہ اول جمعہ بعد آنیکے مدینے مین پڑھا اور مدت اقامت کی مدینے مین دس برس ہوئی پس قریب پانسو جمعون کے ہوتے ہین اور مقصود جابر کا بیان کرنا کثرت صحبت کا ہے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شرح منیہ مین لکھا ہے کہ جو شہر فتح ہو ساتھ تلوار کے مانند مکے کے اُسمین خطبہ پڑھے ساتھ تلوار کے اور جس شہر کے لوگ بخوشی مسلمان ہون مانند مدینہ کے اُسمین خطبہ بغیر تلوار کے پڑھے اور بنا ہیج مین لکھا ہے کہ خطبہ دوسرا بہ نسبت پہلے خطبے کے کم پکار کر پڑھے **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا تَرَكُوْكَ قَائِمًا** رواہ مسلمؒ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے یہ کہ داخل ہوئے مسجد مین اور عبدالرحمٰن بن ام الحکم کہ بنی اُمیہ سے تھا خطبہ پڑھتا تھا بیٹھے ہوئے پس کہا ابن عجرہ نے دیکھو طرف اس خبیث کے کہ خطبہ پڑھتا ہے بیٹھے ہوئے حالانکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جسوقت دیکھتے ہین سوداگری یا کھیل دوڑتے ہین طرف اُسکے اور چھوڑتے ہین تجکو کھڑے ہوئے یعنی خطبے مین روایت کی یہ مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے کہ ناگاہ قافلہ شام سے آیا اور ایام قحط کے تھے مدینے والون پر بڑی تکلیف تھی پس صحابہ بے طاقت ہوئے اور دیکھنے قافلے کے لیے باہر گئے مگر بارہ صحابی نہ گئے پس آیت مذکورہ اُتری اسمین جو ہے کہ چھوڑتے ہین تجکو کھڑے ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کھڑے ہوئے خطبہ پڑھتے تھے اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا شرط ہے خطبے کی امام شافعی کے نزدیک اور ہمارے نزدیک سنت ہے شرطون صحت دائے جمعے کی سے ایک تو وقت ہے پس وہ بعد وقت کے صحیح نہین بخلاف اور نمازون کے اور وقت اُسکا وقت ظہر کا ہے اجماعاً پس نہین جائز ہے پہلے زوال کے مگر امام احمدؒ بن حنبل کے نزدیک درست ہے اور نہین جائز بعد داخل ہونے وقت عصر کے بھی مگر امام مالکؒ کے نزدیک جائز ہے اور شرط خطبے کی بھی یہی ہے کہ وقت مین ہو پہلے وقت کے نہین جائز اور یہ کہ ہو روبرو جماعت کے یعنی اگر گھر مین پڑھ آوے تو نہین درست اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے غصہ اور سختی کرنی اُسپر کہ ارتکاب کرے حرام کا یا مکروہ کا اس لیے کہ ارتکاب کرنا خلاف اُس چیز کا کہ مداومت کی اُسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی ہے خبث باطن کی بع **وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ اَنَّهٗ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ** رواہ مسلمؒ اور روایت ہے عمارہ بن رویبہ سے کہ اُنھون نے دیکھا بشر بیٹے مروان کے کو منبر پر اُٹھاتا تھا دونون ہاتھ اپنے یعنی خطبے کے جیسا کہ طریق واعظین کا ہے پس کہا عمارہ نے بُرا کرے اللہ تعالیٰ ان دونون ہاتھون کا تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ زیادہ کرتے

اسپر کہ اشارہ کرین ساتھ ہاتھ اپنے کے اسطرح اور اشارہ کیا عمارہ نے ساتھ اُنگلی شہادت اپنی کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی وقت خطبے کے اشارہ ایک اُنگلی سے کرتے تھے واسطے خطاب کرنے کے لوگون کو اور واسطے رغبت دلانے کے اُنکو اوپر سُننے خطبے کے اور تامل کرنے کے اُسمین ۱۲ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا جب بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن جمعے کے منبر پر فرمایا صحابہ کو بیٹھ جاؤ پس سُنا یہ ابن مسعود نے پس بیٹھ گئے اوپر دروازے مسجد کے پس دیکھا اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ آؤ اے عبداللہ بن مسعود روایت کی یہ ابوداؤد نے ف کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے کلام کرنا منبر پر انتہی اور ہمارے نزدیک مکروہ ہے خطیب کو کلام کرنا حالت خطبے مین جبکہ نہو کلام امر بالمعروف کہا ابن حجر نے کہ ظاہر یہ ہے کہ حضرتؐ نے دیکھا کسی کو حاضرین مین سے کہ کھڑا ہوا نماز پڑھنے کے لیے پس حکم کیا اُسکو بیٹھنے کا واسطے حرام ہونے نماز کے بیٹھے ہوئے پر وقت بیٹھنے امام کے منبر پر سب علما کے نزدیک ۱۲ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا اَوْ قَالَ الظُّهْرَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے جمعے کی ایک رکعت پس چاہیے کہ ملاوے ساتھ اُسکے دوسری رکعت اور جو شخص کہ نہ ملین اُسکو دونون رکعت پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت یا فرمایا پڑھے ظہر کو روایت کی یہ دارقطنی نے ف کہا نووی نے کہ یہ حدیث خالی ضعف سے نہین انتہی اور بر تقدیر ثبوت اسکے معنی یہ ہین کہ جسکو دو رکعتون مین سے بالکل کچھ ہاتھ نہ لگے تو وہ جاکر ایک رکعت ظہر کی پڑھ لے اور باقی کلام متعلق اس مقام کا حدیث ابوہریرہ کی مین کہ آخر فصل اوّل مین ہے گذر چکا ہے ۱۲ع **بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ** باب ہے بیچ بیان نماز خوف کے ف یعنی اسمین احکام اُس نماز کے مذکورین کہ پڑھی جاوے وقت خوف کے کفار سے اور نماز خوف کی ثابت ہے کتاب و سُنّت سے اور اتفاق ہے اکثر علما کا اسپر کہ نماز خوف کا حکم بعد انتقال حضرتؐ کے بھی ثابت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مخصوص حضرتؐ ہی کے زمانے مین تھی اور بعضے امامون کے نزدیک مثل امام مالکؒ کے مخصوص ہے حالت سفر مین اور ہمارے نزدیک جائز ہے سفر مین بھی اور حضر مین بھی اور نماز خوف کی روایت کی گئی ہے کتنی ہی طرح بحسب اختلاف زمان و مکان کے چنانچہ بعضون نے کہا ہے سولہ طرح پر آئی ہے اور بعضون نے کہا کم اس سے اور بعضون نے کہا زیادہ اس سے پھر اتفاق ہے علما کا اسپر کہ جتنی طرحین آئی ہین صلوٰۃ الخوف کی حدیث مین سب معتبر ہین اور اختلاف علما مین بیچ ترجیح کے ہے کہ کسی نے کسی طرح کو ترجیح دیا ہے اور کسی نے کسی طرح کو چنانچہ امام ابوحنیفہؒ نے روایت ابن عمرؓ کو ترجیح دیا ہے اور عمل کیا ہے اُسپر کہ ثابت ہے صحاح ستہ مین اور ترمذی نے کہا ہے کہ نماز خوف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جگہ پڑھی ہے ذات الرقاع اور بطن نخل اور عسفان اور ذی قرد مین پس اس سے معلوم ہوا کہ نماز خوف کی سفر مین تھی اور فقہا نے جو حضر مین جائز رکھی ہے قیاس کی ہے اسپر ۱۲ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا

فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَرَوٰى نَافِعٌ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے سالم بن عبداللہ بن عمر سے باپ اپنے سے یعنی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا جہاد کیا مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نجد کے پس مقابلہ کیا ہمنے دشمن کا پس صف باندھی ہمنے واسطے اُنکے پس کھڑے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھواتے تھے واسطے ہمارے پس کھڑی ہوئی ایک جماعت ساتھ حضرتؐ کے اور متوجہ ہوئی ایک جماعت طرف دشمن کے اور رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اُن لوگون کے کہ ساتھ تھے حضرت کے اور کیے دو سجدے پھر پھری جماعت یعنی جنھون نے حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی تھی جگہ اُس جماعت کے کہ نہین نماز پڑھی تھی اور آئے وہ لوگ کہ نماز نہین پڑھی تھی پس رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اُنکے ایک رکوع اور سجدے کیے دو سجدے پھر سلام پھیرا پھر کھڑے ہوئے ہر ایک اُنمین سے پس رکوع کیا واسطے ذات اپنی کے ایک رکوع اور کیے دو سجدے اور روایت کی نافع نے مانند اسکے اور زیادہ کیا پس اگر ہو خوف زیادہ اس سے یعنی اس خوف سے کہ جسمین نماز جماعت سے پڑھ سکین اوپر طرح مذکور کے یعنی عین حالت لڑائی مین ہو نماز پڑھو پیادہ کھڑے قدمون اپنے پر یا سوار یعنی اگر پیادہ نہو سکو سامنے قبلے کے یعنی اگر ممکن ہو یا نہو سامنے قبلے کے یعنی اگر ممکن نہو کہا نافع نے نہین گمان کرتا مین ابن عمرؓ کو کہ ذکر کیا ہو یہ مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ بخاری نے ف نجد کہتے ہین زمین بلند کو اور مراد یہان نجد حجاز ہے نہ نجد یمن اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ مکروہ ہے تعدد جماعتون کا یعنی کئی بار جماعتین کرنین خصوصاً جبکہ لوگ حاضر ہون اور دلالت ہے اسپر کہ فرض نہین جائز پیچھے نفل پڑھنے والے والا حضرتؐ دو بار پڑھاتے دونون جماعتون کو اور یہ حدیث دلیل قوی ہے اوپر واجب ہونے جماعت کے کہ ایسی حالت مین بھی جماعت نہ چھوڑی اور کہا ابن ہمام نے کہ نماز خوف اوپر طرح مذکور کے جب لازم ہوتی ہے کہ جھگڑتین قوم نماز پڑھنے مین پیچھے امام کے اور جبکہ نہ جھگڑین پس افضل یہ ہے کہ نماز پڑھاوے امام ایک جماعت کو تمام نماز اور دوسری جماعت کو دوسرا امام تمام نماز اور پھر کھڑے ہوئے ہر ایک اُنمین سے الخ تفصیل اسکی یہ ہے کہ دوسری جماعت گئی مقابل دشمن کے اور آئی پہلی جماعت اپنی جگہ اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پھیرا اور گئی مقابل دشمن کے پھر آئی جماعت دوسری اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پھیرا اسیطرح ذکر کیا ہے بعض شارحین نے علما ہمارے سے اور کہا ابن ملک نے اسی طرح کہا ہے بعضون نے اور اسی پر عمل کیا ہے اور حنیفہؒ نے لیکن حدیث نہین دلالت کرتی اسپر انتہی ہے یہ اسیطرح لیکن کہا ابن ہمام نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے بعض اُس چیز پر کہ گئے ہین ابو حنیفہ طرف اُسکے کہ وہ بانا ہے جماعت پہلی کا اور تمام کرنا جماعت دوسری کا اپنی جگہ پیچھے امام کے اور دلالت کرتی ہے اوپر تمام اُس چیز کے کہ گئے ہین طرف اُسکے ابو حنیفہؒ ایک اور حدیث کہ موقوف ہے ابن عباسؓ پر روایت ابو حنیفہؒ سے ذکر کیا ہے اُسکو امام محمدؒ نے کتاب الآثار مین اور ظاہر یہ ہے کہ اسمین عقل کو دخل نہین پس موقوف اسمین مانند مرفوع کے ہے پھر مذہب حنفی مین یہ ہے کہ جماعت پہلی تمام کرے نماز اپنی بغیر قرات کے مانند لاحق کے اور دوسری جماعت تمام کرے ساتھ قرات کے مانند مسبوق کے اور یہ کب ہے کہ جب امام مسافر ہو اور اگر ہو امام مقیم اور نماز چار رکعت کی ہو پس نماز پڑھے ساتھ ہر ایک جماعت کے دو رکعتین اور مغرب سفر مین اور حضر مین پڑھے ساتھ پہلی جماعت کے دو رکعتین اور ساتھ دوسری کے ایک رکعت اور قدمون اپنے پر اسمین اشارہ ہے طرف ترک کرنے رکوع اور سجود کے یعنی اشارے سے رکوع و سجود کرے ایسی حالت مین اور مذہب ابو حنیفہ مین فاسد کرتا ہے نماز کو چلنا اور سوار ہونا

اور لڑنا اور مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لیے کہ نہین مجال عقل کو اسمین پس یہ حکم مرفوع مین ہے ۔ ع وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ وِّجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطُرُقٍ اُخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے یزید بن رومان سے اُسنے نقل کی صالح بن خوات اُسنے نقل کی اُس شخص سے کہ نماز پڑھی تھی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن ذات الرقاع کے نماز خوف کی یہ کہ تحقیق ایک جماعت نے صف باندھی ساتھ حضرتؐ کے اور ایک جماعت مقابل ہوئی دشمن کے پس نماز پڑھی حضرتؐ نے ایک رکعت ساتھ اُس جماعت کے کہ ساتھ تھی حضرتؐ کے پھر رہے کھڑے اور پوری پڑھی اُس جماعت نے واسطے اپنے پھر پھری وہ اور صف باندھی مقابل دشمن کے اور آئی جماعت دوسری کہ مقابلے مین دشمن کے کھڑی تھی پس ادا کی ساتھ اُنکے ایک رکعت کہ باقی رہی تھی نماز حضرت کی سے پھر رہے بیٹھے ہوئے یعنے جب التحیات مین بیٹھے اور پوری کی اُنھون نے واسطے اپنے یعنی جو باقی رہی تھی نماز اور پھر التحیات مین شریک ہوگئے پھر سلام پھیرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اُنکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور روایت کی بخاری نے ساتھ اور طرق کے قاسم سے کہ نقل کی قاسم نے صالح بن خوات سے اُسنے نقل کی سہل بن ابی حثمہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اُس شخص سے کہ نماز پڑھی تھی نام اُس شخص کا سہل بن ابی حثمہ تھا اس لیے کہ قاسم بن محمد نے روایت کی ہے حدیث صلوٰۃ الخوف کی صالح بن خوات سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ سے جیسے کہ آگے کی روایت مین ہے اور ذات الرقاع نام ایک غزوے کا ہے کہ سن پانچ ہجری مین ہوا کہ ملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار سے اور اوا کی یہ نماز اور بغیر جنگ کے پھرے اور ذات الرقاع اسکو اسلیے کہتے ہین کہ مسلمان ننگے پانون تھے اور پانون مین سورخ پڑگئے تھے اور ناخون ٹوٹ گئے تھے پس پانون پر رقاع یعنی چیتھڑے لپیٹ لیے تھے اور یہ ایک وادی طرف ہے طورون صلوٰۃ الخوف کے سے اسمین بھی ہر جماعت نے ایک رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور دوسری رکعت تنہا لیکن بیچ اثنائے نماز آنحضرتؐ کے نہ یہ کہ قضا کی اُسکی بعد تمام کرنے نماز آنحضرتؐ کے اور پہلی سورت مین بعد تمام کرنے نماز حضرتؐ کے پڑھی اور اسپر عمل کیا ہے امام شافعیؒ اور امام مالکؒ نے ۔ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهٗ قَالَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا آئے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان تک کہ جب پونچے ہم ذات الرقاع مین کہا جابرؓ نے تھے ہم جبکہ گذرتے درخت سایہ دار پر چھوڑ دیتے ہم اُسکو واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم کے یعنی تا استراحت فرماوین بچھاؤن مین پس اسی طرح کیا ہمنے ذات الرقاع مین اور اُترے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نیچے استراحت کے لیے کہا جابرؓ نے پس آیا ایک شخص مشرکون مین سے اور تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لٹکی ہوئی تھی درخت مین پس لی تلوار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میانے اور حضرت سوتے تھے یا غافل تھے اُس سے پھر کھینچی میان سے وہ پس کہا اُسنے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا ڈرتے ہو تم مجھسے فرمایا حضرتؐ نے نہین میانے مجھسے مین کیون ڈرنے لگا میرے رب کے سوا نہ کوئی ضرر پونہچا سکتا ہے اور نہ نفع کہا اُسنے پس کون بچاویگا تجکو مجھسے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ بچاویگا مجکو تجھسے کہا جابرنے پس ڈرایا اُسکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے پس میانین کی اُسنے تلوار اور لٹکا دیا اُسکو کہا جابرنے پس اذان کہی گئی واسطے نماز کے پس پڑھی نماز ساتھ ایک جماعت کے دو رکعتین پھر پیچھے ہٹی وہ جماعت یعنی بارادہ مقابلہ دشمنون کے اور پڑھی حضرتؐ نے نماز ساتھ جماعت دوسری کے دو رکعت کہا جابرنے پس ہوئین واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتین اور واسطے لوگون کے دو دو رکعتین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نہایت شجاع تھے اور صبر کرتے تھے کفار کی ایذاؤن پر اور حلم کرتے تھے اُنکے جاہلون سے اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ جب اُس مشرک نے یہ ارادہ کیا تو اُسکی بیٹھ مین درد ہونے لگا پس چھوٹی تلوار اُسکے ہاتھ سے اور گر پڑی زمین پر اور وہ مسلمان ہوا اور ہدایت پائی بسبب اُسکے بہت مخلوق نے اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے کہ وہ مسلمان نہین ہوا لیکن عہد کیا یہ کہ نہین لڑنے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرتؐ نے نہ ارادی اُسکو واسطے تالیف قلب کے یا کسی اور سبب سے پس اذان کہی گئی اور تکبیر کہی گئی واسطے نماز ظہر کے یا عصر کے اور کہا مظہر نے یہ روایت مخالف ہے بہلی روایت کی باوجود یکہ جگہ ایک ہی ہے اور یہ بسبب اختلاف زمانے کے ہے انتہی پس حمل کیجاویگی اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اُس جگہ مین دو بار ایک بار تو جیسے کہ روایت کی سہل نے اور دوسری بار جیسے کہ روایت کی جابرؓ نے پس حمل کیجاویگی اول نماز صبح پر اور یہ ظہر پر یا عصر پر یا حمل کیجاویگی تعدد عزوہ پر اور حضرت نے جو چار رکعتین پڑھین اور قوم نے دو دو اسکی کئی وجہین علما نے بیان کی ہین اُنمین سے صحیح اور صواب یہ ہے کہ یہ پہلے اُترنے آیت قصر کے تھا یا بیچ موضع اقامت کے تھا اور یہی مذہب امام اعظم کا ہے اور مراد اس قول سے کہ واسطے لوگون کے دو دو رکعتین یہ ہین کہ امام کے ساتھ دو دو رکعتین ہوئین اور دو تنہا پڑھ وَعَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَّنَا خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی پس کہین ہمنے پیچھے حضرتؐ کے دو صفین اور دشمن تھے درمیان ہمارے اور درمیان قبلے کے پس تکبیر کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تکبیر کہی ہمنے اکٹھی یعنی دونون صفون نے

پھر رکوع کیا حضرتؐ نے اور رکوع کیا ہمنے اکھٹے یعنی بعد قراۃ کے پھر اُٹھایا سر اپنا رکوع سے اور اُٹھایا ہمنے اکھٹے پھر جھکے حضرتؐ واسطے سجدے کے ساتھ اُس صف کے کہ پاس تھی حضرتؐ کے اور کھڑی رہی یعنے قومہ مین صف پچھلی مقابل دشمن کے پس جبکہ کر چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کھڑی ہوئی یعنی حضرتؐ کے ساتھ وہ صف کہ پاس تھی حضرتؐ کے جھکی صف اخیر کی واسطے سجدے کے پھر کھڑے ہوئے لوگ صف اخیر کے یعنی سجدے سے پھر آگے بڑھی صف اخیر کی یعنی اور کھڑی ہوئی جگہ صف اول کے اور پیچھے ہٹی صف پہلی پھر رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی قیام کیا اور پڑھی فاتحہ اور سورۃ پھر رکوع کیا اور رکوع کیا ہمنے اکھٹے پھر اُٹھایا سر اپنا رکوع سے اور اُٹھایا ہمنے اکھٹے پھر جھکے واسطے سجدے کے اور جھکی وہ صف کہ نزدیک ہوگئی تھی وہ کہ تھی پیچھے رکعت پہلی مین اور کھڑی رہی صف پچھلی یعنی جو کہ آگے تھی پہلی رکعت مین مقابل دشمن کے پس جبکہ کر چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ساتھ اُس صف کے کہ نزدیک تھی حضرتؐ کے جھکی صف پچھلی واسطے سجدے کے پھر سجدہ کیا پھر سلام پھیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سلام پھیرا ہمنے اکھٹے یعنی بعد پڑھنے التحیات کے روایت کی یہ مسلم نے ف یہ اور طور ہے صلوٰۃ الخوف کا جیسا موقع وقت کا حضرتؐ دیکھتے اُسطرح پڑھتے یہان دشمن سامنے تھا جانب قبلے کے سب ایک جگہ مقابل کھڑے رہے احتیاج بھیجنے جماعت کی اور طرف نہ پڑی اور رکوع تک سب متفق رہے اور وقت سجدے کے ایک جماعت کھڑی رہی اور دوسری سجدہ مین گئی جیسے کہ مذکور ہوا اور یہ نماز عسفان مین پڑھی حضرتؐ نے بدع بشرح

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ** جابرؓ **اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ طَائِفَةٌ اُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ** رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ساتھ لوگون کے نماز ظہر کی وقت خوف مین بیچ مکان بطن نخل کے پس نماز پڑھائی ایک جماعت کو دو رکعتین پھر سلام پھیرا پھر آئی جماعت دوسری پس نماز پڑھائی انکو دو رکعتین پھر سلام پھیرا روایت کی یہ یعنے صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین ف بطن نخل نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکے اور طائف کے اور یہ حدیث بموجب مذہب شافعی کے قوتمول ہے اسپر کہ حضرتؐ نے قصر کیا نماز کو یعنی چار رکعت کی دو رکعتین پڑھین اور بعد اُسکے دو رکعت نفل پڑھین کہ اُنکے یہان نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنا فرض کا درست ہے اور بموجب قواعد مذہب ہمارے کے نہایت مشکل ہے اسلیے کہ اگر حمل کیا جاوے سفر پر لازم آتا ہے اقتدا فرض پڑھنے والیکے ساتھ نفل پڑھنے والے کے اور یہ درست نہین ہمارے یہان پس نہین حمل کر سکتے اسپر فعل حضرتؐ کا اور اگر حمل کیا جاوے حضر یعنی اقامت پر تو منافی ہے اُسکے سلام پھیرنا ہر دو کا نے پر یا آگے کچھ نہین نبتی مگر یہ کہ کہین کہ یہ خصوصیات حضرت کی سے ہے اور اے پر قوم نے پس تمام کین دو رکعتین اخیر کی بعد سلام حضرتؐ کے اور اختیار کیا ہے طحاوی نے یہ کہ تھا یہ ایسے وقت مین کہ نماز فرض دو بار پڑھی جاتی تھی واللہ تعالیٰ اعلم بشرح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِهٰؤُلَآءِ صَلٰوةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَبْنَآئِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَاجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً وَّاِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ وَتَقُوْمَ طَائِفَةٌ اُخْرٰى وَرَآءَهُمْ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَّلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُترے درمیان ضجنان کے اور عسفان کے پس کہا مشرکون نے یعنی آپسمین کہ واسطے مسلمانون کے ایک نماز ہے کہ وہ بہت پیاری ہے طرف اُنکے باپون اُنکے سے اور بیٹون اُنکے سے اور وہ نماز عصر ہے پس قصد کرو امر اپنے کا یعنی قتال کا پھر حملہ کرو اُنپر حملہ کرنا ایک مرتبہ اور تحقیق جبرئیل آئے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس حکم کیا حضرتؐ کو یہ کہ تقسیم کرین اپنے یارون کو دو جماعتین پس نماز پڑھاوین ایک جماعت کو اور کھڑی رہی جماعت دوسری پیچھے اُنکے اور چاہیے کہ لیوین یعنی سب مصلّی بچاؤ اپنا یعنی سپر وغیرہ اور ہتھیار اپنے پس ہووے اسطے اُنکے یعنی ہر جماعت کے ایک ایک رکعت اور واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف ضجنان ایک پہاڑ ہے درمیان مین مکے اور مدینے کے اور عسفان نام ایک جگہ کا ہے دو منزل ہے مکے سے

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

باب ہے بیچ بیان نماز دونون عیدون کے ف یعنی عید فطر اور عید قربان کے اور عید مشتق ہے عود سے بمعنی پھرنے کے اسکا نام عید اسلیے ہوا کہ آتی ہے ہر برس مین اور بعضون نے کہا عید اسلیے ہوا کہ اللہ تعالیٰ عود کرتا ہے یعنی متوجہ ہوتا ہے بندون پر ساتھ مغفرت اور رحمت کے چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہے لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِيْدَ اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ اَمِنَ مِنَ الْوَعِيْدِ لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ تَخَرَّبَا لْعُوْدِ اِنَّمَا الْعِيْدُ لِلتَّائِبِ الَّذِيْ لَا يَعُوْدُ لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ تَزَيَّنَ بِزِيْنَةِ الدُّنْيَا اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَزَوَّدَ بِزَادِ التَّقْوٰى لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَرَكَ الْخَطَايَا لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ بَسَطَ الْبِسَاطَ اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ جَاوَزَ الصِّرَاطَ یعنی نہین عید اُسکے لیے کہ پہنے نئے کپڑے عید اُسکے لیے ہے کہ امن مین ہو وعید سے یعنی بُرے کامون سے باز رہے تا لائق رحمت اور مغفرت اللہ تعالیٰ کے ہووے اور امن مین ہو عذاب اُسکے سے اور نہین عید اُسکے لیے کہ خوشبو کرے ساتھ عود کے عید ہے اُس توبہ کرنیوالے کیلیے کہ پھر گناہ نکرے نہین عید اُسکے لیے کہ زینت کرے ساتھ زینت دنیا کے عید اُسکے لیے ہے کہ توشہ راہ آخرت کا تقویٰ کو کرے نہین عید اُسکے لیے کہ سوار ہو سواریون پر عید اُسکے لیے ہے کہ چھوڑے گناہ نہین عید اُسکے لیے کہ بچھاوے فرش عید اُسکے لیے ہے کہ گذر جاوے پل صراط سے اور نماز عید کی نزدیک شافعیؒ اور تمام علما کے سُنّت مؤکدہ ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرُ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۝ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے دن عید فطر کے اور عید قربان کے طرف عیدگاہ کے پس اوّل چیز کہ شروع کرتے ساتھ اُسکے نماز تھی یعنی بعد وہان کے پہنچنے کے نماز پہلے پڑھتے خطبے کے پھر پھرتے نماز سے پس کھڑے ہوتے سامنے لوگون کے اور لوگ بیٹھے ہوتے صفون اپنی پر پس نصیحت کرتے اُنکو اور وصیت کرتے اُنکو اور حکم فرماتے اُنکو اور اگر چاہتے یہ کہ بھیجین لشکر یعنے جہاد کیلیے حکم فرماتے بھیجنے کا یا چاہتے کہ حکم فرماوین ساتھ ایک چیز کے یعنی لوگون کے امور مین سے اور اُنکی مصلحتون مین سے حکم فرماتے ساتھ اُسکے پھر پھرتے یعنی طرف گھر اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عیدگاہ مدینے کی باہر شہر کے ہے کہتے ہین کہ مسافت حجرہ شریف سے وہان تک ہزار قدم کی ہے نہایت وہ جگہ متبرک ہے اور اب گرداگرد اُسکے چاردیواری بنادی ہے شرح السنہ مین لکھا ہے کہ نکلے امام نماز کے لیے یعنی عیدگاہ مین مگر بسبب عذر کے نماز پڑھے مسجد شہر کی مین اور کہا ابن ہمام نے سنت ہے یہ کہ نکلے امام طرف عیدگاہ کے اور خلیفہ کر جاوے کسیکو کہ نماز پڑھاوے ضعیفونکو شہر مین اور کہا ابن حجر نے کہ کلام سوائے مسجد کے اور بیت المقدس کے ہے اسلیے کہ اُن دونون جگھونمین سب نمازین پڑھنی افضل ہین واسطے اتباع صحابہؓ اور تابعین کے اور بسبب بزرگی ان مسجدون کے اور کھڑے ہوتے یعنی زمین پر اسلیے کہ حضرتؐ کے زمانہ شریف مین منبر تھا عیدگاہ مین بعد ازان جب بہت ہوئے مسلمان مختار کیا گیا منبر اسلیے کہ آواز دور پہونچتی ہے اور نصیحت کرتے اُنکو یعنی زہد کرنے کی دنیا مین اور رغبت کرنے کی آخرت مین اور وعدہ کرتے ثواب کا اور ڈراتے عذاب سے تاکہ لوگ سدا نہین بہت خوشی کر کر غافل نہوین طاعت سے اور نہ پڑین گناہ مین جیسے کہ حال اسوقت کے

لوگون کا ہے اور وصیت کرتے اُنکو یعنی ساتھ تقوے کے اور ادنیٰ درجہ تقوے کا یہ ہے کہ بچے شرک سے اور اوسط یہ ہے کہ فرمانبرداری کرے حکمونکی اور بچے ممنوع باتون سے اور اعلیٰ اُسکا یہ ہے کہ حضور ہو ساتھ اللہ کے اور بے غرض ہو ماسوا اللہ سے اور حکم کرتے یعنی احکام فطرے کے بیان کرتے عید الفطر مین اور احکام قربانی کے بیان کرتے عید قربان مین اور یہ کلام کرنا حضرتؐ کا اُس قبیل کا نہ تھا کہ جو منع ہے بلکہ یہ واجبات اسلام سے تھا بزع بح

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نون عیدون کی نہ ایکبار اور نہ دوبار یعنی بہت بار بغیر اذان اور تکبیر کے روایت کی یہ مسلم نے ف شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اسی پر عمل تھا اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نہ اذان ہے اور نہ تکبیر ہے عید کی نمازون مین اور نہ اور نوافل مین اور از ہار مین آیا ہے بلکہ مکروہ ہے بزع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نماز پڑھتے دونون عیدون کی پہلے خطبے کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف کہا ابن منذر نے کہ اجماع ہے فقہا کا اسپر کہ خطبہ عید کا بعد نماز کے ہے پہلے پڑھنا خطبے کا جائز نہین اور اگر خطبہ پہلے پڑھا بھی کسی نے تو نماز جائز ہے سب علما کے نزدیک اور مروان بن حکم نے خطبہ پہلے پڑھا جبکہ حاکم ہوا مدینے کا معاویہؓ کیطرف سے پس بہت برا جانا صحابہؓ نے بزع

وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَّلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يُهْوِيْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ أَتَى هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور پوچھے گئے ابن عباسؓ کیا حاضر ہوئے تھے تم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید مین کہا کہ ہان نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نماز پڑھی عید کی پھر خطبہ فرمایا اور نہین ذکر کیا ابن عباسؓ نے یعنی بیچ بیان کرنے کیفیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اذان کا اور نہ تکبیر کا پھر آئے حضرت عورتون کے پاس یعنی بعد خطبے کے اور ساتھ حضرتؐ کے بلالؓ تھے پس نصیحت کی اُنکو اور یاد دلائے اُنکو احکام دین کے اور ثواب اور عذاب آخرت کے اور حکم کیا اُنکو ساتھ صدقے کے یعنی صدقہ الفطر یا زکوٰۃ یا یون ہین للہ دینے کے لیے فرمایا پس دیکھا مین نے عورتون کو کہ دراز کیے ہاتھ طرف اپنے کانون کے اور اپنے گلون کے یعنی تاکہ زیور اُتارین دیتی تھین زیور کانون کا اور گلون کا بلالؓ کو یعنی اُنکے کپڑے مین ڈالتی جاتی تھین تاکہ دیون فقیرون کو پھر چلے حضرتؐ اور بلالؓ طرف گھر حضرتؐ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عورتین بھی حضرتؐ کے حکم سے عیدگاہ مین حاضر ہوتی تھین اُنکو حضرتؐ نے علیحدہ پند و نصیحت فرمائی کہ بسبب دور ہونے کے اچھی طرح سنتی نہین تھین بزع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھین دن فطرے کے دو رکعتین نہ پڑھی نماز پہلے اُنکے اور نہ پیچھے اُنکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ہمام نے کہ یہ نفی محمول ہے عیدگاہ پر واسطے حدیث ابی سعید خدری کی کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑھتے پہلے عید کے کچھ پس جب پھرتے طرف مکان اپنے کے پڑھتے دو رکعتین انتہی اور درمختار مین لکھا ہے کہ نفل پڑھنے پہلے نماز عید کے مطلق مکروہ ہین یعنی گھر مین بھی پڑھنے مکروہ ہین اور بعد نماز کے عیدگاہ مین بھی اور بعد نماز کے عیدگاہ مین پڑھنے مکروہ ہین اور گھر مین جائز ہین انتہی بزع بح

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ

وَہُمْ تَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ عَنْ مُصَلَّاہُنَّ قَالَتِ امْرَأَۃٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِحْدٰنَا لَیْسَ لَہَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْہَا صَاحِبَتُہَا مِنْ جِلْبَابِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اُم عطیہ سے کہ کہا حکم کی گئیں ہم یہ کہ نکالیں ہم حائض عورتوں کو یعنی بالغوں کو یا حیض والیوں کو دونوں دن عیدوں کے اور پردے والیوں کو یعنی سب عورتیں نکالیں پس حاضر ہوں جماعت مسلمین کی میں اور دعا اُنکی میں اور الگ رہیں حیض والیاں مصلے اپنے سے کہا ایک عورت نے یا رسول اللہ کسی کے پاس ہم میں سے نہیں چادر فرمایا چاہیے کہ اوڑھاوے اُسکو ساتھ والی اُسکی چادر اپنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا خطابی نے کہ حکم فرمایا سب عورتوں کو حاضر ہونیکا عیدگاہ میں تاکہ نماز پڑھیں وہ کہ جنکو عذر نہیں اور پہنچے برکت دعا کی عذر والیوں کو اور اسمیں رغبت دلائی لوگوں کو بیچ حاضر ہونیکے نماز و نہیں اور مجلسوں ذکر کی میں اور نزدیک ہونے صلے کے تاکہ پہنچے اُنکو برکت اُنکی اور حاضر ہونا عورتوں کا عیدگاہ میں نہیں مستحب ہمارے زمانے میں واسطے ظاہر ہونے فساد کے اور تو توجیہ کی ہے ملحاوی نے یہ کہ تھا یہ ابتدائے اسلام میں اُس زمانے میں کہ مسلمان کم تھے چاہا حضرت نے کہ بہت معلوم ہوں مسلمان بسبب اُنکے تا شمن ڈریں انتہیٰ اب حاجت عورتوں کے نکلنے کی نہیں سلیے کہ مرد مسلمان بہت ہیں اور اُوڑھاوے چادر اپنی یعنی جو عورتیں کئی چادریں رکھتی ہوں وہ عاریت دیوے ایک چادر اُس عورت کو کہ اُسکے پاس چادر نہو یا مراد یہ ہے کہ کوئی اپنی چادر کا اُسکو اُڑھاوے اور دو عورتیں ایک جگہ بیٹھیں ع بدرج وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ دَخَلَ عَلَیْہَا وَعِنْدَہَا جَارِیَتَانِ فِیْ اَیَّامِ مِنًی تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ تُغَنِّیَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِہٖ فَانْتَہَرَہُمَا اَبُوْبَکْرٍ فَکَشَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْہِہٖ فَقَالَ دَعْہُمَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّہَا اَیَّامُ عِیْدٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَاِنَّ ہٰذَا عِیْدُنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق حضرت ابوبکر صدیق آئے اُنکے پاس درانحالیکہ اُنکے دو چھوکریاں تھیں یعنی انصار کی لڑکیوں میں سے بیچ دنوں منا کے یعنی جن دنوں میں حاجی منا میں رہتے ہیں کہ وہ روز عید اضحیٰ کا اور ایام تشریق کے ہیں بجاتی تھیں دف اور ایک روایت میں ہے یعنی بدلے پہلے الفاظ کے یا زیادہ اُن پر کہ گاتی تھیں وہ اشعار کہ کہے تھے انصار نے دن لعاث کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈھانکے ہوئے تھے کپڑا اپنا پس ڈانٹا اُنکو حضرت ابوبکر نے پس کھولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مُنہ اپنا اور فرمایا چھوڑ دے انکو اے ابوبکر اُس لیے کہ تحقیق یہ دن عید کے ہیں یعنی خوشی کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوبکر تحقیق واسطے ہر قوم کے عید ہے اور یہ عید ہے ہماری روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ تقاولت یا تاکید تدفان کی ہے اور بعضوں نے معنی اسکے یہ کہے ہیں کہ اُچھلتی کودتی تھیں اور بجاتی تھیں دف اسکے بجانے میں دو قول ہیں بعضے مباح کہتے ہیں مطلق یعنی ہر وقت اور بعضے حرام کہتے ہیں مطلق اور صحیح یہ ہے کہ نکاح میں اور ولیمہ میں اور بیچ اُن شادیوں کے کہ اُنکے حکم میں ہیں اور عیدین میں مباح ہے اور پھر فرق کیا ہے علما نے اس دف میں کہ جھلی دار ہو اور اُسمیں کہ جھانج دار نہو یعنی جھانج دار کو مکروہ کہا ہے اور بغیر جھانج دار کو مباح لیکن بغیر جھانج بخارا میں بھی اختلاف کیا ہے اور گاتی تھیں الخ یعنی گاتی تھیں اشعار لڑائی اور شجاعت انصار کے کہ اُنھوں نے کیے تھے جبکہ بعاث کی لڑائی پر چڑھے تھے جیسے کہ عادت شجاعوں کی ہے کہ وقت لڑائی کے کرتے ہیں اپنی شجاعت اور فخر کے کہتے ہیں اور بعاث نام ایک جگہ کا ہے دو کوس مدینے سے پس وہ لڑکیاں وہ اشعار پڑھتی تھیں کہ اُنمیں تمام وصف لڑائی کے اور شجاعت کے تھے کہ اُسکے ذکر کرنے میں مدد تھی امر دین کی اور رغبت دلاتے تھے مومنوں کو جہاد کفار پر ذکر فواحش اور بُری باتوں کا اُنمیں نہ تھا کہ حرام ہے ذکر کرنا اُنکا کیا مقدور تھا کہ روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بُرے گیت گاتیں اور ایک روایت صحیح بخاری کی میں بعد از لفظ تغنیان کے آیا ہے ولیستا بمغنیتین یعنی گاتی تھیں اور گانا کسب اُنکا نہ تھا کہ کچھ خوب گاتی ہوں اور مشہور و معروف ہوں اُسمیں اور شوق دلا دیں فاحشہ اور خواہش

نفسانی پر کہ وہ باعث فتنہ اور فساد کا ہو بلکہ گاتی تھین جیسے کہ لڑکیان گھر مین کچھ گایا کرتی ہین اور ڈانٹا اُنکو اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ کہا ابو بکرؓ نے آیا مزمار شیطان بجاتی ہو نزدیک پیغمبر کے اور مزمار کہتے ہین باجے کو کہ بجاتے ہین اُسکو گانیوالے مانند دُف اور دف اور رباب اور مانند اُنکے کے اور مزمار شیطان اسکو اسلیے کہا کہ وہ مشغول کرتا ہے دلکو لہو لعب مین اور باز رکھتا ہے یاد خدا سے اور واسطے ہر قوم کے ہے یعنی اگلی استون کے اور اقوام باطلہ کے عید ہے مانند نوروز کے واسطے مجوس وغیرہم کے اور کہا ہے علما ہمارے نے کہ مشابہت کرنی ساتھ اُنکے اُس دن مین کفر ہے اور مشابہت یہ ہے کہ اُس دن مین بناؤ کرے اور انڈے لڑاوے اور مینڈھی لگائے اور لہو اور غنا کرے بطور تعظیم اُس دن کے اور جاننا چاہیے کہ ساتھ احدیث صحیحہ کے سند پکڑی ہے اہل سماع نے ساتھ مباح ہونے راگ کے اور سُننے اُسکے کے ساتھ ساز کے اور جو کچھ اس حدیث سے ساتھ نظر انصاف کے بے آمیزش تعصب کے سمجھا جاتا ہے یہ ہے کہ ابو بکر صدیقؓ نے انکار کیا گانے اور دف بجانے کا اور منع کیا اور ڈانٹا اُس سے اسلیے کہ مقرر تھا اُنکے نزدیک منع ہونا لہو اور غنا کا مطلق اور گمان کیا اُنھون نے کہ منع نکرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس سے اسلیے ہے کہ نہ جانا حضرت نے اُسکو بسبب سونیکے یا غفلت کے اور نہ جانا ابو بکرؓ نے کہ روا رکھا حضرت نے اُسدن تھوڑا سا گانا حاصل یہ کہ ابو بکرؓ کو اس فرق اور تفصیل کا علم نہ تھا اسلیے منع کیا پس دلالت کرتی ہے حدیث اوپر مباح ہونے تھوڑے سے گانیکے بیچ روز عید کے اور سوا اُسکے کے اُن جلسونمین کہ مباح ہے اُنمین خوشی کرنی اور اسمین شک نہین کہ بیچ جگہ مخصوص کے اوپر جگہ مخصوص کے ہے اس سے اباحت علی الاطلاق نہین لازم آتی اور کہا اشرف نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ سماع اور بجانا دف کا منع نہین لیکن بعض اوقات مین اور بیشگی کرنی اسپر باکثرت اسپر مکروہ ہے کھونیوالی ہے عدالت کو اور مٹانیوالی ہے مروت کو اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ بجانا دف کا جائز ہے جبکہ نہو اسمین جھانج اور بعض اوقات ہو اور پڑھنا ایسے شعرون کا کہ اُنمین کسی کی ہجو نہو اور نہ گایان ہون جائز ہیو اور فتاویٰ قاضی خان مین لکھا ہے کہ سُننا آواز ملاہی کا یعنی باجو نکا گناہ ہے واسطے قول علیہ السلام کے کہ سُننا ملاہی کا گناہ ہے اور بیٹھنا اُسپر فسق ہے اور لذت اُٹھانی ساتھ اُسکے قبیل کفر سے ہے اور داخل ہے ملاہی مین بجانا ڈھڈون کا اور مارنا لکڑی کا زمین وغیرہ پر وقت تعلیم گانیون کے اور اگر سُنے ناگہان پس نہین گناہ اُسپر اور واجب ہے اُسپر یہ کہ خوب کوشش کرے یہان تک کہ نہ سُنے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ لین اُنگلیان کانون اپنے مین یعنی وقت سُننے کے اور پڑھنا اشعار عرب کا کہ جنمین ذکر فسق اور شراب اور لڑکی کا ہو مکروہ ہے بزع بزح ف حضرت شیخ الاسلام کہ بڑے محدث ہین اُنھون نے ترجمہ بخاری مین بیچ شرح اسی حدیث کے یہ مسئلہ خوب مفصل لکھا ہے تھوڑا سا مضمون اُسکا یہان لکھا جاتا ہے تا حق ظاہر ہو وہ یہ ہے کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ گانا اور دف بجانا منع ہے سوائے عید اور مانند اُسکے کے یعنی نکاح وغیرہ مین اس لیے کہ ابو بکر صدیقؓ کہ افضل اصحابؓ کے ہین اور خوب جانتے تھے احکام دین کے اُنھون نے گانے کو مزمار شیطان کہا اور حضرتؐ نے اُنکو منع نہ فرمایا کہ اسطرح نہ کہو یہ مزمار شیطان اور حرام نہین ہے بلکہ فرمایا کہ منع مت کر کہ آج عید ہے یعنی حکم منع سے اسقدر رہا اور سرور آج کا مستثنیٰ اور جائز ہے اور لڑکیان اگر اشعار تعریف دلاوری اور شجاعت کے ساتھ آواز خوش کے گاوین مضائقہ نہین اور حضرت آپ ساتھ سُننے اُسکے کے مقید نہوئے اور ابو بکرؓ کو رغبت نہ دلائی بلکہ تغافل کیا اور ساتھ جائز ہونے اسدن کے اشارت فرمائی پس شک نہین ہے اسمین اوپر اباحت سماع اور غنا کے مطلق جیسے کہ بعضے تکلف کہتے ہین اور اس مسئلے مین درمیان علما اور فقہا اگلے اور پچھلے کے صحابہؓ اور تابعینؒ وغیرہم سے اختلاف ہے مشہور صحابہؓ مین حرمت اور کراہت اُسکی تھی حتیٰ کہ کہا ہے اُنھون نے کہ مراد بیچ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ کے غنا ہے اور تھے ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ کہ قسم کھاتے تھے اسپر اور اسی طرح بیچ آیت وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ کی کہ مراد آواز شیطان سے غنا ہے نزدیک ابن عباسؓ اور مجاہد کے اور ابن عمرؓ سے آیا ہے کہ منع کرتے تھے گانیسے اور سُننے اُسکے سے

اور حضرت امیر المومنین علیؓ سے منقول ہے کہ جو کوئی مرجاوے اور اُسکے لیے گائن ہو پس مت نماز پڑھو اُسپر اور ابی امامہ سے آیا ہے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بیچو گائنون کو اور مت خرید کرو اُنکو اور نہ تعلیم دو اُنکو اور نہ بیچ مثل اُسکے کے نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ اُسی سبب سے بعضون نے کہا ہے کہ بعضی حدیثین کہ اوپر مباح ہونے غنا کے دلالت کرتی ہین پہلے حرام ہونے اُسکے سے بھین بعد ازان نسخ کی گئین ساتھ اس آیت کے اور ابن مسعود سے آیا ہے کہ کہا غنا اُگاتا ہے نفاق کو جیسے کہ اُگاتا ہے پانی سبزے کو اور جابرؓ سے یہ لفظ آیا ہے جیسے کہ اُگاتا ہے پانی کھیتی کو اور انس سے یہ لفظ آئے ہین کہ غنا اور لہو اُگاتے ہین نفاق کو دل مین جیسے کہ اُگاتا ہے پانی گھانس کو اور ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ محبت غنا کی اُگاتی ہے نفاق دل مین جیسے کہ اُگاتا ہے پانی گھانس کو مراد نفاق علمی ہے کہ پوشیدہ رکھتا ہے خواہش گناہ کو برخلاف حال ظاہر کے اور کہا فضیل بن عیاض نے غنا منتر زنا کا ہے اور بہت حدیثین اس جانب مین آئی ہین اور فقہانے کہ اہل فتویٰ اور امانت اور پیشوا دین کے ہین بیچ حکم حرمت اور کراہت اسکی کے بہت تشدید و تغلیظ کی ہے اور قول صحیح تر اور مشہور تر چارون امامون سے یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے اور اطلاق حرام کا بھی آیا ہے اور نقل کیا ہے قاضی ابو الطیب نے حرام ہونا اسکا شعبی اور سفیان ثوری اور حماد اور نخعی اور فاکہی سے اور یہی منقول ہے اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سے اور بغوی نے معالم مین کہا ہے غنا حرام ہے سب دینون مین اور قرطبی نے کہا خلاف نہین بیچ حرام ہونے اسکے کے اس لیے کہ یہ قبیلہ لہو و لعب سے ہے کہ مذموم ہے وہ باتفاق لیکن جو کہ سالم ہو محرمات سے پس جائز ہے تھوڑا سا شادیون مین اور عیدون مین اور مانند انکے مین اور ایک جماعت علما کی طرف مباح ہونے اُسکے کے گئی ہے اور جاننا چاہیے کہ محل اختلاف کا وہ غنا ہے کہ گاتے ہین اُسکو مغنی کہ شنا سا ہین ساتھ صنعت غنا کے اور اختیار کرتے ہین شعر نرم کرنیوالے دل کے اور گاتے ہین ساتھ سرون نرم کرنیوالے دل کے کہ شورش پیدا کرتے ہین نفسون مین اور خوش کرتے ہین نفسون کو اور جو غنا کہ جاری ہوئی ہے عادت ساتھ استعمال اُسکے کے واسطے خوش کرنے دلون کے اور اُٹھانے بوجھون کے اور قطع مسافت کی بیچ راہون حج کے اور بیچ وصف کعبے اور زمزم اور مقام کے اور بیچ راہون جہاد کے اور بیچ وصف جہاد کے مانند حدا اور نصب رکبانی کے اور مانند گانے عورتون کے واسطے تسکین لڑکون کے اور مانند انکے کے مباح ہے اگر سالم ہو ذکر فواحش اور محرمات سے بلکہ مستحب ہے کہ موجب نشاط کا ہے اور اعمال بہتر کے کذا ذکرہ ابن حزم فی کتاب الاستماع اور کہا ہے اُن علما نے کہ قائل ہین باحت غنا کی کہ روایت کیا گیا ہے غنا اور سماع اکثر صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین اور اولیا اور علما محدثین اور علماے دین سے کہ صاحب ہدا اور تقوے کے ہین اور کہا ہے کرایمہ اور بعضے اکابر سے جو الفاظ تغلیظ کے وارد ہوئے ہین محمول ہین اُس غنا پر کہ جسمین فحش یا خلاف شرع چیز ہو یعنی مثل مزامیر وغیرہ کے یہ بات کہی اسلیے کہ تا تطبیق حاصل ہو جاوے درمیان قول اور فعل کے ایمۂ اربعہ سے بھی سننا غنا کا اور خوش رکھنا اُسکا منقول ہے اور قول اور فعل مشائخ طریقت اگلے اور پچھلون کے بھی مختلف آئے ہین بیچ متقدمین اس جماعت کے کہ اُستاد طریقت کے اور رہنما حق کے ہین طریقہ اجتناب کا ہے اور بیچ متاخرین کے روش سماع کی شروع ہوئی شیخ حماد و باس کہ مقتدا اے وقت اور شیخ طریقہ قادریہ کے ہین ایک روز جمعے کی نماز کو جاتے تھے ناگاہ درمیان راہ کے آواز گانے کی اُنکے کان مین پونہچی ٹھیر گئے اور کہا آیا آج کون سی معصیت مجھسے وجود مین آئی کہ اُسکی سزا مین ساتھ اس بلا کے مبتلا ہوا مین ہر چند اپنے نفس مین تامل کیا کوئی بات گناہ کی نہ پائی جب گھر مین آئے تو بتحقیق اس مرکی کی بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ یہ بالہ تصویر دار خریدا تھا فرمایا یہی امر تھا کہ بسبب شومی اُسکے کے گرفتار ہوا مین اور کلام حضرت غوث الاعظم کے سے بھی کراہت اسکی معلوم ہوتی ہے اور پوچھے گئے شبلی غنا سے کہا کہ آیا حق ہے وہ کہا لوگون نے نہ بس کہا نہین بعد حق کے مگر ضلال اور کہا کہ کفایت کرتا ہے بیچ کراہت اُسکے کہ یہ کہ ہے اُسمین جوش طبع اور اُٹھانا شہوت کا اور خواہش طرف عورتون کے اور

رعونت نفس کی اور خوشی اور سبکی عقل کی اور دنات اور مشغول ہونا ساتھ ذکر خدا کے خوشتر اور سالم تر ہے اُس کسی کو کہ ایمان لایا ہے ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے اور شیخ ابوالحسن شاذلی سے کہ امام اور سرحلقہ سلسلۂ شاذلیہ کے ہین آیا ہے کہ فرمایا جو کہ سماع کرتے ہین اور کھانا ظالمونکا کھاتے ہین انمین شعبہ یہود یہ کا ہے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ اور امام غزالی نے لکھا ہے کہ سماع کئی قسم پر ہے ایک حرام محض وہ جوانون کے لیے ہے کہ غالب ہوتی ہے اُنپر شہوت دنیا کی پس نہین حرکت دیتا سماع اُنکو مگر وہ چیز کہ غالب ہو دلون اُنکے پر صفات بد سے اور دوسرے مکروہ وہ اُس شخص کے لیے ہے کہ کرے اُسکو عادت اکثر اوقات مین بطریق لہو کے اور تیسرے مباح وہ اُسکے لیے ہے کہ نہ خط ہو واسطے اُسکے مگر لذت اُٹھانا ساتھ آواز خوش کے اور چوتھے مندوب وہ اُسکے لیے ہے کہ غالب ہو اُسپر حُبّ اللہ تعالیٰ کی اور نہ حرکت دے اُسکو سماع سے صفات نیک کے اور بزرگوار مشائخ چشتیہ کے سماع سُنتے تھے ولیکن باحتیاط اور شرائط اور آداب اور اکثر اوقات خلوت مین سنتے تھے کہ وجود اغیار اور نامحرمون سے خالی ہوتا تھا اور حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرّہٗ بھی سُنتے تھے لیکن انکی مجلس مین فرماتے اور تالی نہ تھی اور یارون کو اُس سے منع فرماتے حاصل کلام یہ کہ مقرر اور مشہور درمیان صوفیہ کے کہ قائل ساتھ سماع کے ہین یہ ہے کہ سماع اہل کے لیے مباح ہے اور بیان کیے ہین شرائط اور آداب اُسکے اور معین کیے ہین اہل اُسکے اور حقیقت حال کی جو کچھ کہ نقل اقوال سے سمجھی جاتی ہے یہ ہے کہ انکار فقہا اور اکابر اولیا کا راجع ساتھ غیر شروع کے ہے کہ غنا کے ساتھ فراہم اور ممنوع باتین ہون اور ساتھ قصد لہو اور خواہش نفسانی کے ہو والا نفس راگ کہ حقیقت اُسکی آواز خوش ہی ممنوع نہین کہ وہ مباح الاصل ہے اور راگ مین جیسے مفاسد ہین مصالح بھی ہین اکثر دل کو نرم کرتا ہے اور ذوق اور شوق اور حلاوت اور خشوع عبادات مین پیدا کرتا ہے حتیٰ کہ بعضون کو کشود اسمین خوب ہوا ہے ولیکن ہمیشگی کرنی اُسپر دور ہے طریقۂ اتباع اکابر سلف سے اور شاید کہ بسبب عادت کرنے اُسکے کے لذت اُسکی کو عبادت اور ریاضت پر ترجیح دین اور ساتھ فریب دینے نفس شیطان کے اطاعت شرعی اُنکی نظر مین سبک ہو اور قصور و فتور راہ پاوے نعوذ باللہ منہ پس سماع بذاتہٖ مباح ہے اور منع ہوتا ہے بسبب عوارض کے یعنی ذکر عورتون کا ہو یا شراب کا یا عورت مشتہات نامحرم گاتی ہو یا امرد گاتا ہو یا مزامیر ہو یا قصد لہو اور خواہش نفسانی سے ہو اور حضور نااہل ہو یا ہمیشہ سننا ہو اور چونکہ مدعی معرفت اور محبت اور حال کے ہو کر سماع سُنتے ہین اور بسبب حاصل ہونے ایک حالت کے فریب کھا کر ذوق طاعت اور لذت ذکر اور تلاوت سے محروم رہتے ہین وہ بھی گرفتار مکر نفس اور شیطان کے ہین کہ اُنکو فریب دیکر صراط مستقیم سے پھیرا ہے تا آنکہ روز بروز طریقۂ دین سے دور تر پڑتے ہین اور رفتہ رفتہ نماز سے سوائے نشست و برخاست کے کچھ نصیب اُنکو نہین ہوتا اور وہ بھی ساتھ ریا اور تکلف کے اور خوف بُرا کہنے خلائق کے کرتے ہین کاشکے یہ ذوق اور شوق نہوتا تو نماز و روزہ خشک کر کر دین تو سلامت رکھتے قوی تر شبہ اس جگہ پیروی پیر کا ہے کہ جو کچھ اُنھون نے کیا ہے اور کبھی کبھی کیا ہے بے سند نہوگا ہم بھی اتباع اُنکا کرتے ہین محض بہانہ اور حیلہ ہے بزرگون نے جو کیا ہے بغلبۂ حال اور بیخودی کے کیا ہے اور کبھی کبھی کیا ہے واسطے مصلحت وقت کے اور ساتھ اچھی نیتون کے اور خلوتون مین سُنا ہے اور طریقہ نہین ٹھیرایا اور تعصب نہ کرتے تھے اور اجتماع خاص ساتھ کیفیت مخصوص کے نکرتے وہ ذوق اور حال کہان وہ مصلحت اور نیت کہان نری اسبات کی تقلید کرتے ہین اور باقی سب ترک ع بدنام کنندۂ نکو نامی چند۔ حاشا ان کپیرونکے ساتھ کیا نسبت اور پیرون کو اپنے کہان عنایت اور ایک جماعت باپ دادا کی ارث جانکر کرتی ہے بغیر اہلیت کے اُنکے حق مین صادق ہے یہ آیت اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ يُهْرَعُوْنَ حاصل یہ کہ جو کچھ کہ شائع ہوا ہے اس زمانے اور ان شہرون مین کہ مجلس سماع اور رقص کی از راہ سناسنو کھانے کے اور حب جاہ اور شہرت کے کرتے ہین اور ایک جماعت اہل رقص یعنی حال لانے والی مانند

گویون کے ساتھ دعوت اور بغیر دعوت کے بقصد شہرت اور طمع اور توجہ لوگون کے اور بغیے ساتھ غرض حاصل کرنے نقدی کے یا طعام کے آتے ہین حاشا کہ یہ طریقہ پہلے زمانے مین اور کسی بزرگ سے نہین جاری ہوا ان کو ردلون نے اُن بزرگون کو اپنے مانند سمجھا ہے کہ نقل اُنکی بطور نقالون کے کرتے ہین خوب تامل کرین کہ کیا کرتے ہین معاذ اللہ یہ کیا معیشت ہے کاش نام فقر کا اپنے پر نہ رکھتے اور لباس فقیری نہ پہنتے شرعاً اور دیانۃً تغییر اُنکی واجب ہے نہ تعظیم اس لیے کہ تعظیم کرنے مین گویا مدد اور رغبت دلانی ہے اُنکو اس عمل پر کہ پھولتے ہین اپنے دلون مین اور قوی ہوتے ہین اس پر اور عجب تر یہ ہے کہ ان باتون کو مشائخ کے عُرسون مین قرب خدا جانتے ہین عیاذاً باللہ ومنہ الاستعانۃ والیہ الالتجا واللہ اعلم تمام ہوا کلام حضرت شیخ الاسلام کا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْدُوْ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْکُلَ تَمَرَاتٍ وَیَاْکُلُھُنَّ وِتْرًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جاتے عیدگاہ کو دن عید الفطر کے یہان تک کہ کھاتے کتنی کھجورین اور کھاتے کھجورین طاق روایت کی یہ بخاری نے ف جلدی افطار عید کو اس لیے کرتے تا مخالف ہو پہلے دنون کے جیسے رمضان مین نہ افطار کرنا واجب ہے ویسے اس دن مین افطار کرنا واجب ہے اور کھجورین طاق کھاتے یعنی تین یا پانچ یا سات یا کم اس سے یا زیادہ اور رعایت طاق کی ہر امر مین خوب ہے اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ یعنی اللہ طاق ہی دوست رکھتا ہے طاق کو اور کھجورون پر افطار اس لیے کرتے کہ وہی اُسوقت موجود ہوتی تھین اور بعضون نے کہا کہ حکمت کھجورون کی کھانے مین یہ تھی کہ وہ شیرین ہوتی ہین اور شیرینی تقویت بصر کرتی ہے خصوصاً وقت خلو معدے کے پس بسبب لاغر وزون کے کہ ضعف ہو جاتا تھا اسنے تقویت ہوتی اور شیرینی موافق مقتضائے ایمان کے ہے لکھا ہے علما نے کہ جو کوئی خواب مین دیکھے شیرینی کھاتے تو تعبیر اُسکی یہ ہے کہ حلاوت ایمان اُسکو نصیب ہوا اور شیرینی نرم کرتی ہے دل کو پس اس لیے افطار شیرینی سے افضل ہے ۱۲ منہ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدٍ خَالَفَ الطَّرِیْقَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتے راہ مین روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی تشریف لیجاتے اور راہ سے اور آتے اور راہ سے حکمت اس فعل مین یہ تھی کہ تا گواہی عبادت کی دین دونون راہون اور رہنے والے اُنکے جن وانس اور اور کتنی ہی وجہین لکھی ہین جو چاہے اور شرحون مین دیکھ لے اور حق یہ ہے کہ یہ سب احتمالات ہین ہر ایک نے بموجب سمجھ اپنی کے کہا ہے اسرار اسکے اللہ جانے یا رسول اُسکا ۱۲ منہ ع وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَءُ بِہٖ فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ اَنْ نُّصَلِّیَ فَاِنَّمَا ھُوَ شَاۃُ لَحْمٍ عَجَّلَھَا لِاَھْلِہٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُکِ فِیْ شَیْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے براء سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے پس فرمایا تحقیق اول اُس چیز کا کہ شروع کرین ہم پیچ اُسدن اپنے کے یہ ہے کہ نماز پڑھین ہم پھر پھرین اور ذبح کرین پس جس شخص نے کیا یہ یعنی تقدیم نماز اور خطبے کے ذبح پر پس تحقیق پہنچا سُنت ہماری کو اور جس شخص نے کہ ذبح کیا پہلے نماز عید سے پس سوا اسکے نہین کہ وہ بکری گوشت کی ہے جلدی کی اُسکو واسطے اہل اپنے کے نہین ہے قربانی سے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ثواب قربانی کا نہ ملا اور مشروع یہ ہے کہ اول نماز پڑھے پھر خطبہ بعد ازان قربانی کرے اور اس حدیث مین وقت قربانی کا مذکور ہے پس اجماع ہے علما کا اس پر کہ نہین جائز قربانی کرنی پہلے طلوع ہونے فجر سے دن عید قربان کے پھر نزدیک شافعیہ کے وقت اُسکا آتا ہے جب بلند ہوتا ہے آفتاب بقدر نیزے کے اور گذر جاتا ہے بعد اُسکے وقت بقدر دو رکعتون اور دو خطبون ہلکے کے پھر اگر ذبح کرے بعد اُسکے جائز ہے برابر ہے کہ نماز پڑھے امام یا نہ پڑھے پس اگر ذبح کرے پہلے اسکے نہین جائز برابر ہے کہ شہر مین ہو یا باہر اور رہتا ہے نزدیک اُنکے وقت قربانی کا تا غروب ہونے آفتاب تیرھوین تاریخ کے اور قربانی اُنکے

نزدیک سنت ہے اور نزدیک ابو حنیفہؒ کے قربانی واجب ہے صاحب نصاب پر اگرچہ نصاب نامی نہو اور وقت اسکا بعد نماز امام کے ہے بیچ حق شہر والوں کے اور بیچ گاؤں والوں کے بعد طلوع ہونے فجر کے اور رہتا ہے وقت اسکا بارھویں تاریخ کی اخیر تک ش ع **وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جندب بن عبداللہ بجلی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز عید کے پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اسکی اور قربانی اور جسنے کہ ذبح نہ کی یہان تک کہ نماز پڑھی ہمنے پس چاہیے کہ ذبح کرے اور پر نام اللہ تعالیٰ کے یعنی پھر درست ہے قربانی اسکی اور ثواب پا سکتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ الْبَرَاءِ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز کے پس سوا اسکے نہین کہ ذبح کرتا ہے واسطے نفس اپنے کے یعنی اپنے کھانیکے لیے ذبح کی ثواب قربانی کا نہوا اور جسنے ذبح کی پیچھے نماز کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اسکی اور پہنچا سنت مسلمین کو یعنی موافقت کی انکے طریقے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہی مذہب جمہور کا ہے اور تعجب ہے کہ امام شافعی نے باوجود وارد ہونے حدیثون صحیحہ کے کیون مخالفت کی جمہور کی کہ کہا برابر ہے کہ امام پڑھے نماز زیادہ پڑھے جیسے کہ اوپر بیان ہوا ش ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ مین روایت کی یہ بخاری نے ف بکری اور دنبا اور بھیڑ اور گائیں اور بھینس اور اونٹ خواہ نر ہو خواہ مادہ انکے سوا قربانی درست نہین اور سوائے اونٹ کے اور جانورون کے حلال کرنیکو ذبح کہتے ہین اور اونٹ کے حلال کرنیکو نحر کہتے ہین اور طور نحر کا یہ ہے کہ اونٹ کو کھڑا کرتے ہین اور نیزہ اسکے سینے مین مارتے ہین اس سے وہ زمین پر گر پڑتا ہے اور اونٹ کو ذبح کرنا بھی جائز ہے لیکن نحر افضل ہے ش ؛ و مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ اَنَسٍ** قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے انس سے کہ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین اور مدینے والون کو دو دن تھے کہ کھیلتے تھے انمین اور خوشیان کرتے تھے پس فرمایا حضرتؐ نے کیسے ہین یہ دو دن عرض کیا صحابہؓ نے تھے ہم کھیلتے ان دو دنونمین جاہلیت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق گردانا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے بدلے ان دو دنون کے بہتر انے دن عید قربان کا اور دن عید فطر کا روایت کی یہ ابو داؤد نے ف دو دن تھے کہ کھیلے تھے انمین ایک انمین سے دن نوروز کا ہے کہ اسدن تحویل آفتاب کی ہوتی ہے حمل مین اور دوسرا دن مہرجان کا کہ اس روز تحویل آفتاب کی میزان مین ہوتی ہے پس ان دونمین ہوا معتدل ہوتی ہے اور رات دن برابر ہوتے ہین حکما نے ان دونون کو اختیار کیا تھا خوشی کے لیے پس وہی رسم لوگون مین چلی آتی تھی حتی کہ جب مسلمان ہوئے ابتدا مین بسبب عادت کے اسی طرح خوشی کرتے تھے حضرتؐ نے اسکی حقیقت پوچھی صحابہؓ نے عرض کیا کہ قدیم سے یہ رسم چلی آتی ہے اسکی حقیقت کا ہمین علم نہین حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھین عوض انکے دو دن عید دون کے عطا فرمائے ہین انمین خوشی کرنی چاہیے گویا اشارہ ہے اسپر کہ عید حقیقی اور خوشی مومن کو چاہیے کہ عبادت کے دن کرے پس اس حدیث مین نہی ہے لہو لعب سے ان دونون مین اور اشارہ نفی اسپر ہے کہ کچھ لہو اور خوشی کہ جسمین فحش اور نکلنا طریقہ دین سے نہو اگر عیدین مین کرے تو جائز ہے اور اسمین نہی ہے تعظیم عیدون مشرکین کی سے اور انکی رسمون کے برتنے سے

اور خوشی کرنے سے اُنمین اور نہین ہے حاضر ہونے سے اُنکی عیدون مین حتی کہ بعضے علما نے حکم کفر کا کیا ہے کہا ابوحفص کبیر حنفی نے کہ جو کوئی تحفہ بھیجے نوروز کو اندلطرف مشرک کے واسطے تعظیم اس دن کے پس وہ کافر ہوتا ہے اور زنا بود ہوتے ہین اعمال اُسکے اور کہا قاضی ابوالمحاسن حسن بن منصور حنفی نے کہ جو کوئی خریدے اُسمین وہ چیز کہ نہین خریدتا ہے غیر اسکے مین یعنے جیسے یہان کھیلین وغیرہ دوالی مین لیتے ہین یا تحفہ بھیجے اُنمین کسی کو پس اگر ارادہ کرے ساتھ اسکے تعظیم اُسدن کا جیسے کہ تعظیم کرتے ہین اُسکی کافر پس کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کرے ساتھ خریدنے کے تنعم کا اور ساتھ ہدیہ بھیجنے کے محبت کا بحسب عادت کے تو کافر نہین ہوتا لیکن مکروہ ہے کہ مشابہت کافرون کے ساتھ ہوتی ہے پس احتراز کرے اس سے بھی اور دن عاشورے کے اگر اظہار خوشی کا کرے تو مشابہت ہوتی ہے ساتھ حوائج کے اور اگر اُسدن ظاہر کرے علامتین غم کی تو مشابہت ہوتی ہے روافض کے ساتھ ان دونون باتون سے بچے اور شریک ہوتے ہین روافض موسیون کے بسبب تعظیم کرنے نوروز کے اور سبب یہ بیان کرتے ہین کہ اس دن مین قتل کیے گئے ہین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ٹھیری خلافت حضرت علیؓ کو بح ف اور فتاوی ذخیرہ مین ہے کہ جو کوئی نکلے ہولی یا دیوالی کے دیکھنے کے لیے وہ کافر ہوتا ہے اس لیے کہ اُسمین اعلان کفر کا ہوتا ہے پس گویا اسنے مُدکی کفر اور اسی قیاس پر نکلنا طرف نوروز مجوس کے اور موافقت کرنی ساتھ اُنکے جیسے کہ بعضے مسلمان کرتے ہین موجب کفر کے ہین انتہی اور تجنیس مین ہے کہ منتقع ہین مشائخ ہمارے اسپر کہ جسنے اعتقاد کیا امر کفار کو اچھا پس وہ کافر ہے انتہی اور بسیط جو کوئی اچھا جانے کلام اہل ہوا کو یعنی صوفیہ خلاف شرع کو اور کہے کہ یہ کلام معنوی ہے یا کہے کہ یہ کلام ہے کہ معنی اسکے صحیح ہین اگر وہ کلام کفر ہے تو اچھا جاننے والا بھی اُسکا کافر ہوتا ہے کذا فی الظہیریۃ اور نوادر الفتاوی مین ہے کہ جو کوئی رسوم ہندوؤن کو اچھا جانے کافر ہوتا ہے اور عمدۃ الاسلام مین ہے کہ جو کوئی رسمین کافرون کی کرے جیسے کہ نئے گھر مین بیل اور گھوڑے سُرخ و زرد رنگے یا بندھن وار باندھے یا گرہ سبز باندھے کافر ہوتا ہے **وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین نکلتے تھے دن فطر کے یعنی نماز کے لیے یہان تک کہ کھاتے کچھ اور نہ کھاتے دن عید قربان کے یہان تک کہ نماز پڑھتے روایت کی یہ ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ اور دارمیؒ نے ف سبب کھا کر تشریف لیجانے کا روز عید کے اوپر مذکور ہو چکا ہے اور عید قربان کو بعد نماز کے کھانے واسطے رفاقت فقرا کے اس لیے کہ جب گوشت قربانی کا تقسیم کرتے جب وہ کھاتے پس حضرتؐ بھی اُنکے لیے تاخیر فرماتے بع **وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی کثیر کے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی پنج نماز دونون عیدون کی پہلی رکعت مین سات تکبیرین پہلے قرات سے اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین پہلے قرات سے روایت کی یہ ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ اور دارمیؒ نے ف یعنی سات تکبیرین پہلی رکعت مین سوائے تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کے کہین پہلے قرارۃ کے اور پانچ دوسری رکعت مین سوائے تکبیر قیام اور تکبیر رکوع کے پہلے قرأت کے اور اور عمل کیا ہے اسپر شافعیؒ نے اور یہ رسالہ آگے مفصل لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ بع **وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَبَّرُوْا فِي الْعِيْدَيْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَّخَمْسًا وَّصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوْا بِالْقِرَاءَةِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ** اور روایت ہے جعفر بن محمد سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تکبیر کہتے دونون عیدون مین اور نماز استسقا مین سات اور پانچ اور نماز پڑھتے پہلے خطبے سے یعنی عید کی اور استسقا کی اور پکار کر پڑھتے قرات

روایت کی یہ شافعیؒ نے ف جعفر یعنی امام جعفر صادق بیٹے امام محمد باقر کے بیٹے علی یعنی امام زین العابدین بن بیٹے امام حسینؓ بن علیؓ کے اور سات اور پانچ یعنی پہلی رکعت مین سات اور دوسری مین پانچ تکبیر ہن کہتے اسی پر عمل ہے شافعیؒ کا **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا مُوْسٰى وَحُذَيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِى الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سعید بن العاص سے کہ کہا پوچھا مین نے ابوموسیٰ اور حذیفہ سے کہ کسطرح تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز عید قربان اور عید الفطر مین پس کہا ابوموسیٰ نے تھے تکبیر کہتے چار بار نماز تکبیر کہنے اُنکے کے جنازے پر پس کہا حذیفہ نے سچ کہا ابوموسیٰ نے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جیسے چار تکبیرین جنازے کی نماز مین کہتے اسی طرح چار چار تکبیرین ہر رکعت عید کی مین کہتے اور پہلی رکعت مین کہتے چار تکبیرین پہلے قرات سے تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت مین پیچھے قرات سے چار تکبیرین کہتے تکبیر رکوع سمیت اور حدیثین تکبیرات عید کی مختلف آئی ہین اسلیے اختلاف ہوا اماموں مین تینون اماموں کے نزدیک سات تکبیرین ہن پہلی رکعت مین اور پانچ دوسری رکعت مین لیکن نزدیک مالکؒ اور احمدؒ کے پہلی رکعت مین سات تکبیرین مع تکبیر تحریمہ کے ہن اور دوسری مین پانچ سوای تکبیر قیام کے اور نزدیک شافعیؒ کے پہلی رکعت مین بھی سات ہن سوای تکبیر تحریمہ کے اور دوسری مین بھی پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور ہمارے نزدیک تین اوّل رکعت مین اور تین دوسری رکعت مین سوائے تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور یہی مذہب ابن مسعودؓ کا ہے اور امام شافعیؒ نے جو اختیار کیا ہے مذہب ابن عباسؓ کا ہے اور اور جو حدیثین کہ سند اُنکی ہین اُنکی صحت اور ضعف مین اور اُنکی سندون مین کلام بہت ہے یہان بخوف درازگی کے نہین ذکر کیا جاتا اور ہمارے علمائے کہا ہے کہ جب حدیثین مختلف آئین ہمنے کم کو اختیار کیا اسلیے کہ تکبیرین اور رفع یدین خلاف معمول کے ہین پس احتیاط کرنا کم کا اولیٰ ہی کذا فی الہدایہ ج **وَعَنِ** الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ ثَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے براء سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیے گئے دن عید کے کمان پس خطبہ کہا اُسپر روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جیسے عصا ٹیک کر خطبہ پڑھتے ہن ویسے ہی کمان ٹیک کر خطبہ پڑھا **وَعَنْ** عَطَاءٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنْزَتِهٖ اِعْتِمَادًا رَوَاهُ الشَّافِعِىُّ اور روایت ہے عطاء سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت خطبہ فرماتے تکیہ کرتے برچھی اپنی پر تکیہ کرنا یعنی ٹیک کر کھڑے ہوتے روایت کی یہ شافعیؒ نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُّ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَكِئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَمَضٰى اِلَى النِّسَآءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ رَوَاهُ النَّسَائِىُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا حاضر ہوا مین نماز مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ دن عید کے پس شروع کی نماز پہلے خطبے کے بغیر اذان وتکبیر کے پس جبکہ پڑھ چکے نماز کھڑے ہوے یعنی خطبے کے لیے تکیہ کیے ہوے بلالؓ پر پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اُسپر اور نصیحت کی لوگون کو اور یاد دلایا اُنکو ثواب وعذاب اور رغبت دلائی اونکو اوپر بندگی اللہ کے اور تخویف لے گئے طرف عورتون کے اور ساتھ اُنکے بلالؓ تھے پس حکم کیا اُنکو ساتھ تقوے اللہ کے اور نصیحت کی اُنکو اور یاد دلایا اُنکو ثواب عذاب روایت کی یہ نسائی نے ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ خطیب کو لائق ہے یہ کہ ٹیکے کوئی چیز مانند تلوار اور کمان اور برچھی اور عصا کے یا تکیہ کرے آدمی پر بدن **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلتے دن عید کے پھر ایک راہ کے پھر آتے اور راہ سے روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** بسبب اسکا پہلی فصل مین بیان ہو چکا اور جب جاوے عیدگاہ کو تو تکبیر کہتا جاوے راہ مین پس صاحبینؒ کے نزدیک دونون عید ونمین پکار کر اور امام اعظمؒ کے نزدیک عید الفطر مین چپکے کہے اور عید قربانمین پکار کر کہے شرح **وَعَنْهُ** أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو انھین سے یہ کہ پونچا صحابہؓ کو مینھہ عید کے دن پس نماز پڑھائی انکو عید کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ **ف** یعنی حضرتؐ نماز عید کی جنگل مین پڑھتے تھے مگر جب مینھہ برستا ہوتا تو مسجد مین پڑھتے پس معلوم ہوا کہ افضل ادا کرنا اسکا جنگل مین ہے اور عذر ہو تو مسجد مین پڑھے اور ظاہر یہ ہے کہ متصل بیچ کے کے یہ ہو کہ نماز پڑھے عید کی مسجد الحرام مین چنانچہ ان ایام مین عمل اسی پر ہے اور اسی طرح مدینہ منورہ مین بھی مسجد نبوی مین پڑھتے ہین ۱۲ ح **وَعَنْ** أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ يُعَجِّلُ الْأَضْحَى وَأُخِّرَ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہو ابی الحویرث سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف عمرو بن حزم کے اور وہ تھے نجرانمین یہ کہ جلد پڑھ عید قربان اور تاخیر کر عید فطر کو اور نصیحت کر لوگون کو یعنی خطبے مین روایت کی یہ شافعیؒ نے **ف** نجران نام ایک شہر کا ہے حضرتؐ نے وہان کا عامل کر کے عمرو بن حزم کو بھیجا تھا اُن دنون مین عمرانکی سترہ برس کی تھی انکو حضرتؐ نے یہ احکام لکھ بھیجے اور عید قربان کی جلدی کرنے کو اسلیے فرمایا کہ بعد اسکے لوگ قربانی ذبح کرنے مین مشغول ہون اور عید فطر مین تاخیر کو فرمایا اسلیے کہ لوگ صدقہ فطر کا ادا کرین **وَعَنْ** أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہو ابی عمیر بن انس سے کہ نقل کی انہنے چچاؤن سے کہ تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ قافلہ آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گواہی دیتے تھے یہ کہ انھون نے دیکھا چاند عید کا کل پس حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو یہ کہ افطار کرین اور جب صبح کرین جاوین طرف عیدگاہ اپنی کے روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** یعنی تیسوین شب کو اہل مدینہ نے چاند عید کا نہ دیکھا صبح کو روزہ رکھا ایک قافلہ باہر سے آیا اُسنے خبر دی کہ ہمنے کل دیکھا ہے چاند حضرتؐ نے حکم فرمایا افطار کا اور فرمایا کہ نماز کل پڑھین اسلیے کہ وہ بعد زوال کے آئے تھے وقت نماز عید کا رہا تھا چنانچہ ایک روایت صریح مین آیا ہے اَنَّهُمْ وَجَدُوا اَخِرَ النَّهَارِ اور اسی پر عمل ہوا امام اعظمؒ کا وقت نماز عید کا شروع ہوتا ہے جبکہ آفتاب بلند ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے وقت زوال تک شرح منیہ مین لکھا ہے کہ اگر پیش آوے کچھ عذر کہ باز رکھے نماز سے دن فطر کے پہلے زوال سے تو پڑھین اُسکو دوسرے دن پہلے زوال کے اور اگر باز رکھے عذر نماز سے دوسرے دن تو پھر نہ پڑھین بخلاف عید قربان کے کہ وہ پڑھی جاوے تیسرے دن بھی اگر باز رکھے عذر نماز سے پہلے دن اور دوسرے دن اور اسی طرح اگر تاخیر کرے عید قربان کو دوسرے یا تیسرے دن تک جائز ہے لیکن بُرا ہے ۱۲ ح

الْفَصْلُ الثَّالِثُ　فصل تیسری

وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے ابن جریج سے کہ کہا خبر دی مجکو عطاء نے ابن عباسؓ سے اور جابر بن عبداللہ سے کہ کہا دونون نے نہ تھی اذان دیجاتی دن عید کے اور نہ دن عید قربان کے پھر پوچھا مین نے اُس سے یعنی عطاء سے بعد مدت کے یہی مسئلہ مذکورہ پس خبر دی مجکو عطاء نے کہا کہ خبر دی مجکو جابر بن عبداللہ نے یہ کہ نہین اذان ہے واسطے نماز کے دن عید فطر کے جسوقت کہ نکلے امام اور نہ بعد نکلنے کے اور نہ تکبیر ہو اور نہ پکارنا ہو اور نہ کچھ اور نہین آواز اُسدن اور نہ تکبیر روایت کی مسلم نے ف جریج نے عطاء سے دوبارہ تفصیل اس مسئلہ مذکورہ کی پوچھی یا احتیاطاً بعینہٖ وہی مسئلہ پوچھا اور جواب مین فقط دن فطر ہی کا ذکر کیا اسلیے کہ کافی ہے اسی پر دوسری عید کو قیاس کر لیگا اور نہ پکارنا کہ کہین الصلوٰۃ الصلوٰۃ اور مانند اسکے اور نہ کچھ اور یہ تاکید ہے لَا بَدَا کی اور اسکے بعد پھر تاکید ہے لَا بَدَا وَلَا اِقَامَۃَ کی وَاَذَّنَ الشَّیْخُ اور ملا علیؒ نے لکھا ہے کہ لفظ لَا بَدَا اوّل سے آخر تک تاکید ہے پہلے جملے کی اور لائق ہے کہ تفسیر کیجاوے ندا کی ساتھ اذان کے اسلیے کہ مستحب ہے بالاتفاق یہ کہ پکارا جاوے اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ انتہی ان دونون قولون مین تعارض ہوا تطبیق انمین یون دیجاوے کہ حضرت شیخؒ نے جو نفی کی ہے تو عید گاہ مین کہنے کی اور بطریق التزام کے کہنے کے نفی کی ہے اور ملا علیؒ نے جو مستحب لکھا ہے تو خارج عیدگاہ کے اور کبھی کبھی کہنے کو واللہ تعالیٰ اعلم ؛ مولانا وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ فَیَبْدَاُ بِالصَّلٰوۃِ فَاِذَا صَلّٰی صَلَاتَہٗ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ وَھُمْ جُلُوْسٌ فِیْ مُصَلَّاھُمْ فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ بِبَعْثٍ ذَکَرَہٗ لِلنَّاسِ اَوْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ بِغَیْرِ ذٰلِکَ اَمَرَھُمْ بِھَا وَکَانَ یَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا وَکَانَ اَکْثَرُ مَنْ یَّتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَلَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ حَتّٰی کَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ فَخَرَجْتُ مَخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰی اَتَیْنَا الْمُصَلّٰی فَاِذَا کَثِیْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰی مِنْبَرًا مِنْ طِیْنٍ وَّلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ یُنَازِعُنِیْ یَدَہٗ کَاَنَّہٗ یَجُرُّنِیْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّہٗ نَحْوَ الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ مِنْہُ قُلْتُ اَیْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ لَا یَا اَبَا سَعِیْدٍ قَدْ تُرِکَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَیْرٍ مِّمَّا عَلِمْتُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نکلتے دن عید قربان کے اور دن عید فطر کے پس شروع کرتے نماز سے پس جسوقت پڑھ چکتے اپنی نماز کھڑے ہوتے یعنی خطبے کے لیے پھر متوجہ ہوتے طرف لوگون کے اور لوگ بیٹھے ہوتے بیچ جگہ نماز اپنی کے پس اگر ہوتی حضرتؐ کو حاجت بھیجنے لشکر کی ذکر کرتے اُسکو روبرو لوگون کے اور بھیجتے یا ہوتی اُنکو حاجت کسی اور کام کی یعنے مسلمانون کے فائدے کی بات کی حکم فرماتے اُنکو ساتھ اُسکے اور تھے حضرتؐ فرماتے یعنی خطبے مین للہ دو للہ دو اور تھے مین اکثر تصدق کرنے والی عورتین پھر پھرتے حضرتؐ اپنے مکان کو پس ہمیشہ رہا اسی طرح یعنی نماز پہلے خطبے کے پڑھا کرتے تھے اور خطبہ زمین پر پڑھتے نہ منبر پر چارون خلفا کے زمانے مین اور بعد اُنکے یہان تک کہ ہوا مروان بن حکم یعنی حاکم ہوا مدینے کا معاویہؓ کی طرف سے پس نکلا مین ہاتھ پکڑے ہوئے مروان کے یہان تک کہ آئے ہم عیدگاہ مین پس ناگہان کثیر بن صلت نے تحقیق بنایا منبر مٹی اور کچی اینٹ سے پس ناگہان مروان کھینچتا تھا مجکو ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ وہ کھینچتا تھا مجکو طرف منبر کے یعنی تا خطبہ پہلے نماز سے پڑھے اور مین کھینچتا تھا اُسکو طرف نماز کے یعنی تا نماز پہلے خطبے سے پڑھے پس جب دیکھا مین نے یہ اُس سے کہا مین نے کہان ہے ابتدا کرنا ساتھ نماز کے یعنی جو کہ فعل حضرتؐ کا اور خلفا کا تھا پس کہا مروان نے مت جھگڑ اے ابوسعید تحقیق چھوڑی گئی وہ چیز کہ تو جانتا ہے یعنے پہلے پڑھنا نماز کا چھوڑ دیا مین نے واسطے مصلحت کے کہ وہ مصلحت یہ ہے کہ اگر نماز پہلے پڑھتے تو لوگ انتظار خطبے کا نکرتے کہا مین نے یون نہین قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے نہین لاؤگے تم بہتر اُسچیز سے کہ جانتا ہون مین

کہی مین نے یہ بات تین بار پھر پھرا ابوسعید یعنی جماعت مین شریک ہوا بسبب اس فعل مروان کے روایت کی یہ مسلم نے ف یہ دو تین بار فرماتے تاکید کے لیے یا اشارہ ہے طرف تین حالتون کے یعنی بلہ دو واسطے دنیا اپنی کے اور بلہ دو واسطے موت اپنی کے اور بلہ دو واسطے آخرت اپنی کے اور مخاصر کہتے ہین اسکو کہ چلمن دونون خص آپسمین ہاتھ پکڑے ہوئے اسطرح کہ ہاتھ ہر ایک کا نزدیک کو لے دوسرے کے ہو اور مروان سنہ دو ہجری مین پیدا ہوا اور دیکھا انہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کثیر بن صلت پیدا ہوا حضرتؐ کے زمانے مین اسی سبب سے جامع الاصول والے نے اسکو صحابیو تابعین گنا ہے اور بعضون نے کہا کہ تابعی تھا کہ اسکا عید گاہ کے پاس تھا اسنے منبر بنایا تا خطبہ اسپر پڑھا جاوے جیسیکہ وہ سنت ہی جمعے مین اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اول منبر عیدگاہ مین مروان نے بنوایا اور پھر پھرا احتمال یہ بھی ہے کہ معنی اسکے یہ ہون کہ پھر امروان طرف منبر کے تا خطبہ پڑھے اور نہ سنی بات ابوسعید کی کہ نماز پہلے خطبے کے پڑھنی چاہیے اور عیدین کی نمازیون ہی کہ دو رکعتین پڑھے اول تکبیر تحریمہ کہے پھر سبحانک اللہم پڑھے پھر تین تکبیرین کہے ہر بار ہاتھ کانون تک اٹھاوے اور مابین تکبیرون کے ہاتھ چھوڑے رکھے بقدر تین تسبیح کے پھر اعوذ بسم اللہ کہکر سورۂ فاتحہ پڑھے اور ایک سورۃ اور ساتھ اسکے پڑھے اور مستحب یہ ہی کہ عیدین مین اور جمعے مین سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھے پھر رکوع و سجدہ کرے جب دوسری رکعت شروع کرے تو ابتدا کرے ساتھ قرات کے پھر تین تکبیرین کہے بطور سابق اور چوتھی تکبیر کہکر رکوع مین جاوی اور بعد اسکے دو خطبے پڑھے پس عید کے خطبے مین تعلیم کرے لوگون کو احکام فطرے کے اور عید الضحے مین تعلیم کرے احکام قربانی کے اور تکبیر تشریق کی اور واجب ہے کہ رفع کرے فجر سے تا عصر تیرھوین کے تکبیر کے ایکبار ہر فرض پڑھنے والا بعد پڑھنے فرض کے اور تکبیر یون کے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد ۔ ع ۔ ہر ج ۔ ملتقی **بَابٌ فِي الْأَضْحِيَةِ** باب ہی بیچ بیان قربانی کے ف قربانی کرنی واجب ہو مذہب حنفی مین ہر مسلمان مقیم غنی پر یعنے جو کہ مالک نصاب کا ہوا گرچہ نصاب نامی نہو اور نزدیک امام شافعیؒ کے سنت مؤکدہ ہے اور مشہور و مختار مذہب امام احمدؒ کے مین بھی ہی ہے ہوج **اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** انس قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ قَالَ رَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دو دنبون املح سینگ دار کے یعنی دراز تھے سینگ یا ٹوٹے نہ تھے ذبح کیا انکو ساتھ بات اپنے کے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی کہا انس نے دیکھا مین نے حضرتؐ کو کہ رکھے ہوئے تھے قدم اپنا اوپر پہلو یا کلے اُنکے کے اور کہتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مستحب ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جو کہ جانتا ہو آداب ذبح کے والا حاضر رہے وقت ذبح کے اور اور ذبح کرے اور اللہ کا نام لینا وقت ذبح کے خرطہ ہے ہمارے نزدیک اور تکبیر کہنی مستحب ہے سبکے نزدیک اور فرق بسم اللہ واللہ اکبر اسمین اشارہ ہے اسپر کہ لفظ واللہ اکبر واو سمیت کہنا افضل ہے اور مکروہ ہے وقت ذبح کے درود پڑھنا نزدیک جمہور کے سوائے شافعیؒ کے کہ اُن کے نزدیک سنت ہی ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ لانے دنبے سینگ دار کے کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنی پاؤن سیاہ ہون اور بیٹھتا ہو سیاہی مین یعنی سینہ اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکھتا ہو سیاہی مین یعنی آنکھون کے گرد سیاہی ہو پس

لائے گئے آنحضرتؐ ایسا دنبہ تاکہ قربانی کریں ساتھ اُسکے فرمایا اے عائشہ لے آ تو چھری پھر فرمایا تیز کر اسکو ساتھ پتھر کے پس تیز کی مین نے پھر لیا اوسکو اور پکڑا دُنبے کو پس لٹایا اُسکو پھر ارادہ کیا ذبح اُسکے کا پھر کہا بسم اللہ آخر تک یعنی ذبح کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی قبول کر محمدؐ سے اور آل محمدؐ سے اور امتِ محمدؐ سے پھر قربانی کی ساتھ اُسکے روایت کی یہ مسلم نے ف تیز کرا اسکو مکروہ ہے تیز کرنا چھری کا سامنے جانور کے کہ ذبح کیا جاتا ہے اُسکو اس لیے کہ حضرت عمرؓ نے مارا ساتھ دُرّے کے ایک شخص کو کہ کیا اُسنے یہ اور مکروہ ہے ذبح کرنا جانور کا سامنے دوسرے جانور کے اور حضرتؐ نے جو اس طرح کہکر ذبح کیا تو مراد اس سے شریک کرنا ہے تو اب مین اُمت کو نہ یہ کہ قربانی سکی طرف سے کی اس لیے کہ قربانی کرنا ایک بکری کا کئی کی طرف سے درست نہین ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہ کہ نہ پاؤ تم پس ذبح کرو جذعہ دنبہ یا بھیڑ سے روایت کی یہ مسلم نے ف شرح اس حدیث کی تفصیل رکھتی ہے بیان اُسکا موجب مذہب حنفی کے یہ ہی کہ مسنہ اونٹون مین وہ ہے کہ پورے پانچ برسکا ہو کر چھٹے مین شروع ہوا ہو اور گائے بیل بھینس مین وہ ہے کہ دو برسکا پورا ہو کر تیسرے مین شروع ہوا ہو اور بکری اور دنبہ اور بھیڑ مین وہ ہے کہ ایک برسکا پورا ہو کر دوسرے مین شروع ہوا ہو پس ان سب اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہے قربانی کے لیے مگر دنبہ اور بھیڑ کا اگر جذعہ بھی ہو تو درست ہے اور جذعہ اُسکو کہتے ہین کہ چھ مہینے سے زیادہ ہو اور برس روز سے کم اور کہا بعضون نے کہ یہ اُس صورت مین درست ہے کہ فربہ ہو ایسا کہ اگر مسنہ مین ملجا دے تو مشتبہ ہو دیکھنے والے پر دور سے کہ وہ مسنہ ہے اور اگر جھوٹا اور دُبلا ہو درست نہین اور حدیث کی ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر مسنہ بہم نہ پونہچے یا قیمت اُسکی میسر نہو تو جذعہ درست ہوا و نہین تو نہین لیکن فقہا کے نزدیک یہ محمول ہے استحباب پر یعنی مستحب یون ہی ہے کہ اگر مسنہ بہم پونہچے تو جذعہ نکرے اور اگر بہم نہ پونہچے تو کرے پس اگر میسر ہوتے ہوے بھی جذعہ کریگا تو درست ہی ہے ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اُنکو ریوڑ بکریون کا کہ بانٹین اُنکو اور صحابیون رضؓ آنحضرتؐ کے بطریق قربانی کے پس باقی رہا بعد تقسیم کے ایک بچہ بکری کا پس ذکر کیا اُسکو رو برو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا قربانی کر ساتھ اُسکے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ پونہچا مجکو ایک بچہ دنبہ کا فرمایا قربانی کر ساتھ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عتود کہتے ہین بکری کے بچے کو کہ قوی ہو اور برس دیکھا ہوا سمین دلیل ہے اوپر جائز ہونے قربانی کے ساتھ بکری کے بچے کے کہ برس دیکھا ہو اور یہی مذہب ہمارا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ عتود بکری کے بچے کو کہتے ہین جو کہ چھ مہینے سے زیادہ کا ہو اس صورت مین یہ حکم مخصوص ساتھ عقبہ بن عامر کے ہے اور کوئی نہین درست اور جذعہ دنبے کا بچہ جو کہ چھ مہینے سے زیادہ کا ہو ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ مین روایت کی یہ بخاری نے ف معنی ذبح اور نحر کے باب صلوٰۃ العیدین کی پہلی فصل کے اخیر مین بیان ہو چکے ہین اور افضل ہے کرنا قربانی کا عیدگاہ مین ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گائے ساتھ کی طرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ بھی ساتھ کی طرف سے روایت کی یہ مسلم اور ابوداؤد نے اور لفظ ہین ابوداؤد کے

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَّنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ آوے اول دہا کہ بقرعید کا اور ارادہ کرے بعض تمہارا قربانی کرنیکا پس نہ دور کرے بال اپنے اور ناخن اپنے ذرا بھی اور بیچ ایک روایت کے پس نہ لیوے بال اور نہ ترشوادے ناخن اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ جو شخص کہ دیکھے چاند بقرعید کا اور ارادہ کرے قربانی کا پس نہ لیوے بال اپنے اور ناخن اپنے روایت کی یہ مسلم نے ف بال وغیرہ لینے کو منع فرمایا تا مشابہت ہو احرام والوں کے ساتھ اور نبی اسمین تیزہی ہے پس نہ لینا بالوں وغیرہ کا مستحب ہے اور خلاف اسکا ترک اولی ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہے بزرع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ عمل نیک اسمین بہت محبوب ہو طرف اللہ کے ان دس دنون سے کہ دہا کہ بقرعید کا ہے کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے کہ بیچ غیران ایام کے واقع ہو محبوب تر ہے طرف اللہ کے ان دنون کے اعمال سے فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے یعنی وہ بھی ان دنون کے اعمال کے برابر نہین مگر جہاد اُس شخص کا کہ نکلا ساتھ ذات اپنی کے اور مال اپنے کے پس نہ پھرا اُنسے ساتھ کسی چیز کے روایت کی یہ بخاری نے

ف یعنی اگر ایسا جہاد ہو کہ جان و مال سب وہان کام آوے البتہ افضل و محبوب تر ہے ان دنون کے اعمال سے اس لیے کہ ثواب ملتا ہی بقدر مشقت کے اور شاید کہ مراد یہ ہے کہ نیک عمل کرنے ان دنون مین بہت محبوب ہین سوائے اعمال رمضان کے اور دنون کے اعمال سے یا یہ کہ رمضان شریف کے اعمال جب ہین باعتبار فرض روزے اور لیلۃ القدر ہونیکے اُسمین اور اعمال اس دہا کہ کے احب ہین باعتبار ہونے عوض کے اور افعال حج کے اسمین بزرع مولانا اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ ذَبَحَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ روایت ہے جابر سے کہ ذبح کرنے چاہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن ذبح کے یعنی عید قربان کے دو دنبے سینگ دار ملون مخصی پس جبکہ رو بقبلہ کیا اُنکو کہا تحقیق مین متوجہ کرتا ہون منہ اپنا واسطے اُسکے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو درحالیکہ اوپر دین ابراہیم کے ہون درحالیکہ وہ توحید کرنے والے ہین اور نہین ہون مشرکون سے تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطے اللہ پروردگار عالمون کے نہین کوئی شریک واسطے اُسکے اور ساتھ اُسی کے حکم کیا گیا ہون اور مین مسلمانون سے ہون یا الٰہی یہ قربانی تیری ہی عطا سے ہے اور خالص تیری ہی رضا کے لیے ہے قبول کر محمدؐ سے اور امت اُسکی سے ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے پھر ذبح کیا روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ

اور دارمی نے اور بیچ ایک روایت احمدؒ اور ابوداؤد اور ترمذی کی یہ ہے کہ ذبح کیے حضرتؐ نے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور کہا بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یا الٰہی یہ نمیری طرف سے ہے اور اُسکی طرف سے کہ نہیں قربانی کی امت میری مین سے ف مراد خصی سے وہ ہے کہ پیضے اُسکے کوٹ کر خصوت کھو دیتے ہین یہ داخل نقصان کے نہین بلکہ ایسا خصی فربہ ہوتا ہے اور گوشت اُسکا لذیذ ہوتا ہے اور نہین مین مشرکون سے اختلاف کیا ہے علما نے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نبوت کے کسکی شریعت پر عبادت کرتے تھے بعضون نے کہا ہے حضرت ابراہیمؑ کی شریعت پر بعضون نے کہا حضرت موسیٰؑ کی شریعت پر بعضون نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر اور صحیح یہ ہے کہ کسی شریعت پر نہین عبادت کرتے تھے بلکہ موافق اپنی فہم اور الہام کے کرتے تھے ایمان اللہ پر رکھتے تھے اور نہین عبادت کی بُت کی کبھی اجماعًا اور عبادت اُنکی غیر معلوم ہے ہمکو اور محمدؐ سے اور امت اُنکی سے یہ مشارکت یا تو محمول ثواب پر ہے یعنی حضرتؐ نے ثواب قربانی اپنی کے مین امت کو بھی شریک کیا یا محمول حقیقت پر ہو پس اس صورت مین خصائص حضرتؐ کے سے ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ ایک دنبہ حضرتؐ نے اپنی طرف سے کیا اور ایک امت ضعیفہ کی طرف سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی قربانی کرنی اپنے ہاتھ سے اگر قادر ہو اُسپر اگرچہ عورت ہو ۔ع وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی حنش سے کہ کہا دیکھا مین نے حضرت علیؓ کو کہ قربانی کرتے تھے دو دُنبے پس کہا مین نے واسطے اُن کے کیا ہے یہ یعنی کافی تو ایک دنبہ بھی ہے قربانی مین دو کیون کرتے ہو پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی مجھکو یہ کہ قربانی کرون اُنکی طرف سے یعنی بعد وفات اُنکی کے پس مین قربانی کرتا ہون اُنکی طرف سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے ف حضرت علیؓ تو سوائے قربانی اپنی کے دو دنبے قربانی کرتے ہون گے حضرتؐ کی طرف سے جیسکہ حضرتؐ دو کرتے تھے حالت حیات مین یا ایک اپنی طرف سے کرتے ہون اور ایک حضرتؐ کی طرف سے اور ظاہر یہ ہے کہ ہمیشہ کرتے ہون گے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اُسپر کہ جائز ہے قربانی کرنی میت کی طرف سے اور بعضے علما جائز نہین رکھتے کما ابن مبارک نے کہ دوست رکھتا ہون یہ کہ نہ دیا جاوے میت کی طرف سے اور قربانی نہ کیجاوے پس اگر قربانی کرے اُسکی طرف سے تو نہ کھاوے اُس سے کچھ اور صدقے بالکل ۔ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ إِسْحٰقَ إِلَى قَوْلِهٖ وَالْأُذُنَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خوب دیکھین ہم قربانی کے آنکھ اور کان کو کہ اُسمین ایسا نقصان نہو کہ بسبب اُسکے قربانی درست نہو اور یہ کہ نہ قربانی کرین ہم ساتھ اُس جانور کے کہ کٹا ہو کان اگلی طرف سے یا پچھلی طرف سے اور نہ اُس جانور کو کہ اُسکے کان چیرے ہوے ہون دراز یا پھٹے ہون گول روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور تمام ہوئی روایت ابن ماجہ کی تا قول اُنکے والاذن ف نہین جائز نزدیک شافعیؒ کے قربانی کرنی ساتھ اُس بکری کے کہ کٹا ہو تھوڑا سا کان بھی اُسکا اور نزدیک ابی حنیفہؒ کے جائز ہے اگر کٹا ہو کم آدھے سے کہا طحاوی نے کہ عمل کیا ہے شافعیؒ نے اس حدیث پر اور جو کچھ کہا ابوحنیفہؒ نے کہا ہو وہ خوب بات ہو اس لیے کہ حاصل ہو جاتی ہی ساتھ اُسکے تطبیق درمیان اس حدیث کے اور حدیث قتادہ کی کہ کہا سُنا مین نے ابن مسیب سے کہ کہا سُنا مین نے حضرت علیؓ سے کہ فرماتے تھے منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عضباء سے قرن اور اذن سے کہا قتادہ نے پس کہا مین نے سعید بن مسیب سے کہ کیا ہے عضباء سے اذن کہا وہ کٹا ہوا ہو جسکا آدھا کان یا آدھے سے زیادہ انتہی اور حاصل مذہب حنفی کا یہ ہے کہ نہین جائز ہے قربانی کرنی ساتھ جانور کان کٹے کے سب کٹا ہو یا اکثر یعنی آدھے سے زیادہ

اور جسکا آدھا کٹا ہوا سمین خلاف ہو اور نہین جائز ہے وہ کہ جسکے کان خلقی نہون اور نہ کم کٹا اور ناک کٹا اور چکنی کٹا اور اعتبار کیا جاتا ہے اِنمین بھی جو کچھ اعتبار کیا جاتا ہے کان مین یعنی آدھے سے کم دُم وغیرہ کٹی ہو تو درست ہے اور نہین تو نہین اور نہین جائز وہ کہ خشک ہون تھن اُسکے اور نہ وہ کہ جسکی ایک آنکھ کی روشنی بالکل جاتی رہے یا اکثر جاتی رہے اور نہ دبلا کہ جسکے گودا نہو اور نہ خارشتی اور نہ لنگڑا ایسا کہ نہ جا سکے جگہ قربانی تک ورنہ ایسا ہمارا کہ گھاس نہ کھا سکے اور نہ بن دانت والا کہ گھانس نہ کھا سکے اور نہ نجاست خور اور جائز ہے وہ کہ پھٹ جاوے کان اُسکا طول مین یا جانب منھ اُسکے سے اور لٹکتا ہو یا پھٹا ہوا ہو پیچھے اُسکے سے پس نہی حدیث مین تنزیہی ہے ؛ ع وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اُنھین سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قربانی کرین ہم ساتھ سینگ ٹوٹے کے اور کان کٹے کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف مذہب ابو حنیفہ رح کے مین جائز ہے قربانی ساتھ اُس جانور کے کہ سینگ نہون یا ٹوٹے ہون یا خول اُنکا اُتر گیا ہو پس حدیث مین نہی تنزیہی ہے ؛ ع وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ضَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے براء ابن عازب سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا جانور لائق قربانی کے نہین پس اشارہ کیا ساتھ انگلیون ہاتھ اپنے کے پس فرمایا چار طرحکے جانور لائق قربانی کے نہین ایک تو لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اُسکا یعنی جو چل نہ سکے اور دوسرا کانا کہ ظاہر ہو کانا پن اُسکا یعنی ایک آنکھ سے بالکل نہ دکھائی دے سکے یا آنکھ سے زیادہ بینائی نہو اور تیسرا بیمار کہ ظاہر ہو بیماری اُسکی یعنی جو کہ گھانس نہ کھا سکے اور چوتھا دُبلا کہ نہو گودا ہڈیون مین روایت کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّيْ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے ساتھ دُنبے سینگ دار فربہ کے دیکھتا تھا سیاہی مین یعنی آنکھون کے گرد سیاہی تھی اور کھاتا تھا سیاہی مین یعنی مُنھ بھی سیاہ تھا اور چلتا تھا سیاہی مین یعنی پانون بھی سیاہ تھے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف کہا ہے علمانے کہ مستحب ہے قربانی کرنی ساتھ جانور فربہ کامل تر کے یہانتک کہ قربانی کرنی ساتھ بکری فربہ کے افضل ہے دُنبہ کربون دُنبی سے اور بہت گوشت کی افضل ہے کم گوشت کی سے مگر یہ کہ ہو گوشت بُرا یعنی اگر بہت گوشت والی کا گوشت بُرا ہو تو افضل نہین ؛ ع وَعَنْ مُجَاشِعٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّيْ مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مجاشع سے کہ بنی سلیم مین سے ہے کہ یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے تحقیق جذع یعنی دنبہ یا بھیڑ کہ زیادہ ہو چھ مہینے سے کفایت کرتا ہے اُس چیز سے کہ کفایت کرے اُس سے ثنی روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جائز ہے قربانی کرنی ساتھ جذع کے مانند قربانی کرنے کے ساتھ بکری کے کہ برس دنسے زیادہ ہو ثنی بکریون مین وہ ہے کہ برس دن پورا کر کر دوسری مین لگے اور بیل گائے مین وہ ہے کہ دو برس پورے کر کر تیسرے مین لگے اور اونٹ مین وہ ہے کہ پانچ برس پورے کر کر چھٹے مین لگے ؛ ع ؛ و مولانا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

اچھا ہے قربانی مین جذع دنبے سے یعنی چھ مہینے کا روایت کی یہ ترمذی نے ف تعریف کی حضرت نے جذع کی تاکہ جانین لوگ کہ جائز ہے قربانی ساتھ اُسکے یعنی جائز ہے قربانی ساتھ اُسکے برخلاف جذاع بکری کے ۞ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَّفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین پس آئی عید قربان پس شریک ہوے ہم گائے مین سات اور اونٹ مین دس روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف اسحٰق بن راہویہ نے عمل کیا ہے اسی پر کہ اُنکے نزدیک ایک اونٹ مین دس آدمیون کو شریک ہونا قربانی کے لیے جائز ہے اور اور علما کے نزدیک یہ منسوخ ہے ساتھ اُس حدیث کے کہ اوپر گذری کہ گائے سات کی طرف سے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے ۞ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ محبوب تر ہو نزدیک اللہ کے جاری کرنے خون کے سے اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کے ساتھ سینگون اور بالون اور کھرون اپنے کے اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہے جناب باری مین پہلے اس سے کہ گرے زمین پر یعنی نزدیک قصد کرنے ذبح کے پس خوش کرو ساتھ اُسکے نفسون کو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کہا زین العرب نے کہ معنی یہ ہین کہ افضل عبادتون مین دن عید کے بہانا خون قربانی کا ہے اور وہ آوے گی دن قیامت کے جیسیکہ تھی دنیا مین بغیر نقصان کسی چیز کے تاکہ ہو بدلہ اُسکے ہر عضو کا اور سواری ہو اُسکی پل صراط پر اور پس خوش کرو یعنی جب جانا تم کہ اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اُسکو اور دیتا ہے اُسپر ثواب بہت پس چاہیے کہ ہون نفس تمھارے ساتھ قربانی کے خوش نہ کراہت کرنے والے واسطے اُسکے ۞ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طرف اللہ تعالیٰ کے عبادت کرنی اُسمین دس دن ذیحجہ کے سے برابر کیے جاتے ہین روزے ہر دن کے اُنمین سے سات روزون برس دن کے اور قیام ہر شب کا اُنمین سے برابر قیام شب قدر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اسناد اس حدیث کی ضعیف ہے ف یعنی عبادت کرنی اس دہہ مین محبوب تر ہے عبادت کرنیسے اور دنون مین جو عبادت کہ ہو خصوصاً قربانی کرنی کہ افضل اور محبوب تر اور عملون سے ہر اور روزے ہر دن کے اُنمین سے یعنی اوّل ذیحجہ سے عرفے تک اور اس عشرے کے افضل ہونے کا بیان پہلی فصل کے اخیر مین گذر چکا ہے ۞ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعُدْ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ بِرَاٰى لَحْمِ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ

مَکَانَهَا اُخْرٰی وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ کَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ اَوْ نُصَلِّیَ فَلْیَذْبَحْ اُخْرٰی مَکَانَهَا وَمَنْ لَّمْ یَذْبَحْ فَلْیَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے جندب بن عبداللہ سے کہ کہا حاضر ہوا میں عید قربان میں کہ دن نحر کا ہے یعنی قربانی کا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ تجاوز کیا نماز پڑھنے سے اور فارغ ہونے نماز اپنی کے سے اور سلام پھیرنے سے یعنی نہ تجاوز کیا نماز سے طرف خطبے کے پس ناگہان دیکھا گوشت قربانیوں کا کہ تحقیق ذبح کی گئیں پہلے اس سے کہ فارغ ہوں نماز اپنی سے پس فرمایا کہ جسنے ذبح کیا پہلے اس سے کہ نماز پڑھی یا فرمایا نماز پڑھیں ہم پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اُسکے اور اور ایک روایت میں ہے کہ کہا جندب نے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عید قربان کے پھر خطبہ فرمایا پھر ذبح کیا اور فرمایا جو کوئی ذبح کرے پہلے اس سے کہ نماز پڑھے یا فرمایا پہلے اس سے کہ نماز پڑھیں ہم پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اُسکے اور جسنے کہ نہ ذبح کیا پس چاہیے کہ ذبح کرے ساتھ نام اللہ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ الْاَضْحٰی یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحٰی رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ لَقِیْتُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مِثْلَهٗ اور روایت ہے نافع سے یہ کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ قربانی کے دو دن ہیں پیچھے دن نحر کے روایت کی یہ مالک نے اور کہا یونہی کہا مجھکو علیؓ بن ابی طالب سے مانند اسکے ف اسی پر عمل ہے امام ابوحنیفہ اور مالک و احمد رحمہم اللہ کا کہ کہا اُنھوں نے تمام ہوتا ہے وقت قربانی کا دن چھپے بارویں تاریخ کے اور کہا شافعیؒ نے تیرویں تک اور یہ حدیث حجت ہے اُنپر ف **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا ٹھیرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال روایت کی یہ ترمذی نے ف ہمیشہ کرنا حضرتؐ کا قربانی کو دلیل ہے واجب ہونے اُسکے کی **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا کہا صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اے رسول خدا کے کیا ہے یہ قربانی فرمایا طریقہ ہے تمہارے باپ ابراہیمؑ کا اُنپر سلام ہو جسپر عرض کیا صحابہؓ نے پس کیا ثواب ہے واسطے ہمارے اسمیں اے رسول خدا کے فرمایا بدلے ہر بال کے نیکی ہے یعنی گائے اور بکری کی قربانی کرنے میں کہ اُنکے بال ہوتے ہیں عرض کیا صحابہؓ نے پس صوف اے رسول خدا کے یعنی دنبے اور بھیڑ اور اونٹ کے پشم کے بدلے کیا ثواب ملتا ہے فرمایا بدلے ہر بال کے پشم میں سے ایک نیکی روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **بَابُ الْعَتِیْرَةِ** باب ہے عتیرہ کے بیان میں معنی عتیرہ کے آگے بیان ہوں گے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَةَ قَالَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ نِتَاجٍ کَانَ یُنْتَجُ لَهُمْ کَانُوْا یَذْبَحُوْنَهٗ لِطَوَاغِیْتِهِمْ وَالْعَتِیْرَةُ فِیْ رَجَبٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں فرع اسلام میں اور نہ عتیرہ کہا ابوہریرہ نے فرع پہلا بچہ جانور کا پیدا ہوتا کافروں کے یہاں ذبح کرتے اُسکو واسطے بتوں اپنے کے اور عتیرہ وہ جانور کہ ذبح کرتے رجب میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فرع اول بچہ جانور کا کہ جو پیدا ہوتا ذبح کرتے اُسکو واسطے بتوں اپنے کے جاہلیت میں اور مسلمان بھی کیا کرتے تھے ابتدائے اسلام میں واسطے اللہ تعالیٰ کے پھر منسوخ ہوا اور ذبح کیا گیا اُس سے واسطے مشابہت کفار کے اور عتیرہ کہتے ہیں بکری کو کہ ذبح کیجاتی رجب کے اول دہہ میں تقرب حاصل کرتے تھے ساتھ اُسکے

اہل جاہلیت اور مسلمان بھی ابتداے اسلام مین یعنی کافرتون کے لیے کرتے تھے اور مسلمان اللہ تعالی کے لیے پھر منسوخ ہوا اور بعضون نے کہا نہی اسی لیے تھی کہ وہ اپنے بتون کے لیے ذبح کرتے تھے اور اگر اللہ تعالی کے لیے کرے جائز ہے انتہی ظاہر یہ ہے کہ یہ نہی عام ہے واسطے مشابہت بت پرستون کے ۔ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** مخنف بن سلیم **قَالَ** کنا وقوفا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فسمعتہ یقول یا ایہا الناس ان علی کل اہل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ ہل تدرون ما العتیرۃ ہی التی تسمونہا الرجبیۃ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب ضعیف الاسناد وقال ابوداؤد والعتیرۃ منسوخۃ اور روایت ہے مخنف بن سلیم سے کہ کہا تھے ہم ٹھیرنے والے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عرفات مین یعنی بیچ حجۃ الوداع کے پس سُنا مین نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے اے لوگو تحقیق ہر گھر والے پر ہر سال مین قربانی کرنی واجب ہی اور عتیرہ کرنا کیا جانتے ہو تم کیا ہے عتیرہ وہ وہ ہے کہ نام رکھتے ہو اسکا رجبیہ روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ضعیف الاسناد اور کہا ابوداؤد نے عتیرہ منسوخ ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** عبداللہ بن عمرو **قَالَ** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمرت بیوم الاضحی عیدا جعلہ اللہ لہذہ الامۃ قال لہ رجل یا رسول اللہ ارایت ان لم اجد الا منیحۃ انثی افاضحی بہا قال لا ولکن خذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند اللہ رواہ ابوداؤد والنسائی روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا مین بیچ دن عید قربان کے یہ کہ ٹھیراؤن مین اُسکو عید مقرر کیا ہے اُسکو اللہ نے عید واسطے اس امت کے عرض کیا واسطے حضرتؐ کے ایک شخص نے اے رسول خدا کے خبر دیجئے اگر نہ پاؤن مین مگر منیحہ مادہ کیا قربانی کرؤن مین اُسکو فرمایا کہ نہین ولیکن دور کر تو بال اپنے اور ناخن اپنے اور کترا تو لبین اپنی اور مونڈ تو بال زیر ناف اپنے کے پس یہ ہے پوری قربانی تیری نزدیک خدا کی یعنی تواب قربانی کا سالے گا روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف منیحہ مشتق ہے منح سے بمعنی عطا کے عرب مین عادت تھی کہ اُنثی دودھ والی محتاجون کو دیتے تھے کہ ساتھ دودھ اور پشم اور بچون اُسکے کے فائدہ اُٹھاوین وقت احتیاج تک اور بعد حاجت روائی کے پھیر دین اُسکو منیحہ کہتے تھے پس اُس شخص کے پاس سطرح کا جانور تھا اُسنے اجازت اُسکے قربانی کرنے کی چاہی حضرتؐ نے اُسکو منع فرمایا اسلیے کہ اُسکے پاس کوئی چیز سوا اُسکے نہ تھی کہ انتفاع اُٹھاتا ساتھ اُسکے پھر ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب ہی مگر عاجز پر نہین اور اسلیئے کہا ہے ایک جماعت نے سلف سے کہ واجب ہی قربانی یہان تک کہ تنگدست پر بھی اور جمہور کے نزدیک تنگدست پر مستحب ہی کرنا قربانی کا اور کہا ابوحنیفہؒ نے کہ نہین واجب ہی مگر اُسپر کہ مالک ہو نصاب کا اور جمہور کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے ۔ ع **بَابُ صَلٰوۃِ الْخُسُوْفِ** باب ہی بیچ بیان نماز خسوف کے ف مشہور لغت مین یہ ہے کہ خسوف کہتے ہین چاند گہن کو اور کسوف کہتے ہین سورج گہن کو اور اس باب مین سب حدیثین سورج گہن ہی کی آئی ہین سواے دوسری حدیث کی کہ وہ محتمل ہے چاند گہن کو پس راوی نے تھا کہ کتا مؤلف لفظ کسوف کا بدلے خسوف کے اور بعضون نے لفظ کسوف کا دونون جاے استعمال کیا ہے چاند گہن مین بھی اور سورج گہن مین بھی اور بعضون نے اسی طرح لفظ خسوف کو دونون جاے استعمال کیا ہے اور نماز سورج گہن کی سنت ہے نزدیک جمہور علما کے بلا خلاف اور ہمارے نزدیک نماز سورج گہن کی دو رکعت ہین جماعت سے بغیر خطبے کے اور چاند گہن مین جماعت نہین ہر ایک جدا جدا پڑھے اور نزدیک شافعیؒ کے دونون ساتھ جماعت اور خطبے کے ہین ۔ ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عائشۃ **قَالَتْ** اِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِیًا اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ فَتَقَدَّمَ

فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فِیْ رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَۃُ مَا رَکَعْتُ رُکُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ کَانَ اَطْوَلَ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق سورج گہنا ہم زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی بعد ہجرت کی پس بھیجا ایک پکارنے والے کو کہ پکارے نماز جمع کرنے والی ہے پس آگے بڑھے حضرتؐ پس پڑھی نماز چار رکوع کیے دو رکعت مین اور چار سجدے کیے کہا عائشہؓ نے نہین رکوع کیا مین نے کوئی رکوع کبھی اور نہ سجدہ کیا مین نے کوئی سجدہ کبھی کہ ہو دراز تر اُس رکوع اور سجود سے کہ نماز خسوف مین کیا مین نے یعنی یہ سب سے دراز تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سنت ہے پکارنا اس نماز مین اسطرح اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ خصوصًا جبکہ لوگ جمع نہوے ہون اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ پڑھی جاوے یہ نماز جماعت سے مسجد جامع مین یا عیدگاہ مین اور نہ پڑھی جاوے اوقات مکروہا مین اور چار رکوع اور چار سجدے یعنی ہر رکعت مین دو دو رکوع کیے اور دو دو سجدے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہر رکعت مین ایک ایک ہی رکوع ہے مثل اور نمازونکے دلیل اُنکی کئی حدیثین ہین کہ اُنسے ایک ایک ہی رکوع ثابت ہوتا ہے بلکہ ایک حدیث قولی بھی وارد ہوئی ہے اور جہان قول اور فعل جمع ہوتے ہین تو قول کو مقدم رکھتے ہین فعل پر ع وَعَنْہَا قَالَتْ جَھَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اُن ہی عائشہؓ سے کہ کہا پکار کر پڑھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خسوف مین یعنی چاندگہن مین قرأت اپنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَہٗ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَۃِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْنَاکَ تَنَاوَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِکَ ھٰذَا ثُمَّ رَاَیْنَاکَ تَکَعْکَعْتَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَنَّۃَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْھَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُہٗ لَا کَلْتُمْ مِنْہُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَرَاَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُفْرِھِنَّ قِیْلَ یَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰھُنَّ الدَّھْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْکَ شَیْئًا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا گہنا آفتاب پہنچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگونے ساتھ اُنکے پس کھڑے ہوے کھڑا ہونا دراز قریب پڑھنے سورۂ بقرہ کے یعنی اتنی دیر کھڑے رہے کہ اُسمین سورۂ بقرہ پڑھ سکین پھر رکوع کیا رکوع دراز پھر اُٹھے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا دراز اور وہ کھڑے رہنا کم تھا کھڑے رہنے پہلے سے پھر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ رکوع کم تھا پہلے رکوع سے پھر اُٹھے پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہوے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا دراز اور وہ کم تھا پہلے کھڑے رہنے سے پھر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ تھا کم پہلے رکوع سے پھر کھڑے ہوے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا دراز اور وہ کم تھا پہلے کھڑے رہنے سے

پھر رکوع کیا رکوع لمبا اور وہ کم تھا پہلے رکوع سے پھر اُٹھے پھر سجدہ کیا پھر پھرے نماز سے یعنی بعد التحیاۃ وسلام کے اُسحال مین کہ تحقیق روشن ہوا تھا سورج پس فرمایا تحقیق سورج اور چاند دو نشانیان ہین نشانیون خدا کی سے نہین گہتے یہ دونون واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے پس جبکہ دیکھو تم یہ پس یاد کرو اللہ کو کہا صحابہؓ نے اے رسول خدا کے دیکھا ہمنے آپ کو کہ قصد کیا آپنے لینے ایک چیز کا پھر چگہ اپنی کے کہ یہ ہے یعنی نماز کی جگہ پھر دیکھا ہمنے آپ کو کہ پیچھے ہٹے پس فرمایا تحقیق دیکھی مین نے بہشت یعنی جبکہ دیکھا تمنے مجھکو آگے بڑھتے پس قصد کیا مین نے لینے خوشہ انگور کا اُسمین سے اور اگر لیتا مین اُسکو البتہ کھاتے تم اُسمین سے جب تک کہ رہتی دنیا اور دیکھا مین نے دوزخ کو پھر جب دیکھا تمنے مجھکو پیچھے ہٹتے اُسوقت دوزخ بھی سامنے لائی گئی تھی پس ڈرا مین کہ پونہچے مجھکو گرمی اُسکی پس نہین دیکھی مین نے مانند آجکے دن کے کوئی چگہ دیکھنے کی کبھی بہت ہولناک اور دیکھی مین نے اکثر رہنے والین اُسکی عورتین پس کہا صحابہؓ نے ساتھ کس سبب کے یا رسول اللہ فرمایا بسبب کفرانکے کے کہا کیا کفر کرتی ہین ساتھ اللہ کے فرمایا کفران نعمت کرتی ہین خاوند کا اور کفران کرتی ہین احسان کا اگر نیکی کرے تو طرف ایک کے اُنمین سے مدّت تک پھر دیکھے تجسے کچھ چیز برخلاف مرضی اپنی کے کہے نہین دیکھی مین نے تجسے نیکی کبھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نشانیان ہین نشانیون خدا کی سے یعنی یہ نشانیان ہین اُسپر کہ یہ پیدا کیے گئے ہین بامر خدا تعالی کے نہین انکو قدرت کسی کے نفع اور ضرر کی اور نہین قدرت اپنے سے کچھ دفع کرنے کی پس کیونکر بعضے آدمیون نے انکو معبود ٹھیرایا ہے آگے اسکے دفع فرمایا اعتقاد اہل جاہلیت کو کہ خسوف اور کسوف بسبب حادثہ عظیم کے ہوتے ہین مانند مرنے کسی بزرگ کے اور ضرر عام کے یعنی قحط وغیرہ کے پس آگاہ فرمایا حضرتؐ نے کہ یہ سب باطل ہے اور یاد کرو اللہ کو یعنی نماز پڑھو گہن کی اگر وقت کراہیت نماز کا نہو اور اگر وقت کراہیت نماز کا ہو تسبیح اور تہلیل اور تکبیر اور استغفار وغیرہ کرو اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اس لیے کہ نماز کسوف کی سنت ہے بالاتفاق اور رکھاتے جب تک دنیا رہتی اسطرح کہ جودانہ کھاتے اُسکی جگہ اور دانہ پیدا ہوجاتا جیسیکہ خاصیت میوون بہشت کی ہے اور سبب لینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس میوے کو یہ تھا کہ اگر لیتے اُسکو اور دیکھتے اُسکو لوگ ایمان بالغیب فرہتا ع **وعن** عائشۃ نحو حدیث ابن عباس وقالت ثم سجد فاطال السجود ثم انصرف وقد انجلت الشمس فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر اٰیتان من اٰیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رأیتم ذلک فادعوا اللہ وکبروا وصلوا وتصدقوا ثم قال یا امۃ محمد واللہ ما من احد اغیر من اللہ ان یزنی عبدہ او تزنی امتہ یا امۃ محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا متفق علیہ

اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے مانند حدیث ابن عباسؓ کے اور کہا حضرت عائشہؓ نے پھر سجدہ کیا پس لمبا کیا سجدہ پھر پھرے نماز سے اور تحقیق روشن ہوگیا تھا آفتاب پھر خطبہ فرمایا یعنے ارادہ کیا خطبہ فرمانے کا روبرو لوگون کے پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اللہ پر پھر فرمایا تحقیق آفتاب اور چاند نشانیان ہین نشانیون خدا کی سے نہین گہتے واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے پس جب دیکھو تم یہ پس دعا مانگو اللہ سے اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور للہ دو پھر فرمایا اے امت محمد کی قسم ہے اللہ کی نہین کوئی غیرتمند زیادہ اللہ سے اوپر زنا کرنے غلام اپنے کے یا لونڈی اپنی کے اے امت محمد کی قسم ہے اللہ کی اگر جانتو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین یعنی ہول دن آخرت کی اور غضب اللہ تعالی کا البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس روایت مین درازگی سجدے کی اور خطبہ اور دعا اور تکبیر اور نماز اور تصدق اور اور بعضی چیزین کہ آگے مذکور ہین زیادہ ہین اور غیرت کے معنی اصل مین ہین مکروہ جاننا شرکت غیر کو اپنے حق مین اور غیرت اللہ تعالی کی مکروہ جاننا مخالفت امر اور نہی اپنی کو حاصل یہ کہ غیرت اللہ تعالی کی اور مکروہ جاننا اُسکا اللہ ہے غیرت تمہاری سے اور کراہیت تمہاری سے اوپر زنا کرنے غلام اور لونڈی کے **وعن**

اِبْنِ مُوْسٰی قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزِعًا یَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ السَّاعَۃُ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی بِاَطْوَلِ قِیَامٍ وَّرُکُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَّا رَاَیْتُہٗ قَطُّ یَفْعَلُہٗ وَقَالَ ھٰذِہِ الْاٰیَاتُ الَّتِیْ یُرْسِلُ اللّٰہُ لَا تَکُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنْ یُّخَوِّفُ اللّٰہُ بِھَا عِبَادَہٗ فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِہٖ وَدُعَائِہٖ وَاسْتِغْفَارِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا گیا سورج پس کھڑے ہوئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ڈرتے تھے ہونے قیامت کے سے پس آئے کے مسجد مین پس نماز پڑھی ساتھ بہت دراز قیام اور رکوع کے اور سجود کے نہین دیکھا مین نے حضرتؐ کو کبھی کہ کرتے ہون مانند اسکے اور فرمایا یہ نشانیان ہین کہ بھیجتا ہے اللہ نہین ہوتین سبب کسی کے مرنے کی اور نہ کسی کے پیدا ہونے کی ولیکن ڈراتا ہے اللہ ساتھ ان نشانیون کے اپنے بندون کو پس جب دیکھو تم کچھ ان نشانیون مین سے پس ڈر وخدا سے اور پناہ ڈھونڈو طرف ذکر خدا کے اور دعا اسکی کے اور استغفار اُسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ڈرتے تھے ہونے قیامت کے سے یہ راوی نے گویا بطریق تمثیل کے کہا کہ ڈر سے حضرتؐ مانند ڈرنے اُس شخص کے کہ ڈرتا ہو ہونے قیامت کے سے والا حضرتؐ جانتے تھے کہ جب تک مین لوگون مین ہون تب تک قیامت نہین آنے کی اور حضرتؐ ڈرتے تھے وقت ظاہر ہونے آیات کے مانند خسوف اور زلزلون اور ہوا اور کڑک کے واسطے شفقت کے اوپر زمین کے رہنے والون کے کہ مبادا غذاب اللہ کا آجاوے اُنپر اور فرمایا یہ نشانیان یعنی کسوف اور زلزلے اور کڑک اور ہوا ڈراتا ہے اللہ تعالیٰ بندون کو کہ دیکھو مین قادر ہون تغیر حالت پر اور چھین لینے نعمت پر اور اُتارنے بلا پر اعاذنا اللہ منہا ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ اِنْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلَّی بِالنَّاسِ سِتَّ رَکَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسدن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی لوگون کو چھ رکوع ساتھ چار سجدون کے روایت کی یہ مسلم نے ف حضرت ابراہیم صاحبزادے تھے حضرتؐ کے کہ مارید قبطیہؓ سے پیدا ہوے تھے سنہ ہجری مین اور سنہ دس مین حالت شیرخوارگی مین وفات پائی عمر اُنکی اٹھارہ مہینے کی تھی یا کچھ زیادہ پس اُنکی وفات کے وقت لوگون نے کہا کہ گہنا آفتاب کا سبب ہوا اُنکی وفات کا اور چھ رکوع ساتھ چار سجدون کے یعنی دو رکعت پڑھین کہ ہر رکعت مین تین تین رکوع اور دو دو سجدے کیے اور حدیثون مین رکوع کرنے اس نماز مین مختلف آئے ہین پس امام اعظمؒ نے ترجیح دی ہے اُن حدیثون کو کہ جنمین ایک رکوع آیا ہے اسلیے کہ وہ اصل ہے اور اسمین حدیثین قولی اور فعلی دونون طرح کی وارد ہوئی ہین جیسیکہ اوپر گذرا اور اور حدیثین مضطرب ہین اور امام شافعیؒ نے ترجیح دی ہے دو رکوع کی حدیث کو اور نزدیک امام شافعیؒ اور اکثر اہل علم کے یہ ہے کہ جب گہن دیر تک رہے جائز ہے کہ کرے ہر رکعت مین تین رکوع یا پانچ یا چار ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِیٍّ مِثْلُ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نماز پڑھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ گہنا آفتاب آٹھ رکوع بیچ چار سجدون کے یعنی ہر رکعت مین چار چار رکوع اور دو دو سجدے کیے اور روایت ہے حضرت علیؓ سے مانند اسی کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی حضرت علیؓ نے بھی روایت کی کہ حضرتؐ نے اسطرح ادا کی یا اُن سے بھی آیا ہے کہ اسطرح ادا کی ہو ع **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کُنْتُ اَرْمِیْ بِاَسْھُمٍ لِّیْ بِالْمَدِیْنَۃِ فِیْ حَیٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ کَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُھَا فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کُسُوْفِ

الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِيْ تَنْقِيْحِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے کہ کہا تھا مین تیراندازی کرتا ساتھ تیرون اپنے کے مدینے مین بیچ زندگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگاہ گہا سورج پس پھینکدیے مین نے تیر پھر کہا مین نے یعنی دل مین قسم اللہ کی البتہ دیکھونگا مین طرف اسچیز کے کہ پیدا ہوئی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ گہنے آفتاب کے یعنی دیکھون حضرتؐ کو کہ کیا کرتے ہین اسوقت کہا عبدالرحمن نے پس آیا مین حضرتؐ کے پاس اور حضرتؐ کھڑے تھے نمازمین اٹھائے ہوے تھے دونون ہاتھ اپنے پھر شروع کیا کہتے تھے سُبْحَانَ اللّٰہِ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دعا مانگتے یہانتک کہ جاتا رہا اندھیرا آفتاب سے پس جب جاتا رہا اندھیرا اُس سے پڑھین دو سورتین اور نماز پڑھی دو رکعت یعنے دو رکعتین پڑھین اور اُنمین دو سورتین پڑھین روایت کی یہ مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے عبدالرحمن بن سمرہ سے اور اسی طرح شرح السنہ مین عبدالرحمن سے اور بیچ تنقیح مصابیح کے جابر بن سمرہ سے **ف** کھڑے ہوئے تھے نمازمین یعنی نماز کی ہیئت پر کھڑے تھے قبلے کی طرف منہ کیے ہوے اور لوگ پیچھے صف باندھے ہوے تھے یا نماز یعنی دعا کے ہے اس لیے کہ نہین معلوم ہوتا کسی مذہب سے کہ حضرتؐ اٹھاتے ہون ہاتھ اپنے نماز کسوف مین بیچ اوقات اذکار کے اور حدیثین کئی کئی رکوع کی مضطرب ہین اور مضطرب ہوئے ہین اُنمین راوی بھی کہ بعضون نے روایت کیے ہین تین اور بعضون نے چار اور بعضون نے پانچ اور اضطراب ہوتا ہے موجب ضعف کا پس واجب ہوا ترک کرنا روایات تعدد کا مع **وَعَنْ** اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہ کہا تحقیق حکم فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آزاد کرنے بردے کے بیچ گہنے آفتاب کے روایت کی یہ بخاری نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ سورج گہن کے نہین سنتے تھے ہم حضرتؐ کی آواز روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث اور اور کئی حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ نماز کسوف مین امام پکار کر نہ پڑھے مذہب ابوحنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی ہے اور اور کئی روایتین صحیحین وغیرہما مین آئی ہین کہ اُنسے پکار کر پڑھنا ثابت ہوتا ہے پس کہا ابن ہمام نے جب تعارض ہوا تو واجب ہوئی ترجیح چپکے پڑھنے کی اس لیے کہ اصل دن کی نماز مین چپکے پڑھنا ہے ؛ مع **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيْلَ لَهٗ تَسْجُدُ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا وَاَيُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا گیا واسطے ابن عباسؓ کے مرگئی فلانی بعضی بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے یعنی حضرت صفیہؓ پس گرے سجدہ کرتے ہوئے یا نماز پڑھی پس کہا گیا واسطے اُنکے سجدہ کرتے ہوا اسوقت مین پس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیکھو تم کوئی نشانی پس سجدہ کرو

اور کونسی نشانی بہت بڑی ہے جاتی رہنے بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف لوگون نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ اسوقت تم بلاسبب کیون سجدہ کرتے ہو کہ سجدہ بلاسبب ممنوع ہے انھون نے اُسکا جواب دیا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سجدہ کرو جب دیکھو تم کوئی نشانی نشانیون اُترنے بلاؤن اور غیبتون کی سے کہ ڈراتا ہے خدا تعالیٰ ساتھ اُنکے بندون کو اور کونسی نشانی بزرگ تر اور سخت تر اور ڈرانے والی زیادہ ہوگی انتقال ازواج مطہرات کے سے اس لیے کہ اُن کو جو فضیلت صحبت اور زوجیت اور اختلاط اور ارتباط کی ساتھ حضرتؐ کے تھی اور کونسی تھی پس اُن کی حیات سبب برکت اور خیر کثیر اور امن کی تھی اور انتقال اُنکا باعث جانے برکت اور خیر کثیر کا ہوا اور خوف عذاب کا ہے پس لائق ہے ذکر اللہ کرنا اور سجدہ کرنا نزدیک منقطع ہونے برکت اُنکی کے تاکہ دفع ہو عذاب بسبب برکت ذکر اور نماز کے اور سجدہ کرو یعنے نماز پڑھو اور بعضون نے کہا مراد فقط سجدہ ہی ہے اور کہا طیبی نے کہ لفظ آیت مطلق ہے پس اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ اُسکے خسوف آفتاب اور چاند کا پس مراد ساتھ سجدے کے نماز ہے اور اگر ہو غیر اسکے مانند چلنے باد تند اور زلزلے کے اور سوا اُنکے کے پس سجدہ متعارف مراد ہے اور جائز ہے حمل نماز پر بھی اس لیے کہ آیا ہے کہ جب پیش آتا حضرتؐ کو کوئی امر نماز پڑھتے انتہی کہا ابن ہمام نے کہ بیہقی مسوط شیخ الاسلام کے ہے کہ کہا بیہقی تاریکی یا باد تند کے پڑھنا نماز کا اچھا ہے اور ابن عباسؓ سے ہے کہ اُنھون نے نماز پڑھی زلزلے کے لیے بصرے مین رواہ الشافعی

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِهِمْ فَقَرَأَ سُوْرَةً مِّنَ الطُّوَلِ وَرَکَعَ خَمْسَ رَکَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِیَةَ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطُّوَلِ ثُمَّ رَکَعَ خَمْسَ رَکَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ کَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ یَدْعُوْا حَتّٰی انْجَلٰی کُسُوْفُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا گہنا آفتاب بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی حضرتؐ نے صحابہؓ کو پس پڑھی ایک سورۃ لمبی سورتون مین سے اور رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو سجدے پھر کھڑے ہوے دوسری رکعت مین پھر پڑھی ایک سورۃ لمبی سورتون مین سے پھر رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو سجدے پھر بیٹھے وہ جیسیکہ تھے یعنی بہیت نماز پر سامنے قبلے کے دعا مانگتے یہانتک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ وَیَسْأَلُ عَنْهَا حَتّٰی انْجَلَتِ الشَّمْسُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةِ النَّسَائِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی حِیْنَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا یَرْکَعُ وَیَسْجُدُ وَلَهٗ فِیْ اُخْرٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا مُسْتَعْجِلًا اِلَی الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی حَتّٰی انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِیَّةِ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِیْمٍ مِّنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِهٖ وَلٰکِنَّهُمَا خَلِیْقَتَانِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ یُحْدِثُ اللّٰهُ فِیْ خَلْقِهٖ مَا شَاءَ فَاِنَّهُمَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْجَلِیَ اَوْ یُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا گہنا آفتاب زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین پس شروع کی حضرتؐ نے نماز پڑھنی دو دو رکعت یعنی دو رکعت پڑھین جب دیکھا کہ نہ نکلا آفتاب تو اور پڑھین اسی طرح پڑھتے رہے گہن تک اور مانگتے یعنی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کہ روشن کردے آفتاب یا پوچھتے لوگون سے کھلنا آفتاب کا یعنی جب پڑھ چکتے دو رکعت پوچھتے کہ کیا کھل گیا گہن کرتے رہے یہ یہان تک کہ روشن ہوا آفتاب نقل کی

یہ ابوداؤد نے اور بیچ روایت نسائی کے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز اسوقت کہ گہا آفتاب یا نہ نماز ہماری کے رکوع کرتے تھے اور سجدہ کرتے تھے اور بیچ اور روایت نسائی کے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز جلدی کرتے ہوئے طرف مسجد کے اُحال مین کہ تحقیق گہا تھا آفتاب پس نماز پڑھی یہان تک کہ روشن ہوا آفتاب پھر کہا تحقیق اہل جاہلیت کے تھے کہتے کہ تحقیق سورج اور چاند نہین گہتے مگر واسطے مرنے بڑے کے بڑے سردارون اہل زمین کے سے اور حال یہ ہے کہ سورج اور چاند نہین گہتے واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے ولیکن یہ دونون مخلوق ہین اللہ کی مخلوقون مین سے پیدا کرتا ہے اللہ بیچ مخلوق اپنی کے جو چاہتا ہے یعنی کسوف اور روشنی اور اندھیرا پس کوئی سا اُن دونون مین سے گہے پس نماز پڑھو یہان تک کہ روشن ہو یا پیدا کرے اللہ کوئی حکم یعنی عذاب یا قیامت نقل کی ہینسائی نے ف مانند نماز ہماری کے یعنی کئی کئی رکوع نہ کہے بلکہ ایک ایک رکوع کیا ہر رکعت مین مانند نماز ہماری کے اور یہ حدیث دلیل حنفیہ کی ہے اور مانند اسکے اور حدیثین بہت آئی ہین درج

باب فی سجود الشکر باب ہے بیچ بیان سجدے شکر کے ف اختلاف کیا ہے علما نے بیچ سجدہ تنہا کے باہر نماز کے کہ آیا جائز اور مسنون اور موجب تقرب درگاہ الٰہی کا ہے یا نہین بعضون نے کہا بدعت ہے اور حرام اور شرع مین اُسکی کچھ اصل نہین اور اسی پر ہے نہ کہی حرمت دونون سجدون کی بعد وتر کے اور نزدیک بعضون کے جائز اور مشروع ساتھ کراہیت کے ہے اور تفصیل کلام کی یہ ہے کہ سجدہ خارج نماز کا کتنی قسم پر ہے ایک سجدہ سہو اور وہ بیچ حکم سجدہ نماز کے ہے دوسرا سجدہ تلاوت کا اسمین بھی خلاف نہین تیسرا سجدہ مناجات کا بعد از نماز کے ظاہر کلام اکثر علما کا یہ ہے کہ وہ مکروہ ہے چوتھا سجدہ شکر کا حاصل ہونے نعمت پر اور دفع بلا پر اسمین اختلاف ہے نزدیک امام شافعیؒ اور احمدؒ کے سنت ہے اور قول امام محمدؒ کا بھی یہی ہے اور آثار اور حدیثین اسمین بہت وارد ہین اور نزدیک امام مالکؒ اور ابوحنیفہؒ کے مکروہ ہے وہ کہتے ہین کہ نعمتین اللہ تعالیٰ کی ان گنت ہین بندہ عاجز ہے اُن کے ادا سے شکر سے ہر نعمت پر حکم سجدہ کا موجب تکلیف کا ہے اور جو کہ قائل ہین وہ کہتے ہین کہ مراد نعمتون سے نعمتین نئی پیدا ہونے والی ہین کہ کبھی کبھی واقع ہون نہ دائمہ ثابتہ مثل وجود اور توابع اور لوازم اُسکے کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ وقت پوچھنے خبر قتل ابوجہل لعین کی سجدہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وقت سننے خبر قتل مسیلمہ کذاب کے اور حضرت علیؓ نے وقت قتل ذی الثدیہ خارجی کے اور کعب بن مالک نے وقت بشارت قبول توبہ کے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے عجب قصہ ہے اُنکا بیچ علمنا الباب حال عن الفصل الاول والثانی اور یہ باب خالی ہے پہلی فصل اور تیسری فصل سے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی بکرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءہ امر یسرہ او اُخبر بہ خر ساجدا شکرا للہ تعالیٰ رواہ ابوداؤد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا اُنکو کوئی امر خوشی کا یا کہا راوی نے بجای لفظ سرور کے یسرہ یعنی آتا حضرتؐ کو کوئی امر کہ خوشی کیے جاتے بسبب اسکے کرتے سجدہ کرتے ہوئے واسطے شکر گذاری اللہ تعالیٰ کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف کہا تورپشتی نے گئی ہے ایک جماعت علما کی طرف ظاہر حدیث کے کہ مشروع کہا ہے اُنھون نے سجدہ شکر نعمت کا اور مخالفت کی ہے اُنکی اور علما نے پس کہا مراد ساتھ سجود کے نماز ہے اور دلیل اُنکی استدلال مین یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھین وقت چاشت کے دو رکعتین جیسوقت کہ خوشخبری دی گئی فتح کی یا آنے ابوجہل کے سر کے اور کہا ابوحنیفہؒ نے اگر لازم کرے بندہ سجدے کو نزدیک ہر نعمت نئی آنے والی کے تو البتہ نہ خالی ہووے سجدے سے ایک مارتے پھر اسلیے کہ کوئی ساعت نعمت سے خالی نہین بڑی نعمت زندگی ہی ہے کہ ہر دم کا آنا نئی ہی نعمت ہے پس اس صورت مین بڑا حرج ہے عذر اسکے اسلیے اُنکے نزدیک یہ سجدہ سنت نہین بیچ **وعن** ابی جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا

مِنَ النَّغَاشِيْنَ مُخَرِّسًا جِدًّا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لِفَظِ اَلْمَصَابِيْحِ اور روایت ہے ابی جعفر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو بطون مین سے پس گرے سجدہ کرتے ہوئے روایت کی یہ دارقطنی نے بطریق ارسال کے اور شرح السنہ مین موافق لفظ مصابیح کے ف نغاش اور نغاشی کہتے ہین اُس شخص کو کہ قد اوسکا چھوٹا ہو اور ناقص الخلقۃ اور ضعیف الحرکۃ ہو پس لیے شخص کو حضرت نے دیکھکر سجدہ شکر کیا کہا مظہر نے کہ سنت ہے جبکہ دیکھے مبتلاے بلا کو سجدہ شکر کرے اللہ کے لیے اسپر کہ عافیت دی اللہ تعالیٰ نے اُسکو اُس بلا سے اور چاہیے کہ پوشیدہ کرے سجدہ تا وہ رنجیدہ نہو اور جب دیکھے فاسق کو ظاہر کرے سجدہ تا کہ وہ باز آوے اور توبہ کرے انتہی اور منقول ہے حضرت غیلیؒ سے کہ انھون نے دیکھا ایک دنیادار کو پس کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِّنْ عَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَ اِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ ثُلُثَ اُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ ثُلُثَ اُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ الثُّلُثَ الْاٰخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے سے ارادہ رکھتے تھے ہم مدینے کا پس جبکہ پونچے ہم نزدیک عزورا کے کہ نام ہے ایک جگہ کا درمیان مکے اور مدینے کے اُترے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اونٹنی سے پھر اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے پھر دعا مانگی اللہ سے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے پس ٹھیرے سجدے مین دیر تک پھر کھڑے ہوئے پس اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے پس ٹھیرے دیر تک پھر کھڑے ہوئے پس اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے پس ٹھیرے دیر تک پھر کھڑے ہوئے پس اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے فرمایا تحقیق مین نے دعا کی رب اپنے سے اور شفاعت کی مین نے واسطے امت اپنی کے یعنی واسطے بخشش گناہون اُنکے کے اور ستر عیوب اور بلند ہونے درجون اُنکے کے پس دی مجکو تہائی امت یعنی دی مجکو مغفرت تہائی اُنکے کی پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے شکر کرنے کے پھر اُٹھایا مین نے سر اپنا پھر مانگی مین نے رب اپنے سے رضا اور مغفرت اُسکی واسطے امت اپنی کے پس دی مجکو اور تہائی امت میری پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے شکر کرنے کے پھر اُٹھایا مین نے سر اپنا پس سوال کیا مین نے رب اپنے سے واسطے امت اپنی کے پس دی مجکو تہائی اخیر کی پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف اوّل بار مین مغفرت سابقین کی ہوئی یعنے جو کہ بھلائی کے کرنے مین جلدی کرتے ہین اور پورے کرتے ہین عمل اور دوسری بار مین مغفرت مقتصدین یعنے اوسط کے درجے والون کی ہوئی اور تیسری بار مین جو کہ ظلم کرتے ہین اپنے نفسون پر یعنے گنہگار اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ کتنی ہی آیات اور حدیثین ہیچ حق گناہ کبیرہ کرنے والون کے وارد ہوئی ہین کہ قیامت مین اُنکو عذاب ہووے گا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ساری امت بخشی گئی اُنکو عذاب نہین ہوگا جواب اسکا یہ کہ مراد ساتھ اس دعا اور شفاعت اور دینے مغفرت کے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا و شفاعت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو امن دیا خسف و مسخ اور مانند اُنکے کے عذابون دنیا کے سے کہ اور امتون پر واقع ہوے تھے پس امن عذاب آخرت سے مراد نہین ہے کہ وہ بسبب کردار کے ہونے والا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ حضرت کی دعا سے امن ہوا ہمیشگی کے عذاب سے کہ ہمیشہ دوزخ مین

نہیں رہنے کے اور حضرتؐ کی شفاعت سے نکلیں گے دوزخ سے ۔ ح ع **بَابُ صَلٰوۃِ الْاِسْتِسْقَاءِ** باب ہے بیچ بیان نماز استسقا کے ف استسقا کے معنی ہیں پانی چاہنا اور شرع میں نماز و دعا سینہ کی کرنی قحط سالی میں ساتھ کیفیت مخصوصہ کے ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِھِمْ رَکْعَتَیْنِ جَھَرَ فِیْھِمَا بِالْقِرَاءَۃِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ یَدْعُوْا وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَحَوَّلَ رِدَآءَہٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لوگوں کے طرف عیدگاہ کے واسطے طلب مینہ کے پس نماز پڑھی ساتھ صحابہؓ کے دو رکعت پکار کر پڑھی اُنمیں قرأت اور سامنے ہوئے قبلے کے دعا کرتے تھے اور اُٹھائے دونوں ہاتھ اپنے یعنی دعا کے لیے اور پھیری چادر اپنی اُسوقت کہ سامنے ہوئے قبلے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف امام شافعیؒ اور صاحبینؒ کے نزدیک نماز استسقا کی مثل نماز عید کے ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک دو رکعت پڑھے مانند اور نمازوں کے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک استسقا میں نماز نہیں بلکہ دعا اور استغفار ہے وہ کہتے ہیں کہ ذکر استسقا کا جو اکثر حدیثوں میں آیا ہی نماز اُنمیں مذکور نہیں فقط دعا ہی ہے اور صحت کو پونچا ہے کہ حضرت امیرالمومنین عمرؓ نے استسقا کیا پس اقتصار کیا دعا و استغفار پر اور نہ پڑھی نماز اگر نماز مسنون ہوتی ترک نکرتے اور نہ علم ہونا اُنکو باوجود عموم بلوے کے قریب زمانہ نبوت کے بعید ہے اور ترک اُسکا باوجود علم اُسکے کے بعید تر ہے اور لکھا ہے علمانے کہ مراد ساتھ قول امام ابوحنیفہؒ کے **لَا صَلٰوۃَ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ** یہ ہے کہ جماعت اور خطبہ اور اور خصوصیات اُسمیں سنت اور شرط نہیں اگر کوئی نماز نفل پڑھے اور دعا و عاجزی اور استغفار کرے بہتر ہے اور فتویٰ اب نزدیک حنفیہ کے مذہب صاحبینؒ پر ہے اسلیے کہ ثابت ہوئی ہے یہ نماز حضرتؐ سے اور افضل یہ ہے کہ پڑھے پہلی رکعت میں سورہ **سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی** اور دوسری میں **اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ عَلَیْفَۃ** اور غرض چادر پھیرنے سے فال نکالنی ہے ساتھ پھیرنے حال کے کہ جیسے چادر پھیرتے ہیں ایسے ہی بدلے قحط کے ارزانی ہو اور مینہ برسے اور طور چادر پھیرنے کا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے لیجا کر پکڑے ساتھ دائیں ہاتھ اپنے کے نیچے کے کونا بائیں جانب کا اور پکڑے ساتھ بائیں ہاتھ کے نیچے کے کونا دائیں طرف کا اور پھیرے دونوں ہاتھ اپنے پیچھے پیٹھ اپنی کے اسطرح کہ ہو کونا پکڑا ہوا دائیں ہاتھ کا دائیں مونڈھے پر اور کونا پکڑا ہوا بائیں ہاتھ کا بائیں مونڈھے پر پس جب کر لیگا یوں تو ہو جائیگا دایاں کونا بایاں اور بایاں دایاں اور اوپر کا خ نیچے اور نیچے کا اوپر اور سہیلی نے لکھا ہے کہ طول حضرتؐ کے چادر مبارک کا چار ہاتھ کا تھا اور عرض اُسکا دو ہاتھ اور بالشت کا تھا ع ح **وَعَنْہُ** اَنَّہٗ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ دُعَائِہٖ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّہٗ یَرْفَعُ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اُٹھاتے تھے دونوں ہاتھ اپنے بیچ کسی چیز کے دعا اپنی سے مگر استسقا میں پس تحقیق اُٹھاتے تھے یہاں تک کہ دکھائی جاتی تھی سفیدی بغلوں اُنکی کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ اُٹھاتے تھے یعنی بہت نہ اُٹھاتے تھے کہ اونچے ہوتے سر سے اور سفیدی بغلوں کی معلوم ہونے لگتی مگر استسقا میں اسقدر اوٹھاتے کہ سفیدی بغلوں کی معلوم ہوتی یعنی اگر کپڑا نہ اوڑھے ہوتے پس بالکل دعا میں ہاتھ اُٹھانے کی نفی نہیں ہے اسلیے کہ ثابت ہوا ہے مستحب ہونا ہاتھوں کے اُٹھانے کا دعا میں اور لکھا ہے علمانے کہ جسقدر مطلب دشوار اور بھاری ہو اُٹھانا ہاتھوں کا بھی بلند تر ہو ع ح **وَعَنْہُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰی فَاَشَارَ بِظَھْرِ کَفَّیْہِ اِلَی السَّمَآءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مینہ مانگا پس اشارہ کیا ساتھ پشت دونوں ہاتھوں اپنے کے طرف آسمان کے روایت کی مسلم نے ف لکھا ہے علمانے کہ یہ بھی بطریق فال نکالنے کے

تھا ساتھ بدلنے حال کے جیسیکہ چادر پھیرنے مین تھا اور اشارہ ہے اسپر کہ پیٹ ابر کا طرف زمین کے ہو اور ڈال دے جو کہ اُسمین ہی یعنی مینھہ
اور بعضون نے کہا ہے کہ جو کوئی ارادہ کرے دفع بلا کا قسم قحط وغیرہ سے پس کرے پشت ہاتھون کی طرف آسمان کے دعا مین اور جو کوئی مانگے
نعمت اللہ تعالیٰ سے پس چاہیے کہ کرے ہتھیلیان طرف آسمان کے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت دیکھتے مینھہ فرماتے یا الٰہی برسا خوب مینھہ نفع دینے والا روایت کی یہ بخاری نے وعَنْ
اَنَسٍ قَالَ اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَصَابَهٗ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِاَنَّهٗ حَدِيْثُ عَهْدٍ
بِرَبِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا پونچا ہمکو مینھہ اُس حالت مین کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انس نے پس اُتارا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا یعنی سر پر سے یا پیٹہ پر سے یہان تک کہ پونچا حضرتؐ کو مینھہ پس کہا ہمنے یا رسول اللہ کسواسطے کیا آپ نے یہ
فرمایا اسواسطے کہ نیا آیا ہوا ہے پروردگار اپنے کے پاس سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی نیا اُترا ہوا ہے ساتھ حکم رب اپنے کے اور آلودہ نہین ہوا
ہے ساتھ اجزا اس عالم کثیف کے اور گنہگارون کے ہاتھ نہین پونچے ہین اس تک پس متبرک ہے اور سنت ہے دعا کرنی وقت اترنے مینھہ کے
کہ قبول ہوتی ہے ع اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ
عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف عیدگاہ کے پس استسقا کیا اور پھیری چادر اپنی اسوقت کہ سامنے
ہوے قبلے کے پس گردانا داہنا کونا اُسکا اوپر بائین مونڈھے اپنے کے اور گردانا بائیان کونا اسکا اوپر داہنے مونڈھے اپنے کے پھر دعا کی
اللہ تعالیٰ سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اس حدیث مین ذکر نماز کا نہین ع وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهٗ سَوْدَاءُ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ اَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَهٗ اَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقِهٖ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اُن ہی عبداللہ سے کہ کہا استسقا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُنپر چادر تھی سیاہ رنگ کی
پس اراده کیا یہ کہ لیوین نیچے کی جانب اُسکی پس کرین اُسکو اوپر کی جانب یعنی جیسیکہ معمول تھا چادر پھیرنے کا پس جبکہ بھاری ہوی الٹ لی چادر
اوپر دونون مونڈھون اپنے کے نقل کی یہ احمدؒ اور ابوداؤد نے ف یعنی جب نیچے کی طرف اوپر کرنی اور برطرح مذکور کے دشوار ہوی داہنا آنچل
بائین کندھے پر کر لیا اور بائیان داہنے پر اور چادر دوسری خطبے مین پھیری کہ محل اُسکا وہی ہے ع وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى اَبِي اللَّحْمِ
اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيْبًا مِّنَ الزَّوْرَآءِ قَآئِمًا
يَّدْعُوْ يَسْتَسْقِيْ رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَآئِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے عمیر سے کہ غلام آزاد کیا ہوا ابی اللحم کا تھا یہ کہ اُسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ استسقا کرتے تھے نزدیک
احجار الزیت کے قریب زورا کے کھڑے ہوے دعا مانگتے تھے استسقا کرتے تھے اُٹھائے ہوے دونون ہاتھ اپنے طرف منھہ اپنے کے نہین اونچا
کرتے تھے اُنکو سر اپنے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے ف احجار الزیت نام ایک جگہ کا ہے مدینے مین

یہ نام اُسکا اسلیے ہوا کہ اُسمین پتھر سیاہ ہین اور چکنے گویا روغن زیتون اُنپر ملا ہوا ہے اور زور ابھی نام ایک جگہ کا ہے بازار مدینے مین اور طرف منہ اپنے کئے یعنی کبھی یون بھی دعا کرتے تھے پس منافی نہین ہے اُسکے کہ اوپر گذرا کہ تھیلیان زمین کی طرف ہوتی تھین اور نہین اور بچکر تو سیوہ منافی نہین ہے اُس حدیث کی کہ گذری انس سے کہ مبالغہ کرتے تھے حضرت ہاتھ اُٹھانے مین واسطے استسقا کے اسلیے کہ اکثر یون ہوگا اور کبھی اسطرح یا بالعکس ۱۲ **وعن** ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستسقاء متبذلا متواضعا متخشعا متضرعا رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی استسقا کے لیے اُسحالت مین کہ ترک کیے ہوے تھے زینت تواضع کیے ہوے یعنی ظاہر مین عاجزی کرنیوالے خشوع کرنیوالے یعنی باطن مین زاری کرنیوالے تضرع کرنیوالے یعنی ساتھ زبان کے انواع ذکر مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف ترک کیے ہوے زینت اسطرح تشریف لے جاتے واسطے اظہار اپنی محتاجگی کے ۱۲

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استسقی قال اللھم اسق عبادک وبھیمتک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت رواہ مالک وابوداؤد - اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے کہ صحابی ہین کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت استسقا کرتے کہتے یا الٰہی پلا پانی اپنے بندون کو اور اپنے جانورون کو اور پھیلا اپنی رحمت اور زندہ کر یعنی سرسبز کر اپنے شہر مردے کو یعنی خشک کو نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد نے

وعن جابر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواکی فقال اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر اجل قال فاطبقت علیھم السماء رواہ ابوداؤد اور روایت ہے جابر سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اُٹھاتے ہاتھ پس کہتے یا الٰہی پلا ہمکو مینہہ کہ فریاد رسی کرے اور اچھا ہو انجام اور ارزانی کرے نفع کرنے والا نہ ضرر کرنیوالا جلدی آنیوالا نہ دیر لگانیوالا کہا جابر نے پس چھا گیا اُنپر ابر روایت کی یہ ابوداؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عائشۃ قالت شکا الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع لہ فی المصلی ووعد الناس یوما یخرجون فیہ قالت عائشۃ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین بدا حاجب الشمس فقعد علی المنبر فکبر وحمد اللہ ثم قال انکم شکوتم جدب دیارکم واستیخار المطر عن ابان زمانہ عنکم وقد امرکم اللہ ان تدعوہ ووعدکم ان یستجیب لکم ثم قال الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید اللھم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین ثم رفع یدیہ فلم یزل یرفعھما حتی بدا بیاض ابطیہ ثم تحول الی الناس ظھرہ وقلب او حول ردائہ وھو رافع یدیہ ثم اقبل علی الناس ونزل فصلی رکعتین فانشاء اللہ سحابۃ فرعدت وبرقت ثم امطرت باذن اللہ فلم یاتِ مسجدہ حتی سالت السیول فلما رای سرعتھم الی الکن ضحک حتی بدت نواجذہ فقال اشھد ان اللہ علی کل شیء قدیر وانی عبد اللہ ورسولہ رواہ ابوداؤد

روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا شکایت کی لوگون نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہونے مینہ کی پس حکم کیا ساتھ رکھنے منبر کے پس رکھا گیا منبر واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عیدگاہ مین اور وعدہ کیا لوگون سے ایک دن کا کہ نکلین اُسمین کہا حضرت عائشہؓ نے پس نکلے بیغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کہ ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پس بیٹھے منبر پر پس تکبیر کہی اور حمد کی اللہ کی پھر فرمایا تحقیق تمنے شکایت کی یعنی اللہ و رسول سے قحط ہونے کی بیچ شہرون اپنے کے اور دیر لگنے مینہ کے وقت مقرر اُسکے کے تمسے اور تحقیق حکم کیا تمکو اللہ نے یہ کہ مانگو اُس سے اور وعدہ کیا ہے تمسے یہ کہ قبول کریگا واسطے تمھارے پھر فرمایا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا بخشنے والا مہربان مالک دن جزا کا نہین کوئی معبود دیگر اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے یا الٰہی تو ہے معبود نہین کوئی معبود سوائے تیرے تو بے پروا ہے اور ہم فقیر ہین نازل کر ہمپر مینہ اور گردان تو اُسچیز کو کہ اُتاری تو نے یعنی مینہ سبب قوت کا اور پونہچنے کا یعنی اُسکے سبب سے خوب مطالب کو پونہچین اور خوب فائدے اُٹھاوین ایک مدت دراز تک پھر اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے پس نہ چھوڑا ہاتھ اُٹھانا یہان تک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کی پھر پھیری طرف لوگون کے پیٹھ اپنی اور اُلٹی یا کہا پھیری چادر اپنی اور وہ اُٹھائے ہوئے تھے دونون ہاتھ اپنے پھر منھ کیا طرف لوگون کے اور اُترے پھر نماز پڑھی دو رکعت پس ظاہر کیا اللہ تعالی نے ابر پھر گرجا اور چمکی بجلی پھر برسا مینھ ساتھ حکم خدا کے پس نہ آئے اپنی مسجد مین یہان تک کہ بہنے نالے پس جب دیکھی جلدی اُنکی طرف سائے کے یعنی مکانون کے مینھ سے بچنے کے لیے ہنسے یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مین بندہ ہون اللہ کا اور رسول اُسکا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف بیٹھے منبر پر کما مالکؒ نے اور شافعیؒ اور احمدؒ نے کہ سنت ہے یہ کہ پڑھے بعد نماز کے دو خطبے اور شروع کرے اُنکو ساتھ استغفار کے مانند تکبیر کے عیدین اور کہا ابوحنیفہؒ اور احمدؒ نے کہ نہین خطبے واسطے اُسکے فقط دعا ہے اور استغفار اور کہا ابن ہمام نے کہ روایت کی اصحاب سنن اربعہ نے اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ سے ایک حدیث کہ حاصل اُسکا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ تمھارا سا نہین پڑھا عیدگاہ مین جاکر ولیکن ہمیشہ دعا اور زاری اور تکبیر کرتے رہے اور نماز پڑھی دو رکعت جیسیکہ پڑھتے تھے عید مین انتہی ع ؛ یہ روایت مرقات مین ساری مذکور ہے جو چاہے دیکھ لے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ حضرت عمرؓ جبٹیٹے خطاب کے تھے جسوقت کہ ہوتا قحط استسقا کرتے ساتھ وسیلہ عباسؓ بن عبدالمطلب کے پس کہتے یا الٰہی تحقیق تھے ہم وسیلہ کرتے طرف تیرے ساتھ نبی اپنے کے پس پلاتا تو ہمکو اور تحقیق اب ہم وسیلہ کرتے ہین طرف تیرے ساتھ چچا نبی اپنے کے پس پلا ہمکو کہا انس نے پس مینھ برسائے جاتے روایت کی یہ بخاری نے ف منقول ہے کہ جب حضرت عمرؓ اور اور صحابہؓ کہ اُنکے ساتھ تھے وسیلہ عباسؓ کا پکڑتے تو عباسؓ کہتے خداوندا اس امت پیغمبر تیری کی نے وسیلہ میرا پکڑا اے خداوند اس بڑھاپے میرے کو رسوا مت کر اور مجکو روبرو اُنکے فرمندہ نکر پس مینھ برستا ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَاِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدْ اُسْتُجِيْبَ لَكُمْ وَبِسَبَبِ اَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نکلے ایک نبی انبیا مین سے ساتھ لوگون کے واسطے استسقا کے پس نا گہان نبی نے دیکھا چیونٹی کو کہ اُٹھائے ہوئے ہے بعضے پاؤن اپنے کو طرف آسمان کے پس کہا اُس نبی نے پھر چلو پس تحقیق قبول کی گئی دعا تمھاری بسبب اس چیونٹی کے نقل کی یہ

دارقطنی نے ف کہا گیا ہے یہ نبی حضرت سلیمان علیہ السلام تھے اور اسمین اظہار عظمت الٰہی اور قدرت اُسکی کا ہے اور بیان حکمت اُسکی کا ہے تمام مخلوقات پر اور بیان ہے اسکا کہ علم اُسکا گھیرے ہوے ہے احوال تمام موجودات کو اور وہ مسبب الاسباب اور قاضی الحاجات ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ وہ چینوٹی یہ دعا کرتی تھی اَللّٰھُمَّ اِنَّا خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِكَ لَا غِنًى بِنَا عَنْ رِزْقِكَ فَاِنْ تَھْلِكْنَا بِذُنُوْبِ بَنِيْ اٰدَمَ ؕ ع بَابٌ ف اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا لکھا ہے جیسیکہ عادت مؤلف کی ہے کہ عقد کرتا ہے ایک باب پیچ لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین باب فی الریاح ہے اور ایک نسخے مین باب الریاح ہے یعنی باب پیچ بیان ہواؤن کے ؕ ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد دیا گیا مین ساتھ پوربا ہوا کے اور ہلاک کی گئی عاد ساتھ پچھوا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جب محاصرہ کیا کفار نے مدینے کو دن خندق کے تو چلی ہوا پوربا نہایت تند کہ اکھیڑ ڈالے خیمے اُنکے اور اوندھا دین ہانڈیان اُنکی اور مارے سُنہ پر کنکر اور مٹی اور ڈالا اللہ تعالیٰ نے اُنکے دل مین رعب اور اُنکی شکست ہوئی اور بھاگے یہ بات اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئی اور معجزہ ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سارا قصہ سورۂ احزاب کی تفسیر مین مذکور ہے اور قوم عاد کے بارہ بارہ گز کے قد تھے پس پچھوا ہوا چلی اُسنے دے مارا اُنکو زمین پر اسطرح کہ پھوٹ گئے سر اُنکے اور پھٹ گئے پیٹ اُن کے اور آنتین نکل پڑین پس مقصود حضرتؐ کو اس سے یہ تھا کہ ہوا تا بعد ارادہ کی ہے کبھی آتی ہے واسطے مدد کے اور کبھی آتی ہے واسطے ہلاک کرنے ایک قوم کے ؕ ع وَعَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوے یہان تک کہ دیکھون مین اُسنے کوے اُنکے کو نہ تھے مگر تبسم فرماتے پس جسوقت دیکھتے ابر یا باد پہچانا جاتا تغیر مبیح چہرے اُنکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جب حضرتؐ ابر یا ہوا دیکھتے غمگین ہوتے اور پہچانا جاتا اثر اسکا چہرۂ مبارک اُنکے پر بسبب خوف اسکے کہ مبادا اس سے کچھ ضرر لوگون کو پونہچے مقصود یہ ہے کہ آنحضرتؐ بیم شہود یعنی دیکھنے جلال حق کے ہمیشہ خائف و غمگین رہتے اور ہرگز بیغم اور فارغ نہوتے اور جب ابر یا ہوا دیکھتے زیادہ فکرمند و متردد ہوتے ؕ ع وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ رَحْمَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شدت کی چلتی باد کہتے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھ سے بھلائی اسکی کہ اسکی ذات مین ہے اور بھلائی اُسچیز کی کہ اُسمین ہے یعنی منافع اسکے اور بھلائی اُسچیز کی کہ بھیجی گئی ہے ہوا اسطے اُسکے یعنی اُسکی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اُسکی سے اور برائی اُسچیز کی سے کہ اُسمین ہے یعنی ضرر اسکے اور برائی اُسچیز کی سے کہ بھیجی گئی ہوا ساتھ اُسکے یعنی باعث عذاب نہوا اور جسوقت کہ ابر ہوتا آسمان پر تو متغیر ہوتا رنگ حضرتؐ کا اور نکلتے گھر سے باہر اور جاتے اندر اور آتے اور پھرتے یعنی بسبب

گھبراہٹ کے ایک جاٹھیرتے تھے پس جبسوقت کہ مینھہ برسنے لگتا جاتا رہتا خوف واضطراب حضرتؐ سے پس معلوم کیا یہ یعنی تغیر عائشہؓ نے پس پوچھا حضرتؐ سے سبب اُسکا پس فرمایا حضرتؐ نے شاید کہ یہ ابر اے عائشہؓ مانند اُسکے ہو کہ کہا قوم عاد نے اُسکے حق مین ھٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا چنانچہ اس آیت مین حال انکا مذکور ہے پس جب دیکھا قوم عاد نے اُسکو ابر سامنے آیا اُنکے نالون کے کہا اُس قوم نے یہ ابر ہے برسے گا ہمپر اور ایک روایت مین ہے یعنی بجاے فَاِذَا مُطِرَتْ سُرِّیَ عَنْہُ کے یہ ہے کہ فرماتے جبسوقت دیکھتے مینھہ کو گردان تو اس مینھہ کو سبب رحمت کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعد لفظ مُطِرْنَا کے اللہ تعالیٰ نے رد کیا اُنکی آرزو کو بَلْ ھُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِہٖ یعنی یہ ابر نہین بلکہ یہ وہ عذاب ہے جسکی تم جلدی کرتے تھے ہوا ہے جسمین دُکھ کی مار ہے اُکھاڑا مارے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے پھر کل کو رہگئے کوئی نظر نہین آتا سواے اُنکے گھرون کے یون ہین سزا دیتے ہین ہم گنہگار لوگون کو تمام ہوا ترجمہ آیت کا پس حاصل حدیث کا یہ کہ جب حضرتؐ ابر کو دیکھتے تو ڈرتے کہ مبادا قوم عاد نے جیسے ابر دیکھکر جانا تھا کہ مینھہ برسے گا اور پھر اُسپر مینھہ نہ برسا اور ہوا تند چلی کہ سب ہلاک ہوگئے چنانچہ یہ قصہ سورۂ احقاف مین مذکور ہے ویسے ہی ہمپر بھی یہ ابر باعث عذاب کا نہو ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خزانے غیب کے پانچ ہین پھر پڑھی یہ آیت تحقیق اللہ نزدیک اُسکے علم قیامت کا ہے اور اُتارتا ہے مینھہ آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری نے ف خزانے غیب کے پانچ ہین کہ نہین اطلاع رکھتا کوئی اُنکی سوا اللہ کے کہ بیان اُنکا اس آیت مین ہے اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ یعنی تحقیق اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کے ہونیکا اور اُتارنے مینھہ کا اور وہ جانتا ہے جو کچھ رحمون مین ہے یعنی بیٹا ہے یا بیٹی ہے گورا ہے یا کالا ہے پورا ہے یا ادھورا ہے وغیر ذلک اور نہین جانتا کوئی نفس کہ کیا کریگا کل کو یعنی دنیا مین بھلائی یا برائی اور آخرت مین ثواب ملیگا یا عذاب اور نہین جانتا کوئی نفس کس زمین مین مریگا تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے پس یہ پانچ چیزین ہین کہ کلیات اُنکے کوئی نہین جانتا سواے اللہ کے اور کبھی مطلع ہوتے ہین بعضے برگزیدہ بندے اور جزئیات بعض اُنکے ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَتِ السَّنَۃُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰکِنَّ السَّنَۃَ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے قحط شدید یہ کہ نہ برسے اُوپر سے کے جاؤ تم ولیکن قحط شدید یہ ہے کہ برسے اُوپر سے کے جاؤ تم اور برسے کے جاؤ اور نہ اُگاوے زمین کچھ روایت کی یہ مسلم نے ف کہا قاضی نے کہ معنی یہ ہین کہ نہین ہے قحط شدید یہ کہ نہ برسایا جاوے بلکہ یہ ہے کہ برسے اور نہ اُگے اور یہ اسلیے ہے کہ حاصل ہونا شدت کا بعد توقع بھلائی کے اور ظہور اسباب اُسکے کے بدتر ہے اُسچیز سے کہ یاس حاصل ہو پہلے سے ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری ع عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلرِّیْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ تَعَالٰی تَاْتِیْ بِالرَّحْمَۃِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْھَا وَسَلُوا اللّٰہَ مِنْ خَیْرِھَا وَعُوْذُوْا بِہٖ مِنْ شَرِّھَا رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باؤ رحمت اللہ کی سے ہے لاتی ہے رحمت کو اور عذاب کو پس نہ بُرا کہو اُسکو یعنی بسبب ضرر پہنچنے کے اُس سے اور مانگو اللہ سے بھلائی اُسکی اور پناہ مانگو اللہ سے برائی باؤ کی سے روایت کی یہ شافعیؒ اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف باؤ جو عذاب کا فرون پر لاتی ہے یہ بھی واقع مین رحمت ہی ہے اسلیے کہ مومنون کی ایذا رسانی سے

بچتے ہین ۱۲ ع **وعن** ابن عباسؓ ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تلعنوا الریح فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ بہاھل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ ایک شخص نے لعنت کی ہوا کو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ لعنت کرو باؤ کو اس لیے کہ وہ امر کی گئی ہے یعنی ساتھ رحمت کے یا عذاب کے اور تحقیق جو کوئی لعنت کرتا ہے کسی چیز کو کہ نہ وہ قابل لعنت کے بھرتی ہے لعنت کرنے والے پر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے کہ تین چیزین باعث لعنت کی ہین کفر اور بدعت اور فسق اور ہوا مین ایک بات بھی نہین پائی جاتی ان مین سے ۱۲ ع **وعن** ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رایتم ما تکرھون فقولوا اللھم انا نسألک من خیر ھذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ھذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو باؤ کو پس جسوقت کہ دیکھو اس باؤ کو کہ ناخوش رکھتے ہو یعنی چلنا اسکا بسبب شدت گرمی یا سردی اسکی کے یا ایذا پاؤ بسبب تند چلنے اسکے کے پس کہو یا الٰہی تحقیق ہم سوال کرتے ہین تجسے بھلائی اس باؤ کی سے اور بھلائی اسچیز کی سے کہ اسمین ہے اور بھلائی اسچیز کی سے کہ امر کی گئی ہوا ساتھ اسکے اور پناہ مانگتے ہین ساتھ تیرے برائی اس باؤ کی سے اور برائی اس چیز کی سے کہ اسمین ہے اور برائی اسچیز کی سے کہ امر کی گئی ہے ساتھ اسکے نقل کی یہ ترمذی نے ۱۲ ع **وعن** ابن عباسؓ قال ما ھبت ریح قط الا جثا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رکبتیہ وقال اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا اللھم اجعلھا ریاحا ولا تجعلھا ریحا قال ابن عباسؓ فی کتاب اللہ تعالیٰ انا ارسلنا علیھم ریحا صرصرا وارسلنا علیھم الریح العقیم وارسلنا الریح لواقح وانہ یرسل الریح مبشرات رواہ الشافعی والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نہین چلی باؤ کبھی مگر کہ ہو بیٹھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوزانو یعنی ازراہ تواضع کے واسطے اللہ کے اور ازراہ خوف کے امت پر اور واسطے تعلیم اُنکی کے کہ وہ بھی یون ہین کیا کرین اور کہتے یا الٰہی گردان اس باؤ کو رحمت اور نہ گردان اسکو عذاب یا الٰہی گردان تو اسکو ریاح اور نہ گردان تو اسکو ریح کہا ابن عباسؓ نے کہ ہے کتاب اللہ کے واقع ہوا ہے تحقیق بھیجی ہمنے اُنپر باؤ تند اور بھیجی ہمنے اُنپر باؤ بانجھ یعنی جو کہ بارور نہین کرتی تھی درختون کو اور بھیجین ہمنے بادین میوہ لانے والین اور یہ کہ بھیجتا ہے بادین خوشخبری دینے والین یعنے مینھ کی نقل کی یہ شافعیؒ نے اور بیہقیؒ نے دعوات کبیر مین ف جاننا چاہیے کہ مشہور یہ ہے کہ لفظ ریح کا مفرد عذاب مین استعمال کیا جاتا ہے جیسیکہ پہلی دو آیتون مین آیا اور ریاح ساتھ لفظ جمع کے مستعمل ہوتا ہے بیچ رحمت کے جیسیکہ اخیر دو آیتون مین آیا پس دعا مذکور کو کہ بیچ روایت ابن عباسؓ کے آئی ہے اُسمین ریاحا اور ریحا سے یہ مراد ہے اور ابو جعفر طحاوی نے انکار اسکا کیا ہے اسلیے کہ کلام اللہ مین آیا ہے وجرین بھم بریح طیبۃ اور بعضی حدیثون مین بھی استعمال مفرد کا خیر و شر مین آیا ہے جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین گذرا الریح مما روح اللہ آخر تک پس خطابی نے توجیہ حدیث یہ کی ہے کہ جب باؤین بہت ہوتی ہین ابر و مینہ لاتی ہین اور کھیتیان بڑھتی ہین اور ایک ہوا مین یہ باتین کم ہوتی ہین اس لیے حضرتؐ نے دعا کی کہ گردان اسکو ریاح اور نہ گردان ریح واللہ اعلم ۱۲ ع **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابصر غیما من السماء یعنی السحاب ترک عملہ واستقبلہ وقال اللھم انی اعوذ بک من شر ما فیہ فان کشفہ اللہ حمد اللہ

وَاِنْ مُّطِرَتْ قَالَ اَللّٰهُمَّ سَقْيًا نَافِعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکھتے ایک چیز کو کہ پیدا ہوئی آسمان سے یعنی ابر چھوڑ دیتے کام یعنی مباح اور سامنے ہوتے ابر کے اور کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اُسچیز کی سے کہ اُسمین ہے پس اگر کھولدیتا اُسکو اللہ تعریف کرتے اللہ کی اور اگر برستا مینھ کہتے یا الٰہی دے پانی نفع دینے والا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور شافعیؒ نے اور لفظ واسطے شافعی رحمہ کے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ سنتے آواز گرجنے کی اور معلوم کرتے گرنا بجلی کا کہتے یا الٰہی نہ مار ہمکو ساتھ غضب اپنے کے اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھ عذاب اپنے کے اور عافیت مین رکھ ہمکو یعنی مار ہمکو ساتھ عافیت کے پہلے اس سے یعنی پہلے اُترنے عذاب سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہے عبداللہ بن زبیر سے یہ کہ وہ تھے جب سنتے آواز گرجنے کی چھوڑ دیتے بات کرنی اور کہتے پاک ہے وہ ذات کہ تسبیح کرتا ہے رعد ساتھ تعریف اُسکی کے اور اور فرشتے خوف اُسکے سے نقل کی یہ مالکؒ نے

ف رعد نام فرشتے کا ہے کہ بادل ہانکنے پر متعین ہے گرجنا آواز تسبیح اُسکی کا ہے اور آیا ہے ابن عباسؓ سے کہ تھے ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ سفر مین پس پونہچا ہمکو گرجنا اور بجلی چمکنی اور سوی پس کہا ہمکو کعب نے جو کوئی کہے جسوقت کہ سنے گرجنے کو سُبْحَانَ مَنْ يُّسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ تین بار عافیت دیا جاتا ہے اُس سے پس کہا ہمنے یہ پس عافیت دیے گئے ہم ؛ ع

لہ الحمد اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً

تمام ہوا ربع اول

صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین